بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو الذی ارسل رسولہ ... یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا

اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظم } ۱
اخبار احمدیہ ۲
جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۳

مضامین نظم و نثر بنام ایڈیٹر

اور کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

ایڈیٹر غلام نبی ★ اسسٹنٹ ظفر محمد خان

نمبر ۵ | مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت
اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خادم
... قادیان میں واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ
... حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
نے پڑھا

امسال سالانہ جلسہ پر احباب جلسہ کی آمد ... سے قبل
آنا شروع ہو گئے اور جلسہ کے بعد بھی ... رہے
... تقریباً دو ہفتے تک ... رہی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظم

جو ۲۸ دسمبر ۱۹۲۰ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ میں پڑھی گئی

✕

ساغر حسن تو پر ہے کوئی میخوار بھی ہو

ہے مئے عشق بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو

وصل کا لطف تبھی ہے کہ رہیں ہوش بجا

دل بھی قبضہ میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو

رسم نغمی ہی ہے الفت ظاہر بھی ہے

ایک سینے میں لفظ بھی ہو اظہار بھی ہو

عشق کی راہ میں دیکھیگا وہی روئے فلاح

جو کہ دیوانہ بھی ہو عاقل و ہشیار بھی ہو

اس کا در چھوڑ کے کیونکر میں کہیں جاؤں میں

اور دنیا میں کوئی اس کی سی سرکار بھی ہو

ہمسری مجھ سے تجھے کس طرح حاصل ہو عدو

حال پر تیرے وہ ناداں نظر یار بھی ہو

بات کیسے ہو موثر جو نہ ہو دل میں سوز

روشنی کیسے ہو دل مہبط انوار بھی ہو

یونہی بیفائدہ سر مارتے ہیں یہ طبیب

اس کا مسیحا ہے جو اچھا ہو وہ بیمار بھی ہو

[illegible] فلاح

[illegible] ہو

دل [illegible] ہو

کوئی دنیا میں [illegible]

[illegible] منزل [illegible]

عشق [illegible] صحبت [illegible]

محکمہ ہائے نظارت کے عہدیدار

۱۹۳۱ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے
محکمہ نظارت کے عہدہ داران حسب ذیل مقرر فرمائے ہیں۔
ناظر اعلیٰ - خاکسار راقم
ناظر بیت المال [illegible] مولوی [illegible] صاحب
ناظر تعلیم و تربیت [illegible]
ناظر امور عامہ - خان [illegible] صاحب
ناظر بیت المال - مولوی عبد [illegible] صاحب
نائب ناظر تعلیم و تربیت [illegible] صاحب [illegible]
نائب ناظر تالیف و اشاعت [illegible] صاحب [illegible]
نائب ناظر امور عامہ - چوہدری غلام محمد صاحب بی اے
خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ

اخبار احمدیہ

[illegible] احمدی [illegible] میں [illegible]
[illegible] تعلیم کرتے ہیں۔ [illegible]
یہاں کی احمدی جماعت کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سے احمدی اخبار [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] اسلئے اعلان کیا جاتا
ہے کہ [illegible]
[illegible]
ہیں۔ [illegible]
سے [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] خان صاحب [illegible] اور [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ڈاکٹر اور خان بہادر
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ
[illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] طریق ہیں۔ خط و کتابت کے
[illegible] ہے۔
محمد عبد [illegible] احمدی ایم [illegible]

مینیجر کا ضروری نوٹس

پہلے [illegible] سے پہلے خریداران الفضل کی خدمت
میں عرض کیا تھا۔ کہ جن صاحبوں کا چندہ ماہ دسمبر میں
ختم ہو گیا ہے وہ قیمت [illegible] اور [illegible]
کے ہاتھ بھجوا دیں۔ مگر سوائے چند احباب کے کسی
نے قیمت ادا نہیں فرمائی۔ اس لئے [illegible]
وی پی [illegible] بہرحال ۱۵ جنوری
سے پہلے [illegible] جو صاحبان وی پی واپس
فرمائیں گے۔ ان کے نام کا پرچہ [illegible]
میں [illegible] گا

مینیجر الفضل قادیان

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الفضل
قادیان دارالامان ۶ جنوری ۱۹۲۱ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت ۱۹۲۰ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۰ء پہلا اجلاس

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ ۲۶ دسمبر کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کی تقریر "اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب" دس بجے شروع ہوئی۔ جس میں آپ نے تلاوت فاتحہ کے بعد جو تقریر فرمائی اس کا ملخص حسب ذیل ہے۔

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب

صاحبان! پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارادہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں سے لیکچرار پیدا ہوں۔ میرے دوست جانتے ہیں کہ میں روزانہ گفتگو میں بھی اپنا مافی الضمیر ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن آج میں یہ مضمون بیان کرنے کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہوں۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا منشا پورا ہو۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ دعا فرمائیں کہ حضرت کا منشا پورا ہو۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری کمزوریوں کو معاف فرمائیں گے۔

میرا مضمون جیسا کہ مشتہر ہو چکا ہے یہ ہے کہ میں اسلام اور دیگر مذاہب کے طریق عبادت کا مقابلہ کر کے یہ ثابت کروں کہ اسلام کا طریق عبادت ہی کامل و مکمل اور اعلیٰ درجہ کا ہے۔ میں اس سوال پر اس مختصر وقت میں مختلف طریق پر بحث کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عبادت کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہری (۲) باطنی۔ مگر اس وقت میں ظاہری عبادت کو لوں گا۔ جس کو مختلف زبانوں میں سندھیا نماز پرییر وغیرہ کے ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اس کیا سب سے پہلے یہ سوال ہوتا ہے کہ عبادت ہے کیا؟ جس کو جو سب لفظوں میں پوچھا۔ یہ مختلف مذاہب کہتے ہیں اس سے مراد وہ تعلق ہے۔ جو بندہ کو خدا سے ہے۔ اور جس کا اظہار عبادت ہے۔ یہ انسانی فعل کا نام ہے جو خدا تعلق رکھتا ہے۔ اس تعلق کی بنیاد ان اعتقادات پر ہے۔ جو خدا کے متعلق مذاہب رکھتے ہیں۔ اگر کسی مذہب کا خدا کے متعلق ادنیٰ عقیدہ ہے۔ تو اس کا طریق عبادت بھی ادنیٰ ہو گا۔ اور اگر اعلیٰ ہے تو اعلیٰ ہو گا۔ اس لئے اگر طریق عبادت کے مقابلہ سے پہلے تمام مذاہب کے خداؤں کا مقابلہ کیا جائے۔ تب بھی طریق عبادت کی بحث کا فیصلہ ہو سکتا ہے لیکن میں اس بحث کو چھوڑتا ہوں کیونکہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ اس کا خدا نہایت اعلیٰ اور مکمل ہو۔ اس لئے میں اس بحث میں یہ فرض کر کے کہ تمام مذاہب خدا کے متعلق بہترین خیالات رکھتے ہیں۔ مضمون کو شروع کرتا ہوں۔

لغت میں عبادت کے معنے ہیں الطاعۃ مع الخضوع یعنی اپنے گناہوں اور غلطیوں کے اقرار کے ساتھ اپنے معبود کے حضور جھک جانا۔

اب سوال ہوتا ہے کہ عبادت کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تو غنی ہے۔ کیا اگر ہم اس کی عبادت نہ کریں تو اس کی خدائی میں کچھ کمی آ سکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ عبادت میں بندہ ہی کا فائدہ ہے۔ خدا کا نہیں۔ اس لئے عبادت نہ کرنے سے خدا کی خدائی میں تو کچھ فرق نہ آئیگا مگر بندہ کے بندہ ہونے میں فرق آ جائیگا کیونکہ عبادت ہی وہ چیز ہے۔ جس سے بندہ خدا کا اقرار کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کا بندہ قرار دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو نہ بندہ بندہ رہیگا نہ خدا خدا۔ اور کسی چیز کی صفات کا انکار اس چیز کا ہی انکار ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا۔ اس کی صفات بیان نہیں کرتا۔ گویا وہ خدا کا انکار کرتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی طبیعت میں ہے کہ ہر خوبصورت چیز کی تعریف کرے۔ پس اگر انسان مانتا ہے کہ خدا ہے اور ایسا خدا ہے۔ جس میں تمام حسن جمع ہیں۔ اور وہ حسن کا منبع ہے۔ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ اس کی عبادت نہ کرے۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ عبادت میں عبادت گذار کا ہی فائدہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ۔ محبت کا حقیقی محل خدا ہے۔ خدا کے احسانات انسان پر ہیں۔ اور کون ہے جو محسن کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہو۔ اور اسکے حضور نہ جھکے اور خدا کی عبادت سے ذاتی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ خود انسان کو نیکی کی زیادہ توفیق ملتی ہے۔ اور خدا اپنے عابدوں کی مدد کرتا ہے۔

ہاں ایک اور سوال ہے۔ کہ عبادت کی غرض کیا ہے؟ اسکے متعلق کچھ کہنے سے قبل میں یہ بتانا چاہتا ہوں اصلی مقصد اور نتیجہ میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً جو شخص لاہور میں اپنے دوست کو ملنے جاتا ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ وہ دوست کو ملے۔ مگر لاہور جا کر وہاں کی سیر کرتا اور شہر کے نظارے دیکھتا۔ اور دوست کے ہاں عمدہ و عمدہ کھانا کھاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سیر بھی کر آئے کھانے بھی کھا آئے۔ مگر اپنے دوست کو نہیں ملتا۔ تو کبھی نہیں کہا جائیگا۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ کیونکہ اس کا اصلی مقصد سیر کرنا اور کھانا کھانا نہ تھا۔ بلکہ اصلی مقصد دوست کو ملنا تھا۔ اسی طرح خدا کی عبادت کی غرض یہ ہے کہ خدا ملے جنت وغیرہ غرض نہیں۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔

اب میں مختلف مذاہب کے طریق عبادت بیان کرتا ہوں۔ مذاہب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بت پرست جو بدیہی باطل ہیں۔ دوسرے خدا پرست۔ ہم اس بحث میں خدا پرستوں کے طریق عبادت کو ہی لیں گے۔ طریق عبادت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ کامل عبد کس عبادت کے ذریعہ پیدا ہوسکتے ہیں اور کامل عبودیت کس طریق میں ظاہر ہوتی ہے۔ الفاظ عبادت کس کے اعلیٰ اور بہتر ہیں۔ اوقات کس کے عمدہ ہیں۔ حرکات کس عبادت کی بہتر ہیں۔

دو فلسفہ ہیں۔ ایک فلاسفر کہتا ہے کہ کھاؤ پیو۔ ہمیشہ عیش کرو۔ کل تو ہم مر جائیں گے۔ دوسرے سنیاسی وہ کہتے ہیں کہ دنیا مصائب کا گھر ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑ دو

اور جنگلوں میں چلے جاؤ۔ مگر مذہب وہی ہو سکتا ہے جو
اسباب کو تسلیم کرے۔ مگر دنیا میں بہت سے ایسے مذاہب ہیں۔ مگر دنیا
ہی دنیا اصل چیز نہیں۔ بلکہ یہاں رہ کر بھی اللہ حاصل کرنا
اصل مقصد ہے۔ اسی لئے اصل مذہب وہ ہو گا۔ جو یہ
تعلیم دیتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ لیکن جب ہم یہ
مان لیں گے۔ کہ دنیا میں بھی ضرور رہنا ہے۔ اور عبادت بھی
ضرور کرنی ہے تو اس وقت ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ عبادت کے
لئے کونسا مذہب زیادہ وقت دیتا ہے۔ نیند وغیرہ اور
ملازمت یا دیگر ذرائع معاش کے اوقات نکال کر جو وقت بچ
رہے گا ہم دیکھیں گے۔ کہ کونسا مذہب زیادہ عبادت میں لگاتا ہے۔
اسلام نے پانچ اوقات عبادت کے مقرر کئے ہیں لیکن عیسائیت
جس کی تعلیم یہاں رائج ہے۔ سال میں ایک دن عبادت
کا رکھتا ہے اور وہ بھی عوام کے لئے نہیں۔ صرف بادشاہ
کے لئے۔

برہم دھرم جو یونانی اور یورپین فلسفہ کا مجموعہ ہے وہ
عبادت کو ضروری قرار دیتا اور کہتا ہے کہ [illegible]
میں کر لی جائے۔ وہ ۲۴ گھنٹے میں سے صرف آدھ گھنٹہ دیتا
ہے۔ آریہ اور عیسائی صبح و شام قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ عیسائی
مذہب کی بنیاد عبادت پر نہیں بلکہ کفارہ پر ہے۔ یہود
وغیرہ تین وقت قرار دیتے ہیں۔ مگر اسلام عبادت کے
لئے پانچ وقت دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کی بجائے دین مقدم
کرنے کی تعلیم ہے۔

اب یہاں ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے۔ جو مذاہب
دو وقت یا ایک وقت عبادت کے لئے رکھتے ہیں خواہ ان
کا وقت کتنا ہی زیادہ ہو۔ وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ کسی بات
پر چند سیکنڈ سے زیادہ توجہ نہیں رہ سکتی۔ اس لئے عبادت
کے لئے جو مذہب وقت تقسیم کر کے مختلف اوقات
رکھے۔ وہی درست ہو سکتا ہے۔ اور جو مذہب کہتے ہیں
کہ جس وقت عبادت کو سکو کر لو۔ اس میں ایک نقص ہے کیونکہ
اگر کسی وجہ سے ایک دن عبادت نہ ہو سکے تو دوسرے
دن پر جا پڑے گی۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے ترک ہو جائیگی۔
لیکن اسلام پانچ وقت مقرر کرتا ہے۔ اور اس میں سستی کا
احتمال نہیں۔

اب ہم حرکات کو لیتے ہیں۔ کہ روح اور جسم کا تعلق ہے۔
بعض لوگ [illegible] اصحاب سر الٰہی کہلاتے ہیں کہ روح ہی کچھ ہے
جسم کچھ نہیں۔ جو کچھ حقیقت ہے وہ روح ہی ہے
پھر [illegible] سے کہتے ہیں کہ روح ہی اصل ہے [illegible]
عالم میں ایک خیال پیدا ہوا کہ روح کچھ نہیں بعض ان
ہی کا ہے۔ لیکن [illegible] تحقیقات میں ثابت کیا ہے
کہ روح [illegible] اور روح اور جسم کا تعلق ہے [illegible] جسم کے
صدمہ کو روح محسوس کرتی ہے۔ اگر روح نہ ہو تو جسم
کسی صدمہ کو محسوس نہ کر سکتا۔ اور ہر ایک صدمہ کا اثر روح
پر ہوتا ہے۔ جس کا اثر جسم ظاہر کر دیتا ہے۔ اور روح
جو ہے وہ نہایت اعلیٰ اور لطیف چیز ہے۔ اور وہ مختلف
کیفیات کو محسوس کرتی اور ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً غصہ ہو
تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور انسان مارنے کو تیار ہو
جاتا ہے۔ اور محبت ہو تو چہرہ اس کی ترجمانی کرتا ہے۔ اسی
طرح اگر ہم خدا کی عبادت کریں۔ اور ان جذبات محبت
کو ظاہر کریں۔ تو کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری روح اور جسم
دونوں خدا کی عبادت میں مصروف نہ ہوں۔

پہلی باتیں تو کچھ علمی تھیں۔ مگر اب میں آخر میں کہتا ہوں
اگر یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ کامل عبد کس طریق عبادت کے ذریعہ بنتا
ہے۔ کامل عبد کی نشانی یہ ہے۔ کہ خدا کا مکالمہ مخاطبہ اس
شخص کو حاصل ہو۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ تو اسلام کے سوا کوئی
مذہب اعلیٰ نمونہ مذہب کا پیش نہیں کرتا۔ چنانچہ ہمارے
سید و مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے طریق عبادت
کی افضلیت کا بہترین ثبوت ہیں۔ پس جب ہمیں نمونہ مل گیا
کہ کس طریق عبادت سے کامل عبد پیدا ہوتے ہیں۔ تو
کیسے اس طریق عبادت کو چھوڑ دیا جائے۔ اب میں دعا کرتا
ہوں۔ اور آپ صاحبان بھی دعا کریں۔ کہ اسلام اور اس کا
طریق عبادت دنیا میں پھیلے۔ اور دنیا میں اللہ تعالیٰ
کا جلال اور عظمت ظاہر ہو۔

چونکہ وقت ختم ہو گیا تھا۔ اسلئے مولوی صاحب کو اپنا
مضمون نا تمام چھوڑنا پڑا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات

[illegible] جناب حکیم خلیل احمد صاحب کی تقریر شروع
ہوئی [illegible] نظم پڑھی گئی۔ اور حکیم صاحب نے [illegible] اللہ

[illegible]
جس کو کوئی شخص کما حقہ بیان نہیں کر سکتا۔ آپ کے احسانات
[illegible] مشرق و مغرب [illegible]
[illegible] میں ایک شعر پڑھتا ہوں کہ

دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

میں کس کس کو بیان کروں اور کیا کروں۔ مگر میں مختصراً کچھ بیان
کرتا ہوں۔

آپ کے احسان اقوام عالم پر ہیں اور سب سے پہلی قوم عیسائی
پر بہت بڑا احسان ہے۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ عیسائیت پر تو
آپ نے کفارہ رکھ دیا پھر عیسائیت پر کیا احسان کیا۔ مگر میں کہتا
ہوں کہ مسیح موعود نے عیسائیوں پر احسان کیا اور بہت بڑا کیا۔
دیکھو عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا خداوند مسیح ہمارے لئے ملعون
ہوا۔ مگر آپ نے ثابت کیا کہ تمہارا خداوند مسیح ملعون نہیں ہوا
کیونکہ ملعون خدا کا مقرب نہیں ہو سکتا۔ پھر نہ صرف ایک عیسائی
قوم پر بلکہ ہر ایک قوم پر احسان کیا۔ اور انبیاء پر بھی احسان کیا
جیسا کہ فرمایا۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ۔ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

ہندوؤں پر احسان کیا۔ اور بتایا کہ ہند میں بھی نبی ہوا ہے۔
اب کوئی شخص خواہ کتنی ہی کتابیں لکھے۔ کہ ہندوستان میں
نبی ہوئے۔ مگر اس خیال کے ظاہر کرنیوالے سب سے پہلے آپ ہی
ہیں۔ پھر آپ کا ہندوستان میں مبعوث ہونا ہندوستان پر احسان
ہے۔ پنجاب پر احسان ہے۔ اور پنجاب کی سکھ قوم پر خاص
احسان ہے۔ باوا نانک صاحب پر کیا کیا الزام لگائے گئے مگر
آپ نے قلم سے ست بچن میں ان کی تردید کی۔ اور ثابت کیا
کہ باوا صاحب خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ سکھ ہزار کوشش کرتے
مگر یہ بات نہیں پیدا کر سکتے تھے۔ جو آپ کا [illegible] ہرگز
[illegible] کامیاب ہوتے۔ لیکن آپ نے [illegible]
یہ بات منوا دی۔

پھر آپ کا احسان ہر ایک شخص پر ہے کہ اسکو بتا دیا کہ خدا ہے
اور زندہ خدا ہے۔ اور وہ اپنے عبادت گذاروں [illegible] کو
بتا دیتا ہے کہ [illegible]

[illegible]

کن فیکون کار ازلی جہان بخبر اند

برین دو علم و دست گر آں بینید

آپ نے علمی رنگ میں بھی احسانات کا کیا ٹھکانا ہے۔ قرآن دنیا میں موجود تھا مگر اس میں جو کچھ تھا آپ نے قرآن کے علوم و حقائق کھولے۔ قرآن کی برتری ثابت کی۔ قرآن کے مقطعات اور قرآنی قصص کا فلسفہ بیان کیا جس کو مخالفوں نے اپنے نام سے شائع کیا۔ حتیٰ کہ ابوالکلام نے سرقہ کیا۔ مگر وہ نباہ نہ سکا ظاہر کیا (دیکھو الہلال کی جلد اول) کہیں الٹے لیتا ہوں۔ وحی کی حقیقت آپ نے ظاہر کی اور وحی کو زندہ کر کے دکھایا۔ تحقیق کیا۔ لیکن مخالفوں نے لفظاً لفظاً سرقہ کیا اور اسکو اپنی تحقیق بتایا (دیکھو الحکمت گوجرانوالہ کی جلد اول)

بہشت اور دوزخ کی آپ نے حقیقت بیان کی۔ اور بہشت جس کا نقشہ ایسا تھا اور دوزخ جس کی بے حقیقت ٹھہرا تا تھا اس کی آپ نے حقیقت بیان کی۔ اور قرآن و حدیث کی شہادت کے ساتھ کی۔ فرشتوں کا فلسفہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ جماعت میں ایسے ہیں جن کا فرشتوں سے تعارف ہو گیا۔

آپ نے مذہبی علم کلام میں وہ تبدیلی کی کہ اس کا رخ پھیر دیا حتیٰ کہ آپ کے بعض اصولوں کو ثناء اللہ جیسے مخالفوں نے بھی اپنا بنا کر پیش کیا۔ عرش کی حقیقت بیان کی۔ ثناء اللہ نے اس کو بھی لیا۔ جب اس پر فتویٰ لگا۔ تو اپنی جان بچانے کے لئے کہا کہ مجھے کیوں کہتے ہو۔ مرزا صاحب کو الزام دو۔ کیونکہ یہ حقیقت تو انہوں نے بیان کی ہے۔ اور ان کو بھی انعام ملا ہو۔

عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کیا اور اس کو بھی ثناء اللہ نے اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کیا۔

اردو زبان پر احسان کیا کہ ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا۔ اب اردو زبان کبھی نہ مریگی۔ کوئی ضرورت نہیں کہ اس کے لئے علیحدہ انجمنیں بنیں۔ کیونکہ اس زمانہ کے نبی نے اس میں اپنا کلام تصنیف کیا۔ اور اب یورپ و امریکہ کے لوگ اردو میں پڑھی جانے لگی ہیں۔ زبان میں نئے الفاظ اور نئی ترکیبیں ... مفہوم ... الہام وغیرہ لوگوں نے اپنا لیا۔ ... تعلیم ... نہیں ہو سکتا۔

آپ نے دنیا کو تعلیم دی کہ خدا گونگا نہیں۔ آپ نے اختلافات روایات میں فیصلہ کر دیا۔ یاجوج ماجوج دجال اور خر دجال مسیح کا آسمان پر جانا۔ نبوت وغیرہ تمام مسائل جو پیدا شدہ روایات اسلام کے لئے موجب اعتراض تھے مٹا ہو گئے۔ مہدی کیلئے کہاں دنیا کا کیا حال تھا۔ لوگوں نے پہلے انکار کر دیا تھا مگر اب کہیں اسکو شیخ سنوسی کی شکل میں دیکھنے لگے۔ کبھی کہیں نوجوان ترک کی شکل میں۔ حتیٰ کہ اب تو ایک ہندو بھی ان کو امام مہدی نظر آنے لگا۔ لیکن آپ نے بتایا کہ مہدی کا تعلق تشدد کے خلاف ایک ذہنی جنگ سے ظاہر ہو گیا۔ ملکی حیثیت سے ہندوستان پر احسان کیا لوگ یورپ جاتے تھے اور یورپ کے شاگرد بننے کے لئے جاتے ہیں۔ مگر اب ہندوستان سے یورپ کے لئے استاد گئے اور ایک وقت میں یورپ ان کی شاگردی پر فخر کریگا۔

جماعت پر احسان کیا۔ آج جبکہ دنیا زلزلہ میں ہے ہم زلزلہ میں نہیں۔ وہ پراگندہ اور حیران ہیں لیکن ہم ایک امام رکھتے ہیں ان کے لئے رستہ نہیں۔ ہمارے پاس ہے وہ زمین پر ہیں۔ ہم بہت بلند ہیں۔ آج دنیا کی عزت کے لئے لوگ سرگردان ہیں۔ اور سلطنت گورنمنٹ کے لئے مر رہے ہیں مگر ہمیں آسمانی گورنمنٹ مل گئی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کیونکہ جب آسمانی گورنمنٹ ہماری ہو جائیگی۔ تو پاؤں کے نیچے کچلی جانے والی زمین کی حکومت ہم سے کیسے جا سکتی ہے۔

مسیح موعود نے ہمارے لئے تکالیف اٹھائیں۔ اور ہمارے لئے نمونہ پیش کیا کہ حق کے قیام اور پھیلانے کے لئے تکلیف سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ آج کل لیڈر لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ مگر پھولوں کی بارش ہیں۔ مگر ہمارا لیڈر ہماری رہبری کے لئے آیا پتھروں کی بارش میں۔ سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ آپ کا اس وقت جانشین محمود اولوالعزم ہے اس کو نوح کا فرزند کہتے ہیں۔ مگر ظالم نہیں دیکھتے کہ فرزند نوح تو وہ تھا جس نے کشتی کی ناقدری کی۔ اور جس کے لئے حکیم شیراز نے کہا کہ ع

خاندان نبوتش گم شد

مگر اس فرزند نے تو اس کشتی کو دنیا کے تمام ڈوبنے والوں کے پاس بھیجا کہ اس میں سوار ہو جائیں۔ ان ایک شخص ہے جو مظہر مسیح موعود کا روحانی فرزند کہنے کا مدعی ہے اسکو

دیکھو کہ بڈھوں کی صحبت کی وجہ سے کس طرح اس نے نبوت کو گم کرنا چاہا پر ہمیں زندگی کا مقصد اور نمازوں میں حضور سکھایا کیونکہ پہلے ہماری نمازیں ایسی تھیں کہ ؎

بزمیں چو سجدہ کردم ز زمیں ندا بر آمد

کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدہ ریائی

ہمیں محمود وہ دیا۔ کہ جس کے فیوض قیامت تک جاری ہیں۔ موجودہ گورنمنٹ پر احسان کیا کہ اس کی ایک سچے دل سے وفادار جماعت پیدا کر دی۔ آپ نے تزکیہ قلوب کیا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی لوگوں کے قلوب کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اور دنیا میں آپ کی تعلیم کو پھیلا دیں۔

دوسرا اجلاس

صداقت مسیح موعود

دوسرا اجلاس زیر صدارت آنریری کپتان غلام محمد خان صاحب ڈھائی بجے کے بعد شروع ہوا۔ نظموں وغیرہ کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب مکرم نے اپنی تقریر بعنوان "صداقت مسیح موعود" سورہ ابراہیم کی آیات الم تر کیف ضرب الله مثلا کلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء (تا) ومن عصانی فانك غفور رحیم تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ انسانوں کی عجیب حالت ہے باوجود اس بات کے کہ وہ ہر پہلو میں نبیوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی لوگوں نے اللہ کے نبیوں کو کبھی آتے ہی قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بندوں پر افسوس فرمایا ہے۔ کہ ان کے پاس کوئی بھی نبی نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔

سچے جھوٹے کے فرق کرنے میں انسانوں نے ہمیشہ غلطی کھائی ہے۔ قرآن کریم نے راستباز اور جھوٹے میں فرق کرنے کے اصول بتائے ہیں۔ قرآن کریم کا نام ہی نور رکھا گیا ہے۔ اور اس میں تمام تنازع مذہبی کا فیصلہ کر کے بتا دیا گیا ہے۔ کہ سچے کون ہوتے ہیں اور جھوٹے کون؟ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔ اللہ تعالیٰ

بیان کیا ہے۔ [illegible] کی مثال ایک [illegible]
[illegible] ہے۔ اصلہا ثابت
اس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے (۲) فرعہا فی السماء اس کی
شاخیں بلند آسمان تک جاتی ہیں (۳) تؤتی اکلہا وہ
درخت پھل دیتا ہے (۴) کل حین پھل کبھی ختم نہیں ہوتا
ہر وقت دیتا ہے (۵) اس میں بہت برکات [illegible]
ہیں۔ [illegible] ہونگے۔

اسکے مقابل میں فرمایا ومثل کلمۃ خبیثۃ
کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لہا
من قرار۔ کلمہ خبیثہ کی مثال ایسے درخت کی سی ہے
(۱) جو زمین سے اکھاڑ لیا گیا ہو (۲) اس کے لئے
قرار نہ ہو۔

اسکے آگے فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ
الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء۔ مومن کی مثال
بھی کلمہ طیبہ اور شجرہ طیبہ کی ہوتی ہے۔ اس کی بات دنیا میں
قائم ہوتی ہے۔ اور کافر کی بات کو ثبات نصیب نہیں
ہوتی۔ بلکہ وہ مٹا دی جاتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام
کے دعوی پر دو قسم کے خیالات ہیں۔ اور اس دعوی پر ہنگامہ
ہے۔ بعض لوگ اس پر معترض ہیں۔ بعض اس کی تائید میں ہیں
اسلئے ہم اس آیت کی روشنی میں آپ کے دعوی پر نظر کرتے
ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ آپ اور آپ کی تعلیم کلمہ طیبہ اور
شجرہ طیبہ ہیں یا نہیں۔ آپ نے دنیا میں آ کر سب سے پہلے یہ دعوی
کیا کہ قرآن کریم خدا کی کتاب اور کامل کتاب ہے۔ اور محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے نبی ہیں۔ یہ وہ
وقت تھا کہ اس کتاب کو ماننے والے بھی اس کو چھپائے
بیٹھے تھے۔ اور اس کو دنیا میں پیش کرنا نہیں چاہتے تھے
اور چھپا نہیں سکتے تھے۔ آپ نے اس کو پیش کیا اور کہا کہ
وہ تمام کمالات اس میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ دوسری کتابوں [illegible]
[illegible] صرف [illegible] فلسفہ کی تمام کتب سے بڑھ کر [illegible]
کیا [illegible] بتایا کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ [illegible]
[illegible] ثابت کیا کہ قرآن [illegible]

خیالات [illegible] تھے ان سب کی [illegible]
پھر آپ نے قرآن کریم کے مفہوم کے متعلق یہ
خلق کا مسئلہ کہ [illegible] والوں کی طرف سے
ہوا جس تھا اور وہ مخلوق [illegible] تھے اور وہ لوگ
جھگڑا کرتے تھے۔ اس مسئلہ میں صرف اتنا کہتے تھے کہ
قرآن کے متعلق [illegible] علم نہیں [illegible]
آیت یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی
[illegible] آپ نے اس سے ثابت کیا کہ [illegible] مخلوق
ہے [illegible] کہ [illegible] مخلوق ہے۔ قرآن
[illegible] لیکن [illegible] یعنی [illegible]
نہیں مخلوق ہے۔

دوسرا دعوی آپ نے یہ کیا کہ مسیح [illegible]
ایک [illegible] ہیں۔ اور آپ ہی ہیں مسیح [illegible]
ہزاروں نہیں لاکھوں کو سمجھا دی۔ اگر آپ کے [illegible]
سے لوگ شاید [illegible] ہوتے۔ تو واقعی کہا جاتا کہ یہ آپ کا
دعوی صحیح نہیں۔ لیکن جب اس کا عملی ثبوت مل گیا۔ تو
پھر اس پر معقولیت سے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔
پھر آپ نے یہ بھی دعوی فرمایا کہ وہ مسیح جس کی امت کو انتظار
تھی۔ وہ فوت ہو گیا۔ اور [illegible] میں ہی [illegible] مسیح
کی حیات کا مسئلہ دو قوموں کے لئے موجب ہلاکت ہو رہا
تھا۔ ایک مسلمانوں کے لئے جنہوں نے اپنی بہبود
کو مسیح کی آمد سے متعلق کر رکھا تھا۔ دوسرے مسیحی قوم
جس سے عملی زندگی مسیحیوں کی سخت خراب ہو گئی تھی۔
آپ نے اس دعوی کو پایہ ثبوت تک پہنچایا۔ اور دنیا کو اقرار
کرنا پڑا۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ اصلہا ثابت و
فرعہا فی السماء۔ وہ دعوی جو آپ نے کیا مضبوط ہے
اور اس کی شاخیں بلندی کی طرف گئیں۔ اس مسئلہ میں مسلمانوں
کو وہ تقویت ملی کہ اب ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اب جو شخص خدا کی طرف سے مسیح
ہو کر آئیگا۔ وہ بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئیگا۔ وہ لوگ
جو کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] کر کے
[illegible] آپ نے ثابت کیا کہ نہیں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم آسمانی [illegible] کرنے والے تھے۔ [illegible]
[illegible]

حضرت خلیفہ اول نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھا [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھا کہ اب [illegible] کی [illegible] اور جماعت [illegible]
یہ اس کا آخری [illegible]
میں کسی قدر [illegible] جب [illegible] تو بعض [illegible]
خیالات کو رد کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ اس [illegible]
نے (نعوذ باللہ) دعوی کر دیا کہ میں آخری [illegible] اس سے
ثابت ہے۔ کہ [illegible] فلسفی اور صوفی [illegible] اپنے خفیہ
خیالات جو اس زمانہ کے متعلق رکھتے تھے آپ نے شائع کر دیے ابھی
دنوں میں [illegible] احمدیہ کا اشتہار شائع ہوا۔ جو [illegible]
بھی پہنچا۔ اور میں نے اسکو دیکھا۔ [illegible]
[illegible] قابل توجہ بات ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس نے [illegible]

ع

زندہ شد ہر نبی بآمدنم

آپ کے [illegible] دوست [illegible]
آپ نے اس وقت جبکہ [illegible] باقی نہیں [illegible]
جنگ [illegible] ان میں موجود تھی [illegible] اعلان کیا کہ
اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
اور [illegible] اعلان کیا کہ:

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

[illegible] تھا کہ [illegible] اس پیشگوئی کو جھوٹا [illegible] اور [illegible]
ظفر حاصل کرتے۔ مگر [illegible] ثابت کر دیا [illegible]

لے کہ احمدیت ہی رنگ دیکھا ان زمانہ میں مسلمان جو جنگ لڑینگے وہ ان میں ان کو شکست ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے دین کی حفاظت کا طریق یہ بتایا کہ:۔

الوقت وقت الدعا لا وقت الملاحم و قتل الاعداء

جہاد کے فتویٰ پر الہام ہوا تھا کہ:۔

[illegible] کا لد بار خوار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

لیکن اس وقت جو کیفیت مسلمانوں کی ہے اور وہ علماء جو حضرت مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگاتے تھے اب جہاد کے منکر ہیں۔ اب جہاد کو چھپاتے اور کہتے ہیں کہ ہم جہاد نہیں کرتے آپ نے علی الاعلان گورنمنٹ کی تعریف کی۔ لوگوں نے اس پر آپ کو برا کہا۔ حالانکہ یہ نصاریٰ کی گورنمنٹ ہے اور نصاریٰ کی تعریف قرآن میں موجود ہے۔ مگر ان کو تعریف کرنے اور بگاڑنے کے لئے یہ ہوا۔ کہ یہ لوگ جو نصاریٰ کی گورنمنٹ کی تعریف کے لئے الزام دیتے تھے۔ آپ ہندو کے پیرو ہو گئے۔ حالانکہ ساتنی ہے اور ساتنی بوجہ شرکیانہ عقائد کے ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے متعلق قرآن گواہی دیتا ہے کہ یہ مشرک لوگ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کی بات شجرہ طیبہ ثابت ہوئی۔ آپ نے ہندو مسلم اتحاد کی تجویز پیش کی۔ اس کی ہنسی اڑائی گئی۔ لیکن اب یہ کن علماء دوں پر گئی یہ کہ حلال چیزوں کو انہوں نے خود حرام ٹھہرایا۔ اور بعض مولویوں نے کہا کہ گائے سؤر کے برابر ہے۔

آپ نے لا نبی بعدی کی تشریح پیش کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے حضرت موسیٰ کے سلسلہ کا ایک آدمی آئیگا۔ مگر آپ نے بتایا اور ثابت کیا کہ محمدؐ کی امت کے لئے محمدؐ کا غلام ہی آنا چاہیئے۔ اور اسلام ماہی ہوا۔ نبی کریم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ آپ کے متعلق توریت و انجیل میں پیشگوئی ہے۔ مگر یہود کا یہ حال ہے کہ آپ کی حیات میں دس تک نہیں مانتے۔ معلوم ہوا کہ ان امتوں میں اپنے نبیوں کی روحانی تاثیر زندہ نہیں تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیر کا یہ اثر تھا۔ کہ جب آپکے غلاموں میں سے ایک شخص مبعوث ہوا۔ تو آپ ہی کی امت میں سے کئی لاکھ [illegible]۔ لوگ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کیا نئی چیز لائے ہیں کہ ان کو مانا جائے۔ مگر یہ اعتراض صحیح نہیں ضروری نہیں کہ ہر نبی نئی شریعت لائے۔ اور پھر تو خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ۔ یہ جو کچھ ہے وہی ہے۔ جو پہلی کتب میں ہے۔ ابراہیم و موسیٰ کی کتب میں ہیں اگر معترضین کا اعتراض درست ہو تو چاہیئے۔ کہ وہ پہلے آنحضرتؐ کو چھوڑیں۔

تیسری بات لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں مگر یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قدم اٹھاتے ہیں کیونکہ آنحضرتؐ تو فرماتے ہیں کہ انہیں مسیح و مہدی کی ضرورت ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ضرورت نہیں۔

چوتھا یہ اعتراض ہے کہ مرزا صاحب کیا لائے۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

کہ اگر خدا کو پانا چاہو۔ تو آپ کی پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنا لیگا۔ پس آپ تو آنحضرتؐ ہی کا غلام بنانے آئے۔ پھر لوگ کہتے ہیں کہ کیوں ہمیں آپ کی غلامی سے نہیں چھڑاتے۔ نبی کریمؐ دشمنوں پر غالب ہوئے۔ آپ خدا کے محبوب تھے۔ آپ کی خدا نے حفاظت کی۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ محبوب خدا بنے اسلئے آپ کی بھی حفاظت کی گئی۔ تمام لوگ آپکے دشمن ہو گئے۔ مگر آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کلمہ طیبہ اور شجرہ طیبہ تھے۔

ایک اعتراض یہ ہے کہ مرزا صاحب نے سلطنت کیوں نہ لی اور آپنے مال کیوں نہ تقسیم کیا۔ مگر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کیا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ سلطنت دلوائینگے۔ جب وہ سلطنت دینے کا وعدہ نہیں کرتے۔ تو پھر ان پر اعتراض کیوں؟ باقی رہا مال کا مسئلہ اس سے مراد علم دین کا مال ہے جو آپ نے کثرت سے تقسیم کیا وہ مال [illegible] لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ:۔

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

کلمہ طیبہ کے مقابلہ میں کلمہ خبیثہ ہوتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ مرزا صاحب نے جو کہا وہ دنیا میں قائم ہو رہا ہے یا وہ جو تمہارے مولویوں اور مخالفوں نے کہا۔

جس طرح مکہ کو خدا نے عظمت دی۔ اور اسکے متعلق پیشگوئی کی کہ اس کی طرف لوگ دور دور سے آئینگے۔ اسی طرح قادیان کے متعلق بھی خدا نے فرمایا۔ انہ اوی القریہ۔ وہ کہ اس کی طرف بھی دور دور سے لوگ آئینگے۔ کیا یہ سچ نہیں کیا اس میں کچھ شک ہے۔ دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو قادیان کی طرف آتا ہے۔ وہ ایک نشان قائم کرتا اور نشان کو دیکھتا ہے۔

لوگ اعتراض کرتے رہے ہیں اور کرتے رہینگے۔ مگر ان اعتراضات سے حق پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ہر نبی کے ساتھ ہوا ہے۔ فرمایا کذالک جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین۔ پس آپ پر بھی اعتراض ہوئے۔ اور آپ کی عداوت میں ہر قسم کے لوگوں نے زور لگایا۔ مگر جس طرح خدا نے کہا۔ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ ہوتا ہے۔ جو قائم رہتا ہے۔ آپ کی تعلیم اور آپ کا سلسلہ قائم ہے۔ اور ہر قسم کی مخالفت اس کو ذرا جنبش نہیں دے سکتی۔

تقریر کے بعد آپنے دو اعتراضوں کا جواب دیا۔ فرمایا دو استفسار ہیں۔ اول تو یہ کہ آیا مہمان اپنے اپنے کمرے میں نماز پڑھ لیں (۲) یہ کہ ایک مسجد میں جہاں نماز ہو چکی ہو۔ دوسری جماعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

پہلے سوال کے متعلق جواب یہ ہے۔ کہ نماز کمرے میں ہو سکتی ہے۔ مگر مسجد کی نماز گھر کی نماز سے ستائیس گنے زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اگر کوئی شخص ستائیس میں چھبیس کا گھاٹا پسند کرتا ہے تو پڑھ لے۔ اور اگر نہیں تو نہیں۔

(۲) جس مسجد میں امام خلیفہ ہو۔ اس میں دوسری جماعت مکروہ ہے اور جہاں امام مقرر ہو۔ اس میں بھی دوسری نماز پسندیدہ نہیں اور اگر کسی مسجد میں امام نہ ہو تو وہاں تو اذان کہکر بھی دوسری جماعت جائز ہے۔ جہاں امام ہو وہاں نماز دوسری ہو تو سکتی ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لوگ پہلی جماعت میں شامل ہوں۔

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۱ء

پہلا اجلاس

آج کے پہلے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور مختلف نظموں کے بعد جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب فاضل مصری کی تقریر وقت مشہورہ سے کسی قدر دیر سے "اسلام اور دیگر مذاہب" کے عنوان پر شروع ہوئی۔ آپ نے تقریر سے پہلے سورہ نحل کا کچھ حصہ آیۃ کریمہ ولو یؤاخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ ولکن یؤخرہم الی اجل مسمی سے تلاوت کیا اور فرمایا کہ:-

اسلام اور دیگر مذاہب

اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ کے لئے دیگر مذاہب کے عقائد معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلئے پہلے میں ان کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں۔ اول وہ جو مذہب کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے (۲) وہ جو مذہب کی ضرورت تو سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے لئے الہام کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ مذہب کے لئے عقل ہی کافی ہے۔ مگر تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مذہب کے لئے الہام کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے ان لوگوں کو لیتے ہیں۔ جو مذہب کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خدا ہمیں نظر نہیں آتا۔ اسلئے ہم اسے نہیں مانتے تو ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ ہر چیز کا نظر آنا ضروری نہیں ہے۔ اور کسی چیز کے معلوم ہونے کے کئی ذریعے ہوتے ہیں۔ کوئی چیز کسی ذریعہ سے معلوم ہوتی ہے اور کوئی کسی سے۔ دوسرے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز کا صانع کوئی ہے۔ اس کائنات کا بنانے والا بھی کوئی ہونا چاہیئے۔ پھر اس نظام میں ایک ترتیب ہے جو یہ کہ یہ کارخانہ اتفاقی طور پر نہیں بن گیا بلکہ ہستی ظاہر ہے۔ لیکن اس سے صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا ہونا چاہیئے۔ مگر [illegible] ثبوت ہے۔ اور وہ الہام ہے۔

اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے صرف عقلی دلائل ہی نہیں دئے۔ بلکہ زندہ ثبوت اپنا الہام اور کلام سے دیا۔ اور دنیا پر روشن کیا ہے کہ خدا ہے فرمایا۔ واذا سألك عبادي عني فاني قريب اجيب کہ جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو ان کو بتاؤ کہ میں تو قریب ہوں دور نہیں ہوں۔ ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے۔ تو میں اسکو جواب دیتا ہوں۔ برہمو سماج والے الہام کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف عقل کافی ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر الہام نہیں تو مذہب بھی کوئی نہیں۔ کیونکہ عقل اگر کافی ہوتی تو جس طرح ایک عقل والے خدا کو مانتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اس کی ہستی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ ان کے اس عقلی نتیجہ کو نہ ماننے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ دراصل مجرد عقل گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ لوگ جو صرف عقل کو کافی سمجھتے ہیں۔ ان کو کوئی حق نہیں ہے کہ ایک عقل والے دوسری عقل والوں پر کوئی الزام دیں۔ جو کچھ انہیں ان کی عقل نے بتایا۔ وہ انہوں نے مانا۔ اور جو دوسروں کی عقل نے بتایا اسے وہ مانتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے صرف عقل کافی نہیں ہے۔ اسلئے اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ الہام ہی ہے۔ جو یقین دلا دیتا ہے کہ خدا ہے۔ ورنہ عقل کے ذریعہ بعض نے خدا کا انکار کیا۔ اور بعض بت پرستی کو عقل کے ذریعہ خدا یابی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اسلئے مذہب کے لئے الہام کی ضرورت ہے۔ اور الہام اسلام ہی میں پایا جاتا ہے اسلئے ایک برتری اور نمایاں برتری جس میں اسلام کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ہے کہ اسلام میں الہام ہے مگر دوسرے مذاہب میں نہیں۔

اسلام کا مقابلہ دیگر مذاہب سے اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کی کتاب کا دیگر مذاہب کی کتب سے مقابلہ کیا جائے۔ قرآن کریم مانتا ہے کہ اس سے پہلے بھی مصلح آئیں۔ اور ہر امت میں خدا کا نبی آیا اور قرآن کے ماننے والا جہاں قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے۔ وہاں خدا کے کلام پر بھی ایمان لاتا ہے۔ مگر قرآن کریم نے سب سے پہلے ان کے دعویٰ کیا ہے کہ وہ تعلیمیں ناقص القوم مختص الزمان تھیں۔ تمام جہان کے لئے نہیں بلکہ قرآن کریم تمام دنیا کے لئے ہے۔ دوسرے قرآن کریم بتاتا ہے کہ تحریف لفظی و معنوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ الفاظ میں رد و بدل کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا اور نقل تحریف کے متعلق فرمایا کہ خود لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

اس بات کو مد نظر رکھ کر جب ہم دیگر مذاہب کی کتب پر نظر کرتے ہیں تو ان میں ہمیں یہ دونوں باتیں صاف طور پر نظر آتی ہیں۔ اور قرآن کریم کا دعویٰ سچا ثابت ہوتا ہے۔ اول توریت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اور انجیل بھی بنی اسرائیل کے لئے ہی۔ پھر اس میں تحریف کر کے کچھ کا کچھ بنا دیا۔ اور نفس کے دھوکہ میں پھنس کر کہیں سے کہیں نکل گئے۔ ان تعلیمات میں غلطیاں شامل ہو گئیں۔ مگر قرآن کریم میں ان تعلیمات کو تمام غلطیوں کو دور کر کے صحیح طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال ان آیات میں دی ہے۔ کہ دیکھو جانور گھاس پات وغیرہ کیا کچھ کھاتے ہیں۔ اور ان تمام میں سے دودھ جانور کے اندر سے نکالا جاتا ہے۔ اور گوبر کو اس سے علیحدہ کر کے نکال دیا جاتا ہے۔ اور اس دودھ کو کیسے مزے سے پیا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص چاہے کہ خود اس گھاس وغیرہ سے دودھ نکالے تو کیا نکال سکتا ہے۔ نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں میں سے اصل تعلیمات نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے۔

اب پہلی کتب میں تو باطل داخل ہو گیا۔ مگر قرآن کریم میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا اور عملی ثبوت کہ [illegible] رہا ہے۔ اس تعلیم میں باطل کی گنجائش نہیں ہے اس کے آگے اور پیچھے حفاظت کی گئی۔ اور یہ ہر زمانہ میں اپنے پھل دیتا ہے۔

توریت اور انجیل کی بعض عبارتیں صاف اور صریح طور پر بتا رہی ہیں کہ وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ بائبل کی وہ کتب جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ پر اتری۔ اس میں لکھا ہے کہ موسیٰ مر گئے اور ان کو فلاں جگہ دفن کیا گیا۔ اور قبر کی اب تک نشانیاں ملتی ہیں۔

اسی طرح جب ہم ویدوں کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو اول تو وہ

نہایت کوشش سے حاصل ہوئی ہے۔ اور ان کے بڑے مولوی دیانند صاحب
اور [illegible] صاحب [illegible] ہیں۔ ہر سال کوئی
شخص وید پڑھ کر عالم ہو سکتا ہے۔ [illegible] ان کے مستند
تراجم نہیں۔ اور جو ہیں ان کو آریہ صاحبان ماننے کے لئے تیار
نہیں۔ [illegible] سوامی دیانند جی نے جو تراجم بعض ویدوں کے کئے
ہیں وہ ایک حد تک ان کے نزدیک مستند ہیں۔ ان تراجم
میں پنڈت جی نے ان تمام تعلیمات کی [illegible] تاویلات کی
ہیں۔ مگر باوجود ان تاویلات کے پھر وید پر سخت اعتراض
وارد ہوتے ہیں۔ جن سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔

پنڈت دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش
میں ابتداء عالم کے متعلق بحث کی ہے۔ اور اس میں بتلایا ہے
کہ کس طرح ہندوستان میں ویدوں کے خلاف وام مارگی وغیرہ
فرقے نکلے۔ جنہوں نے [illegible] کی تعلیم [illegible] دی۔ اور
تین ساڑھے تین سو سال تک ان کا عہد دور رہا۔ اور
اس وقت انہوں نے ویدوں کو ضائع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی
اور ویدوں کی تعلیم رک گئی۔ اور برہمن لوگ وید کے نہ صرف معنوں
سے بلکہ لفظوں تک سے ناواقف ہو گئے۔ اور یہ مہابھارت
کی جنگ کے بعد ہوا۔ جس میں بہت سے رشی مر گئے۔ اس سے ظاہر ہے
کہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ویدوں میں تحریف ہوئی۔ کئی تعلیمات
جن کی مذمت پنڈت صاحب بیان کرتے ہیں۔ اور جن کو
شہوت کا کام قرار دیتے ہیں۔ مثلاً گانا ناچنا وغیرہ وہ ویدوں
میں پائی جاتی ہیں۔ اور نیوگ کی تعلیم جو اس قدر حیا سوز ہے
کہ جس کا نام تک آریہ صاحبان نہیں لے سکتے۔ کوئی شک
نہیں کہ ویدیں وام مارگیوں کی ہی داخل کی ہوئی ہے۔ بہرحال
تو ویدوں کی لفظی و معنوی تحریف کے متعلق بحث ہے۔ باقی ہم
اس کے عالمگیر ہونے کے متعلق بحث کرتے ہیں تو ہمیں معلوم
ہوتا ہے کہ وید تمام جہان کے لئے نہ تھا۔ نہ تو اس کے
ماننے والوں نے کبھی گذشتہ زمانہ میں تمام جہان میں پہنچانے
کی کوشش کی۔ اور نہ اس کی ضرورت سمجھی۔ چنانچہ سناتن دھرمی
صاحبان اب تک کسی غیر مذہب کے شخص کو اپنے میں شامل کرنا
تو الگ رہا [illegible] ویدوں کو چھونا اور پڑھنا پڑھانا تک پسند
نہیں کرتے۔

پھر اس کی تعلیم پر عمل ہونا سخت مشکل ہے۔ اور اس کی تعلیمات
بھی اب تک سمجھ کر پر معلوم نہیں ہو سکیں۔ مگر قرآن کریم

اس وقت [illegible] اس کی ضرورت تھی اور تمام دنیا میں فسادات
[illegible]۔ اور روحانی دنیا میں سخت ابتری تھی
[illegible] اس کی لفظی و معنوی حفاظت کی اور اس
کی تعلیمات کو قائم کرنے کے لئے ہر زمانہ میں لوگ آئے۔
اور اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسی مقصد
کے لئے تشریف لائے۔

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

چونکہ شیخ صاحب کے پہلے ہی بہت سے لیکچر ہو چکے تھے
اور آپ کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کا مضمون
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ بیان ہونا
تھا جس کے لئے پروگرام میں صرف پون گھنٹہ رکھا گیا تھا۔
اور اس پون گھنٹے میں سے بھی کچھ وقت شیخ صاحب نے لیا اس لئے
میر صاحب مضمون کو پورے طور پر بیان نہ کر سکے
نیز ابھی میر صاحب کی تقریر جاری تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح
تشریف لے آئے۔ چونکہ نماز کے لئے ایک بجے کا وقت تھا
جب حضور تشریف لائے۔ تو میر صاحب کا لیکچر ادھورا ہی ختم ہوا
بہرحال میر صاحب نے جو کچھ بیان فرمایا۔ اس کا
خلاصہ درج کرتے ہیں۔ میر صاحب نے اپنے لیکچر سے پہلے اپنی
طبع زاد نظم ثناء اللہ کے متعلق پڑھی۔ اور مضمون یوں شروع
کیا کہ:۔

دوستو! میرا مضمون جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ ہے کہ ثناء اللہ
کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق کچھ بیان کروں۔ مولوی ثناء اللہ
صاحب ہر جلسہ اور ہر تقریب میں اس مضمون کو بیان کرتے
ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میری زندگی اور مرزا صاحب کی
وفات ثبوت ہے اس امر کا کہ میں سچا اور آپ (نعوذ باللہ) جھوٹے
تھے۔ لیکن میں اب آپ کو اس کی تاریخ سناتا ہوں اور مسئلہ کو حل
بتاتا ہوں۔ قادیان کے آریوں نے جب شوخی دکھائی۔ تو
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ قادیان کے
آریہ اور ہم لکھا۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم
نے اپنی طرف سے مولوی ثناء اللہ کو دعوت دی کہ تم بھی
اسی طرح قسم کھاؤ۔ اور فیصلہ کر لو۔ اس کے جواب میں ثناء اللہ نے
لکھا کہ تم بتاؤ قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اور تم خود آؤ اور اپنے

گروہ کو ساتھ لاؤ۔ امرتسر کی عیدگاہ میں فیصلہ ہو جائیگا۔

اس مضمون میں ثناء اللہ نے اپنی طرف سے مباہلہ کا
چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس کی طرف سے مفتی [illegible]
نے لکھا کہ تمہارا چیلنج منظور ہے۔ جس کے جواب میں اس نے
لکھا کہ میں مباہلہ کے لئے تیار نہیں۔ اور مباہلہ کی تعریف
اس نے یہ بیان کی کہ فریقین ایک دوسرے پر بددعا کریں۔
مگر اس میں کوئی صورت ایسی نہ تھی۔ اور اس نے بحث خود
پر حضرت اقدس کی وفات پر مرقع جون ۱۹۰۸ء میں لکھا
کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ میں مباہلہ میں فوت ہو گئے۔ آخری
فیصلہ کا اشتہار کا عنوان حضرت اقدس کا مقرر کردہ نہیں۔
بلکہ ایڈیٹر بدر نے خود تجویز کیا تھا۔ اس میں حضرت اقدس
نے لکھا کہ یہ دعا ہے۔ الہام کی بناء پر پیشگوئی نہیں۔ اور
نیچے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہیں نیچے لکھیں۔ فیصلہ خدا
کے ہاتھ میں ہے۔

مولوی ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو منظور نہ کیا۔
اور لکھ دیا کہ یہ طریق فیصلہ مجھ کو منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اس کو
قبول کر سکتا ہے۔ اور لکھا کہ نشان تو وہ ہونا چاہیئے۔ جو
میں بھی دیکھوں۔ اگر میں مر گیا۔ تو یہ کیا نشان ہوا۔ اور یہ
بھی لکھا۔ کہ آپ میری موت کیوں چاہتے ہیں۔ اور لکھا کہ دیکھو
مسیلمہ زندہ رہا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے
پھر اگر میں مر گیا۔ تو میں جھوٹا کیسے ہوں گا۔ اور اہلحدیث
میں شائع ہوا کہ بدوں کی لمبی عمریں ہوتی ہیں۔ اور لکھا کہ مرزا صاحب نے
میری منظوری کے بغیر اشتہار شائع کیا۔

ادھر حضرت مسیح موعود چاہتے تھے اور ثناء اللہ میں ایسا فیصلہ
چاہتے تھے۔ جو حق و باطل میں تمیز کرے۔ اور لوگوں پر حجت
ہو۔ آپ نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں لکھا کہ اگر ثناء اللہ
نے اس اصول کو تسلیم کیا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاوے
تو وہ ضرور مجھ سے پہلے مریگا۔ لیکن ثناء اللہ نے اس
معیار کو تسلیم نہ کیا۔ اس لئے اس کے مسلمات کی بناء پر ایسا فیصلہ
ہوا۔ جو اس پر حجت ہو۔ اور وہ زندہ رہکر اس نشان کو دیکھے
اور اس کے ہم خیالوں پر حجت ہو سکے۔ چنانچہ حضرت اقدس
فوت ہوئے۔ اور ثناء اللہ زندہ رہا اور ثابت ہو گیا کہ کون
مسیلمہ کذاب کا مثیل ہے اور کون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا؟

میر صاحب ابھی تقریر ہی کر رہے تھے کہ حضرت اقدس تشریف لے آئے۔ اور میر صاحب کو لیکچر ختم کرنا پڑا ۔

دوسرے وقت میں میر صاحب نے یہ بیان کیا کہ رسالہ ... کی رسی دراز والا اشتہار جو سوائے مولوی ثناء اللہ کا ذکر تھا بلکہ مولوی ثناء اللہ کے مطابق اہل حدیث گوجرانوالہ کی تائید میں اس کے ایک دوست ... نے لکھا تھا۔ ایسے اشتہار چونکہ کہیں سنبھال کر نہیں رکھے جاتے۔ اسلئے یہ بھی نہیں رکھا گیا۔ نہ سرکار میں ایسے اشتہار محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اسلئے آئندہ کوئی بھائی اس کو پیش کرنے کی غلطی نہ کریں۔ حرامزادہ کی رسی دراز سے زیادہ سخت فقرے ثناء اللہ کے اخبار میں موجود ہیں۔ جو اس کے سامنے پیش کئے جائیں۔

دوسرا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظم

میر صاحب کی تقریر کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کی گئی۔ اور حضرت اقدس سٹیج پر تشریف لے آئے۔ حضور کے ایما سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اسکے بعد حضور نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ پیشتر اسکے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں۔ یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اب آپ کو ایک صاحب میری ایک نظم پڑھ کر سنائیں گے۔ اس نظم میں نوجوانان جماعت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ان کو چند نصائح کی گئی ہیں۔ جو ابھی تک اس حد تک نہیں پہنچے کہ سلسلہ کے کاموں کا بوجھ اٹھا سکیں۔ لیکن آئندہ ان سے توقع ہے کہ وہ سلسلہ کے کام کرینگے۔ نیز وہ لوگ بھی مخاطب ہیں۔ جو اگرچہ نوجوانی سے گذر چکے ہیں۔ مگر سلسلہ میں ابھی داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے ابھی ہمارے نونہال ہی ہیں۔ پس میری نظم کے مخاطب وہ ہیں۔ جنہوں نے ابھی جماعت کے کاموں کا بوجھ نہیں اٹھایا۔ مگر آئندہ ان پر بوجھ پڑے گا۔ اور وہ لوگ بھی جو نئے نئے داخل ہوئے ہیں۔

اس نظم میں جو میں نے نصائح کی ہیں وہ سب ضروری ہیں اور وہ ہیں جو لکھتے وقت میرے دماغ میں تھیں۔ میرا جی چاہتا تھا کہ یہ نظم جس کے پڑھنے سے اس کام کو میر قاسم علی صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ اور بہت عرصہ سے نہایت اعلیٰ طور پر اسکو چھپوایا ہے۔ جو چیزوں پر بھی تقسیم ہو سکتی ہے اور گھروں میں لٹکائی جا سکتی ہے۔ اس نظم پر میں نے نوٹ بھی لکھے ہیں۔ جو حاشیہ پر چھپے ہیں۔ چاہیئے کہ جماعت کے لوگ اس کو نظم کے سامنے رکھنے کے لئے ذہنوں میں لگائیں اور دیواروں پر لٹکائیں ۔

اس تقریر کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضور کی مندرجہ بالا نظم پڑھی۔ جس کے اشعار نے ایسی رقت پیدا کر دی کہ اکثر اصحاب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور بعض کی تو چیخیں نکل گئیں۔ نظم کے بعد حضور تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور تشہد اور سورہ فاتحہ اور سورہ آل عمران کا آخری کچھ حصہ از ابتدا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب تلاوت کر کے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اس بیج کو جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہایت پرخطر اور تاریک زمانہ میں نہایت کمزوری میں لگایا۔ اس کو بڑھایا اور بڑھ رہا ہے اور بڑھتا جائیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہمیں اس تاریکی سے نکالا۔ ہمیں ایک نیا جینا ہے۔ تم اس زمانہ کی تاریکی کو ذہن میں لاؤ۔ پھر تمہاری گردنیں خدا کے حضور میں شکریہ کے لئے جھک جائیں گی ۔

پھر میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس پرآشوب زمانہ میں اپنے فضل سے میری ڈھارس بندھائی اور کہا کہ میں اس جماعت کو ترقی دونگا۔ میں اپنی رؤیا اور کشوف عام طور پر نہیں سناتا۔ کیونکہ خواب کے رؤیا اور کشوف عجیب نہیں ہوتے۔ مگر چونکہ وہ ایک حد تک ضروری ہے اسلئے میں سناتا ہوں ۔

پچھلے دنوں میں نے ایسے نظارے دیکھے کہ جماعت ایک ابتلاء میں ہے۔ جس سے مجھ کو بعد میں ... اور قسمت ... ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو رؤیا میں دکھایا۔ انھیں ایسے نظارے میں خدا نے تسلی دیا اور میرے ساتھ خدا کی علامت کر کے خوشخبری کے وقت عموماً وہی نظر آتے ہیں اور کبھی اللہ تعالیٰ خود جلوہ نمائی کرتا ہے۔ اسوقت اس حالت میں انھوں نے کہا کہ ... ہے میں اور ایمان و اخلاص سے آگے بڑھ رہا ہوں پھر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ ۔

اللّٰھم زد فزد علیٰ نھج الصلاح والعفت

کہ اے رب وہ آئیں صلاح و عفت کے رستوں پر آئیں۔ پھر میں شکر کرتا ہوں۔ خدا کا کہ اس نے غم کو خوشی سے بدل دیا۔ خاتمہ پیشتر اسکے کہ میں وہ مضمون شروع کروں۔ جو میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا قاعدہ ہے کہ میں پہلے دن عام مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اور دوسرے دن کوئی علمی مضمون جو ایمانیات و روحانیات کی خاص شاخ سے متعلق ہوتا ہے۔ بیان کیا کرتا ہوں۔ آج جو مضمون سنانا چاہتا ہوں۔ وہ بعد میں شروع کروں گا۔ پہلے سلسلہ کے کاموں کے متعلق کسی قدر بیان کرنا چاہتا ہوں ۔

مسجد لنڈن

سب سے پہلے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی کہ ہماری جماعت لنڈن میں مسجد بنانے کی تیاری کرے۔ عیسائیت کا مرکز لنڈن ہے۔ حتیٰ کہ روم سے بڑھ کر عیسائیت کا مرکز ہے۔ کیونکہ روم میں رومن کیتھولک رہتے ہیں اور لنڈن میں پراٹسٹنٹ ۔ اور رومن کیتھولک وہ لوگ ہیں۔ جو تبلیغ کے لئے اتنا جوش نہیں رکھتے۔ جتنا پراٹسٹنٹ۔ عیسائیت مردہ ہے۔ لیکن اس مردہ کو کھینچنے والے انگلستان ہی کے لوگ ہیں۔ لنڈن میں مسجد کا کام نیا کام تھا۔ لوگ حیران تھے مگر خدا نے اسکے لئے ہماری جماعت کو توفیق دی۔ پچھلے سال جلسہ کے ایک ہفتہ بعد میرے دل میں مسجد کا خیال پیدا ہوا تھا۔ پہلے خیال تھا کچھ قرض لیا جائے۔ مگر آخر ایسے سامان پیدا ہوئے کہ چندے کے طور پر ہی ایک بڑی رقم جمع ہو گئی اور ہماری جماعت میں وہ جوش پیدا ہوا۔ جس کی مثال نہیں۔ پیغامی لوگ خلافت کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ مگر ... ایک سال میں ... وہ ... دیکھ کر ...

سے فوجوں کے خواہ دیا ۔

اب لندن میں زمین لی گئی ہے ۔ جو تیار کے طالبیں سے اس پر ایک مکان بھی ہے ۔ لندن میں بہت وسیع ہے اور ملک افضل سے بہت سستی مل گئی ہے ۔

امریکہ میں تبلیغ

دوسرا کام امریکہ کا مشن ہے ۔ امریکہ کی گورنمنٹ نے مفتی صاحب کو روکا اور اسلئے روکا کہ وہاں کے قانون کے مطابق زیادہ بیویاں جائز نہیں ۔ جب مفتی صاحب وہاں جانے لگے ۔ یہاں کے مسلمانوں نے بڑی خوشیاں منائیں ۔ جب مفتی صاحب کو روک لیا گیا ۔ تو وہاں تقریریں میں نے بیان کیا کہ جا کر امریکہ ہی میں ضرور داخل ہوسکے ۔ کیونکہ امریکہ کی گورنمنٹ نے خدا کی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا ہے اور خدائی گورنمنٹ ضرور کامیاب ہوگی ۔ خدا کے فضل سے مفتی صاحب وہاں داخل ہوگئے اور اب تک بہت آدمی سلسلہ میں داخل ہوچکے ہیں ۔ اب تو مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں کے قوانین میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے ۔ اگر اجازت ہو تو میں دوسرا نکاح کرلوں ۔ اس کے متعلق میں نے کہا کہ گذشتہ سال بیان کیا تھا کہ حضرت اقدس کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ جلدی سے آئے اور فرمایا کہ میں پانچ سال امریکہ میں رہا ہوں ۔ اور اب جا رہا ہوں ۔

امریکہ میں مشن قائم ہوگیا ہے ۔ اور اللہ چاہے تو یہاں میں بھی قائم ہو جائیگا ۔ حضرت مسیح موعود کے کشوف بھی امریکہ کو ہی دیتے ہیں ۔ وہاں بہت جلد احمدیت پھیلے گی ۔ اور اس کا جھنڈا گڑ گیا ہے ۔ اب جا رہا ہے امریکہ ہی کہ کام شروع ہوگا ۔ یہ فخر یہاں باقی رہے گا ۔

تبلیغ احمدیت

خوشی کے ساتھ یہ ذکر کی ہم نے کہ جہاں جماعت احمدیہ اللہ کی ہے ۔ چندہ دیا اور بعض دیگر لندن میں مسجد بنانے کی تیاری کی ہے اور وہ کام ہو رہا ہے ۔ اس سال تبلیغ میں کمی رہی ہے ۔ اس دفعہ ہمیں سالانہ ایک آدمی کی کثرت سلسلہ میں داخل ہوسکا ہے ۔ آپ لوگوں کے ذمہ فرض ہے ۔ اس کو ادا کریں ۔ ہر ایک چندہ کے ساتھ تبلیغ کی طرف بھی توجہ کریں گے ۔ ہر ایک نے اپنا فرض ادا کرنا ہے ۔

تقسیم کیا جاتا ہے کہ اس کو پورا کیا جائے ۔ اور جس قدر چندہ کسی انجمن کی طرف سے آتا ہے ۔ اس کا جلسہ پر اعلان ہوتا ہے ۔ اسی طرح تبلیغ کے متعلق کیا جائے ۔ ہر ایک جماعت کو بتایا جائے ۔ کہ کم از کم اتنے آدمی سال میں احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کرے ۔ اور سالانہ جلسہ پر ناظر تالیف و اشاعت بتائے کہ فلاں جماعت کے ذریعہ کتنے احمدی ہوئے ہیں اور فلاں کی طرف سے کتنے ۔

پھر ملکانوں کی شدھی گذشتہ سال جو کمی رہ گئی ہے ۔ وہ تمہارے پیر قرض اور قرض سے بھی بڑھ کر ہیں کہ اسے پورا نہ کروں گا ۔ آئندہ سال اسکے اور کرنے کی بھی کوشش کرو ۔

انتظام سلسلہ کے متعلق نظارت کی تحریک سے ہوتے ہیں تجویز کی تھی کہ جس طرح خلفاء کے عہد میں ہوتا تھا کہ ہر ایک جماعت پر امیر ہوتا تھا اسی طرح ہم بھی کریں ۔ اس کے تجربہ کے لئے دو جماعتوں میں امیر کا تقرر ہوا ۔ ایک فیروزپور کی جماعت کے امیر خان صاحب منشی فرزند علی صاحب ۔ اور دوسرے لاہور کی جماعت کے امیر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مقرر ہوئے ۔ ان جماعتوں کی حالت اب بہت اچھی ہے اور میں مشورہ دیتا ہوں ۔ حکم نہیں کہ سب جماعتیں ایسا ہی کریں ۔ اور ایک شخص کو تجویز کر کے ہمیں اطلاع دیں ۔ جس کو وہ امیر بنانا پسند کرتے ہیں ۔

اخبارات سلسلہ

اسکے بعد میں جماعت کے اخبار و رسالوں کے متعلق کچھ کہتا ہوں ۔ میں نے گذشتہ سال ان کے متعلق تحریک کی تھی ۔ جیسے ریویو ۔ الفضل اور تشحیذ کی طرف تو کچھ توجہ ہوئی ہے ۔ مگر ان کو چھوڑ کر فاروق ۔ الحکم ۔ نور کے متعلق کم توجہ کی گئی ہے ۔ ان کے خریدار بہت کم ہیں ۔ الحکم میں ایک خوبی ہے ۔ وہ یہ کہ سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھتا ہے ۔ اور اس کی جماعت میں تاریخ پھر نکلتی ہے ۔ یہ بات الفضل میں بھی نہیں ۔ اگرچہ الحکم میں اب پہلی سی بات نہیں ۔ غلطیاں بھی ہوتی ہیں ۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ اس کا موجودہ ایڈیٹر نوآموز اور ناتجربہ کار ہے ۔ مگر پھر بھی اچھا کام ہو رہا ہے ۔ نور کے مضامین مفید ہوتے ہیں ۔ اور ان کے ذریعہ تبلیغ کا دروازہ سکھوں میں کھل گیا ہے اور یہ حضرت صاحب کے الہام کی تائید میں ہے ۔ جو بسیت کہتی ہے ۔

ذریعہ قائم ہوا ۔ سکھوں کو یقین دلایا جائے کہ باوا نانک مسلمان تھے ۔ اور اس مقصد میں ایک حد تک کامیابی ہوئی ہے ۔ کئی سکھ قریب ہیں کہ اسلام میں شامل ہوجائیں ۔ پھر دوستوں کو فاروق کی طرف بھی متوجہ کرتا ہوں ۔ لیکن جہاں میں احباب کو ان اخباروں کے متعلق توجہ دلاتا ہوں وہاں اخبار والوں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ بھی توجہ کریں اور ایک ایک شاخ میں کام کریں اور کام تقسیم کرلیں ۔

کتب

کتب فروشوں میں میں دیکھتا ہوں ۔ تجارتی روح آگئی ہے اسلئے میں ان کے متعلق کوئی خاص سفارش نہیں کرتا ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ وہ لوگ جو عالم ہیں اور تصنیف تالیف کی قابلیت رکھتے ہیں ۔ وہ مفید تصانیف لکھنے اور شائع کرنے کی طرف متوجہ ہوں ۔

موجودہ ہلچل

اب میں اس زمانہ کی شورش کے متعلق کچھ کہتا ہوں ۔ اس شورش میں وہ لوگ جو گورنمنٹ کے خلاف ظاہر و پوشیدہ منصوبے کرتے ہیں وہ ہمیں منافق سمجھتے ہیں ۔ لیکن ہمارا دعویٰ یہ ظاہر ہے کہ ہم گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں ۔ ہمیں کسی صلہ کی توقع نہیں ۔ نہ ہم صلہ کے لئے خدمت کرتے ہیں ۔ ہمارا گورنمنٹ پر احسان ہے ۔ مگر ہم پر اس کا کوئی خاص احسان نہیں ۔ دیکھو گورنمنٹ کی جن چیزوں کو ہم استعمال کرتے ہیں انہی کو سب لوگ ہی بھی رکھتے ہیں ۔ پس ہمیں کوئی خاص فائدہ نہیں نہ ہی خاص احسان ہے اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں ۔ بلکہ گورنمنٹ کے بعض حکام نے تو اس وقت جب لوگ دنیاوی معاملات میں ہمیں ہر طرح دکھ دیتے ہیں ۔ ہماری مدد نہیں کی ۔ پس ہم جو اطاعت کرتے ہیں ۔ اسلئے کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کا حکم ہے اور ہمارا سر خدا کے حکم کے آگے جھکتا ہے ۔ ورنہ ہم کسی کے خوشامدی نہیں ۔ ہم کیوں وفادار ہیں ۔ اسلئے کہ خدا کا حکم ہے ۔ اور ہمیں ایک کام در پیش ہے ۔ اور اس کیلئے امن کی ضرورت ہے ۔ پس جہاں فتنہ ہوگا ۔ اس کے خلاف ہماری آواز بلند ہوگی ۔

موجودہ زمانہ میں جو شورشیں ہو رہی ہیں ۔ ان کی وجہ

ان کے مضرات سے بچنے کا طریق بھی تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم میں بتا دیا گیا ہے۔

اسکے بعد حضور نے سورۃ الناس کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس زمانہ کے تمام فسادات کی پیشگوئی [illegible] اور فرمایا کہ چھ قسم کے فساد ہونگے۔ (۱) آفاق کے [illegible] کریں گے۔ (۲) [illegible] ظاہر ہونگے (۳) [illegible] دنیا کے خلاف فساد کریگی (۴) [illegible] مولوی پنڈت پادریوں کے خلاف لوگ فساد کرینگے اور انکی باتیں نہیں سنیں گے (۶) مولوی پنڈت پادری بھی [illegible] سختی روا رکھیں گے۔ یہ چھ قسم کے فساد اس میں بتائے گئے ہیں۔ دو قسم کے فساد رب الناس کے ماتحت ہیں۔ دو ملک الناس کے اور دو اله الناس کے۔ اسوقت چھ باتیں [illegible] سے بچنے کے لئے ہیں کہ وسواس خناس سے بچنے۔ اس میں یہ بھی بتایا کہ ہر ایک شرارت و ظلم [illegible] کے ماتحت ہوگا۔ چنانچہ ہر ایک شرارت اور ہر ایک فساد انگریزوں کے ماتحت ہو رہا ہے۔ اور ہر ایک [illegible] کے لوگ اپنی اپنی انجمنیں بنا رہے ہیں۔

اسوقت کے لئے ہمیں حکم ہے کہ اس فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے خدا سے پناہ مانگیں۔

مختلف نصائح

لنگر کے بعد میں کہتا ہوں کہ آج میری [illegible] عمر ہو گئی [illegible] مگر جب تک ان پر عمل نہ ہو [illegible] پر نصیحت کرتا ہوں۔ جھوٹ سے بچو۔ بدظنی سے پرہیز کرو۔ تم مسیح موعود کے لگائے ہوئے درخت اور اس کے بلند ہوتے ہوئے پودے ہو۔ اڑو اور آسمان کی طرف جاؤ۔ زمین کی طرف مت آؤ۔ ابراہیم کے چار پرندوں کی چار نسلیں تھیں جو موسیٰ و مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے ذریعہ آسمان پر جا کر [illegible] ہیں۔ پس تم اپنی اصلاح کرو ورنہ میں نصیحت کرنے سے کبھی نہیں جھجکوں گا کسی شاعر نے کہا ہے۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

میں اصلاح نفس کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ اول اپنی اصلاح کرو۔ پھر دوسرے کی [illegible] ایک صاحب [illegible] خلیفہ ترکی [illegible] بھی [illegible] ایسے [illegible] شہزادے [illegible] کیا۔ پس اپنے [illegible] کیا۔ فاعتبروا

دوسری بات جو [illegible] ہے وہ یہ ہے کہ لوگ [illegible] جھوٹ بولتے ہیں۔ انکو چھوڑو۔ اسکو چھوڑنے سے سب گناہ چھوٹ جائیں گے۔ ایک شخص نے نبی کریم سے جھوٹ چھوڑا کر اس کی سب غلطیوں کی اصلاح کر دی [illegible] ہیں۔ اور دوسرے [illegible] خدا کہتا ہے کہ چاہیئے اپنے نفس کے متعلق [illegible] گواہی دو۔

(۲) غیظ و غضب کی عادت ترک کرو۔ نرمی اور خلت کی عادت پیدا کرو۔

(۳) نشیلی اشیاء کا استعمال چھوڑ دو۔ چینیوں کی قوم افیون کی بدولت جاپان جیسی چھوٹی سی قوم کا مقابلہ نہ کر سکی حالانکہ چینیوں کی آبادی [illegible] ہے اور جاپان کی چار [illegible] میں کہتا ہوں جن کی عمر [illegible] سال [illegible] اور جو بڑی عمر کے ہیں وہ [illegible] یہ انسان کے [illegible]

(۵) [illegible] ابھی تک [illegible] بعض لوگ ابھی تک اپنی پرانی قوموں کو [illegible] ہماری قوم ہماری گوت ہمارا سب کچھ احمدیت ہے۔ ہمارا قبیلہ احمدیت ہے۔ حضرت خلیفہ اول [illegible] لکھا ہے کہ غیر احمدی کو لڑکی دینا گناہ ہے اور آپ نے اس کو سخت ناپسند کیا ہے کہ احمدی اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ پس اس سے بچنا چاہیئے۔

(۶) اسی طرح جنازوں کے متعلق بعض لوگ [illegible] ہیں۔ اگر تم میں سے کسی کو یقین ہو کہ خدا تمہاری سفارش سے [illegible] مردہ کو بخش دیگا تو اور بات ہے۔ لیکن اگر نہیں تو پھر فضول ہے۔ کیا یہ اچھی [illegible]

مخالفت [illegible] اور [illegible] کی باتوں [illegible] چاہیئے۔

[illegible] قرآن کریم [illegible] اسلام کا کوئی مخالف [illegible] جو چاہے معلوم ہو۔ [illegible] سورۃ الناس کی تفسیر جو میں نے بیان کی ہے۔ اسی جگہ [illegible] اور اس وسعت سے مضمون [illegible] ڈالا گیا ہے کہ دنیا کا کوئی فساد اور اس کا علاج اس سے باہر نہیں۔ حضرت اقدس نے بھی اس کی تفسیر کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس میں گورنمنٹ کی فرمانبرداری کی تعلیم ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ لیکن اب خوب حل ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ خود علم سکھاتا ہے۔ ہاں اسکو سمجھنا چاہیئے۔

حضرت اقدس کی کتب کو پڑھو اور [illegible] قرآن کی تفسیر [illegible] انشاء اللہ حضرت کی کتب کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔

خدا اور اس کے رسول اور اسکے پیاروں کی محبت ہی دینی ترقی کا موجب ہوئی ہے۔ قادیان میں آنا بھی روحانی ترقی کا باعث ہے۔ دیکھو مکہ اور مدینہ میں اب آنحضرت اور حضرت ابراہیم نہیں۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں برکات ہیں [illegible] قادیان میں بھی برکات ہیں۔ جنہیں خدا نے [illegible] ہم احمدیوں [illegible] ہماری روحانی ترقی کا باعث ہوگا۔ قادیان [illegible] کا موجب ہوگا کہ جب کوئی شخص یہاں آئیگا تو یہاں کے کاموں کو دیکھیگا۔ ایمان کو دیکھ کر ان میں حصہ لیگا اور [illegible] کا ارادہ و جوش پیدا ہوگا۔

دوسرا ذریعہ روحانی ترقی کا [illegible]

(باہتمام [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] اسلام پریس قادیان [illegible])

رجسٹرڈ نمبر ۳۵۔ ۴

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

دین العجائز کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

[illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۵۱ | مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۹ر ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

آج کل ہم نہایت خوشی سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت [illegible] اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔

جناب مولوی شیر علی صاحب [illegible] ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] بیمار ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

[illegible]

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو

(از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری)

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دارالاماں میں کوئی بیمار کس طرح ہو

ماوٰی و ملجا دنیا یہ دنیا نہیں ہے جیسا
پھر خواب کر خیالا نادار کس طرح ہو

صدق و وفا کی ہے جو اصل و نسل جس کا
مستحکم جو ہو چکا ہو بیکار کس طرح ہو

میدان امتحاں میں جو پختہ کار نکلے
اس قوم پہ مسلط ادبار کس طرح ہو

جس کا خدا پہ ایمان کامل ہو اور راسخ
دنیا کی دشمنی سے وہ خوار کس طرح ہو

دھن جس کی یہ ہے تبلیغ ہو تو کیونکر
جس دل کو دھن لگی ہو بیکار کس طرح ہو

ہے ارتباط جن کی دائمی جسکے اسکو
جس کا خدا ہو ناصر بے یار کس طرح ہو

اے ساکنان ثیا مولا سے دور
کانٹوں کا چمن تمہارا گلزار کس طرح ہو

ہے بعد احمدی کو باغ الوہیت کے
جو پھول ہو چمن کا وہ خار کس طرح ہو

جانبازیوں کا سہرا ہے احمدی کے
پھر جاں نثاریوں سے انکار کس طرح

خبرنامہ

احباب کی توجہ کے قابل

ولادت

درخواست دعا

الفضل

قادیان دارالامان ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بابت سنہ ۱۹۲۰ء

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء

پہلا اجلاس

اس اجلاس کے صدر جناب خلیفہ صاحب منشی فرزند علی صاحب تھے۔ اور اس میں ناظم [illegible] کی رپورٹیں اور اپیل [illegible] تھی۔ ہر ایک رپورٹ کے لئے پہلے ہی تھوڑا تھوڑا وقت مقرر تھا۔ یعنی ۲۵ - ۲۵ منٹ۔ لیکن ناظر صاحبان کے وقت مقررہ پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی دیر سے شروع ہوئی۔ اور اس وجہ سے پریذیڈنٹ صاحب کو ان کے اوقات میں [illegible] منٹ کی اور بھی کمی کرنا پڑی اور جلسہ کی کارروائی دس بجکر ۱۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ کارروائی کی ابتدا میں تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحب نے مختصر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ رپورٹیں ایک ضروری چیز ہوتی ہیں۔ مگر ایک خلاف مضمون ہونے کی وجہ سے عام طبیعتیں ان سے گھبرا جاتی ہیں۔ آج اجلاس دیر سے شروع ہوا ہے۔ مگر امید ہے۔ کہ پہلا اجلاس وقت مقررہ پر ختم ہو سکے گا کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسکے بعد [illegible] فرمانا ہے۔ اسلئے ناظر صاحبان کو [illegible] رکھنا ہے۔ ان کا وقت ختم شدہ سمجھا جائیگا۔ [illegible] کم وقت دیا جائے۔ [illegible] صاحب [illegible]۔ اس لئے اس میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائیں۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی رپورٹ

جناب مولوی محمد دین صاحب ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ اسلئے ان کی بجائے شیخ محمد مبارک صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے محکمہ کی رپورٹ سنائی۔ جس میں بتایا کہ:

صیغہ کے متعلق دو کام ہیں (۱) جماعت کی تعلیمی حالت (۲) تربیت۔ ابھی تک یہ محکمہ تعلیمی حالت کی طرف ہی توجہ کر سکا ہے۔ جو سکول ترقی اسلام نے قائم کئے تھے۔ ان کی اصلاح نہیں ہو سکی تھی۔ اور ان میں سے بعض کو جو چلنے کے قابل نہ تھے توڑ دیا۔ اور بعض باقی رکھے۔ اور جو نئے قائم کرنے تھے ان کے لئے ٹرینڈ استادوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے پچھلے سال ٹریننگ کلاس کھولی گئی تھی جس پر ۱۷۰۰ روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اور اس میں سے ۵۹۰ روپیہ ہمیں گورنمنٹ نے دیا۔ جو طلباء یہاں سے فارغ ہو کر نکلے وہ بہت مفید ثابت ہوئے۔ اور اچھے نمبروں پر پاس ہوئے وہ اسوقت ہمارے سکولوں میں کام کر رہے ہیں۔ امسال بھی ارادہ تھا کہ نارمل کلاس کھولی جائے۔ مگر اس کے لئے مڈل پاس طلباء کی ضرورت تھی۔ جو ہمیں دستیاب نہ ہوئے۔ اس لئے وہ ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔

سکولوں کے معائنہ کے لئے مولوی عبدالعزیز خان صاحب انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو بوجہ محنت اور قابلیت کے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اسوقت ۲۶ پرائمری مردانہ اور ۹ پرائمری زنانہ سکول ہیں اور ۳ مڈل سکول ہیں۔ آئندہ کے لئے ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جہاں کے لوگ مڈل سکول جاری کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے پاس ایک ہزار روپیہ جمع کر دیں۔ جو کہ علاوہ سکول کی عمارت اور سامان کے ہو۔ تب ہم سکول کھولینگے۔ ہمارے سکولوں میں سے اعلےٰ درجہ کا لڑکیوں کا سکول ہے۔ اسوقت بچیاں ان سکولوں میں پندرہ سو طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ ان سکولوں کو سرکاری امداد بھی ملتی ہے۔

سکولوں کے قواعد و ضوابط کا مسودہ مجلس شوریٰ میں پیش ہے۔ جب پاس ہوگا تو اس سے اطلاع دی جائیگی۔ ہمارے سکولوں کی غرض دینی تعلیم پھیلانا ہے۔

ہے۔ اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے اساتذہ دین سے واقف ہوں اور تعطیلات میں یہاں آکر دین سیکھیں۔

تربیت کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں گذارش کرتا ہوں [illegible] ہے۔ مگر جماعت کے بعض [illegible] ہے تا ان کے لئے مبلغین سے مدد لی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے [illegible] مقرر کئے گئے ہیں۔ جماعت [illegible] الفضل میں مضامین لکھے گئے۔ [illegible] درس القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ یہ بھی کوشش ہے کہ جہاں جہاں قرآن کریم کا درس نہیں ہوتا۔ وہاں کے لوگوں سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ درس کا انتظام کریں۔

یتامیٰ کی اصلاح و ترتیب کے لئے ہمارے پاس کوئی انتظام نہ تھا۔ مگر اب ایک یتیم خانہ جناب میر قاسم علی صاحب کے انتظام کے ماتحت قادیان میں قائم ہے۔ جس میں ۱۶ لڑکے ہیں اور ابھی ۲۷ کی گنجائش ہے۔ مگر فنڈ بہت کمزور ہے۔

صیغہ امور عامہ کی رپورٹ

اسکے بعد جناب خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب صیغہ امور عامہ کی رپورٹ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ صیغہ امور عامہ کے وہ تمام کام ہیں جو کسی محکمہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ اسلئے اس کی رپورٹ معمولی بات نہیں۔ مگر ۲۰ منٹ جو مجھے دئے گئے ہیں ان میں کچھ بیان کروں۔

یہ کام ایک شخص کا نہیں۔ بلکہ سب جماعت کا ہے اور ساری جماعت کی امداد کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا۔

میں اس وقت [illegible] ہوئے چند [illegible] ذکر کرتا ہوں۔

جو اس صیغہ [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

(۳) رفع شکایات باہمی (۴) [illegible] (۵) جماعت کی دنیوی بہبودی کے لئے کوشش (۵) بیکاروں کے لئے تلاش معاش (۶) احمدی طلباء کے لئے مفید تعلیمی مشورہ (۷) مخالفین کے شر سے حفاظت (۸) احمدی زمینداروں اور تاجروں کے لئے ان کے پیشوں میں ترقی کی راہ (۹) اقوام جرائم پیشہ کی نگرانی۔ گورنمنٹ سے جماعت

کے تعلقات اور ان کی شادی کے متعلق ہو گئیں (۱۲) منقطع ہو گئے [illegible]

سال یہ رپورٹ میں [illegible]

ہوا ہے اور اس کی ابتدائی [illegible] چلی ہوئے تھے۔ ان کی امداد [illegible] کی جائداد کا انتظام کیا گیا [illegible] سمجھتے۔ ان کے متعلق کچھ کارروائی کی گئی [illegible] احمدی کی عورت کا بغیر طلاق [illegible] نے نکاح پڑھ دیا۔ اس کے متعلق مقدمہ [illegible] اور بھی کام ہیں۔

قصور کی جماعت کو وہاں کے مخالفوں نے تنگ کر دیا۔ اور ان کو ہر قسم کی تکلیف پہنچائی۔ اس کے متعلق خط و کتابت کی گئی۔ رفع شکایات باہمی (اکتوبر ۱۹۲۴ء سے اکتوبر ۱۹۲۵ء تک دو سو ایک مقدمات سے [illegible] اور [illegible] مقدمات محکمہ قضا میں منتقل کئے گئے۔ اسلام آباد [illegible] معلوم ہوا یہ تھا کہ مرزا اکرم بیگ صاحب [illegible] یہاں کی اراضی خریدی گئی۔ اگر نہ خریدی جاتی تو یہاں کی احمدیہ آبادی کو بہت تکلیف پہنچتی۔

تار اور [illegible] دوبارہ ڈاک [illegible] کے متعلق خط و کتابت ہو رہی ہے۔ نیز یہاں رجسٹری [illegible] کی رنجش ہے۔ سٹرک کے لئے بھی مناسب کوشش ہو رہی ہے۔

رشتہ ناطہ۔ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے کل اپنی تقریر میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ [illegible] پوچھنے کی ضرورت نہیں [illegible] لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ لڑکے اور لڑکی والوں کی طرف سے درخواست آتی ہے۔ مگر وہ شرائط ایسے لگاتے ہیں کہ [illegible] پورے نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ذات گوت [illegible] تعلیم، انگریزی ڈگری۔ یہ ایسی شرطیں [illegible] کہ اگر [illegible] کی طرف سے پیش ہوں۔ تو [illegible] وہ لوگ جنہیں یہ اصرار [illegible] ہوں۔ ان کا [illegible] حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ہماری [illegible] دیکھنا چاہئے [illegible] کہ اپنا [illegible] ہو سکے۔ اور وہ تیار [illegible] سے جب

یہ شرطیں ہوں تو پھر بہر حال یہ شرطیں فضول ہیں۔

جائیداد [illegible] کے متعلق ہے۔ کہ پہلے [illegible] کہتے تھے۔ مگر اب [illegible] ان لوگوں میں بہت [illegible] اور [illegible] کا ان سب کی [illegible] ہے۔ حالت سدھر جائیگی۔

صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ

صیغہ امور عامہ کے بعد صیغہ تالیف و اشاعت کی رپورٹ تھی۔ جو اس صیغہ کے ناظر صاحب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے اپنے مختصر وقت میں سنانے کی کوشش کی۔ آپ نے فرمایا۔

اس صیغہ کے دو کام ہیں۔ اول تالیف (۲) اشاعت

تالیف کے صیغہ کے انچارج پہلے جناب حافظ روشن علی صاحب تھے۔ اور ان کا یہ کام بہت محنت سے ہو رہا تھا لیکن حافظ صاحب کے سپرد ایک اور کام کیا گیا ہے۔ جو وہ بھی بہت ضروری ہے۔ یعنی مبلغین کی جماعت کی پڑھائی جس میں تمام مولوی فاضل ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت آپ کے سپرد ہے۔ اس وقت اس صیغہ میں دو صاحب ہیں۔ ایک مولوی فضل الدین صاحب وکیل اور دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب۔ مولوی فضل الدین صاحب کے سپرد ایک اور کام بھی ہے۔ یعنی محکمہ قضا کے رجسٹرار بھی ہیں۔ اور اس سال ایک اور کام کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ دوسرے مولوی محفوظ الحق صاحب ہیں۔ اس دفعہ انہوں نے محکمہ سے چھٹی لی۔ اور امتحان مولوی فاضل پاس کیا ہے۔

اس سال ایک سو [illegible] اعتراضات کے جواب تحریر کئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پچھلے سال کی تقریریں اور تین رسالے اس محکمہ نے شائع کئے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا عربی میں ترجمہ ختم کیا۔ اور چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے جو ایک سال کے لئے قادیان میں آ کر رہے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی اس کتاب کا جو مولوی محمد علی کے رسالہ کے جواب میں حضور نے تالیف کیا ہے۔ انگریزی میں ترجمہ ختم کیا جو عنقریب انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع ہوگی۔

مبلغین [illegible] اور آریوں [illegible] مبلغین ہندوستان کی [illegible] تبلیغ کرتے ہیں [illegible] گیا ہوا ہے [illegible] ہماری جماعت خدا کے فضل سے ترقی پر ہے۔ وہاں سے چار آدمی پڑھنے کو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کے بھائیوں نے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا ہوا ہے۔ اور حضرت اقدس کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ تامل زبان میں انہوں نے کر لیا ہے۔ اس سال [illegible] آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

ماریشس میں دو مبلغ ہیں۔ جن کا تمام خرچ وہاں کی جماعت برداشت کرتی ہے۔ وہاں مسجد کا مقدمہ ہے۔ چھ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

مسجد لندن کے لئے ۸ ہزار روپیہ خرچ ہے۔ زمین لی گئی ہے اور انشاءاللہ جلد مسجد تیار ہو جائیگی۔

امریکہ میں خدا کے فضل سے صوفی صاحب کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اس سال ایک سو تراسی آدمی احمدی ہوئے ہیں۔

مسٹر محمد احمد ساگر چند کی تقریر

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رپورٹ کا وقت تھا۔ مگر جناب سیکرٹری صاحب نے اپنے وقت میں سے چند منٹ مسٹر محمد احمد ساگر چند بیرسٹر کو دئے۔ کہ وہ اپنے چند خیالات کا اظہار کریں۔ مسٹر موصوف نے بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج میرا ارادہ ہے کہ میں واپس لاہور چلا جاؤں کیونکہ میری صحت اچھی نہیں ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں جاؤں میں چند باتیں آپ سے کہنی چاہتا ہوں۔ بہت سے دوست مجھے خط لکھتے اور دریافت کرتے ہیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے میں کہتا ہوں کہ میں نے اب خدا کے فضل سے لاہور میں بیرسٹری کا کام شروع کر دیا ہے۔ جب میں پہلی دفعہ لاہور آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق میں نے وہاں کام شروع کرنا چاہا۔ مگر اس وقت میری حالت اچھی نہ تھی۔ پھر حضور نے میرے لئے ایک کام تجویز کیا۔ جو میں نے کیا۔ اور جس سے میری حالت خدا کے فضل سے اچھی ہو گئی اور میں خدا کے فضل سے اس قابل ہوا کہ [illegible] چند [illegible] ہوں۔ [illegible] آپ صاحبان خوش ہونگے کہ [illegible]

کیا کہ وہ کہتے ہیں۔ یہ کیوں نہ مانا جائے کہ اشیاء کے خواص ذاتی ہیں۔ ان میں فرشتوں کا دخل کیوں تسلیم کیا جائے۔ اسکے متعلق حضور نے فرمایا کہ امکان کا محل وہ ہوتا ہے۔ جہاں اس کی گنجائش ہو۔ لیکن جب یہاں دلائل موجود ہیں تو امکان کی بحث باقی نہیں رہتی۔ لیکن ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ اشیاء کے خواص نہیں۔ ہم ان کو مانتے ہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ اشیاء کے خواص فرشتوں کے توسط سے ہیں اور فرشتوں کے اثرات خدا سے ملتے ہیں۔

حضور نے پھر کل کے مضمون کا بقیہ بیان فرمایا۔ جس میں بتایا کہ فرشتوں کے کام کس طرح ہوتے ہیں اور کس طرح ایک ایک کام کے لئے ملائکہ ہوتے ہیں۔ اور کس طرح وہ اللہ کے پیاروں کی تائید میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اور اس کے بعض شواہد پیش فرمائے۔ اور پھر اس بحث کی کہ ہم کیسے تمیز کریں کہ جو تحریک ہمارے دل میں ہو۔ وہ فرشتے کی طرف سے ہے۔ اور جو شیطانی تحریک ہو اسکے پہچاننے اور شیطان کے شر سے بچنے کے کیا طریق ہیں۔

اسی بحث کے دوران میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ فرشتوں پر خدا تعالیٰ کا پرتو پڑتا ہے۔ اور فرشتوں کا خزانہ خدا ہوتا ہے۔ شیطان پر کس کا۔ تو ہونہ سکا۔ اس کا جواب حضور نے دیا کہ چور کے پاس خزانہ نہیں ہوتا۔ وہ تو لوٹتا ہے۔ جہاں پاتا ہے۔ اسی طرح شیطان کو کچھ دینا نہیں ہوتا۔ بلکہ چھیننا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو کسی ذخیرہ کی ضرورت نہیں ۔

مضمون کے آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ان کے اثرات اور ان سے علوم حاصل کرنے کے متعلق ذکر فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ قرآن کریم جبرئیل نے نازل کیا ہے۔ اور حضرت کی کتب بھی جبرئیلی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ جو شخص خاص ترکیب سے ان کو پڑھیگا۔ وہ ان سے بڑے بڑے علوم پائیگا ۔

اس سوال پر کہ وہ کیا طریق ہیں جس سے قرآن کریم اور حضرت اقدس کی کتب کو پڑھنا چاہیئے۔ فرمایا کہ مفصل تو نہیں بتایا جا سکتا۔ کیونکہ وقت نہیں۔ ہاں اتنا بتا دیتا ہوں کہ جب تک پہلے ذہن خالی نہ ہو۔ اور کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ یعنی جب پڑھو۔ تو خالی الذہن ہوکر اور ہر قسم کے خیالات سے الگ ہوکر پڑھو۔ پھر تم پر علوم کا انکشاف ہوگا پھر یہ بھی ضرورت ہے۔ کہ ظاہری طہارت بھی ہو۔ کیونکہ نجس جگہ پر فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔ اس میں وہ شخص بھی آجاتا ہے۔ جو حقہ پیتا ہے۔

یہ تقریر ایک بجکر ۴۰ منٹ پر ختم ہوئی اور جلسہ نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

نماز کے بعد بہت سے لوگ قادیان تشریف لے گئے۔ اور جلسہ گاہ کا بہت سا حصہ خالی ہو گیا۔ صرف تھوڑی سی جگہ میں آدمی بیٹھے تھے۔

پروگرام میں تو دوسرا اجلاس تھا۔ مگر چونکہ آج کے پہلے اجلاس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلافات کے متعلق ہونا تھی اور یہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر میں صرف ہو گیا۔ اسلئے دوسرا اجلاس کرنا پڑا۔ مگر لوگوں کو جانے کی جلدی تھی اسلئے بہت دیر کے بعد کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

غیر مبایعین کے اختلاف۔

اس اجلاس کے صدر جناب سید عابد حسین صاحب بی اے تھے۔ پہلے تو کچھ نظمیں ہوئیں۔ پھر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر اختلافات کے متعلق شروع ہوئی۔ یہ تقریر ساڑھے تین بجے کے قریب شروع ہوئی۔ اور سوا پانچ بجے ختم کی گئی۔ اسمیں آپ نے بتایا کہ ہم میں اور غیر مبایعین میں کیا کیا اختلافات ہیں۔ آپ نے فرمایا نبوت۔ کفر و اسلام۔ خلافت۔ مسئلہ احمد۔ مصلح موعود میں اختلاف ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اختلاف کے وجوہ کیا ہیں۔ تو جب ہم ان وجوہ و اسباب کی طرف نظر کرتے ہیں۔ تو وہی ہیں۔ جو پہلی جماعتوں میں اختلاف کے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے غیروں سے مرعوب ہوکر چاہا کہ اپنی خصوصیات کو مٹا دیں۔ اور کچھ ان میں نفسانیت آگئی۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ ادھر سے ادھر ہوگئے۔ نیز یہ اختلاف اچانک نہیں ہوا۔ اور ایسا نہیں۔ کہ پہلے سے کچھ نہ دیا گیا ہو بلکہ حضرت اقدس کے الہامات اور کشوف میں یہ بات پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ مسئلہ اچھی طرح حل ہو جاتا ہے۔ اور یہ غرض حضرت اقدس کے الہام و کشوف میں بھی اس اختلاف کی خبر تھی۔ بلکہ خواجہ کمال الدین اور سید محمد حسین شاہ کی بعض خوابیں وغیرہ اس زمانہ کی ہیں۔ جن میں ان کی آئندہ کی حالت ظاہر ہوتی تھی۔ یہ ممکن تھا کہ خدا کے فرشتے ٹل جاتے۔

سب سے پہلے ہم مسئلہ نبوت کو لیتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں کسی بات کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہم مولوی محمد علی صاحب وغیرہ کا عقیدہ دیکھیں۔ سو جب ہم ان کے زمانہ کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کی زندگی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول اور نبی آخر زمان اور فارسی الاصل نبی کہتے اور لکھتے رہے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے ہمیشہ آپ کو نبی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ مگر میں نے کبھی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔ پھر یہ لوگ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں بھی یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ پیغام میں شائع ہوا۔ کہ ہم لوگ جو پیغام صلح سے کسی کسی وجہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول اور اس زمانہ کا نجات دہندہ یقین کرتے ہیں۔ پھر ان کے بارہ منظور الٰہی صاحب نے نبی کریم کے کاتب وحی کی طرح اب رنگ بدل لیا ہے۔ حضرت اقدس کے ملفوظات الہام و کشوف جمع کئے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ حضرت صاحب کی ڈائریوں کا جمع کیا۔ جس کا نام ہے آثار مبارکہ اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے :

"پیارے نبی کی پیاری باتیں"

غرض یہ لوگ حضرت اقدس کی زندگی بلکہ حضرت خلیفہ اول کی زندگی تک بھی یہی مانتے رہے ہیں کہ حضرت اقدس نبی ہیں۔ لیکن اب انکار کرتے ہیں۔ اگر ان کا کہنا ہے کہ حقیقتاً پہلے جو کہتے تھے اسوقت غلطی ہوئی۔ تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں غلطی نہیں ہوگی۔

جب نبوت ثابت ہوگئی تو مسئلہ کفر و اسلام اور خلافت بھی ثابت ہوگئی۔

مسئلہ احمد کے متعلق صرف میں اسقدر کہنا چاہتا ہوں کہ اور بحثوں کو چھوڑ کر مولوی محمد علی نے جو رسالہ اسمہ احمد بنایا ہے

کی سوانح میں لکھا ہے کہ ان کی مُراد کیا تھی۔ حضرت سے مُراد حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ باقی اور

باقی ... مسیح موعود ... کے لئے [illegible]

فیصلہ کن ہے۔

مولوی صاحب کی تقریر ... حضرت خلیفۃ المسیح ... اور دُعا پر جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اس سال جلسہ میں حاضرین کی تعداد پچھلے سالوں سے [illegible]

جلسہ میں اور بھی تقریریں ہوئیں۔ جو مفید بھی تھیں اور دلچسپ بھی۔ مگر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی تقاریر کے ذریعہ یہ جلسہ نہایت کامیاب مفید اور بابرکت اور علم و روحانیت کو بڑھانے والا ہوا۔ حضرت امام کی تقاریر جو جلسہ کی روح اور جان تھیں ان سے جماعت کے علوم میں بیش بہا ترقی ہوئی ہے۔ لیکن جب ہم حضرت اقدس کی تقریریں سنتے ہیں۔ تو ہمیں خوشی اور رنج دونوں کا احساس ہوتا ہے۔ خوشی تو اس بات کی کہ ہم کیسے خوش قسمت ہیں۔ جن کے حصہ میں یہ دولت آئی ہے جس سے دنیا کے علوم و فنون و جاہ و حشمت والے قطعاً محروم ہیں۔ اور رنج اس بات کا ہوتا ہے کہ دنیا خیالی مہدی کے خزانوں کی امید میں کیوں ان خزائن سے محروم ہے۔ اور کیوں ادھر نہیں آتی۔ ... ...

... اور افسوس یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ ہمارے وہ بھائی جو آ سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب کیوں نہیں آتے۔ اور کیوں اس دولت سے حصہ نہیں لیتے۔

خدا تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ اس جلسہ کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور جو نصائح اس میں ہمارے امام نے فرمائی ہیں۔ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم ان علوم سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ہمارے لئے بیان کئے گئے اور ہم اپنی زندگی میں ملائکہ کی تحریکات کے ماتحت تمام دنیا کو لوائے احمدیت کے نیچے جمع کرنے والے ہوں۔ ہماری نسلیں اس امانت کی جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملی ہے۔ وارث ہوں۔ اور قیامت تک آئندہ نسلوں کو صاف و ستھرا پہنچائیں۔ تاکہ خدا کے رُوبرو سُرخرو ہوں۔

سالانہ جلسہ کی کارروائی جس قدر جلدی ممکن تھا۔ احباب کو پہنچا دی گئی ہے۔

خطبۂ جمعہ

اے میرے اہل وفا سُست کبھی گام نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

آج جمعہ پڑھانے کی وجہ

میں اس نیت کے ساتھ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ جو دوست نماز جمعہ یہاں پڑھنے کے لئے ٹھہر گئے ہیں وہ کچھ سُن لیں۔ ورنہ صبح میری طبیعت خراب ہو گئی اور پسلیوں میں درد ہو گیا تھا۔ میں نماز کے بعد یہیں منبر پر بیٹھ جاؤنگا احباب یہیں مصافحہ کر لیں تاکہ ہجوم نہ کریں۔

مومن کی بے صبری

اس کے بعد میں تمام دوستوں کو خواہ وہ باہر سے یہاں آئے ہوں یا یہیں کے ہوں۔ ایک بار پھر سورہ فاتحہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں اللہ تعالےٰ مومنین کو نصیحت کرتا ہے کہ مومن جہاں تمام دنیاوی معاملات میں صابر و شاکر ہوتا ہے وہاں ایک معاملہ میں قطعاً صبر نہیں کرتا یا یوں کہو کہ صبر کے تین معنے ہیں۔ اول کسی مصیبت میں نہ گھبرانا (۲) جس چیز پر ہو اس پر قائم رہنا (۳) جس چیز کو اختیار کرے اس کو نہ چھوڑنا۔

اھدنا الصراط المستقیم کے تین معنے

تو اس جگہ صبر کے معنے ہیں کہ وہ ٹھیرنا نہیں آگے بڑھنا ہے۔ فرمایا تم یہ کہو کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ خدایا میرے قدم کو آگے ہی آگے بڑھا۔ اھدنا کے معنے ہیں (۱) مجھے رستہ بتا (۲) رستہ دکھا (۳) سیدھے رستہ پر چلائے چل۔ یہ تینوں معنے درست ہیں۔ جو گمراہ ہیں۔ ان کی دُعا ہو کہ ہمیں سیدھا رستہ بتا۔ بعض جو پہلے ہی گمراہ تو نہیں ہوتے۔ مگر دُور رستے میں رہ سکتے ہیں ان کے لئے کہ ان کا ہاتھ دو کہ ...

تیسرے وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ ان کی یہ دُعا ہوتی ہے۔ کہ ہمیں اس رستہ پر جس پر تم ہمیں چلا چکے ہو۔ ہمیں آگے ہی آگے لئے چلا جائیں۔ غرض یہ دُعا سب اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے ہے جو مومن ہونا چاہتا ہے۔ کہ ہم کبھی ایک جگہ نہ ٹھیریں۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے رہیں۔

مومن کہاں قیام نہیں کرتا

یہاں کامیابی سفر ختم ہونے میں نہیں اور خوب یاد رکھو کہ اس جہان میں سانس لینا نہیں۔ بلکہ مومن کے لئے سانس لینے کا وقت اگلا جہان ہے۔ مومن کے سفر کی یہاں منزل نہیں۔ یہاں اسکے لئے قیام کی جگہ نہیں وہ بڑھتا ہے۔ اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں سے چلا جاتا ہے۔

بہت ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اب ہمارے آرام کا وقت آگیا۔ اور جب جلسہ آتا ہے۔ تو پھر تیزی سے اپنے سامان اور کام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور صنف ... اور جلسہ کے بعد سُست ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مومن کو تعلیم دیتا ہے کہ تم سُست مت ہو۔ اور دعا کرو۔ کہ آگے ہی آگے چلے جاؤ۔ کیونکہ سُست ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ گویا خدا آگے نہیں۔ بھلا کوئی شخص ہے۔ جو محبوب کے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہو۔ اور اسکے قریب پہنچنا چاہتا ہو۔ اسی طرح مومن بھی خدا کے حضور سے غائب ہونا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ قرب حاصل ہو۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ دین کی خدمت میں سُست ہونا کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ دین کی خدمت کے لئے آگے ہی آگے بڑھنا خوبی ہے۔ جو شخص آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور نیکی کی توفیق دیتا ہے اور جو اللہ پر ... الزاموں کو دُور کرنے کا ... ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو عیبوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اپنی نصرت اسکے شامل حال کرتا ہے۔ نہ کبھی تم گھبراؤ۔ کہ ہم نے کچھ نہیں کیا یا ہم کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ عالی ترقیاں آہستہ آہستہ حاصل کرائی جاتی ہیں۔

کبھی سُست مت ہو

پس کبھی سُست مت ہو کبھی ہمت اور استقلال چھوڑ کر سست نہ بیٹھو۔ اور کبھی شکوہ کرتے ہوئے رہ گئے۔ آخری وقت تک جیت جانے کی امید رکھو آخر تم جیت جاؤ گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ

بداعمالی ہوتے تھے ہیں۔ اور جہنم کے کنارے پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر آخر وقت میں ایسا تغیر ان میں آتا ہے۔ کہ وہ جہنم کے کنارے سے جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ جنت والے عمل کرتے ہیں۔ اور جنت کے کنارے پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر پھر کچھ ایسا تغیر آتا ہے۔ کہ وہ جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔

بہت اچھے ہوتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے اور عبادتیں کرتے ہیں۔ مگر آخر وقت جب قریب آتا ہے تو ان میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور وہ دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور بہت لوگ تبلیغ سے رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی شخص سے جھگڑا ہو تو تبلیغ کرتے ہیں۔ اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ اس وقت تبلیغ چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن کسی نیک کام کو نہ چھوڑو۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور ہر کام میں دعا کرتے رہو۔ کیونکہ نہیں معلوم کس وقت ہماری نجات ہونی ہے۔

یہ میری نصیحت ہے۔ اس پر عمل کرو گے تو انشاء اللہ دین و دنیا میں تمہیں ناکامی نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ تمہیں عمل کی توفیق دے۔

خطبہ کے بعد فرمایا کہ مولوی عبد القادر صاحب لدھیانوی جو حضرت اقدس کے مخلص دوست تھے آج فوت ہو گئے ہیں۔ میں مسجد میں ان کا جنازہ پڑھنے کے لئے جاتا ہوں۔ احباب بھی چلیں۔

پھر فرمایا کہ جن احباب نے بیعت کرنی ہو وہ مصافحہ کے وقت بیعت بھی کر لیں۔

مکتوب امام

کونسی دعا کرنی چاہیئے

ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا کہ دعائیں دو ہی ہیں۔ تیسری قسم کی کوئی دعا نہیں۔ یا وہ دعا جو خدا اور اس کے رسولوں نے سکھلائی۔ یا وہ دعا جو انسان کے اپنے دل سے نکلے۔ لکھوا کر دعا کرنا ایسا ہے جیسے مانگا ہوا کپڑا۔ جس کا پہننا زیبا یا موجب عزت نہیں ہوتا۔ (واعنی خاطراً من یدا لمستطرن) کوئی شخص کسی شعر کو پڑھ کر متاثر ہوتا ہے کوئی کسی کو پڑھ کر۔ اب اگر کوئی شخص کسی کے کہنے پر کوئی شعر پڑھے تا کہ اس کو پڑھ کر متاثر ہو۔ اور کوئی چند دن کے لئے وہی شعر پڑھے تاکہ اس کو پڑھ کر متاثر ہو۔ تو وہ اداکاری ہوگی۔ یا اگر کوئی شخص کسی کو ایک شعر پڑھ کر روتے دیکھے اور وہ بھی اس شعر کو اس لئے پڑھے کہ مجھ کو بھی رقت ہو۔

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

اخبار وکیل ۲ جنوری ۱۹۲۱ء میں اس تقریر کا خلاصہ چھپا ہے۔ جو مولوی محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر وکیل نے جمعیۃ العلماء روہیلکھنڈ میں تشریف فرمائی اس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

"جب مسلمانوں میں نہ مذہب اسلامیت اسقدر بڑھ گئی اسلام سے راستہ دور ہو گئے۔ اور فسق و فجور انتہائی حد کو پہنچ گئے۔ تو قہر الٰہی میں ایک جوش آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں بلیات اور مصیبتیں نازل کیں۔ یہ سچ ہے کہ بعثت نبوی کے بعد سے کبھی دنیا اسلام پر نہیں آئی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ ہمارا تنزل آج شروع نہیں ہوا۔ لیکن پہلے ابتدا تھی اب انتہا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے بال و فریاد اور شور و ماتم کی صدائیں مدت سے گرد و ہوا میں گونج رہی تھیں۔ لیکن پہلے سب لغو تھا۔ اب واقعہ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانوں پر کبھی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں یہ حالت تھی۔ کہ اگر بغداد میں ہمارا آفتاب اقبال غروب ہوا۔ تو اندلس کے افق سے پھر فوراً نمودار ہو گیا .. غرض مسلمانوں کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی تو دوسری جگہ ابھرتی تھی۔ مگر اب تو تمام دنیائے اسلام میں دوسری مرتبہ طوفان نوح آ رہا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا پھیلا ہوا ہے۔"

ان الفاظ میں مندرجہ ذیل امور بیان کی گئی ہیں جنہیں علماء اسلام کی مجموعی رائے ماننا چاہیئے۔

۱۔ مسلمانوں کا فسق و فجور حد کو پہنچ گیا۔ یعنی جس حد تک گمراہ ہو سکتے تھے۔ گمراہ ہو چکے۔

۲۔ مسلمانوں پر عذاب الٰہی نازل ہے اور ان پر وہ مصیبتیں وارد ہیں کہ ہجرت نبوی کے بعد سے آج تک نہیں آئیں۔

۳۔ دنیا اسلام پر طوفان نوح آ رہا ہے اور مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی ہے۔

(الف) جب امر اول مسلم ہے کہ مسلمان حد درجہ کے گمراہ ہو چکے تو کیا کسی مصلح ربانی۔ ہادی رحمانی کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ کیا ہے؟ اور اس نے کیا انتظام فرمایا؟

(ب) جب عذاب الٰہی کا نزول مان لیا اور اب بھی عالمگیر ہے تو وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کی آیت کے ماتحت وہ رسول کہاں ہے اور اس کی تلاش کیوں نہیں کی جاتی پہلے تو کہا جاتا تھا کہ ایسے عذاب پہلے بھی آ چکے ہیں۔ اور دنیا میں مصیبتیں آیا ہی کرتی ہیں۔ لیکن اب تو مان لیا گیا کہ یہ وہ عذاب الٰہی ہے۔ کہ ہجرت نبوی سے بعد آج تک نہیں آیا۔ دوم یہ عالمگیر ہے۔ پس ضرور ہے کہ کوئی رسول رب العالمین بعد خاتم النبیین مبعوث ہو چکا ہے۔

(ج) جب دنیائے اسلام پر طوفان نوح آ چکا ہے اور طوفان کا وجود مسلم ہے تو پھر کس نوح پر ایمان کیوں نہیں لایا جاتا کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ طوفان نوح کا وجود تو ہو اور نوح کو نہ مانا جائے۔

(د) مشرق سے مغرب تک یکساں تاریکی اور اندھیرا ہے تو پھر یاد رہے کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس۔ انہ لقول رسول کریم کی سنت قدیمہ اپنا عمل کر رہی ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ جب رات کی تاریکی انتہا کو پہنچ جائے۔ تو یقین جانو۔ کہ صبح طلوع ہونے والی ہے۔ قانون قدرت میں ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ پس جب آج سے چودہ سو سال پیشتر گمراہی کی تاریک رات انتہا کو پہنچ گئی تو صبح رسالت طالع ہوئی۔ اور اسی پر دلیل دی گئی کہ واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس اسی سنت کے مطابق چاہیئے کہ اب مشرق و مغرب کی تاریکی ایک انتہا پر اب طلوع صبح سے دور ہو۔ کیونکہ جانتے ہیں یہ جائز نہیں کہ جو دلیل رسول کریم کی صداقت کیلئے دی گئی ہو اور ہمارا مسلمہ ہو۔ جب وہی دلیل کسی اور پر صادق آئے تو اس کی صداقت سے انکار کیا جائے۔ پس میں علمائے ملت سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ع قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
مگر افسوس ہے کہ لوگ آنکھیں رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ زمین میں گمراہ افراد بستے ہیں ... نور نبوت ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار مشتہر ہے نہ کہ الفضل یا ایڈیٹر۔

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب

حب الکبیر البدن۔ یہ گولیاں [illegible] درد کمر و زانو و جمیع مفاصل وغیرہ [illegible]

تاذہ سہادۃ۔ [illegible]

ایسے کہ جو واکثر درد کمر و [illegible]

[illegible] ہوا۔ قیمت [illegible]

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم

ابتدا نزول الماء وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ تولہ عہ

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے [illegible] ہیں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے اور دوسری تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ بارہا کا تجربہ ہے

قیمت عہ

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

نئی گھڑیاں

بذریعہ وی پی ارسال ہوتی ہیں

نمبر۱۔ رسٹ واچ۔ عمدہ قسم [illegible] ریڈیم بڑھیا ہے [illegible]

نمبر۲۔ ۔ نہایت نفیس مردانہ و زنانہ کلائی کی [illegible]

نمبر۳۔ ۔ چاندی کیس جو نونما سادہ [illegible]

نمبر۴۔ جیبی لیور [illegible] معمولی قسم [illegible]

نمبر۵۔ جیبی۔ مضبوط قسم [illegible]

نمبر۶۔ لیور عمدہ قسم [illegible] جو نونما [illegible]

نمبر۷۔ ٹائم پیس سادہ [illegible] الارم [illegible]

علاوہ ازیں ہر قسم کی گھڑیاں و بڑھیا مال موجود ہے

حاجتمند احباب جلد طلب کریں۔

المشتہر

پیر سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار

شاہجہان پور

اصلی اور خالص ممیاں

یہ ممیائی ہر قسم کی [illegible] چوٹ [illegible] ہڈی ٹوٹ جانے [illegible]

[illegible]

[illegible] ضعف کے [illegible]

[illegible]

[illegible] کیلئے مفید ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت فی [illegible]

ملنے کا پتہ۔ حکیم [illegible] قادیان

الطلب

خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور دارالامان چاہئے سکونت۔ پیشہ حجام۔ مجھے اپنے نوجوان لڑکے کے لئے جو کھانا پکانا اور حجامت کا کام خوب جانتا ہے معقول تنخواہ پر ملازمت کی ضرورت ہے اسلئے اپنے ہم پیشہ احباب سے توجہ کی درخواست ہے

خط و کتابت

معرفت مینیجر الفضل قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ماہر اکس رے انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضروری ہے۔ مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible] محصول [illegible] منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔ کتاب مصنف سے ملتی ہے

عجیب و غریب بیکار الوقت

مرہم عیسےٰ یا مرہم حواریین

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں۔ جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں [illegible]

[illegible] دیرینہ۔ خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ کھانسی [illegible] فلش [illegible] جانوروں کے کاٹے ہوئے۔ [illegible] کیلئے خصوصیت سے شفا بخش اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ متوسط ڈبیہ [illegible] ڈبیہ کلاں [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: مینیجر تشحیذ الاذہان قادیان پنجاب

لاہور میں احمدی دواخانہ

(تازہ و ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات مثلاً اسکاٹس ایملشن [illegible] خالص مچھلی کا تیل۔ تھرمامیٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں اور موزوں قیمت پر (وخت بخرچ بیچے جاتے ہیں) [illegible] جلد منگوالیں اسکے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں

عبد الکلیل فیق مریقیات سید اکمل ایل انارکلی [illegible] لاہور

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی ذات سید عمر درمیان ۳۰۔ ۳۵ سال [illegible] روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ جن کی پہلی بیوی غیر احمدی ہے اور اس بیوی سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ ایک شریف کم و بیش تعلیم یافتہ جو ظاہری اوصاف قابل قدر ہوں احمدی خاتون سے عقد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس جدید بیوی کے لئے ضروری ہوگا کہ ان کے مکان مقام قادیان میں رہائش رکھے۔ بیوہ یا باکرہ کی کوئی تفریق نہیں۔ تمام خط و کتابت

معرفت ایڈیٹر الفضل ہونی چاہئیے۔

نرخنامہ اشتہارات

عرصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	۳۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۲۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۔	۴	۳	۲	۱½	۱

الدین مجھ سے ناواقف نہیں۔ بلکہ میرا اپنے گھر میں ہی رہنا ہوتا مگر میری بیوی جو سخت خلاف تھی۔ اور اس کے رشتہ دار جو میرے خلاف جھوٹی باتیں گورنمنٹ کو لکھ کر بھیجتے تھے ان سب نے اپنی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے [illegible] میری بیوی نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

اب جب میں نے لاہور میں کام شروع کیا۔ تو پہلے ایک ہندو کا مکان کرایہ پر لیا۔ مگر ہندوؤں نے سخت مخالفت کی اور مجھے دوسرا مکان لینا پڑا۔ جو ایک مسلمان کا ہے۔ اور اس میں ہمارا دفتر ہے۔ میں سب بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہندوؤں میں اسلام پھیلانے کی فکر کریں۔ اور دعا کریں کہ مجھے دین اسلام کی خدمت کا موقعہ ملے۔ ہندو [illegible] دوست بنیں چاہئیے کہ مسلمان ان کے جال سے بچیں ہندوستان میں بہت اچھوت ذاتیں [illegible] مسلمانوں نے چاہا۔ کہ اپنے کالج میں ان کو بیٹھنے دیں۔ مگر ہندو اس کے خلاف ہو گئے [illegible] ضرورت ہے۔ کہ ان میں اسلام پھیلایا جائے۔ آخر میں درخواست ہے۔ کہ آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد کر لیا کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ

مسٹر سالک چند کے بعد جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی۔ مفصل رپورٹ جناب ڈاکٹر صاحب کی محنت اور کوشش سے چھپکر تیار ہو چکی تھی مختصر طور پر انہوں نے بتایا کہ انجمن کا سال ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ کو ختم ہوا۔ سال زیر رپورٹ میں میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور جو انجمن کے ٹرسٹی تھے۔ فوت ہو گئے۔ انا للہ ان کی بجائے جناب سید قاضی امیر حسین صاحب پروفیسر مدرسہ احمدیہ جو سابقین میں سے ہیں۔ انجمن کے ٹرسٹی بنائے گئے۔ اس دفعہ انجمن نے ۷۵ مجلسیں کیں۔ اور امسال انجمن کا بجٹ دو لاکھ پچاس ہزار تجویز ہوا ہے۔ انجمن کے سامنے بہت سے کام ہیں۔ سب سے پہلے ضرورت [illegible] کہ قادیان میں کالج ہے۔ کیونکہ ہمارا کالج نہ ہونے کے باعث بہت سے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہے [illegible] چاہئیے۔ کہ احباب اپنے چندوں کی مقدار میں اضافہ کریں اور بجائے تین پیسہ (۳ پائی) فی روپیہ کے ایک آنہ (۱۔) فی روپیہ چندہ دیں۔ اور آپ سوا لاکھ روپیہ چندہ دیں۔ تو کالج بن سکتا ہے۔ لنگر کا قرضہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئیے۔

ناظر بیت المال کی رپورٹ

صدر انجمن کی رپورٹ کے بعد ناظر صاحب بیت المال و محاسب صدر انجمن احمدیہ کا وقت تھا۔ آپ نے اس وقت تمام انجمنوں کی آمدنی موجودہ اور گذشتہ پیش کی۔ اور بتایا۔ کہ کونسی جماعتیں چندہ میں ترقی کر رہی ہیں اور کونسی پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور آپ نے بتایا کہ افغانستان اور آسٹریلیا اور ماریشس اور انگلستان سے بھی چندہ آیا ہے آپ نے چندہ کی تحریک اور یادداشت کے لئے ایک نہایت خوبصورت اشتہار بنام لوح الہدیٰ نمبر ۲ چھپوایا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کا اشتہار متعلق تحریک چندہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریرات درج ہیں۔ وہ اس قابل ہے کہ احباب اس کو منگوا کر دیوار پر لٹکائیں۔

آخر میں زکوٰۃ کے متعلق آپ نے ذکر کیا۔ اور کہا کہ زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ فارم بھیجے گئے۔ مگر ان پر توجہ نہیں ہوئی۔ میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ احباب زکوٰۃ کی ادائگی کی طرف توجہ کریں۔

اپیل بغرض چندہ

ناظر بیت المال کی رپورٹ کے بعد اپیل کا وقت تھا۔ جو جناب ذو الفقار علی خان صاحب کے سپرد تھی۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔ میرا قاعدہ ہے۔ کہ میں اپیل نظم اور نثر دونوں میں کیا کرتا ہوں۔ اس دفعہ بھی پہلے میری نظم جو اپیل کے متعلق ہے۔ منشی سراج الدین صاحب بریلوی پڑھینگے۔ اور پھر میں جو کچھ مجھ کو کہنا ہے۔ کہوں گا۔ جناب منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے خانصاحب کی نظم پڑھی جس کا مطلع ہے

اے قوم سست تیری رفتار کس طرح ہو
دارالاماں میں کوئی بیمار کس طرح ہو

اس نظم کے بعد غالباً دو ایک منٹ ہی آپ نے تقریر کی تھی۔ کہ چندہ شروع ہو گیا۔ اسلئے سلسلہ تقریر بند ہو گیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔ کہا ہو۔ تم مسیح موعود کی جماعت ہو۔ میں تم سے لمبی چوڑی اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ تم صحابہ کے مثیل ہو۔ یہ میں نہیں کہتا۔ خدا کہتا ہے۔ دیکھو ان کے تم مثیل ہو۔ جنہوں نے اپنے خون سے اپنے ایمان کی شہادت دی تھی۔ پھر تم کس طرح اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں دریغ کر سکتے ہو۔ تمہارے لئے کام بہت بڑا ہے۔ تمہارا قدم بہت تیز ہونا چاہیئے۔ جن سے تمہارا مقابلہ ہے۔ ان کے پاس مال ہیں۔ اور انہوں نے اپنے خیالات و عقائد کی اشاعت کے لئے بہت کچھ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کے مشن اور ہسپتال جا بجا قائم ہیں۔ [illegible] دیکھو آریوں نے دو منٹ میں ۱۸ لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ کہ اسلامی ممالک میں تبلیغ [illegible] کی جائے۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ اور اس وقت اسلام زندہ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اسلام کو دنیا میں پھیلائینگے۔ پس اٹھو۔ اور خدا کے رستہ میں جو کچھ لگا سکتے ہو لگا دو۔

اسکے بعد چندہ ہوا۔ جس کی مقدار مبلغ ہے چندہ کم ہونے کی کئی وجوہ تھیں۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ سالہائے سابق سے بہت کم ہے۔

چندہ کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ کا خط حامد حسین خان صاحب میرٹھی نے پڑھ کر سنایا جس میں جناب مفتی صاحب نے اپنے تبلیغی حالات جلسہ پر آنے والے احباب کو سنانے کیلئے قلم بند کئے تھے۔ یہ خط انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگا۔

اسکے بعد جلسہ نماز کے لئے برخاست ہوا۔ اور نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

دوسرا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ اندر جگہ نہ ہونے کے باعث باہر کھڑے تھے۔ کچھ لوگ [illegible] درخت پر چڑھ گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ باہر ہیں۔ ان کے لئے گنجائش نکالی جائے اسپر لوگ سمٹ سمٹ کر بیٹھ گئے۔ مگر پھر بھی رہنے کے لئے گنجائش نہ نکلی

حضور کی تقریر سے قبل جناب حافظ روشن علی صاحب نے
تلاوت قرآن کریم کی۔ اور تلاوت کے بعد چار نظمیں پڑھی
گئیں۔ ایک میر نعمت اللہ صاحب کوہر نے حضرت امام کے
خیر مقدم میں پڑھی۔ جس کا مطلع ہے
محمود [illegible]
تاروں کی [illegible]
ان کے بعد حکیم احمد حسین [illegible] جس کا
مصرعہ ہے۔ ع
جری ابن جری کے ہاتھ میں عقدہ کشائی ہے۔
پھر بابا فضل کریم صاحب نے حضرت امام کی تازہ نظم پڑھی
جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔
حضور کی نظم کے بعد جناب مولوی محفوظ الحق صاحب
علمی نے اپنا ایک سہرا سنایا۔ جو بلحاظ شاعری اور
مضمون بہت بلند پایہ کا [illegible]
نظموں کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ بیعت کرنیوالے اصحاب اپنی
اپنی پگڑیوں کا سرا حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیں اور جو
الفاظ کہے جائیں۔ انہیں دہراتے جائیں۔ بیعت کے الفاظ
خاکسار (اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل) بلند آواز سے دہراتا
گیا۔ بیعت کے بعد دعا کی گئی۔
اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی
معرکۃ الآراء تقریر وجود ملائکہ کے متعلق شروع ہوئی۔
جس میں حضور نے ان پر ایمان لانے اور ان کی تحریکات کو
قبول کرنے اور ملکی اور شیطانی تحریکات میں تمیز کرنے
اور ملائکہ کو اپنا دوست بنانے کے بارے میں مفصل بیان فرمایا
[illegible] مذہبی دنیا میں اپنی تحقیقات اور وسعت کے
لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہو گا۔
حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میں نے
پچھلے جلسوں پر آپ لوگوں کو نصیحت کی ہے۔ اور اب پھر
مشورہ دیتا ہوں کہ جو احباب اس مضمون کو یاد رکھنا چاہیں
وہ اس کو خلاصۃً لکھتے بھی جائیں۔ کیونکہ انسانی دماغ کی
بناوٹ اس قسم کی ہے کہ جس چیز کو یاد رکھنے کے لئے انسان
زیادہ طاقتوں اور حواس سے کام لیگا۔ اسیقدر زیادہ وہ
یاد رہیگی۔ نیز اسلئے بھی اس مضمون کے نوٹ لینے کی ضرورت
ہے۔ کہ تقریر شائع ہونے میں عموماً بوجہ بیماری وغیرہ دیر
ہو جاتی ہے۔
دوسری بات یہ ہے۔ کہ جو اعلیٰ مسئلہ ہو اگر توجہ اور
غور سے سنا اور پڑھا جائے۔ تو سمجھ میں نہیں آسکتے۔
اسلئے میں کہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے توجہ تمام سے سنو۔
کیونکہ جب تک توجہ نہ ہو کوئی مضمون بھی سمجھ میں نہیں
آسکتا۔
اسکے بعد میں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آج جو مضمون میں آپکو
سنانا چاہتا ہوں وہ بھی اہم ہے۔ اور ایمانیات میں داخل ہے
اور وہ ملائکہ کا مسئلہ ہے۔ آج تک علماء اسلام نے اس
مسئلہ پر قلم نہیں اٹھایا۔ اور اگر اٹھایا ہے تو بہت کم۔
یہ مسئلہ بہت مشکل ہے۔ اور بہت اہم ہے۔ ایمانیات میں
داخل ہے۔ مگر لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ کیوں اسکو
ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کو قرآن کریم اور
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کھولا ہے۔ اور اس زمانہ میں
حضرت مسیح موعود نے کھولا ہے۔ اس پر بہت اعتراض کئے
جاتے ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے بھی اس پر اعتراض
کئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان کہلانے والوں کے اعتراضات کی
بناء پر حال میں ایک آریہ پروفیسر صاحب نے اسلام پر اعتراض
کیا ہے۔ لیکن میں بتاؤں گا۔ کہ فرشتے میں نے اپنی آنکھوں سے
دیکھے۔ اور ان سے علوم حاصل کئے ہیں اور ہماری جماعت
میں اور بھی کئی لوگ ہوں گے۔ جن کی فرشتوں سے ملاقات
ہوتی ہوگی۔
یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کو تمام مذاہب حتیٰ کہ وحشی اقوام تک
کسی نہ کسی رنگ میں مانتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے
مختلف مذاہب کی روایات سے اس کا ثبوت دیا۔ اور ثابت
کیا کہ اس بارے میں اسلام کی تعلیم سب تعلیمات سے مکمل اور
اعلیٰ ہے۔ اسکے بعد حضور نے بتایا کہ فرشتے مخلوق ہیں
اور کس قسم کی مخلوق ہیں۔ ان کے کیا کام ہیں۔ ان سب
امور کی تفصیل قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کے استشہاد
سے بیان فرمائی۔
فرشتوں کی ضرورت پر مکمل بحث کی۔ اور ملائکہ پر جو
اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ ان کا رد کیا۔ پھر اس بات کا
ثبوت دیا کہ ملائکہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ اور اس
میں حضور نے بتایا کہ نبی کریم کو جمیع انبیاء سابق پر
کیوں فضیلت ہے۔ چونکہ وقت زیادہ ہو گیا۔ اور مضمون کا بہت
حصہ باقی رہتا تھا۔ اسلئے حضور نے شب کے لئے آئندہ پہ
تقریر ختم کی۔ اور فرمایا کہ میں کل بتاؤں گا۔ کہ کون افضل
ہیں کہ انسان؟ فرشتوں اور شیطان کی تحریک میں فرق
کرنے اور فرشتہ کو اپنا ساتھی بنانے اور شیطان کی تحریک سے
بچنے کا کیا طریق ہے۔
اسکے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ اور نماز مغرب با جماعت حضور نے
پڑھائی۔

۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

پہلا اجلاس

حضرت خلیفہ ثانی کی بقیہ تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے
سے قبل نظمیں وغیرہ ہوتی رہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎
نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
ایک لڑکے نظام الدین نام نے نہایت خوش الحانی سے
پڑھی۔ جلسے کے وقفوں میں منیجر [illegible] میر قاسم علی صاحب
گم شدہ اور تبدیل شدہ اشیاء کے متعلق اعلان کرتے رہے
جو اکثر مل جاتی رہیں۔
اس اجلاس کی کارروائی دس بجکر چالیس منٹ پر شروع
ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم جناب حافظ روشن علی صاحب نے
فرمائی۔ جس کے بعد مولوی محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر
بھاگلپوری کی فارسی نظم جس کا مطلع تھا ؎
اے اولوالعزم چہ اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بنہاں بود تو آساں کردی
ماسٹر عبد الرحمن صاحب خاکی نے پڑھ کر سنائی۔ اور اسکے
بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنی ایک نظم پڑھی۔
ان نظموں کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
نے گیارہ بجکے اپنی بقیہ تقریر کا سلسلہ شروع کیا۔
تلاوت فاتحہ کے بعد حضور نے ایک صاحب کا سوال

ہندوستان کی خبریں

خلافت کانفرنس خلافت کانفرنس کا دوسرا اجلاس ناگپور میں ہوا جس میں مسلمانان ترکی سے مسلمانان ہند کی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ آئندہ سال کے لئے تمام جہان کے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ اور خلافت کی اہمیت کا اعتراف۔ اور سرحدی اقوام کی حمایت۔ شہادت سے انکار [illegible] ہندی فوج سے [illegible] آف سیورے یا دوسرے [illegible] معاہدہ سے عمل پیرا ہے۔ فلسطین [illegible] کے [illegible] پر نفرت اور مسلم یونیورسٹی کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور منظور کیا گیا کہ خلافت فنڈ سے اس یونیورسٹی کو مالی مدد دی جائے۔ ٹرکی آف کامرس کے بائیکاٹ کی تحریک منظور کی گئی۔ جن لوگوں پر خلافت کی خدمت کے باعث مقدمات چلے ہیں۔ ان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ گورنمنٹ کی تشدد کی پالیسی پر عموماً اور صوبہ سرحدی بالخصوص [illegible] میں عمل ہوا۔ ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔ جو مسلمان کونسلوں میں منتخب ہوئے ہیں۔ ان پر اظہار نفرت کیا گیا۔

انڈین نیشنل کانگرس ۳۰ دسمبر کو انڈین نیشنل کانگرس کا دوسرا اجلاس ہوا۔ مسٹر بن اسپور ممبر پارلیمنٹ نے ایک تقریر کی۔ مسٹر سی آر داس نے نان کوآپریشن کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے ساتھ جو ظلم کئے گئے ہیں۔ ان کی تلافی بجز سوراج ملنے کے نہیں ہو سکتی۔ جو کہ غیر تشدد آمیز نان کوآپریشن سے فوراً حاصل کرنا چاہئے۔ مسٹر داس نے کہا کہ یہ ریزولیوشن کلکتہ کے پاس شدہ ریزولیوشن سے زیادہ وسیع ہے۔ پبلک کو چاہئے۔ کہ آخری اعلان کے وقت تمام سرکاری کاموں سے دست بردار ہو جائے۔ اور کہا کہ یہ بغیر ایک بھی اختلافی آواز کے پاس ہونا چاہئے۔

مسٹر گاندھی نے بنگال کیمپ میں بعض ترمیمیں کے باعث مفصل تقریر [illegible] کیا۔ اور کہا کہ یہ کلکتہ کے ریزولیوشن سے ایک قدم آگے ہے۔ مسٹر پال نے تائید کی اور کہا کہ سوراج اگر ایک سال کے [illegible] بائیکاٹ کر دیں۔ وکیل وکالت۔ طالب علم تعلیم چھوڑ دیں ایک سال میں سوراج مل جائیگا۔ لالہ لاجپت رائے نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس ریزولیوشن کی ترمیم ہے۔ جس سے کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ مسٹر شیام سندر نے کہا کہ بعض الفاظ قابل اعتراض ہیں [illegible] نکالا جانے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مسٹر [illegible] نے اپیل کی کہ بغیر کسی ووٹ کے پاس ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر کچلو نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ کانگرس اپنے پروگرام کو آگے جاری کریگی۔ ہندوستان ایک ایسے انقلاب کے لئے تیار ہو رہا ہے جو بغیر خونریزی کے عمل میں آئیگا۔

آخر تقریروں کے بعد اتفاق سے ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

دوسرے دن ۳۱ دسمبر کو دو ریزولیوشن صدارت کی طرف سے پیش ہوئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے ضروری ہے کہ غیر ممالک میں ہندوستان کی صحیح خبریں شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ میکسوینی کی وفات پر تعزیت اور آئرلینڈ کے حصول آزادی کی جدوجہد پر اظہار ہمدردی کیا جائے۔

مسٹر [illegible] نے مشرقی افریقہ کے متعلق ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔

مسٹر [illegible] نے [illegible] کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ جو پاس ہوا۔ کانگرس کا نیا کانسٹی ٹیوشن مجوزہ سب کمیٹی کانگرس میں پیش ہو کر پاس ہوا۔ مشرقی و جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مطالبات کی تائید کی گئی۔ اور [illegible] نان کوآپریشن کی تائید کی۔ مسٹر سی ایف اینڈریوز کی خدمات متعلقہ مشرقی و جنوبی افریقہ کا اعتراف کیا گیا۔ ہندوستانی تاجران کو ہدایت کی گئی۔ کہ غلہ خوردنی خاصکر گندم اور چاول کو باہر بھیجنے سے احتراز کریں۔ پریذیڈنٹ جنرل سیکرٹریان اور والنٹیئران کانگرس کے شکریہ اور اعتراف کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ مسٹر بن اسپور ممبر پارلیمنٹ نے صدر کی تعریف کی اور مسٹر محمد علی نے اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے توقع ظاہر کی۔ کہ آئندہ اجلاس کانگرس ایسی قوم کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ جو اپنے کو آزاد کر چکی ہوگی۔ مسٹر [illegible] نے کہا کہ اگر گورنمنٹ پنجاب اور خلافت کے مظالم کی تلافی نہ کرے اور سوراج نہ دے تو اسے اپنا بوریا بستر اٹھانا پڑیگا۔

مسٹر گاندھی نے تلک سوراج فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل کی۔ جس کے جواب میں سیٹھ جمنا لال [illegible] نے ایک لاکھ روپیہ چندہ ایسے وکلاء کی امداد کے لئے دیا جو اپنی وکالت قومی کام کے لئے چھوڑ دیں۔ آئندہ اجلاس کانگرس احمد آباد گجرات میں ہوگا۔

سر ایڈورڈ میکلیگن کا حلف سر ایڈورڈ میکلیگن نے گورنر پنجاب کی حیثیت سے دو شنبہ کی صبح کو مناسب رسوم سے گورنمنٹ ہاؤس میں حلف اٹھایا۔ آنریبل سر شادی لال چیف جسٹس ہائیکورٹ نے حلف دلایا۔

دیگر افسران کے حلف ہز ایکسیلنسی کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں آنریبل سر جان مینارڈ اور آنریبل سردار بہادر سندر سنگھ مجیٹھیہ نے بھی حلف اٹھایا۔ تقریب مذکور میں ہائیکورٹ کے آنریبل ججز اور سرکاری عہدیدار شامل تھے۔

پنجاب کے وزیر ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے خان بہادر میاں فضل حسین بیرسٹر ایٹ لاء اور لالہ ہرکشن لال بیرسٹر ایٹ لاء کو منتقل شدہ محکموں کا وزیر مقرر کیا ہے۔

مفسدانہ جلسوں کا قانون ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل باجلاس کونسل نے پنجاب کے اضلاع ہوشیارپور، لدھیانہ، فیروزپور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں مفسدانہ جلسوں کے قانون کے نفاذ کا اعلان کیا۔

مسلم لیگ کا ایک ریزولیوشن مسلم لیگ نے آخر میں ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ امیر امان اللہ خان سے درخواست کیجائے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ سے صلح یا اتحاد نہ کریں۔ کیونکہ ہندوستان کا افغانستان سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ اور برطانیہ نے خلافت کی مخالفت کی ہے اور یہ اتحاد ہندوستان کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ اسے برطانوی گورنمنٹ کا محکوم [illegible] رکھنے کے لئے ہے۔

لالہ لاجپت رائے سے لوگ ناراض ہو گئے لالہ لاجپت رائے نے لاہور کالج کے طلباء میں تقریر کرتے ہوئے فوراً کالج خالی کرنے کا مشورہ دیا اور کلکتہ میں اپنے اس مشورہ کا کچھ اور ہی مطلب بیان کیا اور ناگپور میں کچھ اور فرمایا۔ اس لئے بنگال مدراس اور بمبئی کے لیڈران سے ناراض ہو گئے ہیں۔

درہ خیبر میں ریلوے لائن کی تجویز (پشاور ۳ جنوری) ۲۲ دسمبر کو حکومت نے پشاور میں ۵ ہزار افریدیوں کے جرگے میں اس فیصلہ کا اعلان کیا تھا کہ درہ خیبر میں ریل کی پٹری بچھائی جائیگی اس تجویز کی مخالفت ہوئی۔ لیکن [illegible] اور اجارہ کے مسئلہ پر گفت و شنید جاری ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ کیلئے مالی امداد لنڈن ۳۰ دسمبر۔ امریکہ میں آئرلینڈ کے طرفداروں نے [illegible] آئرلینڈ کے لئے تین لاکھ ڈالر کا روپیہ اکٹھا کیا ہے۔

آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید منقطع لنڈن یکم جنوری۔ اخبار کا بیان ہے کہ سرکاری حلقوں میں برملا بیان کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کے متعلق گفت و شنید پورے طور پر منقطع ہو گئی ہے۔ کیونکہ انکا خیال ہے کہ سن فینروں نے تھوڑی دیر کے لئے جنگ بند کرنے کے سوا کسی اور شرط منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

آئرلینڈ میں مارشل لا کی توسیع ڈبلن ۳ جنوری۔ [illegible] ویکسفورڈ، واٹر فورڈ اور کلکینی کی کاؤنٹیوں پر مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا۔

عراق عرب

بغداد میں اعلیٰ افسر کا قتل پیرس یکم جنوری۔ بغداد کا ایک سرکاری پیغام مظہر ہے کہ ایک بازار میں عربوں نے پولیس کے افسر اعلیٰ اور ایک برطانی افسر کو قتل کر دیا۔ مجرموں کا ابھی کوئی پتہ نہیں چلا۔

متفرق خبریں

سمرنا ترکی کو واپس ملیگا لنڈن ۳۱ دسمبر۔ سمرنا کے [illegible] ترکی قوم [illegible] کی ایک [illegible] متعلق [illegible]

روس اور امریکہ میں چل گئی [illegible]

کہ موسیو مجیرن نے نیویارک سے اپنے سوویٹ سفیر موسیو مارٹنس کو بذریعہ تار یہ ہدایت کی ہے کہ امریکہ کے کارخانوں کو جو آرڈر دئے گئے ہیں۔ وہ منسوخ کر دئے جائیں گے۔ یہ شکر رنجی اس واقعہ کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے حال ہی میں موسیو مارٹنس کو امریکہ سے نکال دینے کا حکم دیا تھا۔

لارڈ ریڈنگ کا منصب لنڈن یکم جنوری۔ ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ وائسرائلٹی لارڈ ریڈنگ کے پیش کی گئی ہے [illegible] یقین کیا جاتا ہے کہ قبول کر لینگے۔

انگلستان میں بیکاری (لنڈن یکم جنوری) بیکاری کے انسداد کی غرض سے گورنمنٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ کے تمام کارخانوں میں تھوڑا وقت کام ہوا کرے۔ گورنمنٹ نے اس اصول کو جہاز سازی کے کارخانوں اور بحری محکموں میں برتنا شروع کر دیا ہے۔

جرمنی کی نئی فوج (برلن یکم جنوری) جرمنی کے سپہ سالار اعظم ڈاکٹر سیکٹ نے فوج کے نام [illegible] میں لکھا ہے کہ سپاہیوں کو [illegible] کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اور لکھا ہے کہ [illegible] رکھیں گے اور اپنے سر کو اٹھائے رکھینگے۔ نئی فوج پرانی فوج سے جنگی قابلیت میں افضل ہوگی۔

جرمنی نے کس قدر ہتھیار رکھے ہیں (پیرس یکم جنوری) بقول اخبار [illegible] مارشل فاش کی رپورٹ مظہر ہے کہ جرمنی نے ۲۱ ہزار توپیں [illegible] ٹیوبوں کے اتحادیوں کے حوالے کی ہیں۔ اور ستر ہزار [illegible] توپیں ایک لاکھ ۴۰ ہزار رائفلیں ۴۸ لاکھ چھوٹے ہتھیار ۲۰ ہزار ہوائی جہازوں کے انجن اور ۲ ہزار ہوائی جہاز [illegible]

دیگئی ہے اور باقی تمام درخواستیں مسترد کی گئیں۔

کیا امن ہو گیا؟ لنڈن یکم جنوری۔ [illegible]

فرانس کی آبادی میں تخفیف پیرس یکم جنوری۔ [illegible] فرانس کی آبادی [illegible] گھٹ گئی ہے۔ مقامی حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ انہیں پیدائش بڑھانے اور بچوں کی اموات گھٹانے کی ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیے۔

وان بیتھمن ہالویگ کا انتقال برلن ۳ جنوری۔ ڈاکٹر وان بیتھمن ہالویگ سابق وزیر اعظم جرمنی کا انتقال ہو گیا ہے۔

عہد نامہ سیورے کی تعمیل پیرس یکم جنوری۔ یہاں کا خیال ہے کہ گورنمنٹ فرانس نے جرمن سفیر کو ایک [illegible] عہد نامہ سیورے کی تکمیل میں جو خامیاں [illegible] اخبارات کا بیان ہے کہ [illegible] فیصلہ [illegible] نہیں۔ [illegible] اتحادیوں کی کانفرنس عنقریب [illegible] کریگی۔

فرانس کی جرمنی کو دھمکی برلن ۳ جنوری۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے جرمنی کے نام ایک یادداشت میں شکایت کی ہے کہ معاہدہ ورسائی کی دفعات کے متعلق تخفیف اسلحہ کو پورا نہیں کیا گیا۔ جرمن حکومت نے جواب دیا کہ اسپر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ وہ یا تو اس نے پوری کر دی ہیں یا اگر پوری نہیں کی ہیں۔ تو ان کا کرنا ناممکن ہے۔

فرانس میں بیکاری پیرس ۳ جنوری۔ فرانس میں بیکاری کی تعداد میں ترقی ہو رہی ہے۔ وزارت کے خاص جلسہ میں [illegible] وزیر مال نے [illegible] امداد [illegible] جاری کرنے کا اختیار دیا تھا۔ اسی سوال پر غور کیا گیا۔ [illegible] کا نقد وغیرہ سے کارخانوں میں تھوڑا وقت کام کرنے [illegible]

ایک نئی پر اسرار بیماری لنڈن ۳ جنوری۔ چند ہفتے ہوئے ایک نئی پر اسرار بیماری نمودار ہوئی تھی [illegible] غنودگی طاری ہو جاتی ہے اور وہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دنیا کی نصرت کے لئے آسمان پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | ایسا ہو وقت [illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا

اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

اسسٹنٹ [illegible]

نمبر ۵۳ | مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۳۹ | جلد

فہرست

[illegible]

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں ۔ خاندان مسیح موعود اور متعلقین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تمام ممبران بفضل خدا خیریت سے ہیں ۔

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب چند دن سے بیمار ہیں ۔ نیز مسٹر [illegible] محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر سکول [illegible] جو سالانہ جلسہ پر تشریف لائے تھے ۔ بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں ۔

مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء بھی بیمار ہیں ۔ ان کے لئے بھی [illegible] دعا کی جائے ۔

۸ ۔ ۱۰ حال کو لاہور میں جو دربار منعقد ہوا ۔ اس میں مکرم جناب مولوی [illegible] صاحب بحیثیت قائم مقام الفضل شریک ہوئے ۔

نظم

ہمارا کام

(از سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ)

ہر بہ کریں گے حشر جو افغانیوں میں ہم
بیڑا اٹھا کے جائیں گے جاپانیوں میں ہم
اعجاز عیسوی کا کرشمہ دکھائیں گے
توحید کو چلائیں گے نصرانیوں میں ہم
دیں گے نوید مقدم عیسیٰ یہود کو
مشتاق بن کے جائیں گے کنعانیوں میں ہم
جب ہم کریں گے یوسف ہندی کا ذکر خیر
صدہا غلام پائیں گے کنعانیوں میں ہم
پھونکیں گے ایک روح علوم و فنون میں
حکمت کا درس دیں گے جو یونانیوں میں ہم
آزاد زندگی تھی کبھی ہم کو بھی نصیب
ہو کر اسیر قفس ہیں زندانیوں میں ہم
عہد شباب صرف ہوا و ہوس ہوا
پیری گذارتے ہیں پشیمانیوں میں ہم
روحانیت کے واسطے کرتے نہیں جہاد
دن رات کاٹتے ہیں تن آسانیوں میں ہم
آباد ہم قدم سے ہمارے جہان تھا
گردش سے اب تو رہتے ہیں ویرانیوں میں ہم

ہر دم جو خون کرتے ہیں جذبات نفس کا
یوں کاٹتے ہیں عمر کو قربانیوں میں ہم

عشق بتاں میں عشق کے دشمن ہیں کافر
کیا اپنی جان کھوئینگے نادانیوں میں ہم

اے ناخدائے کشتی اسلام آئیگا
بہتے ہیں غرق کفر کی طغیانیوں میں ہم

پیتے ہیں خوب جام فیض دست یار سے
دشمن رہے ہیں شرک سے نادانیوں میں ہم

اک دم میں طے کرینگے سفر دو جہاں کا
آئے کبھی جو عشق کی جولانیوں میں ہم

چلتا ہے خوب دور شراب طہور کا
بیٹھے ہیں فضل و لطف کی مہمانیوں میں ہم

پیدا ہوا ہے دسترس زلف یار کا
محسوس کر رہے ہیں سلسلہ جنبانیوں میں ہم

اور اک فراست پاک میں جو کر لگی ہے عقل
آئینہ وش ہیں دوستو! حیرانیوں میں ہم

اے جان جب سے حسن پہ تیرے فدا ہوئے
پا بہ بلند رکھتے ہیں روحانیوں میں ہم

دشمن ہے گر زمانہ تو ہو خوف کیا ہے یار
جب الحفیظ کی ہیں نگہبانیوں میں ہم

فضل خدا سے نوح کی کشتی میں ہیں سوار
کیا ڈر جو ابتلاؤں کے ہیں پانیوں میں ہم

صادق نہ بات کو کہیں حمد کا گر ہی
مشغول رات دن ہیں ثنا خوانیوں میں ہم

درخواست اخبار

دہلی سے ایک احمدی خاتون لی درخواست آئی ہے کہ اخبار الفضل میرے نام مفت جاری کیا جائے جو صاحب اسکا اہتمام کریں یا ... سمجھا دیں انکو ان کو ثواب پہنچے۔ (الفضل)

اخبار احمدیہ

امریکن مشن کیلئے امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مفتی صاحب نے جو رسالہ امریکہ میں جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ میں اس امداد میں دو ڈالر سالانہ دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ملتجی ہوں کہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین آپ جس وقت چاہیں۔ دو ڈالر وصول فرما سکتے ہیں۔ اور آئندہ سال سے سال بسال یہی وصول فرمایا کریں۔ مہربانی ہوگی

اہلیہ ڈاکٹر محمد دین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن
مقام پیکھان۔ ضلع پروم۔ ... برہما

روئداد جلسہ جھنگ

جلسہ کی روئداد جو شائع ہوئی ہے اور اس کے پہلے اجلاس کی کارروائی میں جناب ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کا نام نظم خوانوں میں درج کرنے سے رہ گیا۔ ماسٹر صاحب موصوف نے علاوہ پہلے اجلاس میں ایک ۲۵ بند کا مسدس پڑھنا شروع کیا اور ایک تو پہلے ہی لیکچر میں دیر ہو رہی تھی۔ دوسرے ماسٹر صاحب جس آواز کے ساتھ ابتدا کی۔ اسکو وہ بوجہ علالت نبھا نہ سکے۔ اور نظم بھی لمبی تھی۔ اسلئے منجملہ ۲۵ کے صرف ۱۲ بند آپ پڑھ سکے

اعلان نکاح

۳۰ دسمبر ۱۹۲۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد نماز عصر ملک محمد اسمٰعیل صاحب متعلم علیگڑھ کالج پسر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ خاتون بنت مولوی اختر علی صاحب بھاگلپوری سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

روئداد جلسہ احمدیہ مستورات جھنگ مگھیانہ

جلسہ مستورات ۱۰ دسمبر کو مگھیانہ میں منعقد ہوا۔ حاضرات کی تعداد بیس پچیس تک تھی۔ دس بارہ عورتیں جھنگ سے آئی تھیں۔ جو کہ مگھیانہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے آٹھ دس عورتیں یہاں مگھیانہ کی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ کا پنجابی میں ترجمہ سنایا گیا۔ اور پھر اس آیت کریمہ پر وعظ کی۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم

واموالہم بان لہم الجنۃ۔ کہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور اموال اس وعدہ پر خرید لئے ہیں کہ ان کے بدلے ان کو جنت دی جائیگی۔ سو مال کا سودا خدا وند عالم کے ساتھ کر کے جنت لینے کی کوشش کرو۔ سب بہنوں نے اپنا مقررہ چندہ بڑی خوشدلی سے ادا کیا۔ الحمد للہ۔ ماہ جنوری ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ جھنگ کی قریباً سب خواتین اپنے شوہروں کی کمائی سے چندہ ادا کرتی ہیں۔

راقمہ عاجزہ۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی سیکرٹری انجمن احمدیہ مستورات جھنگ مگھیانہ

اعلان

گذشتہ پرچہ میں محکمہ نظارت کے عہدہ داروں کے متعلق جو اعلان ہوا ہے۔ اس میں قاضی اکمل صاحب کا نام رہ گیا ہے۔ جو صیغہ تعلیم و تربیت کے ناظر مقرر ہوئے ہیں۔ ناظر اعلیٰ

درخواست دعا

عاجز مشکلات میں ہے۔ اور والدہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔ (سید صمصام الدین ...)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عبد العزیز صاحب اور میری بھابھی طاہرہ بیگم بیمار ہیں۔ دعائے صحت کیجائے۔ (ملک محمد اسمٰعیل)

درخواست جنازہ

میرے والد ابو الالخش صاحب پیرشی ۲ جنوری ۱۹۲۱ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔ (عبد الحکیم ...)

(۲) بندہ کے والد صاحب علی بخش جو بڑے احمدی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ (محمد عبد اللہ ہدایت فرید کوٹ)

(۳) زوجہ میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں چراغ دین صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ۔ احباب سے درخواست کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ (نذیر حسین قادیان)

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب اور نادار احمدیوں اور تحقیق کرنیوالے غیر احمدیوں کی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے خریدار پہلے ہی مقدار میں کم ہیں اسلئے انکے نام مفت اخبار جاری نہیں ہو سکتا۔ اسلئے بعض اوقات بڑی افسوس سے انکی درخواست نامنظور کرنی پڑتی ہے۔ قبل ازیں ایک ایسا فنڈ کھولا گیا جس کے ذریعہ بہت سے مستحقین کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ لیکن چند احباب کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ احباب کو چاہئے کہ تھوڑی تھوڑی رقم بھیج کر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تاکہ مستحقین ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۳۰ر جنوری ۱۹۲۱ء

عصمت انبیاء

(مکرم جناب شیخ محمد اسحٰق صاحب کے لیکچر کا خلاصہ)

(۲)

حضرت نوحؑ

حضرت آدمؑ کے بعد جن کی [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ ان کے متعلق معترض قرآن کریم سے ایک گناہ نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ خدا نے انہیں کہا تھا۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ کہ کسی غرق ہونے والے ظالم کی نسبت مجھے مخاطب نہ ہونا یعنی سفارش نہ کرنا۔ یہ نہی تھی جس کو انہوں نے توڑ دیا۔ کیونکہ خود خدا نے بتایا کہ انہوں نے کہا۔ رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق۔ یہاں انہوں نے اپنے بیٹے کی نسبت خدا تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے۔ جو ڈوب رہا تھا۔

بظاہر یہ اعتراض بہت بڑا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر قرآن کریم کو دیکھا جائے۔ اور اس آیت کے سیاق و سباق پر نظر ڈالی جائے۔ تو بات صاف ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو ہر ایک غرق ہونے والے کی سفارش کرنے سے منع کیا ہے۔ کہ اس کے بچنے کے متعلق نہ کہنا۔ اب اگر حضرت نوحؑ نے کسی کے بچنے کے لئے سفارش کی ہے تو بے شک نہی کو توڑا ہے لیکن اگر ایسا نہیں کیا تو نہی کو بھی نہیں توڑا۔

قرآن کریم سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت نوحؑ نے غرق ہونے سے قبل بیٹے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ بلکہ جب وہ غرق ہو گیا۔ وحال بینھما الموج فکان من المغرقین اور طوفان ہٹ گیا۔ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین۔ تو پھر حضرت نوحؑ نے سوال کیا ہے کہ ونادی نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین۔ کہ وہ کیوں غرق ہوا ہے۔ وہ تو میرا بیٹا اور تیرے اہل میں سے تھا۔ اور تیرا وعدہ تھا۔ کہ تیرے اہل کو بچاؤں گا۔ وہ کیوں نہ بچا۔

اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ینوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔ کہ اے نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں کیونکہ اس کے عمل صالح نہ تھے۔ پس ایسی بات کے متعلق سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہیں ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت نوحؑ نے نہی کو نہیں توڑا۔ کیونکہ جب تک نہی ٹوٹ سکتی تھی۔ یعنی جب تک غرق ہونے والوں میں سے کسی کے بچانے کی سفارش کی جا سکتی تھی اس وقت تک انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ ہاں جب طوفان آ گیا۔ غرق ہونے والے سب غرق ہو گئے۔ تو اس کے بہت عرصہ بعد جبکہ طوفان تھم گیا۔ خدا تعالیٰ سے بطور استفسار عرض کیا۔ کہ وہ کیوں غرق ہوا ہے۔ وہ تو میرا بیٹا اور تیرے اہل میں سے تھا۔ گویا اس بات کو سمجھنے کے لئے انہوں نے سوال کیا ہے اور یہ نہی کا توڑنا نہیں ہے۔ نہی جب ٹوٹتی جب بیٹے کی زندگی میں اس کے بچنے کی سفارش کی جاتی۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تو بیٹے کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ اور اسے سمجھا رہے تھے کہ موج حائل ہو گئی۔ اور وہ غرق ہو گیا۔ اس کے غرق ہونے کے بعد جب طوفان تھم گیا۔ کشتی ٹھہر گئی۔ تب انہوں نے سوال کیا۔ کہ یہ بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔ یہ کس طرح ہوئی۔ اور یہ نہی کو توڑنا نہیں۔ پس جب انہوں نے نہی کو نہیں توڑا۔ تو انہوں نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی بھی نہ کی۔

پھر کہتے ہیں۔ یہ جو آیا ہے۔ کہ انہ عمل غیر صالح اس میں انہ کی ضمیر حضرت نوحؑ کے سوال کی طرف جاتی ہے۔ بیٹے کی طرف نہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ یہ سوال جو تو نے کیا ہے۔ یہ عمل غیر صالح ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ لڑکے کے متعلق انہوں نے جو سوال کیا تھا۔ اس کو خدا نے برا فعل قرار دیا ہے۔ اور جبکہ برا فعل ہوا تو حضرت نوحؑ گنہگار ہوئے۔

مگر یہ عربی زبان کی ناواقفیت [illegible] چونکہ یہاں [illegible] مذکور ہوا ہے۔ [illegible] نوحؑ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ عربی زبان [illegible] سے کہتے ہیں [illegible] مصاحب کیا جاتا ہے۔ جیسا [illegible] کہا جاتا ہے۔ انہ عدل یعنی وہ شخص عدل ہے۔ حالانکہ شخص تو عدل نہیں ہے۔ عدل تو اس کے کام کو کہتے ہیں۔ مگر جب انصاف پوری [illegible] جیسا [illegible] ایسے شخص کو [illegible] یہ [illegible] کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

[illegible] سے بھی یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ [illegible] اگر [illegible] ضمیر کو حضرت نوحؑ کی طرف پھیرا جاوے تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ حضرت نوحؑ نے خدا تعالیٰ سے کہا۔ کہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ وہ تیرے اہل سے نہیں۔ مگر تیرا یہ کام اچھا نہیں۔ لیکن یہاں [illegible] سوال کا [illegible] جواب نہیں ہے۔ ہاں لڑکے کی طرف ضمیر کو پھیرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ تیرے اہل سے نہیں ہے۔ اور آگے جواب کو مدلل کرنے کے لئے فرمایا۔ انہ عمل غیر صالح۔ چونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں تھے اس لئے وہ روحانی طور پر تمہارے اہل میں سے نہ تھا۔ اور جب اہل میں سے نہیں۔ تو بچایا بھی نہیں گیا۔

پھر اس آیت کی دوسری قرأت انہ عمل غیر صالح سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ ان کے لڑکے کے متعلق ہی ہے۔ کیونکہ اگر حضرت نوحؑ کے کلام کی طرف ضمیر ہوتی تو عربی فقرہ یوں چاہیے تھا [illegible] اور دوسری قرأت یوں ہے۔ انہ عمل غیر صالح

(۳)

حضرت یونسؑ

اب میں حضرت یونسؑ کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں [illegible]

سورۃ الانبیاء کی اس آیت میں کہ وذاالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین (۲۱-۸۸) حضرت یونسؑ کے متعلق تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ کہ وہ خدا کو ناراض کرکے چلے گئے۔ (۲) انہوں نے خدا کو قادر نہ خیال کیا (۳) یہ کہ وہ کہتے ہیں میں ظالم ہوں۔ یہ تینوں باتیں عصمت کے خلاف ہیں۔

اسکے متعلق سب سے اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس ترتیب و کس طریق پر یہ آیت بیان ہوئی ہے۔ آیا ہے۔ وذاالنون اور لفظ ذا مفعول بکر آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے کوئی فعل محذوف ہے۔ لفظ ذاالنون کے معنے ہیں مچھلی والے کو۔ اب ہر اردو دان شخص کہہ سکتا ہے کہ کو کا لفظ علامت مفعول ہے۔ پس لفظ ذا جو کو کے معنوں میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے کوئی فعل بیان ہو چکا ہے جس سے اس کا سلسلہ جڑتا ہے۔ اور حضرت یونس سے پہلے بھی بعض انبیاء کے متعلق اسی طرح آیا ہے۔ اور ان سے پہلے حضرت ابراہیم کے ساتھ وہ فعل بیان ہوا ہے۔ جو یہ ہے۔ ولقد اتینا ابراہیم رشدہ۔ کہ ہم نے ابراہیم کو رشد دیا۔ اور یہی وہ فعل ہے جو حضرت یونس سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے جس آیت میں حضرت یونس کا ذکر ہے۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ ہم نے یونس کو رشد اور ہدایت دی۔ ان معنوں کو مد نظر رکھ کر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ آگے جو ذکر ہو۔ وہ حضرت یونس کی نیکی اور بزرگی ظاہر کرنیوالا ہو نہ کہ ان کی برائی بیان کرنیوالا۔ اور اگر آگے برائی بیان کی جائے۔ تو یہ کیا ہوا کہ خدا بتاتا تو یہ ہے۔ کہ ہم نے یونس کو رشد دیا۔ مگر آگے ذکر ان کی برائی کا کرتا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ آگے ان کی برائی کا ذکر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ نیکی کا ہی ہونا چاہیئے۔

اب ہم آیت کے اصل الفاظ کو دیکھتے ہیں۔ آتا ہے ذھب مغاضبا جسکے معنے ہیں وہ ناراض ہوکے چلا گیا۔ یہ نہیں کہ اللہ کو ناراض کرکے چلا گیا۔ اللہ کا لفظ اپنی طرف سے داخل کرنا ایک بددیانتی ہے۔ جو کسی طرح بھی درست نہیں کہی جا سکتی۔ تو پہلی بات اس آیت کے متعلق یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ اللہ سے ناراض ہوکر چلا گیا۔

(۲) چلے جانے کا فعل بھی بتاتا ہے کہ خدا سے ناراض ہوکر نہیں گئے۔ کیونکہ خدا سے ناراض ہوکر کوئی کہاں جا سکتا ہے۔ ہر جگہ اور ہر مقام پر خدا ہی کی حکومت اور سلطنت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ایسے ہی شخص سے یا لوگوں سے ناراض ہوئے۔ جن کی طاقت اور حکومت ایک حد کے اندر محدود تھی۔ نہ کہ خدا سے ناراض ہوئے تھے۔

(۳) ابن عباس کی روایت ہے۔ کہ بادشاہ سے ناراض ہوکر گئے تھے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ بادشاہ سے ناراضگی غلطی سے ہو۔ اس کی صفائی اس فعل سے ہو جاتی ہے جو حضرت ابراہیم کے ساتھ بیان ہوا۔ اور جس سے حضرت یونس کا تعلق ہے۔ کہ اس معاملہ میں یونس حق پر تھے کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ یونس نے کیا تھا۔ وہ رشد اور ہدایت تھا۔ اسلئے اسکو خیال تھا کہ اس بات کی وجہ سے خدا مجھے نہیں پکڑیگا۔

یہ ہے اس کا اصل مطلب۔ لیکن اگر یہ مانا جائے۔ کہ ان کو خیال ہوا تھا کہ خدا قادر نہیں ہے تو یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ خدا کو پکارتے کیوں ہیں۔ اور کیوں یہ کہتے ہیں۔ لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔ خدا تعالیٰ کو وہی مشکلات اور مصائب کے وقت پکارتا ہے جو اسے قادر سمجھتا ہے اور جو قادر نہیں سمجھتا وہ نہیں پکارتا مگر یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال پیدا ہوتے ہی کہ لن نقدر علیہ۔ اسنے خدا کو پکارا۔ اور دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔

تو ان کا یہ خیال خدا کے قادر نہ ہونے کا نہ تھا۔ بلکہ یہی تھا کہ وہ چونکہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے۔ اسلئے انہیں یقین تھا کہ خدا مجھ پر تنگی نہ کرے گا اور اسی یقین کی وجہ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔

اب یہ کہ لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین کا مطلب کیا ہے ان کا یا انبیاء کا اپنے منہ سے استغفار کرنا اور ذنب کا اقرار کرنا اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے۔ اور اس مضمون کا تعلق ان الزامات سے ہے جو انبیاء پر لگائے جاتے ہیں۔ مگر میں اشارۃً اس کے متعلق بتاتا ہوں۔ سبحان کے معنے نقائص سے پاک ہونا اور ظالم کے معنی ناقص ہونا ہیں۔ حضرت یونس نے خدا سے یہ عرض کیا کہ اے خدا تو نقائص سے پاک ہے۔ اور میں ناقص ہوں یعنی تیری طرح کامل نہیں ہوں۔ اور اسمیں کیا شک ہے کہ بعض باتیں جو خدا میں ہیں وہ انبیاء میں نہیں ہوتیں۔ مثلاً خدا کبھی نہیں تھکتا ... حضرت یونس نے اپنی ان صفات کے متعلق کہا ہے کہ مجھ میں نہیں۔ نہ یہ کہ مجھ میں ایسے نقائص ہیں جو لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔

(۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یہ ایسی دعا ہے کہ ہو نہیں سکتا کسی مسلمان نے مصیبت کے وقت مانگی ہو اور اس کی تکلیف دور نہ ہوگئی ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت یونس نے یہ دعا خدا کی ناراضگی کو دیکھ کر نہیں مانگی تھی۔ بلکہ مصیبت سے بچنے کے لئے مانگی تھی۔

(۵) ہم قرآن میں دیکھتے ہیں کہ خدا نے اس دعا کے جواب میں کیا فرمایا ہے۔ فاستجبنا لہ ونجینہ من الغم۔ یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے اس کی دعا قبول کرکے اس کی خطا معاف کر دی بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اسے غم سے نجات دیدی۔

اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ مصیبت اور تکلیف سے بچنے کی دعا ہے۔ نہ کہ گناہ کرکے اس سے معافی مانگنے کی۔

وکیل کی انگیخت

چونکہ اخبار وکیل نے خواجہ [illegible] صاحب آنرتہ کے مضمون کو بہت بڑی اہمیت دیکر اس کی اشاعت سے قبل امام جماعت احمدیہ کی نسبت ایسے تمسخر آمیز الفاظ میں اسکا اعلان کیا تھا کہ جن سے جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے سوا کوئی نتیجہ نہ نکلتا تھا اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جوابی مضمون شائع کرنے پر اسے توجہ دلائی گئی۔ کہ جس مضمون کی خوشی اسنے اسقدر اہتمام سے ظاہر کی تھی۔ ذرا اس کے جواب کو غور سے پڑھے تا وہ حضرت خواجہ صاحب کی بلکہ تمام علماء پنجاب و ہند کی مدد حاصل کرکے اسپر تنقید کرے اور دکھائے کہ از روئے شریعت اسلام حریت و مساوات کے معنے وہ بہتر جانتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ خیال ظاہر کر دیا تھا کہ ہمیں امید نہیں۔ کہ وکیل کا ایڈیٹر دلیل سے اس قسم کی جسارت کرے۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے مسٹر [illegible] کے متعلق معاملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک اعلان کے مقابل میں وہ زک اٹھا چکا ہے کہ تاعمر یاد رکھیگا۔

ریل پر جو بیٹھا تو منزل پر اُترنے کے لئے تھا نہ کہ ابھی جگہ کیلئے۔ اسی طرح یہ زندگی کام کرنے اور ہونے کے لئے ہے۔ اور مومن اس مرنے سے نہیں گھبراتا کیونکہ جس کو موت کہتے ہیں وہ اس کی زندگی کا دن ہوتا ہے۔

تمہارا وجود دنیا کیلئے نفع بخش ہو

پس تمہاری زندگی دنیا کے فائدہ کے لئے ہے۔ اگر تمہارا ہمسایہ دکھ میں ہو تو تم اس کی مدد کرو۔ اسکے آرام و تکلیف سے بدل دو۔ اگر تمہارے انعام سے اسے فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر تمہاری جان کے خطرہ میں پڑنے سے کوئی جان بچ جائے تو اپنی جان کی قدر نہ کرو۔ یاد رکھو تم پر کوئی دن نہ آئے جس میں تم سے جسمانی، روحانی، علمی، مالی فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے۔ وہ دن تمہاری موت کا دن ہوگا جس دن تم سے نفع نہ پہنچے۔ ورنہ مرنے سے اسکو رنج نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اس کی کامیابی کا دن ہوتا ہے۔ رنج ہوتا ہے تو اس بات کا کہ میں خدا کی مخلوق کی اور خدمت نہ کرسکا۔ جو دنیا کو چھوڑتے ہوئے رنج دنیا اور اپنے نفس کے لئے رنج کرتا ہے۔ وہ کافر و منافق ہوتا ہے۔ لیکن مومن کہتا ہے کہ میں یہاں رہتا تو اور خدمت کرتا۔

خدمتِ خلقِ خدا ایمان کا پہلا زینہ ہے

پس اپنی زندگی کو خدمت میں لگاؤ۔ یہ مت کرو کہ تمہارا ہمسایہ محلہ میں دکھ میں ہو اور تم اس کی مدد نہ کرو۔ کیونکہ تمہاری تو غرض ہی یہ ہونی چاہیئے کہ تم دوسروں کے کام آؤ۔ دوسرا مقصد کہ خدا کو پاؤ وہ اس کے بعد آتا ہے۔ جب تک خدا کی مخلوق سے ہمدردی اور محبت نہ ہو۔ تم خدا کو نہیں پا سکتے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ سونا مٹی کے نیچے ہوتا ہے۔ مٹی کو اٹھاؤ گے تو سونا پاؤ گے ورنہ نہیں۔ خدا کا سلوک بندوں کی محبت و ہمدردی کے بعد ہوتا ہے۔ اسلئے تم اپنے نفس کو خدا کی مخلوق اپنے گھر کے لوگوں محلہ، شہر، ملک بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کی ہمدردی میں لگاؤ کہ تم کو خدا کی محبت حاصل ہو۔ اپنی عمر کو رائگاں نہ کرو کیونکہ خدا نے تمہیں اسلئے زندگی دی ہے کہ تم اس کو کارآمد بناؤ۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر رحم کرے اور اس نمونہ پر چلنے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوا اور اب پھر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ قائم ہوا ہے۔

شذرات

ثناء صاحب کا عمل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود سے مخالفت کرنیوالے علماء کو شر تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ جن کی ایک یہ علامت بھی ہے کہ ان کا عمل ان کے قول کے خلاف ہوگا۔ گویا لم تقولون ما لا تفعلون کے مصداق ہونگے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث مورخہ ۳۱ر دسمبر کے ایشو میں لکھتے ہیں:-

"مسلمان گورنمنٹ کو [illegible] دور کرادیں۔ کرپان نہیں بلکہ بندوق رکھنے کا ہر مسلمان کو قرآنی حکم ہے۔ گورنمنٹ دیکھنا چاہیے تو قرآن مجید کے اندر خود دیکھ لے یا ایہا الذین آمنوا خذوا حذرکم (پ ۵ رکوع ۸) اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار ہر وقت ساتھ لئے رہا کرو۔ افسوس جو مسلمانوں کو سب سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ وہ سکھ بہادروں نے کر دکھایا۔ کیا سچ ہے

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے"

حوالہ مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ ہر مسلمان کو بندوق رکھنے کا صریح حکم قرآنی ہے۔ جس کی خلاف ورزی جہنم میں پہنچانے والی ہے۔ بہت خوب۔ کیا ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ آپ جو گورنمنٹ کو قرآن مجید کے اندر دکھانا چاہتے ہیں اور جو مسلمانوں کو سب سے پہلے کرنا چاہیئے تھا۔ کیا اس پر آپ بھی عمل پیرا ہیں؟ یا یونہی زبانی جمع خرچ فرمارہے ہیں۔ اگر اس آیت کے آپ کے علم و یقین میں یہی معنے ہیں۔ تو آپ کو اپنے ادعاء تقویٰ و عمل بالقرآن والسنۃ کے مطابق کم از کم خود تو عمل کرکے دکھانا چاہیئے تھا۔ اور اگر اس صریح حکم قرآنی کی خلاف ورزی پر مجبوری تھی۔ تو یہاں سے ہجرت آپ پر فرض ہوگئی تھی۔ اسلئے اپنا بستر بوریا باندھ کر کابل یا قسطنطنیہ خلیفۃ المسلمین کے پاس چلے جانا تھا۔ لیکن کس قدر شرم کی بات ہے کہ حکم تو یہ سنایا جاتا ہے کہ "اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار ہر وقت ساتھ لئے رہا کرو۔" اور یہ کہ "بندوق رکھنے کا ہر مسلمان کو قرآنی حکم ہے۔" اور خود سب سے پہلے اس حکم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کیا یہی ہے وہ ایمان یہی ہے وہ تقویٰ اور عمل کی نمونہ جو ایک مسلم مدعی لیڈری میں ہونا چاہیئے۔

کہا جاسکتا ہے۔ کہ بندوق رکھنے کی ممانعت ہے سو اسکے لئے ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ چونکہ یہ حکم آپ کے نزدیک فرداً فرداً ہر ایک مسلمان کے لئے ہے۔ اسلئے اگر آپ کو یہاں مذہبی آزادی نہیں۔ تو اس سرزمین سے ہجرت واجب ہے۔ وارض اللہ واسعۃ۔ نیز بندوق کی مطلق ممانعت نہیں۔ آپ اور آپ کے ہم مذہبوں کو کم از کم لائسنس کے لئے درخواست تو کردینی چاہیئے تھی۔ لیکن صرف زبان سے کہنا اور عملی طور پر ذرا بھی کوشش نہ کرنا بتا رہا ہے کہ یہودیت اور منافقت کا نمونہ دیکھنے کیلئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔

دلائل سے معقول کرنے کے کیا معنے

ہمعصر وکیل کو الفضل سے شکایت ہے۔ کہ اسے تحقیق حق سے غرض نہیں۔ اپنے حریف کو زک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن معزز ہمعصر نے ہمیں یہ بتایا کہ اگر کوئی سخیف اور بودی بات کہی جائے۔ اور الفضل اس کی ایسی تردید کردے۔ کہ خصم کو مجال مقال نہ رہے۔ اور اس طرح پر اسے زک پہنچ جائے۔ تو اس میں الفضل کا کیا قصور ہے۔ ہم تو تحقیق حق اسی کو سمجھتے ہیں کہ حق واضح کیا جائے۔ اور دلائل کی قوت کو دیکھا جائے۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ الفضل نے مسٹر ولوبی کے قتل پر جو کچھ لکھا۔ وکیل دلائل سے قطعاً اس کی تردید نہیں کرسکا۔ بلکہ آج مسٹر گاندھی کی نسبت جو تھوڑی دیر پہلے "امام مہدی" کے قائم مقام سمجھے جاتے تھے۔ اور باوجود مشرک سمجھنے کے جن کا اتباع فرزندانِ توحید پر فرض بتایا جاتا تھا۔ ایڈیٹر صاحب وکیل کو لکھنا پڑا کہ "ضروری نہیں جو کچھ مسٹر گاندھی کہیں وہ صحیح ہی ہو" اس سے بڑھ کر کسی کو دلائل سے معقول کرنے کے اور کیا معنے ہوسکتے ہیں۔ کہ لاجواب ہوکر اپنے مسلمہ پیر و مرشد کو ایک عامی کا درجہ دینے لگے۔ اور اس کی اتنی بھی وقعت نہ رہی۔ جتنی ایڈیٹر وکیل کی۔ وکیل کے ایڈیٹوریل روح میں اگر دلائل سے قائل کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ حریف خود اقرار کرلے۔ تو یہ اس زمانہ میں بہت کم دیکھا گیا ہے۔

قرآن مجید یا الفضل سے بڑھ کر دلائل تو پیش نہ کر سکا ہے؟ مگر کیا تمام منکرین حق نے زبان سے اقرار کر لیا ہرگز نہیں۔ بلکہ انکار کرتے رہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم البتہ آثار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حریف قائل ہو گیا اور اسے دلائل سے معقول کر دیا گیا۔ اسکے لئے اچھے تو جو اجہ صاحب کی اعلیٰ وارفع ذات کے ہی سامنے الفضل و وکیل کے مضامین رکھ دیجئے۔ وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہونگے۔ کہ وکیل نے ایک مخلا دیا نہ وکے تحریر کر کے اپنی ساعدین کو ناحق دکھ پہنچا لیا۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

بہتر ہوتا اگر وکیل اس واقعہ سے سبق حاصل کرتا۔ مگر وہ اپنی توحری کے ترنگ میں چند پیروا نہیں سنتا۔ اور نوٹس دیتا ہے۔ کہ میں تو نہیں مگر خواجہ آفتہ کچھ کہہ دو کہا ہونگے۔ جب وہ کچھ فرمائینگے۔ ہم بھی سن لینگے۔ مگر بہتر ہو جو خواجہ صاحب اس میدان میں نہ آئیں۔ جس کے وہ مرد نہیں۔ ان کے پہلے مضمون پر ہمارے مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی جماعتوں کے طلباء ہنستے تھے۔ کہ دلیل اور دعوے میں کچھ فرق نہیں۔ کلیہ سے دیکھ کر بہت سی آیات بیکھ لینا۔ اور پھر ان سے استدلال نہ کر سکنا۔ بلکہ بعض آیتوں کا مضمون زیر بحث سے کچھ بھی تعلق نہ ہونا قابل فخر نہیں۔ بلکہ موجب شرم ہے۔ (اکمل)

الفضل اعلیٰ درجے کے سفید چکنے کاغذ پر

الفضل کا موجودہ کاغذ بعض احباب کو پسند نہیں۔ مگر اخراجات کی زیادتی کیوجہ سے مجبوری ہے کہ زیادہ سے زیادہ جو کم قیمت کا کاغذ لگایا جا سکے۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر الفضل چھپایا جا سکتا ہے بشرطیکہ خریدار موجودہ سے دگنے ہو جائیں۔ فی الحال تو جتنے خریدار ہیں ان کی آمد خرچ سے (جو نہایت کفایت سے کیا جاتا ہے) کم ہے۔ چنانچہ اس بجٹ میں تقریباً چودہ سو روپیہ کی کمی آمد میں رہ گئی ہے جو اس خیال پر پوری سمجھی گئی کہ دو سو خریدار بڑھ جائینگے۔ فی الحال یہ تجویز کی جاتی ہے کہ اگر پچاس خریداران الفضل چندہ سالانہ زیادہ دینا قبول کریں یعنی ۱۲ کی بجائے سات روپیہ کے بھیجیں (سالانہ آٹھ روپیہ) تو میں ۲م

نبوت مسیح موعود

اے لوگو! خدا کے مرسل کی تکذیب کرو۔ بلکہ اللہ سے صبر اور دعا سے مدد مانگو۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اگرچہ صبر کرنا اور دعا کرنا وسعت قلبی کو چاہتا ہے۔ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔ منکرین کو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے۔ الذین یظنون انھم ملٰقوا ربھم وانھم الیہ راجعون۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور صبر اور دعا سے مدد مانگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو خیال ہے کہ انکو ملنا ہے اپنے رب سے اور ان کو اسی طرف لوٹ جانا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے سمیت نبیا من ھذہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ کے معنے کرنے میں احمدی جماعت پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مولوی صاحب روحانی علم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ہم یہاں مختصراً تحریر کرتے ہیں۔ کن معنوں میں حقیقی اور مجازی کہتے ہیں جو مفرد لفظ واضع نے کسی شئے کے لئے موضوع کیا ہے۔ اگر استعمال اس کا انہیں معنوں میں ہو۔ تو حقیقی کہینگے جیسے عالم بولیں اور اس کا نام رکھیں۔ وہی مراد لیں۔ اس سے جب لفظ نبی کا استعمال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگا۔ تو وہ حقیقی معنوں میں ہوگا۔ اور یہی منشا اور واضع کا ہے اور اس جگہ لفظ حقیقی اسی مطلب کے اظہار کے لئے موضوع کیا گیا ہے۔ اور اگر کسی دوسرے معنی پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے بولا جائیگا۔ تو اس دوسرے معنی کو مجازی کہینگے جیسے عالم بولیں اور مرد عاقل مراد لیں۔ اسلئے جب لفظ نبی کا استعمال حضرت مسیح موعود کے لئے ہوگا تو وہ مجازی معنوں میں ہوگا۔ اور اس سے مراد کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہوگا۔ اور یہی منشاء واضع کا ہے اور اس جگہ لفظ مجازی اسی مطلب کے اظہار کے لئے موضوع کیا گیا ہے۔

سوال نبی حقیقی کے پاس کیا انعام ہے نبی حقیقی کو کثرت سے شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہے۔ سو ایسا ہی انعام کثرت سے شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبی مجازی کو بھی حاصل ہے۔ اور کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہی نبوت ہے جیسے قرآن مجید گواہ ہے عالم الغیب

فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول

اور کسی نبی کا شریعت لانا۔ براہ راست بلا کسی دوسرے نبی کا تبع نہ ہونا وغیرہ یہ امور علاوہ ازیں قرآن مجید اور احادیث سے شرائط نبوت نہیں۔ ہاں خصائص ہیں جیسی یہ باتیں سب انبیاء میں متحقق نہیں بلکہ بعض میں پائی جاتی ہیں اور بعض میں ثابت نہیں۔ دو باتیں پر توریت کتاب پیدائش باب ۱۸ آیت ۲۲ میں شاہد ہے۔ " تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر"!!

سوال۔ مانا کہ انعام نبوت ایک ہی قسم سے ہے۔ مگر ایک حقیقی نبی اور دوسرا نبی مجازی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی جلیل یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہلے شخص ہیں۔ جن کو انعام نبوت حاصل ہوا ہے اسلئے یہ بات ہے کہ جس کو پہلے انعام نبوت حاصل ہوا ہے۔ وہ تو نبی حقیقی کہلاتا ہے۔ اور بعد کا دوسرا شخص انعام نبوت پانے والا نبی مجازی کہلاتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ پہلے کو حاصل ہوا ہے۔ وہی کچھ بعد میں دوسرے کو حاصل ہوا ہے۔ اور یہ ایسا ہے۔ جو کہ پہلے کی پیروی اور دوسرے کو حاصل ہوا ہے۔ اور یہی انعام کے اندر ہے۔ جو کچھ کہ پہلے کو حاصل ہو چکا ہے اسلئے بعد کا ایسا دوسرا شخص نبی مجازی ہوگا۔ ہاں اگر بعد میں دوسرے کو پہلے سے بڑھ چڑھ کر انعام نبوت حاصل ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ بعد میں کا دوسرا شخص بھی انہی معنوں میں نبی کہلاتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ " حضرت مسیح نے حضرت یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو مجازی طور پر یعنی بروزی طور پر ایلیا نبی قرار دیا" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴۔

ناظرین: جب ہم حضرت یحییٰ کو حضرت الیاس کا بروز مانتے ہیں۔ تو کیا اہل علم کے نزدیک حضرت یحییٰ محدث تھے یا نبی؟

دوم۔ آخری زمانہ کے موعود کا انتظار تو غیر مسلم اقوام میں بھی ہے۔ ان سے پوچھ دیکھو وہ موعود کو کس منصب پر کھڑا کرتے ہیں۔

سوم۔ کیا نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کسر صلیب کرنے والا مسیح کچھ چیز نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے۔ نہ حکم۔ فتدبر۔

الراقم

محمد یوسف الدین احمدی مبلغ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام فیروزپور

احمدی مستورات کی انجمنیں

اس سے پیشتر میں نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جو کہ ۱۰ نومبر کے الفضل میں شائع ہو کر ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں عاجزہ نے ہر جگہ انجمن مستورات احمدیہ قائم کرنے کی التجا کی تھی۔ مگر افسوس اب تک کسی بہن نے اس طرف توجہ مبذول نہیں فرمائی۔ مہدی آخر الزمان کی پیرو ہو کر اس قدر سستی ؎

پائینگے ہیں کو نفس کی فرصت کب ہم
وہ چیز ڈھونڈتے ہیں تو ... ملے ہم

یہ عام مقولہ ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ جو بوئیں گے کاٹیں گے۔ اس کا صلہ پائینگے۔ جو عورتیں ... (وہ بڑی) مزدوری کا اجر خود بخود پائینگی۔

کیا ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم اسے ذلت کے مرتبہ تک گریں کہ وارث نہیں۔ اور ہماری دینی حالت ایسی ہو جو کہ بوقت معراج حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی۔

پیاری بہنو! نیک کاموں کی ریس کرو۔ جس طرح کسی کا عمدہ زیور کپڑا دیکھ کر ہمارا دل بے قابو ہو جاتا ہے اور بڑی مشکل اور تنگی سے ویسا ہی بنوانے کی کوشش کرتی ہو اسی طرح نیک بیبیوں کے نیک کاموں کی ریس کرو۔

حضور خلیفۃ المسیح صاحب نے اپنے خطبے میں فرمایا ہے کہ ہم احمدیوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے۔ گویا خدا کی فوج میں نام لکھوایا ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو خدائی فوج کا سپاہی سمجھنا چاہیئے۔ جب ہم نام سے احمدی بنیں اور کام سے نہ بنیں تو یا خدمت دین ہرگز سود مند نہیں ہو سکتی۔ اے احمدیہ مستورات اپنا کوشش خدمت دین ایثار اور قربانیوں سے خلق خدا کو بتلا دو۔

دکھا دو کہ نبی کے نام لیوا ایسے ہوتے ہیں ؎
احمد نبی کے فیض سے فرزانگی ملی
اک عمر تک پڑے رہے نادانیوں میں ہم

اسی ایثار کی بدولت اسلام کا ایک ایک خادم شہروں اور ملکوں کے لئے رہنما ہوا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ولایت میں کل کی مسلمان ہونے والی بہنیں برابر اپنے حلقہ مستورات میں تبلیغ کر رہی ہیں۔ اور اپنے باقاعدہ چندے دے رہی ہیں۔ مگر ہم ابھی غفلت کے لحافوں میں پڑی سوتی ہیں اپنے سلسلہ کی بے انتہا ضروریات پر غور کرو۔ کس قدر مالی ضرورت ہے۔ غریب جماعت چندوں کے گھبرانے کے قابل نہ ہو۔ پر عمل کرکے دکھلا دو کہ ہمارے دلوں میں قومی ضروریات کا احساس مردوں سے کم نہیں۔ آپ کی تھوڑی تھوڑی اور کوششوں سے چندوں میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض تو اتنی امیر اور متمول بہنیں ہیں جو کہ بہت سا چندہ دے سکتی ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ اگر زندگی نے وفا کی۔ تو موسم کے کھلنے پر نزدیک کے سب شہروں میں دورہ کرکے انجمن احمدیہ مستورات بنانے کی سب بہنوں کو ترغیب دوں۔ اگر دس روپیہ فی شہر لگے۔ تو ذکر شدہ بلغ کا خرچ صرف مستورات کے چندے سے ہی چل سکتا ہے۔

اس سرایہ ... کو غنیمت جاننے۔ اس جہان کے لئے زاد نقد اکٹھی کرانی چاہیئے۔ جہاں سے پھر واپسی نہیں۔ دیکھو ولایت والیاں مذہبی میدان میں آگے بڑھی جاتی ہیں ؎

یاران تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے

راقمہ بہنوں کی خادمہ
اہلیہ ملک ... مہی ضلع ...

رپورٹ الفضل ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء

ماہ دسمبر میں ۲۴۳ خریدار بڑھے ہیں افسوس ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صرف ۱۴۳ خریدار ہوئے۔ حالانکہ الگ اشتہار تقسیم کیا گیا تھا۔ جس کا خرچ بھی ان خریداروں سے زیادہ ہوا۔

اس مہینہ میں تخمیناً ۲۴۳ اخبار بند ہو گویا صرف ... خریدار بڑھے۔ جو بہت سست رفتار ہے۔ توسیع اشاعت میں کوشش کرنے کے یہ نام ہیں۔

(۱) جناب سید شبیر حسین صاحب پٹیالہ ۱ خریدار (۲) شیخ چراغ دین صاحب مبلغ ۱ خریدار (۳) مولوی حافظ عبدالعلی صاحب ۳ خریدار۔ (۴) جناب محمد شفیع صاحب انسپکٹر جالندھر ۱۔ (۵) منشی عبدالغنی صاحب ... وزیر آباد ۲ خریدار (۶) سید محمد شاہ صاحب گجرات ۱۔ (۷) سید منصور علی شاہ صاحب گجرات ۱۔ (۸) بابو فضل احمد صاحب راولپنڈی ۱۔ (۹) میاں محمد اسمٰعیل صاحب ماڑی انڈس ۱ خریدار (۱۰) سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب حیدر آباد دکن ۱۔ (۱۱) جناب محمد عالم صاحب ۱ خریدار

ان سب دوستوں کا شکریہ ہے خدا جزائے خیر بخشے کہ توسیع اشاعت میں کوشاں ہیں۔ (منیجر الفضل قادیان)

تعلیمی کانفرنس کے تیسرے سالانہ جلسہ کی رپورٹ

تعلیمی کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء بروز بدھ بوقت نو بجے رات تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں زیر صدارت حاجی غلام احمد صاحب منعقد ہوا۔ شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب ... نائب ناظر تعلیم و تربیت نے جلسہ کی کارروائی باقاعدہ شروع کی سب سے پہلے انہوں نے اس ترقی کا ذکر کیا جو صیغہ تعلیم و تربیت نے سال گذشتہ میں کی اور ۱۹۱۹ء کی کارروائی سے مقابلہ کیا بعد ازاں انہوں نے ان نقائص کا ذکر کیا۔ جو سال گذشتہ میں ہونے دوران معائنہ میں اور انسپکٹر صاحب مولوی عبدالعزیز خان صاحب نے معائنہ مدارس میں مختلف مدارس کی تعلیمی حالت میں پائے اور نیز دینی تعلیم کی ان نقائص کے دور کرنے کی تدابیر کا بھی ذکر کیا۔ انکے ... مدارس ... دینی تعلیم کو ترقی دینے کے لئے چند نہایت ہی مفید تجاویز پیش کیں۔ چنانچہ یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ جو بھی با فصل ... کے دنوں میں جبکہ سکول تقریباً ایک ماہ کے لئے بند ہوتے ہیں۔ بعض مدرسین کو امتحانات کا موقع دیا جائے وہ قادیان میں آکر اس عرصہ دینی درس کو پورا کریں۔ جوان کیلئے مقرر کیا جائے گا۔ اور اسکے بعد میں نظر رکھ صیغہ تعلیم کی طرف سے دیا جائے۔ اس طرح جب انکو قادیان سال میں دو بار آنے کا موقع ملیگا تو انکے اندر دینی ترقی ضرور پیدا ہوگی اور وہ اپنے علم میں اضافہ بھی کر سکینگے۔ (۲) ہر ایک مدرسہ میں یہ تجویز کی جائے کہ ہفتہ میں ایک گھنٹہ ... کے احمدی لڑکوں کو ... دو گھنٹے کے لئے ... اور غیر احمدی ... کہ حضرت ... کی کوئی کتاب ... اصول ... شروع کرے ...

بیاد مستعملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... الفضل ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رضہ کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا ہے۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر ظلمت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی۔ اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ اصلی ممیرا عنہ فی تولہ۔

یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی البصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتی طعام۔ قاطع بلغم در یارح و دافع بواسیر۔ ضماد بغو وحافظ کرم شکم بمقعت بنگ گردہ و مثانہ مسل البول و سیلان منی و بیوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول عیہ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر ممیرا قادیان ضلع گورداسپور

عزیزو!

اپنی جان کو دھوکہ سے بچاؤ۔ اور کسی لائق طبیب کے علاج سے

تندرستی حاصل کرو

نامردی، پٹھوں کی کمزوری، عورتوں مردوں کے خفیہ امراض، اٹھرا یعنی اولاد کا نہ ہونا۔ کھانسی، نزلہ، زکام، دمہ۔ ضعف دماغ، پیشاب کی جلن، سوزش، آتشک، بواسیر، پھوڑے، پھنسی، سرخی چشم، گلے، دھند، غبار، پھولا وغیرہ اور

تمام کہنہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت

باقاعدہ طور سے کیا جاتا ہے۔ یعنی مفرقی اخراجات کے لئے ... آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر مریضوں کو ان کی حالت کے مطابق مجرب الوجب نسخے بغیر کسی بخل کے لکھ کر مفت روانہ کئے جاتے ہیں۔ یا ان کی فرمائش پر بغیر قیمت دوا تیار کر کے روانہ کی جاتی ہیں۔ جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا چاہیئے۔

پتہ حکیم عطا محمد (احمدی) قادیان دارالامان پنجاب

اسلام

میں

اختلافات کا آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا وہ عظیم الشان لیکچر جو گذشتہ سال اسلامیہ کالج لاہور میں ہو کر مقبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے اب چھپ کر طیار ہے۔ احباب منگوالیں۔ قیمت ۱۱ر

پتہ

احمدیہ کتاب گھر قادیان

عالمگیر واچ ہاؤس

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دوکان لودہیانہ میں جاری کی ہے جس میں ہر قسم کے کلاک۔ ٹائم پیس جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والی گھڑیاں۔ زنجیریں چوڑیاں ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت قلیل منافع پر فروخت کی جاتی ہیں احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر

مالک قمر الدین۔ نور الٰہی واچ اینڈ کلاک مرچنٹ چوڑا بازار لودہیانہ

ضرورت نکاح

ایک احمدی نوجوان کو جو کہ قوم کے ستری ہیں پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان شاہ آباد ضلع کرنال کے رہنے والے ہیں۔ اور تقریباً تین روپے روز کی آمدنی ہے۔ اور نہایت نیک اور خوش خلق احمدی ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ خط و کتابت

معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

حقہ چھڑانے کی گولیاں

جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری جماعت میں حقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ احباب اسے چھوڑ دیں۔ سو جو صاحب حقہ چھوڑنے میں تکلیف و دقت محسوس کرتے ہوں۔ وہ ہم سے چالیس گولیاں منگوالیں۔ حسب ہدایت استعمال کریں۔ حقہ چھوڑنے کے کچھ تکلیف نہ ہوگی۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

محمد اسماعیل کاٹھ گڑھی۔ قادیان ضلع گورداسپور

شباب اردو

دلچسپ قصوں اور اخلاقی افسانوں کا دلفریب مجموعہ علمی۔ ادبی خیالی۔ تاریخی اور سائنٹفک مضامین کا گنجینہ نیچرل اور خیالی نظموں کا خزینہ تمام ہندوستان میں نہایت مقبول ماہوار رسالہ ہے۔ طبقہ نسواں اور نوجوانوں کیلئے یکساں مفید جس میں تمام ہندوستان کے مشہور مضمون نگار ...

اسکے متعلق ۹ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے وکیل نے دو مختلف عنوانوں سے الفضل کو مخاطب کیا ہے۔ پہلا عنوان "الفضل کو چیلنج" رکھا ہے۔ اور اسکے تحت ان الفاظ کو نقل کرکے جو تمام علماء ہند سے ہندی مدد حاصل کرنے کے لئے کہا گیا تھا یہ جواب دیا ہے کہ جو جناب مرزا بشیرالدین احمد کا مضمون ایسا نہیں ہے کہ اس کا جواب لکھنے کے لئے کسی غیر معمولی شخص کی ضرورت ہو یا علماء پنجاب پر ہی منحصر ہو بلکہ حقیقی ضرورت ہو خواجہ صاحب کی قابلیت اس سے بہت بلند و ارفع ہے کہ وہ ایسے مضمون کے لئے کسی کی مدد حاصل کریں۔ ناظرین عنقریب دیکھیں گے کہ یہ چیلنج خواجہ صاحب کو زیبا ہے یا الفضل کو۔"

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ بجائے خواجہ صاحب کے پہلے سے بروپا سیمنٹ کی حقیقت معلوم ہو چکنے کے بعد یہ الفاظ لکھنے کی کیونکر جرأت ہوئی۔ ہم تو ہمیں انتظار ہے کہ خواجہ صاحب کی بہت بلند اور ارفع قابلیت کا وکیل کی وساطت سے ایک بے نظیر نمونہ دیکھیں۔ اور اگر اہل علم اصحاب کے پیش کرنے کی قابلیت کا صحیح اندازہ لگانے میں کوئی کسر رہ گئی ہے تو اب وکیل کی تالیف سے دور ہو جائیگا۔

وکیل کی خوش فہمی

وکیل نے دوسرا عنوان "تحقیق حق یا زک پہنچانے کی کوشش" رکھ کر ہمارے اس خیال کا جواب دیا ہے۔ جو ہم نے وکیل کے ایڈیٹوریل سٹاف کے متعلق ظاہر کیا تھا۔ اگرچہ وکیل نے اپنی بجائے خواجہ صاحب کو پیش کرکے ہمارے خیال کی پورے طور پر تصدیق کر دی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی خوش فہمی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسٹر دلوی کے معاملہ میں "وکیل" کو جو زک ہوئی تھی اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ "الفضل" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے تحقیق حق کی غرض سے نہیں۔ بلکہ زک پہنچانے کے لئے لکھا جاتا ہے۔"

لیکن کیا وہ وکیل اتنا بھی نہیں جانتا کہ تحقیق حق کا لازمی نتیجہ ابطال باطل ہوتا ہے۔ اور حق کے مقابلہ میں باطل کو زک ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ ہماری غرض تحقیق ہی ہے۔ لیکن اسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے مقابلہ میں جو باطل کے سہارے کھڑا ہوتا ہے اسے زک ہوتی ہے اور اسی کے مطابق وکیل کا بھی انجام معلوم ہوتا ہے۔ وکیل کا اور ذکر ایسی غیر معمولی ہے کہ جب کبھی اس کا ذکر کرتا ہے جن الفاظ سے کرتا ہے ان کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

کابل میں مہر کی حد بندی

کابل کے اخبار اتحاد مشرقی میں "نظامنامہ نکاح و عروسی" کے عنوان سے کچھ قواعد و احکام شائع ہوئے ہیں۔ جن کے متعلق لکھا گیا ہے کہ یہ اعلیٰحضرت امان اللہ خاں کی وہ تجاویز ہیں جو مبنی بر اصول شرع شریف ہیں۔ ان میں سے ایک قاعدہ یہ ہے کہ مہر

"خاندان شاہی کے لئے ۵۰۰ درانی اقوام کے لئے ۲۰۰ باقی عام لوگوں کے لئے ۳۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ (وکیل ۲۳ دسمبر)

لیکن یہ قاعدہ نہ شریعت اسلامیہ کے موافق ہے اور نہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق کیونکہ شریعت اسلام نے مہر کا معاملہ مرد کی حیثیت پر چھوڑا ہے۔ اور اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین فاروق اعظم عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مہر کی تحدید کرنی چاہی۔ تو ایک مسلمان خاتون نے کہا جبکہ خدا پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ "وآتیتم احدھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا" تو عمر رضی اللہ عنہ کون ہے جو ہمارے مہر کی حد بندی کرے۔ یہ سنکر حضرت عمر نے اپنی تجویز کو ترک کر دیا۔

پس یہ کوئی شریعت کا حکم نہیں۔ کہ مہر کیا مقرر کیا جاوے بلکہ شریعت پر ایک قسم کی دست اندازی ہے۔ اور ایسی دست اندازی ہے جو سخت نقصان دہ اور برے نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کابل کا شاہی خاندان ۵۰۰ روپیہ مہر دیتا ہے۔ تو یہ عورتوں کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرنا نہیں ہے اور بعض حالتوں میں بعض شاہی خاندان کے لوگوں کے لئے ناقابل برداشت بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سب شاہی خاندان کے لوگ ایک حیثیت کے نہیں ہوتے۔ اسی طرح نہ درانی ایک حیثیت کے ہونگے نہ ہو سکتے ہیں اور نہ عوام۔

ہر ایک قوم میں کئی درجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض عوام تمول میں شاہی خاندان کے بعض ارکان کے برابر ہونگے اور بعض بالکل مفلس نان شبینہ کے محتاج۔ پس شریعت نے مہر کے معاملہ میں جو طریق تجویز کیا ہے وہی مناسب اور مفید ہے کہ ہر شخص کی حیثیت کے مطابق مہر ہو۔ اسکی حد بندی کرنا نہ صرف کسی فائدہ کی موجب ہوگی بلکہ لوگوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیگی۔

ظاہر ہے کہ وہ اپنی رعایا کی بہبودی کا خاص خیال رکھتے اور اس کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ مہر کی حد بندی رعایا کیلئے آرام نہیں بلکہ تکلیف کا موجب ہوگی۔ اگر اس میں کچھ بھی فائدہ ہوتا تو شریعت اسلام جو کامل شریعت ہے وہ ضرور مہر کی حد بندی کر دیتی۔ مگر نہیں کی۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ جلالتمآب امیر صاحب کابل ضرور اس قاعدہ کو منسوخ کر دینگے۔

جناب امیر صاحب [illegible]

عدم تعاون کا نتیجہ

شروع سے حامیان عدم تعاون اپنی تحریروں اور تقریروں میں اسبات پر خاص طور سے زور دے رہے ہیں کہ یہ تحریک بالکل امن کے اندر رہنے والی ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں کے جذبات فتنہ و فساد کی طرف منتقل نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں ان جذبات سے بچانے اور قابو میں رکھنے کا اچھا ذریعہ ہے۔

اسبات کا اعادہ اور تکرار عدم تعاون کی موجودہ شکل کی ابتدا سے لیکر ان کے سرواروں اور اشاعت کنندگان کی طرف سے متعدد بار ہو چکا ہے۔ لیکن کیا فی الواقع یہ بات درست ہے؟ کیا فی الحقیقت عدم تعاون یعنی گورنمنٹ سے تعلقات قطع کرنے کی پالیسی ایسی ہے جس پر عمل کرکے ضبط نفس کی رو سے خود تکلیفیں اٹھاؤ مگر کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ عدم تعاون کی پالیسی کا نتیجہ لازما گورنمنٹ کے خلاف نفرت و غصہ کے جذبات کا بھڑکنا ہے اور اسی حقیقت کو امام جماعت احمدیہ نے اسوقت دیکھا اور دوسروں کو آگاہ فرمایا تھا جبکہ ابھی اس کی ابتدا ہی تھی۔ چنانچہ خلافت کانفرنس الہ آباد میں جو مضمون حضور نے لکھ کر بھیجا۔ اس میں دیگر امور کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہوئے عدم تعاون کے متعلق لکھا کہ:

"تیسری تجویز یہ ہے کہ گورنمنٹ سے قطع تعلق کیا جاوے۔ اس تجویز کے متعلق بھی میری یہ رائے ہے کہ قطع تعلق بھی ایک قسم مقابلہ کی ہے اور اس پالیسی پر بھی عمل کرکے ہندوستان میں امن قائم نہیں رکھا جا سکتا۔" (الفضل ۳ جون ۲۰ء)

لیکن اسپر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ اور باوجود افسوسناک واقعات کے ظہور پذیر ہونے کے یہی کہا جاتا رہا کہ عدم تعاون کی تحریک امن و امان قائم کرنیوالی تحریک ہے۔ مگر اب وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ عدم تعاون کے حامیوں کے عوام کے جذبات اس قدر مشتعل ہو چکے ہیں کہ ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور عدم تعاون کے بڑے بڑے حامی اسی بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ جو امام جماعت احمدیہ نے قبل از وقت بتائی تھی۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے جی نے کانگریس کے ناگپور کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے

خطبہ جمعہ

خدمت خلق کرو تا کہ خدا مل جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر جنوری ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ اور آیت شریفہ یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ۔ (سورۃ نساء کی پہلی آیت) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بڑی عمر کے انسان

انسان کی زندگی ایک محدود چیز ہے زیادہ سے زیادہ عمر کے آدمی تاریخی طور پر پینسٹھ دو سو برس کی عمر تک کے معلوم ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں بڑی عمر کے انسان کا ذکر ہے۔ مگر اس سے مراد ان کی قوم کی عمر ہے۔ پس آدمی کی بڑی سے بڑی عمر سوا دو سو برس معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی شاذ و نادر ہے۔ ورنہ عام طور پر انسان کی عمر ساٹھ ستر سال معلوم ہوتی ہے۔

دنیا انسان کے لئے ہے یا انسان دنیا کے لئے

اس عمر میں وہ کیا کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ یہ ایسا سوال ہے جو ہمیشہ الجھن میں ڈالتا رہا ہے بہت سے ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ انسان ستاروں اور سیاروں کے اثرات کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ جہاں اثر زیادہ پڑتا ہے وہاں زندگی کے آثار زیادہ ہوتے ہیں اور جہاں کم وہاں کم۔ اور جہاں جتنا اثر پڑتا ہے اسکے مطابق اثر ظاہر ہوتا ہے کہیں انسان اور کہیں نباتات اور جمادات۔ اس لئے زندگی کی کوئی حقیقت نہیں۔ نہ اس کی پیدائش کی کوئی غرض ہے۔ نہ کچھ ہیں کہ دنیا ... یہ اپنے آپ کو آپ ہی بڑا سمجھتا ہے۔ اس کی دنیا سے بڑی ہمدردی ... ہیں کے مقابلہ میں دنیا ایک بالکل حقیر شے ہے۔ اس کے مقابلہ میں کچھ اور لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہ تمام کائنات انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اگر انسان نہ ہوتا۔ تو کچھ نہ ہوتا۔ ہم ایک ایک طرف بہت جاتے ہیں تو دوسرے دوسری طرف۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص کو ایک انسان دکھتا ہے کہ اس کے لئے ساری دنیا ہے۔ وہ سب کا ہمدرد اور سب کا بہی خواہ ہے۔ اور ساری دنیا اس کی محتاج ہے۔ اور وہ دنیا کو فیض پہنچا رہا ہے۔ تب وہ خیال کرتا ہے کہ ساری دنیا اسی کے لئے ہے۔ وہ نہ صرف انسانوں کا ہمدرد ہے بلکہ حیوانوں تک سے اس کی ہمدردی کا تعلق ہے۔ مگر دوسری طرف وہ دیکھتا ہے۔ کہ ایک انسان ہے وہ لمبی عمر بھی پاتا ہے مگر وہ دنیا سے بے تعلق ہے۔ اس کے وجود سے دنیا کو کوئی نفع نہیں۔ وہ اپنے محلہ والوں حتیٰ کہ اپنی ہمدردی سے رشتہ داروں بہن بھائی اور بیوی بچے سے بھی ہمدردی نہیں بلکہ اس کو صرف اپنے نفس سے ہوتی ہے۔ تو وہ خیال کرتا ہے انسان کی غرض پیدائش کچھ بھی نہیں۔

بعض کے لئے دنیا ہے اور بعض دنیا کیلئے ہیں

پس یہ ایک اختلافی سوال ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا کہ دنیا میں کئی حیثیت کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جب ایک شخص ایسے انسان کو دیکھتا ہے۔ جو دنیا کا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔ مثلاً وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساری دنیا اسی شخص کے لئے ہے۔ لیکن دوسری طرف جب وہ ایک زمیندار کو دیکھتا ہے۔ کہ اس کی بڑی سے بڑی خواہش کھیت میں کام کرنا اور کھانا اور سو رہنا ہے یا ترقی کی تو کبھی دوسرے زمیندار کی زمین اپنی زمین میں شامل کر لی یا اس سے ترقی کی تو کسی دوسرے زمیندار پر مقدمہ کر دیا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ انسان کی پیدائش سے کوئی غرض نہیں تو یہ اختلاف ہے۔ بعض نظر کے اختلاف سے ہے۔ جس قسم کے آدمی نظر آتے ہیں۔ وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ جب ایک شخص کو بیمار ہی بیمار نظر آتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ دنیا بیماروں ہی کے لئے ہے۔ اور جب تندرستوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ دنیا بیماری کی نہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ ہر چیز جس طرح بیمار بھی ہوتے ہیں اور تندرست بھی۔ اور عام طور پر تندرست بھی ہوتے ہیں اسی طرح آدمی بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ چاند سورج اپنی تمام خوبیوں کے باوجود ان کے فیوض کے آگے کچھ نہیں ہو سکتے اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ان کے علوم اور برکات میں وہ کسی چیز کی بھی نہیں۔ آسمان ... ان علوم کے مقابلہ میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ تب وہ کہتا ہے کہ انسان کے لئے اس قدر وسعت ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ دنیا ایسے انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن جب وہ دوسری طرف ایک اور وجود ہوتا ہے۔ کہ وہ تمام دنیا کے فائدے کے مقابلہ میں اپنے ہی فائدہ کو مدنظر رکھتا ہے اور اپنے ہی نقصان کو نقصان سمجھتا ہے اور کبھی دوسرے کے رنج و غم کو محسوس نہیں کرتا اور اس کی نظر کی حد اس کا وجود ہوتا ہے۔ کسی کو ننگا دیکھتا ہے تو اپنے پاس کپڑا رکھنے کے باوجود اس کو نہیں دیتا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ دنیا اس کے لئے نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم یا مسیح موعود یا جیسے موسیٰ ہو کی آمد ان کے لئے نہ تھی۔ ایسا شخص کھاد کا کام دیتا ہے۔ اور زمین بنایا جاتا ہے کہ کے لئے دنیا نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی پھل کی طرح حفاظت نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کو کھاد کی طرح درخت کی غذا کے لئے اس کی جڑوں میں ڈالا جاتا ہے۔

تم پھل بنو نہ کہ کھاد

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے وجود کو ایک بیج اور کارآمد وجود بناؤ۔ کہ تمہاری پھل کی طرح حفاظت کی جائے۔ زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے بنی نوع کی خدمت میں اسکو لگا دے ورنہ اپنی ذات میں زندگی کوئی چیز نہیں۔ ہم اگر آج مر جائیں۔ تو دنیا کے لئے کوئی کمی کی بات نہیں۔ ہاں اگر ہماری زندگی کو دنیا کو کبھی کسی قسم کا فائدہ ہے تب ہماری موت ایک نقصان وہ چیز ہے۔ ورنہ اگر ہم سے نفع نہیں تو خواہ ہم سو برس اور جئیں تو بھی کچھ نہیں۔ زندگی سے غرض کیا ... پیدا نہیں۔ یہ تو زندگی کی بات ہے۔ مرنے کے بعد نہیں ... دیکھو۔ کوئی ریل میں سوار ہو اور جب اس کو جانا ہے وہاں پہنچ کر گاڑی سے اتر ... اور اگر وہ ... اتر جاتا ہے ... پھر کر جیتی ... تو یہ اس کی نادانی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

مدراس میں خوفناک آتشزدگی مدراس ۶ جنوری امریٹ سٹوری میں سے ایک عظیم الشان پنڈال کو جس میں دس ہزار شخصوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ آتشبازی کی ایک ہوائی سے آگ لگ گئی۔ اور تمام سامان آرائش بمع متعدد قناتوں اور خیموں کے جل کر راکھ ہوگیا نقصان کا اندازہ پندرہ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ آتشبازی کے میدان میں تماشائیوں میں کوئی بدحواسی نہیں پھیلی۔ ... آگ فرو کرنے والا انجن وقت پر آگیا ... نقصان نہیں ہونے پایا ❊

رائے بریلی میں کسانوں کا فساد رائے بریلی ... جنوری دیہاتی کسانوں کے فسادات رائے بریلی کے جنوب اور شمالی علاقہ میں ایک وسیع پیمانہ پر ... بڑھ رہے ہیں۔ کسانوں کے مجمع خفیہ طور پر ... ہورہے ہیں۔ زمینداروں کے مکان اور فصلوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ۵ جنوری کو دو ہزار کسانوں کا ایک گروہ تعلقدار کے مکان میں گھس گیا۔ پولیس افسر نے ان کے تین سرغنوں کو پکڑ کر جیل میں بھیجدیا ❊

ہوم رول کے جھنڈے میں لاش دہلی ۹ جنوری ہوم رول والنٹیر کور کے سارجنٹ پنڈت رام ناتھ کا گذشتہ رات نمونیہ سے انتقال ہوگیا۔ اس کی لاش کو ہوم رول کے جھنڈے میں لپیٹ کر جلایا گیا ❊

سکھوں کا قبضہ پچھلے دنوں سکھوں نے پنجہ صاحب پنجہ صاحب حسن ابدال ضلع راولپنڈی) کے گوردوارہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے خلاف گوردوارہ مذکور کے مہنت جو مرچکا ہے کے بھائی مہنت سنگھ نے مقدمہ دائر کیا۔ عدالت نے مقدمہ خارج کردیا۔ اب گویا اس پر قوم پسند سکھوں کا مستقل قبضہ ہوگیا ❊

احمد نگر میں قحط احمد نگر کے قحط زدوں کی حالت نہایت ابتر ہے۔ دیہاتی گاؤں چھوڑ چھوڑ کر اپنی جانیں بچانے کے لئے بمبئی اور دیگر تجارتی شہروں کو جارہے ہیں۔ چارہ کے نایاب ہونے کی وجہ سے بے شمار مویشی ذبح کئے جارہے ہیں ❊

دربار پنجاب ۸ جنوری ۱۹۲۱ء کو حسب قرارداد یونیورسٹی ہال میں دربار منعقد ہوا۔ ۹ بجے سے ہی لوگ آنے شروع ہوگئے۔ تمام معزز درباری لوگ اور خطاب یافتہ صاحبان جمع ہوگئے۔ اور ۱۰ بجے تک والیان ریاست بھی آگئے تھے۔ مہاراجہ پٹیالہ کے بعد گورنر صاحب تشریف لائے۔ جب والیان ریاست پیش ہوچکے انہوں نے نذریں دکھائیں۔ پھر پنجاب کے پولیٹیکل درباری پیش ہوئے۔ بعد میں گورنر صاحب نے کھڑے ہوکر تقریر فرمائی اور اس کے بعد چودھری سلطان احمد صاحب نے اس کا اردو ترجمہ بلند آواز سے پڑھا۔ ایک بجے دربار ختم ہوگیا ❊

کلکتہ میں گداگروں وہ کمیٹی جو حکومت بنگال نے مقرر کی تھی گداگری کے متعلق مقرر کی تھی اس کی روک تھام کے انتظام نے سفارش پیش کی ہے کہ مندر گھاٹ اور دوسرے مذہبی مقامات کے قریب میں مذہبی اور دوسری قسم کے گداگر خیرات مانگ سکتے ہیں۔ عام مقامات پر گداگری ممنوع ہو۔ غرباء کو انجمن کی امداد ہونی چاہئیے۔ غرباء کے لئے اخلاق وارڈ۔ ہسپتال۔ خیرات خانہ۔ ایک صنعت گاہ صنعتی مدرسہ ہونا چاہئیے ❊

پوسٹ ماسٹر جنرل کا سرکلر پوسٹ ماسٹر جنرل نے اطلاع شائع کی ہے کہ پوسٹ مین اور ڈاک خانہ کے ادنیٰ ملازمین جو سٹرائک سے ۱۳ دسمبر تک واپس نہیں آئے ملازمت سے ہمیشہ کے لئے الگ کردیئے گئے ہیں ❊

ریفارم لیگ قائم ہوگئی الہ آباد ۷ جنوری تحریک عدم تعاون کا مقابلہ کرنے کے لئے جھانسی میں ایک ڈسٹرکٹ ریفارم لیگ بنائی گئی ہے۔ اس لیگ میں ہر فرقہ کے لوگ حتیٰ کہ یورپین بھی شامل ہیں ❊

چاندنی چوک میں ڈاکہ ۱۸ جنوری کی شام کو چاندنی چوک دہلی میں ایک برقعہ والے کی دوکان پر ڈاکہ پڑا۔ چھ آدمی یک بیک دوکان پر نمودار ہوئے۔ چار نے گھیرا ڈالا۔ وہ نقاب پوش اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کسی کو آگے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ جو نوٹ چرا لئے گئے۔ ڈاکوؤں کے جو کچھ ہاتھ لگا لے گئے۔ دہلی میں اس سے سنسنی پھیل گئی ہے ❊

یو۔پی میں چٹھی رسانوں کی ہڑتال کی تیاری ڈاکٹر سنہا جو یو۔پی کے چٹھی رسانوں اور آر۔ایم۔ایس کے ملازموں کی انجمن کے صدر ہیں۔ اطلاع دیتے ہیں کہ یو۔پی کے چٹھی رساں ہڑتال کیلئے تیار ہیں ❊

مسٹر بپن سپور کی روانگی انگلستان بمبئی ۸ جنوری مسٹر بپن سپور اور پالینڈر ماسٹر آج انگلستان کو روانہ ہوگئے ❊

حکومت پنجاب حکومت کے جدید انتظام کی وجہ سے پنجاب سکریٹریٹ میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ مسٹر اے۔ اے۔ جوزف ریونیو سکریٹری اور فنانشل کمشنر کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ مسٹر جی۔ سی ہائیٹ ان کی جگہ ریونیو سکریٹری اور شیخ اصغر علی ایڈیشنل سکریٹری ہوم سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اسی طرح جوینٹ سکریٹری اور مسٹر ای۔ سی کینیڈی فنانشل سکریٹری گورنمنٹ کے پانچ سکریٹری مقرر ہوئے مسٹر ... سیکس ملازمت کے کام کے اختتام پر فنانشل کمشنر مقرر کئے گئے ہیں ❊

اخبار اکالی کے پریس سے دس ہزار روپیہ کی ضمانت اکالی پریس بند ہوا تو سادھو پریس کا ڈکلریشن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دیا گیا۔ اور دو ہزار ضمانت دی گئی۔ اکالی اس میں چھپنے لگا اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۸ ہزار کی ضمانت سادھو پریس سے طلب کی ہے ❊

دہلی کے حلوائی کا اعلان دہلی کے مسٹر عبدالمجید حلوائی جو ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے مددگاروں کیلئے اندھیری کو تو اعلان کرتے ہیں کہ اگر ان سے صف خالی ... لیا گیا تو وہ ممبری سے مستعفی ہوجائیں گے

ملک برکت علی کی درخواست ملک برکت علی ایم۔ اے ایل ایل بی پچھلے دنوں شہر لاہور کے قصابی منڈی کی طرف سے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے امیدوار تھے ہز اکسلنسی گورنر پنجاب کے پاس ایک ... درخواست ...

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

کارک میں بم لنڈن ۵ جنوری - مقام کے قریب گذشتہ رات کارک میں ایک بم پھینکا گیا - جس سے پولیس کے چھ آدمی زخمی ہوئے - نیز اسی وقت بندوقیں اور کلدار توپیں لے کر نکل آئی - جو گھاٹوں اور گردو نواح میں چلائی گئیں - کئی آدمی زخمی ہوئے -

گورنمنٹ اور سن فینوں کے درمیان کانفرنس لنڈن ۵ جنوری - آئرلینڈ میں بد امنیوں سے جو حصے ہوئے تھے ان کے ترقی پذیر قرائن ہیں کہ گورنمنٹ اور سن فین لیڈروں کے درمیان اہم کانفرنس ہونیوالی ہے - جس سے بہت کچھ نتیجہ ہونے کی توقع ہے -

صدر جمہوریہ آئرلینڈ کی آمد آئرلینڈ میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ صدر جمہوریہ آئرلینڈ مسٹر ڈی ولیرا آئرلینڈ میں آگیا ہے - یقین کیا جاتا ہے - کہ وہ ڈبلن میں ہے - اگرچہ اس کی جائے قیام کو بہت ہی مخفی رکھا گیا ہے ۔

ہوم رول ایکٹ کی نظرثانی ڈبلن کی خبر ہے - ڈی ولیرا نے غالباً اس حصہ آئرلینڈ جماعت کی لیڈری اختیار کی ہے - جن کا خیال ہے کہ پُرامن تصفیہ ہو جائے - اور انتہا پسندوں کی مخالفت کرتے ہیں - گورنمنٹ بظاہر نہ صرف ڈی ولیرا کو حفظ جان کی ضمانت دیتی ہے - بلکہ اس سے براہ راست سلوک کرنے کو تیار ہے - یہ قیاس ہے کہ گفت و شنید ہوم رول ایکٹ کی نظرثانی کے اصول پر ہو گی - اس اثنا میں جنوبی آئرلینڈ گورنمنٹ کے پیش کردہ فوائد سے ہوشیار ہوتا جاتا ہے گورنمنٹ کو توقع ہے - کہ تین مہینہ کے اندر شمالی پارلیمنٹ بیٹھ جائے گی - اور امیدواروں کا ابھی انتخاب ہوتا ہے خیال ہے کہ سر جیمز کریگ پہلا وزیر اعظم ہو گا - سر ایڈورڈ کارسن السٹر کی حکومت پر کوئی عہدہ نہیں لینگے - بلکہ انہوں نے ریٹائر ہو جانے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

بولشویک

سمرقند میں بالشویکی دور دہلی - ۱۲ جنوری - سمرقند میں اعلان کیا گیا ہے - کہ تمام مستورات قومی خدمت کے لئے اپنے اپنے نام درج رجسٹر کرائیں - مسلمان خاتونوں کے نقاب زبردستی اتار لے جاتے ہیں - بالشویک مستورات وہاں کی عورتوں کو یہ کہتی ہیں کہ اپنے شوہروں کو کہہ دیں - کہ اگر وہ انہیں آزاد خیال نہیں بنائینگے تو وہ ان سے طلاق لے لینگی - ایک ہندو تاجر جو وہاں سے بچ کر یہاں پہنچا ہے - بیان کرتا ہے - کہ افغانیوں کو لوٹ لیا - تین ازبکوں کا بیان ہے - کہ بالشویک نال کے باشندوں کو جبراً بھرتی کر رہے ہیں - بعض علاقہ کے مسلم مدارس پر قبضہ کر لیا - طلباء نے تعلیم چھوڑ دی - عام باشندوں کے خیالات ان کے خلاف ہیں ۔

متفرق خبریں

ڈیلی ٹیلیگراف اور کانگریس لنڈن - ۷ جنوری - ڈیلی ٹیلیگراف ایک لیڈر میں لکھتا ہے کہ کانگریس کی تحریک زیادہ تر بم پھاڑ کی مانند تھی - حکومت ہند انہیں سیدھی وید کے اصول پر برداشت کرتی رہی - اہل ہند نے ہنوز سیاسی کھیل نہیں سیکھا - بعض لوگ ان تقریروں سے زیادہ متاثر ہوئے ہونگے - بعض ہندوستانی نہیں سمجھ سکیں گے - کہ حکومت اپنی تذلیل و نافرمانبرداری کیوں گوارا کر رہی ہے - جبکہ وہ اہل ہند کو انتظام میں زیادہ حصہ دے رہی ہے - مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے تمام تجویز اصلاحات کو ناکام بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں مگر ہم صاف طور پر کہتے ہیں کہ شورش پسندوں کو اپنے مقصد میں قطعاً کامیابی نہ ہوگی - خود مختاری تو کیا ہندوستان کو ہوم رول بھی نصیب نہ ہوگا - ہم اس ملک کی ذمہ دار حکومت ہیں - ہم کب اپنے مفوضہ کام کو چھوڑنے کا گناہ لیتے ہیں - نناوے فیصدی ہندوستانی اس قسم کی الیٹیشن کا خیر مقدم کرینگے - حکومت ہند کو وسیع اختیار حاصل ہیں - کہ اس قسم کے معاندانہ مظاہروں کو روکنے کے لئے بلا امتیاز شخصیت ان کا استعمال کرے ۔

لنڈن میں بیکاروں پر پولیس کے فائر لنڈن میں بیکار آدمیوں کی ایک جماعت کو جو قریباً دو سو کے قریب تھی منتشر کرنے کی غرض سے ... فنسبری کی درخواست پر پولیس نے لائبریری سے دخل کر دیا - لائبریرین کا بیان ہے کہ یہ لوگ ناقابل برداشت ہیں - دوبارہ ایک گروہ نے لائبریری پر قبضہ کرنا چاہا - لیکن پولیس نے ان پر گولیاں چلائیں - اور انہیں منتشر کر دیا -

مثنوی اسرار خودی کا انگریزی ترجمہ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر نکلسن جو علوم مشرقیہ کے ماہر اور اسلامی تصوف کی کئی کتابوں کے مصنف ہیں - ڈاکٹر محمد اقبال کی کتاب مثنوی اسرار خودی کا انگریزی میں ترجمہ کیا - اور کہا جاتا ہے کہ ولایت کے لوگوں نے اس کے مطالب کو پسند کیا ۔

ایک ہسپانی جہاز کی غرقابی اور بھاری نقصان جان میڈرڈ ۳ جنوری ایک ہسپانی جہاز جزیرہ سالورا کے قریب پرسوں صبح کے وقت چٹانوں پر ٹکرا کر غرق ہو گیا - ۲۴۴ مسافر علاوہ ملاحوں کے سوار تھے صرف ۲۶ شخص جن میں اکثر ملاح ہیں - بچے - باقی مسافر غرق و تباہ ہو گئے -

برطانی سفارت کابل جلال آباد کا ۱۲ جنوری کا پیغام مظہر ہے کہ امیر صاحب کے افسر خزانہ اور دیگر افسروں نے سر ہنری ڈوبس اور ممبران کابل مشن کا سرحد پر مکمل فوجی اعزاز یعنی سلامی توپ اور بینڈ کے ساتھ خیر مقدم کیا - اسی طرح جلال آباد میں ان کا احترام کے ساتھ استقبال ہوا - گورنر اور دیگر افسران نے ممبران سفارت کی پُر تکلف مہمان نوازی کی - افغان افسر بڑے تپاک اور سرگرمی کے ساتھ مہمان سفارت کی آسائش کی خاطر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں - سفارت ۸ جنوری کو جلال آباد سے عازم کابل ہوئی تھی - اور ۹ جنوری کو کابل پہنچ گئی ہو گی ۔

اتحادیوں کے خفیہ معاہدے ممالک متحدہ امریکہ نے برطانیہ کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں سابق ترکی علاقوں کے حصے بخرے کرنے کے لئے اتحادیوں کے خفیہ معاہدوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے ۔

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ [illegible]

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | [illegible] | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۵۳ | مورخہ ۱۷ [illegible] سنہ ۱۹۲۱ء | [illegible] ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت علیل رہی۔ اسی وجہ سے حضور نماز جمعہ نہ پڑھا سکے۔ اور بجائے مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ جمعہ اور نماز پڑھائی۔ اب حضور کو آرام ہے۔

۱۴-۱۵ جنوری کی درمیانی رات کسی قدر بارش ہوئی۔ مرض انفلوئنزا کی شکایت پائی جاتی ہے۔ احباب بیماروں کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

میاں عبدالواحد صاحب۔ میاں عبدالرحمٰن ابن میاں محمد الدین صاحب اہلیہ صاحبہ میاں رحیم بخش صاحب اور اہلیہ مولوی عطا محمد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

نظم

تو اپنے درد ہی سے درد کا درمان پیدا کر

(از جناب منشی برکت علی صاحب لائق احمدی)

مصائب آشنا رہ نت نیا ہیجان پیدا کر
تو اپنے درد ہی سے درد کا درمان پیدا کر

خمار تیغ کا ہی وجہ صد آلام ہے غافل
تو اپنے شیشۂ دل ہی سے عرفان پیدا کر

ہوا بگڑی ہوئی بازار عالم میں ہے اخلاقی
جہاں یہ جنس ہو اچھی کوئی دکان پیدا کر

مہیا ہیں ہزاروں آتشیں تیغ کی تعادن میں
مگر اے مدعی اک دوسرا قرآن پیدا کر

کہیں عائد نہ ہو تجھ پہ بھی فتویٰ الاتقاون کا
تو اللہ مومنوں میں اسطرح عدوان پیدا کر

ادھر تقدیر سیدھی ہو ادھر تدبیر ہو سیدھی
مگر یہ شرط ہے تو مومنوں کی آن پیدا کر

نہ چھوڑو علم کو گو چین میں جانا پڑے تم کو
حدیث مصطفےٰ کی ہر سطر میں شان پیدا کر

جلائے تو نہالوں کو نہ برق خرمن ہستی
حفاظت کے لئے اللہ کچھ سامان پیدا کر

عمل خیر کرتے ہیں کشت آرزو اپنی
اڑا لیجائے جو ان کو نہ وہ طوفان پیدا کر

نہ ہیں آنکھیں تری قابل اُلجھنے کو محبت سے
کوئی کاسۂ سر دربار میں بھی جان پیدا کر
[illegible] دوستوں کے [illegible] مال بھر و [illegible]
[illegible] نفسانیت کا پاس و ایمان پیدا کر
رضائے یار پر قربان تاکر لے سے ہر دم
دل پر آرزو پر [illegible] ارمان پیدا کر
ذرنفس کے باغ کو شاداب کر اشک ندامت سے
پریشانی کے بدلے دل میں اطمینان پیدا کر
[illegible] ڈالے خس و خاشاک کو شعلہ فشاں ہو کر
دلِ ناقص میں ایسی آگ یا جذب پیدا کر

امریکہ میں اشاعت اسلام

جناب مفتی صاحب کی تازہ چٹھی

دو اور نو مسلم اللہ پاک غفور الرحیم کے فضل سے عاجز بخیریت ہے۔ اور احباب کرام کے واسطے دعا کرتا ہے۔ جلسہ کے واسطے جو مضمون بھیجا گیا تھا وہ امید ہے کہ وقت پر پہنچا ہو گا اور دوستوں نے جلسہ میں سنا ہو گا یا اخبار میں پڑھا ہو گا۔ اس کے بعد دو اور عیسائیوں کو اللہ کریم کے فضل سے قبول اسلام کی توفیق ہوئی۔ ایک صاحب کا نام مسٹر رسل تھا۔ اسلامی نام رضوان رکھا گیا۔ اور دوسرے بزرگ کا نام مسٹر ہیمن سن ہے۔ ان کا اسلامی نام محمد علی تجویز ہوا۔

ہفتہ وار جلسہ ہر اتوار کو تین بجے عام جلسہ ہوتا ہے۔ جس کا اشتہار پہلے سے روزانہ اخباروں میں کر دیا جاتا ہے۔ ایک اشتہار ایک اخبار میں ایک دفعہ کیواسطے دس روپیہ میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہوتے ہیں:۔

سلسلہ احمدیہ

ہر اتوار کو ۳ بجے مکان نمبر ۳۳ [illegible] میں آ کے

میں مفتی محمد صادق صاحب احمدی مشنری دین اسلام اور مشرقی مضامین پر لیکچر دیتے ہیں۔ داخلہ بلا ٹکٹ دعوت عام۔ سوالات کی اجازت۔ مضمون آئندہ یکشنبہ۔ اسلامی بائبل القرآن۔

یہاں کے دو روزانہ اخبار مثلاً روزانہ چھپتے ہیں۔ اور دن میں کئی ایک ایڈیشن چھپتے ہیں۔ اخبار ڈیلی نیوز کے دن بھر میں ۱۲ ایڈیشن شائع ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر صفحات سب میں وہی ہوتے ہیں۔ صرف خبروں اور تاروں کے صفحات میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

۱۴ر نومبر کے جلسہ میں صدیقہ انصار (مسز گاربر) نے ایک نظم اور مختصر مضمون اسلام اور احمدیت کی تعریف میں میرے لیکچر کے بعد پڑھا۔ یہ مضمون رسالہ ریویو انگریزی میں درج ہونے کے واسطے قادیان بھیجا گیا ہے۔

مضامین چند ہفتوں میں حسب ذیل مضامین پر لیکچر ہوئے:
۷ر نومبر ۱۹۲۰ء۔ قرآن شریف کی خوبیاں
۱۴ر نومبر ۱۹۲۰ء۔ سوانح حضرت احمد نبی اللہ
۲۱ر نومبر ۱۹۲۰ء۔ دین اسلام کی خوبیاں
۲۸ر نومبر ۱۹۲۰ء۔ مسلم طریقہ نماز
۵ر دسمبر ۱۹۲۰ء۔ اسلامی بائبل۔ القرآن

دعا کا اثر ۲۸ر نومبر کے لیکچر کے بعد جو سوالات ہوئے۔ ان میں سے ایک لیڈی کا سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے آج کے سامعین کو بھی کسی دعا میں شامل کیا تھا۔ میں اس دعا کا اثر محسوس کرتی ہوں۔ یہ سچ تھا کہ میں نے قبل جلسہ علیحدگی میں جا کر دعا کی تھی۔ اور اس میں سامعین لیکچر کے واسطے بھی دعا تھی۔

تبلیغی کارڈ مبارکباد اس ملک میں دستور ہے کہ سال نو کی مبارکباد میں کارڈ چھپے ہوئے بھیجتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے میں نے بھی ایک تبلیغی کارڈ چھپوا کر مشہور آدمیوں کو بھیجا ہے۔ اور کارڈ کے ساتھ کچھ لٹریچر بھی سب کو روانہ کیا گیا ہے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
۳ر دسمبر ۱۹۲۰ء

اخبار احمدیہ

بیعت خلافت بنام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام۔ بعد سلام مسنون نہایت ادب سے گذارش ہے کہ حضور کی آخری ملاقات کے بعد جو سلسلہ مناظرہ اس عاجز کو نصیب ہوا ہے آج تک یہی سوچتا رہا کہ اختلاف در بارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام میں کس پہلو کو اختیار کرنا چاہیئے۔ بنا بریں یہ چند سوالات کی بنا پر پہلے غیر مبائعین کیلئے چند سوالات بطور حل طلب لکھ گئے۔ جن کا موضوع یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب کو رسول من اللہ ماننے والا کیوں کافر نہیں اور ان کے منکے اعتراضات کی بنا پر النبوت فی الاسلام بھی لکھی گئی۔ قرآن کی تحت غلط ثابت کیا اور جیسا کہ ہر ایک اعتراض قرآن کے تحت رد ہوتا جاتا تھا ویسا ہی مسیح موعود کی صداقت کا سکہ میرے دل پر بیٹھتا جاتا تھا۔ یہانتک کہ جب ۱۲ سوال واضح ہو گئے تو میرے دل پر مسیح موعود کی عظمت کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ دل کے نہاں در نہاں گوشے بھی اس آفتاب صداقت کے ذریعہ منور ہو گئے۔ مجھے اب آپ کی صداقت کا علم الیقین ہے۔ تعلیق محال کے طور پر کہتا ہوں کہ شاید نصف النہار کا انکار کرنا ممکن ہے لیکن مسیح موعود کی آفتاب صداقت کا انکار ناممکن ہے۔

پھر جس قدر میں حضرت مسیح موعود کی تعریف میں آگے بڑھا یعنی جب کہ آپکا دنیا کیلئے رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کروں تو قرآن کریم کا ہر ایک کلمہ اس بات پر ظاہر ہوتا جاتا تھا کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ وہی زمانہ ہے۔ جو آنحضرت کی بعثت کا تھا یعنی ضلال مبین بلکہ بلحاظ کثرت مذاہب اور کثرت بادہ پرستی اور کثرت بد اعمالی کے اس سے بھی زیادہ تاریکی ظاہر ہے۔ گویا قرآن کریم دنیا میں از سر نو نازل ہوا ہے اور جس بات سے نازل ہوا۔ وہ آپ کی وحی مبین ہے جس نے قرآن مجید حقائق اور معارف کو از سر نو روشن کیا۔

پھر جو مسند خلافت پر نظر ڈالی۔ تو حضور کی بزرگی اور عظمت کا اہم میرے دل کو کشتی نوح بنا کر دارالامان قادیان میں لے گئی۔ یعنی میں نے آپکے کمترین خادموں میں تصور کیا۔

عنقریب بشرف بارگاہ والی پاکر وہ باتیں عرض کرونگا جو تاریکی کے غاروں کی طرح میری سد راہ تھیں۔ اور جن کو عبور کرنے کا خیال وہم و گمان میں بھی نہ آتا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نور وحی کی شمع ایمن میرے ہاتھ دیدی تو میں تمام ظلمات اور تاریکیوں کو پھاڑتا ہوا دارالسلام میں داخل ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اب آخر حضور کے قیمتی وقت کا پاس ادب رکھ کر اس سے زیادہ نہیں چاہتا کہ یہ خط بیعت ہو کر در سرائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء

اہلحدیث کا ناپاک الزام

اہلحدیث ۱۰ دسمبر ۱۹۲۰ء میں امام جماعت احمدیہ کے متعلق یہ افترا پردازی کی گئی تھی۔ کہ آپ نے ایک شخص مرزا احمد جان صاحب ... کو ایک ... کے ذریعہ مولوی ثناء اللہ کو ہلاک کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس کے جواب میں ۲۴ دسمبر کے الفضل میں بتایا گیا کہ اہلحدیث سے مرزا احمد جان کے احمدی ہونے اور امام جماعت احمدیہ سے تعلق کا ثبوت مانگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس افترا پردازی کی قلعی کھول دی۔ تو اب ۷ جنوری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی جماعت کو اپنی تائید کرنے کے متعلق تحریر یہ لکھ دینا کافی سمجھا ہے کہ:۔

"اس حملے کا جواب دینا تو ہمارے حال کا کام ہے؟"

اور اس ذمہ داری کے متعلق جو اس الزام کو شائع کرنے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتی ہے۔ اور جس سے کئی لاکھ کے واجب الاطاعت امام پر نہایت ناپاک الزام لگا کر جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کی سخت دل آزاری کی گئی ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

"اس مضمون کو ہم نے قابل تحقیق لکھا تھا قابل تصدیق نہیں۔ اسلئے خلیفہ قادیان سے بطور سوال اور استفسار کے لکھا تھا کہ میاں محمود جواب دیں کہ کیا سچ ہے۔"

اور پھر اپنے حسب ذیل الفاظ پیش کرکے کہ "ہمیں ایک مراسلت پہنچی ہے۔ جو بغرض استفسار درج ذیل ہے" لکھا ہے کہ "اس کلام میں استفسار کا لفظ صاف دلالت کرتا ہے کہ ہم نے اس مراسلت کو نہ تصدیق کرکے لکھا نہ صحیح جان کر بلکہ میاں محمود سے استفہام کیا۔ کہ اس قصے کی اصلیت کیا ہے۔"

لیکن ہر ایک سمجھدار شخص جانتا ہے کہ کسی الزام اور پھر قتل کے سے خطرناک الزام کی تحقیق کرنے کا یہ طریق نہیں ہے کہ اسے اخبار میں شائع کرکے ہزاروں لوگوں میں پھیلا دیا جائے۔ بلکہ اس کا طریق یہ ہے کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ اس خبر کا لانیوالا کون ہے۔ اور اس کے پاس اس کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ اگر اسکے بیان میں کوئی حقیقت معلوم ہوتی ہو۔ تو پھر جس شخص پر الزام لگایا گیا ہے۔ اس سے دریافت کیا جائے۔ جناب جیسا کہ مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ سے استفسار کیا ہے۔ اگر ان کی غرض حق جوئی تھی۔ تو کیوں انہوں نے پہلے یہ تحقیق نہیں کی کہ اس خبر کو جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ احمدی بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر کیوں وہ ... اس کی تحقیق کرتے۔ اگر کوئی شبہ پیدا ہوتا تھا تو کیوں پہلے امام جماعت احمدیہ سے اس کے متعلق دریافت نہ کیا۔ اور جھٹ اخبار میں شائع کردیا۔ ان کا فرض تھا کہ جیسا وہ ایک الزام کو تحقیق طلب سمجھتے ہیں۔ تو پہلے اس کی تحقیق کر لیتے۔ اور پھر اخبار میں درج کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اخبار میں شائع کرکے لکھ دیا۔ کہ تحقیق کے طور پر شائع کیا گیا۔ حالانکہ تحقیق کے لئے اخبار میں شائع کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ تحقیق کا تعلق سوائے امام جماعت احمدیہ کے اہلحدیث کے پڑھنے والوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ذرہ بھی نہیں تھا۔ اور امام جماعت احمدیہ سے اس کے متعلق استفسار کرنے کے ایسے طریق موجود تھے۔ جن سے کام لیتے ہوئے غیر متعلق لوگوں تک اس بات کو پہنچانے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ نے کسی ایسے طریق سے ہرگز کام نہیں لیا۔ اور جھٹ اس ناپاک الزام کو اپنے اخبار میں درج کرکے مشہور کردیا۔ اگر وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے اسکے متعلق دریافت کرتے۔ اور انہیں کوئی جواب نہ ملتا۔ یا ایسا جواب ملتا۔ جو ان کی تسلی کا موجب نہ ہوتا۔ تو پھر ان کا حق تھا کہ اس کو اپنے اخبار میں جگہ دیتے۔ لیکن موجودہ صورت میں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کی اصل غرض افترا پردازی کی اشاعت سے صرف یہی تھی کہ کئی لاکھ کی معزز جماعت کے واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے خلاف عوام میں ناپاک خیالات پیدا کریں۔ اور استفسار و تحقیق غرض بتانا محض ایک ایسا بہانہ ہے۔ جو بالکل لغو اور بیہودہ ہے۔ اور ان کے سے کیرکٹر والے لوگ اس بہانہ کو ہمیشہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔

پھر ہم کہتے ہیں۔ اگر اخبار میں شائع کرنے کی غرض تحقیق اور استفسار ہی تھی۔ تو کیا مولوی ثناء اللہ نے وہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے پاس براہ راست بھیجا۔ تاکہ آپ اس کا جواب دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے پاس اس پرچہ کا بھیجنا تو الگ رہا۔ ہمارے دفتر میں بھی جہاں تبادلہ میں باقاعدہ اہلحدیث آیا کرتا ہے۔ یہ اس وقت نہ آیا۔ اور ہمیں بھی دوسری جگہ سے لیکر پڑھنا پڑا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس الزام کو شائع کرنے کی غرض تحقیق اور استفسار بتانا محض بہانہ ہے۔ اصلی غرض صرف یہ تھی۔ کہ یہ افترا لوگوں میں پھیلا دیا جائے۔ اور جو جواب ہماری طرف سے دیا جاویگا۔ چونکہ وہ اہلحدیث کے خریداروں تک تو پہنچیگا نہیں۔ اسلئے لوگوں میں یہ خیال رائج ہو جاویگا۔ کہ واقعہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قتل کے متعلق امام جماعت احمدیہ نے کوئی سازش کی تھی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اس افترا پردازی کو شائع کرنے کی غرض تو مولوی ثناء اللہ یہ بتلاتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ سے اسکے متعلق تحقیق کرانا منظور تھا۔ لیکن اخبار کو شائع کرکے ادھر ادھر تو پھیلا دیا جاتا ہے۔ مگر آپ کو اطلاع تک نہیں دی جاتی۔ اور پرچہ کی شکل نہیں دکھائی جاتی ہے۔ اس صورت میں کون شخص ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ کی اس بات پر اعتبار کرسکے کہ انہوں نے اس گندے الزام کو تحقیق اور استفسار کے طور پر شائع کیا تھا۔ کیونکہ اس کے لئے ضروری تھا کہ سب سے پہلے وہ پرچہ حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بذریعہ رجسٹری پہنچایا جاتا نہ کہ دوسرے لوگوں میں تو اسے شائع کردیا جاتا۔ اور آپ کو اس کی خبر بھی نہ پہنچائی جاتی۔

پھر ہم پوچھتے ہیں۔ جبکہ مولوی ثناء اللہ نے اس الزام کو شائع کرتے ہوئے اس کی نسبت اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ:۔

"یہ اس قسم کی باتیں عموماً راز میں ہوا کرتی ہیں۔"

تو پھر انہوں نے اس نقل لفظ کے ذریعہ یہ خیال کیا کہ ایسی رازکی بات کے متعلق اخبار میں اشتہار کرنے سے انہیں جواب مل جائیگا۔ راز داری کی باتوں کے متعلق اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو کہ ہے۔ تو راز دارانہ طریق سے ہی پوچھا جاتا ہے۔ اور راز دارانہ رنگ میں ہی اُسے بتایا جاتا ہے نہ کہ ایسے امور کے متعلق اخباروں میں اشتہار شایع کئے جاتے ہیں۔

پس اس الزام کو رازکی بات سمجھ کر اخبار میں اسکا درج کرنا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس کی غرض تحقیق یا استفسار کرنا نہیں تھی۔ بلکہ اس راز کو افشا کرنا تھی۔ اور شایع کرنیوالا اس راز افشائی کو بڑا کارنامہ سمجھ رہا تھا۔ اور اب اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ کا یہ کہنا کہ:۔

"ہم نے اس معاملہ کو بلا تصدیق کرکے لکھا صحیح جان کر"

بالکل بیہودہ بات ہے۔ اگر فی الواقعہ انہوں نے اس کو صحیح جان کر نہیں شایع کیا تھا تو کیوں اس راز دارانہ بات کی تحقیق انہوں نے راز میں رکھ کر نہ کی۔ اور کیوں اسے عوام تک پہنچا دیا۔ ان سب امور پر نظر کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس الزام کو عوام میں پھیلانے اور شہرت دینے کی غرض سے شایع کیا گیا تھا اور گو مولوی ثناء اللہ صاحب غالباً خود بھی جانتے تھے۔ کہ یہ بات محض جھوٹ ہے۔ مگر ایسا طریق اختیار کیا گیا۔ جس سے لوگ یہ خیال کریں کہ یہ خبر واقعہ میں کچھ حقیقت رکھتی ہے۔

اگرچہ مولوی ثناء اللہ نے ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں اس جھوٹے الزام کو شایع کرنے کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ لیکن جہاں ان کی یہ سب کوشش فضول ہے۔ وہاں اس مضمون سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ الزام غلط نہیں ہے۔ بلکہ درست ہے چنانچہ اپنے مضمون کے اخیر میں سب سے ذیل نوٹ لکھتے ہیں:۔

"سید احمد قنوجی توجہ کرکے مرزا احمد جان سے ان کی سابقہ مرزائیت کا ثبوت دلا دیں۔ ورنہ ان کی روایت بے ثبوت رہیگی"

یہاں مولوی ثناء اللہ نے یہ نہیں لکھا کہ اگر سید احمد قنوجی نے احمد جان کی سابقہ مرزائیت کا ثبوت نہ دیا۔ تو اس کی روایت جھوٹی ثابت ہوگی۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ "ان کی روایت بے ثبوت رہیگی" گویا بات تو سچی ہے۔ گو اس کا ثبوت مہیا نہیں ہو سکتا۔

کیا اس قسم کے الفاظ کی موجودگی میں بھی مولوی ثناء اللہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ لوگوں کے دلوں پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت درست ہے۔ اور کیا وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہو سکتے ہیں۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے اس الزام کو ایسے طریق پر شایع کیا ہے۔ جس سے لوگوں پر یہ اثر ہو۔ کہ یہ روایت درست ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے خلاف ناپاک خیال پیدا کرنے کے لئے شایع کیا ہے۔ اسکے سوا ان کی اور کوئی غرض نہ تھی۔ اور ان حالات میں جبکہ وہ اسکے خلاف ثبوت نہ بہم پہنچا ہیں۔ ہمارا حق ہے کہ ہم کہیں کہ اس افترا پردازی میں وہ خود بھی شامل ہیں۔ اور وہ تو اہل حدیث ہیں کیا ان کو یہ حدیث بھول گئی ہے کہ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع۔ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اسقدر ہی کافی ہے۔ کہ وہ ہر ایک سنائی بات کو آگے دوسروں کو سنا دے۔ پھر جب زبانی بیان کرنے والے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فتویٰ ہے۔ تو اس شخص کا کیا حال ہے۔ جو ایسے خطرناک الزام کو اخبار میں شایع کرتا ہے۔

کلمہ میں رسول کریم کے نام کی شمولیت

اخبار پرکاش لاہور ۹ جنوری میں "مہاراجہ کولاپور کو اسلام کی دعوت" کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مہاراجہ نے اسلام کی دعوت دینے پر جو سوال کئے ان میں سے سب سے بڑا زبردست سوال یہ تھا کہ:۔

"اگر محمد کو انسان کہتے ہو تو میں مانتا ہوں بیشک انسان تھے اور بڑے عقلمند اور مدبر شخص تھے لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان کو خدا بنا کے بٹھایا ہوا ہے"

اس کی تائید میں پرکاش لکھتا ہے۔:۔

"اس میں شک نہیں کہ اسلام اصولی طور پر تو حضرت محمد کو انسان کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن عملی طور پر انھیں افضل خدا کا درجہ دے رکھا ہے۔ اسلام کے کلمہ میں خدا کے ساتھ حضرت کا نام شامل ہے کوئی انسان توحید پرست نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ حضرت کو خدا کا رسول تسلیم نہ کرے"

یہ بیجا اور نادرست ہے۔ کہ اسلام اصولی طور پر آنحضرت کو انسان مانتا ہے۔ بلکہ فرعی طور پر بھی۔ مگر یہ غلط اور سراسر غلط ہے۔ کہ عملی طور پر مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا یا خدا کا شریک سمجھتے ہیں۔ پرکاش نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کلمہ شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا شامل ہونا بتایا ہے۔ لیکن یہ اسکی جہالت اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ کلمہ کے معنی جانتا۔ تو ہرگز ایسی بیہودہ بات نہ لکھتا۔ کیونکہ کلمہ جو اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی الہی صفت منسوب نہیں کی گئی۔ جس سے آپ کی خدائی ظاہر ہوتی ہو۔ بلکہ کلمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ "لا الہ" یعنی معبود کسی کی پرستش کرنی نہیں چاہیئے۔ صرف ایک ہی ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اپنے کمالات ذاتیہ وصفاتیہ کے محض "عبدہ" ہیں۔ اور جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے۔ وہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کلمہ میں رسول کریم کو خدا یا خدا کا شریک نہیں قرار دیا گیا۔ بلکہ تو ایسا ہی اعلیٰ طریق سے اس خطرہ کا ہمیشہ کے لئے سد باب کر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی آپ کو اسی طرح معبود نہ قرار دے لے۔ جس طرح اور کئی انسانوں کو بعد میں آنیوالوں نے قرار دے لیا۔ کیونکہ خدا کے ایک ہونے اور رسول کریم کے خدا کا بندہ ہونے کا اقرار ہر ایک مومن کے لئے ضروری رکھا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ جو خدا کو ایک مانتا ہے اور رسول کریم کو خدا کا بندہ سمجھتا ہے۔ وہ ہرگز اس جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا کہ رسول کریم کو خدا بنا کے بٹھائے۔ کیونکہ عبد اور معبود کا فرق ظاہر و باہر ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں عبودیت کے ساتھ ایک اور صفت بتائی گئی کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی کسی کے بھیجے ہوئے کو اصل نہیں دے لیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو ایک انسان کو خدا کا بھیجا ہوا یعنی رسول مانتا ہے وہ بھی اس رسول کو خدا نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسکے متعلق یہ کہنا کہ وہ چونکہ ایک شخص کو خدا کا رسول مانتا ہے اسلئے وہ اسے خدا یا خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ سخت نادانی ہے۔ باقی رہا یہ کہ جب تک رسول کریم کی رسالت پر کوئی ایمان نہ لائے۔ اسوقت تک توحید پرست نہیں ہو سکتا۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ خدا کے حسن و جمال قوت و شوکت

کلام الامام

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کے خطبہ نکاح پر حضور نے بعد تلاوت آیات مسنونہ فرمایا:

خدا تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی بخششیں اتنا وسیع حلقہ رکھتی ہیں بلکہ ان کو حلقہ نہیں کہنا چاہیئے کہ حلقہ حد پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی انسان ان کی حد بندی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کا فضل کسی بندے پر ہوتا ہے۔ جب کسی خدائی نعمتوں سے انسان انکار نہیں کرتا۔ خدا اس سلسلہ کو بند نہیں کرتا۔ اسکے انعامات پر اگر نظر کی جائے۔ تو حیرت آتی ہے کہ کیسے کیسے ذرائع سے وہ دیتا ہے۔ انسانی حد میں انسانی نظر میں محدود ہیں پڑے بیٹھے بادشاہ دنیا میں لوگوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن ان کی خوشی کی شکل غیر لوگوں کو نہیں پہنچتی۔ انعامات ایسے محدود ہوتے ہیں اور نتائج ایسے خراب کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ فوجوں میں لوگ شامل ہوئے۔ خوشیاں منائیں۔ قربانیاں کیں مگر کیا نتیجہ نکلا۔ ہزاروں لاکھوں انسان جو مر گئے گورنمنٹ بھلا ان کو کیا انعام دے سکتی ہے۔ بہت بڑی قدردانی کی تمغہ منظور کیا۔ مرنے والا مر گیا۔ اب یہ تمغہ اسکے کس کام۔ مگر جو خدا کے ہو جاتے ہیں۔ ان کے اوپر جو خدا کی بخششیں ہوتی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلتی ہیں۔ اور کوئی حد بندی ان کی نہیں ہوتی۔

نادان کہتا ہے کہ محدود اعمال کے نتائج غیر محدود کیوں ہوں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ محدود کے نتائج غیر محدود نہیں بلکہ غیر محدود ہستی کی طرف سے غیر محدود انعام ملتے ہیں۔ معترض انسان کو دیکھتا ہے۔ جیسے ملنے کو نہیں دیکھتا۔ جہاں دو ہستیوں کا معاملہ ہو۔ تو بڑے کی جانب نظر کی جاتی ہے۔ پس جب خدا اور بندے کا معاملہ پیش ہو تو نادان یہ کیوں نہیں دیکھتا کہ بندے کے ساتھ معاملہ کرنے والا کون ہے۔ وہ خود بھی غیر محدود اسکے انعامات بھی غیر محدود۔ کوئی نعمت ایسی نہیں۔ جس کی نسبت خدا نے فرمایا ہو کہ میں یہ نہیں دونگا۔ دنیا کے بادشاہوں کی طرف سے ایسی تقسیم اور حد ہوتی ہے۔ مگر خدا کی طرف سے کوئی حد نہیں۔ معرفت یہ ہے کہ انسان قابلیت اور اہلیت دکھائے۔ بادشاہت کی ضرورت ہے۔ بادشاہت دیگا۔ اگر علم کی ضرورت ہے علم دیگا۔ اگر غیب کی ضرورت ہے تو اسے بھی اس موقعہ پر حوالہ کر دیتا ہے۔ جتنے غیب کی ضرورت پیش آئے۔ اتنا اس وقت دے دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں سب نمونے موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کتنے لوگوں نے مخالفت کی۔ مگر مخالفت کا نتیجہ کیا ہوا۔ حضور کی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی۔ تمام مقابل پر کھڑے ہوئے۔ اور حضرت صاحب کو جاہل کہا۔ خدا نے فرمایا اگر یہ جاہل ہے تو ہم اسے اپنے خزانے سے علم دیتے ہیں اب آؤ اور مقابلہ کرو۔ چنانچہ حضور نے انعام پر انعام مقرر کرکے کتابیں لکھیں۔ اور تحدی کی مگر ان کی مثل لانا تو بجا ان میں سے کوئی علم سے کوئی مقابلہ پر نہ آسکا۔

کچھ عرصہ ہوا۔ ایک انگریز آیا۔ میں نے اسے پوچھا کہ مشاہدہ بڑی چیز ہے یا قیاسی بات۔ کہنے لگا مشاہدہ۔ اسے میں نے کہا۔ معجزات پر آپ کو شک ہے۔ اگر ان کا مشاہدہ آپ کو ہو جائے۔ تو پھر آپ کو ماننا پڑیگا۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کیا قرآن میں جو کچھ ہے۔ اس کا مشاہدہ ہو سکتا ہے کہا ہو سکتا ہے۔ دیکھو یہ کلام معجزہ ہے۔ کہ اسکے مقابلہ میں کوئی کلام نہیں لا سکتا۔ یہ معجزہ اس زمانہ میں بھی دکھایا گیا چنانچہ حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا۔ اور انعام پر انعام مقرر کرکے اپنی کتاب کی مثل لانے کا چیلنج دیا۔ چنانچہ وہ کتابیں اب بھی لاجواب پڑی ہیں۔ آپ کو بھی عربی دانی کا دعویٰ ہے۔ آپ ہی ہمت کریں۔ یہ ایسا خزانہ تھا کون ان خزانوں کی حد بندی کر سکتا ہے۔ کیا کسی بندے کو کوئی بادشاہ یہ علم دے سکتا ہے وہ تو اپنے لئے بھی نہیں لا سکتا۔ بادشاہ جرنیلوں کو بھیجتے ہیں۔ اور وہ میدان جنگ میں مارے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندے کو بھیجتا ہے اور ساتھ ہی اعلان فرماتا ہے کہ بچایا جائیگا۔ پھر وہ بندہ باوجود معاندین کی سخت مخالفتوں اور کوششوں کے ان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

مولوی عمر الدین صاحب ہماری جماعت کے نہایت جوشیلے اور مبلغ ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے میں مولویوں کا مداح تھا۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی سے تعلق تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور عبد الرحمن سیاح آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ مرزا صاحب کو چپ کرانے کی کیا تجویز ہو۔ عبد الرحمن نے کہا اس کا بتاتا ہوں۔ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں مباحثہ نہیں کروں گا اب انہیں مباحثہ کا چیلنج دیدو۔ اگر تو وہ تیار ہو گئے۔ تو انہیں ان کا قول یاد دلا کر نادم کیا جائے۔ کہ ہم پبلک کو بتا سکیں گے کہ آپ کو اپنے قول کا پاس نہیں۔ اور اگر مباحثہ سے انکار کیا تو ہم اعلان کر دینگے کہ دیکھو ہمارے مقابل پر آنے کی طاقت نہیں۔ میں (عمر الدین) نے کہا۔ مجھ کو تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کا یہ معاملہ ایسی جلدی ختم ہو جائے۔ پھر وہ کہنے لگے۔ تمہیں کیا معلوم۔ ہم یہ سب تدبیریں کر چکے ہیں۔ کوئی بیس برس کا عرصہ ہوا یہ سنتے ہی مولوی عمر الدین کہتے ہیں کہ میرے دل پر حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اثر ہو گیا۔ کون دنیا کا بادشاہ ہے جو کسی کی نسبت تو کجا اپنی نسبت بھی تحدی کے ساتھ اعلان کر سکے کہ میں بچایا جاؤنگا۔ مگر خدا اپنے بندے کی زبان سے لوگوں کو چیلنج دیتا ہے کہ تم فرادیٰ فرادیٰ اور پھر اکٹھے میرے خلاف منصوبہ بازی کرلو اور میرے گرد کے لوگ بھی میرے فدائی ہو جائیں۔ سب سے بچایا جاؤنگا۔ واللہ یعصمک من الناس ولو لم یعصمک الناس۔ الناس میں سب ہی شامل ہیں۔ اپنے بیگانے گھر کے لوگ۔ گھر سے باہر کے لوگ۔

غرض خدا کی نعمتوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ دیکھو انسان کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اس کی باتیں مانی جائیں اور مقبولیت حاصل کریں۔ مگر یہ کوئی انسان دنیا میں اپنے زور اور قوت سے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ظاہری جسم پر قبضہ ہوگا۔ مگر دلوں پر قبضہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا اپنے رسول کو اس انعام سے بھی ممتاز کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"

کئی باتیں ہوتی ہیں۔ جو دنیا کے لئے مفید ہوتی ہیں مگر رسم و رواج کے خلاف ہوتی ہیں۔ اسلئے پہلے انکار ہوتا ہے۔ لیکن آخر لوگ مان جاتے ہیں۔ مثلاً سر سید احمد خان نے کہا کہ انگریزی پڑھنی چاہیئے۔ ابتدا میں بہت سے بعض لوگوں نے مخالفت کی۔ لیکن یہ وہ بات تھی جس کی مانگ میں زمانے کے حالات تھے۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہمارے ہمعصر انگریزی پڑھ کر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ملازمت بھی بغیر انگریزی پڑھے کے نہیں مل سکتی تو آخر سب کو ماننا پڑا۔

اب یہ کامیابی جو ہے معجزہ نہیں۔ خلاف نہیں۔ یہ کوئی بیماری پانے والا زیادہ سے زیادہ ایسا ہی کر سکتا ہے۔ جس سے دنیا کے خیالات و پیشگوئیاں ہوا۔ خدا کی طرف سے وہ باتیں پیش کیا گیا۔ جو کہ لوگوں کے خیالات اور رسم و عادات کے خلاف ہو وہ ہے۔ اس کے لئے لوگ تیار نہ تھے۔ اور خدا بتانے کے علاوہ ایسے لفظ بھی ہیں۔ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کے مسلمان بھی قائل نہ تھے۔ اور دوسرے مذاہب والے تو اس سے پیشگوئی کا سلسلہ بند کر چکے تھے۔ پھر یہ مسئلہ ہے۔ دوسرے لوگ ایسی کرشمہ کے ماتحت تو رسول کے ماتحت ہی مسلمان ہی کی رحیم الزامی تعلیم اور خواب وغیرہ کو سب سے پہلے دنیا نے نہ مانا۔ اور بعض لوگوں کو خواب کر کے دکھا دیا۔ اور جب ان خیالات کے حضرت صاحب نے ثابت کر دیا کہ الہام و وحی کا سلسلہ جاری ہے۔ اور وہ دماغی باتوں سے بالاتر ہے۔ تو بعض ما سوا کئی دنیا پھر چلی۔ اس کے مقابل چلتے ہیں۔ وفات مسیح کا حضرت صاحب کا بڑا کام نہیں۔ بلکہ سب سے مشکل تھا۔ جو آپ نے کئی لاکھوں کی جماعت سے منوا لی۔ اور بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کونسا بڑا کام کیا۔ وفات مسیح تو سرسید بھی مانتا تھا۔ اور اس کے ساتھ والوں کی بہت سی تعداد مانتی ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ وفات مسیح تو آپ کی راہ میں درمیانی روک تھی۔ جس کا ہٹانا بڑا کام تھا۔ اور آنحضرت کے بعد نبوت کا اجرا ہو جو آپ نے کیا ہے۔

الغرض خدا تعالیٰ کی رحمتیں بہت وسیع ہوتی ہیں اس کے انعامات کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے تمام کاموں میں انسانوں کی نظر خدا ہی پر پڑنی چاہئے۔ کیونکہ سب چیزیں زوال پذیر ہیں۔ مگر خدا کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ بعض لوگوں کو اپنے علم پر غرور ہوتا ہے۔ بعض کو دولت ہے۔ مگر کیا معلوم کہ شام کو ایک شخص دولتمند سوئے اور صبح فقیر ہو۔ ابھی ایک عالم فاضل سمجھا جاتا تھا قریب ہے کہ پاگل ہو۔ اور دوسرے روز پاگل ہو جائے۔ ۱۹۱۶ء میں میں نے ایک رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک بڑا شخص ہے جس کی شکل مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی سے ملتی جلتی ہے۔ اور وہ پاگل ہو گیا ہے۔ اتنے میں میں نے

دیکھا کہ ابلیس حملہ کرتا ہے۔ میں بار بار لاحول پڑھتا ہوں۔ وہ رکتا نہیں۔ آخر اعوذ پڑھا۔ تو وہ دور ہوا۔ اس وقت کسی کو معلوم تھا کہ سید محمد احسن کی یہ حالت ہو جائیگی۔ غرض علم وغیرہ ایک دم جاتے رہتے ہیں۔ البتہ جس کی نظر خدا پر ہو اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا۔ دیکھو ہزاروں پڑے ہیں کوئی ان کو پوچھتا نہیں۔ مگر [illegible] انبیاء کو پوچھو تو علماء وغیرہ کے خزانے سے علم اور وہ ہر وقت خدا کے خزانے سے حصہ پاتے تھے۔ پس خوب یاد رکھو کہ پریم بھی برکت ہو سکتا ہے کہ خدا پر نظر ہو۔ یہی ایک چیز ہے جو قائم رکھنے والی ہے۔

تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ موجود ہے آپ نے ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رکھا اور آخر میں الحمد للہ تا اول و آخر خدا پر نظر رہے۔ دنیا میں سب سے خاتم کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ ایک قوی کا زور شہوت۔ دوم منیہ دونو موقعہ پر رسول اللہ نے تعلیم دی۔ کہ خدا کا نام لو۔ اور اس سے طاقت و حفاظت چاہو۔

یہی شادی و بیاہ کا مطلب ہے۔ کسی کو انجام کیا معلوم۔ ممکن ہے۔ انسان جسے رحمت سمجھتا ہو۔ وہ زحمت ہو جائے۔ جیسے نعمت خیال کیا وہ لعنت بن جائے۔ اس موقعہ پر بھی یہی تعلیم دی کہ خدا پر نظر رکھو۔ اور اسی کی حمد کرتے ہوئے اس سے استقامت و استطاعت چاہو اور اے لوگو تقویٰ کرو۔ کس کا؟ رب کا۔ کیوں؟ وہ ربوبیت کرنے والا ہے۔ رب بھی تمہارا رب جس نے تم کو بھی پیدا کیا۔ اور تمہارے بڑوں کو بھی اور پھر آئندہ بھی وہی خالق ہے۔ نکاح میں تین باتیں ہیں:

(۱) تمہاری قوتیں اس قابل ہوں کہ نکاح کرو۔ اور اس خاص عورت سے نباہ کر لو۔

(۲) بیوی کی قوتیں نکاح کے قابل ہیں۔ اور وہ تمہارے ساتھ نباہ کر سکتی ہے۔

(۳) دونو کے ملاپ سے جو نتیجہ نکلیگا۔ وہ بابرکت ہوگا۔

اب یہ تین چیزیں ہیں۔ کس کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت کیا نتیجہ نکلیگا۔ انسان سمجھتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ دیکھ بھال لیا ہے۔ مگر نتیجہ کچھ اور نکلتا ہے۔ بعض اوقات دوسرے کی نسبت خدا نہیں ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات خود اپنی نسبت یعنی انسان سمجھتا ہے آپ کو ایسا [illegible] سمجھتا ہے اور دراصل نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے میں یہ کام کر سکتا ہوں اور کر کچھ بھی نہیں سکتا۔ اسی طرح بعض عورتیں بڑی ہوشیار سلیقہ بھی ہے۔ مگر نکاح کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور نقص نمایاں ہوتا ہے۔ یا آپس میں موافقت نہیں۔

اور بعض وقت یوں ہوتا ہے۔ کہ میاں بیوی کا عاشق اور بیوی میاں پر قربان۔ مگر اولاد خراب ہو جاتی ہے بس نکاح کا مطلب سوائے اس کے کیا ہے۔ کہ خدا ہی سے مدد چاہی جائے۔ اور اسی پر بھروسہ رکھیں۔ وہ اس کے [illegible] کے لئے نظر ہو سکے۔ وہ سب نقصوں کو دور کر سکے۔ اور نیک نتیجہ نکالے اسی لئے ان آیات میں یہ تعلیم دی۔ کہ جن باتوں کی نسبت تمہیں خدشہ ہو سکتا ہے۔ وہ تینوں خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اس نے تمہیں بھی پیدا کیا۔ (خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منها زوجها و بث منهما رجالا کثیرا و نساء) پس اسی خالق کے سامنے جھکو۔ یہی سب کام کا منبع ہے۔ اور یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ملی۔

یہ آیات بظاہر کس قدر مختصر ہیں۔ مگر ان میں وہ خزانے مخفی ہیں۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ جب میں خطبہ نکاح کیلئے کھڑا ہوتا ہوں۔ نئے سے نیا مضمون سوجھتا ہے۔ اگر کوئی غور کرنیوالا ہو۔ تو یہی معجزہ اسلام کی سچائی کیلئے زبردست ثبوت ہے تین آیتیں رسول کریم نے نکاح پر فرمائی۔ اور ان تین آیتوں کی تفسیر ختم نہیں ہو سکتی۔

اسکے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا۔ (الفضل)

الفضل اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر

الفضل کا موجودہ کاغذ بعض احباب کو پسند نہیں۔ مگر اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے مجبوری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ چھ روپے کا کاغذ لگایا جائے۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر الفضل چھاپا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ خریدار موجودہ سے دگنے ہو جائیں۔ فی الحال تو جتنے خریدار ہیں ان کی آمد۔ خرچ سے (جو نہایت کفایت کیا جاتا ہے)

نامہ صادق از امریکہ

یہ خط جناب مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ذیل مضمون سالانہ جلسہ پر سنانے کے لئے بھیجا تھا جو ۲۸ دسمبر کو سنا دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

خلافت محمود میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک سال اور [illegible] میں رہنے اور زندگی بسر کرنے کی توفیق دی۔ آج آپ [illegible] دور بیٹھا ہوں اور بال بچوں سے جدا دور ہوں کہ اگر [illegible] آپ صاحبان پر سورج [illegible] ہے تو یہاں شب ہے۔ اگر [illegible] اگر آپ پر رات ہے۔ تو یہاں [illegible] ہوتا ہے۔ جیسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و [illegible] رات [illegible] تبلیغ اسلام پر بھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ اگر مشرق کے مبلغین پر رات پڑ جاتی ہے تو مغرب کے مبلغین مصروف بہ تبلیغ ہوتے ہیں اور جب مغرب کے مبلغین اپنا کام ختم کرتے ہیں۔ تب مشرق کے مبلغین لیکچروں کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی غروب نہ ہونیوالا سورج باآواز بلند خلافت محمود کی تصدیق کر رہا ہے۔ صداقت کی اشاعت کے واسطے [illegible] صادق مغرب پر چمک رہا ہے۔ سوچو اور غور کرو۔ کیا [illegible] کے لئے یہ خدمت دین اسلام کسی کو حاصل ہو سکتی ہے۔

میں کیوں قادیان سے باہر ہوں

میں تو قادیان ہی میں بہشت [illegible] قادیان میں رہنے اور مسیح موعود کے قدموں میں دفن ہونے کی خواہش رکھتا تھا۔ اور ہوں۔ پھر کیوں میں قادیان سے اتنا دور ہوں۔ میری سمجھ میں بھی نہ آتا تھا کہ کوئی شخص کس طرح قادیان سے باہر رہ سکتا ہے۔ میں ان لوگوں کو طعن اور ملامت کرتا تھا جو قادیان میں نہ رہتے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ اس کی سزا ہو۔ مگر تسلی ہے۔ تو اس امر میں کہ جس کی خاطر قادیان میں رہتا تھا۔ اسی کی خاطر قادیان سے باہر آیا ہے۔ گویا آیۃ شریفہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ۔ کی عملی تفسیر عاجز کی زندگی میں ظاہر ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

انگلستان کی رہائش

تین سال کا عرصہ عاجز ملک انگلستان میں رہا۔ اور اس عرصہ میں جو کچھ کام کیا یا ہوا۔ وہ سب رپورٹوں میں چھپتا رہا ہے۔ اسکے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک کے حضور میں دعا ہے کہ اس زندگی کی نیکیاں قبول ہوں۔ اور بدیاں معاف ہوں۔ وھو یحب المحسنین۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ لندن مشن کی بنیاد ایسی مستحکم ہو گئی ہے کہ وہاں کا کام انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن ترقی کرے گا۔ اور کبھی منتشر نہ ہو گا۔

گو ابتداء میں لندن کے وقت میں بہت [illegible] جنگ عظیم کے زمانہ میں آیا تھا [illegible] تھا۔ کہ [illegible] پر تعارض [illegible] کا خوف ظاہر کرتے تھے۔ اور لندن کی زندگی ایسی تھی۔ کہ ہر شب دشمنوں کے ہوائی جہازوں کے بم گرنے کا خطرہ رہتا تھا۔ لیکن اب جب میں لندن کی سہ سالہ زندگی کی طرف نگاہ کرتا ہوں۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایام بہت آرام اور راحت کے ساتھ گذرے۔ اس راحت کے عطا کرنے میں بہت سا حصہ [illegible] اور مخلص رفیق کی قابل قدر رفاقت کا تھا۔ قاضی عبداللہ صاحب علاوہ تبلیغی کاموں کے تمام انتظام خانہ داری کا کرتے۔ اور چونکہ وہ مجھ سے قبل ایک عرصہ سے انگلستان میں رہتے تھے۔ ان کی واقفیت تمام امور میں بڑی بھاری تھی۔ جس سے مجھے مدد ملی۔ اور میں بے فکری کے ساتھ تحریر کے کام میں یا سیر اور ملاقاتوں میں مصروف رہتا۔

لندن میں میرا سردی سے ایسا نقصان تھا کہ موسم سرما میں کسی ایسے شہر کو چلا جاتا تھا۔ جہاں سردی کم پڑتی ہو۔ اور قاضی صاحب کی رفاقت کے سبب یہ امر بہت آسان ہوتا تھا۔ کیونکہ میرے باہر جانے کے زمانہ میں وہ لنڈن کے کام کو سنبھالے رہتے تھے۔ علاوہ اس کے لنڈن میں خود برٹش رعایا ہونے کے سبب ہر طرح کی آزادی حاصل تھی۔

انگلستان سے روانگی کے وقت ایک کثیر تعداد دوستوں کی میری جدائی پر چشم پر آب تھی۔ اور ان کے محبت بھرے ایڈریس اور خطوط اب تک میرے پاس ہیں۔

انگلستان سے نکلا ہی تھا۔ نئے تکالیف کا آغاز ہوا۔ اور آج تک کہ انگلستان سے نکلے ہوئے چھ ماہ گذرے ہیں ہنوز وہ آرام مجھے حاصل نہیں ہوا۔ جو وہاں تھا۔ میں اسپر شاکی نہیں۔ ہر حال میں خوش ہوں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی زندگی بسر کرنے کو طیار ہوں۔ بارہا اس راہ میں میں اپنے لئے موت کو اختیار کر چکا ہوں۔ اور اب بھی ہر وقت مرنے کو تیار ہوں۔ مگر بقول خلیل صادق شاید ہمارے خون ایسے خوش قسمت نہیں کہ شہادت کا شرف ہمیں حاصل ہو۔

ذکر حبیب

اگر ان ہوٹلوں کا تذکرہ ہے تو صرف احباب کی اطلاع کے لئے اور آیندہ مشنریوں کی واقفیت بڑھانے کے لئے۔ ورنہ اپنے لئے تو آرام اور تکلیف اس راہ میں سب یکساں ہو چکے ہیں ؎

ہے محبت [illegible] آثار [illegible]
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

وہ پیارے مسیح کی مقدس مجلسوں اور پاک صحبتوں کی لذت جب میرے لئے باقی نہیں رہی۔ تو وہ کونسا آرام اور خوشی ہے۔ جس کی خواہش مجھ میں ہو۔ مجھ سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہے۔ جس نے خدا کے پاک مسیح نبی اللہ کے نبی احمد محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی پرلطف صحبتوں کو حاصل کیا۔ حضر میں اور سفر میں۔ مسجد میں اور بازار میں آبادی میں اور جنگل میں۔ دن میں اور رات میں اس کی پیاری باتوں کو سنا۔ اس کی [illegible] احسان کے کلمات [illegible]

"مفتی صاحب آپ میرے ساتھ اندر چلئے۔ میں نے آپکے واسطے آموں کا ٹوکرا منگوایا ہے"۔ کبھی دودھ کا بھرا ہوا لوٹا لانا۔ اور ایک گلاس بھرا ہوا مجھے دینا اور فرمانا "یہ آپ پی لیں۔ میں اور دیتا ہوں"۔ کسی وقت کھانے کی سینی خود دست مبارک سے اٹھاتے ہوئے لا کر میرے آگے رکھنا اور فرمانا "کہ آپ کھانا شروع کیجئے میں اندر سے پانی لاتا ہوں"۔ بعض دفعہ مجھے اندر بلایا اور فرمایا "میں ضروری مضمون لکھتا ہوں۔ آپ نقل کرتے جائیں آپکا خط پاکیزہ ہے"۔ شام کو بیٹھے مضمون لکھتے لکھتے فجر کی اذان ہوئی۔ تب معلوم ہوا۔ کہ رات گذر گئی۔ میری

والدہ مرحومہ کو ایک دفعہ فرمایا کہ ماں کو بیٹا بہت پیارا ہوتا ہے۔ مگر بیٹا وہ ہے جو ماں کا فرمانبردار ہو جس قدر تم کو پیارا ہے۔ اسماعیل سے بڑھ کر مجھے پیارا ہے" اللہ اکبر۔ کیا حسن اخلاق کا ایک نمونہ تھا۔ جس کی نظیر انسانوں میں ملنی مشکل ہے۔ [illegible] ایسے اخلاق کا ظہور ایسے ہی وجود سے تھا۔

میں کیا لکھنے لگا تھا۔ اور ذکر حبیب کے ذوق میں کہاں نکل گیا۔ میرا مطلب اس ذکر سے صرف یہ ہے کہ مسیح موعود کی پاک صحبتوں کے بعد کسی دنیوی لذت کی کوئی قدر مجھے نہیں رہی۔ آرام یا تکلیف میں باقی کے دن جیسے بھی ہیں گذر جائینگے۔ ان حالات کا ذکر صرف احباب کے تجربہ اور فکر کے بڑھانے کے واسطے ہے۔

امریکہ کا سفر جہاز کی سواری بالخصوص ایسے ایام میں [illegible] تیز ہوا ہو [illegible] کے واسطے ایک مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ [illegible] مجھے جہاز ایسا ملا جس نے بعض سرکاری ضرورتوں کی خاطر ادھر ادھر کے بندرگاہوں میں اتنے چکر لگائے کہ پانچ روز کا سفر انیس روز میں طے ہوا۔ ہوا تیز تھی۔ اس واسطے جہاز کی حرکت سے سر کا چکرانا۔ جی متلانا۔ قے ہونا اور کئی قسم کی تکالیف ہوئیں۔ کئی دن بستر سے سر اٹھانا مشکل ہو گیا۔ اول تو کچھ کھانے کی خواہش ہی نہ ہوتی۔ اور جو کچھ تھوڑا بہت کھایا جاتا۔ وہ بھی لیٹے ہی لیٹے۔ اس سے بڑھ کر دوسری [illegible] تھا۔ اس میں سے گوشت اور [illegible] شوربا وغیرہ سب چھوڑنی پڑتیں۔ کیونکہ وہ مشکوک تھیں۔

احمدیہ جہاز ان سب حالات کو دیکھ کر اور بہت سے ساتھ [illegible] کی تکالیف کو پا کر مجھے بارہا خیال آیا کہ ہمیں ایک اپنا احمدیہ جہاز بنانا چاہیئے جو ہمارے مشنریوں کو [illegible] ممالک میں پہنچائے۔ اور احمدیوں کو حج کے واسطے بمبئی سے جدہ لیجائے۔ اور حسب گنجائش احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسافر بھی [illegible] ہوں۔ یہ جہاز بڑے سائز کا ہونا چاہیئے تاکہ اس میں جنبش کم ہو۔ اور آج تک جس قدر ترقیات جہاز سازی میں ہو چکی ہیں۔ وہ سب اس میں شامل ہونی چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید رکھتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں کہ ایسا جہاز تیار ہو جائے۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام جب سے عاجز انگلستان سے جہاز پر سوار ہوا ہے۔ اسوقت تک چالیس مرد و زن دین اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور ان کے علاوہ [illegible] مسلمان سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو اصحاب عیسائیت سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ان کو براہ راست احمدی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ نہ کہ پہلے مسلمان۔ اور پھر کسی دوسرے زمانہ میں احمدی۔ ایسا ہی جو اصحاب یہودیت سے مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کو بھی براہ راست احمدی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ نہ کہ پہلے عیسائی۔ پھر مسلمان اور پھر احمدی۔ ان نومسلموں میں سے مندرجہ ذیل اصحاب خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

(۱) مسٹر راخ فورڈ - یہ صاحب بہت زمانہ بروکاوٹ میں کنارہ سمندر پر رہتے تھے۔ کتاب ٹیچنگز آف اسلام پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ اور اسقدر شوق اسلام کا ان کو ہو گیا تھا کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ جس شہر میں عاجز تبلیغ کا کام کریگا۔ اسی میں وہ اپنا کاروبار کرینگے۔ اور مجھے تبلیغ میں مدد دینگے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض قانونی پیچیدگیوں کے سبب انہیں داخلہ ملک کی اجازت نہ ہوئی۔ مگر ان کے خطوط برابر آتے ہیں۔ اور اب تک ان کی خواہش ہے۔ کہ جب ان کو موقعہ ملیگا۔ اپنے آپ کو اشاعت اسلام کے کام کے واسطے وقف کر دینگے۔

(۲) مسز سوبولیوسکی - جس کا اسلامی نام فاطمہ مصطفےٰ عاجز نے اپنی ایک خواب کو پورا کرنے کے واسطے رکھا۔ یہ عزیز خاتون اپنی محنت کی کمائی میں سے ہفتہ وار چندہ دیتی ہے۔ اس ملک میں تنخواہیں ہفتہ وار ملتی ہیں۔ ساری نماز عربی میں یاد کر چکی ہے۔ اور باقاعدہ نماز پڑھتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں دو دفعہ پانچ پانچ ڈالر روانہ کر چکی ہے۔ اور حضور کی ایک خواب کے پورا ہونے میں وہ نذرانہ بھی شامل تھا۔ یہ عزیزہ بہن بیمار ہے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اس کی شفا کیواسطے اسی وقت [1] ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ امید ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کی سنے اور اسکو فوری شفا حاصل ہو۔ جو شافی ہے۔

[1] جلسہ میں دعا کی گئی۔

(۳) مسٹر جیمز صادق - یہ نوجوان [illegible] ایک عرصہ سے اس ملک میں پہنچے ہیں۔ یہ شکاگو میں ملازم ہیں فرصت کے اوقات میں ہر روز کچھ نہ کچھ خدمت کرتے ہیں۔ اور [illegible] جلسہ کا انتظام سب ان کے سپرد ہوتا ہے۔ شوق کے ساتھ عربی اور اردو زبان سیکھ رہے ہیں تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا خود مطالعہ کر سکیں۔

(۴) سیدہ ام صدیقۃ النساء - یہ معزز خاتون نماز کا ایک حصہ یاد کر چکی ہے۔ جو حصہ مکان کاروبار سلسلہ کے واسطے لیا گیا ہے۔ اس کی تمام سجاوٹ اس نے اپنے ہاتھ سے کی ہے۔ اور گاہے گاہے اسلام پر لیکچر بھی دیتی ہے۔

(۵) مسٹر موزز جانسن (اسلامی نام موسیٰ) ایک نوجوان آجکل شہر بالٹیمور میں ہے۔ اسے تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ ایک شخص اس کی تبلیغ سے داخل اسلام ہو چکا ہے۔

نومسلموں کے خاص ذکر کو پانچ کے نمبر پر ختم کرتا ہوں۔ اور نومسلموں اور دیگر اصحاب کے خطوط سے چند اقتباسات لکھتا ہوں :-

(۱) مس ولسن زیر تبلیغ "مجھے اس خط و کتابت میں بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ ہمیشہ کے عطا کرنے والے خدا کے حضور میں ایسے صادق ہیں۔"

(۲) مسز گریفیتھ نیویارک (زیر تبلیغ) "مجھ کو صدمہ ہے کہ آپ کے نیویارک سے چلے جانے پر میں آپ کے عجیب اور مفید لیکچروں سے محروم ہوں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہندوستان چلی جاؤں"

(۳) مسٹر لوکیس لاڑ (اسلامی نام احمد صدیق) "میں اس فکر میں ہوں۔ کہ یہ نور جو مجھے آپ کی معرفت عطا ہوا ہے اس کی خبر اپنے دوستوں کو بھی کروں اور ان کو اپنے ساتھ ملاؤں"

(۴) ابراہیم فنچ "آپ ایک نور کے روشن ستارے تھے اور آپ کی جدائی کا ہم کو بڑا صدمہ ہے۔"

خطوط اور بھی ہیں۔ مگر سر دست اتنے پر کفایت کرتا ہوں۔ اور ہندوستان سے برادران کرام کے کثیر خطوط سے جو ہفتہ وار عاجز کو خوش کرتے ہیں۔ اور موجب روحانی تقویت ہوتے ہیں۔ چند کلمات درج کرتا ہوں :-

ہندوستان میں سے برادران اسلام کے خطوط!

(۱) مولوی غلام اکبر خان صاحب حیدرآباد دکن۔ آپ کا پیر [illegible] مشکل نظمی [illegible] دکن [illegible] پڑھی کسی کا عار [illegible] پیشتر۔

(۲) [illegible] مولوی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شادمانی۔

(۳) [illegible] عبدالرحیم صاحب لکھنؤ۔ یا [illegible] ضرور [illegible] [illegible] ہوگا کہ محمد صادق کا [illegible] [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] وقت [illegible] ایک مسلمان ہوئے۔

(۴) [illegible] خان صاحب [illegible] آپ نے وہ کام کیا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہو سکتا تھا۔

(۵) مکرم عبدالمجید خان صاحب کپورتھلہ۔ آپ حقیقی میں کہ دم [illegible] کی تعلیم کو دنیا کے کونوں تک پہنچا رہے ہیں۔

(۶) مولوی محمد عثمان صاحب دولی لکھنؤ۔ آپ نے اپنا وہ کام کیا۔ تا قیامت دنیا صفحہ تاریخ اسلام پر یاد کی جائیگی۔

(۷) بابو فتح دین صاحب نوشہرہ۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جس کیلئے آپ کو اور بھی شکر گذار ہونا ضروری ہے۔ یہ بات کسی خاص ذوق اور نمایاں فرق کو مدنظر رکھ کر لکھی ہے۔

(۸) مولوی محمد ابوالحمید صاحب دکن۔ جی تو یہ چاہتا ہے کہ سارا امریکہ آپکے ہاتھ پر اسلام لائے۔ اللھم آمین۔

(۹) فقان بھادر شیخ محمد حسین صاحب پشاور۔ آپ کو مبارک ہو۔ کہ امریکہ میں کامیابی کا بیج آپکے ہاتھوں بویا جا رہا ہے۔

(۱۰) سید عزیز اللہ شاہ صاحب رعیتہ۔ حضرت آپ کیلئے کون احمدی بشر ہوگا جو دل سے دعائیں نہ کرتا ہوگا۔ اور خصوصیت سے وہ الدین جنکی ہر وقت آپکے لئے محبت و ہمدردی سے بھری ہوئی دعائیں پورے سوز و گداز سے نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

دعاء صادق

خطوط بہت ہیں۔ اور بعض کے اخلاص و محبت کے الفاظ ایسے پڑھے گئے ہیں کہ میں ان کو ظاہر بھی نہیں کر سکتا۔ اب اپنی ایک دعا لکھتا ہوں۔ جو بعض خاص ضرورتوں کے وقت کی گئی۔ شاید کہ کسی کے واسطے مفید ہو۔ اور کسی کی اثر آمین میرے لئے مفید ہو۔

حمد لے میرے پروردگار۔ میرے محسن۔ میری بگڑی کے بنانے والے۔ میری اُلجھی کو سلجھا کرنے والے۔ رب الافواج۔ رب السماوات والارض۔ رب کل شی۔ میرے بخشنہار۔ میرے ستار۔ میرے غفار۔ سب کچھ تیرے اختیار میں ہے۔ اور تیرے قبضہ قدرت میں سب ہے۔ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی تجھ سے پوچھنے والا نہیں۔ اور سب تیرے ماتحت ہیں۔ تو میرا خالق۔ تو میرا مالک۔ تو میرا بخشنہار۔ تو میرا مددگار۔ تو میرا [illegible]۔ تجھ پر میرا بھروسہ۔ تجھ پر میرا توکل۔ تجھ پر میرا [illegible]۔ تجھ سے میری قوت۔ اور تجھ سے میری طاقت۔ تیرے در پر سوالی۔ تیرے در کا گدا۔ تیرے حضور میں منگتا۔ تو میرا داتا۔ بخش ہمارے گناہوں کو۔ مٹا دے ہماری غلطیوں کو۔ اے قدیم محسن ہمارے بدیوں کو مٹا دے ہماری بدکرداریوں کو۔ ہر بدی سے بچا۔ اور ہر ذلت سے بچا۔ ہر دکھ سے بچا۔ اور ہر مصیبت سے بچا۔ ہر فتنہ کو جو ہمارے خلاف ہو۔ دبا دے۔ اور مٹا دے اور محو کر دے۔ ہلاک دشمنوں کو ذلیل کر اور فنا کر دے۔

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الورا

تو نے ہمیشہ مجھ پر رحم کیا۔ مجھ پر کرم کیا۔ اور مجھ پر بخشش کی۔ مجھے معاف کیا اور میری پردہ پوشی فرمائی۔ ہر موقعہ اور ہر میدان میں تو میری مدد کو آیا۔ اے میرے رب الافواج اب بھی تو میری مدد کو آ۔ مجھے اپنی پناہ میں لے۔ مجھ اور میرے محبین کو اور میرے دوستوں کو۔ میرے ساتھیوں کو۔ میرے ناصرین کو۔ میرے لئے دعا کرنیوالوں کو۔ میرے اہل و عیال کو۔ میرے خیرخواہوں کو۔ اور اُن کے اہل و عیال کو۔ ہاں اے رب کریم۔ ہم سب کو اپنی پناہ میں لے۔ ہر حال میں دستگیری فرما کہ تیرے سوا کوئی دستگیری کرنیوالا نہیں۔

اللھم ایدنا بنصرک وھب لنا من لدنک رحمۃ وحسن المآب۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا۔ انک انت الغفور الرحیم اللھم یا رب انک انت سمیع الدعا۔ اللھم امکر بنا ولا تمکر علینا وانصرنا ولا تنصر علینا وانت خیر الناصرین واھدنا ویسر الھدیٰ لنا انت خیر الھادین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

خطوط و کتابت کا کام

علاوہ لیکچروں اور دیگر تبلیغی کاموں کے صرف خط و کتابت کا کام اسقدر ہے کہ ماہ ستمبر میں خطوط کی آمد قریباً دو سو اور روانگی قریباً چار سو تھی۔ ماہ جون میں آمد خطوط قریباً ۲۰۰ اور روانگی قریباً ۲۰۰۰۔ ماہ جولائی میں آمد قریباً ۳۶۰ اور روانگی ۹۰۰ تھی۔ روانگی میں رپورٹ بھی شامل ہے۔

اس امر کا ذکر بھی فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ یہاں آنے سے جس قدر جرائم ہوتے ہیں اسکے لحاظ سے ہندوستان بہت درجہ زیادہ امن اور آرام کی حالت میں ہے۔ کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ کہ ایک آدھ قتل کشت و خون اور سینہ زوری کی خبر اخباروں میں نہ چھپتی ہو۔ عین سر بازار لڑکیاں جبراً اُٹھائی جاتیں۔ اور موٹروں میں بٹھا لی جاتیں اور پھر سراغ نہیں نکلتا۔ کیا ہوئیں [illegible] جیب کترا۔ اور بہن بھائی [illegible] ہو گئے۔ بنک لوٹے جاتے ہیں۔ نقب زنی سے نہیں۔ بلکہ لٹیرے بنک میں گھس کر ملازموں سے زبردستی روپیہ چھین کر لیجاتے ہیں [illegible] وہاں تو [illegible] ہوتی۔ مگر یہ دیکھا ہو جو پہلے ہفتہ میں اس ملک میں ہوا۔ کہ ایکسپریس کی ٹرین چوری ہو گئی۔ مال گاڑی تھی۔ جسپر جنگل میں چور حملہ آور ہوئے۔ ٹرین کو کھڑا کیا۔ گارڈ اور ڈرائیور کو اُتار دیا۔ خود انجن چلا کر ٹرین لے گئے۔ چند میل کے فاصلہ پر جنگل میں کھڑا کر کے جو مال قیمتی تھا۔ موٹروں پر لاد کر لے گئے۔ اور ٹرین کو جنگل میں چھوڑ گئے۔ غرض جس قدر واقعات اور حادثات بے امنی کے یہاں ہوتے ہیں۔ اُن کے مقابل اہل ہند کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ حکومت برطانیہ کے [illegible] وہ [illegible] حالت میں ہیں۔

میرے کام یہاں بہت ہیں اور بہت سے دوستوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ کاش کہ چند احباب تجارت یا تعلیم کی غرض سے اس ملک کو تشریف لادیں۔

بالآخر جمیع احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو تبلیغی کاموں میں کامیاب کرے۔ اپنی پاک رضا مندیاں دے۔ سب مرادیں اُسکے لئے ہوں اور سب مرادیں پوری ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۲۰ء

4334 Ellis Avenue
Chicogo Ill
U.S. Amrica

(اشتہار)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ مینیجر الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا خاص مقدس سرمہ اور حضرت خلیفہ ثانی کا تجویز کیا ہوا

سرمہ حجیرا اور ست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک شیخ کے ساتھ مسجد مبارک میں سنکر پیش کیا۔ آپ نے سے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ دست بدست [illegible] نے فائدہ اٹھایا اور ہر ایک نے نفع اٹھایا۔

میں اس سرمہ اور [illegible] بیشہ [illegible] کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نسخہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ بحفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ حجیرا قسم اول فی تولہ [illegible] سرمہ [illegible] بیس روپیہ تولہ۔ الگ کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلبا کیلئے

ست سلاجیت

بدر و الحکم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مقوی اعصاب۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و فساد معدہ و فالج کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و ریسوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر سابق قادیان گورداسپور

فہرست مضامین قادیان گائیڈ

۱۔ قادیان
۲۔ سیرنا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳۔ نسب نامہ حضرت مسیح موعود
۴۔ جماعت کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم
۵۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی ابتدائی شرائط
۶۔ احمدی جماعت کا فرض
۷۔ حضرت مرزا صاحب کس قدر کتابوں کے مصنف تھے
۸۔ حضرت مسیح موعود نے اکثر کیا کیا
۹۔ سلسلہ احمدیہ کا فرض
۱۰۔ سلسلہ احمدیہ کا انتظام
۱۱۔ اہل بیت
۱۲۔ قادیان قادیان
۱۳۔ ریلوے سٹیشن
۱۴۔ منارۃ المسیح
۱۵۔ درس تدریس
۱۶۔ قادیان سے نکلنے والے اخبارات اور رسالے
۱۷۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول
۱۸۔ مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۹۔ مدرسہ البنات قادیان
۲۰۔ محترمہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری
۲۱۔ صدر انجمن احمدیہ
۲۲۔ بہشتی مقبرہ
۲۳۔ فہرست مدفونان مقبرہ بہشتی
۲۴۔ محکمہ جات نظارت
۲۵۔ درزی خانہ قادیان
۲۶۔ صادق لائبریری
۲۷۔ مساجد احمدیہ قادیان
۲۸۔ مساکن احمدی قادیان
۲۹۔ قادیان کے تاجر
۳۰۔ لنگر خانہ مسیح موعود
۳۱۔ احمدی تجارت قادیان
۳۲۔ دار السلام
۳۳۔ کتب خانہ قادیان
۳۴۔ کیلی قادیان
۳۵۔ ڈاک خانہ قادیان
۳۶۔ باغ حضرت صاحب
۳۷۔ نیا قبرستان
۳۸۔ دار الضعفاء
۳۹۔ علما و قادیان
۴۰۔ مولوی فاضل قادیان
۴۱۔ مبلغین قادیان
۴۲۔ حفاظ قرآن کریم
۴۳۔ مشہور ڈاکٹر و اطباء
۴۴۔ لوہاران قادیان
۴۵۔ دفاتر سلسلہ عالیہ احمدیہ
۴۶۔ احمدیہ سٹور قادیان
۴۷۔ یتیم خانہ قادیان
۴۸۔ نور ہسپتال
۴۹۔ محلہ دار العلوم
۵۰۔ محلہ دار الفضل
۵۱۔ محلہ دار الرحمت
۵۲۔ الگان مکانات
۵۳۔ احمدی تاجران قادیان
۵۴۔ قابل قدر نوٹ
۵۵۔ ولایات [illegible] دار الامان
۵۶۔ فضائل دار الامان

نہایت اعلیٰ سفید کاغذ پر چھوٹی تقطیع پر چھاپی گئی ہے۔ ۱۳۰ صفحہ پر تم ہوئی ہے قیمت فی جلد ۸ /
مؤلف خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

مجربات امام فن طب

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نور الدین صاحب رضی

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادت۔ میاں عبد الرحمن صاحب تاجر بن میرا محمد اسحٰق صاحب لکھتے ہیں۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ جب اکسیر البدن کے کھانے میں مبتلا ہوا تو افاقہ ہوا۔ قیمت خوراک دو ہفتہ ۲ روپیہ

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑبال۔ سرخی چشم ابتدائے نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ ۱ روپیہ

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی تمام تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال کا مجرب ہے۔ قیمت ۱ روپیہ

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ایل ایم ایس انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے۔ سائز [illegible] ۹۲ صفحہ مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعہ محصول ڈاک [illegible] کتاب بہت کم رہ گئی ہے۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے۔

لاہور میں احمدی دواخانہ

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات شیشیاں مکانات بیشش فروش سالٹ لیشن سپ [illegible] خالص مچھلی کا تیل۔ تھرما میٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں۔ اور موزوں قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

جدید وائسرائے ہند (دہلی ۹ جنوری) سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے کہ مسٹر روفس ڈینیل آئزک - پی سی جی سی بی - کے سی - وی او - ارل آف ریڈنگ لارڈ چیمسفورڈ کی جگہ وائسرائے و گورنر جنرل ہند مقرر ہو گئے ہیں ۔

جدید وائسرائے کے حالات زندگی ۶۰ سال کا عرصہ گذرا کہ وہ لنڈن کے ایک تاجر کے گھر پیدا ہوئے تھے یونیورسٹی سکول اور کالج میں اور انگلستان کی دوسری یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی بیرسٹری کی سند حاصل کرنے سے پہلے وہ ہنڈیوں کی دلالی کرتے تھے بیرسٹر کی حیثیت سے ان کی پریکٹس بہت جلد بڑھ گئی اور اپنے زمانہ کے نامور ترین مقننوں کے زمرہ میں شمار ہونے لگے ۱۹۰۴ء میں لبرل ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں داخل ہوئے - اور ۱۹۱۰ء میں سولیسٹر جنرل مقرر ہو کر اسی سال اٹارنی جنرل کے منصب پر ترقی یاب ہوئے - اور ۱۹۱۲ء میں کیبنٹ وزراء میں نشست حاصل کی ۱۹۱۳ء میں لارڈ چیف جسٹس مقرر ہوئے - اور لارڈ کا خطاب ملا اسی عہدہ پر رہتے ہوئے دو مرتبہ وہ امریکہ کو نہایت اہم سفارتوں پر گئے - اول ۱۹۱۵ء میں مالی معاملہ کے متعلق اور ۱۹۱۸-۱۹ء میں غیر معمولی سفیر کی حیثیت سے - دونوں موقعوں پر جو کامیابی حاصل کی - اس کے متعلق کسی کو شک نہ تھا ۱۹۱۶ء میں انہیں وائیکونٹ کا خطاب ملا - بعد ازاں اور سفارت کی خدمات کے صلہ میں ارل بنا دیئے گئے ۔

پنڈت بشن دت شکل کا انتقال ناگپور کے مشہور کانگرسی لیڈر پنڈت بشن دت شکل ۱۱ جنوری کی رات کو انفلوئنزہ سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے ۔

موسیو کلیمنشو اور شیر کا شکار گوالیار ۸ جنوری موسیو کلیمنشو ۳ جنوری کو مہاراجہ بیکانیر کے ہمراہ گوالیار پہنچے - اور مہاراجہ سندھیا کے مہمان ہوئے - انہوں نے یہاں دو جوان شیروں کا شکار کیا - اور تیسرا شیر مہاراجہ بیکانیر نے کیا ۔

ڈیڑھ سو گھوڑے چھوٹ گئے (بمبئی ۸ جنوری) پرنس گودی سے پانسو گھوڑے شہر کے اصطبلوں کی طرف جا رہے تھے کہ الفنسٹن پل پر ڈیڑھ سو گھوڑے چھوٹ کر شہر میں پھیل گئے چھ گھوڑے چار وکٹوریا گاڑیوں سے ٹکرائے جن سے گاڑیوں کو نقصان پہنچا - دو آدمی بھی زخمی ہوئے - ایک گھوڑا سمندر میں سطح آب پر مردہ پایا گیا - بعض گھوڑے دور دراز حصوں میں ملے - بعض ابھی تک نا آشنا بھاگتے پھرتے ہیں ۔

مصیبت زدگان سمرنا کی اعانت (بمبئی ۱۰ جنوری) - مرکزی خلافت کمیٹی نے ۹ دسمبر کو ۵ ہزار پونڈ سٹرلنگ کی معرفت ہز اکسلنسی غالب کمال بے کی خدمت میں ترکش ہلال احمر بینکوں کی وساطت روانہ کر دیئے ہیں جن سے سمرنا کے مسلم مصیبت زدگان کی دستگیری کی جائیگی ۔

فسادات رائے بریلی انڈی پنڈنٹ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے - کہ رائے بریلی کے مجسٹریٹ نے سلون - رائے بریلی - لال گنج کے علاقوں میں ہر قسم کے جلسوں کو ممنوع قرار دیا ہے - پنڈت جواہر لال نہرو اس وقت وہاں پہنچے - جب پولیس گولیاں چلا رہی تھی پنڈت صاحب نے لوگوں کو منتشر ہونے کے لئے کہا - پنڈت موتی لال نہرو نے ہسپتال میں زخمیوں کا معائنہ کیا خود اس میں ایک شخص کا پتہ جو ایک بڑا زمیندار ہے - اسے گرفتار کر لیا گیا ہے - اس وقت تک چھ سو آدمی جیل میں بھیجے گئے ہیں - مگر وہ حوالات سے چھوڑ بھی دیئے گئے ۔

سرکاری عمارتوں کو آگ لگ گئی یکشنبہ کو ۸ بجے کلکتہ کی فنانس اور شعبہ تجارت کی سرکاری عمارتوں کی طرف سے شعلے نمودار ہوئے معلوم ہوا - کہ عمارت کو خوفناک آگ لگ گئی ہے - اسی وقت آگ بجھانے کا انجن طلب کیا گیا - آتشزدگی سے سرکاری کاغذات اور میزیں اور کرسیاں دروازے اور کھڑکیاں تک جل گئیں - خیال ہے - کہ آگ برقی روشنی سے لگ گئی ۔

مدراس میں ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری (مدراس ۱۰ جنوری) صبح کے ساڑھے دس بجے جہاز ملایا بندرگاہ سے نظر آیا - اور ایک میل کے فاصلہ پر ٹھیر گیا - ہز رائل ہائینس معہ جماعت ایک کشتی پر سوار ہوئے - ۳۱ توپوں کی سلامی سر ہوئی ساڑھے چار بجے بعد ڈیوک آف کناٹ بندرگاہ پر تشریف لائے - جہاں لارڈ ولنگڈن اور ان کی بیگم صاحبہ اور دیگر ہندوستانی وزراء ممبران انتظامیہ کونسل و دیگر سول اور فوجی حکام کی معیت میں ہز رائل ہائینس کا استقبال کیا - بعد ازاں شاہی جلوس گورنمنٹ ہوس کی طرف گیا - راستہ میں لوگوں نے بہت مسرت سے ہز رائل ہائینس کا خیر مقدم کیا - جلوس ساڑھے پانچ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچ گیا ۔

ایک مصنوعی چیف انجینیر مسٹر جیمس ولیم ایڈن نے بنگلور میونسپلٹی کو اسسٹنٹ انجینیری کی جگہ کیلئے درخواست بھیجی تھی - اس میں ایک سرٹیفکیٹ انگلستان کی سول انجینرنگ انسٹیٹیوٹ کا بھی تھا تحقیقات سے معلوم ہوا - کہ سرٹیفکیٹ جعلی تھا پولیس نے مسٹر ایڈن کو جعل سازی کے الزام میں ماخوذ کیا مسٹر مذکور ڈیڑھ ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا - مقدمہ زیر سماعت ہے ۔

سر مائیکل اوڈوائر اور آریہ سماج ٹیلیگراف میں سر مائیکل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے - جس میں انہوں نے لکھا ہے - کہ ۱۹۰۷ء کی جلاوطنی سے واپسی پر لالہ لاجپت رائے نے آریہ سماج کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دی جس کے لحاظ سے سماج نے پنجاب کی بغاوت میں نمایاں حصہ لیا تھا ۔

مسلمان اور انکے علماء قصبہ پدھ تحصیل چکوال ضلع جہلم سے کچھ رنڈیوں کے ناچ اور گانے پر گیارہ سو روپیہ لال سینہ دار لوگوں نے خرچ کیا - اور وہاں کی ایک مسجد کے امام صاحب نے بھی بھری مجلس میں ایک روپیہ رنڈی کو دیا ۔

اوسط درجے کے انگریز اور کالے آدمی میں فرق لکھنؤ کے لاٹ پادری نے کرائسٹ چرچ لکھنؤ میں وعظ کرتے ہوئے کہا - کہ کسی اوسط درجہ کے انگریز کیلئے کالے رنگ کے آدمیوں کو خوش اخلاقی یا ذہانت میں اپنے مساوی سمجھنا سخت مشکل ہے - اور پھر کسی انگریز کیلئے کسی ہندوستانی کے ماتحت کام کرنا تو اور

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سر ہمر گرین وڈ کا پیغام لندن ۲ جنوری - ڈبلن [illegible] ایک [illegible] ڈبلن [illegible] جنرل [illegible] ہوا جس میں انہیں [illegible] ہے [illegible] ان کا [illegible] ہے [illegible] کیلئے پیغام [illegible] ہے [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] اپنے [illegible] آئرلینڈ کے [illegible] آزاد [illegible] کے [illegible]

فوجی جرنیل کے حکم سے مکانوں کی تباہی لندن ۔ ۸ جنوری - گذشتہ رات [illegible] (آئرلینڈ) میں دو فوجی لاریوں پر [illegible] [illegible] [illegible] یہ [illegible] تھا۔ فوجیوں [illegible] - جو [illegible] استعمال کرتے تھے۔ [illegible] ان کا نقصان جانی بہت بھاری ہوا۔ فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ [illegible] فوجی گورنر کے حکم سے [illegible] تباہ کرنے گئے - [illegible] فائر کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔

ڈبلن آئرلینڈ کی جبری وصولی [illegible] ڈبلن کونسل کے [illegible] کے [illegible] اور انہیں مجبور کیا - کہ کم از کم دس ہزار پونڈ کے [illegible] کردیں ۔ اور جب تک [illegible] کا روپیہ وصول نہ کر لیا گیا [illegible] کو قید کئے رکھا ۔

متفرق خبریں

پیرس میں ایک مسجد کی تعمیر لندن۔ ۸ جنوری - پیرس سے [illegible] کے نام ایک [illegible] ہے کہ خاص پیرس میں ایک بڑی مسجد کی تعمیر کی اسکیم [illegible] ہے [illegible] نے اسکے ۵ لاکھ فرانک کے مصارف [illegible] منظور کئے ہیں ۔ الجیریا [illegible] اور [illegible] کے مسلمانوں سے [illegible] کی گئی ہے ۔ کہ ان میں سے [illegible] ایک لاکھ پچیس ہزار فرانک اسکے لئے [illegible] دیں ۔ [illegible]

ہوٹل کی ابتدا میں [illegible] بھی تعمیر ہوگی ۔ اور اس کام کو مسلمان معمار انجام دینگے

فلسطین کی حکومت یہودی کی کشش لندن ۔ ۸ جنوری - سر الفریڈ مانڈ نے ریفرنڈم کے نامہ نگار سے فلسطین کے مستقبل کے متعلق بیان کیا کہ اصل طور پر ملک کی جدید تعمیر ہونی چاہیئے ۔ انہوں نے فلسطین میں نو آبادی قائم کرنے کے لئے [illegible] یہودیوں کی سرگرمی اور جوش کا [illegible] یہودی اوکریں سے زیادہ [illegible] فلسطین [illegible] ہیں ۔ جب تک [illegible] جدید آبادی کے لئے [illegible] [illegible] کو روکنا مشکل [illegible] ہے [illegible] نے کہا [illegible] [illegible] کا خیال نہیں کیا ۔ [illegible] سے [illegible] اور یہودیوں میں [illegible] تجارتی تعلقات قائم ہیں ۔ اور [illegible] ترقی پذیر ہوگا ۔ [illegible] بڑھتی جائیگی ۔ [illegible] یہودی [illegible] سے موالات [illegible] کے [illegible] ہیں ۔

برطانی وفد کابل میں [illegible] - ۸ جنوری - سرکاری خبر ہے کہ کل بعد دوپہر برطانی وفد کابل [illegible] گیا

افغانستان کے راستہ یا جرمن کی آمد پشاور میں سول ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ سات اجنبی جن میں ایک یا جرمنی ایک اہل آسٹریا اور [illegible] اہل ہنگری تھے۔ افغانستان کی طرف سے ہوتے ہوئے ۱۳ دسمبر کو پشاور پہنچے ۔ سوائے جرمنی کے [illegible] جنگی قیدی تھے ۔ ان کا بیان ہے ۔ کہ وہ جہاز پر [illegible] کرتے تھے ۔ جہاں وہ جہاز سے بھاگ [illegible] کابل میں دو ماہ قید رہے ۔ اب پشاور [illegible] ہیں

موڈریٹ پارٹی اور ڈیلی ٹیلی گراف کانگریس کے متعلق جو رائے لندن کے اس اخبار نے ظاہر کی تھی ۔ وہ قبل ازیں درج ہوچکی ہے ۔ موڈریٹ پارٹی کے متعلق یہی اخبار لکھتا ہے کہ مدراس کی کانگریس بھی ایسی ہی سرکش تھی ۔ جیسی کہ ناگپور کی ۔ کیونکہ مدراس کانگریس کے صدر مسٹر جنا [illegible] اگرچہ جدید کونسل کے [illegible] کے زیر [illegible] مگر [illegible] جماعت کا [illegible] ممبر [illegible] کے [illegible] برطانوی اقتدار کو [illegible] قرار دیتا ہے ۔ اور ان کی طرح وہ بھی امید [illegible] کرتا ہے کہ برطانوی اقتدار ختم ہو جائیگا ۔

عرب میں ایک تازہ جنگ لندن ۸ جنوری - ابن سعود امیر نجد اور سلطان حجاز کے مابین ۱۹۱۹ء میں جو تنازعہ ہوا تھا ۔ [illegible] کہ وہ پھر عود کریگا - کہا جاتا ہے کہ [illegible] سلطان حجاز کے علاقہ میں داخل ہوکر طائف اور مدینہ کے مابین بڑی تعداد میں جمع ہو رہے ہیں ۔ طائف کو کمک اور [illegible] بھیجا گیا ہے

[illegible] بیماری لندن ۸ جنوری - [illegible] کا ایک پیغام [illegible] [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے بہت سے آدمی [illegible] ہوگئے ۔

برلن پارلیمنٹ میں ہنگامہ لندن ۸ جنوری - برلن کا ایک پیغام [illegible] کہ [illegible] کی جدید [illegible] پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں کمیونسٹ [illegible] نے پبلک گیلری سے [illegible] اجلاس منتشر کر دیا ۔

مرض دق کا ٹیکا لندن ۸ جنوری - [illegible] کی خبر ہے کہ [illegible] تجربہ کرنے کے بعد ڈاکٹر [illegible] نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے مرض دق کے انسداد کا ٹیکہ دریافت کر لیا ہے - جس کی نسبت [illegible] غالب ہے ۔ کہ نوع انسان کیلئے مفید ثابت ہوگا ۔

ایران سے انگریزوں کی واپسی طہران - ۸ جنوری - [illegible] فیصلہ ہوگیا ہے کہ ایرانی سرحد سے تمام انگریز فوجیں ہٹالی جائیں ۔ اسلئے طہران سے فروری میں تمام [illegible] عورتیں اور بچے روانہ کر دئے جائینگے ۔

سر ہیمیکل او ڈوائر کی تنبیہ لندن ۸ جنوری - ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک [illegible] کے ذریعہ سر مائیکل او ڈوائر نے مسٹر گاندھی - علی برادران اور لالہ لاجپت رائے کے متعلق گورنمنٹ کی روش پر نکتہ چینی کی ہے ۔ اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گورنمنٹ کمزوری کی وجہ سے ایسی تحریک کے حقیقی محرکین پر ہاتھ نہیں ڈالتی جو برطانوی گورنمنٹ کو منقلب کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے لیکن چھوٹے لوگوں کے خلاف کارروائی اختیار کر رہی ہے ۔ سر مائیکل او ڈوائر نے آئرلینڈ کی موجودہ حالت کا حوالہ دیا ہے ۔ جہاں غیر منضبط مسلک اختیار کرنے سے تباہی بخش صورت پیدا ہوگئی ہے ۔

سمرنا کے خلاف کمال پاشا کی تیاریاں لندن - ۸ جنوری قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ بروصہ کے علاقہ میں [illegible]

[illegible] پرنٹر پبلشر [illegible] الاسلام پریس [illegible] مالکان [illegible] شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خطوط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی

اسسٹنٹ مہر محمد خان

قادیان دار الامان

نمبر ۵۸ | مورخہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

کلام الامام حضرت مولانا جلال الدین رومی اور مسئلہ نبوت

ڈاکٹر عبد الحکیم کی پیشگوئی کے متعلق

سوال اور اس کا جواب

کیا حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک مجلس مشاورت متعلق نظارتیں جس میں مختلف صیغہ جات کے افسر اور بعض دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔

۱۸ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے خلف جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے ہاں فرزند متولد ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور خاندان کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

خدا کے فضل سے نقشہ کی شکایت رفع ہو گیا۔

نظم

خیر مقدم

(از زبان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بموقع جلسہ ماسٹر مدرسہ سکول (ہوسٹل) قادیان مورخہ ۲ دسمبر کے اجلاس میں جو دعوت حضرت خلیفۃ المسیح پڑھی گئی)

یکس کا زباں پہ یارب فرخ یہ نام آیا
کون آج بزم گہہ میں فخر انام آیا

محمود میرزا ئے عالی مقام آیا
تاروں کی انجمن میں ماہِ تمام آیا

ابر بہار بنکر مشک تتار بن کر
وہ نوجوان سکندر وہ میرا شام آیا

خورشید بنکے چمکا گہ ماہتاب بنکر
گر صبحدم نہ نکلا تو وقت شام آیا

خلوت کدہ سے نکلا بیٹھا ہے انجمن میں
تاروں سے ماہ انور لینے سلام آیا

آمد سے اس کی گلشن میں کھل رہی ہیں کلیاں
لالہ بھی آج حاضر ہے لیکے جام آیا

سرو سہی نے اٹھ کر خود تالیاں بجائیں
چلکر جو سوئے گلشن وہ خوشخرام آیا

منہ پر گلال چھڑکا صبح مراد بولی
سبزہ اشتہار والا بنکر انام آیا

قاصر ہیں کہنے سے ہیں رہبر بھی اُن سے جیسا
مژدہ ہے لیکے قاصد کیا خوش پیام آیا

از بہر دست بوسی حاضر ہوئے ہیں قدسی
محمود آج پھر دیدارِ عساکر آیا

پنجاب دکن سے بنگال و بمبئی سے
جو کوئی بھی ہے آیا ہو شاد کام آیا

چلتا ہے دور ساقی کیا میکدے میں تیز
دیکھو جسے وہ پھر کر پیمانہ جام آیا

گوہر ترا شناگر رشید اسے بنے اور
تحفہ یہ نظم لے کر بہر سلام آیا

لہ طالب سے حضرت اقدس کے سفید پنڈ والی دوا البشنہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

لہ بھونرے رازقی لوگ۔ جو اسلام میں داخل ہوتے ہیں حضرت خلیفہ اول کے کشف کی طرف اشارہ ہے۔

اخبار احمدیہ

مردم شماری کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

سرکاری مردم شماری ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں ہونیوالی ہے۔ تمام جماعتہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کو چاہئیے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو مطلع کر دیں کہ وہ مردم شماری کے وقت مذہب کے خانہ میں اپنا مذہب احمدی لکھا دیں۔ اور خیال رکھیں کہ شمار کنندہ غلطی سے کچھ اور اندراج نہ کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان

امریکن رسالہ کیلئے امداد

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب مفتی صاحب نے جو رسالہ امریکہ میں جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کی امداد کے لئے عاجزہ بھی دس روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کرتی ہے۔ آپ جب چاہیں وصول فرمالیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھائی بہنوں کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ عاجزہ اہلیہ میر محمد عبد اللہ صاحب احمدی۔ مولوی عالم عرف غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ آف فارسٹ انسپکٹر علاقہ ریاست خیرپور میرس سندھ

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ سے خاص گذارش ہے کہ جب تبلیغی ٹریکٹ یا اشتہار مفت تقسیم کرنے کے لئے تیار فرمائیں۔ تو کچھ مناسب تعداد بعینہ بیرنگ خاکسار کو مفت تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا کریں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ محمد شفیع احمدی ساڈھورا کی ہیڈ سری اسسٹنٹ ضلع انبالہ

ولادت

میرے گھر اللہ تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۰ء کو لڑکا دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کا نام محمد سلیم رکھا ہے۔ سب احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز دے۔ اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ راقم بندہ محمد شفیع احمدی سب اوورسیر نہر ڈاکخانہ شیخوپورہ۔ بمعہ حقیقی برادر محمد مراد احمدی

اعلان نکاح

۱۰ جنوری ۱۹۲۱ء ضلع لائل پور کا نکاح میاں سلطان احمد احمدی ولد میاں ... احمدی کی لڑکی سے دو سو روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۹ دسمبر کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ طرفین کے لئے موجب برکت کرے۔ آمین۔ محمد اللہ دتہ مدرس اول انجمن کلاں تحصیل ...

... جنوری کو پی۔ محمد صاحب کا نکاح مریم بی بی بنت احمد صاحب احمدی سے ۱۰۰ روپیہ مہر پر مولوی محمد الدین صاحب نے پڑھا۔ بندہ حامد احمدی ...

احمدیان ضلع گجرات کے لئے اطلاع

اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیہات کے احمدی گجرات شہر میں آتے ہیں کیونکہ ان کے لئے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اسجگہ کوئی خاص ان کی رہائش کے لئے انتظام نہیں ہمارے والد کے وقت ضلع گجرات کے دیہاتوں یا اور جگہ سے جو احمدی آیا کرتے تھے۔ ہمارے پاس ہی مقیم ہوا کرتے تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد بھی اکثر احباب آتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض بھائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا ان احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جب کبھی گجرات کے ارد گرد کے دیہاتوں سے آیا کریں تو انہیں رات کو شہر میں ٹھہرنا ہو۔ وہ ہمارے پاس آ جایا کریں۔ والسلام شیخ عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش تاجر کتب گجرات

درخواست دعا

مسٹر محمد زین الدین آف ٹراونکور ریاست جو ایک سال سے سیلون میں احمدی ہوئے تھے۔ یہاں ۱۵ جنوری کو آئے ہیں۔ ٹراونکور میں پہلے تبلیغ نہیں ہوئی۔ زین الدین صاحب درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ اور مخالفین کے شر سے بچائے۔ (خادم احمدی ...)

مولانا محمد عبد القادر صاحب ایم اے مولوی فاضل بھاگلپور میں علیل ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (محمد حنیف ...)

مقیم بھاگلپور۔ میرے چھوٹے بھائی کو تپ لاحق ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (عبد الغفور ولد شیخ رحیم بخش گجرات)

بندہ کے دو بھتیجا او بھائی ایک فضل الٰہی دوسرا محمد یوسف سخت بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل پنجاب موٹر سٹور ڈیرہ دون) میرا لڑکا ایک سو روپیہ ماہوار پر ملازم ہوا ہے۔ بعض مشکلات کی وجہ سے ملازمت کا اندیشہ ہے۔ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں۔ (محمد صدیق ... سیالکوٹ)

عاجز کے چھوٹے بھائی میاں دین محمد صاحب بعارضہ ... بیمار ہیں۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (غلام محمد اختر ... ماسٹر)

بندہ بیماری فالج سے بیمار ہے۔ صحت کیلئے اخبار میں درخواست دعا شائع کر دی جائے۔ (لفٹنٹ کرنل حبیب اللہ خان ...)

موضع کس گکھڑ مونگ ... میری اہلیہ ... بیمار ہے۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (سید میر احمد ہوشیارپور)

نماز جنازہ

حسین خان صاحب جو حضرت اقدس کے پرانے خادم اور حضور کے ... تھے۔ فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (امیر الدین ... الہ آباد) میرا چھوٹا بھائی مسعود عالم احمدی فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ درخواست ہے کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے۔ (محمد اسلم احمدی ...) میرا لڑکا جو میرا ... سالانہ جلسہ سے گھر واپس آ کر بخار میں مبتلا ہوا اور دوسرے دن فوت ہو گیا۔ مرحوم نے ۲۲ برس کی عمر پائی اور ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی۔ مرتے وقت سب کو نیکی اور خدمت دین کی تلقین کی۔ ... عاجز ... ضلع گوجرانوالہ۔ میری ... صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ احباب جنازہ پڑھیں۔ مرحومہ نیک نفس۔ خدا ترس اور موصیہ تھیں۔ (محمد ... نظامی احمدی ...) منشی اصغر علی خان صاحب احمدی کی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء

گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً روکنے کی کوشش

ریفارم اسکیم کے ماتحت جو کونسل آف سٹیٹ (شاہی مجلس) بنی ہے۔ اس میں پیش ہونے والے ریزولیوشنز میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ صوبجات کی گورنمنٹوں سے کہا جائے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ گائے کے ذبح کرنے کو بذریعہ قانون ممنوع قرار دے دیں۔ اس ریزولیوشن پر دوسرے ریزولیوشنز کے ساتھ ۵۔ فروری ۱۹۲۱ء کو بحث ہوگی۔ اور جو نتیجہ نکلیگا وہ تو بعد میں معلوم ہوگا۔ لیکن کیا اس ریزولیوشن کے پیش کرنے سے یہ ظاہر نہیں ہے۔ کہ برادران وطن کی طرف سے ابتداء میں ہی مسلمانوں کو ایک مذہبی اجازت سے فائدہ اٹھانے سے قانوناً روکنے کی سعی شروع کردی گئی ہے۔ اور ریفارم سکیم کے رو سے بنی ہوئی کونسل آف سٹیٹ میں پہلا وار مسلمانوں کے مذہب پر ہی کیا گیا ہے۔

اس سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر سیلف گورنمنٹ حاصل کر لینے پر انہیں نہ صرف ہر قسم کی آزادی حاصل ہو جائیگی۔ بلکہ اس ذریعہ سے وہ ان علاقوں کو بھی خالی کرا سکینگے۔ جو مسلمانوں کے قبضہ سے نکلکر عیسائی طاقتوں کے پاس چلے گئے ہیں۔ کیونکہ سیلف گورنمنٹ نہیں۔ معمولی اصلاحات ملنے پر ہی جبکہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی شروع کردی گئی ہے۔ اور اسلام کی دی ہوئی ایک اجازت کو قانون کے ذریعہ ممنوع قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو جب سیلف گورنمنٹ حاصل ہو جائیگی۔ اسوقت اہل ہنود اپنی کثرت اور طاقت کے بل بوتے پر کیا کچھ نہ کرینگے۔ اور کیا کیا ستم نہ توڑینگے۔

کونسل آف سٹیٹ میں گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً ممنوع قرار دینے کا ریزولیوشن پیش کرنے والے ممبر نے کسی امید [illegible] بعد یہ بری اسے پیش کرنے کی جرأت کی ہوگی۔ اور عنقریب ظاہر ہو جائیگا۔ کہ آپ کا اندازہ کہاں تک درست تھا۔ لیکن ہوشیار اور تجربہ کار ہندوؤں کے نزدیک ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جبکہ گائے کے ذبح کرنے کو قانوناً بند کرنے کے لئے آواز اٹھائیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں اگورنمنٹ انگریزی کا انتقال کے [illegible] ہے۔ اور گورنمنٹ یہ کبھی گوارا نہیں کریگی۔ کہ [illegible] مذہبی معاملات میں دست اندازی کرے جو انہیں [illegible] مسلمان بھی گورنمنٹ کی رعایا ہیں۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ ان کے مذہبی احساسات کی بھی اسی طرح نگہداشت کرے۔ جس طرح ہندوؤں یا دوسرے مذاہب کے لوگوں کی اسے کرنی چاہئیے۔ پس اگر ہندو اس وقت مسلمانوں سے قانوناً گائے کے ذبح کرنے کو چھڑانے کی کوشش کرینگے تو نازک بات ہے۔ کہ اسکے خلاف مسلمانوں کی صدائے احتجاج پر گورنمنٹ کو توجہ دینی پڑیگی۔ اور ہندو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکینگے۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ہندو صاحبان جو میدان سیاست کے خوب ماہر اور ہندوؤں کے زبردست لیڈر ہیں۔ موجودہ حالات میں ہندوؤں کو یہی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ ابھی اس سوال کو نہ چھیڑا جائے۔ کیونکہ اس کے حل کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ بلکہ اس کو اس وقت تک کے لئے اٹھا رکھا جائے۔ جب تک کہ سیلف گورنمنٹ نہ حاصل ہو جائے چنانچہ ناگپور میں کانگریس کے پہلو بہ پہلو دسمبر کے آخری ایام میں گئو رکھشا کانفرنس کا جو جلسہ ہوا۔ اسمیں لالہ لاجپت رائے صاحب نے بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"جب تک سوراجیہ (سیلف گورنمنٹ) حاصل نہیں ہوتا۔ تب تک گئو رکھشا کا سوال حل نہیں ہو سکتا"

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ زیادہ ہوشیار اور زیرک ہندو نہ صرف خود یہ سمجھے ہوئے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی یہی سمجھاتے ہیں کہ گائے کی حفاظت کا سوال اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیلف گورنمنٹ حاصل نہ ہو جائے۔ اور سیلف گورنمنٹ کیسی [illegible] جو کانگریس شروع سے ذریعہ گورنمنٹ برطانیہ [illegible] رہی ہے۔ بلکہ وہ جو ناگپور کے جلسہ میں تجویز کی گئی ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ سے کسی قسم کا تعلق اور واسطہ نہ رہے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب نے ہی [illegible] کی حسب ذیل قرارداد کی تائید میں کہ

"تمام جائز اور پُرامن طریق کے ذریعہ سوراج ہندوستانیوں کا منتہائے مقصد ہے"

تقریر کرتے ہوئے جہاں پُرامن طریق کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا کہ:۔

"میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جن کے یقین کے مطابق یہ ہر قوم کا جبلی حق ہے کہ حسب موقع ایک جابر اور مطلق العنان حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کی جائے" (زمیندار یکم جنوری)

وہاں سوراج کی ضرورت اور اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"ہندوستان کو کبھی برطانوی مدبّر پر بھروسہ نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ایسی آزاد حکومت ملے جو ہماری خواہشات کے مطابق ہو"

پھر اسی تقریر میں کہا کہ:۔

"ہمیں کامل آزادی دے دی جائے۔ ہم برطانیہ کے زیرنگین رہنا ہرگز پسند نہیں کرتے"

یہ ہے وہ سوراجیہ جو ہندو صاحبان حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس کے حاصل ہو جانے کے بعد وہ گائے ذبح کرنے کے سوال کو حل کر سکینگے۔ کیونکہ اسوقت نہ انہیں کوئی پوچھنے والا ہوگا۔ اور نہ کسی [illegible] اور ان کی کثرت کے مقابلہ میں مسلمانوں کو [illegible] کی جرأت ہی نہ ہوگی۔ اور اگر جنگ و پیکار [illegible]

ان کی سننے والا نہ ہوگا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سکھ گورنمنٹ ملنے پر برادران وطن مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا مسلمان سی سوراجیہ کے حصول کے لئے ہندوؤں کا ساتھ دے رہے تھے۔

جس وقت تک ہندو مسلمانوں میں مذہبی رواداری نہ پیدا ہو جائے اور وہ ایک دوسرے کے مذہبی احساسات کا خیال نہ رکھیں۔ اس وقت تک سیلف گورنمنٹ کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کی بجائے سخت مشکلات کا موجب ہو گی۔ اور افسوس ہے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ مذہبی رواداری کی حالت بہت گری ہے جیسا کہ آئے دن کے واقعات اور حالات سے ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

پیرس میں مسجد ہو اور لندن میں نہ ہو

اس عنوان سے روزنامہ پیسہ اخبار ۱۲ جنوری ۱۹۲۱ء لکھتا ہے کہ:۔

"پیرس میں ایک مسجد تعمیر ہونے والی ہے۔ کیونکہ انگلستان کی طرح فرانس کے ماتحت بھی بہت سی مسلمان رعایا آباد ہے۔ لیکن فرانس کی مسلمان رعایا کے مقابلہ میں انگلستان کی مسلمان رعایا بہت زیادہ ہے۔ جو دس کروڑ سے کم نہ ہوگی۔ فرانس کی مسلمان رعایا شاید دو کروڑ بھی مشکل ہوگی۔ مگر اسپر بھی گورنمنٹ فرانس پانچ لاکھ فرانک اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کریگی۔ اور ڈیڑھ لاکھ فرانک مسلمانان الجیریا۔ مراکش اور ٹیونس سے لیکر لگائیگی۔ لندن میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے انگلستان کو کم از کم اس سے پانچ گنا زیادہ خرچ کرنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ"

افسوس ہے کہ مسلمان مسجد بنانے کے لئے بھی گورنمنٹ پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ فرانس اگر مسجد بنانے لگی ہے۔ تو اچھا کام ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ برطانیہ نہیں بنواتی۔ تو مجرم نہیں۔ کیونکہ یہ اس کا فرض نہیں۔ فرض تو مسلمانوں کا ہے۔ لیکن ان میں یہ شوق کہاں؟ جتنا مسلمان دوسروں کی مدد پر بھروسہ کئے رہینگے۔ کچھ نہیں کر سکینگے۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ خود کچھ کرنا شروع کریں۔ مگر مسلمانوں کا لنڈن میں خود مسجد بنانا تو الگ رہا۔ جماعت احمدیہ جو بنانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ حالانکہ احمدی حکومت تو کیا کسی مسلمان کہلانے والے سے بھی مدد کے مستحق نہیں ہیں۔ وہ صرف خدا کے فضل پر بھروسہ رکھ کر اپنی حق حلال کمائی سے ان مسجد بنانا چاہتے ہیں۔

کیا ہم برطانیہ پرست ہیں؟

"زمیندار" کے سابق ایڈیٹر مسٹر ظفر علی خان نے ہمیشہ سے بوجہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے خلاف زہر فشانی کی اور ہمیشہ منہ کی کھائی۔ اب ان کے نقش قدم پر چلتا ہوا موجودہ ایڈیٹر زمیندار نمک حلال بننے کے لئے کبھی کسی احمدی کو مطعون ہو کر اور کبھی خود امام جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی کرتا رہتا ہے۔

چنانچہ ۱۲ جنوری کے زمیندار میں "لکھاری بول کی باولانہ" کے عنوان سے مولوی بشیر الدین احمد نبیرہ مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی کو برا بھلا کہتے ہوئے ان کے ساتھ ہمارے امام کا ذکر بھی کیا ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"آپ (مولوی بشیر الدین احمد دہلوی) کا کیا قصور ہے اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال قادیان میں موجود ہے"

مولوی بشیر الدین احمد دہلوی کے متعلق زمیندار نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا جواب وہ خود دے سکتے ہیں۔ ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر نام کی کسی قدر مشابہت کی وجہ سے "زمیندار" کو اس حملہ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ تو کیا وہ یہی حق بانی زمیندار کے متعلق اور کسی ہم نام کو سامنے رکھ کر استعمال کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ جناب قاضی سراج الدین احمد صاحب کا نام زمیندار کو خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ چونکہ ان کو "برطانیہ پرست" سمجھنے میں بھی زمیندار کو کوئی شک نہیں۔ اسلئے کیا وہ یہ لکھنے کے لئے تیار ہے کہ:۔

"آپ (قاضی سراج الدین احمد صاحب) کا کیا قصور ہے اس نام کے اکثر آدمی برطانیہ پرست واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ دوسری مثال ۔ ۔ ۔ میں موجود تھی"

ہم نام کی مشابہت کی وجہ سے صفات کی مشابہت کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص میں جو بات پائی جائے۔ وہ اس نام کے دوسرے شخص میں ضرور پائی جاتی ہے۔ لیکن "زمیندار" اس کا قائل ہے اسلئے اسے مذکورہ بالا الفاظ کو درست قرار دینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔

اب رہی یہ بات کہ امام جماعت احمدیہ "برطانیہ پرست" ہیں یہ الزام کوئی ایسا شخص آپ پر ہرگز نہیں لگا سکتا جسے صداقت اور راست بازی سے کچھ بھی حصہ ملا ہو۔ اور جس نے آپ کی ان تحریروں کو پڑھا ہو۔ جو گورنمنٹ کے متعلق آپ نے تحریر فرمائی ہیں۔ یہاں ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اس تقریر سے جو آپ نے جماعت احمدیہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر فرمائی چند الفاظ درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم پر گورنمنٹ کا کوئی خاص احسان نہیں کہ ہم اس کی خوشامد کیا کریں۔ دنیا کی کوئی حکومت نہیں جو ہمارا سر اپنی طاقت اور قوت کے زور سے اپنے آگے جھکا سکے۔ مومن کا سر کسی دنیاوی طاقت کے آگے کبھی نہیں جھک سکتا اگر جھکتا ہے تو خدا ہی کے حکم کے آگے ہی جھکتا ہے۔ چونکہ ہمیں خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس حکومت میں رہیں اس میں امن قائم رکھیں اور فتنہ نہ پھیلائیں۔ اسلئے ہم گورنمنٹ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ نہ کہ گورنمنٹ سے کوئی فائدہ اور نفع حاصل کرنے کی غرض سے۔ اگر ہمیں گورنمنٹ دکھ بھی دیگی۔ تو پھر بھی ہم فرمانبرداری کرینگے۔ اور جب تک اسکے علاقہ میں رہینگے۔ فتنہ و فساد کی طرف قدم نہ اٹھائینگے۔ خواہ وہ ہم پر ظلم ہی کیوں کرے اور ہمیں دکھ ہی کیوں نہ دے۔ اگر ایسی حالت ہو جائیگی۔ کہ ہمارا اس کے علاقہ میں رہنا مشکل ہو جائے تو بھی ہم ملک میں فساد نہیں کرینگے بلکہ اسکے ملک کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں چلے جائینگے پس ہم خوشامدی نہیں۔ وہ لوگ جو ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں اور خود جہاد وغیرہ کا دعویٰ کرتے ہیں ان سے زیادہ جری ہیں اور ہم نے سچے دل سے کہدیا ہے۔ کہ جہاں ہمیں دین کے معاملہ میں بادشاہوں اور والیوں کا خطرہ ہے۔ پیار بھرا دل ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا"

یہ چند الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ انہیں پڑھ کر ہر ایک سمجھدار انسان نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ ہم ہرگز گورنمنٹ کے خوشامدی نہیں ہیں اور نہ ہم برطانیہ پرست ہیں۔ بلکہ حقیقی طور پر ہم خدا پرست ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق

سوال اور اس کا جواب

(۱)

ڈاکٹر عبدالحکیم نے اپنی زندگی کے آخری سال ایسی گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں بسر کئے کہ عوام کی یاد سے بالکل اتر گیا۔ لیکن اس کی موت کے اعلان نے بعض لوگوں کو اس کی طرف پھر متوجہ کر دیا ہے۔ اور وہ اس کے متعلق سوال کرنے لگے ہیں۔ جیسے کہ ایک شخص نے دریافت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کریگا۔"

چونکہ ڈاکٹر مذکور کی پیشگوئی مرزا صاحب کی وفات کے متعلق ہے۔ اور مرزا صاحب اس پیشگوئی کے متعلق انہی صفحات میں یہ فرماتے ہیں:۔

"مگر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اسکو ہلاک کریگا اور میں اسکے شر سے محفوظ رہونگا۔"

اسکے متعلق سوال ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب سچے تھے۔ تو انکی وفات ڈاکٹر صاحب کے بعد واقع ہوتی۔ لیکن مرزا صاحب پہلے فوت ہو گئے۔ اور ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کے بعد ہیں۔ تو سچا کون ہوا؟

ڈاکٹر کے الہامات قبل اسکے کہ میں اس سوال کا جواب لکھوں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم اور اسکے الہامات کے متعلق کچھ لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ سو ناظرین کو واضح رہے۔ کہ مرتد ہونے سے پہلے یہ شخص ۲۰ سال تک حضرت مسیح موعود کے مریدین میں شامل رہا۔ اور حضرت مسیح موعود کے صادق و راستباز ہونے پر اپنے الہامات و خوابات بھی بیان کرتا رہا۔

ڈاکٹر کے مرتد ہونے کی وجہ اسکے مرتد ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس نے بعض ایسے عقائد اختراع کئے جو قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے بالکل خلاف تھے۔ جیسے کہ ان عقائد میں سے ایک اس نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ کہ نجات پانے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا جائے بلکہ آپکے مانے بغیر بھی نجات ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ذکر الحکیم نمبر ۳ کے اس خط میں لکھا ہے۔ جو ڈاکٹر نے حضرت مسیح موعود کی طرف لکھا تھا کہ:۔

"تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے۔ اور توحید و تزکیہ نفس کو ہی مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ تیرا ایمان لانے کو یا نبیوں پر۔ اگر کہیں ایسا (قرآن میں) لکھا ہو۔ تو وہ آیت بتلائی ہوتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ تمام دنیا میں جس قدر موحد خدا پرست اور نیک بخت ہیں۔ وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔ جب تک مجھ پر ایمان نہ لائیں۔"

اسپر حضرت مسیح موعود نے اس کی طرف خط لکھا اور سمجھایا کہ یہ عقیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ مگر اس نے اس کا جواب دیا۔

"اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ اتباع محمدی نجات کا آسان راستہ ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ اس سے ذات خداوندی کے تمام قوانین رحمت و مغفرت ایک انسان (محمد صلعم) کے تابع ہو گئے۔" (الذکر الحکیم صلا حاشیہ ۱)

پھر حاشیہ صفحہ ۹ میں لکھا۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خدا پرست اور نیک عمل ہیں۔ اگر مجھ کو نہیں مانیں گے۔ تو نجات نہیں پائیں گے۔"

جب خدا کے پیارے مسیح نے دیکھا کہ اس کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اور وہ دن بدن شوخی میں بڑھتا جاتا ہے۔ اور عقائد فاسدہ کو نہیں چھوڑتا تو آپ نے ۴ مئی ۱۹۰۶ء کو اخبار بدر اور الحکم کے ذریعہ عبدالحکیم کو اپنی جماعت سے خارج کر دینے کا حسب ذیل اعلان کیا:۔

"میں اپنی جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ عبدالحکیم سے بکلی قطع تعلق کریں۔ اسکے ساتھ ہرگز مخالطہ نہ رکھیں۔"

اس اعلان کو پڑھکر ڈاکٹر مذکور آگ بگولا ہو گیا۔ اور بجائے اسکے کہ اپنے عقائد فاسدہ سے توبہ کرتا۔ اور زیادہ بگڑ گیا۔ اور حضرت مسیح موعود پر اعتراضات کرنے شروع کئے۔ اور حد سے زیادہ بدظنی اور دشنام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

عبدالحکیم کا ایک اعتراض اور اس کی مشابہت سب سے بڑا اعتراض جو اس نے حضرت مسیح موعود پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا۔ کہ لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں۔ اور جس طرح چاہتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنی کتب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے۔ جیسے کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے صفحہ ۳ و ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۲۵ و ۴۰ و ۴۳ و ۸۳ و ۸۴ وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ اپنی کتابوں کے شایع کرنے کے لئے چندے جمع کرتے ہیں۔ اور جس طرح ہو سکتا ہے۔ مکر و فریب کرکے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں۔ اور اسے جس طرح چاہتے ہیں۔ جا و بیجا صرف کرتے ہیں۔ کوئی حساب وغیرہ نہیں۔

ایسا اعتراض نبی کریمؐ پر پہلے ہو چکا ہے۔ ناظرین یہ اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ ہمیشہ انبیاء پر ان کے مخالفین ایسے اعتراض کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نبی کریمؐ پر بھی یہ الزام لگایا گیا تھا۔ کہ آپ مال کو تقسیم کرنے میں عدل نہیں کرتے۔ جیسے حدیث مسلم اور بخاری میں وارد ہے۔

عن جابر ابن عبداللہ قال اتی رجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ منصرفہ من حنین وفی ثوب بلال فضۃ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقبض منہا یعطی الناس فقال یا محمد اعدل قال ویلک ومن یعدل اذا لم اکن اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل. فقال عمر ابن الخطاب دعنی یا رسول اللہ فاقتل ہذا المنافق فقال معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ہذا واصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم یمرقون منہ کما یمرق السہم من الرمیۃ۔

(مسلم جلد ۱ مطبوعہ مصر صفحہ ۲۹۱)

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ حنین سے واپس آرہے تھے۔ جعرانہ میں ملا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی۔ اور آپ اس کی تقسیم کر رہے تھے۔ تو اس شخص نے کہا اے محمد عدل کر۔ یہ تقسیم ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر ہلاکت ہو۔ اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون عدل کریگا اگر میں عدل نہیں کرتا۔ تو میں ضرور خائب و خاسر ہونگا حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے رسول اللہ آپ اجازت دیں تو میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ مگر آپ نے اجازت اس وجہ سے نہ دی۔ کہ لوگ باتیں کرینگے۔ کہ یہ اپنے ساتھیوں کو مارتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ اور اس کے اصحاب ایسے ہونگے۔ کہ قرآن کو پڑھینگے۔ لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اُتریگا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائینگے۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ مرسلین من اللہ پر اعتراض ہوتے چلے آئے ہیں۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم بھی اس شخص کی طرح جس نے آنحضرتؐ پر اعتراض کیا تھا۔ اعتراض کر کے دین سے علیحدہ ہو گیا

ایک شبہ

اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ جب ڈاکٹر صاحب ۲۰ سال تک جماعت احمدیہ کے مخلصین میں شامل ہو چکے تھے۔ تو اتنی مدت کے بعد ان کا مرتد ہونا ضرور واقعات صحیحہ پر مبنی ہوگا۔ اور ان کے سوالات بجا ہونگے۔ جن کی بنار پر انہوں نے ارتداد اختیار کیا ۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی ایک مرتد سے مشابہت

واضح رہے۔ کہ یہ قیاس بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جو لوگ سلسلہ سے ارتداد اختیار کرتے ہیں۔ وہ کسی دنیاوی طمع یا اپنی بڑائی اور عظمت یا اور کسی دنیاوی غرض کے لئے ارتداد اختیار کرتے ہیں اور جن وجوہ کی بنار پر وہ ارتداد اختیار کیا کرتے ہیں وہ صحیح نہیں ہوا کرتیں۔ اس کی ایک مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ و تفسیر علامہ ابی سعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ و روح المعانی جلد ۵ صفحہ ۴۸۴

روی الکلبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان عبد اللہ ابن سعد ابن ابی سرح کان یکتب ھذہ الآیات لرسول اللہ فلما انتھی الی قولہ تعالی ثم انشأنٰہ خلقا اٰخر عجب من ذلک فقال فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکتب فھکذا نزلت فشک عبد اللہ وقال ان کان محمد صادقا فیما یقول فانہ یوحی الی کما یوحی الیہ وان کان کاذبا فلا خیر فی دینہ فھرب الی مکۃ وارتد"

کلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ آیات لکھتا تھا۔ آپ جب ثم انشأنٰہ خلقا آخر پر پہنچے۔ تو اس نے بہت تعجب کیا۔ اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کہا نبی کریم نے حکم دیا کہ اس کو لکھ لو۔ اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ عبداللہ نے شک کیا اور کہا کہ اگر محمدؐ صادق ہو اُس چیز میں جس کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو مجھ پر بھی ویسی ہی وحی ہوتی ہے۔ جیسے آپ پر۔ اور اگر کاذب ہے۔ تو اس کے دین میں کوئی بھلائی نہیں۔ یہ خیال کر کے وہ مکہ کی طرف دوڑ گیا۔ اور مرتد ہو گیا۔

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ابن ابی سرح کاتب وحی تھا۔ وہ بھی ڈاکٹر عبدالحکیم کی طرح یہ خیال کر کے کہ مجھ پر وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نازل ہوتی ہے۔ مرتد ہو جاتا ہے۔ کیا اس کے ارتداد سے لازم آتا ہے۔ کہ اس کی وجہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرت کو مفتری قرار دیا جائے۔

مرتد پٹیالوی کے الہامات شیطانی ہیں

اب میں مرتد پٹیالوی کے الہامات کی قلعی کھولتا ہوں۔ کہ وہ درحقیقت میں الہام نہیں بلکہ شیطانی وساوس ہیں۔ اور اس کے اپنے دماغ کے پراگندہ خیالات ہیں۔ پہلے تو میں قرآن مجید سے بتاتا ہوں کہ اسکے الہامات خدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ شیطانی وساوس ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین۔ تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون (الشعراء ع ۱۱)

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن پر اُترتے ہیں تو ہر ایک جھوٹے بہتان لگانے والے گنہگار پر اُترتے ہیں۔ اور اپنے کانوں کو لگاتے ہیں اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہیں

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے شیطانی وساوس کی دو علامتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ جن پر نازل ہوتے ہیں وہ بدعمل اور گنہگار ہوتے ہیں دوسری یہ کہ ان کی اکثر باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ دو علامتیں ڈاکٹر عبدالحکیم میں پائی جاتی ہیں یا نہیں پہلی علامت کو تو ڈاکٹر عبدالحکیم خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ میں بدعمل ہوں۔ جیسا کہ وہ الذکر الحکیم کے صفحہ ۔۔ پر یوں لکھتا ہے۔

"جب مجھ سے گنہگار اور بے عمل انسان کو مرزا جیسے رویا صادقہ کشوف اور الہامات صحیحہ ہوتے ہیں پھر مرزا کیسے ان کی بناء پر نبوت و رسالت کا مدعی بن گیا"

ظاہر ہے۔ کہ مجرم ملزم اقراری ہے۔ کہ وہ اثیم ہے اور اپنے آپ کو گنہگاروں میں شامل سمجھتا ہے۔ اور افاک ہونا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اس نے مسیح موعود پر جھوٹے الزامات قائم کئے ہیں۔ جیسے کہ مال کے متعلق پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اور دوسری علامت یہ کہ اکثر باتیں اس کی جھوٹی ہوتی ہیں۔ آگے چل کر بتاؤں گا کہ مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے متعلق پیشگوئی کرنے میں کس طرح گرگٹ کی طرح رنگ بدلے اور کس طرح خائب و خاسر ہوا ۔

خاکسار ۔ جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

ضرورت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں تبلیغ کیواسطے چند کتابوں کی ضرورت ہے جو نایاب ہیں۔ اگر بعض احباب ایثار کر سکیں اور ان کو بھیج دیں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔

اول ۔ رسالہ انگریزی متعلق ڈاکٹر ڈوئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی تصویر ہے۔

دوم ۔ انگریزی رسالہ The Crucifixion by an Eye Witness.

سوم ۔ رسالہ انگریزی Unknown Life of Jesus Christ.

(ہدایت) پیکٹ مضبوط ہو۔ پتہ اوپر انگریزی میں لکھا جائے نیز خط کر پیکٹ کے اندر بھی ڈالا جائے اور پیکٹ پر تاریخ روانگی لکھ دیا جاوے

خاکسار ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

کیا حضرت عیسیٰ آسمان پر ہیں؟

ایک صاحب نے مولوی سید ممتاز علی صاحب ایڈیٹر تہذیب نسواں کو لکھا کہ میرے بھائی فرماتے ہیں۔ آسمان کچھ نہیں۔ صرف نگاہ کی کمزوری ہے۔ میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ کیا یہ سچ ہے یا غلط؟ اگر سچ ہے تو پھر اپنے میاں کو وہاں سمجھتے ہیں۔ اور بہشت اور دوزخ کہاں ہیں۔

اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے بہشت اور دوزخ کو چھوڑ کر آسمان کے متعلق تو یہ لکھا کہ آسمان کوئی سخت اور ٹھوس چیز نہیں۔ ورنہ جو چیز صریحاً سامنے موجود نہ ہو۔ اس کا کون انکار کر سکتا ہے۔ اور خدا کے آسمان پر ہونے کی نسبت ایک تو یہ لکھا کہ خدا میاں کی ذات ایسی انوکھی ہے کہ اس کے لئے زمان و مکان یعنی وقت اور جگہ کی ضرورت نہیں۔ نہ کسی خاص جگہ نہیں رہتا۔ وہ سب جگہ ہے۔ اس نے فرمایا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنی ہم انسان سے اس قدر قریب ہیں۔ کہ اس کی جان بھی اتنی قریب نہیں ہیں۔ وہ اگر آسمان پر ہوتا۔ تو اس قدر قریب کس طرح ہوتا۔ اور دوسری بات یہ تحریر فرمائی۔ "یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ اور اس کے چاروں طرف آسمان گھرا ہوا ہے۔ اور زمین پر ہر طرف آبادی بھی ہے پس جو آسمان ہمارے سر پر ہے۔ وہ امریکہ والوں کے پاؤں کے نیچے ہے۔ اور جو آسمان امریکہ والوں کے سر پر ہے۔ وہ ہمارے پاؤں کی طرف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ معاذ اللہ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے۔"

ان دونوں باتوں سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے نزدیک خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ کیونکہ اگر خدا آسمان پر ہو۔ تو نحن اقرب الیہ من حبل الورید کی آیت درست نہیں رہتی۔ اور دوسرے چونکہ زمین گول ہے۔ اور آسمان اس کے چاروں طرف گھرا ہوا ہے۔ اور زمین کے ہر طرف آبادی ہے۔ اسلئے اگر خدا تعالیٰ آسمان پر ہو۔ تو وہ یا تو ہمارے پاؤں کے نیچے ہو گا یا امریکہ والوں کے۔ گویا خدا کے آسمان پر ہونے کی وجہ سے اس کی بے ادبی ہوگی۔

اب میں ان باتوں کو پیش کر کے ان لوگوں سے جو حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ یہ پوچھتی ہوں کہ اگر حضرت عیسیٰ سچ مچ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو کیا ان کی اس طرح بے ادبی نہیں ہوتی۔ کہ کبھی وہ نعوذ باللہ ہمارے پاؤں کے نیچے آ جاتے ہیں۔ اور کبھی امریکہ والوں کے نیچے۔

جناب مولوی سید ممتاز علی صاحب نے آسمان کی حقیقت بیان کر کے گویا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے متعلق بھی بالکل فیصلہ کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے لکھ دیا ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ جب خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں۔ اور اس کا آسمان پر ہونا قرآن کریم کی آیت نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے خلاف ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آسمان خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے لئے ہی بنایا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو تو کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں۔ وہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

دیکھو اب تو قرآن شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ اور دنیا میں پھر بھیجے گا۔ قرآن شریف میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ اے عیسیٰ میں تجھ کو وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اس میں آسمان پر اٹھانے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ چونکہ خدا نے کہا ہے کہ میں عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھاؤنگا اور خدا آسمان پر ہے۔ اسلئے خدا نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اسکے رد میں اور بہت سی دلیلیں ہیں۔ لیکن میں اس وقت صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ خدا جب خود آسمان پر نہیں۔ جیسا کہ مولوی سید ممتاز علی صاحب نے لکھا ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ آسمان پر کیسے چلے گئے؟

وہ لوگ جو اپنی باتوں کے مقابلہ میں قرآن شریف کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے۔ کہ ہم مولوی ممتاز علی صاحب کی بات کو نہیں مانتے۔ خدا آسمان پر ہی ہے۔ اور آسمان پر ہی خدا نے حضرت عیسیٰ کو اٹھا لیا ہے۔ مگر کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ اگر اللہ تعالے نے کسی کو ضرور ہی آسمان پر لے جانا تھا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتا جو سب نبیوں کے سردار تھے۔ اور سب نبیوں پر جن کو فضیلت حاصل تھی۔ کیا ان سے زیادہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر جانے کا حق تھا۔ افسوس لوگوں کے دلوں میں رسول کریم کی محبت نہیں رہی۔ ورنہ کیا رسول کریم کی محبت کے ہوتے ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ تو فوت ہو کر زمین میں دفن ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ ابھی تک زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ وہ ہرگز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعوے کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ حضرت عیسیٰ اسی طرح فوت ہو گئے ہیں جیسے اور نبی فوت ہوتے چلے آئے۔ لیکن غیر احمدی مولوی سمجھتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور پھر دوبارہ دنیا میں آوینگے۔ یہ کیسی بچی بات ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نیا انسان نہیں بنا سکتا۔ جو اس نے ان کو بٹھا رکھا ہے۔ کہ جب دنیا میں نبی کی ضرورت پیش آوے گی تو ان کو بھیج دونگا۔ کیونکہ میں اور تو بنا نہیں سکتا۔

یہاں میں ایک مثال لکھتی ہوں۔ دیکھو جو غریب ہوتا ہے۔ وہ ایک وقت کے کھانے میں سے دوسرے وقت کے لئے رکھ چھوڑتا ہے۔ لیکن جو امیر ہوتا ہے وہ ایسا نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ وقت کے وقت تازہ تازہ تیار کرا سکتا ہے۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ لکھتی ہوں کہ آج کل کے مولویوں کی ایسی حالت ہو گئی ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو ایک فقیر کی حالت سے بھی زیادہ حقیر کر رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور جلد ان کی آنکھیں کھول دے۔ اور وہ دیکھ لیں کہ خدا کا نبی جو آنا تھا وہ آ گیا اور جنہوں نے اسکو مانا وہ دنیا کی آگ سے بھی اور آخرت کی آگ سے بھی بچ گئے۔ اور ان پر خدا کی برکتیں نازل ہونے لگیں۔ اور جنہوں نے خدا کے نبی کا انکار کیا۔ وہ ذلیل اور خوار ہو رہے ہیں۔ والسلام

خا . . . . ر

راجعہ از قادیان دار الامان

نبی یا محدث

از مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ نبی یا محدث میں مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کے مضمون مندرجہ تشحیذ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء کا ذکر کیا ہے۔ ناظرین مولوی محمد احسن صاحب کے مضمون کو پڑھ جائیں۔ اس میں یہ لکھا ہے:۔

"کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء گذرے ہیں وہ تمام اس نبوت غیر تشریعی (یعنی) کے ساتھ ممتاز کئے گئے۔ کیونکہ نبوت اسلام کی بنی اسرائیل میں نبوت پر ختم ہو گئی تھی ۔ ۔ ۔ سلسلہ نبوت تشریعی اور نبوت غیر تشریعی کا ہرگز ہرگز جدید سلسلہ نہیں۔ تمام قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اس کی مثبت ہیں۔ حضرت موسیٰ صاحب شریعت کے بعد جس قدر انبیاء ہوئے وہ غیر تشریعی نبی تھے"

یہ قول منسوب ہے سید صاحب کے مضمون کا جو مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو باطل ٹھیراتا ہے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے بمقام دہلی نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہمیں خوب معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے کس طریق حصول نبوت سے انکار کیا ہے اور کس وہمی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور یہ بھی خوب معلوم ہے۔ کہ مکفرین نے کن باتوں کو مد نظر رکھ کر فتویٰ کفر دیا تھا۔ فتویٰ مکفرین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں سے زیادہ الزام مکفرین نے حضرت مسیح موعود پر لگائے۔ ایک الزام کی نسبت مکفرین لکھتے ہیں:۔

"اس الزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں۔ اول یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ پہلے عذر کا جواب یہ ہے۔ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے۔ کہ جس نبوت کا اس کو دعویٰ ہے۔ اور اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا۔ اس کا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اس محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے۔ مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہیں۔ اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کر دی ہے۔ کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہیں ہو سکتی۔ اس کی عبارت توضیح مرام ۔ ۔ ۔ میں بہت صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے۔ کہ آپ کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے۔ جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اس دعویٰ ۔ ۔ کرنے کا زمانہ آئندہ آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے۔ تو وہی نبوت جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں۔ آپ کے دجال ہونے کے لئے کافی دلیل ہے۔ نصوص مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعویٰ نبوت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے۔" (اشاعۃ السنہ ۱۸۹۱ء فتویٰ مکفرین)

اس تحریر نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مکفرین کے فتویٰ کی بناء محدثیت کے معنے اور اس کی حقیقت کی تشریح پر ہے۔ سو نہ تو ہم کو ان معنی اور اس کی تشریح سے انکار ہوا ہے۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود نے کبھی انکار کیا ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے نبوت غیر تشریعی سے انکار کیا ہے۔ باطل ثابت ہوتا ہے۔

آخر پر میرا یہ مطالبہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب سنہ ۱۹۰۸ء تک جماعت کے کسی ایک فرد کی تحریر سلسلہ کے اخبارات میں دکھا دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود غیر نبی تھے۔ اور ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء تک جماعت احمدیہ کا یہ مذہب تھا کہ حضرت مسیح موعود امتی نبی ظلی نبی بروزی نبی غیر شریعت جدیدہ لانے والے تھے۔ فقط

الراقم محمد سیف الدین احمدی۔ سابق سکرٹری احمدیہ انجمن

نظم

نہ ہو

(از جناب منشی عبد الخالق صاحب۔ سکرٹری انجمن احمدیہ مظفرگڑھ)

عقل دی ہے تجھے اللہ نے ناداں نہ ہو
ہوش کر پھر خدا جانئے انجان نہ ہو

مان لے بات مری منکر قرآں نہ ہو
کرکے تکذیب کہیں دیکھ پشیماں نہ ہو

کیا مسلمان ہے گر عاشق قرآں تو ہو
مورد لطف شہ حضرت رحمان نہ ہو

دل وہ بہتر ہے کہ جس دل میں ہے سوز دھیان نہ ہو
خانہ ویران ہے وہ جس میں تو مہماں نہ ہو

سلطنت ہفت ہو اگر پھر بھی ہے قلاش فقیر
دل کے گنجینہ میں گر دولت ایماں نہ ہو

بادۂ عشق سے لبریز ہو قلب مضطر
سینہ صد چاک ہو ہم چاک گریباں ہو

درد دل - سوز جگر آہ و بکا جوش جنوں
چشم پرنم ہو مگر شکوۂ جاناں نہ ہو

ہیچ ہے جبہ و دستار و عصا ریش دراز
ہمہ تن وقف ہے اسے شیخ گر ایماں نہ ہو

دیکھ لے گلشن احمد کو اگر تو زاہد
جنت اللہ کی خواہش تجھے آساں نہ ہو

تیس آیات سے ثابت ہے وفات عیسیٰ
ہم نوا ہو کے مسیحی کا کرسٹاں نہ ہو

حسن یوسف کو اگر دیکھ لے چشم یعقوب
یاد بھولے سے اسے یوسف کنعاں نہ ہو

منکر دین خدا ہو تو ہے کیوں خوار و ذلیل
دور از رحمت حق کس لئے شیطاں نہ ہو

کیوں نہ محبوب خدا عزت و عظمت پائیں
دشمنوں کے لئے کیوں خانہ زنداں نہ ہو

بات یہ ہے کہ برے کام کا انجام برا
سوچ کر کام کرو جس میں پشیماں نہ ہو

خشک باتوں سے نہیں فائدہ عبد الخالق
ساغر قلب میں جب تک مئے عرفاں نہ ہو

مکتوباتِ امام

زیر سلسلہ مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قائم مقام افسر ڈاک

نماز نہ پڑھنے پر جرمانہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ نماز کی پابندی کرانے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو مرد دانستہ نماز با جماعت میں غفلت کرے۔ ایک آنہ جرمانہ ادا کرے۔ اور جو عورت دانستہ نماز میں غفلت کرے وہ دو پیسہ اور جو نماز جمعہ میں دانستہ غفلت کرے۔ اس سے چار آنہ جرمانہ لئے جائیں۔

اسکے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھوایا:

"تجویز تو اچھا ہے۔ اور قابل قدر مگر جرمانہ بدعت ہے جو نہایت مضر ہو سکتی ہے۔ جس کے ادا کرنے میں اگر ایسی قسم کی سستی ہو جائے۔ تو خود ہی اسپر جرمانہ کرے۔ نماز کی غفلت روح کی قربانی سے دور ہو سکتی ہے۔ پیسوں کی قربانی سے نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک نماز با جماعت کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے شخص کا گھر جلا دوں۔ گویا یہ کہ بکلی نماز کا تارک ہو۔ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور ہر ایک نماز اس کی جماعت سے رہ جاتی ہے۔ اور اس کے لئے سخت دکھ اور صدمہ کا باعث نہیں ہوتی۔ اس شخص کے دل میں درحقیقت اسلام داخل ہی نہیں۔ اس کا ظاہری علاج نصیحت و وعظ ہے۔ اور باطنی علاج دعا ہے۔ جو اس سے بھی نہ سمجھے۔ خلیفۂ وقت سے اجازت لیکر اُسے اپنی جماعت سے الگ سمجھنا چاہیئے۔ نماز اسلام کا ایک رکن ہے۔ فوج میں لنگڑے آدمی نہیں رکھے جاتے۔

والسلام

مصائب آنے کا باعث

"بلائیں اور مصیبتیں دو ہی وجہ سے آیا کرتی ہیں یا نبیوں کے انکار سے یا شریعت کے انکار سے جبکہ اسکے ساتھ ظلم بھی شامل ہو۔ انکار شریعت سے کبھی عذاب نہیں آتا۔ ان علاقوں کے لوگ احمدی بنے۔ احمدی ہو کر بعضوں نے آپس میں تفرقہ کیا۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں فساد کو ایسا طول دیا کہ سمجھانیوالے تھک گئے۔ مگر ان کی سمجھ میں بات نہ آئی۔ ابھی کیا ہوا ہے کسی شاعر نے کہا ہے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

جب تک کہ اس علاقے کے احمدی کہلانیوالے لوگ جھگڑوں اور لڑائیوں کو ترک نہیں کرینگے۔ ان کے سر سے یہ مصیبتیں بھی نہیں ٹلینگی۔ اس علاقے کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کو کافر کہکر اور بڑے بڑے بننے دیگر تمام ذمہ داریوں سے بچ گئے ہیں۔ نہ دوسروں کو کافر کہکر وہ خدا کو خوش کر سکینگے۔ اور نہ چندوں میں دوسری جماعتوں سے بڑھکر۔ جب تک وہ اخلاق نہیں سیکھیں گے۔ اور شورش بیجا چھوڑینگے۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک ان سے نہیں بدلیگا۔ خدا تعالیٰ درندوں کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں دیتا"

میرا یہ خط دوسروں کو بھی سُنا دیں۔

تزکیہ روحانی سلسلہ میں داخل ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا ہے۔ کہ میں تاحال احمدیت سے مشرف نہیں ہوا۔ مگر اس فرقہ میں شامل ہونے کی آرزو مدت سے بے چین کر رہی ہے۔ میری اس فرقہ میں تاحال شامل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں مدت سے افعال شنیعہ کا مرتکب واقع ہوں۔ اور ان افعال کی موجودگی میں سلسلہ احمدیہ جیسے پاک مذہب کو اختیار کرنا اس کو دھبہ لگانا چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جواب دیا کہ:

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر کوئی شخص علانیہ احکام شریعت کو توڑتا ہے۔ اور اپنے طریق کو ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو بیشک ایسے شخص کا سلسلہ میں داخل ہونا اس کا سلسلہ کو بدنام کرنا ہے لیکن اگر انسان یہ نیت رکھتا ہو۔ کہ وہ اپنے گناہوں سے چھوٹنے کی پوری کوشش کریگا۔ اور علی الاعلان شریعت کے احکام کی ہتک نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا اس دن کی انتظار میں بیعت نہ کرنا جس دن وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جائیگا۔ ایک وہم ہے کیونکہ اگر روحانی سلسلوں سے باہر رہ کر بھی کوئی شخص کلی طور پر پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے تو پھر ان سلسلوں کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ روحانی سلسلوں کے دو ہی کام ہوتے ہیں۔ ایک تزکیہ۔ اور ایک تقویٰ۔ اگر انہیں سے ایک حصہ باہر رہ کر بھی حاصل ہو سکتا ہے تو دوسرا بھی ہو سکتا ہے پھر اس صورت میں ان کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ والسلام

ہر ایک احمدی مبلغ ہے

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا:

"آپ کا خط آیا۔ جزاکم اللہ۔ آپ نے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہیں۔ یہاں سے کسی مبلغ کے بھیجے جانے کی انتظار میں نہ رہیں کیونکہ ہر ایک احمدی مبلغ ہے۔ اسلام اپنے ابتدائی زمانہ میں علماء کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ جب دل میں جوش ہو تو زبان میں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیدیتا ہے۔ دلائل تو ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ مگر صداقت ہر زمانہ میں نہیں پھیلتی۔ بلکہ اس زمانہ میں پھیلتی ہے کہ جب ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں سوز و گداز ہو۔ اور جو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک ترقی کر جاتے ہیں کہ اس کی مخلوق کی تباہی ایک منٹ کیلئے بھی دیکھی نہیں جاتی۔ تب انکے دلوں سے روحانی شعاعیں نکل کر ان کے ساتھ ملنے والے لوگوں کے دلوں پر اثر ہوتی ہیں۔ اور بغیر اسکے کہ وہ ایک لفظ بھی کہیں۔ [illegible] دلوں میں اعلیٰ تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ پس دل میں یہی اندر آگ ہی [illegible] [illegible]

کلام الامام

استخارہ کس طرح ہوتا ہے

یہ خطبہ نکاح مطبوعہ ۱۰ دسمبر کو اس وقت پڑھا۔ جبکہ حضور خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

نکاح کے متعلق ہم بہت باتیں ہوئی ہیں۔ ان کا مختصر ذکر مختلف دنوں میں کرتا رہا ہوں۔ چونکہ اب جمعہ کا وقت ہے۔ دوستوں نے واپس جانا ہے۔ اس لئے میں نصیحت کی طرف ان کو جن کے لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ اور پھر ایک دفعہ اپنی جماعت کو ادھر متوجہ کرتا ہوں کہ تم نکاحوں کے معاملات درست کرو۔ [illegible] درستی کے لئے اخلاص اور دعا اور استخارہ سے کام لو۔ تاکہ انہیں میں محبت بڑھے۔ اور ہماری نسلیں نیک ہوں اور نسلیں نیک ہوں۔ دعا سے پہلے کوئی فیصلہ مت کرو۔ بلکہ دعا اور استخارہ کرنے کے وقت اپنی تمام رائیں اور فیصلوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم فیصلہ کرنے کے بعد دعا اور استخارہ کرو گے۔ تو وہ بابرکت نہیں ہوگا۔ استخارہ اور دعا وہی بابرکت ہوگی۔ جس میں تمہاری رائے اور فیصلہ کا دخل نہ ہو۔ تم خدا پر معاملہ کو چھوڑ دو۔ اور دل اور دماغ کو خالی کر لو۔ اور اس کے حضور میں عرض کرو۔ کہ خدایا۔ جو تیری طرف سے آئے گا۔ وہی ہمارے لئے بابرکت ہوگا۔ اور ہماری بہتری کا موجب ہوگا۔ یہ نصیحت میں پھر خاص طور پر کر دیتا ہوں۔ اس وقت دو نکاح ہیں۔

(۱) فضل بی بی بنت مولوی عمر الدین صاحب شملوی کا نکاح ۲۰۰۰ سو روپیہ مہر پر عبد الحمید احمدی پسر کرم بخش جالندھری سے۔

(۲) خورشید بیگم بنت محمد الدین صاحب کا نکاح ۵۰۰ سو روپیہ مہر پر ظہور الدین دھرم کوٹی سے۔

مولوی عمر الدین صاحب بہت مخلص ہیں اور تبلیغ میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی لڑکی کیلئے بالخصوص دعا کریں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی اور مسئلہ نبوت

صداقت ہر زمانہ میں صداقت ہے۔ اگرچہ ظاہر پرست دنیا اس کی تہ کو نہ پہنچ سکے۔ خدا کے وعدوں کے مطابق مسیح موعود کا نزول و ظہور ہو گیا۔ مگر الفاظ پرست ابھی تک اسی تک سہمے ہیں۔ مسیح موعود کی تعلیم حقیقی قرآنی تعلیم ہے۔ لیکن محروموں کو اس سے نفرت ہے ؎

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

اس کی وجہ صرف خود بینی اور غفلت ہے۔ جو نادانوں کو گستاخی و بے ادبی سکھا کر ہلاکت میں ڈال دیتی ہے ؎

ہمسری با انبیاء برداشتند ۔ اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد ۔ کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

مسیح موعود کی تشریح فرمودہ قرآنی صداقتیں جدید یا انوکھی نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی ناداں ان سے منہ پھیرے ہوئے بھاگے جاتے ہیں۔

آج ہم تعلیم مسیح موعود کی صداقت کا ایک زبردست گواہ دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ جس کے آگے عموماً تمام اسلامی دنیا اور بالخصوص اہل تصوف سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی معنوی عالم اسلام میں ایک عظیم الشان بزرگ ہیں۔ میں نے آپ کی مثنوی معنوی از اول تا آخر مطالعہ کی ہے بلکہ سبقاً سبقاً بھی کچھ پڑھی ہے۔ اس مثنوی میں جس قدر احمدیت کی تائید ہے۔ وہ بڑی تفصیل کو چاہتی ہے۔ میں نمونہ کے طور پر بعض ایسی باتیں یہاں بیان کروں گا۔ جو کھلے کھلے اور واضح طریق سے عقائد احمدیہ کے لفظ بلفظ مطابق ہیں۔

اجرائے نبوت کے متعلق غیر احمدی علماء بڑی بڑی بحثیں کرتے ہیں۔ اور ادھر ادھر کی باتوں سے مسئلہ کو بہت پیچیدہ بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن مولانا روم اس کو اس قدر واضح اور نہایت صاف طور پر بیان کرتے ہیں۔ جس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں رہتی۔ فرماتے ہیں ؎

مظہر حق است ذات پاک او ۔ زو بجو حق را و از دیگر مجو

یعنی انسان کامل جو مظہر حق ہے۔ اسی کے ذریعہ سے خدا کی تلاش کرو۔ نہ اور ذرائع سے۔ ؎

بہ خیال و حیلہ کم تن تار را ۔ کہ غنی رہ کم دہد مکّار را

اپنے خیال اور حیلہ و بہانہ پر تکیہ نہ کر کیونکہ خدائے غنی مکّار انسان کو بہت کم ہدایت دیتا ہے۔

مکر کن تا وارہی از مکر خود ۔ مکر کن تا فرد گردی از حسد

(مکر یعنی تدبیر) یعنی ایسی تدبیر کر کہ تو اپنے نفس کے مکر سے چھوٹ جائے۔ اور ایسی تدبیر کر کہ تو حسد سے پاک ہو جائے۔ اور پھر ان دو شعروں کے درمیان ایک شعر ہے۔ جو مسئلہ نبوت کو نہایت صریح خوب صاف کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ؎

مکر کن در راہ نیکو خدمتے ۔ تا نبوت یابی اندر امتے

نیکی کی راہ میں ایسی تدبیر کر۔ کہ تو امت میں رہ کر نبوت حاصل کر لے۔ یہ شعر بہت صاف ہے۔ اور اس میں کوئی تاویل نہیں کی جا سکتی۔ مولانا صاف طور پر کہتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ دینی خدمت کرو۔ تاکہ تم امت میں رہ کر نبوت حاصل کر لو۔ اب اس سے زیادہ صاف مضمون کیا ہوگا۔

تائید مزید شاید بعض لوگوں کو خیال ہو کہ اس شعر کی تشریح گذشتہ شارحین نے کچھ اور کی ہوگی اس لئے ہم وہ حاشیہ کا نوٹ بھی لکھ دیں۔ جو مثنوی کے ساتھ اس شعر کی تشریح کے لئے شارحین نے لکھا ہے جس سے اور بھی ہمارے عقیدے کی تائید ہو جاتی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "تحقیق دریں مقام آنست" یعنی اس شعر کی تحقیق اور اس کی مراد یہ ہے۔ کہ ہر چند انبیاء مامور آخر غیر تشریعی است نیں ایں نبوت عامہ است دایں نبوت عامہ اولیاء می رسد و ایشاں را الانبیاء والاولیاء گویند۔ و ایں انبیاء اولیاء را لازم است۔ کہ تابع نبی مشرع باشند۔ یعنی اگر تشریعی نبوت نہ ہو۔ تو اس کو نبوت عامہ کہتے ہیں۔ اور اس نبوت پر اولیاء پہنچتے ہیں۔ اور ان کو الانبیاء والاولیاء کہتے ہیں۔ (جیسے حضرت مسیح موعود نے امتی نبی کے لفظ

ہندوستان کی خبریں

محاصل آبکاری میں بمبئی۔ ۱۳ جنوری۔ یکم اپریل ۱۹۲۰ء سے یکم جنوری ۱۹۲۱ء غیر معمولی اضافہ تک آبکاری کی خالص آمدنی سالگذشتہ ۱۹۱۹ء کے اسی عرصہ کی نسبت دو کروڑ پچاس لاکھ چھیانوے ہزار چار سو ستانوے روپے زیادہ ہے۔

کلکتہ کے کالجوں کا بائیکاٹ کم و بیش دو ہزار طلباء نے کلکتہ اور مضافات کے کالجوں سے مقاطعہ کر لیا ہے۔ اور طلباء کا بیشتر حصہ عدم تعاون کی تحریک کی وسعت پر مصروف ہے۔ کلکتہ کے تین کالجوں سے مقاطعہ کیا گیا ہے۔ وہ آٹھ ہیں ؛

جنوبی افریقہ سے ڈیڑھ سو ہندوستانیوں کی واپسی بمبئی ۱۳ جنوری۔ اقتصادی تجویز واپسی کے ماتحت جو ایک سو پچاس ہندوستانی مرد و عورتیں۔ اور بچے جنوبی افریقہ سے واپس ہوئے تھے وہ بمبئی پہنچے ہیں۔ پولیس ان کی نگران ہے۔ یہ لوگ عنقریب وطن کو جائیں گے۔ بالعموم یہ مدراس کے صوبہ کے باشندے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ ان کو بغیر کرایہ کے سفر کی اجازت ملی۔ اور توقع ہے۔ کہ اندرون ملک کیلئے بھی ریل کا کرایہ ملیگا۔ جن لوگوں کے پاس روپیہ تھا۔ انہیں ۵۰ پونڈ لینے کی اجازت ملی۔ جس کا بقایا ادا ہونے والا ہے۔ اور جن کے پاس کچھ روپیہ نہ تھا۔ انہیں دو پونڈ ملے ؛

لالہ لاجپت رائے کا پیغام ۱۹۔ جنوری کے بندے ماترم میں لالہ صاحب کا ایک پنجاب کے طلباء کے نام مفصل پیغام پنجاب کے کالجوں کے طلباء کے نام شائع ہوا ہے۔ جس میں لالہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ڈگریوں کی امیدواری سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور کالج چھوڑ دو۔ یونیورسٹی امتحانات کو بائیکاٹ کر دو۔ اور کالجوں کو سونا کر دو۔ اور ایک سال کے لئے اپنی خدمات قوم کو وقف کر دو۔

کولمبو میں طوفان باد و باران کولمبو۔ ۱۰ جنوری کی شنبہ کی شب کو ایک زبردست طوفان باد و باراں آیا۔ تمام شاہراہوں پر پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ بڑے بڑے درخت اپنی جڑوں سے اکھڑ کر زمین پر آ رہے۔ تار کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کئی مکانات تباہ ہو گئے۔ غریب لوگ بے خانماں ہو گئے۔ کئی بار برداری کے جہاز اور دو وطانی کشتیاں بالکل ٹوٹ گئیں ؛

کونسل کے لئے نائی اور میوہ فروش امیدوار لاہور۔ ۱۱ جنوری۔ لاہور کے غیر مسلم حلقہ انتخاب کی جو نشست مسٹر گنپت رائے کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے خالی ہو گئی ہے۔ اس کے لئے نقیب عام پریس کے رائے بہادر لالہ موہن لال اور میونسپلٹی لاہور کے وائس پریذیڈنٹ رائے بہادر ملک رام کے علاوہ مسٹر اوتم چند حجام۔ مسٹر خوشحال چند حلوائی۔ مسٹر سراب جی الہ داد قصول میوہ فروش امیدوار ہیں ؛

جدید کونسلوں کے وزراء کی تنخواہوں کا سوال الہ آباد۔ ۱۱ جنوری گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ بلکہ کی رو سے جدید کونسلوں کے ہر ایک وزیر کی (؟) تنخواہ ہونی چاہیئے۔ جو لیجسلیٹو کونسل کے انتخابی ممبروں کو طے کرنی ہے۔ ورنہ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ممالک متحدہ کی کونسل میں ذیل کی قرارداد پیش کریگی۔ کہ اس کونسل کے خیال میں جدید کونسلوں کے وزراء کو جو تنخواہ ملنی چاہیئے۔ وہ تین ہزار سے کم نہ ہونا چاہیئے ؛

لالہ لاجپت رائے کا خط لالہ لاجپت رائے صاحب نے ۱۵ جنوری کے بندے ماترم میں بنام لالہ ہنسراج صاحب لالہ ہنسراج صاحب کے نام کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے گورنمنٹ اور یونیورسٹی کی پسندیدگی حاصل کرنے کی غرض سے بہت حد تک اپنے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے اور شری سوامی جی مہاراج کی سپرٹ کو کچل دیا ہے۔ ہمارا صوبہ آپ کی بے نظیر قربانی کا از حد مشکور ہے۔ مگر اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ گذشتہ ۱۹۰۷ء کے بعد آپ نے سماج اور کالج کی پالیسی کو دوسروں کیلئے ایسا بدل دیا۔ کہ آج اس کے بیہودہ نتائج ہمارے سامنے دکھائی دینے لگے آپ نے جو کچھ کیا۔ نیک نیتی سے کیا۔ کالج اور سماج سب کچھ کیا۔ مگر اس کا الٹا اثر ہوا۔ نہ تو سماج اور کالج ہی اپنے اصولوں پر قائم رہے۔ اور نہ گورنمنٹ ہی خوش ہوئی۔ ایسی صورت میں کیا میں آپ سے امید کر سکتا ہوں۔ کہ آپ اپنے ضمیر کی آواز سن کر یا تو لوگوں پر یہ اعلان کریں۔ کہ آپ نے اپنے اصول بدل دیئے۔ اور یا ان اصولوں کے مطابق اور نیز عام رائے کے مطالبہ کی وجہ سے دیانند کالج کو فوراً یونیورسٹی کے کنٹرول سے نکال کر ایک آزاد دیانند یونیورسٹی کی شکل میں تبدیل کر دیں اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو۔ کہ آمدنی فیس کی کمی کی وجہ سے اپنے سٹاف کو کم کرنا پڑیگا۔ تو میں بالگذشتہ دو سال میں جو امداد مل رہی تھی سے رہا ہے۔ اس سے جس قدر کمی آئندہ دو سال میں واقع ہوگی۔ اس کو پورا کر دونگا ؛

پانیر کے خلاف درخواست نامنظور دہلی۔ ۱۳ جنوری مسٹر شملورتھ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے توہین شہزادہ کے مقدمہ کے ملزموں کی درخواست جو انہوں نے پانیر الہ آباد انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڑھ اور شرق گورکھپور کے خلاف ہتک عدالت کے لئے کی تھی نامنظور کر دی ہے ؛

چیف کمشنر سرحد رخصت پر دہلی۔ ۳ جنوری۔ صوبہ سرحدی و شمالی کے چیف کمشنر سمپسن گرانٹ ماہ مارچ میں رخصت پر جائینگے۔ سیاسی محکمہ کے مسٹر ... ان کی جگہ کام کریں گے ؛

ریاست پٹیالہ میں فوج کی تنخواہ میں ترقی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے سپاہی کی تنخواہ بجائے گیارہ کے ۱۷ روپیہ ماہوار مقرر کر دی ہے۔ اور تین روپے انعام نیک چلنی اس کے علاوہ ہے ؛

نواب کناٹ کے استقبال کے لئے راولپنڈی میں نواب کناٹ کے استقبال کیلئے زور شور سے راولپنڈی میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سر کوٹ اور ہوٹلوں میں خیمے نصب کئے جا رہے ہیں جہاں نواب کناٹ بعد اپنے عملہ کے فروکش ہونگے۔ نیک لاویں اس زائد فوج کے ٹھہرنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ جو ڈیوک کناٹ کی

ممالک غیر کی خبریں

ہمالہ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش لنڈن ۔ ۱۱ر جنوری۔ رائل جغرافیکل سوسائٹی کے ایک جلسہ میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے اجازت دیدی ہے کہ وہ اپنی تحقیقات بہم پہنچا سکے۔ لیکن کچھ سیاسی رکاوٹ درپیش تھی۔ یہ کام رائل جغرافیکل سوسائٹی اور الپائن کلب کے متعلق تھا ہمالیہ پر چڑھنے کا کام مشکل ہے۔ مشکلات کو نظر انداز کرکے یہ دیکھنا ہے۔ کہ اس بلندی پر انسان کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔ پہلے ان راہوں کی تلاش ہوگی۔ جو بلند چوٹی تک بآسانی لے جائیں۔ جماعت مجلس ۱۹۲۱ء میں ہندوستان آئے گی۔ اور سب انتظام ٹھیک کرکے ۱۹۲۲ء میں تبت کی راہ لیگی۔

۶ ہزار بیکار اشخاص لنڈن ۔ ۱۰ر جنوری۔ کل ابرڈین میں چھ ہزار بیکار لوگ بیکاری کا وظیفہ لینے کو جمع ہوئے۔ وہاں ان کو دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ کئی عورتیں بھوک کی وجہ سے غش کھا کر گر گئیں۔ ایک بالشویکی مقرر نے مشورہ دیا کہ ہوٹل پر حملہ کرو۔ مگر مجمع نے تیور بدلے۔ تو لیکچرار صاحب چلدئے۔

ایران پر موسم بہار میں حملہ ہوگا خبر ہے کہ بالشویکوں نے ایک بڑا لشکر باکو کی جانب جمع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ ہے۔ کہ تیس ہزار آدمیوں کی جمعیت سے موسم بہار میں حملہ کریں۔ ڈیلی میل لکھتا ہے کہ برطانیہ کے مالیات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایران کو بالشویک پنجے سے روکنے کے لئے ایک بہت ہی خطرناک قسم کی ذمہ داریوں میں پڑنا انتہا درجہ کا پاگل پن ہوگا۔ البتہ ایرانیوں کو اتنا ضرور مشورہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حفاظت خود کریں۔ اور [illegible] کا حشر زیر نظر رکھیں۔ جہاں بالشویکوں نے تمام مسلمان آبادی کو وحشیانہ طریق پر غلام بنالیا ہے۔

یونان کیلئے خطرہ جدیدہ لنڈن ۱۱ر جنوری۔ ڈیلی نیوز کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ یونان میں پھر خطرہ کی تجدید ہوگئی ہے۔ موسیو راس کی حکومت کو

مالی مشکلات کے باعث جاپانی [illegible] کاروبار بند پڑا ہے

نہر سویز کا پل لنڈن ۱۱ر جنوری۔ [illegible] کو مجبور کرنے کے لئے دوران جنگ میں پل بنایا گیا تھا۔ اس کو عنقریب گرا دیا جائیگا اور اس کی جگہ نہر کے نیچے زمین دوز راستہ بنایا جائیگا۔

جدید وائسرائے ہند کی ہندوستان سے لاعلمی لنڈن ۱۱ر جنوری۔ لارڈ ریڈنگ کے وائسرائے مقرر ہونے پر بعض نے مبارکباد دیتے ہوئے لارڈ موصوف سے کہا کہ ان کی سمجھ میں کوئی وجہ نہیں آتی۔ کہ انہیں کیوں وائسرائے منتخب کیا گیا ہے۔ جبکہ انہیں ہندوستان کا علم بھی نہیں۔ آپ صرف ہندوستان اس غرض سے جا رہے ہیں۔ کہ انصاف کریں۔ اور انہیں یقین ہے۔ کہ وہ وہاں ناکام نہیں رہ سکتے۔

برطانی وفد کی رہائی پشاور۔ ۱۳ر جنوری۔ خبر ہے کہ تخت افغانستان سے قبل امیر صاحب نے وفد کو استقبال کے لئے "پکنک" دیا گیا۔ امیر صاحب روشن ضمیر، خوش طبع، خوبرو جوان ہیں۔ وفد کو کابل میں دیکھ کر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ برطانی وفد کی حکومت کابل نے جو عزت و حرمت کی ہے اہل ملک پر اس کا بہت اثر ہوا ہے۔

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش لنڈن ۱۱ر جنوری۔ ایشیائے کوچک کے یونانی جنرل سٹاف کی ایک سرکاری اطلاع ترکان احرار کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے علاوہ دو سو ترکی قیدی اور سامان حرب کی ایک مقدار گرفتار کرنے کا بھی دعویٰ کرتی ہے جبکہ [illegible] کے مشرق میں ایک حملہ ہوا۔ اور دشمن کی بدترتیبی سے پسپا ہونے پر اس کا تعاقب ہوا۔ اور [illegible] کے سٹیشن واقعہ [illegible] پر قبضہ کر لیا گیا۔

فرانسیسی وزارت کا استعفا لنڈن ۱۱ر جنوری۔ چونکہ سینیٹ نے کثرت رائے سے گورنمنٹ کی مالی پالیسی سے بداعتمادی ظاہر کی اسلئے وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔

آسٹریا کی حالت زار لنڈن ۱۱ر جنوری۔ [illegible] آسٹریا کی حالت نہایت ابتر ہوگئی ہے۔ اور اب [illegible] وسائل و ذرائع پر مطلق بھروسہ نہیں کر سکتا۔ ۱۵ر جنوری کو آسٹریا سپر ڈال دیگا۔ اور اتحادی کمیشن وصول ہونے سے [illegible] ملک کا انتظام بالخصوص حوالہ کر دیا جائیگا۔

امریکہ میں نئی نہر کی تجویز لنڈن ۱۰ر جنوری۔ واشنگٹن کی خبر ہے کہ [illegible] مسٹر [illegible] نے ایک نئی نہر کی تعمیر کی تحریک کی ہے۔ جو [illegible] نکاراگوا سے ہوکر موجودہ نہر پانامہ کے [illegible] میں نکالی جائیگی۔ [illegible] موصوف نے اس تحریک کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ آئندہ پندرہ سال میں نہر پانامہ دنیا کی تجارتی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہوگی۔ مسٹر [illegible] نے یہ بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ امریکہ کے جو جہاز ۱۹۲۳ء میں بنکر تیار ہونگے۔ وہ ایک سو پانچ فٹ چوڑے ہونگے۔ اور نہر پانامہ صرف ایک سو دس فٹ کی چوڑی ہے۔

آسٹریا میں گرانی اشیاء لنڈن ۔ ۱۱ر جنوری۔ وائرلیس خبر ہے کہ آسٹریا میں مصارف زندگی کے گران ہونے کا ثبوت اس امر سے پایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے آج سے اس مسئلہ کے متعلق تحقیق شروع کر دی ہے۔ [illegible] نے اس موقع پر بیان کیا۔ کہ قومی کونسل کے جلسے میں [illegible] کے لئے ایک قانون جدید پیش کیا جائیگا۔ کہ جو لوگ گراں فروش ہیں۔ ان کو پانچ سال کی قید اور پچاس لاکھ کراؤن جرمانہ کیا جائیگا۔ عوام [illegible] محنت کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ضروری اشیاء بھی کافی مقدار میں حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تبادلہ قائم کیا جائے۔ اور غیر ممالک سے بڑے بڑے قرضوں کے ذریعہ پیداوار کو بڑھایا جائے۔ [illegible] کے نمائندے نے گراں فروشوں کے متعلق کہا کہ ان کو [illegible] اور [illegible] سزا بھی دی جائے۔

فرانسیسی انتہا پسندوں کی شکست لنڈن ۱۰ر جنوری۔ پریسیڈنٹ فرانس [illegible] میں جو [illegible] ہوئی تھیں [illegible] مجلس وزراء کے پانچ ممبر کامیاب ہو گئے۔ انتہا پسندوں کی طرف سے [illegible] امیدوار کھڑے تھے [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر [illegible] شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین ای نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

الفضل

ایڈیٹر۔ غلام نبی

نمبر ۵۵ | مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ اور خاندان مسیح موعود اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

مجلس شاورت جسکا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے ۳۰ ۳۱ اور ۲۲ کو بھی منعقد ہوگی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فٹ بال ہاکی اور کرکٹ کی ٹیم ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ میں شامل ہونے کے لئے گورداسپور گئی تھی جہاں سے قابل تعریف کامیابی ہوئی۔

موسم ابر آلود ہے اور کسی وقت تھوڑا تھوڑا تقاطر بھی ہوتا ہے۔ لیکن ابھی کوئی بارش نہیں ہوئی۔

فارسی نظم

مولانا مولوی عبد الماجد صاحب احمدی پروفیسر کالج بھاگلپور کی وہ نظم جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی

اے اولو العزم چہ اعجاز نمایاں کردی
آنچہ مشکل بشہاں بود تو آساں کردی

لاجرم فضل عمر مصلح موعود استی
کہ بدور خود رت اسلام درخشاں کردی

راست آمد زدعائت خبر ختم رسل
کز مغرب تو طلوع خور تاباں کردی

در جگر گاہ یورپ یعنی زمین لندن
مسجد سے وجہئے اقصی توئی ساماں کردی

اے امام و خلف صادق مہدی و مسیح
رحمت حق بتو باد اکرچہ احساں کردی

شکر آں بی سیرت محمود کہ بین
ایں حمد چیست کزاں سینہ تو بریاں کردی

پنبہ وسوسہ از گوش بروں کن خواجہ
بشنو آں ذکر کہ سر گفتی و پنہاں کردی

باز بیعت بکن اے خادم قیر و دلگا
کانچہ کردی تو خطا کردی و عصیاں کردی

اے محبت سلام زہ [illegible] کہ تو
مرہم [illegible] چگونگی گردی
احمدی [illegible] نگوں گشتی
[illegible] زد و قیصر [illegible] گشتی

نامہ لنڈن

(فرستادہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۱ء)

چار نو مسلم

قبول اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ ہفتہ میں ذیل کی سعید روحیں اسلام قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔

(۱) مس میج کینیڈی (Miss Madge Kennedy) اسلامی نام زہرہ۔ اچھے خاندان کی صاحب علم خاتون ہے۔ عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔

(۲) مس مارگریٹ ایڈیسن (Miss Margaret [illegible]) اسلامی نام صالحہ۔ نہایت ذہین اور دیندار خاتون ہے۔ [illegible] ہائیڈ پارک کی وعظ سنا اور دو ہفتہ تک بائیبل کی بابت پیش کر کے مختلف سوالات کرتی رہیں۔ اور اپنی تسلی چاہتی۔ مگر آخر کار اللہ نے اسے توفیق بخشی کہ وہ اسلام میں داخل ہوئی اور اب کہتی ہے کہ میرے قلب کو پورے طور پر اطمینان ہو گیا ہے۔

(۳) مسز لے رائٹ (Mrs [illegible]) اسلامی نام امۃ [illegible]۔ ایک اعلیٰ طبقہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہے۔ راہبہ ہونے کو تیار تھی۔ مگر اب اسلام قبول کر کے خیالات میں تبدیلی کر رہی ہے۔ کہتی ہے کہ میرا نام رؤیا میں "[illegible]" دکھایا گیا ہے۔ اسی نام سے مجھے پکارا جائے۔

(۴) کے۔ سی۔ بینرجی (K. C. Bannerjee) نام خالد۔ بنگالی۔ [illegible] خاندان اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ عراق میں [illegible] سے تحقیق [illegible]۔ [illegible] ان کا اطمینان [illegible] اور [illegible] قبول اسلام [illegible] ہے۔

ان کے علاوہ ایک ہندوستانی [illegible] مسلمان گریجویٹ احمدی ہوئے ہیں۔ سب کی درخواستیں بیعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دی گئی ہیں۔

کرم دین مدرسہ احمدیہ کا سابق طالب علم کرم دین احمدی [illegible] ایک جہاز پر باورچی کے طور پر چل کر لنڈن پہنچ گیا ہے۔ اور [illegible] موجود ہے۔ انگریزی نہیں جانتا ہے۔ ایک انگریز خاتون نے دریافت کیا کہ تم یہاں کیوں آگئے ہو۔ اس نے جواب دیا:

To make all christians muslims. تم سب کو مسلمان کرنے کے لئے۔

احباب دعا فرماویں کہ جب یہ نوجوان یہاں آگیا ہے تو خدا اس کے لئے کوئی سامان پیدا کر دے۔ کیونکہ اس طرح آجانا بہت خطرات سے پر ہے۔

چوہدری مولا بخش صاحب اخویم چوہدری مولا بخش صاحب سابق سٹیشن ماسٹر [illegible] بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری کی غرض تبلیغ اسلام کے علاوہ تعلیم ہے۔ آپ کی اہلیہ [illegible] ہیں۔ جو ایک [illegible] درجہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ چوہدری صاحب موصوف کو سلسلہ عالیہ کی بہتری کا درد اور تبلیغ کا جوش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل کرے۔ احباب دعا فرماویں کہ وہ اپنے حصول مقاصد میں کامیاب ہوں۔

میرا سفر نائیجیریا اس عاجز کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم آیا ہے کہ میں مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی ٹی کی جگہ مغربی افریقہ میں تبلیغ حق کے لئے جاؤں۔ اور میں اس حکم کی تعمیل میں اپنا چارج مولوی مبارک علی صاحب کو دے رہا ہوں۔ احباب اس ناتوان نالائق ضعیف خادم مسیح موعود کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ میں انشاء اللہ ۹ جنوری کو [illegible] سال میں [illegible] کی طرف [illegible] ہو کر [illegible] سے [illegible] مخلوق کی طرف [illegible] ہوں گی۔ میری [illegible] ہے کہ مجھے [illegible] دوست جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ [illegible] سے اطلاع [illegible]۔ اور اپنی دعاؤں کا [illegible] فرمائیں۔ [illegible] کے لئے ابھی میرا پتہ [illegible] لنڈن ہی ہوگا۔

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح خاکسار (غلام محمد ولد امام الدین صاحب احمدی) قوم [illegible] ساکن قادیان کا نکاح [illegible] غلام فاطمہ بنت چوہدری رحیم خان صاحب احمدی [illegible] سکنہ [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ اسی خوشی میں ایک روپیہ [illegible] الفضل میں بعنوان "احباب کی توجہ کے قابل" [illegible] کا نکاح ہو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بطور خوشی کچھ رقم اس واسطے دی [illegible] غرباء اور مستحقین کو [illegible] دیا جائے۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد از قادیان۔

(۲) [illegible] جنوری ۱۹۳۲ء کو [illegible] نور الدین صاحب [illegible] کا نکاح [illegible] بیگم [illegible] حکیم غلام غوث صاحب امرتسری کی [illegible] بعوض [illegible] ایک ہزار مہر [illegible] مولانا سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ نکاح پڑھ کر اعلان کیا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا (۱) مولوی عبد الحق صاحب [illegible] غلام [illegible] صاحب موضع [illegible] کے مخالفوں سے تکلیف پہنچ رہی ہے۔ احباب ان کی خلاصی کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) مولوی [illegible] احمد صاحب [illegible] مدرسہ احمدیہ میں چار سال تعلیم [illegible] اور دو سال [illegible] ابھی [illegible]۔ خاکسار غلام احمد (مولوی فاضل) قادیان۔

(۳) میرا برادر حقیقی اور والدہ صاحبہ [illegible] بیمار ہیں احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم جلد ان کو صحت بخشے۔ خاکسار الٰہی بخش احمدی

نماز جنازہ عزیزہ [illegible] جنوری ۱۹۳۲ء کو [illegible] فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست نماز جنازہ ہے۔ چراغ الدین احمدی از [illegible]۔ (۳) [illegible]

ہندوستان کی خبریں

نوشل انسٹیٹیوٹ کے

ایک انگریز کا جعل سازی

یو پی کے کاشتکاروں کے فسادات

لاہور کی میونسپلٹی

مسلم یونیورسٹی کا بجٹ

شاہی مجلس میں فسادات

ڈیوک آف کناٹ کے

گائے کے ذبح کو روکنے کے خلاف جلسہ

نیپال میں نیشنل یونیورسٹی کی تجویز

یونیورسٹی قائم ہو گئی

وزیر ممبروں کے مشورے سے نامزد کئے جائیں

ایڈیٹر کے مقدمہ کا فیصلہ

طلباء کلکتہ کا فیصلہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

[illegible]

مردم شماری کے اعداد و شمار جل گئے

[illegible] تمام مردم شماری کی تمام [illegible] جل گئی ہیں۔ البتہ سنہ ۱۹۲۱ء کی [illegible] محفوظ ہیں۔ مردم شماری کے ہیڈ [illegible] کا بیان ہے کہ تلف شدہ اعداد و شمار اب کہیں سے نہیں مل سکتے۔

ایک خاتون بیرسٹر

لندن ۱۳ جنوری۔ [illegible] بیرسٹری کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہے۔ [illegible] قانون [illegible] قانون [illegible] ساتھ ہی اخبار "انڈیا" کی [illegible]

میکسیکو میں جنگ

[illegible]

متفرق خبریں

ترکی قوم پرست اور یونانیوں کی جنگ

لنڈن ۱۳ جنوری۔ [illegible] یونانی سفیر [illegible] اطلاع دی ہے [illegible] یونانی گورنمنٹ [illegible] قوم پرستوں کے [illegible] ایک قوم پرست جنرل [illegible] کر لیا ہے۔

[illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible] الاسلام پریس قادیان [illegible])

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت [illegible]

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی — اسسٹنٹ: [illegible]

[illegible] جنوری ۱۹۲۱ء — مطابق [illegible] جمادی الاول [illegible]

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۱۳ جنوری کو پنڈت راجا رام صاحب سنسکرت پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور نے مسجد اقصیٰ میں درس قرآن کریم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ اور تھوڑی دیر تک گفتگو بھی ہوئی۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔

جناب خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ چند دن کی رخصت پر گئے ہیں۔ اور ان کی جگہ مکرم مولانا سید سرور شاہ صاحب بحیثیت جنرل سکرٹری کام کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ ڈائری جس میں بیشمار حقائق اور معارف ہوتے ہیں۔ اور جن سے ہماری جماعت بہت بڑا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ باقاعدہ مرتب کر کے اخبار میں شائع کی جایا کرے انشاء اللہ تعالیٰ۔ چونکہ یہ نہایت مشکل اور بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے [illegible] اس لئے [illegible] خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں [illegible] کی توفیق عطا فرمائے۔ [illegible] یہ بھی عرض ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری غلطیوں اور فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں اور اپنی

[illegible] سے ان کی اصلاح کی [illegible] [illegible] ہم یہ بھی عرض کر [illegible] [illegible] کہ [illegible] [illegible] جائے گی [illegible] [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] [illegible] بغیر نظر ثانی [illegible] کوئی بات ہمارا [illegible] فہمی سے [illegible] تو اس کی تمام [illegible] ذمہ داری ہم پر رہے گی۔

(ایڈیٹر و اسسٹنٹ ایڈیٹر)

(۲۰ جنوری ۱۹۲۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی گفتگو سنسکرت کے ایک مشہور عالم سے

سنسکرت کے [illegible] [illegible]

[illegible] پروفیسر صاحب [illegible] آپ [illegible]
[illegible] سوال [illegible]
[illegible] خلیفۃ المسیح [illegible]

[illegible]
[illegible] ان سے [illegible] کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
پروفیسر صاحب [illegible]
[illegible] حضرت مسیح [illegible]
[illegible] متعلق [illegible]
[illegible]
[illegible] جاتی ہے [illegible]

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] موقع [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
قبول کرکے آخرت [illegible] اور [illegible] آخرت کے
[illegible] دنیا کی خواہشات [illegible] آخرت پر مقدم
[illegible] آخرت کے [illegible] پرواہ [illegible]
[illegible] کے ماتحت کر بیٹھے۔

پروفیسر صاحب [illegible] بھی [illegible]
[illegible] ہو سکتے ہیں۔ تو
[illegible] سے فائدہ [illegible] سکیں [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] دکھائے جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] کھول [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] ان کے لئے [illegible]
[illegible] داخل کر دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب [illegible] کہ [illegible] اپنی سمجھ اور عقل کے
مطابق اور پوری تسلی سے جن باتوں کو مانتا ہو وہ ان پر [illegible]
[illegible] ہو وہ اس کی سمجھ میں نہ آئیں اور ان کو [illegible]
کر سکے [illegible] لوگوں کے متعلق کیا ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ کیسی صداقت کا کوئی شخص انکار کرتا ہے
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] لوگوں کے متعلق [illegible]
[illegible] سامان [illegible] دوبارہ موقع دیا جائیگا۔

پروفیسر صاحب [illegible] سمجھ [illegible] ہوگا۔
وہ کسی وجہ سے [illegible] نہیں [illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح [illegible]
[illegible] صداقت کے
سمجھنے کے سامان [illegible] انکار [illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھے [illegible] نہیں [illegible]
کیسے تو معذور نہیں سمجھا جائیگا۔ [illegible]
[illegible] انکار [illegible] معذور [illegible]

پروفیسر صاحب [illegible] اور [illegible]
جائیں [illegible] کا ذکر [illegible] ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ قرآن کی تعلیم [illegible] اسلام [illegible]
اور احادیث [illegible] رسول کریم نے [illegible] الفاظ میں [illegible]
ہے۔ اور اسلام [illegible] تو جہاں [illegible]
اگر [illegible] فائدہ نہ اٹھایا [illegible] تو جہنم [illegible] جائیگا [illegible]
سامان [illegible] کی وجہ سے [illegible]
جسکے پاس [illegible] کم [illegible]
سامان [illegible] فائدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھے [illegible]
[illegible] نے [illegible]
[illegible] دونوں [illegible]
[illegible]
اور اگر [illegible] تو وہ [illegible]

پروفیسر صاحب۔ کیا [illegible] دوزخ میں [illegible] ہمیشہ [illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ کو یہ سوال [illegible] آپ ہمارے
عقیدہ [illegible] یہ بھی [illegible] اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ جو لوگ
دوزخ میں [illegible] ہمیشہ [illegible] لوگ اسلئے ڈالے جائیں گے
کہ ان کی [illegible] اصلاح ہو جائیگی تو نکال دیے جائیں گے۔

پروفیسر صاحب۔ [illegible] اصلاح کا یہ طریق ہے کہ دوبارہ اس دنیا میں
آنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ سمجھتے ہیں کہ انسان کو سزا کے طور پر [illegible]
[illegible] جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے
[illegible] اصلاح کی جائیگی
[illegible] طرح [illegible] ہیں
جاتے ہیں [illegible] گناہوں کی سزا [illegible] اور اس طرح ان کی اصلاح
[illegible] تک [illegible] ایک وقت [illegible]
[illegible] جنت میں چلے جائیں گے۔ اور [illegible] ہوگا۔
[illegible]
[illegible] نیا میں [illegible] انسان [illegible]
[illegible] ضرور [illegible] ہو گی
[illegible] عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا رحم بہت وسیع [illegible]
[illegible] اور [illegible] سزا تو ایک [illegible]
[illegible] ہوتی ہے [illegible] اور [illegible] کر [illegible]
[illegible]

پروفیسر صاحب۔ [illegible] آپ نے [illegible]
حضرت خلیفۃ المسیح۔ آپ [illegible]
[illegible] اور [illegible] یہ باتیں آپ کو کہاں [illegible]
[illegible] کسی قوم [illegible] اور [illegible] کے ان
[illegible] طرف [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] اور ان پر بڑے بڑے مصائب آئے ہیں اسلئے
ان کی توجہ اسلام کی طرف نہیں رہی۔ اور وہ اسلام سے بالکل بے بہرہ
ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ ہم نے جو کچھ
آپ کو بتایا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے۔

پروفیسر صاحب۔ میں آپ کو ایک مقدس انسان سمجھتا ہوں
اور آپ کی عزت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔ [illegible]
[illegible] کے [illegible] عرض کرتا ہوں [illegible]
جو دوبارہ [illegible] کے متعلق فرمایا ہے۔ اگر اس کو [illegible]
جائے۔ تو بہت مہربانی ہوگی۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم اول)

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۲۰ جنوری [illegible]

مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانی

مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] کی چالبازیوں اور [illegible] دوانے والے ان [illegible] اور [illegible] شائع ہیں۔

کوئی زیادہ [illegible]

ایک جھوٹ [illegible] تھے۔ اور [illegible]

[illegible]

خداکی شان وہ مولوی ثناء اللہ جن کا عقیدہ ہے کہ جائز بول لینے سے دروغ ۔ دھوکہ دہی جھوٹ بہتان ۔ نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں ہوتا وہ مولوی ثناء اللہ کذاب [illegible] وقت جھوٹ بول کر سے ہزاروں لوگوں میں پھیلانے تو وہ کذاب نہیں ہوگا ۔ اور وہ مولوی ثناء اللہ جن کا عقیدہ ہے کہ قرآن کا کوئی حکم [illegible] بھی منسوخ ہو سکتا ہے ۔ اور [illegible] حالت [illegible] ہیں ۔ تو وہ ایسا [illegible] ہو سکتا ہے ۔ وہ [illegible] متعلق نہایت دیدہ دلیری سے اپنے [illegible] پرچہ میں [illegible] ان کے ہاں جھوٹ کوئی چیز نہیں [illegible] تو ان کو [illegible] کی مثل کی اور کیا تصدیق ہوئی ۔ ہم تو جھوٹ کو جھوٹ ہی سمجھتے ہیں اور اس کو استعمال میں لانے والے کو کذاب کہتے ہیں ۔ وہاں اس شخص کے نزدیک جھوٹ

کوئی چیز نہیں [illegible] سامنے میں [illegible]

[illegible]

[illegible] تو وہ ایسا [illegible] وغیرہ۔

مولوی ثناء اللہ نے لکھا

[illegible] کہ [illegible]

خلیفہ اول [illegible] مرزا صاحب [illegible] [illegible] خاکسار [illegible] الفضل [illegible] الفضل [illegible] کی تائید کرتا ہے [illegible] ان کے [illegible] مرزا [illegible] اعلان کا [illegible] الفضل

[illegible] الفضل [illegible]

[illegible]

الفضل [illegible]

[illegible]

[illegible] الفضل میں بعنوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک مضمون لکھا [illegible] مولوی

نے بیان دیا تھا۔ نمبر۔ تاریخ۔ اجراء۔ تاریخ فیصلہ۔ نام مجسٹریٹ۔ غرضکہ سب کچھ درج کر کے بلا طلب وہ تفصیلی الفاظ پیش کر دیئے جو ہم نے اپنے پہلے مضمون میں درج کئے تھے۔ جب یہ ثبوت دیا گیا۔ تو مولوی صاحب نے اس قدر تو کیا دینا تھا۔ ایسے خاموش ہوئے کہ اس کے متعلق ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ اور اس طرح الفضل نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اور جس کو ثابت کرنے کا مطالبہ انہوں نے بڑے زور شور سے کیا تھا اُسے درست اور صحیح تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ اعتراف ان کی خاموشی سے ہی ثابت نہ ہوا۔ بلکہ انہوں نے علی الاعلان اقرار کر لیا۔

چنانچہ چند ہی دن ہوئے۔ پیغام کے ایک مضمون میں ان کے متعلق جب وہی الفاظ نقل کئے گئے۔ جو ہم نے درج کئے تھے۔ اور "الفضل" سے لیکر ہی نقل کئے گئے۔ تو مولوی ثناء اللہ نے دروغگو را حافظہ نباشد کا پورا پورا مصداق بنکر اور اس بات کو بھول کر کہ چند ہی دن پہلے وہ کیا لکھ چکے ہیں۔ لکھا کہ "پیغام نے

جو میرے الفاظ نقل کئے ہیں وہ بالکل صاف ہیں مگر نتیجہ جو نکالا ہے۔ وہ حیا و شرم سے بالاتر ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔ میں نے شہادت میں کہا تھا اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا جائے اور بار بار اس میں پھیلایا گیا ہے۔ اور دروغگو۔ جعلساز۔ بہتان۔ افتراء باندھنے والا دغا دینے والا ایک معنی سے متعلق ہے بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو"

ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں۔ مگر قادیانیوں نے چونکہ علم دین کے علاوہ علوم ادبیہ کو بھی جواب دے رکھا ہے۔ اسلئے یہ شخص ان لفظی تحقیق جاننے میں معذور ہیں"۔

اور اپنے بیان کی تاویل یوں کی:

"میں نے علم صرف کے مطابق جواب دیا۔ کیونکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے [illegible] دفعہ نقل کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ ان اُردو کہنے سے یہ پوچھتے کہ ایک دفعہ جھوٹ بولنے والا کیا ہے یا نہیں تو میں جواب دیتا ہے ثناء ہے"۔ (اہلحدیث ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

اس بات سے قطع نظر کرکے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے الفاظ کی جو تاویل کی ہے۔ وہ درست ہے یا غلط؟ ہم یہ

پوچھتے ہیں۔ کہ اب انہوں نے جن الفاظ کو "میرے الفاظ" کہہ کر درج کیا ہے۔ اور جن کے متعلق انہیں صاف اعتراف ہے کہ "ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں" کیا بعینہٖ یہی الفاظ "الفضل" نے اپنے ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء کے مضمون میں درج نہیں کئے تھے۔ جن کے جواب میں مولوی صاحب نے حضرت نور مرحوم کے متعلق بھی بیہودہ سرائی کی تھی۔ اور بڑے زور شور سے ان الفاظ کو ثابت کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ہم الفضل کے ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء کے مضمون کا وہ حصہ جس کے متعلق ہم سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ ابتداء میں نقل کر آئے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جن الفاظ کو اپنے الفاظ قرار دیا اور ان کی صحت کا اعتراف کیا ہے وہ بھی اوپر درج ہیں۔ ان کا الفضل کے مضمون سے مقابلہ کر کے ناظرین کرام دیکھیں۔ کہ وہ جن الفاظ کا اقرار کیا گیا ہے۔ پہلے الفضل کے پیش کرنے پر کس چالبازی سے ان کا انکار کر دیا گیا۔ اور کتنے زور سے ان کو ثابت کرنے کے لئے "الفضل" سے مطالبہ کیا۔

لیکن اب خود تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ الفاظ انہی کے ہیں۔ اور بالکل درست ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ پہلے جب مولوی صاحب نے ان الفاظ کے ثبوت کا مطالبہ کیا تھا۔ اسوقت وہ جانتے نہ تھے۔ کہ کبھی ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں۔ اور بعد میں انہیں معلوم ہو گیا ہرگز نہیں۔ وہ پہلے ہی جانتے تھے۔ کہ الفضل نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وہ انہی کے ہیں۔ لیکن چونکہ ساتھ حوالہ نہ تھا۔ اس لئے انکار کرتے ہوئے ثبوت کا مطالبہ کر دیا۔ اور ساتھ الزام بھی رکھ دیا۔ اس سے بڑھ کر عیب کاری اور دھوکہ بازی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک بات کا جانتے بوجھتے انکار کر دیا جائے۔

ناظرین غور فرماویں۔ یہ اس شخص کی حالت ہے۔ جو اپنی مولویت اور دینداری کے گھمنڈ میں احمدیت کا سب سے بڑا دشمن کہلاتا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے متعلق آئے دن بیہودہ سرائی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کیا اگر اس میں ذرہ بھی دیانتداری کا مادہ ہو تو ہمارے مقابلہ میں اس قسم کے دھوکہ اور فریب کا م لے۔ کاش لوگ اس کی اہل حدیث کا الفضل کی ان تحریروں کے مقابلہ میں بنظر غور مطالعہ کریں۔ اور سوچیں کہ ایسا شخص کس طرح کا انسان ہے

اہلحدیث کی ایک اور غلط بیانی

ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کا طرز عمل جس کے متعلق جس قدر شرافت اور متانت سے گرا ہوا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی خبر خواہ کیسی ہی غلط اور سراسر جھوٹ کیوں نہ ہو۔ اگر ان تک پہنچ جائے۔ تو وہ اُسے جھٹ شائع کر دیتے ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری سمجھتے ہوئے صرف خبر پہنچانے والے پر اس کی ساری ذمہ داری ڈالدیتے ہیں۔ حالانکہ کیا بلحاظ مذہب اور کیا بلحاظ اخلاق ان کا فرض ہے۔ کہ جو اطلاع اور خبر ہمارے خلاف پہنچے اس کے صحیح ہونے کی تحقیقات کر لینے کے بعد شائع کریں۔ نہ کہ ہر ایک خبر کے غلط ہونے اور بھیجنے والے کی شخصیت کو قابل اعتبار قرار دیتے ہوئے بھی درج کر دیا کریں۔ اور پھر سمجھ لیں۔ کہ اس کی ذمہ داری صرف بھیجنے والے پر ہی پڑیگی" انہیں اس سے بالکل بری سمجھا جائیگا۔ کیا اگر ہم ان کے بچپن کے ایسے حالات جن سے اوائل عمر کی اوباشانہ زندگی کا ثبوت ملتا ہو۔ کسی کے لکھے ہوئے شائع کر دیں۔ تو وہ ہمیں ذمہ دار نہیں سمجھیں گے۔ اور ہم پر تو اعتراض نہ ہوگا۔ یا اگر ہم کسی کی پہنچائی ہوئی یہ خبر شائع کر دیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ ولد الزنا ہیں۔ ان کے باپ کا کوئی پتہ نہیں چلتا وغیرہ وغیرہ تو وہ ہمیں معذور سمجھیں گے۔ ہم تو ایسی خبروں کا درج کرنا جن سے کسی انسان کی ذات یا کام پر خطرناک حملہ ہوتا ہو۔ بغیر تصدیق اور تحقیق کے ایک بد دیانتی سمجھتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے اسے ناجائز سمجھتے ہیں لیکن مولوی ثناء اللہ جو اس بات کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ انہیں تو اس قسم کی خبروں کے درج کرنے پر جن کا نمونہ ہم نے اُوپر پیش کیا ہے۔ کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر اعتراض ہوگا۔ تو وہ کیوں آئے دن ہمارے خلاف ایسی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن کی صحت کا ذمہ دار صرف بھیجنے والوں کو قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بالکل الگ سمجھتے ہیں۔

حال ہی میں انہوں نے "سید احمد قنوجی" کے نام سے امام جماعت احمدیہ کے متعلق جو ناپاک الزام شائع کیا

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاسی کے سوانح حیات

دفتر میں ایک مفصل مضمون منشی صاحب مرحوم کی سوانح کے متعلق آپ کے بیٹے منشی محمد حسن صاحب حسن نے لکھ کر بھیجا ہے۔ جس میں اپنے گاؤں سے ملازمت اختیار [illegible] وغیرہ تفصیلات بھی لکھی ہیں۔ ہم اس میں سے چھوڑ کر باقی ضروری حصہ ذیل کرتے ہیں۔ منشی صاحب لکھتے ہیں:۔

میرے والد مولوی گلاب الدین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی نیک اور بزرگ انسان سمجھے جاتے تھے بلکہ [illegible] مانے جاتے تھے۔ آپ کی قابلیت اور دیانت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ [illegible] اور مشاہیر شعراء کے [illegible] اپنے مسودات بھی پڑھا لیتے تھے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری [illegible] تھا۔ اپنی قوم میں سب سے پہلے آپ نے مڈل اور نارمل کے امتحان پاس کر کے محکمہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی۔ آپ کو تعلیم نسواں سے خاص دلچسپی تھی۔ زنانہ مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ اپنے مکان پر مستورات کو قرآن شریف اور دیگر کتب دینی اردو و فارسی پڑھاتے تھے۔ ایک وقت میں آپ کو رہتاس کے زنانہ مدرسہ میں مدرس مقرر کیا گیا۔ ضلع جہلم میں یہ پہلا سکول تھا جس [illegible] لڑکیاں ہی بچی زنانہ مدارس میں معلمات بنائی گئیں۔ ایک زمانہ دراز کے بعد جب زنانہ معلمات کا انتظام ہوگیا۔ تو آپ کی خدمات مردانہ مدارس کی طرف منتقل کی گئیں۔ بالآخر [illegible] نے آپ کے کام کو بہت اچھا لکھا اور پبلک نے بھی [illegible] کی نظر سے دیکھا۔ آپ کی ملازمت کا زمانہ قریباً پچاس برس ہے۔ اور ضلع ہذا کا ہر ایک مدرس مرد ہو یا عورت یا تو آپ کا براہ راست شاگرد ہے یا شاگرد کا شاگرد ہے۔

آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ شاعری و ادب احادیث و تفاسیر اور تصوف کی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی تھیں۔ قرآن کریم کے تراجم حضرت شاہ ولی اللہ و حضرت شاہ رفیع الدین آپ کے مطالعہ میں ابتداءً بہت تھے۔ تصوف میں [illegible] ہدایت اور منطق الطیر اور حضرت امام [illegible] اور حضرت [illegible] آپ کی عزیز کتابیں تھیں۔ [illegible] علاوہ مکمل سیٹ تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] تقریباً [illegible] نسخہ موجود ہیں۔ آپ نے [illegible] ہر قسم کا کلام لکھا [illegible] جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لکھا ہے تمام کا تمام کلیات [illegible] باقی موجود ہے۔ [illegible] ایک [illegible] آیا [illegible] بات چیت کرنا چاہی [illegible] خطاب کیا:۔

ایک گھڑی یا آدھ گھڑی یا آدھی کا بھی آدھ
ایتی [illegible] سادھ کی سنگ کوٹ اپرادھ

اس کا مطلب یہ ہے [illegible] اللہ کے مقبول بندے کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا بھی گناہ کو دور کرتا ہے۔ اسپر وہ فقیر باتیں کرنے لگا۔ آپ ہر مذہب کے جلسوں میں جاتے اور سنتے تھے۔ علماء و اصفیا کی صحبت کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ بغرض استفادہ حضرت مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح اول رض) کے پاس بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے عربی کی تعلیم کچھ خود شوق سے کچھ مولانا [illegible] الدین مرحوم جہلمی سے حاصل کی تھی۔ دین کی خدمت بلا معاوضہ ہمیشہ کرتے تھے۔ چنانچہ رہتاس کی مسجد میں اذان دیتے اور امامت کرتے تھے۔ مسجد کو ادنیٰ حالت سے درست کرا کر عمدہ بنوایا۔

آپ کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ مرحوم نے جو جہلم کی کچہری [illegible] میں ملازم تھے آپ کو ایک اشتہار اور دو کتابیں حضرت مسیح موعود کی مطالعہ کے لئے بھیجیں کہ غور سے ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ مصنف کس شان کا شخص ہے۔ اثناء مطالعہ میں آپ جب یہاں پہنچے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح کی آمد ثانی یا نزول سے مسیح ناصری ابن مریم اسرائیلی نبی کا آسمان پر بجسد عنصری جانا اور صدیوں کے بعد حضرت خیر الرسل خاتم النبیین کی خیر الامم امت کی اصلاح کے لئے آنا مراد ہے سراسر غلط اور قرآن شریف کی تعلیم صحیحہ کے سخت خلاف ہے۔ چونکہ آبائی عقیدہ اس کے خلاف رکھتے تھے۔ اور اس کا دفعۃً چھوڑنا مشکل تھا۔ اسلئے آپ اپنے ایک دوست میاں [illegible] کے پاس گئے۔ جو ناخواندہ ہونے کے باوجود ذہن دانا اور نیک سیرت انسان تھے۔ انھوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ مقام تعجب نہیں۔ بلکہ اس شخص کے راست باز ہونے کی دلیل ہے۔ جو موروثی غلطیوں کو درست کرنا چاہتا ہے۔ آپ صبر سے کام لیں کہیں جلدی [illegible] صادق کا انکار نہ ہوجائے۔ اسپر آپ کچھ عرصہ خاموش رہے۔ پھر ۱۸۹۳ء میں حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوئے۔ آپ کا نمبر کتاب مبائعین میں ۳۵۲ تھا اور آپ کے دوست کا ۳۵۶۔ قبولیت بیعت کے لئے حضرت اقدس نے حسب ذیل خط انہیں لکھا تھا:۔

مضمون خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی

محبی عزیزی منشی گلاب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible] پہنچ گئے۔ اور آپ کا نام کتاب مبایعین میں درج کیا گیا ہے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع رکھیں۔ [illegible] اور حتی الوسع اس کے حکموں کو بجالاتے رہیں۔ [illegible] ۳۵۲ میں آپ کا نام ہے۔ والسلام

۸ ستمبر ۱۸۹۳ء — خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

بیعت کے بعد آپ میں بہت قوت پیدا ہوگئی۔ امر حق کی تبلیغ اپنے احباب کو کرنا شروع کی۔ بعض لوگ الگ ہوگئے۔ اور بعض باتیں سنتے رہے۔ ابھی چونکہ ابتدا ہی تھی۔ اسلئے [illegible] آپ کو [illegible] کیا [illegible]

تک آپ مرثیہ ان کو سُنا نہیں سکتے۔ مجبوراً آپ نے اسوقت ایک آدھ دفعہ ان کی مجالس میں مرثیہ پڑھے۔ آخر ان کی فرمائشوں سے بچنے کے لئے محرم میں قادیان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ان کی آمد پر ظاہر کی۔ قادیان سے واپس آنے کے بعد پھر کبھی شیعوں کی کسی مجلس میں شریک نہ ہوئے۔

اپریل سنہ ۱۹۱۹ء میں آپ کو چھ سو روپیہ سرکار سے بطور انعام ملا۔ مدت مدید سے آپ کے جسم میں چنبل کا مادہ تھا۔ جون سنہ ۱۹۲۱ء میں اس نے شدت پکڑی اور تکلیف بڑھ گئی۔ جس سے نومبر تک بستر پر رہے۔ اور بیماری کی شدت میں شکوہ و شکایت کی بجائے سبحان اللہ۔ الحمد للہ آپ کی زبان پر رہتا تھا۔ حضرت اقدس کے فرمان الوصیت کی تعمیل ہوش و حواس میں خود کی۔ جہلم سے اسسٹنٹ سرجن کو لایا۔ انہوں نے جلد میں پچکاری سے دوائی داخل کی۔ پھر آپ کو جہلم ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ۱۳ر نومبر سے ۲۲ر تک حالت اچھی رہی ۲۳ر کو دفعۃً حالت نازک ہو گئی۔ اور ساڑھے دس بجے دن کے آپ کا ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ جہلم سے آپ کا جسم اور رہتاس کے احباب کے ذریعہ جنازہ رہتاس میں آیا۔ اور مولوی عبد المغنی صاحب پسر مولانا برہان الدین صاحب مرحوم نے جنازہ پڑھا۔ قلعہ رہتاس کے دروازہ خواص خانی کے باہر آپ دفن کئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کی توجہ کے قابل

دفتر میں غریب احمدیوں اور تحقیق کرنیوالے غیر احمدیوں کی درخواستیں اخبار مفت لینے کی رہتی ہیں۔ لیکن چونکہ اخبار کے فنڈ میں اسقدر گنجائش نہیں کہ ہم ان کا اخبار مفت جاری کر سکیں۔ بعض درخواستیں منظور کرنی پڑتی ہیں۔ قبل ازیں ایک ایسا فنڈ کھولنے کی تحریک کی گئی تھی جس سے غرباء اور متلاشیان کے نام اخبار جاری کیا جائے۔ لیکن چند احباب کے سوا اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اگر احباب تھوڑی تھوڑی رقم بھیجکر اس فنڈ میں کچھ روپیہ جمع کر دیں تو کئی متلاشیان حق کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور کئی غریب احمدی بھائی اس کے حق میں دعائیں کرنیوالے بن سکتے ہیں۔ اس فنڈ کے متعلق اب ایک خاص تجویز پیش کیجاتی ہے۔

نامہ لندن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۳۰ر دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء)

سال نو مبارک برادران! اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ آپ کے ارادوں کو کامیابی کا تاج پہنائے۔ اور آپ کو دینی و دنیوی اموال سے مالامال کرے۔ آمین۔

میں سنہ ۱۹۲۱ء میں آخری خط لکھ رہا ہوں وقت سنہ ۱۹۲۲ء کے لئے آپ کو نئے سال کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ جس طرح سال گذشتہ میں آپ نے نہ صرف لندن مسجد کی زمین خرید کی ہے۔ بلکہ امریکہ میں بھی ایک احمدی مشن قائم کر دیا ہے۔ اسی طرح سال نو میں آپ نہ صرف براعظم سیاہ یعنی افریقہ میں پیغام مسیح کی سفید روشنی پہونچائینگے بلکہ دنیا کے اور ممالک کی طرف بھی آپ کی توجہ ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس احباب کرام! مسافر نیر کی طرف سے سال نو مبارک۔

میرا سفر اور درخواست دعا میں انشاء اللہ حسب ارشاد امام عالی واجب الاطاعت ایدہ اللہ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کی طرف لورپول سے ۹ر فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو جہاز ابنسی (ملاحظہ ہو نقشہ) کے ذریعہ روانہ ہوں گا۔ میرے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں۔ غیر مبائعین نے اپنا وہاں لٹریچر بھیجا ہوا ہے۔ غیر احمدیوں کے خطوط جا چکے ہیں۔ مسیحی ہر طرح اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس قدر دشمنوں کے مقابل میں جہاں تک اسباب کا تعلق ہے۔ لکڑی کی تلوار کے ساتھ جاتا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ مسیح موعود کی غلامی کے باعث اس سے دشمن کا سر کاٹ سکوں گا۔ مجھے یقین واثق ہے۔ کہ فتح ہماری ہے۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے ارشاد میں آخرین سلام بھی شامل ہیں۔ اسی لئے حضرت جری اللہ فرماتے ہیں ؎

لائے ما پیشہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

لیکن مجھ نالائق گنہگار کمزور کو حضرت امام اور آپ سب بزرگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خدا کے لئے غافل نہ ہوں۔ خوب دعا کریں۔ بہت کریں۔ ہندوستان کی خبریں اور قادیان کے اخبارات دو ماہ بعد ملا کرینگے۔ اس لئے روحانی تعلقات کی تاروں کے برقی کے توسط سے پیغام پہنچاتے رہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دعاؤں میں بڑی طاقت ہے۔

معذرت اور التماس جن احباب کے خطوط بغرض جواب مجھے پہنچے ہیں۔ ان کی خدمت میں بوجہ مصروفیت تیاری سفر جواب نہ لکھ سکنے کا عذر پیش کرتا ہوں۔ وہ براہ غریب نوازی منظور فرمائیں۔ اور مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ میرے تمام دوست جو اللہ کے لئے مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے میری غیر حاضری میں میرے عیال کے ساتھ اظہار محبت و سلوک کیا ہے۔ مجھے اپنی خیریت سے ضرور مطلع فرمائیں۔ میرے جواب کا انتظار نہ کیجئے بغیر ایسا کرتے رہیں۔ میں انشاء اللہ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ بعض احباب نے ایک سال سے کوئی خط نہیں لکھا۔ ان کا مجھے شکوہ ہے۔

مستقل دار الدعوۃ احمدیہ مسجد کی زمین میں مبلغین کی رہائش کے لئے جو مکان ہے۔ اس کی ضروری مرمت اور اس میں ضروری سامان مہیا کئے جانے کا سامان کرایا گیا ہے۔ اور ۲۹ر دسمبر سے مبلغین اس میں تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے۔ کہ اب آئندہ کے لئے جماعت احمدیہ کا مستقل اپنا مکان اور مستقل مرکز دار التبلیغ قائم ہو گیا۔ روز روز نقل مکان کی تکلیف سے رہائی ہوئی۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوگا۔

سابقہ دار التبلیغ کو سردست بطور شاخ رکھا گیا ہے۔ عاجز ابھی اسی جگہ قیام رکھتا ہے۔ میرے چلے جانے کے بعد جب لوگوں کو مرکزی دار الدعوۃ سے آشنائی ہو جائیگی۔ تو اس جگہ کی شاخ کے قیام یا عدم قیام کا فیصلہ کیا جائیگا۔ مرکزی دار الدعوۃ کا پتہ حسب ذیل ہے۔

Ahmadia Movement
The Limes Mehose Rd
Putney
London

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کی ذمہ واری خود مشتہر پر ہے۔ (ایڈیٹر الفضل)

جواہرات کوڑیوں کے مول

(ہر ایک احمدی کو یہ اعلان سنا دو)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامات میں سے ایک بڑی علامت قرآن و حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں اخبارات و رسالہ جات و کتب تمام دنیا میں پھیلائے جائینگے یعنی اشاعت اسلام کے لئے مسیح موعود کو خدا تعالیٰ اس قدر سامان اشاعت عطا فرمائیگا۔ کہ جس کی نظیر ابتدائے دنیا سے اب تک کسی زمانہ میں نہ پائی جائیگی اعلیٰ قسم کا کاغذ۔ اعلیٰ لکھنے والوں کی کثرت۔ اعلیٰ چھپائی کے لئے پریس اور مشینیں۔ تار اور ریل اور ڈاکخانہ اس خدمت پر مامور ہو گا۔ چنانچہ زمانہ ان تمام سامانوں کو مسیح موعود کی بعثت کے وقت مہیا کرکے حاضر ہو گیا۔ اسوقت جو جو سامان اشاعت دین کے لئے موجود ہیں وہ

خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں

دور کیوں جاؤ۔ اگر قادیان دارالامان کو دیکھو۔ جو خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس غیر معروف گاؤں کو کس طرح پریس اور ریل و ڈاک کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کر دیا۔ اسوقت قادیان میں خدا کے فضل سے پانچ پریس ہیں۔ ایک ضیاء الاسلام مشن پریس۔ ایک انوار احمدیہ پریس ایک میگزین پریس۔ ایک فاروق پریس۔ ایک نور الاسلام پریس۔ یہ پانچوں پریس اشاعت سلسلہ کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور صرف احمدی جماعت کے ہی یہ پریس ہیں۔ ان میں اشاعت اسلام کے لئے اخبار چھپتے۔ رسالے نکلتے۔ کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ کوئی تجارتی کام یہ نہیں کرتے ناول نہیں چھاپتے۔ قصہ کہانیوں کی کتابیں نہیں لکھتے تھیٹروں اور بائیسکوپوں اور دیگر لغو اشتہارات کو نہیں شائع کرتے۔ بجز خدمت اسلام کے اور کوئی کام ان پریسوں میں نہیں چھپتا۔ یہ خدا کا فضل ہے جو اس سلسلہ پر ہو رہا ہے۔

اب میں آپ کو ایسے جواہرات کا پتہ بتاتا ہوں۔ جو ان پریسوں کے ذریعہ دنیا میں اشاعت دین کے لئے چھپ کر نکلے ہیں۔ یہ وہ جواہرات ہیں۔ جو جان دیکر بھی اگر لینا چاہیں۔ تو کہیں سے بجز اس پاک مقام کے نہیں ملینگے۔

مبارک ہے۔ وہ قوم اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پا رہے ہیں اور بابرکت ہیں وہ ذرائع جن سے یہ جواہرات دنیا کو حاصل ہو رہے ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ انسان جو ان کو لیکر مخلوق خدا کو پہونچا رہے ہیں۔ پس اے

احمدی قوم تو ہی وہ جماعت ہے جس کا قدم منار بلند پر

پہونچا ہے۔ اور سب تجھ سے پیچھے ہیں۔ اٹھ اور ان بے بہا جواہرات کو لیکر خدا کی مخلوق میں پہنچا۔ اور اشاعت اسلام و خدمت سلسلہ احمدیہ کیلئے یہ انمول موتی میں تیرے آگے ڈالتا ہوں۔ ان کو چن لے۔

تبلیغ رسالت

اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ وار وہ تمام اشتہارات جمع کئے گئے ہیں جن کے ذریعہ حضور نے اپنی ماموریت اور رسالت کی منادی دنیا میں کی۔ [illegible] یہود و عیسائی برہمو۔ آریہ۔ سکھ۔ جینی۔ خواص و عام۔ اعلیٰ و ادنیٰ۔ عورت۔ مرد۔ امیر۔ غریب۔ ملازم۔ تاجر غرضکہ ہر فرد بشر کو دی ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا بڑا زبردست کارنامہ ہے۔ جو لکھا تھا کہ زمانہ موجودہ اور آیندہ کی نظروں سے پوشیدہ رہتا۔ اگر اس کو اسوقت نہ محفوظ کر لیا جاتا۔ یہ وہ اشتہارات ہیں۔ جن کو آج اگر تلاش کرنے لگو۔ تو سینکڑوں ان میں سے دستیاب نہ ہونگے ۱۸۸۵ء سے لیکر ۱۹۰۸ء وفات تک کے کل اشتہارات اس مجموعہ میں محفوظ کر لئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک اشتہار ہزار روپیہ سے بڑھکر قیمتی ہے۔ جو محض خدا کے فضل سے پریس کے ذریعہ چند پیسوں میں آج مل سکتا ہے۔ اس مجموعہ کا جمع ہو جانا نہ صرف موجودہ احمدی قوم کی خوش نصیبی کا موجب ہے۔ بلکہ آیندہ آنے والی نسلوں کو جامع اشتہارات کا ممنون احسان رکھیگا۔ یہ مجموعہ دس جلدوں میں مکمل ہو گا اسوقت تک اس کی تین جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ اور اس گوہر بے بہا و نایاب کے ۲۳۳ مستقل خریدار ہو چکے ہیں۔ جن کو یہ تین جلدیں بھیجدی ہیں۔ اور باقی جیسے جیسے چھپتی جائینگی۔ ویسے ان کو بھیجی جائینگی۔ اب صرف ۲۶۵ خریداروں کی گنجائش ہے۔ کیونکہ یہ مجموعہ بوجہ ضخیم ہونے کے چونکہ بہت اخراجات کے صرف سے طبع ہو سکتا تھا۔ صرف ۵۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ قیمت مکمل مجموعہ کی ۵ اور فی جلد ۸ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ [illegible] احباب کو اس کی خبر نہیں تھی۔ وہ اب اس اشتہار کے ذریعہ سنکر فوراً ہی مستقل خریداری کا خط لکھدیں اور موجودہ تین جلدیں بقیمت ۱۲ معہ محصول ڈاک منگالیں اگر آپ نے منگانے میں دیر کی تو پھر افسوس کے ساتھ آپ کو اس سے محروم رہنا پڑیگا۔ وما علینا الا البلاغ۔

مرقع ثنائی

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر کے نام سے ہمارے احباب بخوبی واقف ہیں کہ یہ شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانی دشمن پوری یادگار ہو رہا ہے۔ اس کی خدمت اس کے مناسب حال خدا کے فضل سے خاکسار مشتہر نے ایسی کی ہے۔ جس کو دنیا کبھی

ضروری اعلان

محمود علی اس موقعہ پر اس کا وہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء سے بطور ضمیمہ نقل کیا ہے۔ جس میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت مباہلہ کے انکار کرتے ہوئے کہ الٰہی فیصلہ کا نشان مانگا تھا۔ اور جب یہ چیز وہ کسی کے سامنے پیش کرنے سے استدعا پڑتا تھا۔ جس طرح کوئی پھانسی سے ڈرتا ہے۔ پہلی دفعہ گذشتہ سال یہ مضمون طبع کیا تھا جو جلد ختم ہو گیا۔ اب دوبارہ احباب کی درخواست پر قلیل تعداد میں چھپایا ہے۔ جلد منگوا لو۔ قیمت فی نسخہ ۴ر۔ سو نسخہ ۲ محصولڈاک ایک سے چار آنہ تک

ہم صرف اور کا۔ احباب کئی دوست بکثرت منگائیں۔ محصولڈاک کا فائدہ ہوگا۔ اور ہماری توجہ کا اصلاح خواہ اس کو آپ زیادہ فائدہ سمجھیں یا کم۔ کوئی شخص احمدی بلکہ کوئی احمدی گھر اس کے بغیر خالی نہ رہے۔ سب کے پاس یہ حربہ دشمن کش ہو جو دشمن سے ہمکلام کرتے ہم کو درپیش ہے۔ موجود۔ ہذا نہایت ضروری ہے اس کے علاوہ ذیل کی کتابیں بھی قلیل تعداد میں اب صرف ایک سو سے زیادہ نہیں رہیں۔ منگا لیں۔ ان کتابوں سے جو کتاب چاہے منگوا لیں۔ ناپسند ہونے پر واپس کر دیں۔ اصل قیمت معمول شدہ آپ کو فوراً واپس دیا جاوے گا۔

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار۔ قیمت ۳ر

فیصلہ الٰہی و ثنائی روسیاہی۔ قیمت ۲ر

ثنائی ہزار روپیہ کی بھوکی ۲۔ ۶ر

صداقت کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۱۰ر

فیصلہ قدسی بر مسلمات ثنائی۔ ۲ر

علماء خلافت کے مسلمات ۲ر ثنائی چکر ۲ر

یہ سب کتابیں ثناء اللہ کے رد میں ہیں جو خاکسار ایڈیٹر فاروق کی قلم سے نکلی ہوئی ہیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

النبوۃ فی خیر الامۃ ۸ر ختم نبوۃ کی حقیقت ۸ر

النبوۃ فی الالہام مسیح موعود علیہ السلام ۶ر

النبوۃ فی الاحادیث ۱۰ر

حق الیقین بحث خاتم النبیین ۔ ۱۲ر

ان پانچوں کتابوں میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کا ثبوت قرآن و حدیث سے اور منکرین نبوت کے تمام اعتراضات وہ خواہ غیر احمدی کرتے ہیں اور معترضین کے عقلی اور سبھی جوابات نہایت مفصل اور مدلل اور آیت خاتم النبیین کی خوبصورت بحث اور اس کے معنی اور تمام احادیث کا حل خوب کھول کھول کر دیا گیا ہے۔ نبوت کی بحث کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ کافی ہو بلکہ کسی مخالف کی پیش نہیں جا سکتی۔ جو ان کتابوں کے عالم کے سامنے ٹھہر سکے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

بلعم ثانی

اس میں ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی اور ان پیشگوئیوں کی حقیقت بتائی گئی ہے۔ جو مرتد نے حضور مسیح موعود علیہ السلام کی موت کے متعلق کی تھیں۔ قابل دید مصنفہ خاکسار ایڈیٹر فاروق

قیمت ۴ر علاوہ محصولڈاک

بحر حقیقت

مونگھیری مخالف سلسلہ کی یادہ گوئی دیکھنی ہو تو یہ رسالہ دیکھئے

قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک

اخبار فاروق

جو ہر ہفتہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ خاکسار کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ جس میں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے عموماً اور اہلحدیث کے خصوصاً ترکی بہ ترکی دندان شکن جواب دیتے ہیں۔ قیمت سالانہ چار روپیہ

سہ ماہی محصولڈاک ہے۔ چونکہ استطاعت احباب ہے تین تین ماہ کا پیشگی ایک ایک روپیہ کر کے وصول کر لیا جاتا ہے تاکہ ہر طبقہ کے دوست خرید سکیں۔ کم از کم سہ ماہی کے واسطے جاری کرا کر تجربہ کر لیں

ازہاق الباطل

مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر غیر مبایعین کے جدید عقائد و نئے مذہب کا علمی اور مفصل نقلی اور عقلی رد جو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔ قیمت ۲ر علاوہ محصول

الواح الہدیٰ

حضرت امیر المومنین فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ناصحانہ پیغام (نوجوانان جماعت کے نام سہ تشبیہ ۱۹۲۰ء) کاغذ پر اعلیٰ چھپائی سے چار رنگ کا قطعہ طبع کیا گیا ہے تاکہ مکانوں میں نظر کے سامنے لٹکایا جائے۔ فی نسخہ ۳ر اور لوح الہدیٰ نمبر ۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے نام جس پر عمل کئے بغیر کوئی شخص احمدی نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اعلیٰ کاغذ لکھائی چھپائی سے منگا کر طبع کیا ہے۔ قیمت فی لوح ۳ر۔ محصولڈاک ایک سے چار تک ۲ر ہے یہ دونوں ہر ایک احمدی کو منگانی ضروری ہیں۔ تھوڑی تعداد رہ گئی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

احمدیہ سلسلہ کی ہر قسم کی کتابیں خواہ کسی کی تصنیف ہوں۔ خواہ کسی شخص کے پاس ہوں وہ تمام فاروق بک ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے طلب فرمائیں۔ ہماری فرمائش کی مطابق جو کتاب جہاں سے ملے گی وہ تلاش کر کے ہم پہنچائیں گے

نیز

فاروق پریس

میں خدا کے فضل و کرم سے چھپائی کا کام نہایت اعلیٰ کیا جاتا ہے۔ احباب کو اپنے دوست یا کام فاروق پریس میں بھیج کر ہر قسم ضرور آزمائش کریں۔ جو ارزاں نرخ اور وقت پر کر کے دیا جاتا ہے۔

المشتہر

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

ہے۔ اس کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کا جب ہماری طرف سے مطالبہ ہوا۔ تو انہوں نے کہہ دیا۔ یہ [illegible] صاحب حال کا کام ہے۔ حالانکہ یہ کام صاحب حال کا ہی نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اس کا ہے۔ جس نے [illegible] کو شہرت دی ہے۔ کہ وہ اس کا ثبوت بہم پہنچائے۔

ابھی دنوں ایک اور خبر جو ایسے خلاف مولوی ثناء اللہ نے کسی بے نام کی طرف سے ۳۰ دسمبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں یہ شائع کی کہ:۔

"تمام ہائی سکول قادیان کے احمدی طلباء نے ایکا کر کے سٹرائک کر دی ہے۔ جواب تک جاری ہے۔"

اس کے متعلق چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول خبر بھیجنے والے کا نام معلوم کرنے کے بعد باقاعدہ کارروائی کرانا چاہتے تھے۔ اسلئے ہم نے کچھ نہ لکھا۔ مگر اس کے بعد ۱۳ جنوری کے اہلحدیث میں بغیر کسی کا نام درج کرنے کے یہ چھاپ دیا کہ

"میاں محمود خلیفہ قادیان نے کہا تھا کہ سٹرائک ختم کئی ماہ تک جاری رکھ دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہو۔ اس کے ثبوت میں خدا نے قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال کرا دی۔"

ہائی سکول میں ہڑتال ہونے کی خبر کے متعلق سکول کے ذمہ دار افسر خود کارروائی کرینگے۔ اور اس غلط بیانی اور دروغ بافی سے انہیں جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی وہ آپ کرا لینگے۔ اسوقت ہم اہلحدیث کو اس امر کے متعلق چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ کب۔ اور کہاں۔ اور کونسے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہ کہا کہ

"یہ سٹرائک خواہ کئی ماہ تک جاری رکھ دیں۔ تو بھی قادیان کے مرزائی سکول میں ہڑتال نہ ہوگا"

یہ بات اگر کہی گئی ہے۔ تو کسی ایسی خفیہ مجلس میں کہی گئی ہوگی۔ جہاں اہلحدیث کو خبر پہنچانے والا "طالب علم" تو پہنچ جائے۔ اور کوئی دوسرا نہ پہنچ سکے۔ اگر "طالب علم" کا نام ظاہر کر دیا جاتا۔ تو پھر اس کی حقیقت اور صداقت کا اندازہ لگا سکتے۔ کہ اسے کیونکر کسی خاص مجلس میں داخل ہو کر یہ بات سننے کا موقع ملا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اسلئے ہم اہلحدیث سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ بتائے۔ جس نے اس کے پاس مذکورہ بالا خبر بھیجی ہے۔ آیا اس نے خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے سنی ہے یا کسی اور نے سنکر بتائی ہے۔ اگر خود سنی ہے تو کب اور کس مجلس میں۔ کن مجلس میں جو لوگ تھے۔ ان میں سے جس کے نام اسے یاد ہوں مثلاً اور اگر اس نے خود نہیں سنی۔ بلکہ کسی اور نے سنکر بتائی ہے تو اس کا نام ظاہر کرے۔ تاکہ اس کو بھی پوچھا جائے۔ اور تحقیق کی جائے۔

اگر ان باتوں کا ثبوت نہ دیا گیا۔ اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ نہیں دیا جائیگا۔ تو ناظرین کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ بھی ویسا ہی [illegible] بیہودہ سرائیوں اور غلط بیانیوں کے جو اہلحدیث میں آئے دن ہمارے خلاف درج ہوتی رہتی ہیں۔ ایک ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ اس جھوٹ کو ہزار ہا میں پھیلانے کے مجرم ہیں۔

نیا ہم [illegible] کریں کہ مولوی ثناء اللہ آئندہ ہمارے خلاف کوئی خبر درج کرنے سے پہلے اس کے صحیح اور درست ہونے کا علم حاصل کر لیا کرینگے۔ اور ہر ایک جھوٹی اور غلط بات کو یونہی درج نہ کر دیا کرینگے۔ کہ یہ انسانیت سے بالکل گرا ہوا طریق ہے۔

کوڑھ کے علاج کا چشمہ

انجیل میں ایک حوض کا قصہ تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ اس میں نہانے سے مجذوم اچھے ہو جاتے تھے۔ یسوع مسیح کی حیثیت جو انجیل سے ظاہر کی ہے۔ اس پر بحث کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حوض پر بھی بحث کی تھی۔ اور بتایا تھا کہ یسوع مسیح کی حقیقت [illegible] حوض سے کھل جاتی ہے۔ [illegible] کیسا نہایت [illegible] انجیل [illegible] کو خارج کر دیا گیا۔ [illegible] عیسائیوں [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible] حضرت مسیح کے معجزات کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ اس حوض کے معجزات تھے۔

نہایت عجیب بات ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے ۲۴ جنوری کے اخبار میں ایک مضمون بعنوان "سیر عراق"

شائع کیا ہے۔ [illegible] مضمون [illegible] میں ذکر کیا گیا ہے

"[illegible] ہے کہ لوگ [illegible] کے لئے وہاں جاتے ہیں اور صحت پاتے ہیں۔ یہ چشمہ تو قدرتی ہے۔ [illegible] تمام عمل کہا جاتا ہے"

ان الفاظ پر وہ لوگ غور کریں۔ جو حضرت مسیح کے متعلق بڑے طمطراق سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کوڑھی کو اچھا کرتے تھے۔ اور اسے ان کا خاص معجزہ قرار دیتے ہیں۔ اگر ایک نبی کا یہ کام تھا۔ کہ وہ جسمانی کوڑھیوں کو اچھا کرتے پھرتے تھے۔ تو پھر اس چشمہ پر جس کا ذکر اہلحدیث نے کیا ہے انہیں کیا فضیلت حاصل تھی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جس طرح دوسرے انبیاء جسمانی بیماروں کے علاج کے لئے نہیں۔ بلکہ روحانی عوارض کو دور کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی اسی کام کے لئے آئے اور انہوں نے روحانی اندھوں اور روحانی بہروں کو شفا دی۔ جن کے متعلق نادانی سے سمجھ لیا گیا ہے کہ جسمانی مریضوں کا ذکر ہے۔

لفظ قرآن اور پیغمبر کا بے جا استعمال

کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ امرتسر کے ان اخبارات نے خلاف جو "گلابی اردو" کے عنوان مذاکرہ میں [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] سچ یہ قرآن شریف کے ترجمہ سے مقصد [illegible] قرآن کریم کے ترجمہ کے اردو فقرے [illegible] فقرہ "گلابی اردو" میں [illegible] مگر ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء کے "وکیل" میں ایک اردو رسالہ کی تعریف [illegible] [illegible] بڑھ کر [illegible] وکیل کا طرز تحریر سے [illegible] ترجمہ کی مشابہت پائی جاتی تھی وہ خود اسلام کے دو نہایت ہی مقدس الفاظ کی توہین کا مرتکب ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "نقاد ادب و روحانیت کا قرآن ہے۔ اور نقاد دیگر اس کے پیغمبر + نقاد اور ایڈیٹر

خطبہ جمعہ

مقابلہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مقابلہ کی روح

"تمام دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایک دوڑ ہو رہی ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے رنگ میں بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ مدرسہ کے طالب علم بھائی بھائی ہوں۔ لیکن دونوں کی یہی کوشش ہوگی کہ میں اچھا پڑھ کر سناؤں۔ اور اچھے نمبر پاؤں۔ اور ... ہوگا۔ ... ہوگا۔ مگر اس مقابلہ میں ایک بھائی دوسرے کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ جہاں فائدہ کا سوال ہوگا۔ وہاں قربانی کریگا۔ مگر مقابلہ میں ایک اپنے پیچھے نہیں ہٹیگا۔

کھیلوں میں مقابلہ

پھر ہم کھیلوں کو دیکھتے ہیں۔ ان میں بھی یہی رنگ نظر آتا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بچے نہیں اور شاہ ہیں۔ اور ان کے سامنے کھیل نہیں موت و حیات کا سوال ہے۔ ایک کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ گر پڑتا ہے۔ تو اس کی پارٹی کے پکارتے ہیں۔ کہ پرواہ نہ کرنا۔ شاباش۔ ... ... فٹ بال کھیلتے دیکھا۔ گرتے ہیں۔ بعض کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ... کھیلتے ہیں دو دو ... ... جاتے ہیں۔ ایسی حالت ... ... نہیں کرتے۔ ... ... پرواہ کرتے ہیں۔

قوموں میں مقابلہ

پھر ہم اقوام کے مقابلہ کو دیکھتے ہیں ان میں بھی عجیب رنگ نظر آتا ہے یہ اراعین انجمن ہے۔ یہ سید وں کی ہے۔ یہ مغلوں کی ہے اور ہر ایک کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ بڑھ جائیں۔ کوئی خیال نہیں کرتا۔ کہ ہم سب آدمی ہیں۔ بلکہ اس چھوٹے فرق کی خاطر کہ یہ سید ہیں یہ مغل ہیں یہ پٹھان ہیں یہ راجپوت ہیں یہ فرق ایک نمائشی فرق ہوتا ہے۔ جس کے لئے طاقت خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ محض نمائشی بات ہوتی ہے۔

ایک ہم سکولوں کے لڑکوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ آپس میں میچ کھیلتے ہیں۔ تو مقابلہ میں ان کی دشمنوں کی طرح سانس پھولتی ہے۔ دم اکھڑ جاتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو شکست دینے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مگر جب کھیل ختم ہو جاتا ہے تو وہی لڑکے آپس میں باہیں ڈال کر چل پڑتے ہیں سارا جوش رفع ہو جاتا ہے۔ گویا یہ سب کچھ ایک بناوٹی مقابلہ کے لئے تھا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ جس نے پہلے یہ نظارہ نہ دیکھا ہو۔ تو جب وہ انہی لڑکوں کو کھیل کے میدان میں دیکھیگا۔ تو خیال کرے گا۔ کہ یہ آپس میں دشمن ہیں۔ اور پھر جب کھیل کے بعد ان کو دیکھیگا۔ کہ وہی لڑکے آپس میں بھائیوں کی طرح جا رہے ہیں۔ تو وہ یہ نظارہ دیکھ کر حیران رہ جائیگا۔ اسی طرح جب ایک ناواقف شخص سید۔ شیخ۔ مغل۔ پٹھان۔ راجپوت وغیرہ اقوام میں مقابلہ دیکھیگا۔ تو وہ ضرور حیران ہوگا۔ کہ یہ ایک سے لوگ ہیں۔ ان کے کان آنکھ ناک سب ایک سے ہیں۔ مگر ان میں یہ تقسیمیں کیوں ہیں۔ اور ان کے دائرے محدود کیوں ہیں۔ اور یہ کیوں سب کے فائدہ کا خیال نہیں کرتے۔

یہ مقابلہ کی روح کس لئے ہے

یہ روح مقابلہ کی اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھی تھی۔ کہ جہاں سچا فرق ہے۔ وہاں کیا کرنا چاہیئے ایک خدا پرست ہے۔ وہ سکولوں میں دیکھتا کہ بھائی سے بھائی پڑھنے میں بڑھنا چاہتا ہے۔ اور تمدن میں ایک ہی سکول کی دو ٹیمیں ہیں۔ مگر وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی فکر میں ہیں۔ پھر قوموں کو دیکھے۔ کہ ہر ایک قوم دوسری قوم کے مقابلہ میں اپنے فوائد کو مقدم کر رہی ہے۔ اس وقت اس کو معلوم ہوگا۔ کہ سب سے چھوٹا تیرا ہی اس ہے۔ یہ جو کچھ فرق تھا۔ جھوٹا تھا۔ نمائشی تھا۔ مگر اس کے لئے اتنی جدوجہد ہو رہی ہے۔ مگر مجھ میں اور دہریہ جو خدا پرست نہیں ہے جو سچا فرق ہے۔ مگر تو آرام سے گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ جھوٹے اور نمائشی فرق کے لئے لڑ رہے ہیں۔

یہ روح تو اس لئے پیدا ہوئی تھی۔ کہ اس مقابلہ کی روح سے اصل مقابلہ میں سبق لیں۔ اور اس میں جوش و خروش اور جد و جہد سے کام لیں۔ جھوٹے مقابلہ میں تو کس جوش سے کام کیا جاتا ہے۔ اور سچے میں ہتھیار ڈال دیئے جاتے ہیں جھوٹی آگ بجھاتے ہیں۔ اور حقیقی آگ کے لئے ایک ڈول تک پانی کا نہیں ڈالتے۔ یہ ایک عجیب بات نظر آتی ہے اصل مقابلہ کی بات میں سستی دکھاتے ہیں۔ اور جہاں مقابلہ اصل نہیں وہاں خوب جوش و خروش سے کام کرتے ہیں۔ جہاں لڑائی کی ضرورت ہے۔ وہاں خاموش ہیں۔ جہاں ضرورت نہیں وہاں لڑتے ہیں۔

یہ مقابلہ اصل مقابلہ کے لئے بطور تحریک۔ تحریص اور تحریض کے تھا۔ مگر اسی کو اصل بنا لیا۔ اور اصل کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ مدرسہ میں پڑھاتے ہوئے تصویر ایک جانور کی دکھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کو ہماری زبان میں اونٹ انگریزی میں کیمل اور عربی میں جمل کہتے ہیں۔ اب طالب علم اس کے کہ تصویر سے اتنا ہی کام لیتا۔ جتنا کہ اس سے مقصود تھا۔ وہ تصویر کے نقش و نگار اور رنگوں میں پڑ جائے۔ اور یہ بھول جائے کہ یہ اونٹ بتایا گیا ہے۔

یہی حال جھوٹی ترقی اور کامیابی کا ہے۔ کہ یہ اصل میں اس اصل کامیابی کے لئے ہے۔ لیکن اس کے لئے نہ کسی کی ضرورت سمجھی جاتی ہے نہ حرکت کی۔ اس کے لئے ان میں کوئی جوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے دل برف کے ڈلے ثابت ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ گویا کہ وہ جمادات کی طرح ہو جاتی ہے۔ مگر مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ وہ ہر ایک بات میں امتیاز کرتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ کہاں مجھ کو لڑنا چاہیئے۔ اور کہاں ڈرنا ہے۔ مومن ظالم نہیں ہوتا۔ مومن کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں۔ امن میں آیا ہوا۔ اور امن پہنچانے والا۔ پس امن میں آنے والے غور کریں۔ کہ کیا ان میں حق کی تبلیغ کیلئے وہ جوش و خروش ہے۔ جس کی ضرورت ہے۔ اور ان کے دل میں تڑپ ہے۔ کہ اس راہ میں جان و مال کو قربان کر دیں۔ کیونکہ اصل کامیابی یہی ہے۔ کہ خدا کے لئے ہم ہوں اور ہماری ہر ایک کوشش خدا کے لئے ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح: بعد ان بڑی خوشی سے ہم آپ کو حوالے کیئے دیتے ہیں۔ اسوقت تو دیر ہو گئی ہے۔ مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔ صبح آپ کو وہ حوالہ پہنچا دیا جائیگا۔

اس قدر گفتگو کے بعد پروفیسر صاحب رخصت ہونے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی کھڑے ہو گئے۔ پروفیسر صاحب نہایت تعظیم کے ساتھ حضور کے آگے جھک کر آداب بجا لائے۔ اور رخصت ہوئے۔

دوسرے دن حوالہ ان کے پاس پہنچا دیا گیا۔ اور احباب کے فائدہ کے لئے ذیل میں بھی اسے درج کیا جاتا ہے۔

حدثنا محمد بن عبد الاعلی قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادہ عن ابی هریرة قال اذا کان یوم القیامة جمع اللہ تبارک وتعالیٰ نسم الذین ماتوا فی الفترة والمعتوہ والاصم والابکم والشیوخ الذین جاء الاسلام وقد خرفوا ثم ارسل رسولا ان ادخلوا النار فیقولون کیف ولم یاتنا رسول وایم اللہ لو دخلوها لکانت علیهم بردا وسلاما ثم یرسل الیهم فیطیعه من کان یرید ان یطیعه قبل قال ابو هریرة اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

(تفسیر ابن جریر صفحہ ۳۱ پارہ نمبر ۱۵)

زیر آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ جمع کریگا۔ اللہ نسم ان کی روحیں جو مر گئے فترۃ میں اور ان کی جو دیوانے یا بہرے یا گونگے اور ایسے بوڑھے جو بدحواس ہو گئے تھے۔ اسوقت جبکہ اسلام آیا۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول کہ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ کہیں گے کیوں۔ حالانکہ ہم میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا۔ اور قسم ہے۔ اللہ کی اگر وہ داخل ہو جاتے آگ میں۔ پس وہ ہو جاتی ان پر ٹھنڈی اور سلامتی بخش۔ پھر بھیجیگا ان کی طرف رسول۔ پس اطاعت کرینگے۔ اس کی وہ جس نے ارادہ کیا تھا اطاعت کرنے کا پہلے۔ اور ابوہریرہ نے کہا اگر چاہو تو پڑھو۔ وما کنا معذبین الایۃ۔

ہندوستان کی خبریں

آغا خان کی بمبئی بمبئی۔ ۲۰ جنوری۔ سرکیمپ بمبئی۔ ہز ہائینس آغا خان۔ نواب سالار جنگ آج قیصر ہند جہاز سے پہنچے ہیں۔

گریجویٹ خواتین کی ایک علیحدہ مجلس بمبئی۔ ۲۰ جنوری۔ احاطہ بمبئی کی گریجویٹ عورتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تعلیم یافتہ عورتوں کی وہ ایک علیحدہ قومی مجلس قائم کریں۔

وزیر اعظم کے صاحبزادے کا عزم ہند۔ خبر ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ کے صاحبزادے مسٹر اپنی لیڈی کے ہندوستان آرہے ہیں۔

کلکتہ کے تمام مدارس کلکتہ کے تمام طلباء نے مقاطعہ کر رکھا ہے۔ تمام مدارس بند پڑے ہیں۔ مسٹر بپن چندر پال نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو تلقین کی۔ کہ وہ کلکتہ میں رہیں۔ اور اپنے جذبات اور سیاست پر قابو رکھیں۔

عدم تعاون کے مخالفین کی گشتی چٹھی پٹنہ۔ ۲۰ جنوری۔ جو اشخاص کہ عدم تعاون کے مخالف ہیں اور جنہوں نے کانگریس میں یہ کوشش کی تھی کہ عدم تعاون کی قرارداد کسی طرح منظور نہ ہو۔ انہوں نے پٹنہ سے ایک گشتی چٹھی شائع کی ہے جس میں عدم تعاون کی شدید مخالفت کی ہے۔ یہ چٹھی مسٹر سنہا۔ حسن امام۔ پی کین نواب سرفراز حسین خان وغیرہ کی طرف سے ہے۔

فنون لطیفہ کی حفاظت و ترقی بنارس ۲۱ جنوری۔ فنون ہند کی حفاظت و ترقی کے لئے تمام ہندوستان کی ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس کا صدر مقام بنارس ہے۔ اور سر رابندر ناتھ ٹیگور انجمن جماعت فنون ہند اس کے مربی ہیں۔ اس نے علم موسیقی و نقاشی کی تعلیم کے لئے جماعتیں کھولدی ہیں۔ اور قدیم ہندوستانی نقاشی کا ایک عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے۔

طلباء اور سیاست کلکتہ ۲۱ جنوری۔ کلکتہ کے طلباء کی ہڑتالوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گرد و نواح

کے سکولوں پر بھی اس کا اثر ہو گیا ہے۔ اور عام جوش کی حالت میں بعض مقامات کے طلباء نے پڑھائی بند کر دی ہے۔

دہلی کا مقدمہ اہانت تدفین دہلی ۲۱ جنوری۔ یہ مقدمہ آج پھر مسٹر ... کی عدالت میں پیش ہوا۔ مسٹر ذکر الرحمن وکیل ملزم اسحاق نے دوسرا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ کہ وہ ایک اور ہفتہ تک عدالت میں حاضر ہونے کے ناقابل ہے۔ اسکے بعد عدالت نے خرچے اور ضمانتوں کے متعلق حکم دیا کہ ضمانتوں کی رقم وہی رہے۔ لیکن دونوں ملزم علیحدہ علیحدہ ضمانتیں دیں۔ خرچہ گواہان صفائی کے متعلق عدالت نے حکم دیا کہ چونکہ ملزم عبد اللہ نے ۱۸ تاریخ کو ۲ بجے تک گواہان کا خرچہ جمع نہیں کیا۔ اور صاف کہدیا تھا کہ میں خرچہ ادا نہیں کروں گا۔ اس لیے اپنے حقوق دوبارہ طلبی گواہان زائل کر چکا ہے لہذا اب عدالت صرف انہی گواہان کو طلب کریگی۔ جن کو عدالت انصاف کے لئے ضروری سمجھتی ہے۔ اسپر مسٹر رؤف علی نے اعتراض کیا۔ لیکن عدالت نے حکم بحال رکھا آئندہ پیشی ۲۸ تاریخ کو ہوگی۔

فسادات بہار کلکتہ ۲۱ جنوری۔ یورپین ایسوسی ایشن کی بہار برانچ کے سالانہ اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ یہ ایسوسی ایشن عدم تعاون کی تحریک کو اندیشہ ناک سمجھتی ہے۔ جو شمالی بہار میں شروع ہے۔ اور جو نام نہاد طور پر غیر مفسدانہ ہے۔ تاہم چونکہ یہ روز بروز وسعت اختیار کر رہی ہے۔ اسلئے وہ یورپین جو اپنے بال بچوں کے ساتھ ضلع کے اندرونی حصہ میں رہتے ہیں۔ اس سے بہت خائف ہیں۔ اور آثار و قرائن سے معلوم ایسا ہوتا۔ کہ گورنمنٹ کوئی کارروائی کرنے والی ہے۔ لہذا ایسوسی ایشن گورنمنٹ کو مطلع کرتی ہے کہ اگر اس بدامنی کا سد باب نہ کیا گیا۔ تو خطرناک نتائج رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ نیز ہز ایکسیلنسی گورنر بہار و اڑیسہ سے درخواست کی جائے۔ کہ ایسوسی ایشن مذکور کے وفد کو شرف باریابی کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہز ایکسیلنسی کے روبرو ان نسبتوں کی نازک حالت بیان کر سکیں۔

دیا نند کالج کے طلباء اور عدم تعاون ... ڈی اے۔ وی کالج لاہور کے ... ۳ طلباء ترک موالات کے سلسلہ میں کالج چھوڑ چکے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

مسلح افسروں کے حملے لنڈن ۲۰ جنوری سلطنت کا جو پولیس کی چھاؤنیوں پر حملے میں خونریزی کی کارروائی شروع کردی ہے چنانچہ مسلح افسروں نے گذشتہ شب لنڈن میں متعدد حملے کئے کسی کی بھی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ مگر چند دستاویزات اڑا دی گئیں ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹر کسٹول کیری میں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ فوجی پولیس نے مسلح موٹر کاروں میں سوار ہو کر شہر کارک کے راستے بند کر لئے۔ دو مکان تباہ کر دئے گئے جن سے پولیس نے ۱۸ جنوری کو گولیاں چلائی تھیں جہاں سرپر جھنڈا لگے ہوئے ہے۔

متفرق خبریں

زار روس کی لڑکی کی لاش لنڈن ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے جو اس ہفتہ مصر پہنچنے والا ہے۔ وہ ملتیں ہیا۔ جو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک گرینڈ ڈچس اولگا کی اور دوسری اس کی خادمہ کی ہے۔ جو ایکٹرنبرگ میں سے نکلوا کر چوری چھپے لے گئیں۔ کہ فلسطین میں انہیں دوبارہ دفن کیا جائے۔

سات مشکوک آدمیوں کی گرفتاری لنڈن ۱۸ جنوری۔ پیرس کی خبر ہے کہ وہاں ایک نہایت سرگرم تیاری کی جارہی ہے۔ مختلف جگہوں میں رشب خون واقع پذیر ہو رہے ہیں۔ اور مشکوک اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں۔ جن کی تعداد ۷۰ ہے۔ ان کے متعلق شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے لئے بالشویکی پروپیگنڈا (اشاعت مقاصد) مرتب کرتے تھے۔ صوبجات میں پولیس سرگرم کار ہے۔

وزارت فرانس کا کھلاڑی رکن لنڈن ۱۹ جنوری۔ پیرس کی خبر ہے۔ کہ پرائم منسٹر کی کابینہ میں جسمانی تعلیم اور کھیلوں کے متعلق ایک نیا وزیر شامل ہے۔ وہ سابق منسٹر پیل کے مشہور کھلاڑی اور فرانس کی کھیل کود کی انجمن کے صدر ایم ڈوال عزیز ہوئے منصب وزارت پر متعین ہوئے ہیں۔

میکسیکو میں طغیانی لنڈن ۱۹ جنوری۔ میکسیکو شہر کے ایک تازہ تار میں مرقوم ہے کہ پانچوڈو میں پانی کے رکنے کا بند ٹوٹ گیا۔ اور تمام شہر میں طغیانی آگئی۔ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں چاندی کی کانیں ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایک سو آدمی غرق ہو گئے اور متعدد مفقود ہیں۔ اور ایک ہزار بے خانمان ہو گئے ہیں۔

ہندوستان پر حملے کی تیاریاں اس امر کے روز افزوں ثبوت موجود ہیں کہ ماسکو میں وہی پرانی روح جنگ موجود ہے۔ بعض ہمسایہ ملکوں کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہیں۔ محاذ ترکستان کے سفیر نے اعلان شائع کیا۔ جس سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے متعلق سازش کا طریق ترک نہیں کیا۔ اس اعلان میں سرخ پولش فوجوں کو مخاطب کیا ہے۔ کہ جاؤ شمالی ہند کی حریت خواہ اقوام میں انقلاب پھیلاؤ۔ اور برطانوی امراء اور مہاجنوں کے کارندوں کی غلط بیانیوں اور بیہودہ سرائیوں کا جو طومار باندھ رکھا ہے۔ اس کی تردید کرو۔

مسٹر بونر لا اور عہدنامہ ترکی لنڈن ۲۲ جنوری۔ مسٹر بونر لا نے بیان کیا کہ ترکی عہدنامہ صلح کے تغیر میں اسلئے تعویق ہو رہی ہے۔ کہ امریکہ اس سے پہلو تہی کرنا چاہتا ہے۔ اور اس بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جو یورپ کی بین الاقوامی حالت پر آپڑا ہے۔ اسلئے حالت بہت ہی خراب ہو گئی ہے۔

جرمنی کی قلعوں کے متعلق صدائے احتجاج لنڈن ۱۹ جنوری۔ برلن کی نیم سرکاری خبر ہے۔ کہ حکومت جرمن نے اتحادی وزراء کے اس طرز عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ جو کونسل کے سفراء نے جرمنی کے قلعوں۔ بندرگاہوں کے متعلق اختیار کیا ہے۔ اور اُسے روکنا چاہا ہے۔ جرمنی نے اجابت پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ مگر عہدنامہ صلح کی رو سے اسے حق حاصل ہے۔ کہ قلعوں بندرگاہوں پر وہ اپنا اقتدار قائم رکھے۔

ضروریات زندگی کی قیمتوں میں تخفیف لنڈن ۱۹ جنوری۔ سرکاری اعلان میں جو ضروریات زندگی موجودہ اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ماہ میں گیارہ فیصدی تک اشیاء کی قیمتوں میں تخفیف ہوئی ہے۔ اور آئندہ بھی مزید تخفیف کی اُمید کی جاتی ہے۔

مہاراجہ بڑودہ کی معاودت لنڈن ۱۹ جنوری۔ مہاراجہ گائیکواڑ اور مہارانی بڑودہ ۲۰ جنوری کو مارسیلز سے جہاز نالڈیرا پر ہندوستان واپس آنے کے لئے سوار ہونگے۔

افغانستان میں غلاموں کی آزادی امیر امان اللہ خان صاحب والئے کابل نے فرمان جاری کیا ہے۔ کہ غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کر دیا جائے اور تاریخ معینہ کے بعد جو شخص غلام یا لونڈی فروخت کریگا اس پر دو ہزار روپیہ تک جرمانہ کیا جائے گا۔ کابل میں اس کی تعمیل کے لئے ایک ماہ اور بیرونی علاقوں میں ۱۰ ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔

قوم پرست ترکوں کو آرمینیا کا الٹی میٹم لنڈن ۱۸ جنوری۔ بولشویکوں کی مشرق کی طرف قوم پرستوں کی پیشقدمی سے جو خطرات تھے وہ طفلس کی اس خبر سے ظاہر ہوتے ہیں کہ آرمینیا کی بولشویک گورنمنٹ نے ترکوں کو الٹی میٹم دیدیا تھا جس کی وجہ سے ترکوں کو الگزینڈرپول خالی کرنا پڑا۔

مردوں اور عورتوں کی عدالت لنڈن ۱۸ جنوری۔ مردوں اور عورتوں کی مشترکہ عدالت نے کل پہلا فیصلہ صادر کیا اور ایک شخص کو جس کا نام [illegible] ہے اس جرم میں موت کی سزا دی۔ کہ اس نے اپنی بیوی کو زہر دیکر مار ڈالا۔

ترکوں اور یونانیوں کی جنگ قسطنطنیہ ۱۹ جنوری۔ ایشیائے کوچک میں یونانیوں کی شکست کے متعلق ایک سرکاری اعلان ہے کہ یونانی فوج کی نقل و حرکت کا مقصد پورا ہو گیا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

ایڈیٹر — غلام نبی اسسٹنٹ — مہر محمد خان

جلد ۸ ... مطابق ۲ جمادی الاول ... جنوری ۱۹۲۱ء ... نمبر ۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ... بیمار تھا ... جناب ڈاکٹر سید ... صاحب ... کے ... لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے ۱۹ جنوری کو ... ایک کمیٹی ... منعقد کی جس میں ... اور اس نے ... تبلیغ کرنے کے متعلق ... تجاویز پیش کیں۔ یہ مجلس ... کے ... منعقد ہوگی ... انشاء اللہ ... کام ... کی امید ...

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے متعلق تجویز

احباب کو معلوم ہے کہ الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن کریم کے نوٹ چھاپنے کے لئے ابتدا سے کوشش ہوتی رہی ہے۔ مگر کئی ایک وجوہات سے یہ سلسلہ قائم نہیں رہ سکا۔

اب پھر یہ پختہ ارادہ کیا گیا ہے کہ حضور کے درس قرآن مجید سے بیرونجات کے احباب بھی مستفید ہوں۔

سو اس کے لئے میں اپنے حالات کو آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ الفضل کے کل ... صفحے ہیں۔ ان میں سے پہلے ... صفحے تو ... مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ۔ نظم۔ ... اور لنڈن کی چٹھی ... کے لئے مخصوص ہیں۔ اور صفحہ ۱۱ و ۱۲ خبروں کے لئے اور صفحہ ۹ و ۱۰ اشتہارات کے لئے باقی ۴ صفحے رہ گئے۔ لیڈنگ آرٹیکل۔ اخباری نوٹ۔ مخالفین کے اعتراضوں کے جواب۔ مراسلات۔ متفرق باتیں ہیں۔ جن کے لئے یہی صفحات ہیں۔ پھر ہفتہ میں ایک بار خطبہ جمعہ بھی چھاپنا ہوتا ہے۔ جو عموماً تین اور بعض اوقات ۴ صفحوں پر آتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اخبار کے موجودہ حجم میں کس قدر کام کی گنجائش ہے۔ خریداروں کا مذاق جدا جدا ہے ہو سکتا ہے بعض احباب کے نزدیک ایک بات بالکل غیر ضروری ہو۔ اور دوسرے دوستوں کے خیال میں وہی نہایت ضروری ہو۔ اسلئے اخبار والوں کو ہر مذاق کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ گنجائش رکھنی چاہیئے اور رکھنی پڑتی ہے۔ مثلاً خبروں ہی کے صفحات ہیں۔ بعض ایسے دوست ہیں جو ان کی کچھ ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ ...

ہیں۔ اور روزانہ اخبار دیکھنے ہیں۔ لیکن اکثر حصہ ایسا ہے جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کی مذہبی پیاس انہی کے اپنے اخبار سے پوری ہو۔ خصوصاً اس لئے کہ غیر احمدی اخبار میں بعض اوقات سلسلہ احمدیہ اور اس کے امام کے متعلق نہایت گندے مضامین بلکہ کھلی کھلی گالیاں چھپ جاتی ہیں۔ جن کو ایک مخلص احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ پچھلے دنوں سادات منصوری کو ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ یا ایسے درس قرآن مجید سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس کے لئے اخبار میں کافی حصہ ہونا چاہیئے۔

اس کے لئے ایک تو یہ صورت ہے۔ کہ موجودہ صورت زیادہ اہتمام سے قائم رکھا جائے۔ اسی میں اخبار میں خط چھپ نہ ہو۔ انہیں دو صفحے درس کے ہوں۔ اور دو خلاصہ خطبہ و نوٹ ہوں۔ جیسا کہ آج کل دستور ہے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ حضور کا درس لفظ بہ لفظ زیادہ تفصیل کے ساتھ چھپے۔ اور اخبار کا حجم بڑھا کر ۱۶ صفحہ کر دیا جائے اور ہر اخبار میں ۳ صفحے درس کے ہوں تاکہ الگ کتابی صورت میں محفوظ کیا جاسکے۔ جیسا کیا جاتا ہے۔ تو مقصد پورا ہو جاتا ہے کا بڑا ضروری ہے کہ

۱۔ ایک درس لکھنے والے کی خدمات حاصل کی جائیں جو درس لکھ کر پھر صاف کرے۔ اور لفظ کو اپنے مطابق کرے۔

۲۔ ایک کاتب الفضل میں زائد رکھا جائے۔ کیونکہ موجودہ کاتب ہفتہ میں ۱۶ کاپیاں نہیں لکھ سکتا۔

۳۔ مطبع میں ایک انجن منگوایا جائے۔ کیونکہ اب مشین پر صرف دو آدمی کام کرتے ہیں۔ اور دو اخبار بھی مشکل سے چھاپتے ہیں۔

۴۔ کاغذ خاص قسم کا سفید منگوایا جائے۔

۵۔ عملہ کے اخراجات میں کچھ زیادتی ہو۔ کیونکہ کام بڑھ جائیگا۔ نہ صرف اخبار کے (لئے) لکھنے کا۔ بلکہ درس کے خریداروں کا حساب کتاب الگ رکھنا پڑے گا۔ ان کو اخبار الگ بھیجنا ہوگا۔

اس تمام خرچ کا اندازہ یہ ہے۔ لکھوائی ... ۳۰۰۰
چھپوائی ... ۵۰۰ ۔ کاغذ ... ۳۱ ... ۲۰۰۰
خرچ عملہ زائد ... ۳۰۰ کل میزان ۲۸۳۰ روپے
یعنی تین ہزار روپے کا خرچ ہے جس کا مطلب ہے کہ

موجودہ خریداران الفضل میں سے ایک ہزار خریدار ایسے ہوں کہ علاوہ الفضل کا چندہ دیا کریں۔ اس صورت میں اخبار کا حجم ان احباب کے لئے جو درس قرآن مجید کے ضمیمہ کے خریدار ہوں۔ ۱۶ صفحے ہوگا۔ اور باقی دوستوں کو ۱۲ صفحے بغیر ضمیمہ درس ملا کریں گے۔ سو اگر یہ تجویز پسند ہے۔ تو معزز خریداران الفضل اپنی اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ بشرطیکہ ایک ہزار درخواست جمع ہو جائیگی۔ فوراً یہ سلسلہ جاری ہو گا۔ یا ایک ہزار کے سوا وہ جو خریدار ہیں وہ لکھ بھیجیں کہ انہیں ضمیمہ درس کی خریداری منظور نہیں۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ موجودہ صورت میں سلسلہ درس کا زیادہ اہتمام کے ساتھ قائم رہے۔ اور اسی حجم میں جتنا ہو سکے لایا جائے۔ اور خاص ہی چھپے جسے موجودہ ایڈیٹر نہایت تیار کرتا ہے۔ اب معاملہ خریداران الفضل کے اختیار میں ہے۔ انہیں سے جو صاحب پسند فرمایا کرتے ہیں کہ کتاب درس مفصل اور با قاعدہ چھپتے۔ وہ ایک ہزار خریدار کا انتظام فرما دیں۔ اور تین ہزار روپیہ بھجوا دیں ہم فوراً یہ سلسلہ شروع کر دیں گے۔

اب یہ ہو سکتا ہے۔ بعد میں پھر ہم پر کوئی افسوس نہ کیا جائے۔ اور اگر کثرت رائے ہو۔ کہ غلہ وسے اخبار کے مضمون چھوڑ کر صرف درس قرآن مجید ہی چھاپا جایا کرے تو یہ امر بھی ہماری سعادت قارئین کا موجب ہے۔ اس کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔ مگر دوسری اخباری ضروریات کے سر انجام کا بندوبست بھی سوچ لیا جائے۔

جواب کا امیدوار

منیجر الفضل قادیان

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ کیلئے امداد

جو رسالہ اس نئی دنیا (امریکہ) میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے اسلام کی روشنی ڈالنے کے لئے جاری کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ بہت سے برادران اسلام اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ مجھے بھی یہ دیکھ کر شادمانی ہوئی کہ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ الٰہی سینے کا زخیرہ کھلے رہیں ...

اتنا کافی روپیہ نہیں ... اخراجات بھی پوری طرح چلا سکوں۔ مگر ... اخراجات کم کرکے ... فوراً جلد کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو توفیق عطا کرے۔ تاکہ ... سے بڑھ کر حصہ لیا کروں۔ جو انہیں کم آئیں۔ میں ایک روپیہ ماہوار سنہ ۱۹۲۱ء کے آخر تک ... کا وعدہ کرتا ہوں۔ آپ ماہوار یا جیسے چاہیں۔ وصول کر لیں۔ فقط والسلام

خادم دین۔ محمد احسان صدیقی معرفت پنجاب ... لاہور

افریقہ میں تبلیغ ... اسلام

ایسے احباب کو جو یہاں افریقہ ... خدمت ... کا ... کے لئے آنا چاہیں ... ہوئی جاتی ہے کہ ... دوست جہاں ... کریں ... اور روزگار ... ہیں۔ جو صاحب آنا چاہیں۔ وہ پہلے خط و کتابت کریں۔ والسلام

ملک احمد حسین احمدی۔ از نیروبی۔ افریقہ

تلاش عزیز

نذیر احمد ولد مستری ابراہیم معمار ساکن ... محلہ ... عمر قریباً دس گیارہ سال۔ رنگ گندم گوں ... آنکھ سیاہ۔ درمیانہ قد قریباً تین ہاتھ ... سفید ... کرتہ ... شلوار لٹھہ ... واسکٹ سیاہ ... جوتی دیسی ... زری کی۔ ایڑی ... زبان ... اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کچھ خبر ہو یا دیکھا ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ اور اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو مجھے خبر دیں یا اس کو میرے پاس پہنچا دیں۔ آنے جانے کا خرچ دونگا۔ اور نہایت ہی ممنون ہوں گا۔ والسلام

خاکسار بشیر احمد مولوی فاضل ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ...

ساگر چند کی بجائے محمد امین

سب بھائیوں کو معلوم ہو کہ چند سال ہوئے جب میں نے لنڈن میں اسلام قبول کیا تو نام ہندو ہی رہنے دیا تھا۔ لیکن اب میں نے ہندو نام ساگر چند کو قطعاً ترک کر دیا ہے۔ اور اس کی بجائے اپنا نام محمد امین رکھا ہے اور یہی اب میرے بورڈ پر بھی لکھا جائیگا۔ کیونکہ ... اجازہ لی ہے۔ پس آئندہ میرا ڈاک کا پتہ یہ ہوگا "مسٹر محمد امین بیرسٹر ایٹ لاء معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب لاہور" اور دفتر کا پتہ "مسٹر محمد امین متصل گلشن پوسٹ ہاؤس۔ نزد ... منڈی ... انارکلی لاہور"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء

مجلسِ مشاورت

جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ اور عمل کو دیکھے

خدامِ دین کہاں ہیں؟

دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے کب اٹھیں گے؟

وہ مجلس مشاورت جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمائی۔ ۴ دن کئی کئی گھنٹے اجلاس کرنے کے بعد ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو ختم ہوئی۔

اس مجلس میں اصل سوال تو دو ہی درپیش تھے ایک سلسلہ عالیہ کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات کا پورا کرنا۔ اور دوسرے کارکن آدمیوں کا مہیا کرنا۔ لیکن ان سوالات کی تفصیلات اس قدر وسیع تھیں کہ بیسیوں باتیں زیر بحث آئیں۔ اور ان کے حل کے متعلق غور اور بحث کرنے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہوئے۔

پہلے دن (۱۷ جنوری) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین کو جنہیں مختلف صیغہ جات کے افسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پرانے صحابہ بھی تھے۔ ارشاد فرمایا کہ یہیں کی ذمہ داری کے عہدوں کے لئے جن میں نظارتوں کے افسران کے نائب۔ افسر ڈاک۔ صدر انجمن کے سیکرٹری اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر شامل ہیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف قابلیت رکھتے ہوں اور عمدگی کے ساتھ اپنے کام کو چلا سکیں بلکہ مغز اسلام سے واقف ہوں اور جماعت کو غلط رستے پر چلنے سے بچا سکیں۔ کیونکہ ان کے ذمہ جماعت کے عقائد و اعمال کی نگرانی ہے۔

پھر اسکے علاوہ مبلغین ایسے لوگ ہونے ضروری ہیں جو خود روحانی قوت رکھتے ہوں۔ اور لوگوں کو مغز اسلام سے واقف کر کے ان کے اندر روحانیت پیدا کر سکیں اور مشورہ طلب کیا کہ ایسے لوگ کس طرح مہیا کئے جائیں اور بڑھتے ہوئے اخراجات کو کس طرح پورا کیا جائے۔

اسکے بعد حاضرین کی درخواست پر غور و فکر کے لئے تین دن کی مہلت دی گئی۔

دوسرا اجلاس ۲۰ جنوری کو ہوا۔ اس روز باوجود قریباً سارا دن اجلاس ہونے کے سب احباب اپنی اپنی آراء پیش نہ کر سکے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ انہوں نے ۲۱ جنوری کے اجلاس میں پیش کیں۔ اسکے بعد حضور نے افتتاحی تقریر کا مختصر طور پر اعادہ فرمایا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ہمارے صیغہ جات کے کلرکوں بلکہ چپڑاسیوں میں بھی جب تک عرفان الٰہی نہ پیدا ہو گا۔ ہمارا کام عمدگی سے سرانجام نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا آدمی بھی دین سے واقف ہو۔ اور عرفان رکھتا ہو۔ چونکہ ہمیں ہر ایک صیغہ میں کام کرنے کے لئے ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے اسلئے جوں جوں ہمارے کام بڑھتے ہیں۔ ہمارے لئے آدمیوں کے مہیا کرنے کا سوال مشکل ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق بہت سوچنا ہے۔

مالی سوال کے متعلق حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس پر جو رائیں دی گئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بالعموم ایسے لوگ ہیں۔ جو خواہ کیسی ہی ادنیٰ حالت میں ہوں لیکن اگر انہیں موقعہ دیا جائے۔ تو مفید باتیں نکال لیتے ہیں۔ چنانچہ مالی سوال کے حل کے متعلق بہت سی مفید باتیں بیان کی ہیں۔ اور یہ ہمارے نوجوانوں کی پہلی کوشش تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔

اسکے بعد حضور نے ان تجاویز پر جو احباب کی طرف سے کارکن آدمیوں کے مہیا کرنے اور مالی مشکلات کے حل کرنے کے متعلق پیش کی گئی تھیں۔ نہایت تفصیل کے ساتھ ریویو فرمایا۔ اور ہر ایک تجویز کے حسن و قبح کو ظاہر کیا۔ اور آخر میں ان اصحاب کے نام بتلائے۔ جنہوں نے اس مشاورت کے سلسلہ میں خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔

اسکے بعد نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعہ کے معاً بعد کام کرنا مناسب نہیں۔ اسلئے عصر کے بعد پھر کارروائی شروع ہوگی۔

عصر کے بعد جو اجلاس شروع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ان مشوروں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو پیش شدہ سوالات سے تو تعلق نہ رکھتے تھے۔ لیکن نہایت مفید تھے۔ اسکے بعد مالی سوال کے متعلق فرمایا کہ ایک کمیٹی بیٹھے گی۔ جو سب تجاویز پر غور کر کے ان کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریگی۔

اور کارکن آدمیوں کے متعلق فرمایا کہ ایک تو فوری ضرورت ہے کہ کچھ ایسے آدمی ہوں۔ جنہیں اسی وقت کام پر لگایا جا سکے۔ اور ایک ایسی ضرورت ہے۔ جو دو تین سال کے بعد آنیوالی ہے۔ اس کے لئے آدمی تیار کئے جائیں فوری انتظام کے لئے حضور نے ۹۔ آدمیوں کی ضرورت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ کس کس کام کے لئے ان کا مہیا کرنا ضروری ہے۔ اور ارکان مجلس سے دریافت فرمایا کہ ان کاموں کے لئے کس کس کو موزوں سمجھتے ہیں۔

اسپر بہت غور و فکر کے ساتھ مختلف اصحاب کے نام پیش ہوتے رہے۔ اور جسے جس کام کا اہل سمجھا گیا ہے اس کام کے لئے نامزد کیا گیا۔

جس غور۔ فکر۔ تردد۔ اور توجہ کے بعد ان ۹۔ آدمیوں کا انتخاب ہوا۔ اس کا پورا پورا اندازہ تو وہی اصحاب لگا سکتے ہیں۔ جو اس مجلس میں موجود تھے۔ لیکن اس امر کو دیگر احباب بھی کسی قدر سمجھ سکتے ہیں کہ عصر سے لے کر عشاء کی نماز تک۔ جو معمول سے بہت زیادہ دیر سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی معدودے چند احباب کے صرف ۹ آدمیوں کے انتخاب میں ایسے لگے رہے کہ کسی اور طرف خیال نہیں کر سکے۔ اور نہ جا کر بڑی مشکلوں اور دقتوں سے انتظام ہو سکا۔ ایک ایسی جماعت کے لئے جس کا دعویٰ

ہے کہ وہ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا دیگی۔ اور جو ہو چکی ہے۔ اس بات کی کہ تمام دنیا پر اسلام کی صداقت ظاہر کریگی۔ یہ بات نہایت ہی شرم اور ندامت کا موجب ہے۔ کہ اس کا مقدس خلیفہ اور اس کے چیدہ لوگ ... ناگزیر کاموں کے لئے جب اپنی جماعت پر نظر ... آدمیوں کے لئے نظر انتخاب ڈالتے ہیں تو فکر و تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکلوں سے وہ آدمیوں کو کھینچ کھینچ کر نکالتے ہیں۔ کیا ساری دنیا کو صداقت کے ذریعہ فتح کرنے والی اور سارے جہان پر اسلام کا پرچم لہرانے کا دعویٰ رکھنے والی جماعت کی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ یہی حقیقت ہونی چاہیئے۔ یہی اوقات ہونی چاہیئے۔

برادران! اپنے اپنے دل میں غور کرو اور سوچو کہ تمہارے دعوے کیا ہیں۔ اور ان دعووں کے مقابلہ میں تمہارے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت کس قدر ہے۔ اگر تم میں سے ہر ایک دین کی راہ میں اپنے آپکو لگا دے۔ خدمت دین اپنا سب سے بڑا فرض سمجھ لے اور دین کے مقابلہ میں دنیا اس کی نظر میں بالکل ہیچ ہو جائے تو سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارا دعوےٰ سچا ہے۔ اور تم اس کو ضرور پورا کر کے دکھا دوگے۔ لیکن جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ اور جب تک خدمات دین کے لئے آدمی مہیا کرنے میں اسقدر مشکلات در پیش ہیں۔ اسوقت تک جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

ساری دنیا پر۔ کیا مشرق اور کیا مغرب۔ کیا افریقہ اور کیا امریکہ کیا جزائر اور کیا اندرونی ممالک ہر ایک جگہ حق کی بجائے باطل نے قبضہ کر رکھا ہے۔ نور کی بجائے ظلمت جاگزین ہے۔ صداقت کی بجائے بطالت قابض ہے۔ اس بات کو اپنے ذہنوں میں لاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ اس باطل اس ظلمت اور اس بطالت کو دور کرنے کے وعدہ دار بنکر تم نے کیا کیا ہے۔ اس کے لئے تم نے کس قدر سامان مہیا کئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کس قدر فدائی ہوئے ہیں۔ اس کے لئے تم میں سے کتنوں نے اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر دین کے لئے اپنی جانوں کو ... یہ جواب مجھ سے نہ سنو۔ خود سوچو۔

اور بتاؤ۔ کیا وہ آدمی اور صرف وہ آدمی جو اتنے بڑے کام اتنی بڑی مہم اور اتنے بڑے مقابلہ۔ اور اتنے بڑے جنگ میں کچھ حقیقت اور جو طاقت رکھتے ہیں جو بالسے لئے ... ہی نہیں۔ بلکہ جنہیں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ پھر کیا یہ خود ہی بھی آسانی اور سہولت سے مل سکتے ... کی تلاش میں کوئی وقت ... ان کے انتخاب کے لئے کوئی کد و کاوش نہ کرنی پڑی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس انتخاب کے لئے اس پاک وجود کو جو گھنٹوں اور گھنٹوں میں بڑے بڑے اہم اور پیچیدہ سوالات کو حل کر کے رکھ دیتا ہے۔ منٹوں نہیں گھنٹوں غور و فکر کرنا پڑا۔ اور اکیلے نہیں سلسلہ کے مدبر اور صاحب علم اصحاب کو ساتھ لے کر غور کرنا پڑا۔ کیوں؟ اسلئے کہ کام بہت ہیں اور کام کرنے والوں کی قلت ہے اور جن کا فرض اور فرض ہے۔ کہ کام کریں۔ انہوں نے اپنے آپ کو باوجود یہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرنے کے ابھی تک پیش نہیں کیا۔ جب ایسی حالت ہو۔ تو کیوں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو کارکن آدمیوں کے انتخاب میں مشکلات نہ پیش آئیں۔ اور کیوں انہیں گھنٹوں سوچنے اور انتخاب کرنے میں مصروف نہ رہنا پڑے۔ لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہ اس جماعت کے لئے نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ جو ساری دنیا پر حق کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہماری یہی حالت رہی۔ ہمارے لئے دین کی خدمت کرنیوالوں کا ایسا ہی کال رہا۔ تو ساری دنیا کیا صرف ہندوستان اور ہندوستان کیا صرف پنجاب میں بھی ہم پوری طرح تبلیغ نہ کر سکینگے۔ جیسا کہ اسوقت تک کے حالات سے ظاہر ہے۔ ابھی پنجاب میں ایسے گاؤں ہیں۔ جہاں اس وقت تک ہمارا کوئی مبلغ نہیں پہنچا اور نہ کسی احمدی نے وہاں تبلیغ کی ہے۔

بے شک ساری دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہ ہوگی اور اگر ہوگی۔ تو شاذ ہی ہوگی۔ جہاں حضرت مسیح موعود کا نام نہ پہنچا ہو۔ لیکن سچ بتاؤ۔ اس میں ہماری کوشش اور سعی کا بھی کوئی دخل ہے؟ یا خدا تعالیٰ نے بغیر

ہماری کوشش کے خود پہنچا ...

ابھی تک اگر یہ نسبت ہماری سستی اور کوتاہی کی وجہ سے حقیقت نہیں کو سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے تہائی صدی کے قریب ہو چکا ہے۔ صرف پنجاب میں بھی پورے طور پر تبلیغ نہیں ہو سکی۔ پھر کس طرح کہا جائے۔ کہ اسی سستی و غفلت میں پڑے ہوئے ہم ساری دنیا کو تبلیغ اسلام کر سکینگے۔ اور اپنے دعویٰ کو پایہ ثبوت تک پہنچا سکینگے۔

برادران! اس غرض کو دیکھو جس کے لئے تم کھڑے کئے گئے ہو۔ اور پھر اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ کیا وہ اس غرض کو پورا کرنے کے قابل ہے۔ اگر نہیں اور فی الواقع نہیں۔ تو اس کے قابل بنانے کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور ایسی صورت پیدا کرو کہ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح خدمات کرنے کے لئے آدمیوں کی تلاش ... تکلیف نہ اٹھانی پڑے بلکہ ایسا ہو۔ کہ تمہاری درخواستیں اس کثرت سے حضور کے پاس جمع رہیں۔ کہ تمہیں کام پر لگانے کی باری نہ آئے۔ اور تم ہر وقت منتظر رہو کہ کب وہ مبارک گھڑی آئے کہ جب ہمیں کسی خدمت دین پر لگایا جائیگا۔ اور اس طرح ہم اپنی زندگی کی اصل غرض کو پورا کر سکینگے۔

برادران! بہت دن غفلت میں گذر چکے۔ اور بہت وقت بے فائدہ ضائع ہو چکا۔ اب بھی وقت ہے کہ آنکھیں کھولو۔ اور اپنے فرض کو پہچانو۔ دنیا کے دھندوں کو چھوڑو۔ اور خدا کے دین کی اشاعت کے لئے نکل کھڑے ہو۔ اور اپنی اس چند روزہ زندگی کو خدمت دین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور وقف کر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لو۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اپنی زندگیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور خدمت دین کے لئے پیش کر دیا ہے۔ اور حضور کو اختیار دیدیا ہے کہ جس طرح حضور چاہیں ہم سے کام لیں۔ اور مبارک ہونگے وہ جو اب بھی اس طرف قدم نہیں بڑھایا مگر اب بڑھائینگے۔

میں لکھ رہا تھا مجلس مشاورت کی روئداد۔ مگر اس مجلس میں اس فکر اور توجہ سے جو کہ کن آدمیوں کے آسانی کے ساتھ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پر تھا۔ احباب کو آگاہ کرنے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ ذرا تفصیل ... تبلیغ کی تاکید ...

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(۲۳ جنوری ۱۹۲۱ء ۔ بعد نماز عصر)

نماز عصر سے فارغ ہوکر حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح مسجد میں بیٹھے ۔ اور احباب گرداگرد جمع ہوگئے ۔ تو حضور نے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو مخاطب کرکے فرمایا ۔ اس جگہ تو ترقی ہے ۔ آپ کے وطن میں سستی ہے ۔ جماعت بڑھ نہیں رہی ۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور جب میں وہاں رہتا تھا ۔ دیہات میں پھرتا تھا ۔ لوگ مخالفت کرتے تھے ۔ مباحثوں کا موقع بھی ملتا تھا ۔ اس وقت یہ حالت نہیں ۔ اور میں نے تجربہ کیا ہے ۔ کہ جہاں تبلیغ ہو ۔ وہاں مخالفت بھی ہوتی ہے ۔ اور جہاں مخالفت ہو ۔ وہاں جماعت میں جوش بھی ہوتا ہے ۔ آپس میں اتفاق بھی رہتا ہے ۔ لیکن جہاں تبلیغ نہ ہو ۔ وہاں مخالفت نہیں رہتی ۔ اور جماعت کے اتفاق و محبت میں بھی کمی آجاتی ہے ۔

حضور نے فرمایا کہ اصل میں وہ محبت جو دشمن کی مخالفت کے وقت آپس میں ہو ۔ جھوٹی محبت ہوتی ہے ۔ کیونکہ دشمن سے لڑائی کے وقت تو ہر جگہ اور ہر قوم و مذہب کے لوگ جمع ہو جایا کرتے ہیں ۔ اور اپنی عداوتوں اور رنجشوں کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ اصل محبت وہ ہوتی ہے ۔ جو امن میں بھی رہے ۔ گذشتہ سال سیالکوٹ میں میں نے اس کے متعلق ایک تقریر بھی کی تھی اور بتایا تھا کہ سچی محبت کونسی ہوتی ہے اور جھوٹی کونسی ۔ یہ تقریر الفضل میں چھپ گئی تھی ۔

مولوی غلام رسول صاحب نے عرض کی کہ حضور کی یہ تقریر ایسی ضروری اور اہم ہے ۔ کہ علیحدہ چھپوا کر ہر ایک احمدی کو دی جائے ۔ اور اپنی جماعت میں کثرت سے تقسیم کی جائے ۔ اسی ضمن میں سیالکوٹ کا بھی ذکر آیا اور فرمایا کہ وہاں شہر میں اب کوئی ذی اثر آدمی نہیں ۔ جو سب کو جمع رکھے ۔ اس وجہ سے وہاں بڑی کمزوری آگئی ہے ۔ ارادہ ہے کہ وہاں کوئی مبلغ رکھا جائے ۔ البتہ دیہات میں اچھے اچھے آدمی ہیں ۔ جو گاؤں کی جماعتوں کو اچھی طرح سنبھالے ہوئے ہیں ۔ غلط حریت اور مساوات بھی بڑے [illegible] بے پروا ز[illegible]

لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں ۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے ۔ یوں قرآن پڑھ رہا ہے ۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے ۔ کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں ۔

تو دین کے لئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں ۔ اور خود کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو اور دین کی خدمت نہ کرے ۔ نعمت نہیں بلکہ لعنت سمجھتا ۔ اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں ۔

مجھے تو افسوس ہوتا ہے جب کوئی ایسی بات پیش آتی ہے ۔ کہ فلاں جگہ فسادات اور خطرات ہیں ۔ وہاں کوئی مبلغ جانے والا نہیں ملتا ۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے ۔ کاش ! میرا کوئی جوان بچہ ہوتا ۔ اور میں اسے وہاں بھیجتا ۔ پھر اگر اسکے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی ۔ تو دوسرے کو بھیجتا ۔ اسی طرح سب کو بھیجدیتا ۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا ۔ جو خود اپنی اولاد کے لئے پسند نہیں کرتا ۔ اسلئے زندگی وقف کرنے والوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے ۔ اور دوسروں کو اس بات کی تحریک کرنی چاہیئے ۔

اسکے بعد حضور نے احباب کو اسی قسم کی نصائح فرمائیں ۔ جن پر عمل کرنے سے دین کے خادم پیدا ہونے میں مدد مل سکتی ہے ۔ اور بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا ۔

جن اصحاب کو اس مجلس میں حصہ لینے کا موقع ملا ہے ۔ انہوں نے دیکھا ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دین کی اشاعت کا کس قدر فکر ہے ۔ اور آپ دن رات اسکے لئے کیسی مصروفیت اور مشغولیت سے تجاویز سوچنے اور انہیں کام میں لانے میں لگے رہتے ہیں ۔

حضور کی مشغولیت کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید آپ کے ساتھ ہے ۔ کہ آپ نے اس قدر بوجھ اٹھا رکھا ہے ۔ ورنہ محض انسانی طاقت اور قوت قطعاً اس کو اٹھانے کے قابل نہیں ہے ۔

جن اصحاب نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں انہیں بعض کو حضرت خلیفۃ المسیح نے کام پر لگانے کی تجویز فرمائی ۔ اور بعض کو انتظار کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ امید ہے کہ اور احباب اس مضمون کو سرسری نظر سے پڑھ کر نہ چھوڑ دیں گے ۔

جماعت سے خطاب کیا جائے ۔ تاکہ ان کا ہر ایک فرد جس قدر بھی خدمت کی قابلیت رکھتا ہے ۔ اس کے لئے آمادہ ہو ۔ اور اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کرے ۔ امید ہے کہ ہماری جماعت بہت جلد اس طرف توجہ کریگی ۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہر ایک فرد میدان میں نکل آئیگا ۔

۲۴ جنوری کو بعد نماز ظہر مجلس مشاورت منعقد ہوئی ۔ جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے آخری تقریر فرمائی ۔ حضور نے فرمایا کل میں نے بیان کیا تھا ۔ کہ ہماری موجودہ وہ فوری ضروریات کے لئے ۹۰ آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ ان کا انتظام سوچا گیا ۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا تھا ۔ ۹۰ آدمی چاہیئے ہیں ۔ ان کے بغیر ہمارا کام رک جاتا ہے ورنہ موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف [illegible] ہی کی ضرورت ہے ۔ اب اگر ہمیں فی الحال کام چلانے کے لئے ۹۰ آدمی مل گئے ہیں ۔ تو اس پر تسلی سے بیٹھ نہیں رہنا چاہیئے ۔ پھر تو آگے بیٹھ جائینگے ۔ کیونکہ دوستوں نے دیکھ ہی لیا ہے ۔ ۹۰ آدمیوں کا مہیا کرنا کس قدر مشکل تھا ۔ چار گھنٹہ کی گفتگو اور سوچ و فکر کے بعد ۹۰ آدمی ملے ہیں ۔ اسلئے ہمیں مستقل انتظام کرنا چاہیئے ۔ تاکہ کام کرنیوالے آدمی پیدا ہوتے رہیں ۔ ایسے آدمی پیدا کرنے کے لئے سب سے اول حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ قادیان کے رہنے والوں کو نمونہ بننا چاہیئے ۔ اپنے اندر پوری اصلاح کرنی اور اپنے قلوب کو بالکل صاف کرنا چاہیئے ۔ تاکہ قادیان میں ایک ایسا جو پیدا ہوجائے ۔ کہ جو بھی اس میں داخل ہو ۔ اس پر ایسا اثر پڑے کہ وہ اپنی جان ۔ مال ۔ سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوجائے ۔ اور کسی بات کی بھی دین کے مقابلہ میں پرواہ نہ کرے ۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین کے لئے وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کبھی [illegible] کے متعلق [illegible] کر رہا ہوں ۔ اور اسکے متعلق جو [illegible] ہے ۔ کہ ان میں دوسرے کے بچوں کو ایسی جگہ بھیجنا چاہتا ہوں [illegible] اپنے بچوں کو رکھے رہنے دینا نہیں ہوں ۔ [illegible] اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں کہ وہ دین [illegible] کے لئے تیار ہوں ۔ بڑے

ہے ۔ اگر ایک شخص یہ کہے ۔ کہ میں کسی کی بات کیوں مانوں ۔ مجھ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں تو ایک بستی کا بھی جب تک کوئی ایسا آدمی نہ ہو ۔ جس کی سب مانیں ۔ اسوقت اتفاق رہ ہی نہیں سکتا ۔

پھر ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں سے ایک کے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ وہاں کے احمدیوں میں ناچاقی رہتی تھی ۔ پہلے سیالکوٹ میں ان کو نوٹس دیا تھا کہ اگر وہ صلح نہیں کرینگے ۔ تو ہم جماعت سے خارج کر دینگے ۔ اب انہیں اتفاق ہو گیا ہے ۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے نے ڈاک کے جواب طلب خطوط سنانے شروع کئے ۔ ایک خط کے جواب میں جس میں اولاد ہونے کے دعا کی درخواست کی گئی تھی لکھوایا کہ میں دعا کروں گا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے متعلق وثوق نہیں کہہ سکتا ۔ کہ اس سے سوال کا ماننا اور نہ ماننا اس کا کام ہے اور غلاموں کا کام عرض کرنا ہوتا ہے ۔ خدا کرے آپ بھی دعا کریں ۔ میں بھی کروں گا ۔ اور یہ مت سمجھیں کہ چونکہ اب تک کچھ نہیں ہوا اسلئے دعا چھوڑ دی جائے ۔ کیونکہ بہت دفعہ انسان ایسے وقت میں دعا چھوڑتا ہے ۔ جب قبول ہونے کے قریب ہوتی ہے ۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے ۔ کہ کوئی شخص کنواں کھودنے لگے ۔ اور اسوقت ہمت ہار کر چھوڑ دے جب پانی قریب ہو ۔ بعض دعائیں جس رنگ میں کی جاتی ہیں ۔ اس رنگ میں ان کا قبول کرنا اس شخص کے لئے خدا مناسب نہیں سمجھتا ۔ اور دوسرے رنگ میں قبول فرما لیتا ہے جو انسان کے لئے مفید ہوتا ہے ۔ اسلئے وہ دعائیں بھی ضائع نہیں جاتیں ۔ اور یہ بھی بات ہے ۔ کہ دعا کبھی ضائع نہیں ہوتی ۔ مگر اس کی قبولیت کے رنگ مختلف ہوتے ہیں ۔

ایک شخص کے متعلق خط پیش ہوا کہ وہ لکھتا ہے ۔ میں نے کبھی اور کی بیعت کی ہوئی ہے ۔ اب آپ کی بیعت کرنے کو تیار ہوں ۔ بشرطیکہ میرے گذارہ کا بندوبست ہو جائے ۔ فرمایا ۔ ایسی شرط پر بیعت کرنے والے کی ہمیں ضرورت نہیں ۔

ایک صاحب کا خط پیش ہوا ۔ کہ ان کی قادیان میں ہجرت کرنے کی نیت ہے ۔ ان کی کچھ زمین ہے ۔ جسے فروخت کر کے گذارہ کرینگے ۔ کیونکہ ان کو اور کوئی کام نہیں آتا ۔

حضور نے فرمایا ۔ بہتر ہے کہ اگر یہاں مکان بنا لیں تو کوئی ہرج نہیں ۔ کیونکہ مکان بھی جائداد ہی ہے ۔ مگر جائیداد بیچ کر اس سے گذارہ کرنا درست نہیں ۔ وہ پہلے قادیان میں چند دن رہ کر دیکھ لیں ۔ کہ ان کے مناسب کوئی کام یہاں نکلتا ہے یا نہیں ۔ اگر گذارہ کی صورت ہو جائے تو ہجرت کریں ۔

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا خط پیش ہوا ۔ کہ ان کا کچھ روپیہ بنک میں جمع ہے ۔ جس کا سود ملتا ہے ۔ کیا کیا جائے ۔

فرمایا کہ اگر واپس کر سکتے ہیں تو کر دیں ۔ ورنہ اگر لینا ہی پڑتا ہے ۔ تو لیکر اشاعت اسلام کی مد میں دیدیں ۔

ایک احمدی بھائی کا خط پیش ہوا کہ میں (عرب کے) جس علاقہ میں ہوں ۔ وہاں میلاد ہوتا ہے ۔ جس میں جلسے وغیرہ بھی کئے جاتے ہیں ۔ کیا میں ان میں شامل ہو سکتا ہوں ۔

فرمایا ۔ ایسی مجالس میں شامل نہ ہوں ۔

ایک موقعہ پر اس قسم کے لوگوں کے ذکر کے دوران میں جو لوگوں کی بہو بیٹیوں کے متعلق جھوٹی باتیں اڑاتے ہیں ۔ فرمایا ۔ یہ بڑی کمینگی ہے ۔ ایسی بات میں تو سزا بھی دی جاتی ہے ۔ مگر بعض لوگ نہیں ڈرتے ۔ فرمایا ۔ انسانی دماغ کے اس حصہ پر غور کرتے ہوئے حیرت ہوتی ہے ۔ کہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے ۔

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ملازم افریقہ

جنہوں نے حال ہی میں دارالامان میں مکان بنایا ہے حضور نے پوچھا ۔ کیا افریقہ میں پریکٹس اچھی ہوتی ہے ۔ اور کون لوگ ہیں ۔

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ وحشیوں میں تو ہوتی نہیں ان کا تو علاج مفت کیا جاتا ہے ۔ البتہ دوسرے لوگوں میں اچھی ہوتی ہے ۔ ڈاکٹروں کی وہاں کمی ہے ۔ کوئی ڈاکٹر جائے ۔ تو ابتدائی تنخواہ ۳۵۰ روپیہ ماہوار پاتا ہے ۔

وہاں کے وحشی لوگوں کے متعلق حضور نے سوال فرمایا کہ ان میں چوری کی عادت تو نہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہے مگر گائے بیل اور کھانے کی چیزیں چراتے ہیں ۔ زیور وغیرہ نہیں چراتے ۔ فرمایا تو تعجب ہے پہلے وحشی ان عیوب سے پاک ہوتے تھے ۔

لنڈن کا ذکر آیا ۔ فرمایا ۔ پہلا مکان بدل لیا گیا ہے اور دوست مسجد والے مکان میں آ گئے ہیں ۔ پھر مولوی رحیم بخش صاحب سے دریافت فرمایا ۔ کہ مسجد لنڈن کے متعلق کیا کہاں سے نقشے آئے ہیں ۔ مولوی صاحب نے چند نام عرض کئے

آریوں کا ذکر چلا ۔ اور جناب پنڈت راجا رام صاحب پروفیسر سنسکرت دیانند کالج لاہور نے جو گفتگو حضور کی ۲۲ جنوری کو ہوئی تھی ۔ اور جو درج ہو چکی ہے ۔ اس کا تذکرہ ہوا ۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں تحریک ہوئی ہے ۔ کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کروں کہ چونکہ اتفاق و اتحاد کی ہوا چل رہی ہے ۔ اور صحیح اتفاق اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ایک دوسرے کے مذہب سے صحیح واقفیت نہ ہو ۔ اسلئے میں تجویز کرتا ہوں ۔ کہ آریہ صاحبان اپنے میں سے طالب علم یا جنہیں وہ مناسب سمجھیں ۔ ہمارے پاس بھیج دیں ۔ ان کا خرچ بھی ہم برداشت کرینگے ۔ اور ان کو قرآن شریف بھی پڑھائینگے ۔ اسکے مقابلہ میں آریہ صاحبان ہمارے صرف دو آدمیوں کو پوری سنسکرت پڑھا دیں ۔ اور ویدوں کا ماہر بنا دیں ۔ ان کا خرچ بھی ہم خود دینگے اور یہ اعلان بطور اپیل ہو گا ۔ جس میں آریہ لیڈروں سے درخواست کی جائے گی ۔ کہ وہ اس پر غور کریں ۔ اور یہ مضمون غیر احمدی اخباروں میں بھی بھیجا جائے ۔ جس کو امید ہے کہ وہ لے لینگے ۔ کیونکہ اس تجویز کی غرض ہندو مسلمانوں کا اتحاد اور اتفاق ہو گی ۔ جس کو وہ بھی پسند کرتے ہیں ۔

اس کے بعد پروفیسر رام دیو صاحب کے اعتراض کا ذکر آیا ۔ فرمایا ۔ آج میں نے جواب لکھنے کے لئے پرچہ وغیرہ منگوائے ہیں ۔ سید امیر علی صاحب کے ایک حوالہ کے متعلق فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے ۔ وہ غلط ہے ۔ وہ سید صاحب کا قول نہیں ۔ بلکہ انہوں نے معترضوں کا قول نقل کیا ہے ۔

کفر و اسلام کے مسئلہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ حقیقۃ الوحی کا ذکر آیا ۔ فرمایا کہ بابو عبد الحق صاحب نے تھوڑا سے عرصہ ہی پوچھا تھا کہ تم بتاؤ کہ جو شرائط حضرت اقدس نے لگائی ہیں ۔ وہ کوئی غیر احمدی پوری کر سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ اب تو نہیں لگیں

ممکن ہے۔ آئندہ پوری کر سکے۔ تیرے لئے آئندہ کا سوال نہیں۔ یہ بتاؤ۔ کہ کیا ممکن ہے کہ کوئی ایسا فیصلہ ہو جائے جس میں یہ شرائط پوری ہوں۔ تو اس کو ماننا پڑا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت اقدس نے جو لکھا ہے کہ میں نے پہلے کافر نہیں کہا۔ یہ بھی بات درست ہے۔ اور یہ بات بھی درست ہے کیونکہ پہلے حضرت صاحب نے یہی فرمایا ہے کہ پہلے انہوں نے مجھے کافر قرار دیا۔ پھر وہ جنہوں نے پہلے ابتداء نہیں کی اس جہت سے نہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ خواہ وہ ہمارے منکر ہی ہوں۔ وہ بھی تو کافر ہی۔

فرمایا۔ کہ یہ لوگ چوروں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ان کو کہا کرتے ہیں کہ یہ (یعنی غیر احمدی) تو تمہیں (غیر احمدیوں کو) کافر کہتے ہیں۔ اور ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے۔ غیر احمدی افسر کے سامنے احمدی کو مخاطب کر کے کہتے کیوں جی! تم ان کو کیا کہتے ہو۔ مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یا تو منکر ہو کر حق چھپائے۔ ورنہ افسر کی دشمنی خریدے گا۔

اسی ضمن میں مولانا شیر علی صاحب نے عرض کیا کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور میں مقیم تھے تو ایک مولوی آئے۔ اور حضور سے انہوں نے سوال کیا کہ آپ کا انکار کیسا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنے والے مسیح کا انکار آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آنے والے کا منکر کافر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میرا یہی دعویٰ ہے کہ آنے والا میں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سمجھ گئے۔

اسکے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

۲۴ جنوری ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر
مسجد مبارک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر فرمایا کہ آج میں نے پروفیسر رام دیو کے متعلق مضمون لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اس کے بعد … کا مضمون دیکھا جائیگا۔

فرمایا کہ ہندوستان کے حق میں کیا طاقت مخفی ہے کہ جو بھی اِدھر آتا ہے وہ بھلا کہنے لگتا ہے۔ خواجہ حسن نظامی، علماء دیوبند۔ ان سب کی یہی کیفیت ہو گی۔ جو ہندوؤں کو بار بار یاد دلا…

کر ان کو کہتی۔ مگر وہ خاموش ہی رہے۔ حالانکہ یہ لوگ بڑے دعووں سے اٹھے تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ حق کے مقابلہ میں کیسے کچے دلائل ہوتے ہیں یا تو بنیاد ہی ان کی صحیح نہیں ہوتی یا جن دلائل سے وہ کوئی بات ثابت کرنا چاہتے وہ خود ثابت شدہ نہیں ہوتے۔ پھر فرمایا کہ حق پر ہونے سے کیا اطمینان ہوتی ہے کہ کبھی مخالف کے مقابلہ میں دل نہیں گھبرایا۔

پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کے متعلق فرمایا کہ ہونا تو یہ تھا کہ میرے مضمون کا خلاصہ اپنے مضمون میں شائع کیا۔ میرا قاعدہ ہے کہ مخالف کے مضمون کا پہلے خلاصہ دیدیتا ہوں پھر جواب لکھتا ہوں۔

پھر لالہ جیت رائے کے موجودہ رویہ کا ذکر آیا۔ جو انہوں نے دیانند کالج کے ارباب حل و عقد کے نام یونیورسٹی سے الحاق توڑنے کے متعلق شروع کیا ہے۔ اسی ضمن میں (نائب ایڈیٹر) نے عرض کیا کہ پرکاش نے ۲۳ جنوری کے پرچہ میں "دیانند کالج پر دھاوا" کے عنوان سے مفصل مضمون لکھا ہے۔ اور آخر میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ:۔

"آریوں کی پرتی ندھی سبھا کو فوراً ہونی چاہیئے جس میں ان سوالات پر غور کر کے آخری فیصلہ کر دینا چاہیئے اس سوال کے دونوں پہلو ہیں کہ کیا آریہ سماج ہر ایک پولیٹیکل لیڈر کے سامنے جھکتا رہیگا۔ آج … نان کوآپریشن کی باری … ہے۔ کیا آریہ سماج فٹ بال ہی بنا رہیگا۔ دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماج نے اس دیش میں رہنا اور اس دیش کے باشندوں میں کام کرنا ہے۔ تو … موجودہ … سے … کب رہ سکتا ہے" (۲۳ جنوری پرکاش)

اسکے متعلق فرمایا کہ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ اسوقت سب لوگوں کو اپنی حالت پر غصہ آ رہا ہے۔ ہمارے لئے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ ہر دفعہ اور ہر حالت میں نئی پالیسی بنانے کی ضرورت نہیں۔ اور ہمارے لئے ہر حالت اور ہر وقت کے مطابق پالیسی مقرر شدہ ہے۔ اور پھر ہم زمانہ سے پیچھے نہیں رہتے۔ بلکہ آگے ہی رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ کس کے پیچھے چلیں۔ ہمیں یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون ہیں۔ وہ آگے کی طرف دیکھتے ہیں کہ آگے کوئی ہو۔ تو اس کے پیچھے چلیں۔ اور ہم پیچھے کی طرف دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے پیچھے کون کون آرہا ہے۔ وہ آگے چلنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور ہم پیچھے چلنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔

پھر کالجوں نے عدم تعاون کے باب میں جو جوش دکھایا ہے۔ اس کا ذکر آیا۔ فرمایا کہ وہ سب بند پڑے ہیں کئی کالج خالی ہیں۔ … کالج کے طلباء نے ہڑتال کی۔ اور دروازوں کے سامنے جا کر لیٹ گئے۔ بعض لوگ جوش میں ان پر سے گذر گئے۔ اور بعض ممتحن وغیرہ ان کو اس طرح لیٹا ہوا دیکھ کر روتے ہوئے واپس گئے۔ اور جو لیٹے ہوئے تھے ان میں سے بعض کو زخم بھی لگے۔

فرمایا۔ کہ اسوقت جوش ہے۔ مگر یہ مدھم ہو جائیگا چنانچہ علی گڈھ کے بعض طلباء جو نیشنل یونیورسٹی میں داخل ہو گئے تھے۔ ان میں سے کئی اب پہلے کالج میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں۔ فرمایا کہ اسوقت تو جوش میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قربان ہو گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یہ بات نہیں رہیگی۔ کیونکہ سچی قربانی دو طرح ہی ہوا کرتی ہے یا پہلے اخلاص سے یا کسی ضرورت سے۔ جیسے کہ واقعی نقصان ہو۔ اسوقت انسان قربانی کرنے پر تیار ہوتا ہے۔ مگر ابھی کوئی نقصان ان کا نہیں ہوا۔ اسلئے سچی قربانی نہیں ہو سکتی۔ دوسرا پہلو ایمان کا ہے۔ اس میں انسان ایمان کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کر سکتا ہے۔

فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کا کثیر حصہ جو ملازمت میں جاتا ہے۔ ان کالجوں کی تعلیم چھوڑ کر ان کو ملازمت نہیں مل سکیگی۔ عجیب بات ہے۔ کہ میڈیکل تعلیم کو انہوں نے اپنے پروگرام سے خارج کیا ہوا ہے حالانکہ یہی ایک شاخ تھی۔ جس کو یہ اپنے قابو میں کر کے ابھی جاری رکھ سکتے تھے۔ جس طرح طبیب ہیں کہ بغیر سرکاری سند کے بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ اور پبلک علاج کراتی ہے۔ اسی طرح یہ لوگ تعلیم دیتے۔ اور سرکاری سند کی پرواہ نہ کرتے۔ اور کہتے کہ … جس طرح طبیب علاج کرتے ہیں۔ تم بھی کرو۔ لیکن اسی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔

۲۵ جنوری ۱۹۲۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز ظہر)

ظہر کے فرضوں کے بعد حضور سے عرض کیا گیا کہ گذر گاہ رستہ ہے۔ جب دروازے کے پاس آئے۔ تو وہاں ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یونہی کہدیا گیا کہ رستہ ہے۔ جب تک وہ صاحب نماز پڑھتے رہے حضور وہیں کھڑے رہے۔ ان صاحب کے فارغ ہونے کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔

قبل اس کے کہ حضور اندر تشریف لے جائیں ایک شخص نے عرض کیا کہ میں سرگودھے سے بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ فرمایا کہ عصر کے بعد بیعت کرنا۔

(بعد نماز عصر)

عصر کی نماز کے بعد جب حضور بیٹھے۔ تو مولوی محمد بخش صاحب سنوری سے دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ الحمد للہ اچھا ہوں۔

اسکے بعد تین مہمانوں نے ملاقات کی۔ اور حسب ذیل پانچ شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) علم دین ساکن چک نمبر ۴۲ جنوبی سرگودہا (۲) مراد (۳) اللہ دتا (۴) حسین (۵) محمد دین ساکنان چنیانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

بیعت کے بعد حضور نے دعا کی اور پھر پنجابی مہمان اصحاب کو مندرجہ ذیل نصیحت فرمائی۔

تقریر سے پہلے حضور نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے وطن بتلائے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ:۔

بیعت جو ہوتی ہے۔ اس کے معنے ہیں بیچ دینا۔ اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ ہمارا تھا وہ خدا کا ہے جیسے ہم اپنی بولی میں سمجھتے ہیں۔ فلاں شخص نے اپنی فلاں چیز یا فلاں چیز بیچ کر دی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ چیز دوسرے کے قبضہ میں دے دی جاتی ہے۔ بہت سے بندے ایسے ہوتے ہیں۔ خدا کو بھول جاتے ہیں۔ چونکہ وہ نظر نہیں آتا۔ اسلئے اس کو یاد نہیں رکھتے۔ ان بھولے ہوئے بندوں کو خدا کی یاد دلانے کے لئے خدا کی طرف سے پاک بندے آتے ہیں۔ اور جو لوگ ان بندوں کے ذریعہ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی یاد کرنے کو بیعت کہتے ہیں۔ بیعت کوئی رسم نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے پیر لوگ کہتے ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ پھر جو چاہو کرتے پھرو۔ بلکہ جب بیعت کر لی۔ تو ہمارا کچھ نہ رہا۔ وہ سب خدا کا ہو گیا اور اب چاہئیے کہ جس طرح خدا کہے۔ اسی طرح ہم کریں نہ کہ اس طرح جس طرح ہمارا دل چاہے۔ خواہ اس سے خدا ناراض ہو۔

خدا کو یاد کرنے کا اقرار بیعت ہے۔ جب انسان خدا کو بھول جاتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو یاد کرایا جاتا ہے اور وہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تو جب انسان پیدا ہوتا ہے اسکے دل میں یہ بات ڈالدی جاتی ہے کہ خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب وہ بگڑ جاتا ہے۔ تو خدا کے نبی اور نبیوں کے خلیفے اسکو یاد کراتے ہیں۔ اور ہر کو ہوشیار کرتے رہتے ہیں۔

جب کوئی شخص ایک دفعہ اقرار کرلیتا ہے اور اسکو توڑ دیتا ہے۔ تو اس کو معذور بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ جو دوسری دفعہ اقرار کرکے بھلاتا ہے وہ بہت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اور دوسری دفعہ اقرار کرنے سے بہت ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ اگر دوسری دفعہ اقرار کرنے کے باوجود بھی اس میں فرق پیدا نہ ہو۔ اور پہلے کی طرح ہی رہے۔ تو گویا اس نے اقرار کو توڑ دیا۔ اور بیعت کوئی نہیں کی۔ اگر تم پہلے نمازیں پڑھتے تھے یا نہیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے یا نہیں رکھتے تھے لوگوں کے ساتھ صلح و صفائی رہتے تھے یا نہیں رہتے تھے۔ حسن معاملہ کرتے تھے یا نہیں کرتے تھے۔ تو اب بیعت کرنے کے بعد اس میں تغیر کرو۔ اور اپنے کو پہلے کی نسبت نمایاں کرکے دکھاؤ۔ اور اپنی ہر ایک حالت کو درست کرو۔ اگر پہلی حالت میں اور اب کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تو جانا جائیگا کہ تم نے بیعت نہیں کی۔ یا فرضی بیعت کی تھی اور یہ ایسا ہی ہوگا۔ جس طرح لوگ سرکار کے قانون سے بچنے کے لئے اپنی جائداد اپنی بیوی یا بچوں یا کسی اور رشتہ دار کے نام کر دیتے ہیں اور عمل کے لحاظ سے اسپر پہلے کی طرح ہی متصرف اور قابض رہتے ہیں۔ پس یہ بیعت تمہاری فرضی بیعت اور نام کی بیعت نہ ہو۔ بلکہ کام کی اور اصلی ہو اور جب قرآن اور حدیث پر عمل کرو۔ جو اس کے تقاضا سے ہو۔ تو وہ تم میں نمایاں تغیر پائیں اور جان لیں کہ واقعی تم نے بیعت کی ہے۔ اگر تم پہلے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یا پڑھتے تھے مگر ناغہ کرکے اور بے توجہی سے۔ تو اب باقاعدہ اور سنوار کر پڑھو اور اگر روزے ناقص ہوتے تھے۔ تو ان کو نقص سے پاک کرو۔ کیونکہ نمازیں اور روزے خدا کے فائدہ کے لئے نہیں بندے ہی کے فائدہ کیلئے ہیں۔ ہم جتنا ان کو درست کرکے پڑھینگے اور صحیح طریق پر پڑھینگے۔ اتنا ہی ہم ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ دیکھو جو شخص کچھ بیچ کرتا ہے۔ وہ کچھ دیکھ کر اور کچھ لیتا ہے۔ اگر تم نے جانوں اور مالوں کو بیچا ہے تو تمہارا بیع شدہ چیزوں کا مالک اچھی طرح ہوشیار ہے۔ وہ بغیر نقص کے، چیزیں بیچوگے تو وہ قبول کریگا۔ اچھا بدلہ دیگا۔ لیکن اگر تم اپنی کوئی چیز روک لوگے تو خریدار سمجھے گا کہ تم بیع نہیں کرنا چاہتے۔ اور وہ تم کو چھوڑ دیگا۔

پس جب تم جاؤ تو اس حالت میں جاؤ کہ لوگ دیکھیں کہ انہوں نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں دیا۔ بلکہ فائدہ اٹھایا ہے۔ اپنی زندگی میں تغیر کرو۔ اور اپنے عمل اور دلوں کو درست کرو۔ اور اپنے معاملات کو ٹھیک بناؤ۔ اگر تم تغیر نہیں کروگے تو دوسرے بھی نیکی کی طرف نہیں کھینچے جائیں گے۔ اور اگر لوگ دیکھیں گے کہ تم نے اپنی بیع میں گھاٹا نہیں پایا۔ تو وہ بھی یہ سودا کرینگے۔ کیونکہ ہر ایک سودا روحانی ہو یا جسمانی۔ نفع کے لئے کیا جاتا ہے۔

پس اب اپنے وطن میں جاؤ۔ اور ہر کام کو شریعت کے مطابق بناؤ۔ دلالی ونگے سے بچو۔ خیانت نہ کرو۔ گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ ناجائز غصہ نہ دکھاؤ۔ چوری چکاری سے بچو۔ فسق و فجور کے پاس نہ جاؤ۔ لوگوں کے کھیتوں اور فصلوں کا نقصان نہ کرو۔ غریبوں کا خیال رکھو۔ ان سے ہمدردی کرو۔ اور ہمسائیوں کا بھلا چاہو۔ لوگوں سے محبت سے ملو ناحق مقدمہ بازی سے پرہیز کرو۔ جھوٹ کی عادت کو چھوڑ دو۔ جب تم یہ کروگے۔ تو پھر تم اپنی اس بیعت سے فائدہ اٹھاؤگے۔

۲۶ جنوری ۱۹۲۱ء ۔ بعد نماز ظہر

ایک صاحب نے بیعت کیلئے عرض کیا۔ فرمایا۔ عصر کے بعد لیں اسوقت حضور کی تحریک مدرسہ احمدیہ کے دارالاقامہ میں تھی جسمیں مبلغین جماعت احمدیہ جو یہاں موجود تھے۔ مبلغین کی کلاس کے طلباء۔ مدرسہ احمدیہ کے طالبعلم

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا
مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رض کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک دفعہ کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہزار ہا روپیہ کما لئے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے بعد سلسلہ کے اخبار بدر اور الحکم اور رسالہ ریویو میں اسے شائع کر دیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک و
میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ اور سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ: "برائے امراض چشم بسیار مفید است"
یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ اصل ممیرا [illegible] فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریح و دافع بواسیر جفاف و بلغم و قاتل کرم شکم منفعت [illegible] گردہ و مثانہ مسلسل البول و سیلان منی و [illegible] درد مفاصل و [illegible] کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ گندم صبح کو فقط ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

المشتہر۔ احمد نور تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ
جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب [illegible] کالج
صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت دقیق کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے طب یونانی و ڈاکٹری ہر ایک کیلئے یکساں مفید ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضروری ہو۔ مجلد [illegible] بذریعہ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے

عالمگیر واچ ہاؤس

ہم نے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دکان لودھیانہ میں کھولی ہے کہ جہاں ہر قسم کے کلاک۔ ٹائم پیس۔ جیبی اور ہاتھ پر باندھنے والی گھڑیاں۔ زنجیریں۔ چوڑیاں۔ ہر قسم کے لاکٹ اور گھڑیوں کے پرزے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور نہایت تسلی بخش نرخ پر فروخت کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کے لئے خاص رعایت۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر
ماسٹر قمر الدین نور الٰہی واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لودھیانہ

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسنی۔ سلک سوزنے۔ سلکا۔ گوٹہ۔ لچکے۔ پیری۔ بنارسی پاندان نیلی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ سے طلب فرمایئے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ضرورت نکاح

ایک احمدی نوجوان جو کہ قوم کے [illegible] ہیں پہلی بیوی کے فوت ہو جانے کے باعث دوسرے نکاح کی ضرورت ہے یہ نوجوان [illegible] کے رہنے والے ہیں اور تقریباً تین سو [illegible] آمدنی ہے اور [illegible] ہیں۔ عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان

کلکتہ میں احمدیہ ایجنسی

جن صاحب کو [illegible] کا مال درکار ہو [illegible] یا الیکٹرک آرٹیکل یا کپڑے [illegible] کی چیزیں۔ خواہ کسی قسم کی چیز کی بھی ضرورت ہو [illegible] بوٹ اینڈ شوز میری معرفت منگا سکتے ہیں اور آرڈر سے پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں [illegible]

سلیمان احمدی

[illegible]
Calcutta

دو نئی کتابیں

گلزار معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی نظموں کا مجموعہ۔ اس میں حضرت صاحب کی "نونہالان جماعت" والی نظم بھی ہے۔ قیمت ۵/

اسلام میں اختلافات

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو گزشتہ سال اسلامیہ کالج لاہور میں ہو کر مقبول عام و خاص ہوئی۔ قیمت ۱۱/

اسکے علاوہ دارالامان میں تمام ذخیرہ کتب ہماری معرفت مل سکتی ہیں ایک جگہ آرڈر دینے سے محصول میں کفایت رہیگی۔

کتاب گھر قادیان

ہماری ادویات کا استعمال

سینکڑوں انسانوں کو ہلاکت سے بچا رہا ہے

چند مختصر سرٹیفکیٹ

بفضل خدا آپ کی دوائی سے کوئی دن ... کچھ آرام صحت شفا ہو گئی ہے۔ براہ مہربانی ... نمک سلیمانی ارسال فرمادیں۔
محمد عبد اللہ وزیر آباد

میں تصدیق کرتا ہوں کہ آپ کا نسخہ ... بخار وغیرہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔
عبد الغنی انبالہ

آپ نے جو نسخہ برائے دفعیہ امراض معدہ ارسال کیا تھا۔ بفضل خدا ... سے فائدہ ہوا بلکہ اکسیر ثابت ہوا۔
گوہر ۔ پونچھ

سرمہ نور مفید ثابت ہوا ہے براہ مہربانی ایک تولہ اور ارسال فرماویں۔
احمد اللہ بلوچستان

بفضل خدا آپ کا سفوف استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس کا اب آرام ہے۔
عبد الرحمٰن

حب اکسیر اور روغن اکسیر جو منگوایا تھا۔ اس کے استعمال سے ایک مردہ کو چند دن میں ہی فائدہ ہو گیا۔ اب یا ادویات بھیج دیں۔
فضل الرحمٰن سکرٹری سامانہ

حب اکسیر و نمک سلیمانی جو منگایا تھا۔ خاکسار کی چند یوم میں ہی شکایت رفع ہو گئی ... کی وجہ سے صرف ایک وقت کھانا کھایا کرتا تھا۔ اب کھانا دو وقت بخوبی کھا لیتا ہوں اور اب طبیعت اچھی رہتی ہے۔ دوائیں واقعی بے نظیر ہیں۔
منشی فتح محمد سامانہ

روغن کا اثر ہوا ہے۔ ... لاہور

سرمہ اور ... دو تولہ ... فرمادیں۔
بشیر احمد گوجرات

بے نظیر — سرمہ نور — لاثانی

اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کو روشن اور دیگر تمام شکایات دھند، غبار، جالا، پھولا، نظر کا کمزور ہو جانا وغیرہ وغیرہ دور کر کے آئندہ ایسا ہونے سے بیدا ہو جانیوالی امراض سے قطعیہ محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

نہایت عمدہ — اصلی نمک سلیمانی — خوشگوار

یہ خوشگوار چورن نہایت اعلیٰ اجزاء سے مرکب ہے۔ ہاضم طعام، مقوی معدہ اور درد معدہ وغیرہ کو دور کرتا ہے قلب کو فرحت بخشتا ہے۔ اور اشتہا کو بے انتہا پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ کہ دافع تبخیر بھی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

مجرب ہے — مقوی اعصاب گولیاں — سریع الاثر

یہ گولیاں کمزور اعصاب کو دوبارہ زندگی بخشتی ہیں۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ واپس لے آتی ہیں۔ اس کے آگے تمام مقویات ہیچ ہیں۔ قیمت دو ہفتہ کی خوراک صرف ایک روپیہ (عہ)

آزمائش شرط ہے — روغن اکسیر — ضرور استعمال فرماویں

پٹھوں کو قوت اور ... کو یقیناً قطعیہ حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیتا ہے۔ قیمت صرف ...

علاوہ ازیں تمام امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت باقاعدہ طور سے کیا جاتا ہے۔

(جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے)

ادویات ملنے کا پتہ: حکیم عطاء محمد پروپرائیٹر شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی ملکان فرم کا ایک کارنامہ [illegible]

کہا جاتا ہے کہ ... ہندوستانی [illegible] [illegible] میں ... [illegible]

مقدمہ اور ہندوستانی [illegible] [illegible]

قانون ... کے تحت اردو کتاب [illegible] ... [illegible] ہندوستان ... [illegible] ... کا اعلان کر دیا ہے۔ ... [illegible] کہ ہندوستان میں بغاوت کی [illegible]

دو ہزار مزدوروں نے کام ترک کر دیا [illegible]

... تقریباً دو ہزار مزدوروں نے تمام [illegible] ... ہڑتال کر دی۔

[illegible] کی طرف سے گورنر پنجاب [illegible] کونسل نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں ضلع جالندھر [illegible] قرار دیا گیا۔

عراق عرب سے ہندوستانی فوجوں کی واپسی

دہلی ۲۳ جنوری۔ حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے۔ ... پلٹنوں کا ایک [illegible] عراق عرب سے ہندوستان پہنچ کر روانہ [illegible] ہو گیا۔ ... پلٹنوں کو برطرف کرنے کے احکام جاری ہوئے ہیں۔ ... دوران جنگ میں قائم کی گئی تھی۔ [illegible] ۱۵۲ پنجابی پلٹن۔ ۲/۱۵۳ پلٹن۔ ۳ گورکھا پلٹن۔ ۲/۳۴ ... ۲/۲ پنجابی اور ۱/۱۵۱ سکھ پلٹن۔

آگرہ کا قاتل گورہ سارجنٹ رہا کر دیا گیا

الٰہ آباد۔ ہائیکورٹ الٰہ آباد میں آرڈیننس ... آگرہ کے کار ... ایک سارجنٹ کا مقدمہ ... سارجنٹ پر الزام تھا کہ اس نے ... [illegible]

... بلا اتفاق ہے قصور قرار دیا ... کر دیا۔

[illegible] کی رفتار

دہلی ۲۴ جنوری ... میں ہندوستان ... [illegible] ... [illegible] ... سیدرآباد دکن ... [illegible]

[illegible]

ڈیوک آف کناٹ

... مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی نے ایک جلسہ ... کیا ... لوگوں سے اپیل کی ... ڈیوک آف کناٹ [illegible] کیا ... ہے کہ ...

کراچی کے گورد ... [illegible] ... کہ وہ ... تنخواہیں اضافہ کیا جائے ورنہ وہ کام موقوف کر دینگے۔

پنجاب یونیورسٹی سپورٹس گورنمنٹ کے تقسیم انعامات کے موقعہ پر جبکہ ہز ایکسیلنسی تقسیم کر رہی تھی۔ طلبا کی طرف سے مسٹر گاندھی کی جے کے نعرے بار بار بلند ہوتے تھے۔ اور کبھی ... کی آواز سننے میں آتی تھی۔ جب انعامات تقسیم ہو چکے تو ایک ... لیڈی صاحبہ کے نام پر چیئرز ... کی تجویز بلند آواز سے پیش کی۔ مگر کسی طالب علم نے چیئرز نہیں دیا۔

اخبار ٹریبیون کی معافی

کیا گڑھی کے واقعہ کے متعلق لفٹنٹ ہیوٹ کی طرف سے ایڈیٹر ٹریبیون پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں ایڈیٹر ٹریبیون نے غیر مشروط معافی مانگ لی۔ اور دو ہزار روپیہ مقدمہ کے اخراجات اور دو ہزار روپیہ بطور ہرجانہ کے پیش کئے۔

کلکتہ میں طوفان

کلکتہ ۲۸ جنوری۔ سمندر میں طوفان سے بہت سی کشتیاں الٹ گئیں۔

لارڈ سنہا کی ... کو تسلی

پٹنہ ۲۶ جنوری۔ مظفر ... کے ... کو جواب دیتے ہوئے لارڈ ... نے ظاہر کیا کہ ان کی ... ان خطرات سے آگاہ ہے۔ جو ترک موالات کی تحریک سے پیدا ہوئے ہیں۔ ... وہ اس تحریک کو بالکل ... اور وہ فساد اور ابتری کو فرو کرنے ... قانون ... اور جان و مال کی حفاظت کے لئے تمام جائز ... استعمال کرنے میں تامل نہ کرینگے۔ ... [illegible] ... گورنمنٹ اور ان کی ... زبردست جوش و خروش سے ... پر کامل ... کی ضرورت کو تسلیم کر لینگے۔

اچھوتوں کا ترک موالات سے [illegible]

بروچ ۲۵ جنوری۔ اچھوتوں کی ایک کانفرنس بمقام ... ہوئی جس میں استقبالیہ کمیٹی کے ... نے ظاہر کیا کہ اچھوت ذاتوں کے ... ترک موالات اختیار کرینگے۔ اگر ہندوؤں نے انہیں اچھوت ... دیا۔

رائے بہادر ... کا انتقال [illegible]

معاملہ خاندان [illegible] صاحب ... رائے بہادر موہن لال ... انتقال ہو گیا۔ لاہور غیر مسلم حلقہ کی نشست کے لئے پنجاب کونسل کے امیدوار بھی ہوئے تھے۔ مگر ... کے مقابلہ میں ان کو ناکامی ہوئی۔

مشن کالج کے طلباء نے سٹرائک کر دی ہے۔ اور پرنسپل کو باقاعدہ نوٹس دیدیا گیا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر الہ یونیورسٹی سے اپنا الحاق توڑ لیں۔

دیانند کالج میں سٹرائک

ساتن دھرم کالج کے طلباء کی پیروی میں آخر دیانند کالج کے طلباء نے بھی سٹرائک کر دی۔ خبر ہے کہ ... آج ... ۲۸ جنوری کو کالج میں حاضر ہوئے۔

دیال سنگھ کالج میں ہڑتال

خبر ملی ہے کہ دیال سنگھ کالج کی ... اور ... بھی ہڑتال ...

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں ایک گھنٹہ تک شدید جنگ لنڈن ۲۲ جنوری۔ آج صبح ہونے کے سو آدمیوں نے پولیس اور فوج کی ایک ... پر حملہ کیا لیکن ... گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد ... پسپا کیا گیا۔ مدافعین کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ... اور ... ہوئے۔

متفرق خبریں

مسٹر چرچل وزیر نو آبادی لنڈن ۲۴ جنوری۔ ... اعلان کر دیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل لارڈ ملنر کی بجائے وزیر نو آبادیات ہو گئے۔

کانفرنس کا آغاز لنڈن ۲۴ جنوری۔ ... تاوان جنگ ... ادائیگی کے متعلق ... گفت و شنید کا آغاز ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ... کانفرنس نے پانچ سالانہ اقساط اور کل ... ادا ... منظور کیا ہے۔

لارڈ ریڈنگ لنڈن ۲۴ جنوری۔ لارڈ ریڈنگ ... کو لنڈن سے اور ... ۲ اپریل کو مارسیلز سے روانہ ہوں گے۔

ایک سیالکوٹی حلوائی کی موت برلن ۲۲ جنوری۔ سیالکوٹ کا ایک ہندو حلوائی ... سنگھ جو ۱۵ سال سے یہاں مقیم تھا۔ وہ اپنے بستر پر مردہ پایا گیا۔ بظاہر اس کی موت گلا گھونٹنے سے ہوئی ہے۔

مدافعین ... کا انتظام قسطنطنیہ ۲۳ جنوری۔ حکومت نے ایک ... پر دستخط کر دیے ہیں۔ جس کی رو سے مداخل و مصارف پر دول متحدہ کی عارضی نگرانی قائم ہو گئی ہے۔

ترکی کا نیا قرضہ ... مجلس نے اس ... کی کفالت پر ... جو عثمانی بنک میں امانت ہے ۴ لاکھ ترکی پونڈ قرض لے لینے کیا۔ خزانہ عثمانیہ کی فوری ... بنانے جاری کیا ہے۔

ادا ہونے کے بعد ... دو ملین ... استعمال کی خاطر پونڈ جو بطور ضمانت رکھی ہے۔ بر دولت عثمانیہ نے عثمانی بنک میں بھیج دئے تھے۔ اس کے علاوہ دول متحدہ نے یہ رقم ... کے حوالے کر دی ہے۔ موخر الذکر ... کی قرضہ ... لاکھ پونڈ قرض دیا گیا۔

سرکاری محکموں کی حالت ہنوز غیر تسلی بخش ... مقدار ... ہے۔ قرضہ کا اندازہ بیالیس لاکھ پونڈ ہے۔ جو گذشتہ تین ماہ سے فوجی اور ملکی حکام سے ... اور دیگر واجبات کی ادائیگی کی وجہ سے ہو گیا ہے۔

ہوائی جہاز کس طرح تباہ ہوا لنڈن ۲۴ جنوری۔ برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اس زپلین کو جو پچھلے دنوں اٹلی کے حوالے کیا گیا تھا۔ روما کے نزدیک ایک زپلین ... میں اتارتے وقت ... طرح نقصان پہنچا۔ ... اس ہوائی جہاز کی مرمت کرنے کے لئے جرمن ... زیادہ ... ہونے کے ... انکار کر دیا۔ ... ہوئی ہے۔ ... نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہوائی جہاز کو توڑ ڈالیں۔ ... خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ ان جہازوں کا جو برطانیہ عظمی کے حوالے کئے گئے ہیں ایسا ہی حشر ہو گا۔

چین میں سخت قحط پیکن ۲۳ جنوری۔ قحط کے انسداد کے لئے چینی گورنمنٹ کو چالیس لاکھ ڈالر کا قرضہ دینے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

رنگون ۲۴ جنوری۔ لفٹننٹ گورنر برما کو برٹش ہوم ریلیف کمیٹیوں کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے:۔

چین میں ہولناک قحط پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں فاقہ کشی سے دو چار ہو رہے ہیں۔ موجودہ سرمایہ بالکل ناکافی ہے۔ حالت ابتر ہے۔ روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ ایک پونڈ سے ایک زندگی بچتی ہے۔ اخراجات سخت نگرانی میں ہوتے ہیں۔ براہ مہربانی ہر جگہ زبردست کوشش کریں تاکہ لوگ اس سرمایہ میں دل کھول کر امداد دیں۔

انگلستان میں بیکاری لنڈن ۲۴ جنوری۔ تجارتی انحطاط روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور بیکاری بڑھتی جاتی ہے۔

جرمنی میں شاہی حکومت قائم کرنے کی تیاریاں لنڈن ۲۰ جنوری۔ ... کے اخبار ... کے نامہ نگار مقیم ... کے قول کے مطابق ... پولیس نے ... جرمنی کے خاص خادم کو گرفتار کیا ہے جو دستاویزات لے کر ... واپس جرمنی آ رہا تھا۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جرمنی شاہی خاندان پھر جرمنی میں اپنی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ باندھ رہا ہے۔

بالشویک ... میں لنڈن ۲۲ جنوری۔ ... طہران ... معلوم ہوا ہے کہ رشت میں بالشویک نے اپنے ... کو بڑھا کر ... کر لیا ہے۔ لیکن ان میں سے ... ایرانی آدمی ہیں۔ جن کو فوجی تربیت کی ... مشکل ... ہیں۔ ... ہم ... ہیں۔

برطانیہ صرف بصرہ پر قابض رہے گا لنڈن ۲۴ جنوری۔ مسٹر چرچل نے ... عزم ظاہر کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ عراق عرب میں ... جائیں گی۔ اور صرف ... بصرہ کے قریب دجلہ میں قابض ... رہیں گے۔

ترکی اور یونانی نمائندے لنڈن میں لنڈن ۲۶ جنوری۔ اتحادی کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ترکی اور یونانی نمائندے بہت جلد لنڈن بلائے جائیں۔ تاکہ مشرق کے تمام امور کے متعلق فیصلہ ہو جائے۔

قصبہ ... میں آتش زدگی نیویارک ۲۵ جنوری۔ ... واقعہ چار ... کاروباری حصے کے تین محلے آگ کی نذر ہو گئے۔ ... لاکھ پونڈ کا نقصان بتایا جاتا ہے۔ خدا جانے یہ آگ کہاں سے آئی۔

بد نصیب آسٹریا کیلئے اسقف اعظم کی اپیل روما ۲۵ جنوری۔ اسقف اعظم نے سکرٹری آف سٹیٹ کارڈینل گیسپری کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں اظہار افسوس کیا ہے کہ آسٹریا کی قوم اس وقت بالکل بیکسی کی حالت میں ہے۔ خالق نے انسانی ہستی کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

الفضل

نمبر ۵۹ مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۲۱ء دو شنبہ مطابق ۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۳ فروری بعد نماز ظہر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نصاب عصبی کی بناوٹ اور اس کے کام پر مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے طلباء۔ طلباء مبلغین کلاس۔ مبلغین اور دیگر معزز احباب کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح کی ... لیکچر دیا۔ جو نماز عصر تک جاری رہا۔

جناب میر صاحب نے نہایت آسان اور شستہ طریق سے تصاویر کے ذریعہ اعضاء انسانی کی بناوٹ اور ان کی حرکت سمجھائی چونکہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اسلئے کئی لیکچروں میں ختم ہوگا۔

۴ فروری کو ... صاحب غلام محمد صاحب ... نے اپنے مکان پر تقریباً ایک سو مہمانوں کو چائے کی دعوت دی۔ جزاہ اللہ۔

ایک نہایت ضروری اعلان

جب کوئی شخص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اسی لئے کہ وہ اس حق کو پالیتا ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دنیا پر ظاہر کیا ہے۔ اس حق کے مقابلے میں رسم و رواج کی زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ پہلی سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو جاتی ہے انسان اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اب میں وہ نہیں جو پہلے تھا۔ فرض وہ خوش ہوتا ہے کہ اس نے ایک لعل بے بدل حاصل کر لیا۔ گو دنیا اس کے اس فیصلے پر ہنستی ہے۔ اور طرح طرح سے مطعون کرتی ہے۔ لیکن وہ دنیا کی کوتاہی اور غفلت پر ... کہ کیوں یہ لوگ ... کوشش ... نازل ہوا ہے سامنے وہ

کوشش کرتا ہے۔ کہ ہر ایک آدمی کو اس نور سے متمتع کرے۔ اسی کا نام تبلیغ ہے۔ پس تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ جس کے بغیر ایک مومن اپنے اخلاص اور جوش ایمان کی وجہ سے ایک لمحہ بھی گذارہ نہیں کر سکتا۔ لیکن پچھلے سالوں میں ہماری تبلیغی رفتار بہت سست رہی ہے۔ اسلئے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں اور سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ اس سال اس قدر سرگرمی سے کام کیا جائے کہ تمام ہندوستان میں شور پڑ جائے اور احمدیت کا نام اکناف ہند تک پہنچا دیا جائے۔ کوئی بستی ایسی نہ رہے۔ جہاں ہمارے مبلغ نہ پہنچیں۔ کوئی فرد بشر چھوٹی قوم کا ہو یا بڑی قوم کا برابر ... اس نور سے واقف کر دیا جائے۔ جو اس ہمارے زمانے میں نازل ہوا۔

پس تمام احباب کو چاہئیے۔ کہ اپنی اپنی جگہ تبلیغی جلسے کرائیں۔ اور اپنے شہر ... گرد و نواح کے ...

میں اپنے دوستوں اور دیگر لوگوں کو شوق سے تبلیغی ... ... اور واقف کرائیں۔ اس کے بعد کوشش کریں ... ... ۔ کہ مختلف جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان دفتر تالیف ... ... کو یکم اپریل ۱۹۲۱ء تک مطلع فرما دیں ... جہاں جلسہ کرانے کا انتظام کر سکتے ہیں ... طرف سے اطلاعیں آ جائیں گی۔ تو ... مبلغین کو مختلف جگہوں ... سے ہم اس ذریعہ سے جو ہم پیدا ... ہو سکیں گے۔ پس جماعتوں کے ... صاحبان کو خصوصاً صاحبان ... توجہ ... مقرر کر کے دفتر ہذا کو جلد اطلاع ... نہیں ہو سکتے سے بھی ... جلسوں پر کل ... فیصلہ کرے۔ کہ اس ... دوسرے ... اور ... اب آپ لوگوں کے سپرد کی گئی ہے۔ اسکو ... پہنچا دو۔ اور پیشتر اسکے کہ وہ وقت آ جائے۔ کہ تم یہاں سے چل ... اپنا معاملہ خدا سے صاف کر لو۔ تاکہ تم اس سے ... کہہ سکو۔ کہ ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا تھا۔ اور جو صداقت ... تو نے ہم کو دی تھی۔ اسکو ہم نے نہ صرف خود قبول کیا۔ بلکہ دوسروں تک بھی پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فرض کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ والسلام

خاکسار ۔ رحیم بخش ۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

ایک فتویٰ اور اس کا جواب

کیا ایک شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے۔ کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔

غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی خدا تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ لیکن نہ ملی۔ پس جو شخص احمدیت کے طور پر سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق مغفرت کی دعا سلسلے کی توہین ہے۔ جس شخص نے ایسا کیا۔ اسے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

روشن علی ۔ محمد سرور ۔ قادیان

ناظر تعلیم و تربیت

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کو ایک سال کے لئے تعلیم القرآن حاصل کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسلئے ان کو ملازمت تعلیمیہ کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اب انکی جگہ ناظر تعلیم و تربیت ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب ہونگے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

سالانہ جلسہ کے انتظامی امور کے متعلق اعلان

انتظام جلسہ کے متعلق اگر کسی بھائی کو نقص معلوم ہوا ہو یا اس انتظامی نقص کی وجہ سے کسی کو کچھ تکلیف پہنچی ہو۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی تکالیف اور انتظامی نقص جو انہیں معلوم ہوں۔ دفتر امور عامہ میں لکھ کر بھیج دیں۔ اور ساتھ ہی ان نقائص کا تدارک جو ان کے خیال میں آیا ہو۔ وہ بھی مشورہ کے طور پر لکھ بھیجیں تاکہ غور کر کے آئندہ ان نقائص کی اصلاح کی جائے۔

اس قسم کے مشورے اور نقائص جو احباب بھیجیں گے وہ کانفرنس میں پیش کر کے ان کا فیصلہ کرایا جاویگا انشاء اللہ اسلئے احباب کو چاہیئے کہ اس قسم کے مشورے جو بھیجنے ہوں جلد بھیجیں تا کانفرنس میں پیش کئے جائیں۔ ناظر امور عامہ

موصیوں کے متعلق اعلان

عموماً وصیت کنندگان کو یہ غلط فہمی لگی ہوئی ہے کہ وہ وصیت کرنے کے بعد اس پر عمل اس وقت سے کرتے ہیں کہ جب ان کے پاس سارٹیفکیٹ پہنچ جائے جو درست نہیں ہے وصیت پر اس تاریخ سے عمل ہونا چاہیئے۔ جس تاریخ سے کہ وصیت کی جائے۔ سارٹیفکیٹ کا انتظار کرنا سخت غلطی ہے۔ سارٹیفکیٹ کے اجرا میں دیر ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان موصیان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جنہوں نے عشر آمد داخل کرانے کی وصیت کی ہے وہ تاریخ وصیت سے اپنی آمد کا عشر اگر ابھی داخل نہ کرایا ہو۔ فوراً داخل کرا دیویں۔ علیحدہ علیحدہ ...

خطوط لکھنے میں بلا وجہ دقت ہوگی۔ اور صرف جو ہوگا وہ علاوہ ہوگا۔

افسر بہشتی مقبرہ ۔ قادیان

ان کا مالک کون ہے؟

جلسہ میں سند جہ ذیل گم شدہ اشیاء دفتر امور عامہ میں آئی ہیں۔ جن صاحب کی ہوں۔ دفتر امور عامہ سے طلب کریں۔ چادر کھدر مستعمل ایک۔ تولیہ مستعمل ایک۔ گلوبند اونی بنگ خاکی مستعمل ایک۔ بچے کے پاؤں کا نقری زیور جس کو ... کہتے ہیں۔ حمائل شریف مترجم۔ اس پر مالک والے کا نام کریم بخش لکھا ہے۔ لیکن پتہ نہیں ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ ۔ قادیان دار الامان

کم از کم پانچ پانچ شخص احمدی بناؤ

خادم نے گذشتہ دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں ایک عریضہ لکھا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک تجویز پیش کی تھی کہ احمدی جماعت کا ہر فرد اگر کم سے کم پانچ دوستوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے تو وہ ... حضور نے ... منظور فرمایا ہے ... خادم نے اس تحریک کے بعد ... خادم اپنی کارگذاری ... دل میں سوچ لیا۔ کہ اس ... اور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے ایک ایسے دوست جن کو میں نقریباً چھ ماہ سے برابر سمجھاتا تھا۔ سلسلہ میں آج داخل ہو گئے۔ اور خدا سے امید ہے کہ حضور کی دعاؤں کے طفیل عاجز اپنی کارگذاری پھر دکھلائیگا۔ اخبار الفضل دوستوں کی ترغیب کے لئے شائع کر دے۔ کیا عجب ہے کہ ہمارے دوسرے بھائی اس سے متاثر ہو کر راہ خدا میں لگیں اور حسنات دارین حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ عاجز درخواست دعا کرتا ہے۔ والسلام

خاکسار ۔ حضور کا جان نثار خادم نور الحسن ... پوری

نماز جنازہ

چودھری اللہ دتا صاحب نمبردار ... ضلع سیالکوٹ کے حقیقی بھائی چودھری فتح محمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد مولوی فاضل ...

خاکسار کی دختر مسماۃ رمضان بی بی عمر ۵ ماہ کل بروز ہفتہ بتاریخ ۲۹ جنوری وفات پا گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد یامین از موضع ... تحصیل ... ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک احمدی کا گاؤں بستی ... ہے۔ وہاں ...

الفضل قادیان دارالامان ۷ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

کونسا مذہب دنیا کی تسلی کا موجب ہو سکتا ہے؟

پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کا جواب

(از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

احباب کرام کو یاد ہوگا۔ کہ پروفیسر رام دیو صاحب کے ایک لیکچر کے متعلق جو انہوں نے آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے ویدک دھرم کی فضیلت دوسرے مذاہب پر ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے ایک مضمون لکھا تھا جو ۳ دسمبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔

پروفیسر صاحب کے مضمون کا خلاصہ پروفیسر رام دیو صاحب نے اس مضمون کا جواب پرکاش کے ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے اول تو اس بات پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے کہ ان کے مضمون پر سنجیدگی اور متانت سے نکتہ چینی کی گئی ہے۔ پھر ہندو مسلم اتحاد پر میرے خیالات کی تائید کی ہے۔ آگے چل کر وہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے غلط فہمی سے پروفیسر صاحب کی طرف یہ بات منسوب کر دی ہے کہ انہوں نے اسلام کے خلاف یہ دلیل دی ہے کہ مسلمانوں کا رنگ کالا ہے۔ اسلئے وہ یورپ کی تسلی نہیں کر سکتے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بات انہوں نے عیسائیوں کے متعلق بطور مذاق کہی تھی۔ اور اللہ بخش تسنیم میں شائع شدہ خلاصۂ تقریر سے اس قسم کی غلط فہمی کا ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ پھر وہ تحریر فرماتے ہیں کہ مسٹر سید امیر علی صاحب اور مسٹر خدا بخش کی کتابوں سے اقتباسات جس غرض سے پروفیسر صاحب نے پیش کئے تھے۔ اس کا مطلب بھی میں غلط سمجھا ہوں۔

وہ تسلیم کرتے ہیں کہ کسی مذہب کے پیرو کا اس مذہب سے منکر ہو جانا لازمی طور پر اس مذہب کے غلط ہونے کی دلیل نہیں۔ لیکن اگر کسی مذہب کا پر جوش واعظ اور حامی اس کتاب میں جو اس نے اس مذہب کی حمایت میں لکھی ہو۔ اس کے کئی مسائل کو زمانہ کے لحاظ سے ناقابل حمایت تسلیم کرے تو یہ ان مسائل کی کمزوری کا ثبوت ضرور ہے۔ اگر ایک مقدمہ میں ایک فریق کا وکیل ہی خاص امور پر زور نہ دے یا اپنی کمزوری مان لے اور موکل اس کے نمائندہ ہونے سے انکار کرے۔ تو عدالت کے لئے ناممکن ہے۔ ان امور کے متعلق اس فریق کے حق میں فیصلہ کرے۔ سید امیر علی نہ مرتد تھے نہ معمولی مسلمان بلکہ انہوں نے یہ کتاب ہی اس غرض سے لکھی تھی۔ کہ یورپ میں اشاعت اسلام ہو پس جب ایک مسلمان عالم دنیا کو اسلام کی طرف کھینچنے کے لئے ایک کتاب لکھتا ہے اور اس میں یہ بتاتا ہے۔ کہ اس کے بعض مسائل وحشیوں کے لئے تو مناسب تھے۔ لیکن اب غیر ضروری ہیں تو اگر کوئی غیر مذہب کا واعظ اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ کئی مسلمان علماء بھی اس روشنی کے زمانہ میں اسلام کے چند مسائل کی حمایت نہیں کر سکتے۔ تو اس کا کیا قصور ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ اسکے دو جواب ہو سکتے تھے یا یہ کہ سید امیر علی مرتد ہیں یا یہ کہ حوالہ غلط ہیں۔ مگر سید صاحب کو کسی نے کافر نہیں قرار دیا۔ اور ان حوالوں کو کسی نے غلط ثابت نہیں کیا۔ پس ان مسائل کا اسلام کا کمزوری کی دلیل

پیش کیا تھا بالکل درست تھا۔ یہ میری دلیل تھی ہی اور ہے بھی [illegible]
باوجود [illegible] کے [illegible] کہ بعض مسائل کی حمایت [illegible] اس مذہب کا مدعی [illegible]

پھر پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ ہندو صاحبان کے جو حوالے میں نے پیش کئے تھے
[illegible] ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔ مثلاً لالہ لاجپت رائے صاحب کے اقوال اول
تو کچھ ثابت ہی نہیں کرتے۔ اور اگر ثابت کریں تو وہ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ پھر اگر انھوں نے
یہ کہہ دیا کہ پندرہ سو برس سے بعض عقائد کی وجہ سے ہندو مذہب ہماری تباہی کا موجب
ہو رہا ہے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ ایسے [illegible] ہندو قائل ہیں۔ لالہ مولراج صاحب
بھی آریہ سماج کے مذہبی نمائندہ نہیں ہیں۔ اور [illegible] کے خیالات سے آریہ سماج کے دونوں
فریق اختلاف ظاہر کر چکے ہیں۔ انھوں نے [illegible] کی حمایت میں کبھی کوئی کتاب
لکھی ہے۔ آریہ گزٹ نے [illegible] کے لئے دوبارہ بیاہ کی اجازت
دیدی ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ [illegible] دیانند صاحب نے بھی شودروں
کے لئے دوسرا بیاہ جائز قرار دیا ہے۔ [illegible] کا کوئی نمائندہ آریوں سے
منحرف نہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ ہندو مذہب میں اختلاف [illegible] کی موجودگی ویدک دھرم کے خلاف
کوئی ثبوت نہیں ہے۔ کیونکہ ویدک دھرم ہندو دھرم نہیں۔ بلکہ ایک عالمگیر دھرم
ہے۔ جو لوگ ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور جن کو [illegible] اپنا نمائندہ تسلیم نہیں کیا۔
اور جنھوں نے ویدک دھرم کی تائید میں کوئی کتاب [illegible] ان کا وید کے خلاف لکھنا
ویدک دھرم پر کوئی حرف نہیں لاتا۔

آخر میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو چیلنج ان کو دیا ہے کہ سید امیر علی صاحب نے اسلام کے
جن مسائل کو ترک کر دیا ہے ان کے متعلق وہ مجھ سے بحث کر سکتے ہیں۔ وہ اس چیلنج کو منظور
کرتے ہیں۔ اور اگر مجھے اعتراض نہ ہو تو سب سے پہلے قرآن کریم کے الہامی ہونے کے
خلاف دلائل پیش کرنے کے لئے وہ تیار ہیں وہ مضامین پہلے اخبارات میں شائع ہو جاویں
پھر کتابی صورت میں شائع ہو جاویں۔

رنگت کا سوال مذاق تھا

پروفیسر صاحب کے اس لیکچر کا خلاصہ جو انھوں نے آریہ سماج کے جلسہ
پر دیا تھا۔ اخبارات میں یہ دیا گیا تھا کہ اسلام آئندہ دنیا کا
مذہب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک تو مسلمانوں کا رنگ سفید نہیں۔ دوسرے خود بعض مسلمان مصنف
اسلام کے بعض مسائل کو غلط اور ناقابل تسلیم تصور کرتے ہیں۔ ان دونوں سوالات میں سے
پہلے سوال کے متعلق تو اپنے تازہ مضمون میں پروفیسر صاحب نے چونکہ تحریر فرما دیا ہے
کہ وہ غلط فہمی سے پیدا ہوا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق مزید بحث فضول ہے۔ دوسرا سوال
باقی رہ جاتا ہے۔ جسے انھوں نے پھر پیش کیا ہے۔ اور اسکی صحت پر زور دیا ہے۔ پس میں
اسی کے متعلق مزید روشنی ڈالوں گا۔ مگر پیشتر اسکے کہ میں ان باتوں کا جواب دوں۔ جو
پروفیسر صاحب نے اپنے دعویٰ کی تائید میں بطور تشریح یا بطور دلیل پیش کی ہیں۔ میں یہ امر کہہ دینا
مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ امر میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ پروفیسر صاحب نے سوال اول
کے متعلق غلط فہمی کو میری طرف کس طرح منسوب کیا ہے۔ غلط فہمی کے تو یہ معنے ہونے
ہیں۔ کہ کسی عبارت کا جو اصل مطلب ہو۔ اسکے خلاف دوسرا امر مطلب سمجھ لیا جائے۔ اور یہ بات
یہاں پر درست نہیں۔ کیونکہ میں نے جو مضمون [illegible] نقل کیا ہے۔ اسکے سوا اور کوئی
مطلب اس کا نکل ہی نہیں سکتا۔ پس اگر غلط فہمی تھی تو اس کا مرتکب "[illegible]" کو
کہیں۔ "[illegible]" کی تقریر کا خلاصہ ان الفاظ میں لکھتا ہے "مگر یہی سب کچھ
نہیں کہ مسلمانوں کا رنگ سفید نہیں۔ اسلئے یورپ کی مشکلات کا حل ان سے نہیں ہو سکتا"
پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ انھوں نے یہ بات مسیحیوں کے متعلق مذاق کے طور پر کہی
تھی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر مسیحیوں سے مذاق کرنا تھا تو وہ اس حصہ لیکچر میں ہونا چاہئے
تھا۔ جو مسیحیوں کے متعلق تھا نہ کہ اس حصہ میں جو مسلمانوں کے متعلق تھا۔ اور پھر اگر مذاق ہی
کرنا تھا۔ تو انھوں نے کیوں یہ نہ کہا کہ ویدک دھرم سے بھی اس مشکل کا حل نہیں ہو سکتا۔
کیونکہ اسکے پیروؤں کا رنگ سفید نہیں۔ ایک تیسری قوم کو کیوں بیچ میں لے آئے۔
مگر چونکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ مذاق تھا۔ اسلئے میں بھی اسکو مذاق ہی تسلیم کرتا ہوں۔

اب رہا دوسرا سوال جو یہ ہے۔ کہ چونکہ اسلام کے بعض پیرو اسکے بعض مسائل کو ضرورت زمانہ
کے مطابق نہیں بتلاتے۔ یا غلط قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اسلام اس زمانہ کی ضروریات کو
پورا نہیں کر سکتا۔ اسکے متعلق اپنے تازہ مضمون میں پروفیسر صاحب نے کچھ تشریحات کی ہیں
اور کچھ شرائط لکھی ہیں۔ اور اب تک مصر ہیں کہ یہ دلیل میری درست تھی۔ پروفیسر صاحب کے
تازہ بیان کے مطابق اگر کسی مذہب کا مصنف پیرو جو اس مذہب کی حمایت کے لئے کھڑا
ہو۔ اور وہ اس مذہب کے بعض مسائل کو ناقابل حمایت ظاہر کرے۔ اور دوسرے لوگ اسکو
مرتد قرار نہ دیں۔ تو اس شخص کا یہ اقرار ضرور اس مذہب کے ان مسائل کے خلاف استعمال کیا
جا سکتا ہے۔ اور دو صورتوں میں سے ایک ضرور اختیار کرنی ہوگی۔ یا اس شخص کو مرتد ثابت
کرنا ہوگا یا حوالجات کو غلط ثابت کرنا ہوگا۔

تصنیف کسی کو راہ نما یا نمائندہ نہیں بنا دیتی

میرے نزدیک پروفیسر صاحب نے جو تشریح اپنی دلیل کی اب کی ہے
اس سے بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ اور جو حوالے انھوں نے
دئے ہیں وہ بھی درست نہیں ہیں۔

پروفیسر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ تصنیف کسی کو رہنما اور مسلمہ لیڈر نہیں بنا دیتی۔
ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رہنما دنیا میں گزرے ہیں۔ لیکن انھوں نے خود کوئی تصنیف
نہیں کی۔ اور بعض ایسے لوگوں نے جو اہل نہ تھے۔ تصانیف کر دی ہیں۔ تصنیف تو اپنی
مذاق یا جوش قلب پر دلالت کرتی ہے۔ یا شہرت و نمود کی خواہش کی علامت ہے۔ پس سید
امیر علی صاحب کا یا اور کسی کا کوئی کتاب لکھ دینا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمانوں
کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ مسلمہ لیڈر تو وہ تبھی ہو سکتے ہیں۔ جب کوئی جماعت مسلمانوں کی ایسی
موجود ہو جو اپنے آپ کو ان کی رائے سے متفق ظاہر کرتی ہو۔ اور ان کی اتباع کی مدعی
ہو یا کم سے کم ان کو مذہبی طور پر کوئی رتبہ دیتی ہو۔ مثلاً مذہبی مسائل میں ان کی رائے
کو وقعت دیتی ہو۔ ان سے مذہبی امور میں مشورہ لیتی ہو۔ مگر یہ بات ہرگز ثابت نہیں
نہ سید امیر علی صاحب۔ نہ مسٹر خدا بخش صاحب نہ مسٹر [illegible] صاحب۔ جن لوگوں کے
اقوال یا تحریریں پروفیسر صاحب نے نقل کئے ہیں [illegible] میں سے ایک شخص کو بھی ایسا [illegible] نہیں۔

خلاف ضرور معتقد ہو سکتے ہیں۔

پروفیسر صاحب کا پیش کردہ قاعدہ غلط ہے

اس وقت ثابت تو یہ کرنا ہے کہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو اصل پروفیسر صاحب موصوف نے قائم کیا ہے وہ درست ہے۔ تب بھی جن لوگوں کے اقوال سے پروفیسر صاحب موصوف نے استدلال کیا ہے۔ انہی کے اقوال خود انہی کے قائم کردہ اصل کے مطابق اسلام کے خلاف حجت نہیں۔ مگر اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پروفیسر صاحب موصوف نے جو قاعدہ بتایا ہے وہ بھی غلط ہے۔ اول دلیل اسکے غلط ہونے کی یہ ہے کہ یہ بات ہی ناممکن ہے کہ کوئی شخص ایک تعلیم کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی مانے۔ اور پھر اسکے بعض حصوں کو کمزور بھی سمجھے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کو مانتا ہے۔ اور الہامات پر بھی ایمان لاتا ہے کہ وہ بندوں کی ہدایت کے لئے کلام بھی کرتا ہے۔ اور بعض خاص بندوں کو اپنی مرضی بتانے کے لئے چن لیتا ہے۔ اور پھر ایک خاص تعلیم پر یقین رکھتا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے اس نے خود نازل فرمائی ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے واجب العمل ہے۔ تو یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے بعض حصوں کو وہ رد کر دے اور سمجھے کہ وہ ناقابل عمل ہیں کیونکہ اسکے یہ معنے ہونگے کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے زیادہ جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے قانون سے بہتر قانون تجویز کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کا ادعا تجویز کرنا عقل کے خلاف ہے۔ کوئی عقلمند آدمی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو صدق دل کے ساتھ ایسا دعویٰ کر سکے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا ہے۔ تو وہ ضرور یا تو پاگل ہوگا یا پاگل کہ وہ اپنے دعوے کے بالبداہت باطل ہونے کو سمجھ ہی نہیں سکتا یا فریبی ہوگا۔ کہ ظاہر میں اپنے آپ کو ایک مذہب کا پیرو قرار دیگا۔ لیکن باطن میں اس کی بیخ کنی کرنے کے در پے ہوگا۔ اور دوست بنکر اس سے دشمنی کرنا چاہیگا۔ اور ان دونوں صورتوں میں اسکے قول کو دوسروں پر حجت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ پاگل ہے۔ تب بھی اس کی بات کسی پر حجت نہیں۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے۔ تب بھی اس کی بات کسی کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ نمائندہ نہیں۔ بلکہ دشمن ہے۔ اور دشمن کا قول کسی پر حجت نہیں ہوا کرتا۔ پس ان شرائط کا آدمی فرض کرنا جو پروفیسر صاحب نے پیش کیا ہے۔ محال عقلی اور ناممکن ہے۔ اور جب ایسا آدمی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو پھر اس قسم کے آدمی کا وجود فرض کر کے اسکے قول کو حجت قرار دینا ایک غلط راہ ہے۔ کیونکہ جب بنیاد ہی مفقود ہے تو اس پر عمارت کیونکر کھڑی کی جا سکتی ہے۔

عدالتی وکیل اور مذہبی نمائندہ میں فرق

پروفیسر صاحب نے عدالتی مقدمات پر قیاس کر کے فرض کر لیا ہے۔ کہ مذاہب کی جنگ میں بھی ایسے آدمی کا وجود ممکن ہے۔ حالانکہ مقدمات میں وکیل خود فریق مقدمہ نہیں ہوتا بلکہ ایک تیسرا شخص ہوتا ہے۔ جو وکالت کسی اپنے یقین اور وثوق پر نہیں کرتا۔ بلکہ روپیہ لیکر بطور مزدور کے کام کرتا ہے اور مذاہب کے وکیل ایسے نہیں ہوتے۔ بلکہ کسی مذہب کے وکیل ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ سب سے زیادہ اس مذہب پر یقین رکھتا ہے۔ اگر وہ یقین رکھتا ہے۔ تو اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بعض مسائل کو غلط قرار دیتا ہے۔ اور اگر وہ بعض مسائل کو غلط قرار دیتا ہے۔ تو پھر وہ اس مذہب کا وکیل نہیں کہلا سکتا۔ ہاں یہ بیشک ہو سکتا ہے کہ ایک مباحثہ ہو۔ اور اس میں ایک شخص کسی مذہب کی طرف سے وکیل ہو کر پیش ہو۔ اور دوران بحث میں اسکو اپنے دعویٰ کا بطلان ثابت ہو جائے۔ اور وہ اقرار کرے کہ جس مذہب پر میں تھا وہ باطل تھا۔ مگر یہاں کسی بحث کے بعد اقرار کر لینے کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ سوال ہے کہ ایک شخص اپنے طور پر کتاب لکھنے لگا ہے اور اس میں لکھتا ہے۔ کہ جس مذہب پر میں ہوں۔ اسکے بعض مسائل کمزور ہیں۔ جب یہ شخص پہلے سے ہی اس مذہب کی کمزوری کا یقین رکھتا تھا۔ تو پھر اسکی طرف سے وکالت کرنے کے لئے کس طرح کھڑا ہو سکتا تھا۔ اور ایسے شخص کو کوئی عقلمند اس مذہب کا وکیل کہہ سکتا ہے۔

دوسرا فرق مقدمات کے وکلاء اور مذہبی وکلاء کے درمیان یہ ہوتا ہے کہ مقدمات کے فریق انسان ہوتے ہیں۔ اور ان کی نسبت امکان ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بولدیں یا غلطی کر دیں۔ اور یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ کچھ حصہ ان کے بیان کا غلط یا جھوٹ ہو اور کچھ حصہ درست اور سچا ہو اور یہ ممکن ہے کہ ایک وکیل پر دوران مقدمہ میں اپنے موکل کے بیان کے کسی حصہ کی کمزوری ثابت ہو جائے اور وہ اس کا اقرار کر لے۔ لیکن جس تعلیم کی بنیاد اس پر ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے کسی حصہ کے رد کر دینے کے معنے یہ ہیں کہ وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جھوٹا ہے۔ پس جو شخص کسی مذہب کے بعض حصوں کو رد کرتا ہے وہ درحقیقت اس سارے مذہب کو رد کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مذہب کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے وکیل کیونکر کہلا سکتا ہے۔ پس مقدمات پر مذہبی وکالت کا قیاس کرنا بالکل غلط اور خلاف عقل ہے۔

مذہب کے کسی حصہ سے انکار اس مذہب سے نکلنا ہے

کسی تعلیم کے بعض حصوں کو رد اور بعض حصوں کو تسلیم اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ اس کو انسانی قرار دیا جائے، جیسا کہ فلسفیانہ خیالات کے پیرو ہوتے ہیں کہ وہ بعض دفعہ تمام جماعت فلاسفہ میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن انکے بعض خیالات کے منکر ہوتے ہیں اور ان پر خلاف عقل کام کرنے کا الزام نہیں آ سکتا۔ کیونکہ وہ ان خیالات کو انسانی سمجھتے ہیں اور اکثر کو مان کر کچھ حصہ کا انکار کر کے بھی اس حلقہ میں داخل رہ سکتے ہیں۔ لیکن مذہب میں یہ بات ناممکن ہے۔ مذہب کے ایک گوشہ کو بھی اگر کوئی شخص یہ کہکر رد کرتا ہے کہ یہ مذہب کا جزو ہے لیکن غلط ہے تو عقلاً وہ اسی وقت اس مذہب سے نکل جاتا ہے اور اس مذہب کا وکیل نہیں کہلا سکتا اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ وہ اس مذہب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے تصانیف کریگا۔

مذہب کو بطور تمدن ماننے والے

ہاں ایک اور صورت بھی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگ اس مذہب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ لیکن اس تمدن کے عادی ہونے کے سبب جو اس مذہب کے ارد گرد جمع ہو گیا ہے یا بعض اور دنیاوی اغراض سے ماتحت ظاہر میں اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس تمدن کے عادی ہونے کے سبب جو اس مذہب کے پیروان میں قائم ہو چکا ہے اس نظام کا ٹوٹنا بھی پسند نہیں کرتے اور دیکھ کر کہ اگر اس مذہب کو کوئی نقصان پہنچا تو یہ تمدن بھی ٹوٹ جائیگا جو اس کا جزو اور حصہ ہو چکا ہے وہ مذہب پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ کر اس مذہب کی حمایت بھی شروع کر دیتے ہیں۔

لیکن اس سے اگلی غرض مذہب کا بچانا نہیں ہوتا بلکہ اس تمدن کا بچانا ہوتا ہے جو اسکی اصل شکل میں یا ایک تغیر یافتہ شکل کے ساتھ وہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حالت بیشک چونکہ سیاسی امور سے زیادہ تعلق رکھتی ہے۔ انکی باتوں میں اختلاف اور کمزوری پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس مذہب کو خدا کی طرف سے یقین نہ کرنے کے سبب اس کی اصل شکل کا قیام ان کے نزدیک ضروری نہیں ہوتا وہ اس کو صرف ایک نام سمجھتے ہیں جس نے ایک خاص جماعت کو دوسرے لوگوں سے علیحدہ کر کے ان کی ہستی کو ایک خاص تمدن کے ساتھ قائم رکھا ہوا ہوتا ہے۔ مسیحیوں میں ایسے لوگ کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ بعض اوقات دہریہ بھی ہوتے ہیں اور مسیحیت پر علمی حملہ کرنے والوں کے ساتھ بھی جا ملتے ہیں اور دوسرے مذاہب کو مٹانے میں ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان کو مسیحیت سے کوئی پیار نہیں ہوتا نہ وہ اسکو سچا یقین کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ صدیوں کے اثر سے مسیحیوں میں ایک خاص تمدن پیدا ہو گیا ہے جس کے وہ عادی ہو چکے ہیں۔ اگر مسیحیت تباہ ہوئی اور اس کی جگہ کوئی دوسرا مذہب قائم ہوا۔ تو وہ اپنا تمدن ساتھ لائیگا۔ اور ان سب کی زندگی پر بھی اثر پڑیگا یا سیاسی اسباب سے نہیں۔ بعض اوقات بے بنیادی کے سبب [illegible] ناپسند کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے مذہب سے متنفر ہونے کے سوسائٹی کو بچانے کے لئے مسیحیت کی مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے نہ کہ کسی مذہبی تعصب کے سبب سے ایسے لوگ ترکوں کے خلاف پادریوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ان کو مسیحیت سے محبت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسلام کا جو اثر تمدن پر ان کے نزدیک پڑ سکتا ہے وہ اسے ناپسند [illegible] ہیں اس کو مٹانا چاہتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ مسلمانوں میں بھی ہیں اور ہندوؤں میں بھی ہیں۔ صرف ایک ہی جماعت ایسی ہے کہ جس میں ایسے لوگ یا تو بالکل نہیں یا بالکل شاذ ہیں۔ اور وہ بھی ایسے نہیں کہ جو علمی یا عملی حصہ میں کوئی دخل رکھتے ہوں۔

ایک مثال

مجھے اس قسم کی ایک مثال یاد آگئی۔ ۱۹۱۲ء میں میں مصر گیا تھا۔ راستہ میں ہمارے ہمسفر ہندوستانیوں میں سے ایک ہندو صاحب لاہور کے باشندہ تھے جو اب شاید ایک کامیاب بیرسٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ صاحب اس وقت بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور چند ماہ کے لئے گھر آئے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ دو مسلمان طالب علم تھے۔ کہ وہ بھی ہندوستان رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے تھے۔ اور کچھ ماہ میں تعلیم سے فارغ ہونیوالے تھے۔ ہمارے جہاز میں ایک پادری صاحب بھی تھے۔ ان کے ساتھ ان ہندو صاحب کی ایک دن بحث ہو گئی۔ اور ان صاحب نے خوب زور سے پادری صاحب پر یہ بات ثابت کرنی چاہی کہ ہندو مذہب ہی مکمل مذہب ہے۔ اور مسیحیت اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس کے ایک یا دو دن بعد انکی مجھ سے گفتگو ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا تمسخر آمیز طریق پر انکار کیا۔ جب ان کو وہ گفتگو یاد دلائی جو انہوں نے پادری سے کی تھی۔ تو وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ وہ تو ایک مقابلہ کی صورت تھی۔ پادری ہمارے مذہب پر حملہ کرتا تھا جس کے ماننے والے میرے آباؤ اجداد تھے اور جس کی طرف میں منسوب ہوں۔ اسلئے میں اس سے بحث کرتا تھا۔ [illegible] تیار ہوں مگر اس وقت تو [illegible] گفتگو ہے۔ میں تو خدا تعالیٰ کو ہرگز نہیں مانتا۔ میرا مذہب صرف قومیت ہے۔

ان مذاہب نے ہماری ترقی کو روک دیا ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ مسلمان صاحبان بھی اسی خیال کے آدمی تھے گو جہاز سے میرے اترنے سے پہلے پہلے میں سمجھتا ہوں [illegible] انہیں سے بعض نے ذکر بھی کیا۔ انکے خیالات میں ایک حد تک اصلاح ہو چکی تھی۔

غرض اس قسم کے آدمی ہوتے ہیں اور وہ مذاہب کے مقابلہ میں حصہ بھی لیتے ہیں لیکن وہ مذہب کا نمائندہ ہرگز نہیں کہلا سکتا اور یہ بات متفق علیہ ہے کہ کوئی شخص [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف سے [illegible] اور خیالات کے بعض حصوں کو ناقابل عمل یا ناقص یا باطل کہے۔

صرف کسی کے کہدینے سے کوئی مسئلہ کمزور نہیں ہو سکتا

دوسری دلیل [illegible] غلط ہونے کی یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ نمائندہ کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو اس کے بعض حصوں کو غلط قرار دے اور عام طور پر تسلیم کر لیا جائے تو یہ بات [illegible] تعلیم جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی آتا ہو۔ اور پھر اسکے بعض حصے [illegible] کسی ایک آدمی کے بعض مسائل کو رد کر دینے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ مسائل کمزور اور بودے ہیں۔ کیونکہ دوسرے کا قول اس جگہ کسی امر کو مشتبہ کیا کرتا ہے۔ جہاں وہ چیز نظروں سے پوشیدہ ہو۔ مثلاً کچھ تاجر کسی جگہ سے مونگی لائیں۔ اور یہ ظاہر کریں کہ [illegible] ان کو وہ دو سو روپیہ پر پڑا ہے۔ لیکن انہیں سے کوئی شخص یا ان کی دکان کا منیجر خریدار سے کہدے کہ اصل خرید تو سو روپیہ کی ہے تو گو ممکن ہے کہ کسی مخفی عناد سے اپنے ساتھیوں یا اپنے مالکوں کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹ بولا ہو۔ لیکن خریدار کو شک پڑ جاتا ہے کہ شاید یہ بات سچ ہی ہو۔ لیکن وہ حصہ دار یا منیجر اگر مثلاً ایک بیل کی نسبت یہ کہدے کہ میاں یہ بیل نہیں ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو یہ گدھا ہے۔ تو کیا خریدار بھی شک میں پڑ جائیگا۔ اور وہ کہیگا۔ کہ یہ ایک حصہ دار کی رائے ہے یا منیجر کی بتائی ہوئی بات ہے ضرور کوئی بات ہوگی۔ اس شخص کا ایسی بات کہنا دو حال سے خالی نہ ہوگا یا کہنے والا پاگل ہوگا یا دوسرے کو پاگل سمجھتا ہوگا۔ پس شہادت اس امر کے متعلق ہوا کرتی ہے جو بات نظروں سے اوجھل ہو۔ نمائندہ ہو یا غیر نمائندہ۔ اسکی بات تبھی قابل سماعت ہوگی جب کسی ایسے امر کے متعلق کہے۔ جو نظروں سے اوجھل ہو۔ لیکن جو بات عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ثابت کی جاتی ہے اس کے متعلق کہنا کہ فلاں شخص یوں کہتا ہے کس قدر عجیب بات ہے۔ ایسی باتیں تو معقولات کہلاتی ہیں۔ اور جن کی صداقت یا بطلان دلائل عقلیہ سے ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ روایت سے انکے متعلق تو دس کروڑ انسان بھی کہدیں کہ وہ غلط ہیں تو ان کے کہنے کا کچھ اثر انکی صداقت پر نہیں پڑ سکتا۔ اگر کوئی شخص ان کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کا ایسا ہی فرض ہے کہ وہ دلائل و براہین کے ساتھ ان کو غلط ثابت کر دے۔ ایسے امور میں دوسروں کے اقوال پر اپنی دلیل کا انحصار رکھنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بیوہ ہونے پر اسلئے یقین کر لیا تھا کہ نائی کہہ گیا تھا [illegible] بیوہ ہو گئی ہے۔ [illegible] مسائل [illegible] لیا گیا ہے عقلی ہیں۔ تو ان کے غلط ثابت کرنے کا یہ طریق ہے کہ دلائل کے ساتھ

اگر کو غلط ثابت کیا جاوے نہ کہ زید و بکر کے قول سے اگر متواتر جھوٹ پکڑا بھی جاوے۔ صداقت ساری دنیا کے انکار سے صداقت ہی رہیگی اور جھوٹ ساری دنیا کی تصدیق سے بھی جھوٹ ہی رہیگا۔ پس کسی بات کے جھوٹا ثابت کرنے کا ایک ہی حقیقی ذریعہ ہے کہ دلائل سے اسکے جھوٹا ہونے کو ثابت کر دیا جاوے۔

پروفیسر صاحب کے پیش کردہ حوالے

پہلا جواب پروفیسر رام دیو صاحب کے مضمون کا یہ ہے کہ انہوں نے چار مسلمانوں کے اقوال پیش کئے ہیں۔ سید امیر علی صاحب۔ خدا بخش صاحب۔ یوسف علی صاحب اور مسٹر مظہر الحق صاحب۔ یوسف علی صاحب کوئی ایسی فیصلہ کن آدمی نہیں اور ان کا فقرہ ایسا مہمل ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ ہی نہیں نکلتا۔ مسٹر مظہر الحق صاحب نے گوشت کو جو قدرتی غذا کہا ہے اور یہ خود ایک مبہم فقرہ ہے۔ کیونکہ انسان کی کوئی خاص غذا نہیں ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کن معنوں میں یہ فقرہ استعمال کیا ہے۔ اور اگر ان کے فقرہ کے نتیجہ سے [illegible] اور [illegible] زیادہ اسکو وقعت نہیں دی جاتی اور اسکے [illegible] کی غذا نہیں۔ اور اسلام کے زیادہ [illegible] کا مرکز [illegible] نہیں تھا۔

اب دو شخص باقی رہ جاتے ہیں ایک سید امیر علی صاحب اور دوسرے مسٹر خدا بخش صاحب۔ مسٹر خدا بخش صاحب کی جس کتاب میں قرآن کریم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی قرار دیا گیا ہے اس کو چونکہ پروفیسر رام دیو صاحب نے پیش نہیں کیا اس لئے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ان سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام کے جن تین حوالوں کو انہوں نے پیش کیا ہے ان کے متعلق میں کچھ لکھتا ہوں کہ وہ درست نہیں ہیں۔

رسول کریم کے متعلق سید امیر علی صاحب نے نہیں لکھا کہ آپ نے بتوں کو مان لیا

ایک حوالہ سپرٹ آف اسلام کے پروفیسر رام دیو صاحب کا یہ ہے کہ سید امیر علی صاحب نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے کہا کہ وہ ان کے تین بتوں کو مان لیں تو وہ بھی ان کے خدا کو مان لیں گے۔ تو آپ نے چند دن کے لئے بتوں کو مان لیا۔

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سید امیر علی صاحب پر یہ اتہام ہے۔ ان پر اور ہزار الزام لگ سکتے ہوں۔ مگر یہ الزام ان پر نہیں لگ سکتا۔ انہوں نے ہرگز اپنی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے کہنے پر بتوں کو مان لیا تھا۔ بلکہ اس مضمون پر انہوں نے اپنی طرف سے کچھ لکھا ہی نہیں۔ یہ واقعہ جس کی طرف پروفیسر رام دیو صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ سپرٹ آف اسلام کے پہلے باب میں مندرج ہے۔ سید امیر علی صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کرتے کرتے بیان کرتے ہیں کہ "اس دوران میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جسے پیغمبر صاحب کے مسیحی سوانح نویس اور مسلمان مؤرخ مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔" اس کے آگے انہوں نے پہلے تو اسلامی محدثین کی روایت نقل کی ہے اور بعد میں مسیحی مؤرخوں کا وہ بیان نقل کیا ہے۔ جس کی طرف پروفیسر رام دیو صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ اور جسے انہوں نے سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اپنی طرف سے سید صاحب نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ چنانچہ سید صاحب لکھتے ہیں کہ بعض مسیحی مؤرخین کے نزدیک "اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم کے دل میں ایک ایسی عارضی سی خواہش پیدا ہو گئی تھی۔ کہ وہ مخالفین کے ساتھ جو جنگ ہو رہی تھی۔ کسی سمجھوتہ کے ذریعہ خاتمہ کر دیں" اور آگے انہوں نے بعض مؤرخین کے دونوں گروہوں کے خیالات نقل کئے ہیں۔ ان کے بھی جو مستند سب ہیں اور کچھ جو غیر مستند ہیں۔ جیسے لین پول وغیرہ۔ پس مسیحی مؤرخین کے خیالات کو سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کرنا ایک ظلم عظیم ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ایک قابل آدمی کی زبان سے اس قسم کی غلطی کی اشاعت ہو۔ اور ایک ایسے مضمون کے بیان کرتے وقت جس میں وہ گویا ہم اور مسیح ناصری مسئلہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہو۔

فرشتوں کے متعلق حوالہ بھی غلط پیش کیا گیا

دوسرا حوالہ فرشتوں کے متعلق ہے۔ پروفیسر رام دیو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سید امیر علی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ قرآن میں فرشتوں کا جو ذکر ہے۔ وہ صرف محمد صاحب کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی تھی۔ ورنہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس حوالہ کے بیان کرنے میں بھی پروفیسر صاحب نے غلطی کی ہے۔ اور بلا ارادہ ایسے کام لیا ہے سید امیر علی صاحب نے اپنی کتاب سپرٹ آف اسلام میں ہرگز نہیں لکھا کہ فرشتوں کے متعلق جو کچھ قرآن میں ہے وہ صرف محمد صاحب کا وہم تھا۔ اور نہ یہ لکھا ہے کہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں ہیں۔ خود پروفیسر صاحب نے جو فقرہ سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کیا ہے وہی اپنی غلطی کا آپ ثبوت ہے۔ پروفیسر صاحب سید امیر علی صاحب کی طرف یہ فقرہ منسوب کرتے ہیں۔ کہ فرشتہ محمد صاحب کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی کا نتیجہ ہیں۔ اب ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہم اور شاعرانہ نازک خیالی دو مخالف باتیں ہیں۔ کیونکہ وہم کسی ایسی چیز کے خیال کو کہتے ہیں جس کا وجود نہ پایا جاوے۔ لیکن کوئی شخص غلطی سے اس کے وجود کا قائل ہو۔ اور شاعرانہ نازک خیالی اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز تو موجود ہو۔ لیکن اس کا ذکر استعارہ اور مجاز میں نظم یا کلام کو خوبصورت بنانے کے لئے کر دیا جاوے۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی متضاد ہیں۔ کہ جس چیز کو ہم وہم کہیں اسے شاعرانہ نازک خیالی نہیں کہہ سکتے۔ اور جس کو شاعرانہ نازک خیالی کہیں۔ اسے وہم نہیں کہہ سکتے۔ وہم یہ ہے کہ ایک چیز موجود نہیں۔ اور ہم اس کو موجود خیال کرتے ہیں۔ اور شاعرانہ نازک خیالی یہ ہے کہ ہمیں علم تو ہے۔ کہ فلاں بات کس طرح ہے۔ لیکن کلام کو پُر اثر بنانے کے لئے ہم ایک خاص رنگ میں اسے بیان کر دیتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ جیسے ایک شخص چھلاوہ کے وجود کا قائل ہو۔ جس کی نسبت بیان کرتے ہیں۔ کہ کبھی آدمی بن جاتا ہے کبھی گھوڑا۔ کبھی بکرا۔ کبھی نیولا۔ کبھی کوئی بے جان شے۔ غرض منٹ منٹ میں وہ کئی شکلیں بدل لیتا ہے۔ اس شخص کے اس خیال کو تو ہم وہم کہیں گے کیونکہ جو شے واقعہ میں موجود نہیں ہے۔ اسے بلا کسی ثبوت کے یہ خیال کر لیتا ہے کہ اسی طرح ہے۔ لیکن ایک شاعر جب شمع کی نسبت بیان کرتا ہے کہ وہ ساری رات روتی ہے تو اسے ہرگز وہم نہیں کہیں گے۔ کیونکہ شاعر یہ یقین نہیں رکھتا۔ کہ شمع واقعہ میں روتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے قلب کے نقشہ کو اس رنگ میں بیان کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ میرا عشق اتنا بڑھا ہوا ہے کہ جو آگ مجھ میں سلگ رہی ہے۔ مجھے یونہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا میری طرح شمع بھی محبوب کے عشق میں پوری سوختہ ہے اور [illegible] جاری ہے۔ اگر کوئی

شخص واقعہ میں یہ سمجھے کہ شمع روتی ہے تو پھر یہ شاعرانہ نازک خیالی نہ رہیگی۔ بلکہ وہم ہو جائیگی ۔

پس شاعرانہ نازک خیالی اور وہم دو مخالف چیزیں ہیں۔ اور ایک شخص کا وہم اسی شخص کی شاعرانہ نازک خیالی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ کسی کی نازک خیالی وہم کہلا سکتی ہے۔ پس پروفیسر رام دیو صاحب کا یہ فقرہ کہ سید امیر علی صاحب کے نزدیک فرشتوں کا وجود محمد صاحب کا وہم تھا شاعرانہ نازک خیالی ہے۔ اپنی آپ ہی تردید کر دیتا ہے ۔

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ سید صاحب نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ فرشتوں کا ذکر جو قرآن میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم تھا۔ انہوں نے صرف یہ لکھا ہے کہ بدر کی جنگ میں فرشتوں کے اترنے کا جو واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ اسکی عبارت شاعرانہ رنگ کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "قرآن کریم کے وہ چند سادہ بیان جو ان شاعرانہ رنگینیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو فرشتوں کے خدا کی طرف [illegible] کے خیال میں پوشیدہ ہے۔ اپنی شان اور دل آویزی میں زبور کے فصیح ترین فقروں سے بھی کم نہیں ہیں۔ یقیناً ان دونو بیانوں میں شاعرانہ رنگ نظر آتا ہے" ان فقرات سے ایک تو یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسٹر سید امیر علی صاحب فرشتوں کے وجود کے متعلق نہیں بلکہ ان کے لڑائی میں شامل ہونے کے متعلق یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اس میں شاعرانہ رنگینی پائی جاتی ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ فرشتوں کے وجود کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم نہیں بتاتے۔ بلکہ فرشتوں کے لڑائی میں شامل ہونے کے ذکر کو شاعرانہ رنگ کا کلام ظاہر کرتے ہیں۔ جسکے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہ وہ فرشتوں کے لڑائی میں شامل ہونے کے منکر نہیں بلکہ اس عبارت کی رنگینی اور فصاحت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور زبور پر جن مسیحیوں کو ناز ہے ان کا مقابلہ کر کے اس کی خوبی مسیحیوں پر ظاہر کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسجگہ فرشتوں کے لڑنے سے قرآن کریم کی مراد واقعہ میں لڑنا نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نصرت کو اس شاعرانہ کلام کے ذریعہ سے بیان کیا گیا ہے اور مجاز اور استعارہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور کیا پروفیسر صاحب اس امر کے قائل نہیں کہ خود ان کی اپنی مذہبی کتب میں مجاز اور استعارہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ اور کیا کوئی شخص اگر اہل ہنود کے اس کلام کے کہ ان کی مذہبی کتب میں مجاز اور استعارہ کا جو حسن کلام کی اعلیٰ صنفوں میں سے ہیں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ معنے کرے کہ اہل ہنود کے نزدیک انکی مذہبی کتب میں بہت سی وہمی باتیں بیان ہو گئی ہیں تو اہل ہنود اس کی عقل پر ہنسینگے یا نہیں۔ اسی طرح اہل دانش پروفیسر صاحب کے اس بیان پر کہ مسٹر امیر علی صاحب کے نزدیک قرآن کریم میں جو فرشتوں کا ذکر آیا ہے وہ محمد صاحب کا وہم ہے۔ زیر لب تبسم ہیں۔ اور پروفیسر صاحب کی اس جعلسازی پر حیران ہیں۔ جس سے انہوں نے اس حوالہ کے درج کرنے میں کام لیا ہے۔

اگر پروفیسر صاحب اس فقرہ کے ساتھ کے اگلے فقرات پڑھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ مسٹر امیر علی صاحب صرف یہ کہ فرشتوں کے ذکر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم اور خیال نہیں بتاتے۔ بلکہ ان کو اس امر میں بھی شک ہے کہ فرشتوں کا ذکر مجازی ہے یا واقعہ میں بھی کوئی ایسا وجود ہے۔ بہر حال وہ فرشتوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم نہیں بتاتے۔ بلکہ انکے متعلق جو اس زمانہ کے خیالات ہیں ان کے غیر یقینی ہونے کا خیال ظاہر کرتے ہیں۔ جو اس فقرہ کے مابعد ہیں جس سے پروفیسر صاحب نے غلط نتیجہ اخذ کیا ہے۔ تحریر کرتے ہیں۔ "غالباً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مسیح اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کی طرح ایسی روحانی ارواح کے جو خدا اور بندہ کے درمیان پیغام رسان ہوں قائل تھے۔ اس زمانہ میں فرشتوں کا جو انکار کیا جاتا ہے وہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسی وجہ سے ہمارے آباء کے جو خیالات فرشتوں کے متعلق تھے۔ انکی ہنسی اڑائی جائے۔ ہمارا انکار اسی طرح وہم کہلا سکتا ہے جس طرح ان کا یقین۔ فرق صرف یہ ہے ایک میں نفی کا پہلو ہے تو دوسرے میں اثبات کا۔ جن چیزوں کو ہم اس زمانہ میں اصول طبعی خیال کرتے ہیں وہ ان کو فرشتے اور آسمانی کارپردازان خیال کرتے تھے۔ آیا جیسا کہ لاک کا خیال ہے خدا اور بندہ کے درمیان کوئی اور وجود بھی ہیں۔ جس طرح انسان اور ادنیٰ حیوانات کے درمیان اور وجود ہیں؟ یہ ایک ایسا باریک سوال ہے۔ کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔"

ان فقرات سے صاف ثابت ہے کہ مسٹر امیر علی صاحب فرشتوں کے وجود کو محض استعارہ قرار دینے کو بھی جائز نہیں سمجھتے اور ان کا خیال ہے کہ فرشتوں کا انکار کرنیوالے اگر فرشتوں کے وجود کو ماننے کا نام وہم رکھتے ہیں تو ان کے فرشتوں کو نہ ماننے کا نام بھی وہم رکھا جا سکتا ہے اور یہ کہ فرشتوں کے وجود کا مسئلہ ایسا باریک مسئلہ ہے کہ انسانی عقل اسکی تہ تک نہیں پہنچ سکتی جسکے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہیں کہ ان کے متعلق ہم بحث نہیں کر سکتے۔ ان کے متعلق بحث کرنا آسمانی کتب کا کام ہے۔ پس باوجود مسٹر امیر علی صاحب کے ایسے صریح بیان کے پروفیسر رام دیو صاحب کا یہ بیان فرمانا کہ مسٹر امیر علی صاحب قرآن میں جو فرشتوں کا ذکر ہے اسے محمد صاحب کا وہم قرار دیتے ہیں ایک نہایت ہی حیرت انگیز بات ہے۔

سید امیر علی صاحب اور کثرت ازدواج۔

تیسری بات جو پروفیسر رام دیو صاحب نے سید امیر علی صاحب کی طرف منسوب کی ہے یہ ہے۔ کہ کثرت ازدواج زناکاری ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ حوالہ بھی ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ پہلے دو حوالے۔ سید امیر علی صاحب نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ کثرت ازدواج زناکاری ہے۔ اور یہ کہ اس امر کے متعلق اسلام کی تعلیم ناقص ہے۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ سید امیر علی صاحب کی کتاب میں بعض ایسے فقرات ملتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کثرت ازدواج مہذب ممالک کے لوگوں کے لئے درست نہیں۔ اور قابل اعتراض ہے۔ مگر انکی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساتھ ہی یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔ پس انہوں نے جو کچھ بھی کثرت ازدواج کے خلاف لکھا ہے وہ گو غلط ہو مگر اسلام پر حملہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ اسے اسلام کا ہی حصہ قرار دیتے ہیں۔ مسٹر امیر علی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک نکاح کے متعلق اسلام کی دو تعلیمیں ہیں۔ ایک تعلیم تو غیر تعلیم یافتہ زمانوں اور ملکوں کے لئے یا بعض مجبوریوں کو جو انسان کو پیش آ جاتی ہیں۔ مد نظر رکھ کر دی گئی ہے اور ایک تعلیم تہذیب کے زمانہ کے لئے اور مہذب ممالک کے لئے ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس باب کو جس میں عورتوں کے متعلق اسلام کی تعلیم بیان کی ہے۔ شروع ہی اس فقرہ سے کیا ہے۔ "تمدنی ترقی کے بعض رجحا

جس کو تمام فرقہ ہائے اسلام نے الگ سمجھا ہے۔ کسی ایک فرقے نے بھی کبھی ایک مذہبی عالم واقف شریعت اور ماہر تسلیم کیا ہو۔ مثلاً سید امیر علی صاحب ہیں۔ انکی تمام تر عزت و شہرت انکی قانونی قابلیت کی وجہ سے ہے یا سیاسی کی وجہ سے۔ اور اب تو مسلمان ان کو سیاسی لیڈر بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور مسٹر خدا بخش صاحب۔ کو بھی رنگ میں بھی مسلمانوں میں کوئی عظمت حاصل نہیں ہوئی۔ اور دوسرے صاحبان جن کے پروفیسر صاحب نے نام لکھے ہیں۔ وہ خود آپکے معیار کے مطابق بھی پورے نہیں اترتے۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی تائید میں کوئی کتاب نہیں لکھی۔ پس اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ کسی مذہب کے کسی معتقد عالم کا قول اس مذہب کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے تو بھی ان لوگوں کے اقوال اسلام کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ لوگ مذہبی عالم کبھی بھی تسلیم نہیں کئے گئے۔ اور کبھی بھی مذہبی امور کے تصفیہ میں ان سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ اگر انہیں سے بعض نے اسلام کے متعلق کتب بھی لکھی ہیں۔ تو اس سے بھی یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ یہ اسلام کے علماء سیاسی ہیں اور اس کے نمائندہ ہیں۔ نمائندہ تو دوسروں کے تسلیم کرنے سے ہوتا ہے نہ کتاب لکھ دینے سے۔ اگر کوئی شخص آریہ مذہب کے متعلق کوئی کتاب لکھ دے۔ تو کیا وہ اس کا نمائندہ کہلانے لگ جائیگا۔ کسی قوم کا نمائندہ تو وہی ہے جس کو وہ قوم خود اپنا نمائندہ مقرر کرے یا تسلیم کرے۔ ان لوگوں کو کب مسلمانوں نے اپنا مذہبی نمائندہ تسلیم کیا کہ ان کا قول اسلام کے خلاف حجت ہو۔

یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہئیے۔ کہ ان صاحبان کو اسلام کی تائید میں کتب لکھنے کے لئے اہل اسلام نے نہیں کہا کہ یہ کتب اہل اسلام کی طرف سے سمجھی جاویں نہ ان کی کتب کے شائع ہونے پر ان کو اسلام کی صحیح ترجمانی کرنے والا قرار دیا گیا ہے پس صرف اس وجہ سے کہ کسی شخص نے اسلام کی تائید میں کتاب لکھی ہے۔ اس شخص کو اسلام کا نمائندہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ اس کی کتاب کو اسلام کی صحیح ترجمانی کہا جا سکتا ہے جو آریہ سماج میں بیسیوں مصنف ہیں۔ پروفیسر صاحب کبھی جائز نہیں رکھینگے کہ ان میں سے ہر ایک کو آریہ سماج کا نمائندہ قرار دیا جائے یا ان کی ذاتی رائے کو مد نظر رکھ کر آریہ سماج پر حملہ کیا جائے۔ رائے اسی شخص کی حجت ہو سکتی ہے جو کسی مذہب کا بانی ہو۔ یا کسی جماعت نے خود اسکو اپنا نمائندہ منتخب کیا ہو یا اسکے رائے ظاہر کرنے کے بعد سب نے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق کی ہو۔

کسی بات کی تردید نہ کرنا اسکو صحیح تسلیم کرنا نہیں ہوتا

پروفیسر صاحب کا یہ (کہنا) بھی کہ لوگوں نے اسکی تردید کیوں نہ کی۔ پس تردید نہ کرنا اور اس شخص کو مرتد نہ قرار دینا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ اسکو صحیح تسلیم کر لیا گیا۔ درست نہیں ہر مخالف رائے کا رد کرنا ضروری نہیں ہوتا نہ ہر بات جس کو رد نہ کیا جائے صحیح تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اگر ہر ایک مخالف رائے کا رد کرنا ضروری ہو تو دنیا میں اندھیر پڑ جائے۔ اور اسقدر فضول تصنیف ہو کہ جس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ کیا پروفیسر صاحب کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج میں ہر اس بات کا جو ان کا کوئی ممبر غلطی سے کہہ بیٹھے۔ رد کیا جاتا ہے۔ اور اخبارات کے ایک ایک مضمون کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ یہ دعویٰ دنیا کا کوئی [illegible] بھی نہیں کر سکتا کہ اسکے افراد میں سے ہر ایک نے جو خیالات ظاہر کئے ہوں۔ ان سب کا بالاستیعاب رد کیا جاتا ہے۔ بیسیوں باتیں کسی وجہ سے ناقابل التفات خیال کی جاتی ہیں۔ اور بیسیوں تحریریں ان لوگوں کی نظر سے جو جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہیں پوشیدہ رہتی ہیں۔ پس انکار نہ کرنے کو ان کے مسلم ہونے کی دلیل قرار دینا بالکل غلط بات ہے۔ پروفیسر صاحب نے اس دلیل کی تائید میں ایک مثال دی ہے کہ اگر کسی شخص کا وکیل عدالت میں کوئی بات بیان کرے۔ اور پھر موکل اس کا انکار نہ کرے۔ تو عدالت کے نزدیک وہ بات موکل کی طرف سے کہی جائیگی۔ لیکن یہ مثال غلط ہے۔ کیونکہ وکیل تو اس خاص کام کے لئے موکل مقرر کرتا ہے۔ اور خود اُسے اپنا ایجنٹ سمجھتا ہے۔ پھر اپنی بجائے کسی معتبر کی موجودگی میں اس سے کام لیتا ہے۔ یہاں انمیں سے کونسی بات پائی جاتی ہے۔ اگر مسلمانان عالم نے سید امیر علی صاحب یا کسی دوسرے مصنف کو اپنی طرف سے باقاعدہ مقرر کیا ہوتا۔ تو تب بیشک بشرط اظہار ان پر لازم آتا۔ کہ ان کی ہر ایک بات کو جو ان کے منشاء کے خلاف کہیں رد کریں۔ لیکن جب یہ بات ہی نہیں تو پھر اس مثال سے پروفیسر صاحب کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

سید امیر علی صاحب کی کتاب کی تردید کیوں نہ ہوئی

پروفیسر صاحب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ یہ کتاب انگریزی میں لکھی گئی ہے۔ اور جس وقت یہ کتاب لکھی گئی ہے اس زمانہ میں مختلف فرقوں کے وہ لوگ جو مذہب سے واقف تھے۔ اس زبان سے ناواقف تھے۔ اور نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان تک پہنچی تھی۔ پس ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب یا اسی قسم کی اور کتب جو انگریزی میں لکھی گئی ہوں کی تردید نہ ہونا یا ان کے لکھنے والوں کے اسلام کے نمائندہ ہونے سے انکار نہ کیا جانا اس امر کا ثبوت نہیں قرار پا سکتا کہ ان کا مضمون درست ہے۔ یا یہ کہ وہ شخص ان لوگوں کا نمائندہ ہے۔

پروفیسر صاحب کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے۔ کہ مسلمان ہمیشہ سے ان عقائد کے مخالف ہیں۔ اور اس قسم کی کتب کے چھپنے کے بعد بھی مخالف رہے ہیں۔ پس جب وہ مخالف خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ تو پھر کسی اور تردید کی انکو کیا ضرورت تھی۔ ہر ایک عقلمند انسان خیال کر سکتا تھا کہ جب انمیں اسقدر اختلاف رائے ہے۔ تو ایک دوسرے کا نمائندہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خود مصنف کتاب نے اپنے نمائندہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ تو پھر باوجود مسلمانوں میں مخالف خیال کی موجودگی کے اسکی نمائندگی کا انکار کرنا ایک حماقت ہوتی۔ اور کیا ہوتا۔ اگر کوئی شخص ان کی نمائندگی کا انکار کرتا تو کیا سید امیر علی صاحب اس امر پر ہنستے یا نہ ہنستے۔ اور کیا جواب میں یہ نہ کہتے کہ میں نے کب تمہارا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

مسلمانوں کا نمائندہ ہونے سے سید امیر علی صاحب کا انکار

مجھے تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب سید امیر علی صاحب کو مسلمانوں کا نمائندہ قرار دے رہے ہیں۔ اور سید امیر علی صاحب اپنی کتاب میں اس عہدہ سے انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ متعدد جگہ لکھتے ہیں کہ اسوقت مسلمان اسلام کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور صحیح اسلام ان میں نہیں پایا جاتا اور یہ کتاب جیسا کہ وہ خود اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ انھوں نے مسلمانوں کو بزعم خود حقیقی اسلام سمجھانے کے لئے لکھی ہے نہ کہ ان کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے۔ چنانچہ وہ

لکھتے ہیں: "یہ قیاس بجا ہو گا کہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن کو نافذ ہو گا۔ خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے یا یوں کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب اصول سے اس امید سے لکھی گئی کہ ہندوستان کے مسلمان انگریزی بے پناہ طاقت کے زیر نگرانی دوبارہ عقلی اور اخلاقی زندگی حاصل کریں" یہ عجیب قسم کا وکیل ہے۔ جو اپنی تقریر کا مخاطب جج کی بجائے موکل کو بناتا ہے۔ سید صاحب کے یہ فقرات بتاتے ہیں کہ آپ خود کو تائید کنندہ جج خیال کرتے ہیں۔ نہ کہ مسلمانوں کا وکیل۔

سید صاحب کی نمائندگی کا انکار کیا گیا۔

یہ بات بھی درست نہیں کہ سید صاحب کی نمائندگی سے انکار نہیں کیا گیا۔ گو کبھی بھی ان کا نام لیکر ان کو مخاطب نہ کیا گیا ہو۔ مگر ان کے جن مضامین کی طرف پروفیسر صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ ان کا رد واقف کاران اسلام کی طرف سے پچھلے تیس سال کے عرصہ میں ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ پس جب ان مضامین کو رد کیا جاتا رہا ہے تو یہی سید صاحب کے مذہبی نمائندہ ہونے کا رد ہے۔ ان مضامین سے ایک بھی مضمون نہیں جس کا رد نہ کیا گیا ہو۔

مگر میں پروفیسر صاحب کے اس مطالبہ کو بھی کہ خاص اس کتاب کو مد نظر رکھ کر سید صاحب کی مخالفت کی گئی ہو۔ پورا کئے بغیر نہیں جانا چاہتا۔ اور سید صاحب کی اپنی شہادت اس بارہ میں پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ان کا وہ فقرہ ہے جو انہوں نے اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "وہ مخالفت جو اس کتاب کی ہوئی ہے۔ اس نے یہ فائدہ بھی دیا ہے۔ کہ وہ خیالات جو اس کے ذریعہ سے اگلی نسلوں میں پیدا کرنے مد نظر تھے ان کا اثر اور بھی بڑھ گیا ہے" اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید صاحب کی اس کتاب پر مخالفت کی گئی تھی۔ پس پروفیسر صاحب کا یہ خیال بھی غلط گیا۔ کہ سید صاحب کی نمائندگی کا انکار کیوں نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ سید صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ ان کی کتاب کے شائع ہونے ہی سے غلط خیالات کو رد کر دیا گیا تھا۔ پس ان کی نمائندگی کا انکار ہو چکا ہے۔ سید صاحب کے اس فقرہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب بحیثیت نمائندہ اہل اسلام نہیں لکھی تھی۔ بلکہ اپنے چند خیالات کو پھیلانے کے لئے یہ کتاب لکھی تھی۔ اگر پروفیسر صاحب کہیں کہ تمام اہل اسلام نے باتفاق ان کے نمائندہ ہونے سے انکار نہیں کیا تو میں عرض کروں گا کہ کیا [illegible] مولوی راج صاحب کے اقوال کا رد ویدک دھرم کے ہر ایک ماننے والے نے کیا ہے۔ انکار کے لئے اسی قدر کافی ہوتا ہے کہ بعض لوگ اپنے اصل عقائد سے بلا استثناء [illegible] اور ان خیالات سے اپنی براءت کر دیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر فرد ان کا انکار کرے۔ اور یہ بات سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام کے متعلق خود ان کے اپنے بیان سے ثابت ہو چکی ہے۔

پروفیسر صاحب ایک اور دھوکے میں

پروفیسر صاحب ایک اور بہت بڑے دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ وہ ایک شخص کی غلطی سے تمام لوگوں پر حجت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خواہ کوئی شخص کسی قوم کا نمائندہ بھی ہو اس کی بات کا اثر اس سے مخالف خیال کے لوگوں پر نہیں ہو سکتا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ جو شرائط پروفیسر صاحب نے بتائی ہیں وہ بھی پائی جائیں تو بھی اس کی بات اس کے ہم مذہبوں پر حجت ہو سکتی ہے تو بھی

پروفیسر صاحب کی دلیل بالکل بے وزن ہے۔ کیونکہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اس وقت بیسیوں فرقے ہیں۔ جس طرح ویدک کی طرف منسوب ہونے والے بیسیوں فرقے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ایک قوم کا نمائندہ بھی ہو۔ تب بھی اس شخص کا قول زیادہ سے زیادہ اس کی قوم پر حجت ہو گا۔ نہ کہ اس مذہب کے تمام پیروان پر خواہ وہ اس سے اختلاف ہی کیوں نہ رکھتے ہوں۔ چنانچہ خود پروفیسر صاحب اپنے مضمون میں اس امر پر زور دیتے ہیں کہ گو کوئی آریہ سماج کا عقیدہ آریہ سماج کے اصول سے منحرف نہیں ہے۔ اور ہندو مذہب میں اختلاف ویدک دھرم کے خلاف دلیل نہیں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے سوا دوسرے ہندو فرقوں کے اقوال کو ویدک دھرم کے خلاف حجت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ وہ لوگ بھی وید کو مانتے ہیں۔ پس اگر وید کے ماننے والے مختلف فرقوں میں سے بعض لوگوں کا یہ تسلیم کرنا کہ وید سے بڑھ کر اور علوم بھی ہیں۔ جن کو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ ویدک دھرم کے خلاف اس لئے دلیل نہیں کہ ان کا کہنے والا پروفیسر رام دیو صاحب کا ہم خیال نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ پھر کس سبب سے ایک ایسے شخص کا خیال جو زیادہ سے زیادہ اسلام کے کسی ایک فرقہ کا لیڈر کہلا سکتا ہے اسلام کے خلاف حجت قرار دیا جائے۔ اگر اس کا قول حجت ہو گا۔ تو پھر وید کے ماننے والے فرقوں میں سے کسی ایک برادری وہ شخص کا قول بھی ویدک دھرم اور وید کے دھرم کے تمام ماننے والوں کے خلاف حجت ہو گا۔ اگر پروفیسر رام دیو صاحب کے نزدیک مسٹر تلک، پنڈت درگا دتا جوشی اور راؤ بہادر وید ماکرنا ایک صاحبان جیسے ویدک دھرم کے پیروؤں کے اقوال جو ویدک دھرم کے بعض اصول کی کمزوری پر دلالت کرتے ہیں۔ صرف اس وجہ سے قابل سند نہیں ہیں کہ یہ لوگ آریہ سماجی نہیں ہیں۔ تو میں پروفیسر صاحب سے سوال کرتا ہوں۔ کہ کیوں سید امیر علی صاحب اور مسٹر خدا بخش صاحب کے ایسے اقوال جو اسلام کے خلاف ہوں۔ اسلام کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں بھی ویدک دھرم کے ماننے والوں کی طرح کئی فرقے ہیں۔ کیا ہم بھی پروفیسر صاحب کی طرح نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلام کا کوئی شخص اسلامی اصول سے اختلاف نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسلامی فرقوں میں سے کوئی شخص اسلامی اصول سے اختلاف ظاہر نہیں کرتا۔ پروفیسر صاحب کے مضمون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج اور ویدک دھرم میں امتیاز نہیں کر سکتے اور اسی طرح اسلامی فرق اور اسلام میں امتیاز نہیں کر سکے۔

غرض اگر پروفیسر صاحب کی بیان کردہ دلیل کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی وہ اسلام کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نہ تو وہ لوگ جن کے حوالہ جات پروفیسر صاحب نے نقل کئے ہیں اسلام کے مذہبی نمائندہ ہیں۔ اور نہ ان کو مسلمانوں نے کبھی مذہبی علماء میں شامل کیا ہے نہ ان لوگوں نے مسلمانوں کی طرف سے مذہبی نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ان کے مذہبی خیالات کو مسلمانوں نے کبھی صحیح تسلیم کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ ان کے خلاف عقیدہ رکھتے رہے ہیں۔ اور ان کے خیالات کی عام طور پر بھی اور ان کی کتب کو مد نظر رکھ کر بھی تردید ہوتی رہی ہے پس ان لوگوں کا بیان انہی کے خلاف تو دلیل ہو سکتا ہے باقی مسلمانوں یا اسلام کے خلاف کسی صورت میں بھی حجت نہیں ہو سکتا اور اگر ان کا قول باوجود تمام مذکورہ بالا وجوہ کے اسلام کے خلاف حجت ہو سکتا ہے تو پھر بعض ہندو صاحبان کے وہ اقوال بھی جو کہ انہوں نے اپنے مضمون میں [illegible] ہیں۔ ویدک دھرم کے

میں ایک مرد کا بہت سی عورتوں سے تعلق ایسا فعل ہے جس سے بچا نہیں جا سکتا۔" اسی باب میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "اس امر کو ہمیشہ زیر نظر رکھنا چاہیئے کہ کثرت ازدواج حالات پر منحصر ہے جعلی زنا کاری اور سوسائٹی کی بعض حالتوں میں عورتوں کو فاقہ کشی اور تباہی سے بچانے کے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے۔" پھر وہ لکھتے ہیں کہ "جس جگہ ایسے ذرائع جن سے عورتیں اپنا گذارہ آپ کر سکتی ہیں مفقود ہوں۔ وہاں کثرت ازدواج ضرور قائم رہیگی۔" ان فقروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سید امیر علی صاحب اگر ایک طرف بعض ممالک اور بعض زمانوں کے لئے کثرت ازدواج کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں تو دوسری طرف بعض ممالک اور بعض حالات میں اسکو ضروری بھی قرار دیتے ہیں۔ ایسی ایسی صورت میں یہ کہنا کہ وہ کثرت ازدواج کو زنا کاری قرار دیتے ہیں ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ گو سید امیر علی صاحب نے کثرت ازدواج کو بعض حالتوں میں جائز رکھا ہو۔ مگر جبکہ ان کے نزدیک بعض حالتوں میں یہ تعلیم ناپسندیدہ ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے نزدیک اسلام کی تعلیم ناقص ہے کیونکہ وہ صرف بعض زمانوں کے لئے اور بعض ممالک کے لئے محدود ہو گئی یہ سوال سید امیر علی صاحب پر ضرور پڑ جاتا اگر یہ ثابت ہو سکتا کہ ان کے نزدیک اسلام کا صرف یہی حکم ہے کہ کثرت ازدواج ضرور کیا کرو یا یہ کہ انکے نزدیک اسلام کہتا ہے کہ ہر حالت میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنی ہی پسندیدہ ہوں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا یہ عقیدہ نہیں وہ اگر مہذب ممالک میں ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا حکم دیتے ہیں تو ان کا یہ باعث نہیں کہ وہ اس تعلیم کو اپنی عقل کے رو سے درست سمجھتے ہیں اور قرآن کریم کی تعلیم میں نقص نکالتے ہیں بلکہ اس کا باعث جیسا کہ خود انکی تحریر سے ظاہر ہے یہ ہے کہ انکے نزدیک اسلام ہی یہ تعلیم دیتا ہے کہ کثرت ازدواج کا حکم وقتی ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہر حالت اور ہر زمانہ کے مطابق ہے۔ اور اسی کی تائید میں وہ ایک کثرت ازدواج کا مسئلہ بھی پیش کرتے ہیں جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے مناسب حال تعلیم دی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احکام کی وسعت ان کے مفید اور نفع رسان ہونے کا بہترین ثبوت ہوتی ہے۔ اور یہ قرآن کریم کے احکام کی خصوصیت ہے۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے۔" چنانچہ وہ ایک بیوی پر اکتفا کرنے کو قرآن کریم سے ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "چونکہ احساسات کے معاملہ میں کامل عدل ناممکن ہے اسلئے قرآن کریم کا فتویٰ کثرت ازدواج کے متعلق قریبا حرمت کا ہی حکم رکھتا ہے۔" ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک اگر ایک بیوی پر اکتفا کرنا بعض حالتوں میں ضروری ہے تو اسے بھی وہ قرآن کریم کا ہی حکم ثابت کرتے ہیں

مذکورہ بالا خیال کی تائید میں ان کے یہ حوالجات بھی پیش کئے جا سکتے ہیں وہ کثرت ازدواج کی رسم کے قانوناً مٹ جانے کی خواہش کرتے ہوئے لکھتے ہیں "لیکن یہ منسوخی صرف حقیقت پر نگاہ رکھنے اور رسول کریم کی تعلیم کے صحیح معنے سمجھنے کا ہی نتیجہ ہو سکتی ہے۔" اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ "وہ اسبات کی اُمید کی جاتی ہے کہ جلد ہی ایک عام مجلس علماء اسلام کی فیصلہ کر دیگی کہ غلامی کی طرح کثرت ازدواج بھی اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔" ان حوالجات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید امیر علی صاحب (۱) کثرت ازدواج کو بلا شرط برا نہیں کہتے۔ بلکہ بعض حالتوں میں اسکو ضروری قرار دیتے ہیں (۲) اگر وہ ایک بیوی پر اکتفا کرنے کو مہذب سوسائٹی میں ضروری سمجھتے ہیں اور کثرت ازدواج سے اس حکم کو برا سمجھتے ہیں تو اس سے اسلام کی کسی تعلیم کو ناقص نہیں قرار دیتے۔ بلکہ انکے نزدیک یہ بھی اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ کثرت ازدواج اصل میں بری ہے فقط خاص حالات میں جائز ہے۔ پس ان حوالہ جات کی موجودگی میں پروفیسر صاحب کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ سید امیر علی صاحب کے نزدیک اسلام کی تعلیم کے خلاف کثرت ازدواج زنا کاری ہے۔ وہ نہ تو کثرت ازدواج کو ہر حالت میں برا کہتے ہیں اور نہ ایک بیوی پر اکتفا کرنے کو قرآن کریم کی تعلیم سے جدا ہو کر مستحسن قرار دیتے ہیں۔ انکی تحریر کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم ناقص ہے۔ اور ہر زمانہ کے لئے نہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے ہر زمانہ کے مطابق حال تعلیم دی ہے۔ اور یہ دونوں مضمون ایک دوسرے کے ایسے ہی مخالف ہیں۔ جیسا کہ نور اور ظلمت۔ پھر معلوم نہیں کہ پروفیسر صاحب نے دونوں باتوں کو ایک کیونکر سمجھ لیا۔

تعجب ہے کہ پروفیسر صاحب کو سید امیر علی صاحب کی اس تحریر میں کہ اسلام نے مختلف حالات کے مناسب مختلف احکام دئیے ہیں۔ یہ بات تو نظر آ گئی کہ وہ اسلام کے بعض احکام کو ناقص سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کا خیال ادھر نہیں گیا کہ انہوں نے خود ایسی ہی بات آریہ سماج کی نسبت اپنے مضمون میں لکھی ہے وہ لکھتے ہیں۔ کہ آریہ گزٹ نے اگر یہ لکھ دیا کہ گرے ہوئے لوگ دو بیاہ کر سکتے ہیں تو اس کا آریہ سماج کے کسی عقیدہ کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی۔ بھگوان دیانند نے بھی شودروں کے لئے دو بیاہ جائز قرار دیا ہے۔ اب وہ بتائیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اگر پنڈت دیانند صاحب لکھ دیں کہ دو بیاہ بعض قوموں کے لئے جائز ہے۔ اور بعض کیلئے نہیں۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پنڈت دیانند صاحب کے نزدیک ویدک تعلیم میں نقص ہے لیکن اگر سید امیر علی صاحب یہ تحریر کریں کہ اسلام نے مختلف حالات کے مناسب حال تعلیم دیکر اپنی تعلیم کو ہر حالت اور ہر زمانہ کے لئے مکمل کر دیا ہے۔ تب امیر علی صاحب کی یہ تحریر انکو اسلام پر اعتراض کرنے کے مترادف ہے اور گویا یہ معنے ہیں کہ وہ اسلام کے بعض احکام کو ناقص قرار دیتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

ناواقف کون ہے؟

اب میں پروفیسر صاحب کے اصل مضمون کا جواب دے چکا ہوں۔ لیکن میں اپنے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے پروفیسر صاحب کے ایک اور اعتراض کا بھی جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ لکھتے ہیں کہ مسٹر لالہ لاجپت رائے صاحب کے اس قول سے کہ بعض ہندو اصول پندرہ سو برس سے ہندوؤں کی تباہی کا موجب ہیں جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ ہندو مذہب کے اصول سے انکو مخالفت ہے۔ یہ اسبات کی علامت ہے کہ وہ ہندو مذہب سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ لالہ لاجپت رائے ہی نہیں تمام آریہ سماج اس امر کا قائل ہے کہ ہندو مذہب کی موجودہ حالت قابل تعریف نہیں۔ پروفیسر رام دیو صاحب کے اس اعتراض کے متعلق میرے لئے اسی قدر کہہ دینا کافی ہے کہ میری تحریر سے ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ میں ہندو مذہب سے واقفیت نہیں رکھتا لیکن پروفیسر صاحب کی تحریر سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ پروفیسر صاحب کو اس تحریر سے بھی ناواقفیت ہے جس کا وہ جواب لکھنے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ نہ لالہ لاجپت رائے صاحب کا وہ قول ہے جو پروفیسر صاحب بیان کرتے ہیں اور نہ میرا وہ استدلال ہے جس پر پروفیسر صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے صاحب کا یہ قول نہیں کہ ہندو مذہب کے بعض خیال پندرہ سو سال سے ہماری تباہی کا موجب ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہ قول ہے کہ خواہ پرانے زمانہ کی نسبت یہ اعتراض درست نہ ہو کہ ہندوستانی قدرت کی طاقتوں سے مرعوب ہیں مگر پندرہ سو سال سے تو ضرور یہ خیال ہماری تباہی کا موجب ہو رہا ہے اور میرا یہ

استدلال نہ تھا کہ الراجپت کے صاحب ہندوؤں کی موجودہ حالت کو ناقابل تسلی سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ تھا کہ وہ موجودہ حالت ہی کو ناقابل تسلی نہیں سمجھتے۔ بلکہ پچھلی حالت کی نسبت بھی ان کو شک ہے۔

الراجپت کے صاحب نے اس فقرہ میں خواہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور خواہ کا لفظ ہمیشہ دو ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جب کسی مخالفت ہو اور اس کے قول کی تردید کرنی ہو تو اسجگہ اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس جگہ گو میں ابھی چھیڑنا نہیں چاہتا اور جب اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ لفظ استعمال کیا جائے اور کسی قول کی تردید نہیں۔ بلکہ تصدیق مد نظر ہو۔ تو اس جگہ اس لفظ کے معنے شک کے ہوتے ہیں۔ اور الراجپت کے صاحب نے اس فقرہ میں پچھلی صورت میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ انکے نزدیک یہ بات ثابت شدہ نہیں ہے کہ کبھی پچھلے زمانہ میں ہندو لوگ قوانین قدرت کے استعمال کرنیوالے اور سائنس کے موجد ہوں اور یہ لوگ تمام علوم کا سر چشمہ ہیں۔

قرآن کریم پر اعتراض کرنے کی اجازت اور بعض ضروری امور

پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں اس بات کی بھی اجازت چاہی ہے کہ وہ قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق کچھ اعتراضات شائع کریں۔ جن کا جواب میں شائع کروں پھر وہ مضامین کتابی صورت میں شائع کئے جاویں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ پروفیسر صاحب نے میری تحریر کے مطابق اس طریق کو اختیار کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے اور یہی بات یہی ہے کہ کسی مسئلہ کی تحقیق اسی طریق پر ہو سکتی ہے کہ اس کے صدق و کذب کو مشاہدہ یا دلائل کے ذریعہ سے دیکھا جاوے نہ اس طرح کہ زید و بکر کے اقوال کو سند لیا جائے۔ زید و بکر کے اقوال سند نہیں ہوتے۔ ہاں کبھی بطور تائیدی دلائل کے استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن پیشتر اسکے کہ وہ اس کام کو شروع کریں بعض امور کا تصفیہ ضروری ہے۔ تاکہ بات شروع ہو کر ضائع نہ ہو جائے۔ اور وہ امور سوال و جواب اور انکی اشاعت کے طریق کے متعلق ہیں۔ میں اسجگہ اپنی رائے ظاہر کر دیتا ہوں۔ اگر ان میں کوئی ایسی بات ہو جو ناواجب ہو یا مثلاً ایک فریق کو اس سے کوئی خاص فائدہ پہنچتا ہو تو وہ اسکی نسبت تحریر فرماویں۔ انکی اصلاح ہو سکتی ہے۔ میری رائے یہ ہے۔

۱۔ چونکہ اعتراضات کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا ہے کہ ان کا ختم ہونا ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ اعتراض ہر ایک شے پر ہو سکتا ہے۔ اسلئے اس سلسلہ کو ناواجب طوالت سے بچانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف جو اعتراض رکھتے ہوں۔ انہیں سے تین اعتراض جو انکے نزدیک سب سے مضبوط اور لاینحل ہوں۔ چن لیں اور انہی کو پیش کریں۔ یہ نہیں کہ سوال کے بعد سوال کا سلسلہ شروع ہو جائے۔

۲۔ بعض سوال بہت وسیع ہوتے ہیں۔ اور انکی جزئیات سینکڑوں ہوتی ہیں۔ انکے متعلق بھی یہ قاعدہ رہنا چاہیئے۔ کہ جزئیات بھی تین سے زیادہ نہ بھیجی جاویں۔ مثلاً یہ کہ قرآن کریم پر یہ اعتراض ہو کہ اسمیں بعض باتیں خلاف قانون قدرت کے ہیں۔ تو اس اعتراض کی مثالیں انتخاب کرتے وقت بھی یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ سب سے صاف اور واضح تین مثالیں چن لی جائیں۔ نہ کہ ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ اعتراضات کا شروع ہو جائے۔ کیونکہ جب سب سے زیادہ واضح اعتراض کا جواب ہو گیا۔ تو دوسری مثالوں کا جواب بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ موجود ہی ہو گا۔ اور یہ طریق وقت کو بچانے کے لئے ایسے سلسلہ تحریرات میں مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے جیسے کہ ایک فریق کا کام صرف اعتراض کرنا اور دوسرے کا کام صرف جواب دینا ہو۔

۳۔ اگر یہ طریق آپ کو منظور نہ ہو۔ تو پھر یہ تجویز کیا جائے کہ ایک سوال میں بھی بطور الہامی ہونے پر اعتراضات ہوں۔ اور آپ کی طرف سے قرآن کریم کے الہامی ہونے پر تو گویا ایک فریق پر برابر کی ذمہ داری ہے۔

۴۔ سوال و جواب کا طریق یہ ہو کہ معترض اپنا اعتراض پوری وضاحت اور تشریح کے ساتھ شائع کرے۔ اسکا جواب شائع کرایا جائے پھر معترض اس جواب پر اپنی جرح شائع کر دے۔ اس کے بعد مجیب اس کا جواب شائع کر دے۔ اور اس مسئلہ کو ختم سمجھا جائے۔

۵۔ تینوں اعتراضات جو پیش کئے جاویں۔ انکی نسبت فیصلہ کیا جائے کہ آیا ایک ہی دفعہ پیش کئے جاویں یا علیحدہ علیحدہ۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہو گا کہ تینوں اکٹھے پیش کئے جاویں۔ اور انکے جواب بھی اکٹھے دئے جاویں۔ پہلے ایک سوال کا جواب اور اس پر تنقید اور پھر اس کا جواب شائع ہو۔ پھر دوسرے کو لیا جائے پھر تیسرے کو۔

۶۔ یہ انتظام کیا جائے کہ دونوں فریق کے مضامین ایک ہی اخبار میں شائع ہوں اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اخبار میں اپنی طرف سے یہ تفصیل پیش کرتا ہوں۔ الفضل میں مضامین کے علاوہ پروفیسر صاحب کے ان مضامین کو جو اس سلسلہ میں لکھیں گے۔ مکمل طور پر شائع کر دیا کرے گا۔ اور پروفیسر صاحب بھی آریہ اخبار میں اپنے مضامین شائع کرائیں۔ ساتھ ہی یہ انتظام بھی کر دیں کہ وہ میرے مضامین کو بھی جو اس سلسلہ میں لکھیں۔ تمام شائع کر دیا کرے۔ اگر بہ نسبت ان کے خیال ہو کہ انکے صفحات میں اس سلسلہ مضامین کے شائع ہونے کی گنجائش نہ ہو تو یہ انتظام کیا جائے کہ ایک ضمیمہ طبع کرا کے اخبار کے ساتھ شائع کرایا جائے۔ مضامین بھی پہلے طور پر شائع ہوں۔ اور سب سے بھی ضمیمہ کا خرچ [illegible] یا کوئی ایسی جماعت جسے اس مذہبی تحقیق سے دلچسپی ہو۔

۷۔ اگر کتابی صورت میں مضامین شائع کئے جاویں تو کسی کو اختیار نہ ہو گا کہ مضامین کے متعلق اپنی طرف سے کچھ لکھے یا مضامین میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرے۔ اس صورت میں بھی بہتر ہو گا کہ دونوں فریق کے متحدہ انتظام کے ماتحت مضامین شائع کئے جاویں اور دونوں فریق خرچ کے برابر کے حصہ دار ہوں۔ اور بعد میں کتب کو تقسیم کر لیا جائے۔

۸۔ مضامین کی تحقیق کا یہ طریق ہو گا کہ کسی کلام کے معنے کرتے وقت یا خود اس کلام کا سباق سباق حجت ہو گا یا اس کتاب کا محاورہ یا لغت یا قواعد صرف و نحو اور معانی یا محاورہ زبان یا ایسے علوم جو تمام دنیا میں تسلیم ہوتے ہیں۔ مثلاً تاریخ و جغرافیہ ہندسہ وغیرہ۔ اور ان علوم کی بات اسی طرح پر قابل سند ہو گی جس طریق پر کہ علوم متعلقہ کی باتیں سند ہوتی ہیں۔

۹۔ کسی مضمون کا جواب تین مہینے تک دیر کر کے شائع ہوا اگر اس کو زیادہ دیر لگے تو وہ سلسلہ ختم سمجھا جائیگا۔ میرے نزدیک تو یہ امور ایسے بدیہی اور ظاہر ہیں کہ ان پر پروفیسر صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہے تو وہ اسے پیش کر دیں۔ اور اگر کوئی بات قابل اعتراض نہیں تو پھر کسی اخبار کا انتظام کر کے اپنے اعتراضات قرآن کریم کے الہامی ہونے کے متعلق شائع کرا دیں۔ پھر میں ان کا جواب شائع کرا دوں گا۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

[illegible] نے [illegible] کے [illegible] مطبع [illegible] قادیان میں [illegible] چھپوا کر [illegible] شائع کیا۔

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ✿ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۶۲ | مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق یکم جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ مبارک
[illegible]
خطبہ جمعہ
[illegible]
اشتہارات

مدینۃ المسیح

۷۔ فروری بروز دوشنبہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح مبارک ہوا۔ خطبہ نکاح مکرم مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلکش انداز میں پڑھا۔ مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ خطبہ نکاح کے بعد حاضرین میں خرما تقسیم کئے گئے۔ اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے دلہن کے وہ اشعار پڑھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے حق میں دعائیں فرمائی ہیں۔ دس بجے تک یہ مجلس مسرت رہی۔

اس موقعہ پر اخبار الحکم۔ فاروق اور الفضل کی طرف سے مبارکباد کے اعلان شائع ہوئے۔

بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح مختلف احباب نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✿ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع

مبارک! مبارک!! مبارک!!!

۷۔ فروری ۱۹۲۱ء وہ مبارک دن ہے جبمیں ہمارے مخدوم و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص اور پرانے صحابی جناب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی دختر نیک اختر جنابہ مریم سلیم صاحبہ کو اپنی زوجیت کا فخر بخشا۔ اور اس طرح ایک مخلص گھرانہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے ایسا تعلق پیدا ہو گیا۔ کہ اسپر وہ جسقدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کرے کم ہے۔

اس خوشی اور مسرت کے موقع پر ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان مسیح موعودؑ کی خدمت میں دلی اخلاص اور مسرت آمیز جذبات کے ساتھ

مبارکباد

(منجانب ایڈیٹر)

جناب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب اور ان کے تمام خاندان کو ساری جماعت کی طرف سے

پیغامِ تہنیت

پیش کرتے ہیں۔

اس ساعت سعید کے متعلق نائب ایڈیٹر الفضل نے حسب ذیل نغمہ موزون کیا۔

نغمۂ شادی

بوقت صبح ہاتف نے ندا دی
کہا ابن مسیحا کی ہے شادی

مبارک باد اے ابن مسیحا
مبارک ہو تجھے دنیا کی شادی

محمد مصطفےٰ کی پاک سنت
جو مردہ تھی وہ اب تو نے جلادی

تجھے شادی یہ شادی نسبت ہے دل
حریفوں سے کہ ہے یہ روسیاہی

میں کہہ سکتا ہوں کیا اسکے سوا اور
سہا کر گئے جس کی شادی

"انہیں ماتم ہمارے گھر ہے شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

دعا ہے

کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے تمام جماعت کیلئے اور ساری دنیا کے لئے مبارک کرے اور

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ؎

"تری نسلاً بعیدا"

اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو۔ آمین

دعاگو

کارکنان "الفضل" قادیان دارالامان

نامۂ لندن

رپورٹ از یکم تا ۱۰ر جنوری ۱۹۲۱ء

(واشتہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا کام بدستور جاری ہے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نائیجیریا جانے کی تیاری میں لگ گئے ہیں۔ اسلئے سکرٹری کا کام اب مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔ بی۔ ٹی کرتے ہیں۔ پبلک اور پرائیویٹ لیکچر بدستور جاری ہیں۔ بھیرہ بھائی عزیز الدین احمد اور مولوی مبارک علی صاحب زیادہ تر حصہ لیتے ہیں۔ بدھ ہفتہ اور اتوار مولوی مبارک علی صاحب نے پبلک میں تین لیکچر دئے۔ جو لوگوں نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنے۔ لیکچروں کے بعد عجیب سوال و جواب ہوتے ہیں جن میں مبلغین کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کامیابی دیتا ہے۔

اتوار کے دن سر گورڈن جو ایک حق کے متلاشی انگریز ہیں نے سود خواری پر ایک تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سود یورپ کو تباہ کر رہا ہے۔ اور اگر اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے۔ تو نجات ہو سکتی ہے۔ لیکن صاحب موصوف نے سود کے ساتھ مکانوں کے کرایہ اور زمین کے مالیہ کے خلاف بھی کہا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ اسلام کی تعلیم میں یہ نقص ہے۔ کہ کرایہ اور مالیہ کو نہیں روکا۔ حالانکہ سود خواری اور زمین کے مالیہ اور مکان کے کرایہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس پر خاکسار نے بیان کیا کہ سود اور مکان کے کرایہ میں فرق ہے۔ اور قرآن شریف کی آیت کریمہ ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا پڑھ کر بتایا کہ دنیا کو یہی بات دھوکہ دے رہی ہے کہ وہ بیع یعنی خرید و فروخت کے منافع اور سود کو ایک چیز خیال کرتے ہیں۔ اسکے لئے اسلام نے دو اصول قائم کئے ہیں تاکہ دھوکہ نہ لگے۔ اول تبادلہ جنس بجنس نہ ہو۔ دوسرا نفع اور نقصان دونو کا احتمال ہو۔ ایک شخص جو سو روپیہ سود پر دیتا ہے بشرح دس فیصدی۔ گویا وہ ایک سو روپیہ بیچتا ہے۔ ایک سو دس کے عوض میں۔ اور یہ ایک صحیح لغو بات ہے۔ ایک دوسرا شخص ایک سو روپے کا مکان بنا کر کرایہ پر دیتا ہے۔ دس فیصدی سالانہ کے حساب پر۔ اس دوسری صورت میں روپیہ کا تبادلہ مکان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو دوسری بات ہے۔ ممکن ہے کہ مکان کی مرمت کرانی پڑے یا مکان بالکل گر جائے۔ اسلئے مالک کو نقصان کا بھی خطرہ ہے۔ اسی طرح زمینوں کا منافع بھی جائز ہے وہ نہیں ہیں خود زمیندار ہوں اور خطرات اور مصائب کو جانتا ہوں۔ جو مالکان زمین کو ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قوم کا جو زیادہ نرم حصہ تجارت کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اور محنت اور خطرات کو برداشت کرنے والا حصہ زمین کی طرف توجہ کرتا ہے ؏

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ قریباً چار ماہ ہوئے لندن میں ایک مکان اور مسجد کیلئے جگہ خرید لی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مکان کی مرمت ہو چکی ہے۔ اور اب سے تبلیغ کا مرکز یہ مکان ہوگا۔ اس لئے آئندہ تمام خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

63. Melrose Road.
London S. W. 18

میلروز روڈ نمبر ۶۳ - لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸

مکان کی مرمت تبدیلی اور نیا سامان خریدنے میں بہت سا وقت اور روپیہ خرچ ہوا ہے۔ تمام احباب اللہ تعالیٰ سے بالحاح التجا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو اسلام اور اسلامیوں کے لئے برکت کرے۔

سٹار سٹریٹ نمبر ۴ کو بطور برانچ مشن کے قائم رکھا گیا ہے اس میں کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا۔ کیونکہ تبلیغ کے کام کے لئے صرف ایک کمرہ رکھا گیا ہے۔ اور باقی کمرے کرایہ پر بعض دوستوں کو دیتے ہیں۔ اس کرایہ سے تمام خرچ ادا ہو جاتا ہے۔

نئے مرکز کی شہرت کے لئے لوگوں کو خط لکھے جا رہے ہیں اور ۶ و ۵ اخباروں میں اشتہار دیا ہے۔ جو تین ہفتہ متواتر نکلتا رہے گا۔ اس کے علاوہ دوستوں کو دعوتوں کے خط بھی لکھے جا رہے ہیں۔ اور ایک افتتاحی جلسہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ جس کی تاریخ ۶ر فروری مقرر کی گئی ہے۔ احباب خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تاریک ملک میں حقیقی اسلام کی روشنی کو پھیلائے۔ والسلام

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان ۔ ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء

مولوی محمد علی صاحب اور ہم

(۱)

بھلاتا لاکھ ہوں لیکن وہ اکثر یاد آتے ہیں
الٰہی ترکِ الفت پر وہ کیونکر یاد آتے ہیں

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اپنے جلسہ منعقدہ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۰ء میں بعنوان "جماعت کا مقام" ایک تقریر فرمائی۔ جو ۹ جنوری ۱۹۲۱ء کے پیغام میں شائع ہوئی ہے۔ جناب مولوی صاحب کی اس تقریر کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں انہوں نے اپنے مخاطبین کو مال کی محبت چھوڑ دینے کی تلقین کی ہے دوسرا حصہ وہ ہے۔ جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے پیرووں کے عقائد کے متعلق غضب آمیز لہجہ اور ہولناک طریق سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور اسی کے متعلق ہمیں کچھ عرض کرنا ہے۔ تیسرا حصہ میں مولوی صاحب نے ان لوگوں کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے ان کی ایک لاکھ کی تحریک پر انہیں روپیہ دیا ہے۔

جس حصہ مضمون کے متعلق ہمیں اظہار خیالات منظور ہے وہ ہم اقتباس کر کے جناب مولوی صاحب ہی کے الفاظ میں درج ذیل کرتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"(۱) تمہیں جو دعا سکھائی گئی ہے۔ اس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سکھایا گیا ہے۔ یعنی ہم کو ان لوگوں کا رستہ دکھا اور اس صراط مستقیم پر چلا۔ جو منعم علیہم لوگوں کا رستہ ہے۔

(۲) کیا یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ ہمیں اچھا اچھا کھانا پینا اور عمدہ عمدہ لباس عطا کر۔ آرام و آسائش کے سامان عطا کر۔ ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ چیزیں تو دہریوں اور کفار کو بھی حاصل ہیں۔ تو پھر کیا نئی راہ پر چلنے کی دعا کرتے۔ [illegible]

(۳) قرآن کریم نے اس کی تشریح دوسری جگہ دوسرے لفظوں میں یوں فرمایا۔ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ ——

ان لوگوں کی راہ پر چلنے کی دعا سکھائی گئی ہے کہ جو نبی صدیق شہید اور صالح لوگوں کی راہ ہے ۔۔۔ دعا تو اس کی یہ ہے کہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کر۔

(۴) دین کی اشاعت میں اسوقت کس قدر مشکلات ہیں۔ اور اس طرف خود حضرت صاحب کی جماعت کا ایک گروہ غلو میں اس قدر دور نکل گیا۔ اور وہ اسلام جس کی خاطر حضرت صاحب مبعوث ہوئے تھے [illegible] اسلام میں ایک خطرناک تفرقہ اس گروہ نے پیدا کر دی کہ مسیح موعود کو نہ ماننے والا مسلمان اور ان سب دنیا کافر۔ اس گروہ کے غلو سے ساری جماعت بدنام ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ اور عام لوگ تمیز نہیں کر سکتے۔ اور سلسلہ کی مخالفت ترقی کر رہی ہے۔

میاں صاحب نے نہایت خوفناک طریقہ سے جماعت کو دو حصوں میں بانٹ دیا اور ساتھ ہی سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔"

پہلے تین فقروں میں سورہ فاتحہ کی دعا اھدنا الصراط المستقیم کو پیش کر کے مولوی صاحب نے بتایا ہے۔ کہ اس میں عمدہ کھانے اور اچھے لباس کے لئے دعا نہیں سکھائی گئی۔ بلکہ ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو نبی صدیق شہید اور صالح ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ جب ہم ان میں شامل ہونے کی دعا کرینگے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیا ہم ان میں شامل ہونگے یا نہیں۔ اگر ہونگے یعنی ہم میں بھی نبی صدیق شہید صالح ہونگے۔ تو پھر مولوی صاحب کا یہ خیال باطل ہو جاتا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور اگر ہمیں ان مدارج اربعہ میں سے کوئی درجہ نہیں ملیگا۔ یعنی ہماری حیثیت بطور راہ کے تماشائی کے ہوگی نہ بطور صاحب حال کے تو نعوذ باللہ یہ دعا فضول ٹھہرتی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے دولتمندی اور دیگر دنیاوی عیش و آرام کے سامان کو اس دعا سے خارج کر کے بتایا ہے۔ کہ اس میں یہی روحانی مدارج حاصل کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اور جب اس دعا کی یہ غرض [illegible] درست ہے۔ [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ہوں۔ ہم کہتے ہیں۔ [illegible] اگر دولتمندی اور عمدہ لباس کی دعا ہوتی۔ تو مانتے کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا [illegible] ہم بھی دولتمند بنتے۔ پس جب دولتمندوں کے ساتھ ہونے کی دعا کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہم اپنی سعی کے مطابق دولت سے حصہ پاتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان میں شمولیت کی دعوت دیکر اور دعا سکھا کر ان مدارج اربعہ میں سے ایک درجہ [illegible] خارج ہو۔ اس سے رد کر دیا جائے۔

فقرہ نمبر ۴ میں جناب مولوی صاحب نے [illegible] اسلام میں تفرقہ ڈالنے کا [illegible] ہے۔ [illegible] جناب والا وہ کونسا اسلام تھا جسمیں ہم نے [illegible] تفرقہ ڈال دیا۔ اگر آپ کو [illegible] ان الفاظ پر اعتماد نہیں [illegible] مسلمان کہلانے والوں کے اسلام کا نقشہ کھینچ دیا ہے [illegible] تو ان مسلمانوں سے [illegible] الحدیث [illegible] کو دیکھئے۔ ان میں کس صفائی کے ساتھ افتراق کیا [illegible] ہے۔ کہ مسلمانوں میں [illegible] اسلام [illegible] سے بالکل دور ہو چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی آمد سے قبل مسلمان [illegible] بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کی آواز ایک آواز تھی [illegible] ان میں فرقہ بندی اور کفر بازی کا دور دورہ نہ تھا ان میں مخالفوں سے زیادہ اپنے آپ میں روز تکرار نہیں ہوا کرتی تھیں۔ کیا ان تفرقوں کے باعث ان کے گھر بار عزت ناموس اور سلطنت و حکومت تک غیروں کے ہاتھ میں نہیں چلی گئی تھی۔ کیا علماء کے فتوی لعنت کی [illegible] دوسرے پر روزانہ نہیں پڑتے تھے۔ اگر یہ سب کچھ تھا اور [illegible] تو پھر وہ کونسا اسلام تھا جسمیں آپ اتحاد بتلاتے ہیں اور وہ کونسا اسلام تھا۔ جو ایک سطح پر ٹھہرا تھا جسمیں ہم نے تفرقہ ڈالدیا۔ جب کہ ایسا اسلام ہی نہ تھا بلکہ مسلمانوں کا تفرقہ اور فساد ہی باعث تھا کہ خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے۔ اور وہ خدا کا مامور آیا۔ اور اس نے اسی طرح پر جس طرح کفار عرب میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور بنی اسرائیل میں سے حضرت عیسیٰ نے

ایک ایک جماعت بنائی۔ اسی طرح اس نے مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک جماعت بنائی۔ اور جس طرح آنحضرت کے ان تشنہ و پریشان لوگوں کو جمع کرنے پر جو صاف قوم کی طرف توجہ دی آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ملا تھا کہ ان ظالموں نے جو جو پریشان اور خانہ جنگی میں مبتلا اور ہر وقت باہم برسر پیکار رہا کرتے تھے۔ کہہ دیا کہ اے محمد تو نے قوم میں فتنہ ڈلوا دیا۔ اسی طرح آج وہ لوگ جو کچھ نہیں سمجھتے۔ کہ ہم خانہ جنگی سے بڑھتے ہیں۔ جب ان کو جمع کرنے والا ایک مرد خدا آیا۔ تو ان مخالفین دونوں نے کہہ دیا کہ آنے والے نے تفرقہ ڈال دیا۔ اور افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی جو انگلستان ... مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہی اعتراض کو ہمارے خلاف دہرا رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے مخالفین کی طرف سے ہوتا چلا آیا ہے۔

مولوی صاحب کا ارشاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے عقائد نے سلسلہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا دی۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اس سے آپ کیوں گھبرائے جاتے ہیں۔ اگر لوگ ناراض ہیں تو آپ کی بلا سے۔ اگر جماعت ان کا بدن پیسے گذر رہی ہے۔ تو آپ خوش رہیں۔ کیونکہ نہ آپ سے لوگ ناراض ہیں نہ آپکے لئے دکھتے ہوئے اٹھتے۔ آپ تو اپنے عقائد کی بنا پر کہہ رہے ہیں کہ " لوگ مرزا صاحب کو ماننے کے لئے تیار ہیں " پھر آپ کو کسی کی مخالفت سے کیا تعلق۔ آپ اپنا کام کیجئے۔ اور جو لوگ "مرزا صاحب" کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں منوائیے۔ ہاں اگر باوجود ان تبدیلیوں کے جو آپ نے غیروں کی مخالفت کے خوف۔ اور ان کو ساتھ ملا لینے کی امید پر کی ہیں۔ لوگوں کی مخالفت برداشت کرنا پڑتی ہے۔ تو یہ آپ کی انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ مسیح موعود کو بھی چھوڑا۔ اور لوگ بھی خوش نہ ہوئے۔ اس کشمکش سے نکلنے کے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسیح موعود کا جو اصلی درجہ ہے وہ آپ انہیں اور لوگوں پر ظاہر کریں۔ اس صورت میں اگر آپ کو تکالیف پہنچیں تو آپ خوش ہو کر ان کو برداشت کریں اور کہیں ؎

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز برسر بام آ کہ خوش تماشائیست

لیکن اگر بزدلی نے آپکی ہمت کو توڑ دیا ہے اور ایمان کی پختگی کو سلب کر دیا ہے۔ تو پھر رہا سہا تعلق بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ جب آپ اپنی زبان سے مسیح موعود کے متعلق ایک تعریفی لفظ بھی کہیں۔ اپنی نسبت برات ظاہر کرتے ہیں تو لوگ آپ سے خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ آپ کو منافق سمجھنے پر مجبور ہیں۔ ان کے ... ہیں۔ ... کر ایک شخص کسی کو ... ہی سمجھتا ہو اور ... پس آپ ... نہیں۔ ... کا ذکر ہے۔ ... ایک ... انتہا ہو۔

غرضیکہ دو ہی راہیں آپ کے سامنے ہیں۔ انہیں میں سے جو آپ کو منظور ہو۔ ... قبول کیجئے۔ اور مرد وار ... کیجئے۔ ان میں یاد رہے کہ ایک میں ... ہی فائدہ ہے اور دوسرے میں دنیا کا موہوم فائدہ۔

لندن ٹائمز کے مشہور نامہ نگار

دیوانہ پن یا اثر الہام

سر ویلنٹائن چرول نے ہندوستان کی موجودہ حالت کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جسمیں انہوں نے عدم تعاون کے علمبردار مسٹر گاندھی کی ... ہستی کا ... کا ... ہے۔ مسٹر گاندھی کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ مگر اس رنگ میں جس سے وہ خوبیاں خوبیاں نہ رہیں۔ مگر ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ایک فقرہ جو مسٹر گاندھی کے متعلق نامہ نگار موصوف نے لکھا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق چند الفاظ کہیں۔ نامہ نگار موصوف لکھتا ہے کہ:۔

"شاید مغرب کا کند ذہن باشندہ مسٹر گاندھی کو دیوانہ سمجھکر خاطر میں نہ لائے۔ لیکن مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ ہے۔" (پیسہ ۲۹ جنوری)

ان الفاظ میں جہاں اہل مشرق کے عقل و فہم پر حملہ کیا گیا ہے وہاں ان مقدس ہستیوں کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ جنھیں خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے سرزمین مشرق سے منتخب کرکے اپنے الہام سے مشرف کرتا رہا ہے اور موجودہ زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق سے ہی خدا نے برپا کیا ہے۔ پھر لطف یہ کہ اہل مغرب جس برگزیدہ خدا کو خدا مان رہے ہیں اسکی پیدائش کا شرف بھی مشرق کو ہی حاصل ہے۔

کیا حضرت مسیح اور انکے حواری مشرق ہی کی سرزمین میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ کیا ان کا گوشت پوست مشرق میں ہی تیار نہیں ہوا تھا ان کے مشرق میں پیدا ہونے۔ مشرق میں ہی رہنے اور مشرق میں ہی ساری عمر گذار دینے کی ناقابل انکار حقیقت کو پیش کرکے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر یہ "مشرق میں دیوانہ پن کے اثر کو الہام الہی کی ایک مزید نشانی سمجھے جانے کا اندیشہ" مشرقی لوگوں کی عادات اور خصائل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ تو مشرقی لوگوں میں مسیح اور ان کے حواری بھی شامل ہیں یا نہیں۔ اور ان کے متعلق کیا خیال کیا جاتا ہے۔

ہمیں مغرب کے "کند ذہنوں" کا مشرق پر دیوانہ پن کو الہام کی نشانی قرار دینے سے کوئی تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اہل مغرب خود نہایت ہی اسقدر "کند ذہن" نہ ہوتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ ایک انسان کو خدا کا بیٹا اور فدائی بیتی ہیں اپنے گناہوں کے بدلہ اسکے مصلوب ہو جانے کا خیال کرکے اپنے تئیں نجات یافتہ سمجھ لیتے ۔

نبی کے آنے پر ماننے اور نہ ماننے والوں کی علیحدگی

مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف جو باتیں بڑے زور کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔ جن کے ذریعہ عوام کے جذبات کو بھڑکایا جاتا ہے۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے آکر مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا اخبار وکیل نے حضرت مسیح موعود کے متعلق لکھا تھا۔ کہ انہوں نے "شیرازہ قومی کی پراگندگی میں خاص طور پر مدد دی" اسکے متعلق وکیل کو بتا دیا گیا تھا۔ کہ چونکہ کسی نبی کے آنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پاک اور ناپاک الگ الگ ہو جائیں۔ اور ہر نبی کے وقت ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اسلئے یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ نادانی اور جہالت سے پہلے انبیاء پر بھی کیا جاتا رہا ہے۔

اب ۳ فروری کے "وکیل" میں ایک جلسہ کی جو روئداد شائع ہوئی ہے اسمیں درج ہے کہ صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا کہ:

"تو تمہارے اسلاف نے جب اس ندا کو سنا تو دل و جان سے لبیک کہا
اتباع شریعت میں باپ نے بیٹے کی اور بیٹے نے باپ کی پروا نہ کی۔ اعلاء کلمۃ الصدق میں جانیں لڑا دیں۔"

کیا ان الفاظ سے وہی بات ظاہر نہیں ہوتی۔ جو بطور اعتراض حضرت مرزا صاحب کے خلاف پیش کی جاتی ہے۔ باپ کا بیٹے کی اور بیٹے کا باپ کی پرواہ نہ کرنا بتاتا ہے کہ ان میں تفرقہ پڑ گیا تھا اور

مگر مجھے رؤیا میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلاں شہر کے فلاں آدمی کو لٹا کر اس کی گردن پر چھری پھیر کر اسپر مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھی جائیگی۔ اور جسوقت وہ یہ رؤیا سنا رہے ہیں ساتھ ہی اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس نظارہ کی نقل بھی کرتا ہے۔ میں نے اسکو کہا کہ ان بعض حالات میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور وہ تہجد کا وقت تھا۔ ۱
اسوقت میں نے اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگایا۔ انھوں نے کہا کہ میں اسوقت خواب دیکھ رہی تھی۔ چنانچہ انھوں نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ پلنگ پر بیٹھے ہیں۔ اتنے میں آپ پر غنودگی طاری ہوئی۔ اور آپ لیٹ گئے ہیں اور ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہے۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اسوقت ان کو آواز نہ دینا۔ یہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ گویا اس خواب کی تصدیق بھی ہو گئی۔

فرمایا۔ میں اس شہر اور اس شخص کو جانتا ہوں۔ جسکا اس میں ذکر ہے۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے دریافت کرنے پر فرمایا کہ وہ پیغامی ہے۔

۲۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک گاؤں سے ایک نام نہاد مولوی کا رقعہ پہنچا ہوا جسمیں مباحثہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس کے جواب کے لئے حضور نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ لکھ دیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔ آپ چلے نہ جائیں کہ ہمارے آدمی کو آپ کی تلاش کرنی پڑے۔ اور یہ بھی کہ اگر آپ چلے گئے تو جہاں جائینگے۔ وہیں ہمارا آدمی پہنچ جائیگا۔

فرمایا یہ شخص جو رقعہ لایا ہے۔ اس سے دستخط لے لئے جائیں کہ میں نے اس مضمون کا رقعہ وصول کیا۔ کیونکہ عموماً یہ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ باوجود جواب دینے کے مشہور کر دیا کرتے ہیں کہ ہمیں جواب ہی نہیں دیا گیا۔ ۲

فرمایا۔ مباحثہ کے لئے ہماری طرف سے فلاسفر اسماں الدین صاحب المعروف فلاسفر جائے اور لوگ بھی ساتھ چلے جائیں۔ ہماری طرف سے جو بعد ہر وہ اعلان کرے کہ بھائیو جیسا عالم تم نے پیش کیا ہم اسکے مقابلہ میں فلاسفر کو پیش کرتے ہیں کیونکہ

خطبۂ جمعہ

احمدیوں سے چندہ مانگنے میں ہمت ہارنی چاہیئے

از حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ فروری ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ اور آیت شریفہ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (سورہ یوسف رکوع ۱۰) کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

یوسف ابن یعقوب حضرت یعقوب کے بیٹے جو خود بھی نبی تھے حضرت یوسف کا واقعہ قرآن میں ہے۔ کس طرح ان کے بھائیوں نے گھر سے نکالا۔ اور ان کو کنوئیں میں ڈالا۔ اور کنوئیں سے جب وہ نکالے گئے۔ تو قافلہ والوں کے ہاتھوں ان کو بھائیوں نے بیچا اور پھر قافلہ والوں نے ان کو مصر جا کر بیچ دیا۔ پھر اسی میں بتایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کو ترقی دی۔ اور عزت کے عہدہ پر ان کو سرفراز کیا۔ اور حکومت کا ان کو وزیر بنا دیا۔ اور پھر کس طرح ان کے دل کی تڑپ پر نظر فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان کے بھائیوں کو ان کے پاس پہنچا دیا۔ پھر یہ ظاہر کیا کہ کس طرح بھائیوں نے جھوٹ بولتے باپ کو ان کی موت کا یقین دلانے کے لئے کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ لیکن یعقوب علیہ السلام خدا کی دی ہوئی اطلاع کی بناء پر جانتے تھے۔ کہ یہ ان کا بیان غلط ہے۔ اور اس واقعہ پر سالہا سال کا عرصہ گذر گیا تھا۔ مگر یعقوب پھر بھی انکو گویا مردہ بچہ کے لئے کہتا ہے۔ کہ جاؤ اسکو تلاش کرو۔

یہ اتنی مدت ہو۔ کہ اس میں انسان گمان کر سکتا ہے کہ ممکن ہے۔ وہ مر گیا ہو۔ یا خدا جانے اس عرصہ میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہو۔ لیکن یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ اگرچہ بیس پچیس سال کا عرصہ ہی گذر گیا ہے۔ تم تلاش کرو۔ اور اس سے مایوس نہ ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا کافر قوم کا کام ہے۔ مومن کیسے ہی حالات ہو جائیں۔ کبھی بھی اپنے خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا خدا کی ذات ایسی کامل ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی کام کی نسبت نہیں گمان کیا جا سکتا ہے کہ اس میں مایوسی ہے

رجوع موتی کیوں ناممکن ہے مردوں کے زندہ کرنے کے متعلق خدا نے عہد کیا ہے کہ مردوں کو اس جہان میں دوبارہ زندہ نہ کرے۔ پس ہم جو کہتے ہیں کہ خدا یہاں مردہ زندہ نہیں کرتا تو اس کے معنی یہ معنے ہیں کہ خدا کہتا ہے۔ کہ وہ یہاں مردہ زندہ نہیں کرتا۔ ورنہ اگر اس کا عہد نہ ہوتا۔ اور یہی بات نہ کہتا۔ تو ہم کبھی نہ کہتے کہ وہ مردے زندہ نہیں کرتا۔ پس خدا کو ملتے ہوئے کسی بات کی نسبت کہنا کہ ناممکن ہے۔ درست نہیں۔ یعقوب علیہ السلام کا قول نقل فرمایا۔ کہ انھوں نے کہا کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا۔ مگر کافر۔ جب تک سنت اللہ کے خلاف نہ ہو کسی بات کو ناممکن کہنا سر سر غلطی ہے۔

قرآن کا لفظ لفظ ہدایت ہے یہ واقعہ تھا جو گذر گیا۔ لیکن خدا کی کتاب قصہ کی کتاب نہیں۔ بلکہ انسانوں کی ہدایت کیلئے ہے۔ پس خدا نے یہ یوسف کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جس طرح یہ تمام قرآن مجموعی صورت میں انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اسی طرح یہ آیت جو اس تمام سورۃ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک ہدایت ہے۔ جس طرح تمام قرآن بھی ہدایت ہے۔ اسی طرح اس کی ہر ایک سورۃ بھی ہدایت ہے۔ اور ہر ایک سورۃ کا ہر ایک رکوع اور ہر ایک رکوع کی ہر ایک آیت اور ہر ایک آیت کا ہر ایک لفظ بھی ہدایت ہے۔ اور یہ مختلف سلسلے ہوتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک سلسلہ ہدایت ہے۔

یوسف کا واقعہ آنحضرتؐ کے لئے بطور پیشگوئی ہے یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی ایک شاخ ہے۔ اور یہ ہدایت ہے۔ اور یہ تمام واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ اور بنو اسمٰعیل کو ان کے چچا کی اولاد کا ایک واقعہ یاد دلایا ہے۔ کہ تمہارا بھی ایک یوسف ہے جس کو تم کھو رہے ہو۔ اور وطن سے نکال رہے ہو۔ اسلام

ان کو ان کے چچا یعقوب کی نصیحت یاد دلائی کہ جاؤ اور تم بھی اس یوسف کی تلاش کرو۔ اگرچہ تمہاری شرارت سے یوسف گم ہو گیا۔ مگر جب تم اس کو تلاش کرو گے۔ تو اس کو پالو گے۔ چنانچہ مکہ والوں نے جب اس یوسف کو تلاش کیا۔ تو اس کو پا لیا۔

ہر ایک شخص کا ایک یوسف ہوتا ہے

پس یہ یوسف کا تمام واقعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتا ہے۔ مگر یہ آیت اپنی ذات میں حکمت سے بھری ہوئی اور ہدایت ہے۔ یعقوب کا یوسف گم ہو گیا تھا یعقوب بیٹوں کو کہتا ہے۔ کہ تم اس کی تلاش میں گھبرا مت جانا۔ ایسے ہی ہر انسان کا بھی ایک یوسف ہوتا ہے۔ اور ہر ایک شخص کا جو مدعا ہوتا ہے۔ وہی اس کا یوسف ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص کا پیارا اس کا یوسف ہوتا ہے۔ یوسف کیا تھا یعقوب کا پیارا تھا۔ ہر کام جو انسان کرتا ہے۔ وہ اس کا یوسف ہوتا ہے۔ جب اس کام میں مشکلات آجاتے ہیں۔ اور مقصد دور ہو جاتا ہے۔ تو گویا وہ یوسف گم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ شخص ان مشکلات سے گھبرا کر کام چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ یوسف کو پانے سے محروم رہتا ہے۔ اور اگر وہ گھبراتا نہیں۔ تلاش و جستجو اور کوشش جاری رکھتا ہے۔ تو اس کا یوسف مل جاتا ہے۔ اور اس کا وہ کام ہو جاتا ہے اور وہ اپنے مدعا کو پا لیتا ہے ؛

یعقوب اور اخوان یوسف صفت بھائی

کام کرنے میں بہت سے شخص یوسف کے بھائیوں کی طرح مایوس ہو کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد کو نہیں پا سکتے۔ مگر جو یعقوب صفت لوگ ہوتے ہیں۔ وہ آخر دم تک کوشش جاری رکھتے ہیں۔ اور ہمت نہیں ہارتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے مقصد کو ضرور پا لیتے ہیں۔ ایسے بھی کئی ہوتے ہیں۔ جو اپنے مقصد اور مدعا کے حصول میں یوسف کے بھائیوں کی طرح مشکلات سے گھبرا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور کئی ہوتے ہیں۔ جو یعقوب کی طرح مایوسی سے بچ کر کام کرتے ہیں۔ اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہیں اور آخر کامیاب ہو جاتے ہیں ؛

اثر پذیری کے لحاظ سے لوگوں کے درجے

میں یہ نظارہ روز دیکھتا ہوں کہ لوگ تھوڑی تھوڑی ناکامی پر مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کسی کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ نہیں مانتا۔ تو مایوس ہو کر اس کو نصیحت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے بہت کو دیکھا ہے کہ اگر کامیابی کے رستہ میں ذرا سی بھی مشکل آجائے۔ تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان پر کسی نصیحت کا اثر دیر میں ہوتا ہے ہدایت ہی کو دیکھو۔ بعض لوگ مخالف ہوتے ہیں۔ اور شدید مخالف۔ مگر آخر وہ مان لیتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے عہد سعید کے ایک صحابی عمرو ابن العاص کا واقعہ تو بہت عجیب ہے۔ یہ اسلامی جرنیل تھے۔ وہ انیس سال تک آنحضرت کے سخت مخالف رہے۔ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ مخالفت کے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قابل نفرت انسان مجھے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ مگر جب میں مسلمان ہوا تو میری یہ حالت ہو گئی۔ اور آپ کی محبت میرے دل میں اتنی پیدا ہو گئی۔ اور آپ کو جو خدا داد حسن ملا تھا۔ اس کا مجھ پر اتنا رعب پڑا۔ کہ میں مسلمان ہونے کے بعد کبھی آنکھ اٹھا کر آپ کو نہیں دیکھ سکا۔ اب اگر آپ کا حلیہ کوئی شخص مجھ سے دریافت کرے۔ تو میں نہیں بیان کر سکتا۔

اگر ہم لوگوں میں تلاش کیا جائے۔ تو کم لوگ موجود ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس کی بیعت کی ہو گی۔ پھر ان سے زیادہ وہ ہونگے۔ جنہوں نے ۱۸۹۲ء میں بیعت کی ہو گی۔ پھر اسی طرح اور وہ بہت ہونگے۔ جنہوں نے خلیفہ اول رض کے وقت میں بیعت کی۔ اور اسی طرح میرے وقت میں۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے۔ تو بہت سے بتائینگے۔ کہ وہ بیعت کرنے سے پہلے احمدیت کے سخت دشمن تھے۔ اور احمدیت کے مٹانے کے درپے رہتے تھے۔

اب اگر وہ لوگ جو ایسے لوگوں کو سمجھانے کے پیچھے پڑے رہے۔ ان کی اس مخالفت کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے۔ تو کیا یہ لوگ سلسلہ میں داخل ہو جاتے۔ مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ ان کے پیچھے لگے رہے آخر انھوں نے ہدایت پائی ؛

اسی طرح دوسرے کاموں میں بھی ہوتا ہے۔ ایک زمانہ ہندوستان میں مسلمانوں پر یہ تھا۔ کہ انگریزی پڑھنا کفر خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن پھر ایسا تغیر آیا کہ جو انگریزی نہ پڑھتے تھے۔ ان کو "قبل از طوفان" "دقیانوسی" اور "دو ہزار سال پہلے کے" وغیرہ۔ اسی قسم کے بیسیوں نام دئے جاتے تھے۔ لیکن اب پھر اس کے خلاف ایک رو چلی ہے۔ اور اب انگریزی پڑھنے کو قابل نفرت اور یونیورسٹیوں کو لعنت قرار دیا جا رہا ہے۔

پس ہر ایک کام کے ساتھ یہ بات لگی ہوئی ہے۔ کہ جو کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ جب تم نصیحت سے باز نہ آؤ گے تو آخر تمہاری فتح ہو گی۔ اور اگر چھوڑ بیٹھو گے۔ تو اپنی کمزوری ثابت کرو گے۔ جو شخص اپنی کمزوری کو دوسروں کے سر تھوپتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ یعنی نصیحت کرتا ہو یا کوئی اور کام کرتا ہے۔ مگر لوگ اس کی نصیحت کو نہیں مانتے یا اس کا ساتھ نہیں دیتے۔ تو بجائے ان کو برا کہتا ہے۔ یہ اس کی غلطی ہے۔ اصل میں یہ اس کی کمزوری ہے۔ کہ اس نے نصیحت اور وہ اچھا کام چھوڑ دیا۔ ایسی باتوں سے انتظام کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو ایک آدھ دن میں مانتے ہیں۔ اور ایک وہ جو ایک آدھ مہینہ میں۔ بعض دو مہینہ میں۔ بعض سال میں دو سال میں۔ بعض دس بیس تیس سال میں۔ بعض اس سے بھی زیادہ مدت میں مانتے ہیں پس جو کسی شخص کو نصیحت اسلئے چھوڑتا ہے۔ کہ اس کی مانتا نہیں۔ وہ غلطی کرتا ہے کیونکہ جس وقت اس شخص نے ماننا تھا۔ اسوقت تک اس نے نصیحت نہیں کی۔ جب اتنی نصیحت نہیں کی تو وہ کیسے مان لیتا ؛

حضرت خلیفہ اول ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ میں نے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی سنا ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاء کے ایک شاگرد جو بعد میں ان کے خلیفہ بھی ہوئے۔ اپنی پہلی زندگی میں وہ ایک جگہ شراب پی رہے تھے۔ اتفاق سے حضرت نظام الدین بھی ادھر سے گذرے۔ دیکھا تو فرمایا کہ چراغ! یہ کیا وہ مسکرائے۔ اور ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے فسق نے آپ کے زہد سے کمی نہ کی۔ یعنی یہ حالت فسق ابھی بڑھی ہوئی ہے۔ آپ کے زہد کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ہمت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جتنی اُدھر سے سختی

ہو۔ اتنا ہی ادھر سے سختی اور ہمت ہو۔ تب وہ مانتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص کی سستی کی وجہ سے کام چھوڑتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بہت نادان ہے۔ اور یہ سُستی کرتا ہے۔

چندہ کے محصل میں نے ابھی جو پہلے دوں مشورہ کیا۔ اس سے بھی معلوم ہوا۔ اور جو باہر سے رپورٹیں آتی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندہ میں بہت سے لوگ شامل نہیں ہوتے۔ اگر پورا چندہ کریں۔ تو ہمیں زائد چندے کرنے نہ پڑیں اور ہماری مالی مشکلات دُور ہو جائیں۔ اگر ان لوگوں کے جو چندہ نہیں دیتے۔ چندہ نہ دینے کے اسباب معلوم کئے جائیں۔ تو معلوم ہوگا۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ چند بار محصل کوشش کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص کچھ نہیں دیتا تو اس کو سُست اور بے پروا کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں اور اس طرح یہ لوگ بجائے ان لوگوں کو جو ان کے دو چار دفعہ جانے سے چندہ نہیں دیتے سُست ثابت کرنے کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ خود سُست ہیں۔ کیا وہ اپنے آپ کو بھول گئے۔ کہ انہیں سے کئی سالہا سال تک حضرت مسیح موعود کے مخالف رہے تھے۔ اور بہت عرصہ کے بعد ان کو ہدایت حاصل ہوئی تھی۔

پس چاہیئے کہ جب تک کوئی شخص احمدیت کا دعویٰ کرتا ہے مرتے دم تک ہر ماہ بغیر ناغہ چندہ کے لیے اس کے پاس جانا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی ضروریات سے اسکو آگاہ کرنا چاہیئے۔ قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو منوایا۔ بلکہ تم سے محض یہ سوال ہوگا کہ تم نے کتنے لوگوں کو حق سنایا۔ پس ہمارا کام محض حق سنانا ہے اور ہمیں اس سے باز نہیں آنا چاہیئے۔

ایک اور بزرگ کا قصہ حضرت خلیفہ اول رضؓ سنایا کرتے تھے کہ ان کا ایک مُرید ان کو ملنے کو آیا۔ اور انکے پاس ٹھیرا۔ ان بزرگ نے رات کو دعا کی۔ انکو جواب ملا کہ تیری دعا قبول نہ ہوگی اس شخص نے بھی یہ آواز سُنی۔ پہلے دن تو ادب سے خاموش رہا دوسرے دن بھی ان بزرگ سے یہی معاملہ ہوا۔ انہوں نے دعا کی مگر جواب ملا کہ تیری دعا نامنظور ہے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ تب وہ شخص نہ رہ سکا۔ اور اس نے کہا کہ جب آپکو تین دن سے یہ جواب مل رہا ہے۔ پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا۔ نادان تو نہیں جانتا کہ میرا کام صرف مانگنا ہے اس کا کام یہ ہے کہ چاہے تو دے چاہے نہ دے۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو تین دن میں گھبرا گیا۔ میں بیس برس سے یہ جواب سن رہا ہوں۔ جب ان بزرگ نے یہ جواب دیا تو ان کو الہام ہوا۔ کہ ہمیں تیرا یہ جواب پسند آیا اور تو نے اس بیس برس کے عرصہ میں جس قدر دعائیں کی ہیں۔ وہ سب منظور ؎

اپنا فرض آخر دم تک ادا کرو۔ نادان ہے۔ جو کوشش کو چھوڑتا ہے۔ کوشش کرنا اس کا کام ہے۔ منوانا اس کا کام نہیں۔ پس میں تمام قادیان والوں اور باہر والے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ چندہ مانگنے سے باز نہ آئیں۔ جب تک کہ ایک شخص احمدی کہلاتا ہے۔ خواہ وہ پندرہ سال تک چندہ نہ دے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کی برکت سے اس شخص پر بھی رحم کرے اور یہ اپنے مقصد میں بھی کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی یہی ہے کہ وہ شخص چندہ دینے لگے ؎

چندہ کیلئے انتظام جس طرح میں نے پہلے جمعہ میں تبلیغ کے لئے کہا تھا۔ کہ انجمنیں بنائیں اور نظام قائم کریں۔ اسی طرح میں مالی حالت کے متعلق کہتا ہوں کہ باقاعدہ اور مسلسل کوشش ہونی چاہیئے۔ اور چندہ لینے والوں کو ہر ایک شخص کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ اور ساری عمر فوت ہونے تک پہنچنا چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری بات نہیں مانیگا تو خدا کے حضور جواب دہ ہوگا۔ اور اگر تم سُستی کروگے اور ہمت ہار دوگے۔ تو اس ہمت ہارنے کا تم سے سوال کیا جائیگا۔ پس مایوس مت ہو۔ کہ مایوسی دین کے کام میں کفر تک پہنچاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ واری ادا کریں اور اپنی ذمہ واری ادا کرنے میں دوسرے کے سُستی کرنے سے شکست نہ ہو جائیں۔ ہمارے ہر گھڑی خدا کی رضا مدنظر نہ ہو۔ اور ہمارا ہر قدم اسکو خوش کرنے کے لئے ہو۔ اور ہمارا ہر قدم آگے بڑھے۔

جب یہ خطبہ شروع ہوا تھا۔ بارش کسی قدر ہو رہی تھی مگر آخری حصہ میں زور ہو گیا تھا۔ تب حضور دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا:۔

"اگر آج مسجد کے منتظمین سائبانوں کا انتظام کر دیتے تو لوگوں کو اس قدر تکلیف نہ ہوتی" یہ فرماکر حضور کچھ دیر کے لئے وقت تک کھڑے رہے۔ جب تک کہ تمام لوگ مسجد کے چھتاؤ میں نہ داخل ہوگئے۔ اور کچھ دروازہ کے پاس کے حصہ میں نہ چلے گئے۔ اور صفیں بہت تنگ بنائی گئیں اور لوگوں نے ایک دوسرے کی پیٹھوں پر سجدہ کیا ؎

۱۷ جنوری کا اخبار نور

پروفیسر رام دیو صاحب نے آریہ سماج لاہور کے گذشتہ جلسہ پر دیگر مذاہب کے ساتھ اسلام پر جو اعتراض کئے تھے ان کے جواب میں مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے اپنے اخبار مورخہ ۱۷ جنوری میں ایک مفصل مضمون لکھ کر ثابت کیا ہے۔ کہ اعتراض کرنے کا جو رنگ پروفیسر صاحب نے اختیار کیا ہے اسکے رو سے سب سے زیادہ قابل اعتراض مذہب ویدک دھرم ہی قرار پاتا ہے۔ اسکے ثبوت میں آریوں کی کتب اور ان کے مانے ہوئے لیڈروں کے حوالجات پیش کئے گئے ہیں۔ ہر ایک اعتراض پر الگ الگ روشنی ڈالی گئی ہے۔ احباب ۲ فی کاپی کے حساب سے اس پرچہ کو منگوا کر مستفیض ہوں اور آریوں میں تقسیم کریں ؎

صیغہ تعلیم و تربیت کا اعلان

دفتر ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت ناظر یا نائب ناظر یا کلرک کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ صرف ناظر تعلیم و تربیت لکھ دینا کافی ہے ورنہ جواب میں دیر ہوکر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

خاکسار

ناظر تعلیم و تربیت قادیان دارالامان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

بیاض نورالدین رضؓ ا

میرے والد ماجد حضرت خلیفہ اول رضؓ کی طبی معلومات ایک دفعہ مجربات نورالدین کے نام سے شایع ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بیاض جو اس وقت پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد کی لکھی ہوئی اور حضرت قبلہ کے آخری سالوں کی محنت ہے۔ اور اب تک کئی دفعہ اس کے چھپوانے کا ارادہ ہوا۔ لیکن کچھ حالات ایسے پیش آتے رہے کہ کام پورا نہ ہو سکا۔ اب خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ اس کام کو باقاعدہ شروع کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ "رفیق حیات" میں باقاعدہ آٹھ صفحات پر شایع ہوتی رہے گی۔ چونکہ حضرت والد ماجد کی بیاض میں بعض جگہ خاص طبی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ اس لئے فائدہ عام کے لئے حکیم غلام محمد صاحب شاگرد خاص حضرت والد ماجد اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے مختصر نوٹ بھی شامل کئے گئے ہیں۔ میں حکیم صاحب اور مولوی صاحب دونوں کا مشکور رہوں۔

عبدالسلام ابن نورالدین اعظم

رسالہ رفیق حیات

قیمت سالانہ پیشگی صہ

ماہ فروری سے یہ رسالہ خاص شان سے نکلے گا۔ علاوہ بیاض مذکورہ بالا کے علمی اور ادبی مضامین نہایت دلچسپ اور بہترین شایع ہونگے۔ مکرم فاضل اجل میر محمد اسحاق صاحب کے مضمون **اسرار حدیث** کا ایک سلسلہ بھی اس میں شروع کیا گیا ہے۔ جس میں کلام نبوی صلعم کی حکمت اور فلسفہ بیان ہوگا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ دس فروری سے پہلے درخواستیں خریداری مع قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ بعد میں نامکمل جلد کی تکمیل مشکل ہوگی۔

محمد فخرالدین ملتانی مینیجر رسالہ رفیق حیات۔ قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل ۲۱/۲۲

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی ہاسپٹل انچارج صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ مجلد للعہ غیر مجلد للعہ محصول لم۔ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ ہوگی۔ کتاب مصنف سے مل سکتی ہے۔

بنارسی تحفے ۳/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے زنانہ مردانہ ساڑیاں۔ عمامے۔ کمخواب۔ ستھان۔ کاسی سلک سوزنے۔ سلک۔ گوٹہ۔ لچکے۔ پیتری بنارسی پائیدار۔ قینچی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ بذا الطلب فرمایئے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری تسری کپڑا ۱/۱۲

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ تسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بعضد تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمدورفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہار میں لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا ہے۔ صحیح اور سچے واقعات کی طرح ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر۔ عبدالحکیم احمدی مالک کارخانہ نانہ نگر بھاگلپور

مجربات امام فن طب ۹/۱۲

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا نورالدین صاحب

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کے اعصابی کمزوری ضعف درد کمر و زانو۔ وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں۔

تازہ شہادت میاں صفدر علی صاحب قادیان میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں کہ از حد فائدہ ہوا قیمت فی ڈبیہ عہ

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑبال۔ سرخی چشم۔ ابتدا نزول الماء۔ ضعف بصر کیلئے مفید ہے۔ تولہ عہ

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے سالہا سال کا تجربہ ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزنامچہ

۳۰ جنوری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

بیعت دو افغان صاحبوں نے بیعت کی جن کے نام یہ ہیں (۱) دوست محمد صاحب علاقہ خوست (۲) میر جان ... چونکہ یہ دونوں اردو زبان نہیں جانتے تھے اسلئے بیعت کے الفاظ کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ مولوی غلام محمد صاحب افغان کہتے گئے۔

۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

ہندوؤں میں تبلیغ ہندوؤں میں تبلیغ کے ذکر پر فرمایا اب ان میں سلسلہ تبلیغ شروع ہو گیا ہے۔ محمد امین صاحب (سابق تارا چند) بیرسٹر کے بعد دو تین آدمی مسلمان ہوئے۔ مدراس میں دو ہندو مسلمان ہوئے۔ ایک ایف۔ اے کا طالب علم اور ایک کارخانہ دار۔ طالب علم نے اپنا نام خود ہی خلیل احمد رکھا ہے۔ کیونکہ حکیم خلیل احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوا ہے۔ مگر ابھی تک اس نے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کے والد عیسائی ہو گئے تھے۔ یہ معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

(بعد نماز عصر)

احمدی بچوں کی بیعت شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی نے بعض لڑکوں کو جن کے والدین احمدی ہیں۔ بیعت کرنے کے لئے پیش کیا کیونکہ انھوں نے خود بیعت نہیں کی تھی۔

فرمایا:- احمدیوں کے بچے آپ ہی بیعت میں ہوتے ہیں۔ جب وہ احمدی کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وقت ان کی بیعت ہو جاتی ہے۔

یکم فروری ۱۹۲۱ء مسجد مبارک

(بعد نماز عصر)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک نے جواب طلب خطوط سنانے شروع کئے۔ جنہیں سے پہلا خط ایک صاحب کا تھا جسمیں انھوں نے اپنا ایک خواب لکھ کر دریافت کیا تھا کہ میرا یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔

اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

رحمانی اور شیطانی خواب کی پہچان یہ تو اللہ جانتا ہے کہ یہ خواب شیطانی ہے یا رحمانی؟

اس کی پہچان دو طرح ہوتی ہے۔ ایک پہچان ایسے شواہد سے ہوتی ہے جو اس میں پائے جاتے ہیں۔ یعنی اسمیں آیندہ کی خبر بتائی جاتی ہے۔ جو وہ اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے یا کوئی علم بتایا جاتا ہے۔ جو انسانی کوشش سے باہر ہوتا ہے۔ دوسرا ذریعہ رحمانی خواب کے پہچاننے کا وہ ملکہ ہوتا ہے جو ان لوگوں کے قلب کو حاصل ہوتا ہے۔ جو روحانیت کے رستہ پر چلنے والے ہوتے ہیں اپنی ابتدائی حالت میں ہی وہ پہچان لیتے ہیں کہ یہ خواب رحمانی ہے یا شیطانی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں۔ تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب انکی رحمانی ہے یا نفسی۔ اس سے اوپر ترقی کرتے ہیں تو انکو معلوم ہوتا ہے کہ انکی رؤیا رحمانی ہے یا طبعی۔ پھر اور ترقی کرتے ہیں تو انکی رؤیا رحمانی رہ جاتی ہے گو ممکن ہے کہ بعض حالات میں طبعی بھی ہو۔ یہ دو ذریعہ ہیں جن سے رؤیا کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ آپکی رؤیا میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے پہچانا جائے کہ رحمانی یا شیطانی یا نفسی ہے یا طبعی۔ مجھے آپ کے قلب کا حال بھی معلوم نہیں۔ جس سے پتہ لگے کہ آپ کی رؤیا کیسی ہے۔ اسکو آپ خود اپنی حالت سے سمجھ سکتے ہیں۔

بس اس سوال کا جواب میرے علم و طاقت سے بالا ہے۔

اصحاب کہف کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب ایک صاحب کا سوال پیش ہوا کہ اصحاب کہف غار میں زندہ رہے یا مردہ؟ فرمایا وہ زندہ تھے اور وہاں رہنے کی مدت چار سال سے زیادہ نہ تھی۔

ایک شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی وجہ ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ آپنے فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے بعض لوگ احباب پر مجھ سے ناراض ہیں کہ یہ میری شکایات کی وجہ سے ہوا ہے (مفہوم)

اسکے جواب میں لکھوایا کہ ... کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ تو وہ آپ کی کسی شکایت کی بنا پر نہیں بلکہ اس خط کی بنا پر ہے جو انہوں نے میں خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی طرف لکھا تھا اسکے بعض فقرات یہ ہیں کہ

"قادیان شریف کی گدی خلافت روز بروز ترقی پر ہوگی اور حضرت صاحب کو ظلی نبی سے مستقل اور مجازی نبی سے حقیقی نبی منوا کر امید ہے اسی قرن کو دسویں شارع نبی بنا دیا جائیگا اور پھر بھی ڈر ہے کہ مسجد اقصیٰ اور قادیان شریف مسجد حرام اور کعبہ کی جگہ نہ لے لیں کیونکہ جیسا لکھ چکے ہیں کہ حج کا مطلب یہاں پورا ہو جاتا ہے اور تعریباً آگے موجود ہ سے زمین قادیاں اب محترم ہے ۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے اس جلسہ پر اگر میاں صاحب اعلان کر دیں کہ قادیان کو قبلہ اور نیا کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جاویگا۔ تو آیندہ نسلوں کیلئے غلو کرنے میں سند کافی ذریعہ ہوگا۔"

ان فقرات سے ثابت ہوتا ہے کہ انکے نزدیک ہم لوگ حضرت صاحب کو مستقل اور حقیقی نبی بنا رہے ہیں اور ۲۵۔ ۳۰ سال تک شارع نبی بنا دینگے اور مسجد اقصیٰ اور قادیان کو کعبہ کی جگہ دیدی جائیگی اور یہ کہ ان کے نزدیک اس امر کی ضرورت ہے کہ میں یہ اعلان کروں کہ قادیان کو قبلہ اور کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ نہیں بنایا جائیگا۔

کوئی شخص کسی ایسے شخص کی بیعت میں نہیں رہ سکتا جبکہ اسکی دیانت کی نسبت اسکے ایسے خیالات ہوں لیکن ان فقرات کی وجہ سے اس بات کے مستحق نہیں ہیں کہ ہماری جماعت کے مستقل امام ہوں جب تک وہ اگر اور کچھ نہیں تو اس شخص کو جسکے ہاتھ پر انہوں نے بیعت کی ہے ایک معمولی دیانتدار شخص کا رتبہ دینے لگیں۔

خدمت دین کے لئے لڑکا وقف کپتان عبدالکریم خانصاحب کا خط پیش ہوا جسمیں انھوں نے لکھا تھا کہ میرا ارادہ ایک لڑکے کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنا ہے۔ حضور نے لکھوایا آپکے ارادہ سے خوشی ہوئی۔ لڑکا تب بعد ہوگا جب بالغ ہوگا۔ ہاں آپ اسطرح تربیت کریں کہ وہ بڑا ہو کر دین کی خدمت کے قابل ہو اور اگر اس کا ارادہ آپکے ارادہ کے موافق ہو جائے تو اسکو خدمت دین کرنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہوگی۔

دارالامان میں ہجرت کرکے آنا ایک صاحب کا خط جو گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں پیش ہوا کہ قادیان میں آکر آباد ہونا چاہتے ہیں اسکے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ پہلے استخارہ کریں اور پھر دیکھیں انکے موافق یہاں گزارہ کی کوئی صورت ہو جائے اور استخارہ کے بعد شرح صدر بھی ہو تو ہجرت کر سکتے ہیں۔

مباہلہ کھیل نہیں ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ ان کا قریبی رشتہ دار غیر احمدی صاحب کو گالیاں دیتا ہے اور احمدیت کے متعلق مباہلہ کرنا چاہتا ہے۔

اسکے جواب میں لکھوایا کہ مباہلہ معمولی چیز نہیں۔ اسکو کہو کہ خدا سے دعا کرے۔ مباہلہ بڑی چیز ہے اور اسکی بڑی اغراض ہوتی ہیں۔ یہ کہ جس سے بحث ہوئی اس کو مباہلہ کر لیا۔ اگر اسی طرح یہ ہر روز کرنے لگے اور اللہ کا غضب نازل ہونے لگے تو دنیا تباہ ہو جائے۔ مباہلہ تب ہوتا ہے جب دنیا کو کسی قسم کا اس سے فائدہ پہنچنے کی امید ہو۔

بیقراری دل کا علاج ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ دل بیقرار رہتا ہے اور ہر وقت درد و الم کا احساس رہتا ہے اس کا کوئی نسخہ بتایا جائے۔

فرمایا:- کہ علاج کرائیں یہ کمزوری کا نتیجہ ہے

ایک پادری سے مباحثہ

جناب مولوی محمد الدین صاحب شملوی حال مقیم دہلی کا خط پیش ہوا جس میں انہوں نے ایک پادری سے مباحثہ کا حال لکھا تھا۔ حضور نے لکھوایا کہ آپ نے اس کا جواب لکھا اچھا کیا۔ اگر وہ خاموش رہا۔ تو خیر اور اگر جواب دیا۔ تو میں آپ کو بتاؤنگا کہ کس طرح اس کو پکڑنا چاہیئے؛

تعویذ گنڈے کا دفعیہ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کی سوتیلی ماں تعویذ کرتی رہتی ہے جن سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ سوتے وقت سورۃ قل ھو اللّٰہ۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر جسم پر مل لیا کریں۔ اور آیت الکرسی اگر شروع میں پڑھ لیں۔ تو اور بھی اچھا ہے؛

اس پر خان صاحب منشی فرزند علی صاحب نے عرض کیا۔ کہ آیا یہ سورتیں پڑھ کر کپڑوں کے اوپر سے جسم پر ہاتھ پھیرنا چاہیئے یا کپڑوں کے نیچے سے فرمایا نہیں کپڑوں کے اوپر کرے۔

کرب دور ہو

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ مصائب ہیں اور گھبراہٹ ہے دعا فرمایئے؛

حضور نے لکھوایا۔ کہ میں دعا کرونگا۔ آپ اپنے دل میں بھی یقین پیدا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ دور کر دیگا۔ گھبراہٹ اور کرب کے نتیجہ میں کبھی امن نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ خشوع کو پسند کرتا ہے۔ کرب کو نہیں کیونکہ کرب اپنے اندر مایوسی رکھتا ہے؛

پھر لکھوایا۔ کہ کرب سے میری مراد ایسی گھبراہٹ ہے جس سے انسان کی ہمت پست ہو جاتی ہے؛

کشف سنانا

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ (۱) کیا دوستوں کو اپنا کشف سنانا جائز ہے (۲) اور کیا غیر احمدیوں میں تبلیغ کے وقت اگر کوئی ان کے متعلق انذاری بات معلوم ہو بتانی درست ہے (مفہوم)

فرمایا کہ (۱) پسندیدہ نہیں۔ اس طرح بعض نا سمجھ انسان کے دل میں عجب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ کام ان کے لائق ہے۔ جو اخلاق رذیلہ کے حملوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ دنیا ان کو اور کوئی نقصان نہیں دے سکتی۔ (۲) خواب جس میں انذار ہو۔ عام طور پر سنائی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس پر زور نہ دیا جائے؛

معانی قرآن کی صحت معلوم کرنے کے طریق

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ جو معنے قرآن کریم کے دل میں آتے ہیں۔ اور وہ دل کو صحیح بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی صحت معلوم کرنے کا کیا طریق ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ صحت کے معلوم کرنے کے تین ذرایع ہوتے ہیں۔ (۱) ان علوم سے پرکھا جاتا ہے جن کے ذریعہ سے کلام کی صحت یا غلطی معلوم کی جاتی ہے۔ (۲) یا عالم سے پوچھا جاتا ہے۔ (۳) یا قلب سلیم ملا ہوا ہوتا ہے۔ جو خود آگاہ کر دیتا ہے۔ اگر کسی اور نے وہ معنے کر دیئے ہیں۔ اور وہی قلب کے اندر ہیں۔ تو وہ صحیح ہیں؛

ترک حقہ اور حقہ چھڑانے والی گولیاں

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ انہوں نے حضور کی جلسہ کی تقریر کے بعد حقہ چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ کئی لوگوں نے چھوڑا ہے۔ میں (نائب ایڈیٹر ہذا) نے عرض کیا۔ کہ حضور اب تو حقہ چھڑانے کی گولیاں بھی اخباروں میں نظر آتی ہیں۔ فرمایا۔ کہ ہاں میں نے بھی وہ اشتہار دیکھا ہے۔ یہ نامناسب ہے۔ ایسی دوائیاں فضول ہوتی ہیں۔ ہزار میں ایک آدھ ایسا شخص ہوتا ہوگا۔ جو بیماری کی وجہ سے پئے۔ ورنہ عموماً لوگ یہ عادت یونہی ڈال لیتے ہیں؛

پھر مولوی رحیم بخش صاحب سے فرمایا۔ کہ مینیجر الفضل کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ ایسے اشتہار نہیں چھپنے چاہئیں؛

ایک عجیب رویا

حضور نے اپنی ایک رویا سنائی۔ جو حضور کی نظر ثانی کے بعد درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرمایا:-

پرسوں ایک عجیب رویا دیکھی۔ کہ گویا میں باہر سے آیا ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں کہ شملہ سے آیا ہوں۔ یہ نہیں معلوم کہ ریل کی سواری ہے یا کس چیز کی۔ مگر وہ گاڑی گذر رہی ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ قادیان کی سڑک دیکھی ہے۔ پھر میں یہ گاڑی کیسے چل رہی ہے۔ میں نے جو پیچھے نظر کی تو معلوم ہوا کہ بڑی چوڑی اور پختہ سڑک نیچے ہے۔ میں حیران ہوا کہ کب یہ سڑک بن گئی جب آگے بڑھے تو دیکھا۔ کہ بہت سی گاڑیاں جو کئی قسم کی ہیں چلی آ رہی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا جلسے کے ایام ہیں۔ جس گاڑی میں میں سوار ہوں وہ موٹر ہے یا کیا ہے۔ جب میں آگے آیا۔ تو بہت سی دوکانیں نظر آئیں۔ اور آگے شہر میں آیا تو بہت سے آدمی نظر آئے۔ اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ بڑا چوڑا بازار ہے اور لوگ دوکانوں سے نکل نکل کر کھڑے ہو رہے ہیں۔ میری گاڑی پاس سے گذر کر چلتی جاتی ہے۔ اس کو روکتا ہوں۔ کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ شہر بھی پختہ ہے۔ اور ہجوم آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور میں سب کو سلام علیکم سلام علیکم کہتا جاتا ہوں۔ اور پھر بڑھتے بڑھتے ہم اس چوک میں آگئے۔ لیکن اس کی موجودہ شکل نہیں۔ بلکہ بہت بدلی ہوئی ہے۔ اس جگہ ایک مکان کوٹھی کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ اور اس کے آگے عمدہ اور خوبصورت صحن ہے۔ اور مکان کے سامنے ایک وسیع میدان ہے۔ وہاں والدہ صاحبہ (حضرت ام المومنین) اور ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی ہیں۔ میں نے وہاں پانی منگایا۔ کہ وضو کروں کیونکہ عصر کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پھر ذرا نظارہ بدلا اور ایسا معلوم ہوا۔ کہ وہیں ایک شخص مخالفین کی نسبت سخت لفظ کہتا ہے۔ میں اس کو کہتا ہوں۔ کہ نرمی مد نظر رکھنی چاہیئے۔ اور پھر اس کو اپنا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ دیکھو۔ ہر انسان لوگوں سے یہ سلوک ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ دو مخالفوں کو دیکھا۔ کہ وہ ایک ایسی جگہ پر پڑے ہیں جو بہت ڈھلوان ہے اور خطرہ ہے۔ کہ وہ ذرہ سی حرکت سے ایک عمیق غار میں جا گرینگے۔ اور ان تک پہنچنے کا راستہ بھی خطرناک ہے۔ اور گویا وہاں تک جانے میں نوے فیصدی ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہاں گیا۔ اور ان دونوں کو بچالایا۔ (رویا میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں آدمی بہائی ہیں۔) جس وقت میں یہ واقعہ اس شخص کو سنا رہا ہوں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس جگہ کا میں نقشہ کھینچ رہا ہوں۔ اس کا نظارہ اس کوٹھی کے سامنے برآمدہ کے نیچے پیدا ہو گیا ہے۔

اس نے مجھکو کہا۔ کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں۔ وہی طریق ہوگا

ہندوستان کی خبریں

دہلی میں چار مسلمانوں کی افسوسناک موت

دہلی ۲۸ جنوری کو جامع مسجد کے قریب ایک خوفناک فساد وقوع پذیر ہوا جس میں چار آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ اس تنازعہ کا یہ سبب ہے کہ مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان غیر معمولی طریقہ پر نماز پڑھنے کے متعلق بحث و تمحیص شروع ہوئی۔ اور کہتے ہیں کہ فریقین نے ایک دوسرے کے عقائد پر بدکلامی کی۔ پہلے تو یہ جوش محض زبانی ہی رد و کد ہوتی رہی۔ لیکن جلدی دست بدست لڑائی شروع ہوگئی۔ اور اسکے بعد چھرے چاقو استعمال کئے گئے۔

مسٹر گاندھی کے پیرو

مسٹر گوپال ؟ اور پانچ دوسرے آدمی بعدالت سشن جج جھانسی ایک ڈاکہ کے معاملہ میں ماخوذ ہوئے تھے۔ اور انہیں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی تھی۔ اب الہ آباد ہائی کورٹ نے ان کا مرافعہ مسترد کر دیا ہے۔ ملزمین نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ وہ مسٹر گاندھی کے پیرو ہیں۔ اور ان کی خواہش تھی کہ حکومت کو خوفزدہ کرکے اپنے ملک کی خدمت کریں۔ چنانچہ انہوں نے پہاڑ یا میں ٹیلیگراف اور نہر کے ٹیلیفون کا تار کاٹ دیا۔ ارادہ تو یہ بھی کیا گیا تھا کہ یورپین فوج کی سپیشل ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیں اور خزانہ لوٹ لیں۔ لیکن اس ارادے میں کامیابی نہ ہوئی۔ لہذا انہوں نے ڈاکے ڈالنے شروع کر دیئے۔

کیتا نور

(کالیار) سے خبر ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک مسجد سے چند موپلوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ یہ لوگ مسجد میں جوا کھیل رہے تھے۔ ایک جواری نے سپرنٹنڈنٹ کو مار ڈالنے کا قصد کیا۔ جس پر صاحب بہادر نے تمنچہ سے فائر کیا۔ موپلہ زخمی ہوکر ہسپتال بھیجا گیا۔

مسٹر ہادی کو ایک سال کی سزا

مسٹر محمد ہادی سیکرٹری خلافت کمیٹی جھانسی کا مقدمہ ۳ فروری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھانسی کے سامنے پیش ہوا۔ عدالت نے مسٹر محمد ہادی کو ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا ہے۔

غلط نویس ڈپٹی مجسٹریٹ

حال میں سر گریم وڈ میرس چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ کے دوران میں فرمایا۔ کہ اس مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ کا جو فیصلہ داخل کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۴۴ انگریزی املا کی غلطیاں ہیں۔ اور ۱۳ ایسے جملے ہیں جن کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔

لارڈ سنہا کا پہلا دورہ

ہز ایکسلنسی لارڈ سنہا گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ اپنے صوبہ کے دورہ پر ۱۹ فروری کو روانہ ہونگے۔ مونگیر اور بھاگلپور تشریف لے جائیں گے۔ ان مقامات میں ہز ایکسلنسی کا ورود پبلک ہوگا۔

ترنتارن میں ہنگامہ

گوردوارہ ترنتارن میں انتظامی کمیٹی اور وہاں کے پجاریوں کے درمیان ایک شدید ہنگامہ ہوا۔ جس میں کئی آدمی مقتول و مجروح ہوئے تھے۔ لیکن اب فریقین سرکاری عدالت میں استغاثہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرکاری حکام بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر کچلو۔ مسٹر سبھولا ناتھ اور لالہ گردھاری لعل صاحبان بھی معاملہ کی تحقیقات کے لئے موقع واردات پر پہنچے تھے۔ انہوں نے اس حادثہ کے متعلق مفصل بیان شائع کیا ہے۔

یورپین فوجی سپاہیوں کی بے حیائی

لکھنؤ یکم فروری۔ ہمعصر اخبار انڈی پنڈنٹ کا خاص نامہ نگار لکھنؤ سے رقمطراز ہے۔ کہ ۲۷ ماہ جنوری کو ایک نہایت ذی عزت ہندو پردہ نشین خاتون صبح کے گیارہ بجے یکہ سے اتر کر جواب گھر کے اندر جانے لگی۔ تو اس وقت کچہری کے عین بالمقابل ۲ الانسر کے دو یورپین فوجی سپاہیوں نے بیچاری کو خواہ مخواہ زد و کوب کرنا شروع کر دیا۔ سول انجینئر کے دفتر کا ایک چپراسی عورت کی امداد کے لئے بھاگا۔ فوجی اسے آتا دیکھ کر فرار ہوگئے۔ مسٹر پی۔ سی سپاہیہ چارجی بھی بار ایسوسی ایشن سے اس عورت کو دن دہاڑے سر عام ظلم سے بچانے کیلئے بھاگے ان سپاہیوں کا تعاقب کرکے ایک کو پکڑ لیا گیا۔ ان کا نام و پتہ معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس حادثہ سے تمام شہر میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

اخبار حق بند ہوگیا

۶ فروری۔ لکھنؤ سرکاری اخبار حق بند ہوگیا۔ گورنمنٹ... نئے انتظام کے ماتحت گورنمنٹ اس اخبار کے جاری رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔

مین پوری ڈاکہ کا مقدمہ

الہ آباد ۳ فروری۔ مین پوری کے سشن جج نے ڈاکہ کے مقدمہ کے ایک ملزم اپیا سے کو ۱۰ سال قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ اس ڈاکہ کے باقی ملزمین کو عمر بھر کی قید کی سزا ملی تھی۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے سشن جج کے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جس نے ۱۰ سال کی سزا کو بڑھا کر عمر قید کر دی۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

دہلی ۳ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ کا آج پہلا اجلاس ہوا۔ پبلک کے آدمی یہ نظارہ دیکھنے بہت تھوڑے گئے۔ والسرائے موجود نہیں تھے۔ ہر ایک ممبر وفاداری کا حلف اٹھانے کے بعد صدر کی کرسی کے پاس جا کر جھک کر اس سے مصافحہ کرتا تھا۔ اور پھر اپنا نام رجسٹر میں لکھ دیتا تھا۔ نواب سر بہرام... نے حلف اردو زبان میں لیا تھا۔

بنگالی اخبار کے دفتر میں آتشزدگی

کلکتہ ۲ فروری۔ بنگالی اخبار کے دفتر میں آج بعد دوپہر آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ آگ پہلے کاغذ کے گودام سے شروع ہوئی۔ مگر زیادہ پھیلنے سے روک دی گئی۔ نقصان کا اندازہ چار ہزار کیا جاتا ہے۔

کراچی کے طبی طلباء کی ہڑتال

کراچی ۳ فروری۔ میڈیکل سکول حیدر آباد سندھ کے تمام طلباء نے یورپین نرسنگ کی اہانت آمیز رویہ

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں مارشل لاء کے اشتہارات (۱) ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مکان کے بیرونی دروازے کے اندرونی حصہ پر اس مکان میں رہنے والوں کے نام جنس عمر اور پیشہ درج کر کے ایک فہرست لگا رکھے۔ ہوٹل والوں پر بھی یہی پابندی عائد کی گئی ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس ہتھیار ہوں۔ وہ فوراً اس کی اطلاع دے ورنہ اسپر مقدمہ چلایا جائے گا۔ (۳) کوئی شخص کسی باغی کو کسی طریق پر مدد نہ دے۔ بلکہ اگر کسی باغی کی نسبت علم ہو۔ تو اس کی خبر بلا تاخیر حکام کو پہنچائے۔ ورنہ اسپر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ (۴) جو شخص غیر جانبدار رہیگا وہ مستوجب سزا سمجھا جائیگا (۵) مقامی انسپکٹر پولیس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص خفیہ یا کوڈ کے طریق سے تار نہ بھیجے۔ اور نہ بے تار برقی اور کبوتروں سے کام لے۔ [illegible] کے جلسے ممنوع ہیں۔ جہاں ۶ آدمی نظر آئینگے۔ [illegible] جلسہ سمجھا جائیگا۔

شمالی آئرلینڈ کا پہلا وزیر اعظم لنڈن - ۲۷ر جنوری - سر جیمز کریگ نے السٹر پارلیمنٹ کی رہنمائی منظور کر لی ہے۔ اسلئے بہت اغلب ہے۔ کہ شمالی آئرلینڈ کا وہ پہلا وزیر اعظم ہوگا۔

سن فینیوں نے بارود کی سرنگ استعمال کی لنڈن - ۲ر فروری - پہلی مرتبہ [illegible] (علاقہ [illegible]) میں سن فینیوں نے شاہی فوجوں پر بارود کی سرنگ اڑائی جس سے دو سپاہی ہلاک اور نو زخمی ہوئے۔ ایک اور تار ہے۔ چار سپاہی اس آتشزدگی میں ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔

انگریزی سفیر امریکہ کی بیوی کو دھمکی لنڈن ۲ر فروری (مسٹر گیڈس کی غیر حاضری میں سن فینن ممبر ان غلط طریق سے مسز گیڈس کو دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ وہ ان کے بچوں کو زخمی کر دینگے یا اڑا کر لیجائینگے پولیس خاص انتظام کر رہی ہے۔

متفرق خبریں

ٹرکی کی شرکت لنڈن - ۲۸ر جنوری - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی رضامند ہو گیا ہے۔ اور مشرق قریبہ کی کانفرنس میں باقاعدہ نمائندے شریک ہوگا۔ اس خبر کا قسطنطنیہ پر نہایت اچھا اثر پڑا ہے۔

یونان کی شرکت ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ مسیو [illegible] یونان کی طرف سے اس کانفرنس میں شریک ہونگے۔

مقدمہ بدکاری کی سماعت میں خواتین کی موجودگی لنڈن ۲۵ر جنوری۔ شاہی عدالت [illegible] عدالت طلاق نے عورتوں کو جیوری میں حصہ لینے کی اجازت دیکر شہرت اولیت حاصل کیا ہے۔ چنانچہ آج کی جیوری میں چھ مرد تھے اور چھ عورتیں۔ ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک عورت پر اس کے خاوند نے جرم بدکاری عائد کیا تھا۔ مسٹر مارشل ہال نے کہا کہ بدقسمتی سے آج مشترکہ جیوری کے سامنے ایسا مقدمہ پیش ہوا ہے۔ لیکن جج صاحب نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ خواتین اس مقدمہ کی سماعت میں حصہ لیں۔

اٹلی میں بدامنی لنڈن - ۲۷ر جنوری - اٹلی کے صوبہ [illegible] میں عام ہڑتال ہے نہ روشنی ہے نہ کوئی گاڑی چلتی ہے نہ کوئی اخبار نکلتا ہے۔ اور نہ کوئی سکول کھلا ہے۔ کیونکہ قوم پسندوں نے سوشلسٹوں کے ایک روزانہ اخبار کے دفتر کو جلا دیا ہے۔ خبر ہے کہ [illegible] سینما پر قوم پسندوں کے ایک گروہ نے حملہ کیا۔ جس نے فائر کیا۔ گیارہ جانوں کا نقصان ہوا۔ روما کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ قوم پسندوں اور ان کے بعض ہم جلیسوں کے درمیان پولیس نے مداخلت کی۔ جسپر جھگڑا ہوا اور سلطنت کے ڈاک اور تار کے کام کرنے والوں نے ہڑتال کر دی ہے۔

اہل امریکہ سے جنرل ڈائر کی ہمدردی لنڈن ۲۷ر جنوری۔ ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ جنرل ڈائر ۲ر فروری کو اپنی ایمانی مہم بابت ۱۹۱۹ء کے متعلق تقریر کرینگے۔ [illegible] یہ اس سلسلہ کی پہلی تقریر ہے۔

[illegible] اس سے جو آمدنی ہوگی وہ ان ہندوستانیوں کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں تقسیم کی جائیگی۔ جو امرتسر میں انکے ہاتھ سے قتل ہوئے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل لنڈن ۲ر فروری ملکرچہ مصطفےٰ کمال پاشا کا طرز عمل بہت ہی تمرد آمیز ہے۔ لیکن اب بھی اُن کے مطالبہ کے برعکس تہران میں جو ترکی مشن بھیجا جائیگا۔ اسکے صدر عزت پاشا ہونگے۔ جو حال ہی میں قسطنطنیہ کی شاہی گورنمنٹ کی طرف سے انگورہ گئے تھے تا کہ مصطفےٰ کمال پاشا سے گفتگو سے مصالحت کریں۔ برطانی گورنمنٹ کو ترکوں کے پولیٹیکل اختلافات سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ اسکو یقین ہے۔ کہ ترک سب سے کام لے کر لنڈن میں متفق طور سے اپنے مطالبات کو پیش کرینگے۔ تازہ ترین اطلاعات کے بموجب مصطفےٰ کمال پاشا کی فوج اسوقت پچاس ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کی بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ حال میں ۲ ہزار ترکی قوم پرست فوج نے یونانیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

ولنا کا مسئلہ کشمکش میں لنڈن ۲ر فروری - پولینڈ اور لتھونیا میں مسئلہ ولنا کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ اب منقطع ہو گئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لتھونیا نے استصواب عامہ پر کاربند ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اس انکار کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ولنا میں ابھی تک وزیلاگوسکی کی فوجیں موجود ہیں۔ جن کا ووٹنگ پر برا اثر پڑیگا۔

شرائط تاوان اور امریکن اخبارات لنڈن یکم فروری - نیویارک کا تار مظہر ہے کہ امریکہ کے اخبارات اور مشہور ارباب سیاست عام طور پر جرمنی سے تاوان لینے کی شرائط پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تاوان جرمنی کی حیثیت سے زیادہ ہے۔ اور غالباً امریکہ میں اس کا بُری طرح ردعمل ہو جائیگا۔

جرمنی تاوان ادا کر سکتا ہے [illegible] بارمن نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ جرمنی تاوان ادا کر سکتا ہے اور اسکے تاوان ادا کرنے سے دنیا کی تجارتی حالت کو بہت نفع پہنچیگا۔

انگریزوں پر بالشوک حملہ لنڈن ۳ر فروری۔ تہران کے ایک تار میں مرقوم ہے۔ کہ ۲۹ر جنوری کو شمالی مغربی ایران میں بالشویکوں نے ایک برطانوی [illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)

متعلق خط وکتابت بنام منیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی ✱ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۶۳ | مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹ فروری کو پیچش کی سے تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثانی کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ ابھی تک انکی طبیعت ناساز ہی ہے۔

۱۸ تاریخ خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے نائب ناظر تالیف و اشاعت ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے دربار راولپنڈی میں جو ۱۶ تا ۱۸ ماہ حال رہا۔ بطور قائم مقام الفضل شریک ہونے کے لئے گئے۔

اخبار احمدیہ

ہدایات متعلق مردم شماری

مردم شماری کے متعلق ہدایات دی جا چکی ہیں۔ اب مزید ایک امر کے متعلق جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس صوبے کے فارم مردم شماری میں فرقہ کا خانہ الگ رکھا گیا ہو۔ وہاں لوگ اسکے خانہ میں فرقہ "احمدی" لکھوا دیا جائے۔ اور جن جگہ فرقہ کا خانہ الگ نہ ہو یا الگ اندراج نہ کیا جاتا ہو۔ وہاں مذہب کے خانہ میں احمدی لکھوا دیا جائے۔ یعنی مسلمان احمدی

ہم نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ فرقہ لکھنے کی اجازت دی جائے۔ پس سوا پنجاب و صوبہ سرحدی دیگر ہر صوبے کے لوگ ہر ضلع سے۔ جہاں جہاں ہوں۔ افسر مردم شماری صوبہ کی خدمت میں اپنی اپنی درخواستیں اندراج کرکے اجازت و ہدایت کے لئے بھجوا دیں۔ سکرٹری صاحبان دستخط کروا کر درخواستیں بھجوائیں۔ یہ خاص کام ہے۔ والسلام

ناظر امور عامہ قادیان۔

احمدی مستورات کمالپور کا چندہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی مستورات میں دینی جوش پیدا کرنے اور خدمت دین میں لگانے کے لئے خاص کوشش کرتی رہتی ہیں۔ کمالپور میں ان کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات کی ایک انجمن قائم ہے۔ جو وعظ و تبلیغ کے علاوہ تبلیغ ولایت کے لئے ماہوار چندہ بھی جمع کرتی ہے۔ ماہ فروری کا بارہ روپیہ چندہ اس انجمن نے بھیجا ہے۔ ہر جگہ کی احمدی مستورات کو اس قابل تعریف مثال کی پیروی کرنی چاہیئے۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری مرکزی بہنوں نے جن پر بیرونی بہنوں کی نسبت بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسوقت تک اپنی کوئی انجمن نہیں بنائی

امور مستورات میں تبلیغ کرنے کی ایک اور کوشش نہیں کی گئی تھا
حضرت سکینۃ النساء اور دوسری بہنیں اپنی خواتین کو تحریک کریں اور
اپنی تبلیغی کوششوں میں صادقہ عورتوں سے [illegible]
میں تحریک پیدا کرنے کیلئے مجھے مطلع فرمائیں۔
اہلیہ صاحبہ [illegible] اپنی بہنوں سے اپنی صحت کے لئے
دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

بیاض نور دین کے متعلق اطلاع

صاحبزادہ میاں عبدالسلام خلف الصدق حضرت خلیفۃ المسیح اول [illegible] کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیاض نور دین کی اشاعت کے لئے ماہانہ رسالہ [illegible] چھاپنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ اب وہ رسالہ مذکور نہیں تو نہیں مگر بصورت کتاب عنقریب انشاء اللہ چھپے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ راقم خاکسار غلام محمد۔ قادیان

افریقہ میں جانیوالے بھائیوں کے لئے اطلاع

احمدی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو صاحب برٹش ایسٹ افریقہ ملازمت کے لئے آنا چاہیں۔ وہ یہاں آنے سے پیشتر [illegible] ہند [illegible] اور [illegible] مشورہ کر لیں۔ ایسی صورت میں ان کو ملازمت کا مل جانا انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] ورنہ موجودہ حالت میں [illegible] کی کثرت اور ملازمت کی قلت کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ والسلام
عاجز عبدالکریم احمدی۔ کلنڈینی برٹش ایسٹ افریقہ

اعلان نکاح

مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۱ء بروز [illegible] عاجز مسمی قمرالدین قوم کشمیری احمدی ساکن گوجرہ کی لڑکی مسماۃ سکینہ بی بی کا نکاح [illegible] قوم کشمیری ساکن [illegible] ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر شیخ غلام احمد صاحب [illegible] نے پڑھا۔ راقم عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرہ

ولادت

شیخ غلام محمد صاحب احمدی ٹھیکیدار کے ہاں دو لڑکے توام پیدا ہوئے ہیں۔ ناظرین اخبار ان کی درازی عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اس خوشی میں مبلغ [illegible] روپیہ جو خاکسار ہمراہ رقم چندہ ناظر بیت المال صاحب کے پاس روانہ کر چکا

محمد حسین نائب سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔

(۲) مولوی محمد یحییٰ صاحب [illegible] کے گھر فرزند [illegible] پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو عمر درازی کے ساتھ خادم دین بنائے آمین۔ والسلام۔ عبدالحکیم [illegible] متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

الفضل

ولادت اور نکاح کا اعلان کرانے والے احباب کو مطلع کیا گیا تھا کہ اس کے ساتھ چندہ بھی [illegible] بھیجا کریں۔ جس سے غربا کے نام الفضل جاری کیا جا سکے۔ افسوس کہ [illegible] نہیں [illegible] آئندہ اس بات کو ضرور یاد رکھیں۔

درخواست دعا

میں [illegible] بغرض ولایت [illegible] صاحب جہاز پر سوار ہونے کو ڈاک یارڈ پر آیا ہوا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ میرے [illegible] سفر مبارک ہو۔ شیخ احمد اللہ احمدی (۲ فروری)

(۲) میں نے [illegible] منشی کا امتحان ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں دینا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میری کامیابی کیلئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبدالحلیم خان احمدی۔ [illegible]

(۳) اس خاکسار کو [illegible] تکالیف در پیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ نور حسین ٹھیکیدار از جہلم

(۴) میں امسال انٹرنس کے امتحان میں داخل ہونیوالا ہوں۔ احمدی احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد اسحق احمدی [illegible] ہائی کلاس [illegible] ہائی سکول

(۵) احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھ پر اپنے فضل کرے اور میری مشکلات کو دور کرے۔ اور مخالفین کے شر اور تکلیف سے بچائے۔ خاکسار غلام محی الدین از [illegible] گلگت۔

(۶) حاجی عبد اللہ صاحب تاجر شاہجہانپور علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔
حبیب احمد۔ احمدی شاہجہانپوری۔

نماز جنازہ

بندہ کا بھائی احمدی [illegible] مخلص تھا۔ قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدی بھائی اس کا جنازہ غائب پڑھیں
محمد عبداللہ احمدی از فرید کوٹ۔ ریاست۔

(۲) ۱۸ جنوری کو شیخ گلاب احمد احمدی [illegible] کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے مغفرت عطا فرمائے۔
احمدی صاحبان مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔
[illegible] شیخ لقاء محمد [illegible] احمدی۔ آگرہ۔

(۳) میرے بھائی خدا بخش مرحوم [illegible] فاطمہ بقضاء الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ الفضل میں اس کے جنازہ پڑھنے کی تحریک کی جائے۔ عبداللہ احمدی۔ سیالکوٹ۔

(۴) فتح الدین [illegible] جو سلسلے کے پرانے مخلص احمدی تھے بتقدیر الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب [illegible] کے لئے دعائے مغفرت کریں اور ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ عبدالغنی از [illegible] ضلع [illegible]

(۵) جناب [illegible] شیخ [illegible] علی صاحب [illegible] سلطان پور [illegible] پنشنر [illegible] بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد ظہور الدین [illegible]

(۶) میرا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ نور علی از [illegible]۔ (۷) میاں [illegible] الدین صاحب [illegible] تحصیل [illegible] کے واحد احمدی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔
خاکسار فقیر علی [illegible] احمدی [illegible] اسٹیشن ماسٹر [illegible]

(۸) مسماۃ حسین بی بی [illegible] ساکن سعد اللہ پور ضلع گوجرات فوت ہو گئی ہے۔ احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے التماس ہے۔
خاکسار غلام علی [illegible] مدرسہ سعد اللہ پور۔ ضلع گوجرات

(۹) میری اہلیہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا بخش [illegible]

(۱۰) میرے ماموں محمد خان بروز جمعرات اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے۔ متوکل اور نماز و روزہ کے پابند تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام۔ خاکسار [illegible] علی احمدی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۱۱) مورخہ ۳ فروری ۱۹۲۱ء بوقت صبح مستری بدرالدین احمدی قوم ترکھان وفات پا گیا ہے۔ مرحوم بڑا مخلص اور جوشیلا احمدی تھا۔ احباب سے نماز جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ محمد عبدالحی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ [illegible]

(۱۲) برادرم برخوردار کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ التماس ہے کہ برادران [illegible] جنازہ غائب پڑھیں۔ بندہ [illegible] از [illegible]

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۱ فروری ۱۹۲۱ء

تم مبلغ بنو خدا کے لئے

گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو احباب آئے تھے۔ انھوں نے براہ راست اور جو نہیں آئے تھے۔ انھوں نے بذریعہ اخبار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس افسوس سے آگاہی حاصل کرلی ہوگی۔ جو حضور نے گذشتہ سال کی تبلیغی کوشش کے نتائج سال ماسبق کی نسبت کم نکلنے پر ظاہر فرمایا تھا۔ فی الواقعہ یہ بات نہایت رنج اور اندوہ کا باعث ہونا چاہئے تھی۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو ساری دنیا کو نور اور ہدایت دینے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اور جس کا کام گمراہ اور راہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے رستہ پر لانا ہے۔ اس کا پچھلا سال پہلے سال کی نسبت نتائج کے لحاظ سے پیچھے رہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ہمارا قدم پہلے کی نسبت زیادہ زور اور قوت کے ساتھ نہیں اٹھ رہا۔ بلکہ اس میں سستی اور کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ جو کہ ہمارے مدعا، ہمارے مقصد اور عظمت دعوے کے لحاظ سے نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات ہے۔ ہمارا مدعا ساری دنیا کو ہدایت دینا۔ ہمارا مقصد تمام جہان میں صداقت اسلام کو پہنچانا۔ ہمارا دعویٰ ہر ملک اور ہر دیار میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ لیکن اگر ہم ابھی سے تھک کے بیٹھ رہیں یا ابھی سے اپنی رفتار کو بجائے تیز کرنے کے سست کر دیں۔ جبکہ ہماری منزل مقصود بہت ہی دور ہے۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہم نے بدقسمتی سے اس غرض کو بھلا دیا جس کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے اور جس کا سرانجام دینا ہمارا فرض تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے۔ جس کے دو دن برابر ہوں وہ نقصان میں ہوتا ہے۔ گویا مومن کا دوسرا دن پہلے کی نسبت اسے کامیابی اور کامرانی کے زیادہ قریب لا رہا ہوتا ہے۔ لیکن جس کا دوسرا دن پہلے دن سے بڑھ کر نہ ہو بلکہ اس سے پیچھے ہے۔ وہ جس قدر نقصان میں ہوگا ظاہر ہے۔

ہمیں خدا تعالیٰ سے توفیق اور نصرت چاہتے ہوئے اپنی کوشش اور سعی سے ہر روز اس بات کا ثبوت دینا چاہئے۔ کہ ہمارا قدم ہر گھڑی اور ہر آن آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت دینا بعض افراد کا ہی فرض نہیں۔ بلکہ ہر ایک اس شخص کا فرض ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا عہد کرتا ہے۔ کیونکہ جب تک جماعت کے تمام افراد ایسا نہ کریں۔ اسوقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جماعت کا قدم آگے کی طرف اٹھ رہا ہے۔ بلکہ یہی کہا جائیگا کہ بعض افراد آگے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ پوری کامیابی کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

اسوقت تک ہماری ترقی کیوں اسقدر نہیں ہو رہی جسقدر کہ ہونی چاہئے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہماری جماعت ساری کی ساری مجموعی طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کر رہی۔ صرف چند لوگ ہیں۔ جو دوسروں میں تبلیغ کرتے اور ان کو سلسلہ میں شامل کرنے کی سعی میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھے اور اس میں کوشاں رہے۔ تو نتائج نہایت عظیم الشان نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقانیت اسلام کے اور آپ کی صداقت کے ایسے زبردست دلائل اور براہین مہیا کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو لیکر جو شخص کھڑا ہو جائے اسے کبھی نیچا نہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ ایمان کے ذریعہ بہت جاہل بھی عالم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی غلامی میں ایسے لوگ داخل ہیں جو کسی وقت سخت مخالفت اور کینہ ور دشمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن آخر انہیں قوت صداقت کے آگے جھکنا اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہونا ہی پڑا۔ پس جو ہتھیار حضرت مسیح موعود نے ہمارے ہاتھ میں دئے ہیں۔ ان کے کارآمد ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جو کوئی ان کو استعمال کریگا وہ ضرور کامیابی کا منہ دیکھیگا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنی استعداد اور قوت کے مطابق کوئی جلد ان کا اثر دیکھ لیگا۔ اور کوئی ذرا دیر میں۔ اسلئے اگر کوئی شخص اپنی تبلیغی کوشش کے نتائج جلدی نکلتے نہیں دیکھتا۔ اسے اپنی باتوں کا اثر ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ تو وہ اس سے یہ نہ خیال کرلے کہ صداقت احمدیت کے دلائل کمزور ہیں۔ اور ان میں لوگوں پر اثر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھے۔ کہ اثر نہ ہونے کی وجہ میری ہی کمزوری ہے اسے جہاں وہ اپنی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں تبلیغ کو بھی جاری رکھے۔ کہ ایک کمزور ہاتھ بھی لگاتار جس چیز کو کاٹنے میں مصروف رہتا ہے اسے کاٹ لیتا ہے۔

پس ہر ایک احمدی کو چاہئیے کہ جہانتک اس سے ہو سکے احمدیت کی تبلیغ میں لگا رہے۔ اپنے رشتہ داروں اور اپنے ملنے والوں کو صداقت احمدیت کے دلائل سناتا اور سمجھاتا رہے۔ جب ہر ایک احمدی اس کوشش میں لگ جائیگا تو انشاء اللہ نہایت خوشکن نتائج پیدا ہونگے خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق دے۔

اسکے ساتھ ہی یہ بھی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عام مجمعوں میں تبلیغی لیکچر کرانے کا جو بھائی انتظام کرسکیں وہ دفتر تالیف و اشاعت کو یکم اپریل تک مطلع کر دیں جب مختلف مقامات سے اس کے متعلق اطلاعیں آجائینگی تو ایک پروگرام مرتب کرکے مبلغین کو بھیجا جائیگا۔ تاکہ وہ تقریریں کریں۔

مبلغین کی تقریروں سے ایک ہلچل سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عام لوگوں کی توجہ سلسلہ کی طرف پھر جاتی ہے۔ اسوقت مقامی لوگوں کے لئے تبلیغ کرنے میں آسانی اور کئی مواقع نکل آتے ہیں۔ پس احباب اپنے ہاں مبلغین کے لیکچر کرانے کا ضرور انتظام کریں۔ اس کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت کو اطلاع دیں۔

خاکسار

رحیم بخش۔ ناظر تالیف و اشاعت

بھائی کو بھائی سے جُدا کرنے کا اعتراض

ہم نے "وکیل" کا اس کے اصل اپنے شایع کردہ الفاظ کی بنا پر بتایا تھا کہ اس نے ہم پر جو یہ اعتراض کیا تھا کہ قادیانی تحریک نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا ہے۔ یہی اعتراض اب اس کے الفاظ سے خود اسلام پر پڑتا ہے۔ اس کے جواب میں "وکیل" نے اپنے ۱۲ فروری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں اول تو عجیب قسم کی دیانتداری سے کام لینے کی سعی کے لئے الگ جواب کا جو ہم نے اسی وقت دیدیا تھا۔ جبکہ "وکیل" نے یہ لغو اعتراض شایع کیا تھا۔ کئی مہینے کی بات کا جواب ۱۰ فروری ۱۹۲۱ء کے الفضل میں قرار دیا ہے۔ اور پھر یہ دُرافشانی کی ہے کہ

"قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رہنے والے اور ایک ہی مذہب رکھنے والے بھائیوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے۔ بخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جدا کیا اور کافروں اور ملحدوں سے موحدوں اور خدا پرستوں کو الگ کیا۔"

ان الفاظ میں "وکیل" نے اس بات کا تو اعتراف کر لیا ہے کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو وہ کافروں اور موحدوں کو خواہ بھائی بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔ الگ اور جُدا کر دیتا ہے اور یہی ہم کہتے ہیں۔ شکر ہے کہ وکیل نے اس اصل بات کا اعتراف کر لیا ہے۔

مسیح موعود اور پہلے انبیاء کے متعلق بے ہودہ فرق

اب رہی یہ بات کہ قادیانی تحریک نے ایک ہی مذہب میں رہنے والے میں۔ لیکن انبیاء باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جُدا کرتے رہے ہیں۔ معلوم نہیں یہ فرق کس علم و عقل کی بنا پر قرار دیا ہے۔ کیا انبیاء علیہم السلام جن لوگوں کے پاس آتے رہے ان کا پہلے ایک ہی مذہب نہ ہوتا تھا۔ اور الکفر ملة واحدة کے مطابق سب کے سب ایک ہی مذہب کے پابند نہ تھے۔ اگر تھے اور یقیناً تھے۔ تو پھر جب بھی کوئی نبی آیا۔ اس کے متعلق یہی کہا جائیگا۔ کہ اس نے ایک ہی ملت و مشرب کے لوگوں کو جدا جدا کیا۔ اور یہی انبیاء کا کام باطل سے حق کو اور ضلالت سے روشنی کو جدا کرنا ہوتا ہے۔ پھر کیا کفار مکہ رسول کریم کے متعلق یہی بات نہیں کہہ سکتے تھے جو "وکیل" حضرت مسیح موعود کے متعلق کہہ رہا ہے کہ ہمارا سب کا ایک ہی مذہب تھا: مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے آ کر ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور اسلام نے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔ اس کے متعلق "وکیل" جو جواب رکھتا ہے وہی ہماری طرف سے سمجھ لے۔

لیجئے مثال

ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ :- "کیا الفضل کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی نبی نے ایک ہی مذہب کے پیروؤں میں جدائی ڈالی ہو"

یہ مطالبہ جس قدر لغو ہے۔ اسی قدر قابل افسوس بھی ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے "وکیل" اور مدعی اخبار کو انبیائے کرام کی نسبت اتنا بھی معلوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل ہر ایک نبی انہی لوگوں کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ جو سارے کے سارے ایک ہی مذہب و مشرب کے پیرو تھے۔ اور پھر انہی میں ہر ایک نبی نے جدائی ڈال کر حق کے ماننے والوں کو باطل پرستوں سے جدا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام مذاہب کے لئے آئے تھے۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ الکفر ملت واحدۃ کے ماتحت آپ کے سامنے بھی ایک ہی مشرب کے لوگ تھے۔ اور ان میں آپ نے باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے جدا کر دیا پس جو حالت پہلے انبیاء کے وقت ہوئی۔ بعینہٖ وہی حضرت مرزا صاحب کے وقت ہوئی ہے۔

پھر اگر اس فقرہ سے "وکیل" کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا۔ کہ جو خود جس مذہب کا پیرو اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اسی کے ماننے کے دعویداروں کو ایک دوسرے سے جُدا کرے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی کافی ہے وہ اسی مذہب کی تجدید کے لئے آئے۔ جو حضرت موسیٰ لائے تھے۔ اور جس کے مدعی بنی اسرائیل تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی الگ جماعت بنائی۔ اور اپنے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے بالکل علیحدہ کر لیا۔ حالانکہ وہ کوئی نیا مذہب نہیں لائے تھے۔ کیا یہ مثال "وکیل" کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر وہ سمجھ لے کہ حضرت مرزا صاحب کی بھی یہی مثال ہے۔

افسوس مذہبی واقفیت سے کورے ہو کر انبیاء کو پرکھنے کے لئے ایسے اصول گھڑنے کی جرأت کر لی جاتی ہے جو بالکل غلط اور نادرست ہوتے ہیں۔ اور جن کو صحیح قرار دینے کی صورت میں پہلے انبیاء کو جواب دینا پڑتا ہے۔

کیا "وکیل" اب حضرت عیسیٰ پر بھی اسی رنگ میں یہ اعتراض کریگا۔ جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق کہتا ہے کہ انہوں نے بھائی کو بھائی سے جُدا کر دیا۔

وکیل کی دیانتداری

"وکیل" نے اپنے اسی پرچہ میں ہمارے اس نوٹ پر جو ہم نے اس کے ایک ماہوار رسالہ کو "خزان" اور اسکے ایڈیٹر کو "جغیر" قرار دینے کے متعلق لکھا تھا۔ چیں بجبیں ہو کر لکھا ہے۔ کہ اس غلطی کی جب ایڈیٹر وکیل نے اصلاح کر دی۔ تو "الفضل" نے کیوں اس کا اعلان نہیں کیا۔

ہماری بڑی غرض اس نوٹ کے لکھنے سے وکیل کو اسکی غلطی پر متنبہ کرنا اور اس سے اصلاح کرانا تھی۔ اور جب اس نے اصلاح کر دی۔ تو ہمیں ضرورت نہ تھی۔ کہ اس کے متعلق کچھ لکھتے۔ لیکن "وکیل" نے اپنی غلطی کے اعتراف کا اعلان الفضل میں نہ دیکھ کر اس کو راست بازی صداقت شعاری دیانت و ایمانداری کے خلاف قرار دیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا "وکیل" کو اسی اس دیانت داری پر فخر ہے۔ جس کا تازہ نمونہ ہم گذشتہ پرچہ کے ایک نوٹ میں پیش کر چکے ہیں کہ رویٹر کی خبر کا ایک خاص حصہ جس میں ہماری جماعت کا ذکر تھا اڑا دیا گیا۔ اگر یہی اخبار نویسانہ دیانتداری ہے۔ تو "وکیل" کو مبارک ہو۔

پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا "وکیل" نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کی بھیجی ہوئی ایک مراسلت بنام اخبارات میں سے دوسرے کوائف کو چھوڑ کر صرف بیوی کو طلاق دیکر ساس کے ساتھ شادی کرنیوالی بات شایع کی تھی۔ یہ بھی اس کے نزدیک اخبار نویسانہ دیانتداری میں داخل ہوگی۔

دوسروں کی دیانت پر اعتراض کرنے سے قبل "وکیل" کو اپنی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزنامہ داری

۱۰ فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز ظہر)

خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا

خطبہ نکاح نکاحوں کے معاملہ میں ہمارے ملک میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ بہت فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ شریعت کے احکام کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اگر لوگ شریعت کے احکام کی پابندی کریں تو فتنے نہوں۔ ہماری جماعت جو بہت قلیل ہے۔ اس کو بہت ہی اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ایک قوم نہیں۔ بلکہ متفرق لوگ ہیں۔ دوسرے لوگوں میں آپس میں رشتہ داری ہوتی ہے۔ ایک دوسرے پر سابقہ رشتہ داری اور ایک قوم و خاندان ہونے کی وجہ سے جو زور اور دباؤ ہوتا ہے وہ یہاں نہیں ہوتا کیونکہ یہ لوگ ایک قوم سے نہیں۔ بلکہ مختلف قوموں سے آگئے ہیں اسلئے ہمارے لئے اتحاد رکھنا مشکل ہے۔ ہر ایک شخص دوسرے سے اجنبی ہے۔ ان سب لوگوں کو جمع کرنے والی ایک احمدیت ہی ہے۔ یہ عموماً ایسی مضبوط نہیں۔ کیونکہ یہ اخلاص کو چاہتی ہے۔ اور قربانی مانگتی ہیں۔ سابقہ رشتہ داریوں میں عموماً لوگ قربانی کرتے ہیں۔ جو مجبوری سے ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایمان و اخلاص سے قربانی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات لوگوں میں اس کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے اتحاد کا قیام مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر غلطی ہو جائے تو پھر سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض لوگ نیک نظر آتے ہیں۔ مگر جب شادیوں وغیرہ کے معاملہ میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ تو کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت چھوڑتے ہیں۔ جب تک شادی کا سوال نہ تھا ان پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ مگر اس میں کر پردہ اٹھتا ہے۔ اور ان کے اخلاص کا پتہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کو ہنسی کا موقعہ ملتا ہے۔

پس ہماری جماعت کے لئے رشتہ داری کے معاملہ میں غور و فکر کی بہت ضرورت ہے۔ تاکہ اس میں فتنہ نہ پڑیں۔ ہمارے ملک میں رشتہ داری کو ایک دوسرے کے خلاف بطور گالی کے استعمال کیا جاتا ہے۔ لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کو سمجھایا جاتا ہے۔ کہ آتے ہی اس پر رعب ڈالنا۔ اور لڑکی والے سمجھاتے ہیں۔ کہ پہلے ہی تمہارا اثر قائم ہو۔ اس طرح دونوں طرف سے فتنہ کی بنیاد رکھی ہوتی ہے۔

پس اسلام تعلیم دیتا ہے۔ کہ رشتہ داری میں تقویٰ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ آپس میں فساد نہو۔ جتنے رشتے اگر ٹوٹ جائیں۔ تو بڑا مشکل ہوتا ہے۔ یہ معاملہ تو ایسا ہے۔ کہ اس میں بڑی بڑی رشتہ داریاں تک ٹوٹ جاتی ہیں۔ ایسے موقعہ پر اگر جانبین شریعت کی پابندی کریں۔ تو فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس خطبہ کے بعد میاں چراغ پسر السمد ناما صاحب کے نکاح کا سیدہ بی بی بنت محمد دین صاحب سے ۵۰۰ روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

(بعد عصر)

ایک افغان سید فقیر محمد خان نے بیعت کی

اس کے بعد حضور نے خطوط کے جواب لکھائے

ترک رسوم ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ ان کے گاؤں کے لوگ رسمیں نہیں چھوڑتے۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ سمجھاؤ۔ اصلاح کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ سمجھاؤ اور بار بار سمجھاؤ۔

الہام کی خواہش ایک صاحب کے متعلق خط پیش ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی صداقت کیلئے الہام چاہتے ہیں۔ لکھوایا کہ ان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدایا جو حق ہے۔ اس کیلئے شرح صدر ہو جائے۔ الہام کی شرط ٹھیک نہیں۔ یہ آقا کا امتحان ہے۔ اور امتحان غلام نہیں لیا کرتے۔

دعا میں شرط نہو ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ انہوں نے دعا کی کہ خدایا مسیح موعود کا دامن نہ چھٹے۔ چاہے ملازمت چھوٹ جائے یا اولاد چھٹے یا کوئی تکلیف ہو۔ اب میں مصائب میں ہوں دعا فرمایئے۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ خدا کے حضور شرط نہ کرنی چاہیئے۔ آپ یہ دعا مانگتے کہ خدایا مسیح موعود کا دامن بھی نہ چھٹے۔ اور تیری دوسری رحمتیں بھی نہ چھوٹیں۔

۱۱ فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز مغرب)

تعویذ ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ تعویذ جو لوگ کراتے ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ میرے نزدیک تعویذ تحریری دعا ہے۔ اور دعا کا اثر مضر نہیں ہوسکتا۔ باقی مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ جو کسی کے خلاف اثر ڈالے جاتے ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لئے انسان دعائیں پڑھ کے سو رہے۔ تو کچھ نقصان نہیں ہوسکتا۔ اور اگر انسان یہ توجہ کر لے کہ میں ایسا اثر قبول نہیں کرونگا۔ تو اس پر اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ انسانی اثر ہوتا ہے۔ اور انسانی اثر کو انسان روک سکتا ہے اور چونکہ دفاعی طاقت زیادہ ہے۔ اس لئے اثر نہیں ہوسکتا جن لوگوں میں روحانی طاقت ہوتی ہے۔ ان پر مسمریزم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

درس قرآن کریم کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ درس قرآن کریم کو مفصل شائع کرنے کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں جو تجویز شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق احباب جلدی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ کہ ہر اخبار میں بطور ضمیمہ چار صفحے درس کے شائع کئے جائیں۔ اور مع ضمیمہ اخبار کی قیمت ۵ روپے رکھی جائے۔

اگر اس کی تائید میں کافی آرا نہ آئیں۔ تو پھر درس کے مفصل شائع نہ ہونے کا الزام ہم پر نہیں آئے گا۔ بلکہ احباب پر آئیگا۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق بہت جلد اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ تاکہ کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔

مرتد پٹیالوی کی حضرت مسیح موعودؑ

کے متعلق پیشگوئی

اور

اس کی حقیقت

(نمبر ۳)

اب میں اس سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے متعلق مرتد پٹیالوی کو شیطان نے کس کس طرح بہکایا۔ اور کس کس طرح اس کے دماغ کو چکر دیا۔ اور کس طرح نئے نئے وساوس ڈال کر اسے سرگردان پھرایا۔

جب مرتد مذکور جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی مخالفت شروع کی۔ اور ادھر حضرت مسیح موعود نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کی۔ جس میں اپنی وفات کے متعلق خبر دی۔ کہ اب بہت تھوڑی عمر رہ گئی ہے۔ جیسا کہ حضور الوصیت صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ سو چاہتا ہوں کہ اس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ قرب اجلک المقدر۔ قل میعاد ربک۔ جاء وقتک قرب ما توعدون۔ تیرا اجل معین قریب آ گیا ہے۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور جو وعدہ کیا گیا ہے ...... پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ نے میری موت کی نسبت ... (بقیہ حاشیہ) کلام

کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔"

علاوہ ازیں حضور نے اپنی وفات کے متعلق ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ جو انہی دنوں (ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء) میں شائع ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔

"ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفا اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ آب زندگی۔"

یہ رؤیا بھی صاف ظاہر کر رہی تھی۔ کہ آپ کی عمر دو تین سال رہ گئی ہے۔ چنانچہ اڑھائی سال کے بعد آپ نے وفات پائی۔

جب مرتد پٹیالوی نے دیکھا۔ کہ الہام تو انہوں نے اپنی وفات کے متعلق شائع کر دیئے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تین سال کے عرصہ تک فوت ہو جائینگے۔ اس نے اس سے سوچ سمجھ کر اور ایک خاص قسم کی دماغی مشق کر کے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود کے خلاف یہ پیشگوئی شائع کی۔ کہ

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے" (کانا دجال صفحہ ۵)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو "خدا سچے کا حامی ہو" کے عنوان سے ایک اشتہار دیا۔ جس میں آپ نے عبدالحکیم کے متعلق لکھا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق وکاذب انت ترٰی کل مصلح وصادق"

تین سال والی پیشگوئی منسوخ

اس کے بعد مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود کے

مندرجہ ذیل الہامات رسائل و اخبارات میں چھپے۔

(۱) ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا کہ افسوسناک خبر آئی ہے۔ اور انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا۔ (چنانچہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی)

(۲) انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

(۳) انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ انجبہم ان یموتوا۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۶ صفحہ ...)

جب یہ الہامات شائع ہوئے۔ اور دو تین گھونٹ آب زندگی کا الہام بھی پہلے ہو چکا تھا۔ تو مرتد پٹیالوی کو یہ فکر پڑی۔ کہ معلوم تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات کی میعاد ان پیشگوئیوں کے لحاظ سے اکتوبر ۱۹۰۸ء تک پوری ہو جاتی ہے۔ اور میری تین سالہ پیشگوئی کی میعاد جولائی ۱۹۰۹ء تک ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی کی جائے۔ جو ان الہامات کے لگ بھگ رہے۔ اس لئے مرتد پٹیالوی نے دوسری پیشگوئی شائع کی اور لکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے مرزا کی (شوخیوں) اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہوتی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے ہیں۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔" (اعلان الحق صفحہ ...)

یہ پیشگوئی اس نے آپ کے ان الہامات کی بنیاد پر کی جو پہلے ریویو مارچ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکے تھے۔ اور اس کی آخری میعاد ۲۱ اگست ۱۹۰۸ء تک تھی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ کے نام سے اشتہار دیا۔ اور اس میں لکھا:۔

"اپنے دشمن سے کہدے۔ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں

اور پھر ایک امر بے اختیار بحث (تبصرہ) اس سے ظاہر ہے کہ وہ بشارات جو حضرت مسیح موعود کو دی گئی تھیں۔ یہ امر کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کی بنا پر ہیں۔ کہ اگر یہ چودہ ماہ والی پیشگوئی پر قائم رہا۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی عمر کو بڑھا دیگا۔ تا جھوٹے اور سچے میں فرق ہو۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود کی عمر بڑھائی گئی۔ اور اگر نہیں بڑھائی گئی تو کیوں؟

چودہ ماہ کی پیشگوئی کی تنسیخ

سو جاننا چاہیئے۔ کہ پیشگوئی کی غرض تو یہی تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز ہو جائے۔ سو خدا تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے میں یوں امتیاز کیا۔ کہ مرتد پٹیالوی اپنی چودہ ماہ کی پیشگوئی پر بھی قائم نہ رہا۔ اور اسکو بھی منسوخ قرار دیدیا۔ جبکہ اس نے مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات کو پڑھا۔

(۱) ۷ر نومبر ۱۹۰۶ء ۔ موت قریب ہے ۔ (ان اللہ علیٰ کل شیء) حسبلی۔

(۲) ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔

۲۰ر دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ ستائیس کو ایک واقعہ ۔ ہمارے متعلق ۔ اللہ خیر و ابقیٰ خوشیاں منائینگے۔ وقت رسید۔

اسپر مرتد پٹیالوی کو اس کے شیطان نے استراق سمع کرکے خبر دی۔ کہ چودہ مہینے کی پیشگوئی بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے کچھ کم کرنا چاہتے۔ اسلئے اس نے ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو الہام شائع کیا۔ کہ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہو جائیگا۔

اس الہام کو مرتد پٹیالوی نے اخباروں میں طبع نہیں کرایا بلکہ قلمی لکھ کر لوگوں کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ اس کے ایک خط سے ظاہر ہے۔ جو اس نے ایڈیٹر پیسہ اخبار کے نام بھیجا۔ جو پیسہ اخبار مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ اس میں لکھا ہے۔

۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا۔ اس کے الفاظ تھے۔ ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ تک مرزا ہلاک ہو جائیگا۔ اسی طرح یہ الہام میرے قلم سے لکھا ہوا میرے رجسٹر الہامات پر موجود ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا تھا۔ جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع میں بھیجے گئے تھے (وہ بارہ تجھ سے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب مرزا صاحب و شیخ یعقوب علی و حکیم فضل الدین صاحب کو بھیجے گئے تھے۔ ان پر اسی طرح درج ہے۔)

چنانچہ اس کا وہ الہام جو ۱۶ر فروری ۱۹۰۸ء کو انہی لفظوں کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے چشمہ معرفت میں نقل کیا اور لکھا۔

"ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبدالحکیم خان ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا۔ ...... لیکن خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا اور خدا اسکو ہلاک کریگا۔ اور میں اسکے شر سے محفوظ رہوں گا۔"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴۔ اگست کے اندر اندر فوت ہو جاتے تو آپ جھوٹے ہیں۔ اور اگر اس کی پیشگوئی کے مطابق ۴۔ اگست تک فوت نہ ہوں۔ تو سچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسمیں یہ نہیں لکھا کہ یہ میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ بلکہ آپ نے اس کے متعلق یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ ہلاک اور تباہ ہوگا۔ اور اس کا کوئی سلسلہ نہیں چلیگا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگا۔ (سو ایسا ہی ہوا)۔ اور مصیبتیں اور تکالیف اٹھا کر ہلاک ہوا۔ پس تمدید اس جو حضرت مسیح موعود نے اس کی ہلاکت کے متعلق لکھا تھا وہ چودہ ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی بنا پر لکھا تھا۔ لیکن جب اس نے وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ تو وہ بات بھی اذا فات الشرط فات المشروط کے ماتحت منسوخ ہو گئی۔

۴۔ اگست تک والی پیشگوئی کا منسوخ ہونا

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود اس کی ۴۔ اگست تک والی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں۔ یا وہ اسکو بھی منسوخ قرار دیتا ہے۔ غور سے سنیئے۔ کہ اس کا شیطان اس کے دماغ کو کس طرح چکر دیتا ہے اور کس طرح اس کی ۱۴ ماہ پیشگوئی کو بدلواتا ہے

جب حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات کے متعلق مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔

(۱) ۵ر اپریل ۱۹۰۸ء ۔ مائتم کدہ ۔ اسکے بعد دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔

(۲) ۲۶ر اپریل ۱۹۰۸ء ۔ مباش ایمن از بازی روزگار۔

(۳) بدر ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء ۔ قوم (قد) وہلک هالک

ان الہامات کے پڑھنے کے بعد پھر مرتد کے استاد نے اُسے دھوکا دلایا۔ اور اس سے ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء کو اخباروں میں یہ الہام شائع کرایا۔ کہ مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴۔ اگست) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔

جیسا کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کو مرتد پٹیالوی لکھتا ہے۔

"مکرم بندہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق ہیں اپنے اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکہ آرا عورت مر جائیگی۔ والسلام

خاکسار عبدالحکیم خان ڈیرہ بلی ریاست پٹیالہ۔ ۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء

(روزانہ پیسہ اخبار ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ کالم ۱)

پھر اسی طرح اس پیشگوئی کو اہلحدیث میں بھی شائع کرایا۔ جیسا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے

"ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے متعلق میرے مندرجہ ذیل الہامات شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

(۱) مرزا ۲۱ر ساون سمت ۱۹۶۵ (۴۔ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیگا (۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکہ آرا عورت مر جائیگی۔ (اہلحدیث مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

پس اس کی اس پیشگوئی میں جو ۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے لکھی۔ الفاظ "تک" نہیں ہے۔ جیسا کہ ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۰۸ء میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ۔

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کرکے مرزا کی تاریخ موت مقرر نہ کر دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ ۱۵ر مئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ر ساون یعنی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو مرزا مریگا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا۔ جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزنامہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چسپاں ہوا کیا ہے۔ کہ ۲۱ر ساون کو کی بجائے

۲۶ ساون ۱۹۰۸ء فوت ہوتا تو خوب ہوتا۔"

پس ان تمام اقتباسات سے عاقبت کلی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ۱۶ اگست ۱۹۰۸ء کے الہام کو جو تک کے لفظ کے ساتھ تھا منسوخ قرار دیا ہے۔ اور ۱۴ مئی ۱۹۰۸ء کا الہام جو تک کے لفظ کے ساتھ ہے اس کا ناسخ ہے۔ کیونکہ یہ الہام اور ہے۔ اس میں مرض لاحق ہونے کا ذکر ہے اور زندگی کے الہام میں مرض کا ذکر نہیں اور یہ تک کے بعد کا ہے۔

پس ضمیمہ معروضہ میں جو حضرت صاحب نے تحریر فرمایا تھا وہ درحقیقت الہام نہیں بنایا گیا ہے لیکن مرتد پٹیالوی نے اسکو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ اب حضرت مسیح موعود (نعوذ باللہ) تب جھوٹے قرار دئے جاتے۔ اگر آپ ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو فوت ہوتے لیکن آپ تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنی پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوئے جیسا کر افسوسناک خبر آئی او استقبال ذیل از صحیح ہو کے مطابق آپ ۲۶ مئی کو لاہور میں فوت ہوئے اور الہام ۲۷ کو ایک واقعہ کے مطابق ۲۷ مئی کو قادیان لائے گئے۔ پس دیکھو خدا تعالیٰ نے کیسا سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق ظاہر کر دکھایا اور کیسا مرتد پٹیالوی کو رسوائی اور روسیاہی کا مزہ چکھایا اور کیسا اسکے شیطان نے اسکو وہم میں سرگرداں پھرایا۔ پس یہ تھا اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے خدا سے حاصل ہو استہار میں لکھی تھی۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت ترى کل مصلح وصادق۔

مذکورہ بالا تحریر سے کے از کو باث کا یہ سوال کرنا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مقررہ میعاد نے کو ذلت اور لعنت کی موت قرار دیا اور پھر اسی میعاد میں اپنے دلیل اور رسوا کنوال کی موت کے خواب دیکھتے دیکھتے مرگئے۔"

جو اہلحدیث مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ رد ہو گیا۔ نیز مولوی ثناء اللہ صاحب کا سوال جو انہوں نے اس پیشگوئی ۔ اہلحدیث مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں کیا ہے بہت تعجب انگیز ہے کیونکہ باوجود اسبات کو جاننے کے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جو ۸ مئی ۱۹۰۸ء کو کی تھی۔ انہیں الفاظ کو سے تک نہیں۔ اور وہ اسکو خود اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع کر چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جو چشمہ معرفت میں لکھا ہے تو وہ اسکے فروری ۱۹۰۸ء کے الہام کے مطابق لکھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے مولانا موصوف اپنی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے خلاف لکھ چکے ہیں۔ پھر نہ معلوم کہ اب کیوں انکی پیشگوئی کے مطابق وفات فرماویں۔

دلچسپ نوٹ

(از مسٹر محمد بشیر صاحب رسالہ کھنڈ ... [illegible])

ہندوؤں کی چالاکی

چند سال ہوئے۔ لالہ لاجپت رائے نے ہندوؤں کی سوشل بیکاری پر ایک لیکچر دیا تھا جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ بعض گجنہ خیال ہندو دھنگے کا پانی یہ کہکر پینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ کہ نالیوں میں ربڑ کا چھلا لگا ہوتا ہے مادہ ربڑ چونکہ چمڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسلئے ہمارے لئے نلکے کا پانی پینا جائز نہیں۔ لیکن اگر ان کو [illegible] کی (شراب) جس کی بجائے تو غٹاغٹ پی جاتے ہیں۔

لیکن ہندوؤں کی پولیٹیکل چالاکی ان کی سوشل چالاکی سے کہیں زیادہ ہے۔ حال ہی جب میں نے لاہور میں بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) کا ممبر بننے کی کوشش کی تو ہندو وکلاء نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مجھے ایسا کرنے سے روکا۔ چنانچہ میں ایک مشہور ہندو وکیل کے مکان پر اس سے ملنے گیا۔ کہ وہ بظاہر مسلمانوں کے سامنے بالکل بے تعصب ظاہر کرتا ہے۔ لیکن میرے سامنے اس نے مسلمانوں اور ان کے پاک رسول کو بے تکی گالیاں دیں۔ اور کہا تمام مذاہب میں سے خراب مذہب اسلام ہے۔ اور مجھے رائے دی کہ اگر میں دل سے اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ تو کم از کم ظاہری طور پر ہندوؤں کے حلقے میں رہوں۔ (اور یہ بات تو مجھے کئی تعلیم یافتہ ہندوؤں نے کہی۔ کہ تم بیشک گھر میں چھپ کر نماز پڑھو یا روزہ رکھو یا قرآن شریف کا مطالعہ کرو۔ لیکن ظاہرا ہندو بنے رہو) وکیل صاحب نے فرمایا کہ لاکھوں ہندو ہر سال قحط یا پلیگ سے مر جاتے ہیں۔ پھر ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہم میں بہت بڑی کمی نہیں ہو جائیگی۔ لیکن بڑا حرج یہ ہے کہ ایک معمولی ہندو کے مسلمان ہو جانے سے اس قدر حرج نہ ہوتا۔ لیکن ایک تعلیم یافتہ خاندانی بیرسٹر ہندو کے مسلمان ہو جانے سے ہندوؤں کی سخت بدنامی ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ جب تک تم ہندو نہ ہو جاؤ گے۔ تمہارے برخلاف تعصب کم نہیں ہوگا۔

ایک ہندو لیڈر نے کرنل وجے وڈ کو ایک سونے کا تمغہ دیا۔ ایک دن مجھ سے میری ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے کہا۔ کیا تم ابھی تک مسلمان ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ سنکر اس نے اسلام کو بہت گندی گالیاں دیں۔ اور یہ خیال کر کے کہ خواجہ کمال الدین نے مجھے مسلمان بنایا ہوگا۔ خواجہ کمال الدین اور دوسرے مسلمانوں پر تہمت سے ملزم ٹھہرائے۔ میں نے کہا آپ اپنے خیالات کو اگر اس طرح ظاہر کرتے پھرینگے تو مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو صدمہ پہونچیگا اور مسلمانوں سے آپ کچھ حاصل کرنے میں شاید تمہاری مدد نہ کریں۔ ہندو لیڈر نے جواب دیا۔ کہ میں مسلمانوں کی خاطر اپنا دھرم نہیں چھوڑ سکتا۔

چند دن کے بعد پھر میری ملاقات اس سے آنریبل فضل حسین بیرسٹر کی کوٹھی میں ہوئی۔ جہاں وہ مسلمانوں کو اپنی نیشنل یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لئے نہایت ذلیل طور پر چاپلوسی کر رہا تھا۔ میں نے کہا۔ آپ یہاں! کیا آپ اسلام سے نفرت نہیں کرتے؟ فرمایا۔ بالکل نہیں۔ میں فارسی دان اور ہر روز قرآن پڑھتا ہوں۔ اس سے بڑھکر پولیٹیکل چالبازی اور کیا ہو سکتی ہے۔

لاہور میں ایک رائے بہادر کا مکان میں نے کرایہ پر لیا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو فوراً مکان خالی کرالیا۔ اور کہا ہم مسلمان کو تو ایک لاکھ روپیہ پر بھی کرایہ نہیں دینگے۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستان میں ہندوؤں کا راج ہو گیا۔ تو کیا بدقسمت مسلمان ہجرت کر جائینگے۔

تبلیغ اسلام

یہ زمانہ کفر اور اسلام کے سخت مقابلے کا ہے۔ اب یا تو خدانخواستہ کفر اسلام کو کھا جائے گا یا اسلام کفر کو مٹا دیگا اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اسلام کی روحانی تلوار کو میان سے باہر نکال کر کفر پر ٹوٹ پڑے۔

دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے اسلام کو کھول کر دکھا دینا کافی ہے۔ کہ یہ خود بخود لوگوں

کے چولوں کو فتح کر لیگا۔ زبردستی بزور شمشیر اسلام پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تلوار کی ضرورت تو باطل مذاہب کو ہؤا کرتی ہے۔ مثلاً عیسائی مت یورپ میں بذریعہ تلوار پھیلا۔ اور بدھ مذہب کو ہندوستان سے ہندوؤں نے ایک بڑی حد تک بذریعہ شمشیر ملک بدر کیا۔ لیکن حضرت رسول کریم نے تلوار کو تو صرف سیلف ڈیفنس یعنی اپنے بچاؤ میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جب کہ مسلمان تھوڑے تھے۔ اور کافر بہت اور وہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ کیا آج کل کے مسلمان اپنے فرض کو پہنچانینگے۔ اور جو روحانی جہاد آج کل اسلام اور کفر میں ہو رہا ہے۔ اس میں دل کھول کر حصہ لینگے؟ آج کل روحانی جہاد تو یہی ہے۔ کہ یورپ۔ ایشیا امریکہ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں کو بتائی جائیں۔ اور مسلمان خود اسلام کا کامل نمونہ بنیں۔ کیا عیسائیوں اور ہندوؤں کے سامنے مدد کا ہاتھ پسارنا ہمارے لئے شرم کا باعث نہیں ہے۔ آؤ ہم ان سب کو مسلمان بنالیں۔ پھر نہ تو ہم پر کسی کا خوف طاری ہوگا۔ اور نہ ہم آزردہ خاطر ہونگے۔"

مسٹر ہوز کی غلط بیانیوں کی تردید

۳ جولائی ۱۹۲۱ء کو راقم الحروف اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ایک احمدی جلسہ کی تقریب پر موضع سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں وارد ہوئے تھے۔ اور اس جلسہ پر مسٹر ہوز معہ اپنے رفقا اور معاونین کے کے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس جلسہ پر ریویو کرتے ہوئے چند بے سر و پا باتوں کو اپنے رسالے کرسچن انڈیور بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۳ درج کیا ہے۔ افسوس کہ بوجہ نہ ملنے وقت پر رسالہ ہذا کے جواب میں دیری ہو لی ہے۔ مسٹر موصوف کو چاہیئے تھا کہ وہ ایک رسالہ میرے نام ارسال کر دیتے۔ تا جواب فوراً دیا جاتا۔

مسٹر ہوز نے اور غلط بیانیوں کے ساتھ میرے متعلق لکھا ہے۔ منشی چراغ الدین صاحب جو ہمارے ماتحت بطور معلم ہائی سکول بہاولپور دوسری جماعت کو پڑھایا کرتے تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ زمانہ عیسائیت میں راقم سکاچ مشن ڈسکہ کی طرف سے واعظ تھا جس کی میرے پاس سندات بھی ہیں کیا مسٹر ہوز کے پاس بھی میرے مدرس ہونیکا کوئی ثبوت ہے اگر ہے تو پیش کریں۔ میں نے کبھی ہائی سکول میں مسٹر ہوز کے ماتحت کام نہیں کیا۔ بلکہ ایک عرصہ تک مسٹر ہوز میرے ماتحت تھے۔ یعنی کرسچن انڈیور ڈسکہ اور علاقہ ڈسکہ کا میں پریذیڈنٹ اور سکرٹری رہ چکا ہوں اور مسٹر ہوز اس کے صرف ایک معمولی ممبر تھے۔

دوسرا جھوٹ میرے متعلق یہ بولا گیا ہے۔ کہ جب میری اہلیہ چل بسی تو میں نے قادیان شریف کا رخ کیا۔ حالانکہ خاکسار جس وقت مشرف با اسلام ہؤا۔ اس وقت میری اہلیہ زندہ تھی۔ ۱۹۰۸ء میں ڈسکہ میں ہم سب مشرف با اسلام ہوئے اور اکتوبر ۱۹۰۹ء کو دارالامان۔۔۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہوگا نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے نکاح ثالث کی خوشی میں

مندرجہ ذیل رعایت صرف ایک ماہ کیلئے

	اصل	رعایتی
در مکنون نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۲/	۱۰/
در ثمین مکمل اردو جو حال میں طبع ہوئی۔ مجلد کپڑا	۱۰/	۸/
ملفوظات احمد حضرت مسیح موعود کی ڈائری ۱۹۰۱ء	۵/	۳/
بدر البیان حضرت مسیح کا آخری لیکچر	۱/	۱۲/
بحر العرفان۔ قبولیت دعا پر حضرت صاحب کی تقریریں	۶/	۵/
رہنمائے خاتون۔ حضرت صاحب کا عورتوں کو دلچسپ مفید وعظ	۲/	۱/
تصدیق النبی۔ حضرت صاحب کا ایک پرانا دلچسپ عیسائیوں کی تردید میں	۵/	۴/
پیغام احمد حضرت مسیح موعود کا لیکچر لاہور ۱۹۰۴ء	۶/	۴/
احمدی تبلیغی جنتری	۲/	فی جنتری پانچ عدد
خطبہ عید الفطر حضرت مسیح موعود	۱/	۹/
احمدی حمائل شریف مجلد	للعہ	للعہ
اسلام میں اختلاف کا آغاز۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا لیکچر لاہور	۱۱/	۹/
گلزار سوفنت حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ نظموں کا مجموعہ	۵	۴/
گلدستہ حقانی۔ لطیف نظمیں	۴/	۳/
طریق النجات۔ قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا مجموعہ مترجم	۴/	۳/
چیلنج درباره امام الزمان	۴/	۳/
ریح بیان حصہ اول پنجابی نظمیں	۲/	۱/
گلزار احمدی۔ لطیف پنجابی نظمیں	۲/	۱/
چرخہ احمدی	۲/	۱/
مسدس در وفات مسیح	۱/	۱/
شہادت مولوی عبد اللطیف	۵/	۴/
معارف القرآن خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے نوٹ	۱۰/	۸/
براہین العقائد	۱۰/	۸/

مندرجہ بالا کتب کے عمر روپیہ کے خریدار کو محصول ڈاک بھی معاف کیا جاوے گا۔

ان کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی تمام کتب اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان

اشتہارات
ہر ایک اشتہار کے مضمون کی ذمہ داری مشتہر پر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

ممیرے کے سرمہ کی قیمت

بڑھانا چاہتا ہوں

کیوں؟

اس لئے کہ سرمہ ہیرت کی قیمتی دوائیوں سے علاوہ ممیرہ سکے ترکیب ہے۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں ممیرا جو خرچ آتا تھا۔ اس کے مطابق میں نے یہ قیمت دو روپے تولہ رکھی تھی۔ اب وہ دوائیاں جو کئی چوگنی قیمت سے ملتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہوگیا ۔کہ میں کم از کم سرمہ

دو روپیہ کی بجائے تین روپے تولہ

کر دوں۔ پس جو صاحب دو روپیہ کے حساب سے لینا چاہیں۔ وہ فوراً ان کے مہینہ میں خرید لیں۔ پھر قیمت بڑھا دوں گا۔ خالص ممیرا کی قیمت نصف کرتا ہوں

یعنی دس روپے تولہ کی بجائے پانچ روپے تولہ۔ یہ رعایت صرف دو ماہ کیلئے ہے جو صاحب چاہیں۔ خرید لیں۔ ممیرے بالکل خالص ہے۔ اور وہی ہے۔ جس کی تصدیق حضرت مسیح موعود خلیفہ اول نے فرمائی ہے۔

ست سلاجیت

یہ خالص سلاجیت ۸ تولہ قسم اول اور جو نرم ہے۔ وہ ۸ فی تولہ ہوگی۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری اور کلاہ میری معرفت مل سکتی ہیں

المشتہر

صوفی احمد نور کابلی مہاجر قادیان (پنجاب)

آٹا پیسنے کی چکی

بالو ہے کا خراس آہنی بیلنے والا اور بیلنہ بالے ہر قسم کا رخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر بلالی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی تیار ہوتا ہے۔ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ملنے کا پتہ
مستری غلام حسین محمد شفیع ایران فیکٹری بٹالہ گورداسپور

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو خوشخبری

جو دوست ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء تک روپیہ دیدینگے۔ وہ بیع سلم کے مطابق ہیں۔ جس میں خاص رعایت ہے ذرا پیشگی سے جو لیکھے لگے گی ۱۵ روپیہ ہزار۔ دس فیصدی ناقص میں تو ۱۴ روپیہ ہزار۔ خالص اینٹ ۱۷ روپیہ ہزار اینٹ طول ۹ انچی عرض ۴½ انچی موٹی ۳ انچی قالب کی ہوگی دیسی اینٹ کا نرخ اس وقت قادیان میں ۲۲ روپیہ ہزار ہے
المشتہر محمد عبدالرحمٰن بھٹہ دار بھٹہ احمدیہ قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو۔ اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوئے۔ دوسرے سال تعداد طلبا ایک سو پچیس ہوگئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے ساوریر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اس وقت تک ستر طلبا داخل ہیں۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے انجینئرنگ کلاس بھی کھول دی گئی جس کے داخلے کیلئے بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے ہمارے سکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارکس لکھے۔ سکول میں اس وقت نہایت اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار سٹاف موجود ہے ... سروے ڈرائنگ ... وغیرہ کا کام ... پرنسپل ... کے نتیجہ ... طلبا کو ملازمت ... پبلک ورکس ... گورنمنٹ کی ... قواعد مفت ... (نوٹ) ... المشتہر

سید احمد حسن انجینئر ولایت سکول انجینئرنگ پرنسپل

دواخانہ احمدی بکالان ضلع امرتسر

یادگار حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ مقوی دماغ کی گولیاں ۸۰ عدد ۱ روپیہ کمزوری دماغ۔ تولہ طالب علم اور واعظ کیلئے مجرب ہیں۔ چکر و درد سر بخار نزلہ درد سر ہر قسم پر مجرب ۔ عدد بخار زندگی۔ ایک ہی دوائی۔ ہمہ صاحبان کے لئے مجرب ہے
المشتہر — رحمت اللہ احمدی حکیم

نصیر یک بخشی قادیان سے منگوائیں

قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب مجلد ... نصیحۃ المتقین ... حضرت خلیفۃ المسیح ... ایک روپیہ ... نورالانوار جماعت ... ۱۲ ... مکتوبات امام ... رسالہ عظمۃ القرآن ... مسیح موعود ... ۱۲

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ کو دو روز ایک پاؤ بجھ میں مسلسل کھرل کرکے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں جب قرص اچھی طرح خشک ہو جاوے تو قرص مذکور پر سات تولہ سوت دیسی لپیٹ کر محفوظ جگہ میں اس پر ایک کوئلہ رکھیں۔ اپنے عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا۔ کشتہ یہ ایک تولہ مومیائی درجہ اول ۱ تولہ دونوں کو ملا کر آب ادرک میں کھرل کرکے مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ... دردِ کمر۔ درد پشت ... واسطے اکسیر ہیں۔ راقم کا معمول اور تجربہ ہے۔ قیمت ... جو ایک آدمی کیواسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبداللہ ... ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ڈیوک آف کناٹ کو راولپنڈی میں ایڈریس

ڈیوک آف کناٹ کے راولپنڈی پہنچنے پر باشندوں کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا (بمقام فضل الٰہی راولپنڈی)

حضور والا

ہم باشندگان قسمت راولپنڈی کی طرف سے حضور کا دلی اور وفادارانہ خیر مقدم کرتے ہیں۔

حضور ہندوستان یا خاص راولپنڈی میں ایک اجنبی کی حیثیت سے نہیں آ رہے۔ بلکہ ہمیں وہ وقت یاد ہے جب حضور راولپنڈی میں کمانڈ کرتے تھے۔ اور ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے۔

ہمیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ حضور اس وقت سے لے کر اب تک اس ملک کے معاملات میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اور ہماری نہایت ہی خوش قسمتی ہے کہ حضور ہی کے دست مبارک سے جنگ عظیم میں جب پنجاب کو ہندوستان میں ... خطاب ملا۔ ہم باشندگان راولپنڈی کو اپنی وفاداری اور اخلاص کے اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو ہمیں حضور ملک معظم سے ہے۔ دوران جنگ میں کسی نے ہماری وفاداری میں شک نہیں کیا۔ اور اب امن و امان کی حالت میں بھی ہماری وفاداری پر کوئی شک نہیں کر سکتا۔

ہماری عاجزانہ خواہش ہے۔ کہ حضور ازراہ کرم ہماری اس دلی عقیدت کا جو ہمیں تاج برطانیہ اور حضور ملک معظم کی ذات خاص سے ہے۔ بادشاہ سلامت کے حضور اظہار فرمادیں۔

خادمان باشندگان قسمت راولپنڈی

(الٰہ آباد ۱۲ فروری) پایونیر

بھینس کی وجہ سے ریل پٹڑی سے اتر گئی

کو اطلاع ملی ہے کہ ۱۱ تاریخ کو نمبر ایک اپ کالکا ٹرین ایک بھینس پر سے گذری۔ اور پٹڑی سے اتر گئی۔ یہ واقعہ ہرلی کنگو دم سٹیشن پر ہوا۔ ۲ تھرڈ کلاس مسافر مر گئے۔ اور ۱۶ زخمی ہوئے۔

نواب خیرپور سندھ کا انتقال۔ ہز ہائینس میر سر امام بخش خان ...

ٹاٹیہ پورنی سی۔ آئی سابق والئے ریاست خیرپور ... کا ... برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس

سوالات و جوابات۔ دہلی ۱۴ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس زیر صدارت مسٹر ڈینین پریزیڈنٹ کونسل منعقد ہوا۔ ایک گھنٹہ میں کوئی ۷ سوالات کا جواب دیا گیا۔ اس کے بعد پریزیڈنٹ کونسل نے باقی سوالات اگلے اجلاس پر ملتوی کر دئے۔ اور وائسرائے کا پیغام پڑھا جس میں گورنمنٹ کو ہدایت تھی۔ کہ سالانہ بجٹ یکم مارچ کو پیش کیا جائے۔

جان محمد جونیجو بیرسٹر

جان محمد صاحب جونیجو بیرسٹر کو صوبہ سرحدی سے اخراج ایسٹ ما کو جو آج کل پشاور میں مقیم ہیں قانون تحفظ ہند کے رو سے حاکم صوبہ سرحدی نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ امن عامہ میں مخل ہیں۔ اس لئے صوبہ سے نکل جائیں۔

فوجی قیدی رہا کر دیئے گئے

دہلی ۱۵ فروری۔ ذیل کی سرکاری خبر ہے کہ فیلڈ مارشل ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کی تقریب میں ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ فوجی ایکٹ دفعہ ۱۶۳ کی رو سے مجھے یہ حق حاصل ہے۔ کہ میں ان ہندوستانی فوجی سپاہیوں کو جن کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا۔ اور دوران جنگ میں انہیں سزا دی گئی تھی ان کے ساتھ نرمی کروں۔ چنانچہ اس قانون کو پیش نظر رکھ کر ۲۴ فوجی قیدی سپاہیوں کو رہا کیا جاتا ہے۔ اور ۲۲۵ کی سزاؤں میں تخفیف کی جاتی ہے۔

لنڈن کانفرنس میں سیٹھ چھوٹانی کی شرکت

سیٹھ حاجی میاں جان محمد چھوٹانی صاحب صدر مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کو آئندہ اتحادی کانفرنس منعقدہ لنڈن کی شرکت کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ اور سیٹھ صاحب ممدوح آئندہ ہفتہ کو ولایتی ڈاک کے جہاز سے انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سیٹھ یعقوب حسن صاحب بی۔ اے بحیثیت سیکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی اور ...

ڈاکٹر مختار احمد انصاری صاحب ... سفر میں سیٹھ صاحب کی رفاقت ...

انبالہ ڈویژن کا ہندوستانی کمشنر

دیوان ... چند صاحب انبالہ ڈویژن کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو نہایت قابل افسر ہیں۔

مسٹر حسن امام ولایت کو روانہ ہو گئے ہیں

چہار شنبہ کے روز مسٹر حسن امام بمبئی سے انگلستان جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ تاکہ وہ مشرق قریب کی کانفرنس میں شامل ہوں۔ اسٹیشن پر ان کے بہت رفقاء جن میں مسلمانوں کی ایک تعداد شامل تھی۔ انہیں رخصت کرنے کے لئے آئے تھے۔

ڈیوک آف کناٹ کا جواب

باشندگان قسمت راولپنڈی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب ڈیوک نے ان کے دلی خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا انہوں نے راولپنڈی سے اپنے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ اور ان کے لئے خراج تحسین ادا کیا۔

جناب ڈیوک نے کہا کہ بحیثیت مجموعی پنجاب کی ترقی حیرت انگیز ہے دوران جنگ میں پنجاب کا نام مشہور عام جہاں ... پنجاب کے آدمیوں کی تعداد کی وجہ سے جو لڑائی میں شامل ہوئے۔ بلکہ ان عالی شان جنگی صفات کی وجہ سے بھی مشہور ہوا۔ جو ان سے بہت سی زبردست لڑائیوں میں ظاہر ہوئیں۔

مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد لاہور میں

۱۷ فروری کو بروز جمعرات ... سے مسٹر گاندھی اور مولوی ابوالکلام آزاد میاں میر مشرقی کے ریلوے سٹیشن پر اترے۔ اور موٹروں پر سوار ہو کر لاہور آئے اور چودھری رام بھج دت صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے۔

کتنے آدمیوں نے خطابات ترک کئے ہیں

لیجسلیٹو اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۶ فروری کو بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا۔ سوالات کی فہرست میں ۲۶۰ اہم سوالات درج تھے۔ ایک سوال کا گورنمنٹ نے جو جواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گذشتہ ماہ اگست سے اب تک ۵ ہزار خطاب یافتگان میں سے صرف ۲۴ نے خطابات واپس کئے ہیں گورنمنٹ نے خلافت یا عدم تعاون کی ایجی ٹیشن کے متعلق اردو کا کوئی اخبار بند نہیں کیا۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

فوجی سپاہیوں پر قاتلانہ آتشبازی لندن ۱۶ فروری۔ جو ٹرین کو مبلو سٹیشن سے ٹرین جس میں علاوہ مسافروں کے ۱۸ فوجی سپاہی بھی تھے۔ کلارنی کو روانہ ہو رہی تھی۔ دو آدمی پستول لے کر انجن پر جا چڑھے۔ ڈرائیور وغیرہ کو دھمکایا۔ جب ٹرین اسٹیشن سے نکلی۔ تو اس گاڑی کو جس میں سپاہی تھے۔ دونوں طرف سے دو سو آدمیوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ آدھ گھنٹے تک یہ لڑائی ہوتی رہی۔ ایک سارجنٹ مارا گیا۔ اور ایک افسر معہ ۵ سپاہیوں کے زخمی ہوا۔ سن فینوں نے رائفلیں اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

ڈبلنوں کی بندش کا اعلان ڈبلن کا اعلان ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کے دوبارہ ہونے پر ان زمینوں سے گھروں کی بندش کی جائیگی۔ جہاں یہ دخل لانا فقد ہے۔

سن فین لیڈر گرفتار لندن ۱۲ فروری۔ ڈسپیچ ہے جیرلڈ جوسن فینیوں کے محکمہ اشاعت کا سرگروہ ہے ڈبلن میں گرفتار کر لیا گیا۔

سن فائنروں کے ہاتھوں نقصان جان لندن۔ ۱۱ فروری۔ جنوری ۱۹۱۹ء سے لے کر ۵ فروری ۱۹۲۱ء تک سن فائنروں نے ۷۰ بکریاں تباہ کیں۔ اور ۵۱۸ پولیس بارکیں۔ ۲۴۲ پولیسمین مارے گئے اور ۲۹۹ زخمی ہوئے۔ ۷۵ فوجی مارے گئے اور ۱۵۳ زخمی ہوئے۔

مانچسٹر میں آتشزدگیاں لندن ۱۳ فروری۔ مانچسٹر کے علاقہ میں چند آتشزدگیاں وقوع میں آئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سن فینیوں کی کارروائی ہے۔ چار مقامات پر آگ ایک ہی دفعہ لگی۔ بیلڈ برج کے کارخانہ کی کھڑکیوں سے آگ نمودار ہوئی۔ اور تیل کے کارخانے کو بھی آگ لگ گئی جس سے ایک بڑے زور کا دھماکا ہوا۔ وقت پر آگ بجھانے والا انجن بھی پہنچ گیا۔ آگ کو زیادہ بڑھنے نہیں دیا گیا۔ دو آتشزدگیاں اولڈہم اور ایک ہیڈل میں وقوع میں آئیں۔ اور رولی کے کارخانہ کو بہت نقصان پہنچا۔ اولڈہم میں دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ دوسرے لوگوں کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں۔

عراق عرب

عراق عرب بلیا نس جہات کا خاتمہ لندن ۱۱ فروری۔ انڈر جنگ کا اعلان ہے کہ جو مہمات عراق میں شورش کی وجہ سے اختیار کی گئی تھیں۔ ان کا کامیابی کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔ اسلحہ کی فراہمی تسلی بخش طریقہ سے ہو رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تخلیہ عراق کی حال کی رپورٹوں میں صرف ان فوجوں کے ہٹانے کا ذکر ہے۔ جو گذشتہ سال ہندوستان سے بطور کمک روانہ کی گئی تھیں۔

متفرق خبریں

پیرس میں بیکاروں کی تعداد پیرس ۱۲ فروری۔ ایوان میں بیکاری کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر محال نے کہا کہ بیکاروں کی تعداد جنہیں امداد کی ضرورت ہے ... معلوم ہے جن میں سے ...۳۰۰ پیرس میں ہیں۔ وزیر نے ظاہر کیا کہ مزدوری کے گھنٹوں میں تخفیف غیر ضروری اور غیر ملکی مزدوروں کی واپسی اور صنعتی حلقوں میں مزدوروں کا اجتماع امدادی تدابیر ہوں گی۔

امریکن اخبار نویسوں کا اظہار افسوس لندن۔ ۱۱ فروری۔ امریکن اخبارات میں سر آکلینڈ گیڈس کے بیان کی بنا پر اس مطلب کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ کا خطرہ ہے۔ ان کے متعلق یونائیٹڈ پریس نے جس کی معرفت امریکہ کو یہ خبریں گئی تھیں سر آکلینڈ گیڈس سے معافی مانگی ہے۔ لندن کے امریکن نامہ نگاروں نے سر آکلینڈ گیڈس کو اظہار افسوس کی چٹھی لکھی ہے۔

جارجیا میں طوفان نیویارک ۱۱ فروری۔ باکوں واقع جارجیا سے آمدہ ایک تار مظہر ہے۔ کہ ادکون کے قریب پانی کا طوفان آیا۔ ۵۰ گورے اور تیس حبشی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۰ زخمی۔ بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا کو بولشویکوں کی طرف سے رعایتیں قسطنطنیہ ۱۱ فروری۔ بولشویکوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کو بہت اہم رعایتیں پیش کی ہیں۔ تاکہ کمال پاشا اتحادیوں کے ساتھ سمجھوتہ نہ کریں۔ ... کمال پاشا نے ... لندن میں کوئی سمجھوتہ نہیں کرونگا۔

یونانیوں کو شکست فاش قسطنطنیہ سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ پیپل کو شرمیونا اپنی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ یونانی فوجیں جو بروسہ کے محاذ پر ... ہیں بری طرح پسپا ہو رہی تھیں ان کا سخت نقصان ہوا ہے۔ اس کی قسم کے بعد ... یونانی فوجوں اور مصطفےٰ کمال پاشا کی فوجوں کی تین دن تک نہایت خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر یونانیوں کو میدان کارزار سے صاف بھاگنا پڑا۔ اور فتح مصطفےٰ کمال پاشا کو ہوئی۔

شرف باریابی لندن ۱۳ فروری۔ آج ملک معظم نے مسٹر ماسینگو کو شرف باریابی بخشا۔ آج ملک معظم نے سر علی امام کو بھی شرف باریابی بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو فرماتے رہے۔

روس میں کوئلہ کی چوری ماسکو کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ روسی ریلوے پر کوئلہ کی چوری کے باعث حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ کوئلہ کی کانوں سے کافی مقدار میں کوئلہ بھیجا جاتا ہے۔ لیکن راستے میں ٹرین کی ٹرین غائب ہو جاتی ہے۔ ہر طبقے کے لوگ حتی کہ بولشویک کمشنر بھی رہزنی میں شریک ہوتے ہیں۔

(باہتمام شیخ یعقوب علی تراب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے ۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ حضرت مسیح موعود

الفضل

مضامین نظم ایڈیٹر

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۔ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء ۔ دو شنبہ ۔ مطابق ۳ ۔ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ ۔ جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح
خلیفہ ...
حقیقۃ الرؤیا
اشتہارات
ہندوستان کی خبریں
ممالک غیر

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بروز جمعہ (۱۱ مارچ) اسوقت تشریف لائے ۔ جبکہ احباب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں جمع ہو چکے تھے ۔ حضور آتے ہی مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے اور خطبہ پڑھا ۔

اور آج بعد نماز صبح مسجد مبارک میں مکرم میر محمد اسحٰق صاحب نے وفات مسیح پر لیکچر دیا ۔

قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا باقاعدہ انتظام ہو رہا ہے ۔ ضلع کے گاؤں کی فہرست بنا کر علیحدہ علیحدہ آدمی مقرر کر دیئے گئے ہیں جو ہر گاؤں میں جا کر تبلیغ کریں ۔

مکرم خان صاحب منشی فرزند علی صاحب جو رخصت لیکر دارالامان آئے ہوئے اور دینی کاموں میں حصہ لیتے تھے ۔ جگہ کی طرف ضروری تار پہنچ جانے سے واپس چلے گئے ہیں ۔

نظم

تہنیت نامہ

بنظم حضور سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی کے ولیمہ پر ۳ تاریخ ذی الحجہ کو پڑھی گئی ۔

بادل سرور و عیش کے اُمڈ اُمڈ کر آئے ہیں
خوشی کے شاندار بانی کی وہ مشکیں بھر لائے ہیں
مسرتوں کی بوندیاں برسینگی اب چمن چمن
ہو جائینگے حقیقۃً ابھی یہ سب چمن چمن
بادل کا سینہ کھل گیا جھالے برسنے لگ گئے
پنجاب برحمت بول اٹھا "فضلاں دے ملنے لگ گئے"
سبزے نے فرش مخملی دل کھول کر بچھا دیا
پھر جا بجا گلاب کا اک خط وال رکھا دیا
کلیاں وفور جوش سے چٹکتی ہیں مہکتی ہیں
پپیہے شور کرتے ہیں تو بلبلیں چہکتی ہیں

بشاش ہیں سب اہل دل مسرور تماشا ہے
تقریب ہے ولیمہ کی جو سنت ابراہیم ہے
اس شاہ کا ولیمہ ہے جو دین حق کا شاہ ہے
جس کے مرید ہادی ہیں جس کا عدو گمراہ ہے
جو حسن اور احسان میں مسیح کی نظیر ہے
فقیر ہے امیر ہے ۔ نذیر ہے بشیر ہے
فرزند ہے دلبند ہے گرامی ارجمند ہے
وہ مظہر حق و علا ۔ اللہ کو پسند ہے
وہ راز داں حمد ہے محمود خاص و عام کا
یہ نام ہے اور کام بھی مقام بھی انجام بھی

خود فضل ہیں یہ فضل عمر اور مظہر قدیر ہیں
معین ہیں نصیر ہیں ۔ علمی کے دستگیر ہیں

محفوظ الحق علمی (مولوی فاضل)

حضرت خلیفۃ المسیح کا سفر مالیر کوٹلہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے لاہور سے مالیر کوٹلہ جاتے ہوئے سٹیشن امرتسر پر بعض احباب نے ملاقات کی۔ لدھیانہ کی جماعت سٹیشن پر موجود تھی۔ اور اسی نے شام کی دعوت کا انتظام کیا۔ کھانا ویٹنگ روم میں کھلایا گیا جو نہایت پر تکلف تھا۔ مالیر کوٹلہ کے سٹیشن پر جناب نواب محمد علی خان صاحب اور ان کے صاحبزادے اور مولانا ثاقب شیخ صاحبزادگان اور منصب علی خان صاحب اور دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ حضور بذریعہ موٹر شیروانی کوٹ پہنچے۔

۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو سیکرٹری انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر کا اعلان ہوا۔ جلسہ گاہ جناب نواب محمد علی خان صاحب کا شہر والا مکان تجویز ہوا تھا۔ تین آدمیوں کا ایک وفد افغانان مالیر کوٹلہ کے پاس بھیجا گیا کہ وہ لیکچر میں شامل ہوں۔ مخالف مولوی صاحبان کی طرف سے پوری کوشش کی گئی۔ کہ کوئی شخص جلسہ وعظ میں شامل نہ ہو۔ خانہ بخانہ کوچہ بکوچہ اور مسجد بمسجد مولوی صاحبان کے کارندے گئے۔ کہ اس وعظ میں مت آئیں۔ تاہم مجمع ہماری توقعات سے زیادہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مالیر کوٹلہ مختلف وجوہات سے ایک مردہ شہر ہے اور وہاں کی پبلک نہایت ہی ادنیٰ حالت میں ہے پٹیالہ۔ نابھہ۔ سنگرور۔ لدھیانہ اور اردگرد کے اور مقامات سے احمدی ڈیڑھ سو کی تعداد میں آگئے تھے۔ مالیر کوٹلہ کے لوگوں میں جو جلسہ میں تھے ان میں معلوم ہوا ہے کہ ہندو زیادہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز بھی مسجد احمدیہ میں ہی پڑھائی۔ اور اس کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کو باقاعدہ چلانے کے لئے جناب نواب محمد علی خان صاحب نے خان محمد احسان علی خان صاحب بی اے ایل ایل بی بیرسٹر کو صدر تجویز کیا۔ جس کی تائید مولانا محمد نواب خان صاحب ثاقب نے کی۔ صدر جلسہ نے کہا کہ۔

صاحبان! جیسا کہ مشتہر ہو چکا ہے اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا صاحب سرگروہ جماعت احمدیہ آپ کے سامنے تقریر فرمائیں گے۔ جس کا موضوع صداقت اسلام ہو گا پہلے تلاوت کلام پاک ہو گی۔ پھر ایک نظم پڑھی جائیگی۔ پھر تقریر ہو گی۔ جن صاحبان کو اس کے متعلق کچھ پوچھنا ہو وہ صبح شیروانی کوٹ جا کر دریافت کر سکتے ہیں۔

جناب صدر کے بیٹھنے کے بعد جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے سورہ بنی اسرائیل کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا۔ اور کہا کہ جناب پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا ہے کہ جن صاحبوں نے کچھ پوچھنا ہو وہ صبح شیروانی کوٹ تشریف لا کر پوچھ لیں۔ لیکن ممکن ہے بہت سے لوگ دوری کے عذر سے وہاں نہ جا سکیں۔ اسلئے میں حضرت صاحب کی اجازت سے جناب صدر صاحب کے بیان پر اتنا اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو صاحب وہاں جا سکیں وہ وہاں ملاقات کریں۔ لیکن جو صاحب وہاں نہ جا سکیں ان کی آسانی کے لئے حضرت نے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت اور اس طرح عطا فرمایا ہے کہ حضور ایک بجے یہاں تشریف لے آئینگے۔ اور ڈھائی بجے تک یہاں ملاقات کرینگے۔

اسکے بعد بابا فضل کریم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

پڑھی۔ اور پونے آٹھ بجے حضرت اقدس کی تقریر شروع ہوئی۔ سورہ نور کا پانچواں رکوع از ابتداء تا انتہا تلاوت فرمایا اور بتایا کہ کس طرح تمام مذاہب میں اختلاف ہے خدا کے وجود سے لیکر دیگر تمام امور ایمانیہ اور اعمالیہ میں کتنا تفرقہ ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ہر ایک مذہب والا اپنے مذہب کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کہتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ لوگوں نے مذہب پر غور نہیں کیا۔ ہر ایک شخص اسلئے کسی مذہب کا پیرو ہے۔ کہ وہ ماں باپ سے سنتا آیا ہو۔ کہ وہ ہندو یا مسلمان ہے۔ اور اسی پر لڑنے کو تیار مگر اپنے مذہب کو نہیں جانتے۔

پھر فرمایا۔ اسلام بھی سچا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا ثبوت دیتا ہے۔ اس میں حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے بیان کئے۔ اور اسی ضمن میں مسٹر گاندھی اور آنحضرت صلعم کا مقابلہ کیا۔ پھر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا۔ پھر سوال کیا کہ کیا قرآن کے اصول کے مطابق مسلمان سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور اس مقام پر آپ نے حضرت اقدس کی صداقت کو پیش کیا۔ اور کہا کہ قرآن کے بتلائے ہوئے اصول سے مسلمانوں کے لئے دو ہی راہیں ہیں۔ یا تو آپ کو مانیں اور قرآن کو سچا ثابت کریں ورنہ حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر صداقت اسلام کا کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں۔ تقریر کا آخری حصہ نہایت پر جوش تھا۔ دو گھنٹے تک یہ تقریر ہوئی۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن جب حضور ایک بجے کے بعد تشریف لائے تو دو صاحب آئے۔ ایک صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ ابن مریم کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے مختصر تقریر فرمائی جو پھر درج ہو گی۔ وہاں سے حضور سٹیشن پر پہنچے۔ گاڑی جس میں حضور نے لدھیانہ آنا تھا۔ وہ گھنٹہ سوا گھنٹہ لیٹ ہو گئی۔ عاجز (راقم محمد خان) کے والد فضل محمد خان صاحب جالندھری اور عاجز کے نانا جناب خان صاحب قادر بخش خان صاحب (جناب مولانا ثاقب صاحب کے والد ماجد) نے سٹیشن پر ملاقات کی۔ سٹیشن پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور ان کے صاحبزادے اور دیگر احمدی احباب بھی حاضر تھے۔ لدھیانہ کی جماعت نے استقبال کیا۔ شب کی دعوت جناب ماسٹر قادر بخش صاحب کے مکان پر تھی۔ وہاں پر مستورات نے بیعت بھی کی قیام حضور کا سرائے میں متصل سٹیشن کے رہا۔ صبح پانچ بجے لدھیانہ سے ڈاک میں سوار ہو کر امرتسر پہنچے۔ دو گھنٹہ تک سٹیشن پر قیام رہا۔ جماعت کے احباب نے بعد میں حاضر ہو کر ملاقات کی اور ۹ بجے بٹالہ سے سوار ہو کر سب سے پہلے حضور کا تانگہ قادیان میں پہنچا۔ اور حضور نے خطبہ جمعہ پڑھ کر نماز پڑھائی۔ فالحمد للہ۔

سیدوالہ میں احمدیہ جلسہ

ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ مارچ کو منعقد ہو گا۔ احباب احمدیہ تحصیل جڑانوالہ و تحصیل اکاڑہ کے خصوصاً اور باقی صاحبان عموماً جلسہ ہذا میں تشریف لا کر جلسہ کو بارونق بنانے کی کوشش فرماویں۔

الراقم نیاز مند نور محمد سکرٹری انجمن احمدیہ
سیدوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

اچھے اخلاق بناؤ

آخر میں اس نے دریافت کیا جو چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ساری دنیا میں کام آنے والی چیز اخلاق ہے۔ اچھے عادات اور اخلاق کا انسان ہر جگہ عزت اور فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ ہندو دوکانداروں کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ دور سے ہی دیکھ کر کہنے لگ جاتے ہیں۔ آیئے جی۔ آیئے جی۔ مگر مسلمان دوکاندار گاہک کے ساتھ سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں سے تجارت نکل کر دن بدن ہندوؤں کے پاس جا رہی ہے۔ کیونکہ گاہک انہی دوکانداروں کے پاس جاتے ہیں۔ جو اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ اسی طرح وکیلوں اور دیگر پیشہ وروں کا حال ہے۔ انہی کے پاس زیادہ لوگ جاتے ہیں۔ جن کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ تم اچھے اخلاق بناؤ۔ تاکہ تمہارے اپنے دل میں اطمینان پیدا ہو۔ اور لوگوں کے دلوں میں تمہاری قدر اور عزت ہو۔

پھر دنیاوی ترقیات بھی اخلاق پر ہی منحصر ہوتی ہیں۔ لڑنا جھگڑنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری اور بددیانتی کرنا یہ سب بری باتیں ہیں۔ ان سے انسان بدنام ہو جاتا ہے۔ اور بدنام انسان کوئی مفید اور اعلیٰ درجہ کا کام نہیں کر سکتا۔ تم تمام بری باتوں سے بچو اور اچھی باتیں حاصل کرو۔

پھر اپنی طبیعتیں خوش بناؤ۔ رنجیدہ اور پژمردہ مت بناؤ۔ خود خوش رہو۔ اور دوسروں کے ساتھ خوشی اور اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر تم ان باتوں کو یاد رکھو گے۔ تو بہت فائدہ اٹھاؤ گے۔

ذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کی کس قدر ضرورت ہے اب پھر بطور یاددہانی یہ چند الفاظ معروض خدمت ہیں۔

اس درخواست کی طرف احباب کی فوری توجہ درکار ہے یکم اپریل کو مدرسہ کا نیا سال شروع ہوگا۔ جن دوستوں نے بچوں کو بھیجنا ہو وہ ضرور یکم اپریل تک بھیج دیں اور اگر بعض مدارس میں چہارم پرائمری کا امتحان ہونے کے باعث کچھ خرج ہوتا ہو تو ہمیں اطلاع دیں تاکہ ہم کچھ دن اور بڑھا دیں۔ والسلام۔ خاکسار عبدالرحمٰن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حقہ نوشی

ایک صاحب منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حقہ ترک کرنے کی کوشش میں ہوں مگر جسمانی تکالیف بہت ہوتی ہیں۔ اور مشکل یہ ہے کہ حقہ چھوڑ کر ذرا بیکار ہوتا ہوں تو تمام لوگ جو آتے ہیں وہ مجھے حقہ پینے کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ حقہ لا کر آگے رکھ دیتے ہیں۔

ان صاحب اور ایسے دیگر صاحبان کے جواب میں عرض ہے کہ۔

(۱) یہ تمام جسمانی تکالیف عارضی ہیں۔ چند دن صبر سے کام لیں۔ انشاء اللہ سب جاتی رہینگی۔

(۲) دوسرے یہ کہ کچھ عزم کی بھی ضرورت ہے۔ خصوصاً جوان آدمی کے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ کہ صبح عزم کرے اور شام کو یا دو تین دن کے بعد پھر فسخ کر دے۔ آپ لوگ اولوالعزم انبیاء کے پیرو اور اولوالعزم خلیفہ کے مرید ہیں۔ اگر آپ نے ہی ذرا ذرا سی بات پر عزم توڑ دیا۔ تو بہت ہی رنج و افسوس کی بات ہوگی۔

(۳) تیسرے وہ لوگ جو عمر رسیدہ ہیں۔ اور حقہ ترک کرنا چاہتے ہیں یا جوان مگر ضعیف ہمت ہیں وہ یہ عہد کریں کہ ہم حقہ مجلس یا کسی شخص کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پئیں گے۔ اگر بہت خواہش ہوئی۔ تو گھر میں جا کر خدا اپنے ہاتھ سے بھر کر تنہائی میں پئیں گے۔ اس طرح امید ہے کہ حقہ کی عادت بہت کم ہو جائیگی۔ مجلس میں جب پیش کیا جائے۔ تو صاف کہدیں کہ ہم نے عہد کیا ہے کہ کسی کے ہمراہ یا کسی کے سامنے نہ پئیں گے اور جب ضرورت ہوگی۔ تو گھر میں تنہائی میں پی لینگے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگرچہ بوقت ضرورت وہ کچھ حقہ نوشی کر لینگے مگر زیادہ نہیں پی سکیں گے۔ کیونکہ حقہ کیلئے لازمی شرط ہے کہ بعض آدمی تنہا پی ہی نہیں سکتے۔ جب تک کہ اور دوست اگر ساتھ شریک نہ ہوں۔ اس طرح صرف اشد ضروری حصہ تمباکو نوشی کا رہ جائیگا اور باقی سب افراط نکل جائیگی۔ پھر امید کیجاتی ہے کہ چند دن اس طرح پیتے پیتے کسی دن تنگ آ کر اتنی عادت بھی جاتی رہیگی۔ لیکن دو شرطوں کو یاد رکھو کہ اگر پینا بھی ہو تو ایک تو کسی سے حقہ کا تقاضا کرنا لازم نہیں ہرگز نہ بھروایا جاوے۔ دوسرے ہمیشہ تنہائی میں پیا جاوے اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ المعلن خاکسار ناظر تعلیم و تربیت قادیان

(اشتہارات)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں اصلی موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں سڈول ہیں۔ خوشنمائی اور نزاکت انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری اور چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بے احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کے ساتھ چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت ایک مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار بنانے۔ کنٹھے پرونے۔ بالیوں میں ڈالنے اور جھمکوں وغیرہ میں پہننے کے لئے معمولی موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ نفیس سبک اور خوبصورت ہیں بطور ایک بیش بہا تحفے کے مستورات کو دینے کے لئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی۔ قیمت تین روپیہ فی درجن۔ ہماری صداقت آزمانے اور ان زیورات کی شان بڑھانے کیلئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد انوار الدین پانی پت۔

خوبصورت مور نما مقراض

ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی مقراض جو بند ہو کر خوبصورت مور بن جائے۔ اور کھلی ہوئی قرقرا کام دے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ لہذا اگر آپ جدید ہندوستانی کاریگری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہیں تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت نہایت واجبی ہے۔

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت

بہشتی مقبرہ کے لئے زمین فروخت ہوتی ہے

دور الضعفاء یعنی وہ مکانات جو حضرت میر ناصر نواب صاحب نے مقبرہ بہشتی کے پاس غرباء کے لئے بنوائے ہیں کے ملحق جانب جنوب ایک زمین مالکی قابل فروخت ہے۔ اہل حاجت احباب کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ مجھ سے جلد خط و کتابت کریں۔ اسی زمین کے ساتھ ایک حصہ ملکیت حافظ روشن علی صاحب مولوی شادی خان صاحب کی ہے رجسٹری انہی کے پاس ہے۔

سید احمد نور کابلی ۔ قادیان

بشارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رض کا بنایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ جیسے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد بسلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نسبت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ :- "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مجرب ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول سے رفی تولہ۔ اصل ممیر عہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

میط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتی طعام قاطع بلغم و بارح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ سلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر۔ احمد نور تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

ھو الشافی — ھو الشافی

یہ دوائیں بڑی محنت اور ایمانداری سے کام کر بمواسطے خفاظت کی گئی ہیں

مجرب المجربات ادویات

(مکمل فہرست کارڈ لکھ کر طلب فرمائیں)

سرمہ نور

برسوں کی دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے دیوں کے استعمال سے پرانی سرخی چند دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ غرض اس کا استعمال آنکھوں کو روشن اور دیگر تمام شکایات دور کر کے آئندہ اچانک پیدا ہونے والی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف ایک روپیہ

حب اکسیر

یہ بفضل تعالیٰ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لے آتی ہے۔ اس کے سامنے تمام مقویات ہیچ ہیں غرض یہ بڈھوں کو دوبارہ زندگی بخشتی ہیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ۔

روغن اکسیر

یہ پٹھوں کو درست اور اعصاب کو شرطیہ حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیتا ہے۔

قیمت صرف دو روپیہ

سفوف جبار

یعنی مدد کرنے والا۔ اگر بدن نحیف آنکھیں اندر کو گڑی ہوئی ہوں۔ جب ذرا دوڑے تو دم پھول گیا۔ دائمی قبض کی شکایت۔ معدہ میں فتور۔ مادے کا اخراج۔ تمام اعضاء رئیسہ کمزور جسم میں سستی۔ کمر میں درد وغیرہ وغیرہ ہو تو یہ سفوف انشاء اللہ ضرور تندرستی کا منہ دکھا دیگا۔ قیمت صرف دو روپیہ

ملنے کا پتہ

حکیم عطا محمد قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی ۸۰ طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو چھبیس ہوگئی۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہو چکے جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور ڈرافٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر بھی وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ سکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر:- سید احمد حسن منیجر وال سکھ۔ ایل انجینئر پرنسپل

نسخہ مقوی

شنگرف رومی ایک تولہ دودھ ایک پاؤ پانچ دن مسلسل کھرل کر کے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان آدمی کے برابر چوڑا بنائیں جب قرص اچھی طرح خشک ہو جائے قرص مذکور کو سات تولہ سوت دیسی میں لپیٹ کے محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کوئلہ کہیں۔ بہت عمدہ اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا۔ کشتہ مذا ایک تولہ موم یائی درجہ اول ۱½ تولہ دونوں کو پیر آب الائچی میں کھرل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ بوڑھے اصحاب ضعف اعصاب درد کمر۔ درد پشت ضعف کے لئے اکسیر ہے۔ راقم کا معمول اور مجرب ہے۔ قیمت (عہ) خوراک ۲ جو ایک آدمی کے واسطے کافی ہیں۔

المشتہر

فقیر منشی محمد عبد اللہ سنیاسی نروٹ جیمل سنگھ ضلع گورداسپور (پنجاب)

بات یہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا وہ کہتا ہے اگر ہو تو میں اس طرح کروں۔ طالب علم ... چونکہ کچھ نہیں ہوتا اسلئے وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہمارے پاس کچھ ہوگا تو ہم سب کچھ قربان کر دینگے۔ لیکن جب وقت آتا ہے۔ تو کچھ بھی نہیں کرتے۔ پہلے تو طالب علم جس فرقہ اور جس قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے متعلق کہتا ہے کہ لوگ اس کے لئے کیوں سب کچھ قربان نہیں کر دیتے۔ مگر جب اسے خود کمانا ہوتا ہے تو وہ ان سے بھی گیا گذرا ہو جاتا ہے۔ جن پر ہنسا کرتا تھا۔

خیالی پلاؤ پکانیوالے

تم سکول سے نکلنے والے ہو۔ تمہارے دل میں بھی کئی خیال ہونگے۔ اور تم نے بھی بڑے بڑے ارادے کئے ہونگے۔ مگر یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ اصل اسی وقت پتہ لگیگا۔ جب تم عملی زندگی میں ان کو اختیار کرو گے۔ اور ان کو پورا کرکے دکھاؤ گے۔ ورنہ یاد رکھو۔ جو شخص خیالی پلاؤ زیادہ پکانے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ زیادہ ناکام ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے شخص دماغ سے زیادہ کام لیتے ہیں اور جو ایسا کرتے ہیں۔ وہ عملی طور پر بہت کم کام کرتے ہیں۔

خیالی پلاؤ نہ پکاؤ

پس پہلی نصیحت میں تم کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمہارے لئے موت اور زندگی آنے والی ہے۔ موت تو اس حالت سے نکلنا ہے جس میں اب تک تم رہے ہو۔ اور زندگی دوسری حالت ہے جس میں تم خواہ ملازمت کرو یا کالج میں داخل ہو جاؤ۔ یا کوئی اور کاروبار کرو۔ اس کے لئے تم خیالی پلاؤ نہ پکاؤ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو اس سے یا تو ایسا زنگ لگ جائیگا کہ تمہیں عملی طور پر کام کرنے کی توفیق نہ ملیگی۔ یا پھر تم مایوس ہو کر ناکام ہو جاؤ گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ آج کل چونکہ اکثر طالب علم خیالی پلاؤ پکاتے ہیں اور بڑے بڑے منصوبے باندھتے ہیں۔ جنہیں گورنمنٹ پورا نہیں کر سکتی۔ اور اگر ان کی اپنی گورنمنٹ ہوتی۔ تو وہ بھی پورا نہ کر سکتی۔ اسلئے وہ اپنے منصوبوں سے مایوس ہو کر سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہماری دشمن ہے۔ اور ہماری ترقی کو روکنا چاہتی ہے۔ اگر طالب علم خیالی پلاؤ نہ پکائیں۔ تو انہیں عملی زندگی میں اگر مایوسی نہ ہو۔ اور نہ وہ گورنمنٹ کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے خلاف ہو جائیں ؛

اپنے لئے آپ انعام تجویز نہ کرو۔

تمہیں آیندہ زندگی کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور خوب زور کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ لیکن اپنے لئے انعام تجویز نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جس طرح روحانی زندگی کا انعام دینے والا خدا ہی ہے اسی طرح اس زندگی کا انعام دینے والے دوسرے ہیں۔ انسان کا اپنا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو تیار کرے۔ نہ کہ اپنے لئے انعام بھی خود تجویز کرے۔

پس میری ایک نصیحت یہ ہے کہ اپنے ذہنوں سے ایسے خیالات نکال دو۔ اور پھر آیندہ زندگی کے لئے تیاری کرو اور موجودہ حالت کی فکر رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ ٹھیک ہے یا نہیں ؛

مرکز سے تعلق قائم رکھو

دوسری نصیحت میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں تم نے جو تعلیم حاصل کی ہے۔ تمہیں آنیوالی زندگی میں اسے خرچ کرنے کا موقع ہوگا۔ تم نے یہاں تعلیم کے دوران میں روحانی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ اس کے متعلق بھی تمہارا امتحان ہوگا۔ کئی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ جب تک یہاں رہتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن باہر جا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہاں رہ کر سلسلہ سے بڑا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن باہر جا کر اس تعلق کو توڑ دیتے ہیں۔ اور جس طرح حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا کہ جہاں کے لوگ تمہاری بات نہ سنیں۔ وہاں کی گرد بھی اپنے پاؤں سے جھاڑ آنا۔ اسی طرح وہ کرتے ہیں۔ مگر تم بھی یہ غور کرو کہ یہاں کی زندگی تمہارے لئے بیج کی طرح ہوگی۔ جو آگے بڑھتی رہے گی اور اس کے شگوفے نکلتے رہینگے۔ اگر ردی کی طرح تم جلد کسی وقت جھاڑ کر جاؤ گے۔ اگر بیج کی طرح ہے۔ تو بیج کی طرح ہی اس کی حفاظت کرنے سے تمہیں زندہ پھل ہو سکیگا۔ ورنہ نہیں۔ اور بیج کے رکھنے کا یہی قاعدہ ہے کہ اسے انسان تر و تازہ رکھے۔ اور گھن نہ لگنے دے۔ تمہارے لئے اس بیج کو محفوظ رکھنے کا یہ طریق ہے کہ مرکز سے تعلق رکھو۔ اس وقت تمہاری حالت اس کونپل کی طرح ہے۔ جو باڑ کے اندر ہو۔ اور جسے کوئی جانور نہ کھا سکتا ہو۔ اگر تم باڑ کے اندر رہو گے۔ تو محفوظ رہو گے۔

اور اگر تم فیصلہ کر لو کہ جو چیز تمہیں یہاں ملی ہے۔ وہ تمہارے لئے مفید ہے۔ تو تمہیں اس کی حفاظت کرنے کا بھی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ اور حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ مرکز سے تعلق مضبوط رکھو۔ اور اس میں کبھی کمزوری نہ آنے دو۔ اگر تم اس طرح کرو گے۔ تو جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے وہ نہ صرف محفوظ رہیگا۔ بلکہ اس میں دن بدن اضافہ ہوتا جائیگا اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

دل صاف کرکے جاؤ

اس کے بعد میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جہاں انسان رہتا ہے۔ وہاں کے لوگوں سے چونکہ اسے تعلق پیدا ہو جاتا ہے اسلئے کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان سے تکلیفیں بھی پہنچی ہیں فائدے اور آرام بھی پہنچتے ہیں۔ لیکن لوگوں کا قاعدہ ہے کہ آرام کو بھول جاتے ہیں اور تکالیف کو تازہ رکھتے ہیں۔

یہاں جو تم دو تین چار یا سات آٹھ سال رہے ہو۔ ان میں جن لوگوں کے ساتھ تمہارا تعلق رہا ہے۔ انکی نسبت ممکن ہے تمہارا یہ خیال ہو۔ کہ فلاں نے ... یہ تکلیف پہنچی تھی۔ اور فلاں نے وقت پر ... اور اس قسم کی باتیں تم ... کو یاد رکھو۔ جہاں کے متعلق ایسی باتیں جو لوگ اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ وہاں سے ان کا تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ شریف انسانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اچھی باتوں کو یاد رکھتے۔ اور تکلیف دہ باتوں کو بھول جاتے ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ لوگ اچھے سلوک زیادہ کرتے ہیں۔ اور تکالیف کم لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہیں۔ مگر لوگ چونکہ تکالیف کو زیادہ یاد رکھتے ہیں اور اچھے سلوک کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اسلئے تکالیف زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ ایک شخص کسی جگہ رہتا ہے۔ اور روزانہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔ وہ اگر ایک دن بھوکا رہے۔ تو اسے یہ بات یاد رہے گی۔ اور ہر روز کا کھانا بھول جائے گا۔ تو تکالیف کو یاد رکھا جاتا ہے۔ اور یہ یاد رکھنا سبب کمزوری ہے۔ ... تکلیف دینے والی باتیں ... زیادہ درستی ہے۔ اگر انسان اس کے خلاف طبیعت بنائے۔ یعنی نیک سلوک کو یاد رکھے۔ اور تکلیف کو بھلا دے تو اسے اچھی باتیں ہی یاد رہینگی اور ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جنہیں اچھی باتیں ہی یاد رہتی ہیں۔

اور ایسی باتیں جن سے انہیں تکلیف پہنچی ہو، بھول جاتی ہیں تو تکلیف دہ باتوں کو یاد رکھنے سے قلب اور دماغ پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ سخت خراب نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں سخت ناشکری کی بات ہے کہ تکلیفوں کو جو کم ہوتی ہیں، یاد رکھا جائے۔ اور آراموں کو جو زیادہ ہوتے ہیں بھلا دیا جائے۔ کئی لوگ معمولی معمولی باتوں سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ انکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ تکلیف کو یاد رکھتے اور آرام کو بھول جاتے ہیں۔ اور کسی سے چالاکی کی وجہ سے مرکز سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر کسی آدمی سے ان کی لڑائی ہو تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ جس سے اس کا تعلق تھا وہ بھی بُرا ہے۔ مگر لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ جس سے لڑائی ہو۔ اس کی قوم اسکے مذہب تک کو گالیاں دینے لگتے ہیں۔ حالانکہ کوئی قوم ایسی نہیں جو ساری کی ساری بُری ہو۔ مغل، پٹھان، سید قوم میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ اسی طرح کوئی مذہب ایسا نہیں جو سارے کا سارا بُرا ہو۔ ہاں ایک مذہب ایسا ہے جو سارے کا سارا اچھا ہے اور وہ اسلام ہے۔ مگر سارے کا سارا کوئی مذہب بُرا نہیں ۔

پس اگر کسی انسان سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس ایک کی وجہ سے ساری قوم، مذہب اور سلسلہ پر حرف نہیں آسکتا۔ خواہ کوئی انسان کتنا بڑا ہو تو بھی وہ بُرائی اسی سے تعلق رکھیگی سلسلہ اس کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ تمہارے دلوں میں اگر استاد یا ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کے متعلق کوئی شکایت ہو۔ تو اسکو یہاں سے جانے سے پہلے نکال دو۔ تاکہ وہ ایک خار کی طرح تمہارے ساتھ نہ جائے۔ تم اچھی باتوں کو یاد رکھو۔ اور سب بُری باتوں کو بھلا دو۔

قادیان آنے کی کوشش کرو

اسکے بعد میں ایک اور نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہیں بار بار قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بہت ضروری بات ہے۔ تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص گھر سے مال لیکر ڈاکوؤں میں جائے۔ تم گھر سے اسی طرح جا رہے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے مال کی حفاظت کرو۔ اور اس عمدگی سے کرو کہ ڈاکو بھی تمہارے ساتھ ہو جائیں اور بجائے تم سے مال چھیننے کے تمہیں نصیحت کرنے کے لئے مددگار بن جائیں اور ہو سکتا ہے کہ تم اس کی حفاظت نہ کرو اور گھر سے نکل کر دو ہی قدم چلنے پر تم سے چھین لیں۔ اگر تم یہ خیال کرو گے کہ تمہیں ایسے مقامات میں جانا ہے۔ جو تم سے تمہارا مال چھیننے کی کوشش کرینگے۔ اور تمہیں احتیاط کرنے کی ضرورت ہے تو ۹۹ فیصدی امید ہے کہ حفاظت کر سکو گے۔ اور اگر اسکے خلاف کرو گے تو ۹۹ فیصدی خطرہ ہے کہ تم لوٹ لئے جاؤ گے۔ کیونکہ جو چوکس رہتا ہے وہ اپنی حفاظت کرتا ہے اور جو غافل ہو جاتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ تم اگر خطرہ کو محسوس کرو گے تو چوکس رہو گے۔ اور جب چوکس ہو گے۔ تو دشمن کے وار سے محفوظ رہو گے۔ لیکن اگر غافل ہو جاؤ گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔

ہم کیوں سیاست میں حصہ نہیں لیتے

پھر ایک اور بات یہ دیکھو کہ ہم نہ اس گورنمنٹ کو اور نہ کسی اور گورنمنٹ کو بے عیب سمجھتے ہیں۔ عیب ہر گورنمنٹ میں ہوتے ہیں۔ اور اس میں بھی ہیں۔ وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ میں کوئی نقص نہیں۔ ان کے سامنے جب نقائص پیش کئے جاتے ہیں تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس گورنمنٹ میں کوئی عیب نہیں۔ اسلئے ہم اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے۔ بلکہ ہمیں گورنمنٹ کے عیب دوسروں کی نسبت بہت زیادہ معلوم ہیں۔ اور ہم بہت زیادہ زور کے ساتھ ان کے خلاف آواز اٹھا سکتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کے عیب کی نسبت ساری دنیا میں جو عیب ہے وہ چونکہ بہت بڑا ہے اسلئے ہم اپنی ساری طاقت اس کے دور کرنے میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور ہمارے کام کرنیوالے کم ہیں۔ اگر ہمارے سارے آدمی گورنمنٹ کے پیچھے پڑ جائیں۔ تو اصل کام کرنے سے رہ جائینگے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان عاجل ہے یعنی جلدی حاصل ہونیوالے نفع کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ سیاسیات کے متعلق چونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جو کچھ ملنا ہے جلد مل جائیگا۔ اس لئے وہ اپنی ساری کوشش اسی میں صرف کر دیتا ہے۔ اور دوسری طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ یہ درست ہے۔ کہ سیاسیات میں پڑنے والے سب لوگوں کو عہدے نہیں مل جاتے۔ لیکن ملنے کی امید پر ہی لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اور اس میں مصروف رہتے ہیں اور ایسے لوگ دوسری طرف توجہ نہیں کر سکتے۔

ہمارے سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی اور بھی وجوہ ہیں مگر سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں۔ ہماری ساری کی ساری جماعت اپنی ساری قوت اور سارا زور اشاعت اسلام میں لگا دے۔ کوئی پیشہ ور ہے تو اپنے پیشہ میں۔ اگر کوئی تاجر ہے تو اپنی تجارت میں۔ اگر کوئی ملازم ہے تو اپنی ملازمت میں اسی بات کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے لئے کوشش کرتا رہے ہمیں سیاسیات میں حصہ لینے سے روکنے کی وجہ ہماری یہی غرض ہے۔ کیونکہ اگر ہماری جماعت سیاسیات میں پڑ گئی۔ تو اصل کام کو بھول جائے گی۔

تمہیں اگر کوئی گورنمنٹ کے نقص اور عیب بتائے۔ تو تم کہو۔ ہم بھی ان باتوں کو جانتے ہیں۔ مگر چونکہ ان سے بڑا کام ہمیں درپیش ہے اسلئے ان میں دخل نہیں دیتے۔ ہم ان لوگوں سے زیادہ گورنمنٹ کے عیبوں سے واقف ہیں۔ جو شور مچا رہے ہیں۔ مگر ہمیں چونکہ فرصت نہیں۔ اسلئے ادھر توجہ نہیں کر سکتے۔ دیکھو اگر کسی کا بیٹا مر رہا ہو تو کیا اسے یہ فکر ہو سکتا ہے۔ کہ گھر کا پلستر اکھڑ گیا ہے۔ اسکو درست کراؤں۔ اسے تو بیٹے کی بیماری کا اور اس کے علاج کا ہی فکر ہوگا۔ اسوقت اسلام کے خلاف یورش ہو رہی ہے۔ اسلام کو بُرے سے بُرے رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام سے لوگوں کو متنفر کیا جا رہا ہے۔ اور اسلام کے مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسوقت ہمیں اگر کوئی فکر ہے۔ تو یہی کہ اسلام کی صداقت دنیا پر ثابت کریں۔ اسلام کی عزت اور وقعت لوگوں کے دلوں میں قائم کریں۔ اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلائیں۔ پس ہم اس کام کو چھوڑ کر اور کسی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔

تمہارے سامنے گورنمنٹ کے نقص پیش ہونگے اگر تمہارا یہ خیال ہوگا۔ کہ اس میں کوئی نقص نہیں تو جب تم کو لوگ نقائص سنائینگے۔ تم حیران رہ جاؤ گے۔ لیکن اگر تمہارا یہ خیال ہوگا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں مگر چونکہ فرصت نہیں اسلئے ان باتوں میں نہیں پڑتے۔ تو تم پر کسی کی بات کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تمہیں دین کی خدمت اور اس کی اشاعت کرنی ہے۔ تم اگر سیاست میں پڑ جاؤ گے تو ادھر سے بالکل رک جاؤ گے۔

ہے۔ پس دنیا کی تدوین بتاتی ہے کہ اس کا پیدا کرنیوالا کوئی ہے۔ اور پیدا کرنے میں اس کی کوئی غرض ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے پیدا کر کے یونہی چھوڑ دیا۔ اتفاق کے معنی ہوتے ہیں جس کام میں سلسلہ نہ ہو لیکن جس میں سلسلہ ہو وہ اتفاق نہیں کہلاتا۔

مذہب کی ضرورت کا احساس کس طرح ہو سکتا ہے

غرض انسان کی پیدائش کی غرض ہے۔ اور مذہب انسان کے فائدے کے لئے ہے مگر بعض فوائد محسوس نہیں ہوتے۔ مثلاً جب ریل نہ تھی تو نہیں اس کی ضرورت بھی محسوس ہوتی تھی۔ لیکن آج جب ریل ہو گئی ہے تو جس گورنمنٹ میں نہ ہو۔ اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ یہ ضرورت کی چیز انہیں نہیں دی۔ [illegible] جب ایسا انتظام نہ تھا تو اس کی ضرورت بھی محسوس نہ ہوا کرتی تھی۔ مگر جب ہوا تو جہاں نہ ہو وہاں اعتراض ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تک خدا نہیں ملتا۔ اس وقت تک اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن جب مل جائے۔ تو پھر انکار نہیں ہو سکتا اور انسان اس کے بغیر اپنی زندگی کو اچھی طرح نہیں گذار سکتا۔ پس مذہب کی ضرورت کا سوال خدا کی ہستی سے وابستہ ہے۔ اگر خدا ہے تو مذہب کی بھی ضرورت ہے۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

اب سوال ہوتا ہے کہ خدا کا کیا ثبوت ہے [illegible] ایک بہت بڑا ثبوت [illegible] یہ ہے کہ ہر چیز کا اثر [illegible] ہے۔ اور خدا کا بھی [illegible] ایک امریکن ساحر [illegible] نے لکھا [illegible] اگر [illegible] تو اس کو ماں باپ سے زیادہ [illegible] [illegible] ماں باپ سے زیادہ [illegible] چاہیئے [illegible] فطرتی مطالبہ تھا۔ پس اگر خدا ہے اور [illegible] تو ہمیں اس کا ثبوت بھی ملنا چاہیئے [illegible] تو اس کی عبادت کے معنی [illegible] [illegible] پہلے بتا چکا ہوں [illegible] تعلق رکھنے والوں کو عام دنیا [illegible] [illegible] ان کو سزا دیتا ہے [illegible]

[illegible] مذاہب [illegible] خدا نے ہم کلام کیا [illegible]

اور دیگر مذاہب والے اپنے بزرگوں کو۔ مگر سب اپنے گذشتہ بزرگوں کو پیش کرتے ہیں۔ مسلمان بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا نے کلام کیا۔ اور مسلمان مانتے رہے کہ خدا اپنے پیاروں سے باتیں کرتا ہے مگر تھوڑے عرصہ سے ان میں یہ غلطی آ گئی ہے کہ انہوں نے سمجھ لیا۔ خدا نے اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔

اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر

سب مذاہب کے پیرو [illegible] مذہب کی [illegible] انسان کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور اب اس سے انکار کر دیا تا ہے۔ کہ وہ مذاہب اپنی اصل حالت پر نہیں ہے۔ لیکن اسلام اب بھی وہ بات پیش کرتا ہے جو مذہب کا مغز اور تمام مذاہب کا طغرائے امتیاز رہا ہے یعنی مکالمہ الٰہیہ۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا نے اپنا کلام دنیا میں پیش کیا۔ اور آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کے فضل سے جاری ہے۔

مکالمہ الٰہیہ کی ایک مثال

میں اپنا واقعہ پیش کرتا ہوں ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ [illegible] ڈاکٹر [illegible] کالج سے عراق میں بھیجے گئے تھے۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے [illegible] طور پر خبر آئی۔ کہ وہ فوت ہو گیا ہے [illegible] سے تھوڑا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے [illegible] مجھے خیال تھا۔ کہ [illegible] اکیلا بیٹا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ [illegible] بھائی ہیں۔ ماں باپ کا ایک بیٹا ہونے کے خیال سے اور اس کے باپ کے بوڑھا ہونے سے مجھے قلق ہوا۔ ادھر ہمارے میڈیکل سکول کے لڑکوں کو جب ان کی موت کی اطلاع معلوم ہوا۔ تو انہوں نے کہا وہ ملٹری خدمت [illegible] مجھے [illegible] پیدا ہونے کے خیال سے بھی قلق ہوا [illegible] [illegible] میں نے صبح کے وقت اپنے بھائی کو یہ بتایا۔ اور انہوں نے اس کے رشتہ دار کو بتایا اور یہ خبر [illegible] کچھ دنوں کے بعد خبر آئی کہ وہ زندہ [illegible] دشمن کے قبضہ میں آ گیا تھا [illegible] سے مردہ سمجھ لیا گیا۔

کیا انسانی دماغ اس خبر کو وضع کر سکتا تھا۔ اگر دماغی [illegible] کے ماتحت اس خبر کو رکھا جائے۔ تو ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ دماغ خیالات کے اُلٹ نہیں دکھایا کرتا۔ حالات اور خیالات کے خلاف کسی امر کا رؤیا میں معلوم ہونا اور پھر اس کا پورا ہو جانا یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جن بندوں کا خدا سے تعلق ہوتا ہے انکو خدا خود باتیں بتاتا ہے اور غم و فکر سے انہیں نجات دیتا ہے جیسے دل کو جو اس خبر سے صدمہ ہوا تھا وہ میرے خدا نے اس طرح دور کر دیا۔ اور ہماری جماعت میں سینکڑوں ایسے آدمی ہیں جن سے خدا باتیں کرتا ہے اور انکو عزت دیتا اور ان کے مخالفوں کو ذلت پہنچاتا ہے اور پہلے مدد کا وعدہ کر کے پھر ایفا کرتا ہے ایسے لوگوں کی اگر ساری دنیا بھی مخالف ہو جائے تو ناکام رہتی ہے اور وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں خدا کی ہستی کا ثبوت ہیں

حضرت مسیح موعودؑ نے جب دعویٰ کیا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ تو اپنے بیگانے سب آپکے مخالف ہو گئے اسی لاہور میں آپ پر پتھر پھینکے گئے۔ امرتسر میں ایک موقعہ پر عوام نے [illegible] پتھر [illegible] بڑے بڑے [illegible] لوگوں نے آپ پر اقدام قتل کے مقدمے کرائے اور [illegible] آپکے خلاف زور لگایا۔ لیکن خدا نے آپ کو ان فتنوں کے متعلق قبل از وقت اطلاع دے دی تھی کہ [illegible] دور ہو جائینگے۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچا سکینگے۔ [illegible] خدا کے فضل سے اسی طرح ہوا۔ دنیا آپ کی جماعت کو مٹانا چاہتی تھی۔ مگر کچھ نہ کر سکی۔ اور آپ کی جماعت [illegible] [illegible] [illegible] کہ میں ایک معمولی آدمی ہوں کوئی دنیاوی [illegible] وجاہت نہیں رکھتا۔ طاقت و شوکت نہیں رکھتا۔ لیکن خدا نے مجھے بتایا ہے کہ مجھ کو عزت دیگا اور تمام دنیا میں تیرے ماننے والے پھیل جائینگے۔ اب دیکھ لو یہ بات کس طرح پوری ہو رہی ہے۔

اسی طرح [illegible] طاعون [illegible] اور ملک میں پھیلی اور قادیان میں بھی پہنچی [illegible] میرا مکان محفوظ رہیگا چنانچہ اس مکان کے ارد گرد طاعون پڑی [illegible] اس مکان کو [illegible] خدا نے محفوظ رکھا۔ یہ تو اس دنیا کے فوائد ہیں جو مذہب کے ذریعہ [illegible] اور اس دنیا کے بعد کس طرح [illegible] پڑھنے میں کی آئندہ [illegible] نہیں کہ [illegible] کا فیصلہ کر [illegible] ضرورت [illegible] اور [illegible] صحیح طریق سے [illegible] اس [illegible] تو خدا ملتا ہے اور اس دنیا میں بھی جو خدا سے تعلق [illegible] وہ قائم رکھتا ہے [illegible] انکو انعام [illegible]

الفضل
(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء

ضرورتِ مذہب

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

۱۰ مارچ کی صبح کو لاہور میں جن طلباء کالج نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔ ان کی طرف سے یہ سوال پیش کیا گیا کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں نہ اس سے کوئی فائدہ ہے۔ ہاں لوگ اگر اسکو بعض ظاہری فوائد حاصل کرنے کے لئے اختیار کر لیں تو برا نہیں۔

اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ضرورت دو طرح کی ہوتی ہے (۱) یا تو چیزیں ذاتی فوائد انسان کے لئے رکھتی ہیں۔ وہ خیال کرتا ہے کہ مجھے اس کے قبول کرنے میں کچھ فائدہ ہوگا (۲) اپنے نفع کا خیال نہیں ہوتا محض اس چیز کی ذاتی خوبی ہوتی ہے۔ جیسے ماں باپ کا تعلق۔ جوان ہو کر انسان ان کی خدمت کسی فائدہ کے خیال سے نہیں کرتا۔ جو کچھ اسے لینا ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی لے چکا ہے۔ اس وقت ان کی خدمت کسی فائدہ کے لئے نہیں کی جاتی۔ بلکہ محض ان کے ماں باپ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض اوقات اخلاق کا خیال ہوتا ہے۔

اب ہم مذہب کے متعلق دیکھتے ہیں کہ اول اس سے ہمیں کیا فائدہ ہے۔ دوم یہ کہ اس کے اپنے اندر کوئی ذاتی کشش ہے؟ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ تو مذہب میں یہ دونوں باتیں پاتے ہیں۔ یعنی ایک تو اس میں ہمارے لئے موجودہ اور آئندہ کے فوائد ہیں۔ اور دوسرے اس میں ذاتی دلکشی اور خوبیاں بھی ہیں۔ جن کی وجہ سے مذہب سے محبت ہونی چاہیئے۔

مذہب سے لاپرواہی کی وجہ

میرے نزدیک مذہب سے لاپرواہی کی وجہ یہ ہے کہ مذہب پر غور کرتے ہوئے محدود نظر سے کام لیا جاتا ہے۔ لوگ [illegible] تو کرتے ہیں۔ جو بظاہر ان کے لئے مال حاصل ہونے کا ذریعہ نظر آتے ہیں۔ لیکن مذہب میں چونکہ یہ بات نظر نہیں آتی۔ اس لئے گو اس کو مانتے ہیں۔ مگر محض اس لئے کہ وہ ماں باپ سے سنتے ہیں۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مذہب کے لئے بہت دفعہ ان کو مال قربان کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں کہ لوگوں کی طبیعتیں مادیت کی طرف مائل ہیں۔ مذہب سے متنفر ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مذہب میں فائدہ نہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ مذہب کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ یا اگر استعمال کیا ہے تو غلط طریق سے۔ پس جب مذہب کو استعمال ہی نہ کریں۔ اور اپنی ناواقفیت اور نادانی سے اسے چھوڑ بیٹھیں۔ تو اس کا فائدہ کیا ہو۔ عقلمندی یہی ہے کہ جس چیز کا فائدہ ثابت ہو اسے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ دیکھو بہت سی اشیاء تھیں۔ جن کا استعمال کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا تھا۔ مگر جب سائنس نے ان کا فائدہ ثابت کر دیا تو ان کو قبول کر لیا گیا۔ چنانچہ ہم طب میں ہی دیکھتے ہیں کہ اسبغول یونانی اطباء مدتوں سے استعمال کرتے تھے۔ اور پیچش میں مفید بتاتے تھے۔ مگر ڈاکٹروں نے اس کے ان فوائد کا انکار کر دیا۔ لیکن جب ان کو فوائد معلوم ہوئے۔ تو انہوں نے دوبارہ استعمال شروع کر دیا۔

جو لوگ مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ مگر ان کے عمل کا نتیجہ اچھا نہیں نکلتا۔ ان کا طریق عمل غلط ہوتا ہے۔ تاہم وہ اگر چھوڑتے ہیں۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اپنی طرف سے کوشش کرنے کے بعد انہوں نے چھوڑا ہے۔ لیکن جو لوگ مذہب کو غلط جان کر اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ وہ قابل عزت نہیں ہو سکتے۔ اور اگر دیکھا جائے۔ تو ایسے ہی لوگ بکثرت اہل مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔

طریق استعمال کو دیکھنا چاہیئے

ہر کسی چیز کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا طریق استعمال تو غلط نہیں۔ اگر صحیح طریق کے باوجود نتیجہ برا نکلے تو وہ چیز خراب ہے۔ اور اگر غلط طریق استعمال سے برا نتیجہ ہو تو وہ چیز بری نہیں ہوگی۔ [illegible] اگر مجربہ تجارب میں دیکھا اس کی خوبی کا کوئی انکار کرے [illegible] کرتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بہت سی چیزیں [illegible] ردی سمجھ کر ضائع کیا جاتا تھا۔ مگر یورپ نے ان سے فوائد اٹھائے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں [illegible] کے چھلکے ہیں۔ جو کہ ضائع ہی جاتے تھے۔ لیکن یورپ نے بعض سے کاغذ بنایا اور عمدہ طریق سے استعمال کر کے فائدہ اٹھایا۔

کارخانہ عالم انتظام منتظم کو چاہتا ہے

اب ہم انسان کی حالت پر غور کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ ایسا ہے۔ جیسا سمندر میں حباب۔ در حباب میں مختلف رنگ جو فوراً معدوم ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کے علاوہ اور عالم ہیں۔ دیگر ستاروں کے متعلق تو یقینی تحقیق نہیں۔ مگر [illegible] مریخ کے متعلق خیال ہے کہ اس میں آبادی ہے۔ انسان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ تو اس کی پیدائش کی غرض معلوم نہیں ہوتی۔ [illegible] جو سامان ہیں وہ کیسے اکمل اور ابلغ ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا۔ دمدار ستارے کے متعلق ایک امریکن ہیئت دان نے شائع کیا تھا کہ وہ زمین سے ٹکرائیگا۔ اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ اس خیال سے بہت سے لوگوں نے یورپین ملکوں میں خودکشیاں کر لی تھیں۔ بعض نے کہا ٹکرائیگا نہیں مگر ایسی گیسیں پیدا ہونگی۔ جن سے دم گھٹ جائینگے۔ لیکن وہ دن آیا اور گذر گیا۔ معلوم ہوا۔ وہ ایسے خفیف تھے۔ کہ زمین پر ان کا کچھ اثر نہ تھا۔ دیگر ستاروں کے متعلق بھی مانا جاتا ہے۔ کہ جب وہ زمین کے برابر آتے ہیں۔ تو فوراً اپنا رستہ بدل لیتے ہیں۔ پس یہ تغیرات بتاتے ہیں کہ اتفاقی نہیں۔ بلکہ کوئی ہستی ہے۔ جو اپنے ارادہ کے ماتحت تغیرات کرتی ہے۔ فرض کرو۔ کوئی اینٹ گری پڑی ہو۔ تو اس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتفاقاً گر گئی ہے۔ ہوا نے گرا دی۔ مگر عمارت کے متعلق یہ نہیں کہا جائیگا کہ اتفاقاً تیار ہو گئی ہے۔ یا الہی سیاہی گر جائے۔ تو ممکن ہے کہ اس سے آنکھ کی شکل بن جائے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ آنکھ بنے۔ ناک چہرہ اور انسان کی مکمل تصویر سیاہی گرنے سے ہی بنے اور پھر انسان کے [illegible] خوشی و ملامت بھی اس سے ظاہر ہو [illegible] ہوگی۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ
کی
طلباء کو نصائح

۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء بعد نماز ظہر طلباء ففتھ ہائی کلاس ہائی سکول قادیان جو امتحان دینے کیلئے جانیوالے تھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں معہ ہیڈ ماسٹر صاحب حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کو مخاطب کر کے حسب ذیل نصائح فرمائیں۔

تم میں دو قسم کے لڑکے ہیں۔ ایک وہ جو آئندہ پڑھائی جاری رکھینگے۔ اور ایک وہ جو پڑھائی بند کر کے کسی کاروبار میں لگ جائیں گے میں دونو کو نصیحت کرتا ہوں۔

موت تغیر عظیم کا باعث ہوتی ہے

دنیا میں کوئی عظیم تغیر موت کے بغیر نہیں ہو سکتا عام لوگ موت سے اس لئے گھبراتے ہیں۔ کہ انہیں آئندہ کے حالات نظر نہیں آتے۔ اگر انہیں وہ حالات نظر آجائیں۔ تو اس طرح نہ گھبرائیں در اصل موت اسی زندگی کو دوسری شکل میں منتقل کرنے والی ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ ایک عظیم الشان تغیر واقع ہوتا ہے۔ دنیا میں بھی وہی لوگ [illegible] عظیم تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ایک حالت پر موت وارد کر کے دوسری حالت پیدا کرتے ہیں۔

لوگوں کی حالتیں

دنیا میں کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے کچھ پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ ڈگریاں حاصل کر لیتے ہیں لیکن ان کی ساری عمر ملازمت کے لئے عرضیاں دیتے دیتے ہی گذر جاتی ہے۔ لیکن ایک وہ ہوتے ہیں جن کی عمر کا بیشتر حصہ کھیل کود میں صرف ہوتا ہے۔ اور وہ بہت معمولی تعلیم حاصل کئے ہوتے ہیں۔ لیکن اعلیٰ درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو انٹرنس پاس کر کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ اور تعلیمی زندگی سے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ وہ لکھ پڑھ تو لینگے۔ کیونکہ اس قدر علم کا مٹانا اور فراموش کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ کہ سب کچھ فراموش کر دیں۔ مگر جو تعلیم انہوں نے حاصل کی ہوئی ہے۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ تعلیم چھوڑ کر اسی جڑ سے جا ملتے ہیں۔ جس سے کاٹ کر انہیں الگ کیا گیا تھا۔

ایک اور لوگ ہوتے ہیں۔ جو دنیاوی کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ مگر علم میں بھی ترقی کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اچھے عالم ہو جاتے ہیں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو انٹرنس تک پڑھے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی قابلیت بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس جتنی ہوتی ہے۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ۔

یہ سب اقسام کے لوگ اپنے دل میں نقشے کھینچتے ہیں۔ جن میں سے بعض کے نقشے بہترین ہوتے ہیں۔ بعض کے بدترین۔ اور بعض کے درمیانہ درجے کے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جتنے آدمی ہوتے ہیں اتنے ہی درجوں کے نقشے کھینچتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کا نقشہ الگ الگ ہوتا ہے۔ بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں آئندہ زمانہ کا خیال ہی نہیں ہوتا۔ وہ پیچھے دیکھنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ لیکن ان میں سے کچھ بعض بہترین انسان نکل آتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جو دن رات پڑھتے ہیں لگے رہتے ہیں۔ اپنی آئندہ زندگی کے متعلق بڑے بڑے منصوبے باندھتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے۔ تو کچھ بھی نہیں نکلتے۔ ان کی مثال شیخ چلی کی کہانی کی ہوتی ہے۔ کہانی مشہور ہے۔ کہ شیخ چلی کو کہیں سے چند پیسے مل گئے۔ اس نے ان سے انڈے خرید لئے۔ اور خیال کرنے لگا کہ ان سے بچے نکلواؤنگا پھر ان کو بیچ کر اور خریدونگا۔ حتی کہ اسی طرح بڑا دولتمند بن جاؤنگا۔ اور وزیر کی لڑکی سے شادی کر لونگا۔ جب وہ آئیگی تو اس پر رعب جمانے کیلئے اس سے بات نہیں کرونگا۔ اور جب وہ منانے لگے گی۔ تو یوں اسے لات مارونگا۔ یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہوئے اس نے لات ماری اور سارے انڈے توڑ دیئے۔

طالب علموں کی حالت

طالب علم یہ قصہ سنتے اور ہنس کر چلتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اپنی حالت اسی قصہ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم یوں کرینگے۔ پھر یوں کرینگے اور یہ ہو جائیگا۔ عجیب عجیب خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ لیکن جب عملی زندگی میں داخل ہوتے ہیں۔ تو صبح سے شام تک بیوی بچوں کے فکر میں ہی پڑے رہتے ہیں۔ پہلے تو طالب علم سمجھتا ہے۔ کہ میں کسی کا محتاج نہیں ہوں سب میرے محتاج ہیں۔ لیکن جب طالب علمانہ حالت سے نکلتا ہے۔ تو اپنے آپ کو سب کا محتاج پاتا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جس کو کوئی احتیاج نہ ہو۔ لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اور جب اس کو حاجت پیدا ہو جائے۔ تو کچھ نہیں کرتے۔ اسی قاعدہ کے ماتحت طالب علمی کی حالت میں چونکہ طالب علم کو لوگوں سے کوئی احتیاج نہیں ہوتی۔ اس لئے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ لیکن جب وہ اس حالت سے نکلتا ہے۔ اور اسے ملازمت حاصل کرنے یا اور کوئی ذریعہ معاش پیدا کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ تو اس کی ویسی عزت نہیں کرتے جیسی پہلے کرتے تھے۔ جس کے پاس جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کسی مطلب کیلئے ہی آیا ہے۔ اس وقت اس کو اپنی اصل حالت کا احساس ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو دوسروں کا محتاج پاتا ہے۔ اور طالب علمی کی زندگی میں جتنے منصوبے اس نے باندھے ہوتے ہیں۔ عملی زندگی میں آکر ان سب سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ پس اکثر طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو تعلیم پانے کے زمانہ میں بڑے بڑے ارادے کرتے ہیں۔ لیکن جب ان ارادوں کے پورا کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو بالکل بھول جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اشارتاً ایک شخص کا ذکر آتا ہے۔ کہ کوئی شخص تھا جو کہا کرتا تھا۔ کہ وہ لوگ جن کے پاس مال ہے۔ زکوٰۃ کیوں اسلام کے لئے نہیں دیتے۔ اگر میرے پاس ہو۔ تو میں دیدوں۔ مگر جب خدا نے اسے مال دیا۔ تو اس نے زکوٰۃ دینا بھی چھوڑ دی۔

دوسری بات کسی چیز کے متعلق اس کی ذاتی خوبیاں ہیں۔ سو یہ امر واضح ہے۔ کہ اسلام میں ذاتی خوبیاں بھی اتنی اور ایسی ہیں۔ جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ اس وقت مسلمان کہلانے والوں کے اعمال کے جو بُرے نتائج نکل رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے اسلام پر الزام نہیں آسکتا۔ کیونکہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے خلاف چلنے سے ایسا ہو رہا ہے۔

اس کے بعد حسب ذیل سوالات ہوئے۔

اول یہ کہ دیگر مذاہب میں بھی بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ پھر اسلام کی یہ خصوصیت نہ رہی۔

دوم حضرت مرزا صاحب کے سلسلہ کا پھیلنا ان کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ کیونکہ روس میں لینن کو بھی بڑی کامیابی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود اور دوسرے لوگوں کی پیشگوئیوں میں فرق

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر چہ بعض مذاہب کے لوگ پیشگوئی کے منکر ہیں مگر کبھی کبھی لوگ پیشگوئیاں شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ ہمارے مذہب کی تعلیم اور خصوصیت ہے بلکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا علم یہ کہتا ہے۔ نجوم یا نجومی کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے علم کی بنا پر پیشگوئی کرتے ہیں۔ خدا کی طرف سے نہیں کہتے۔ یورپ کے جو لوگ اس علم کے ماہر ہیں۔ وہ اپنے آپ کو کسی مذہب کا قائمقام نہیں بتاتے۔ بلکہ پیشگوئی کرنے کو نتیجہ علم بتلاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو اس طرح مشق کرے گا اور اس علم کو جان لے گا۔ وہ خواہ کوئی بھی ہو اور کسی بھی مذہب کا ہو پیشگوئی کر سکیگا۔

پھر ایسے لوگ جو پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اور جو پوری ہو جاتی ہیں۔ وہ ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے حالات پیدا شدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک طالب علم روز پڑھتا ہے۔ بہت ہی ہوشیار ہے۔ اس کا واقف اگر کہتا ہے کہ یہ پاس ہو جائیگا۔ اور وہ پاس ہو بھی جائے۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ قیاس ہے۔ اور قیاس بھی بعض اوقات درست ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایسی بات جس کے حالات پیدا شدہ نہ ہوں۔ بلکہ مخالف ہوں۔ مثلاً ایک ایسا لڑکا جو اسکول نہ جاتا ہو۔ اس کے متعلق کہا جائے کہ پاس ہو گا۔ اور وہ پاس ہو جائے۔ تو یہ پیشگوئی ہو گی پھر ایک خبر کے دو یا تین یا چار پہلو ہوں۔ مگر اس کا ایک پہلو معین کر دیا جائے۔ اور وہی پورا ہو۔ تو یہ پیشگوئی ہو گی۔ اور بعض پیشگوئی میں سینکڑوں پہلو بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سو آدمی دوڑیں۔ اور ایک کے متعلق کہا جائے۔ کہ وہ سب سے آگے نکلیگا۔ اور وہ نکل بھی جائے۔ تو یہ ایسی پیشگوئی پوری ہو گی۔ جس کے سو پہلو تھے۔ منجم جو پیشگوئی کرتے ہیں۔ اس کے پہلو نہیں ہوتے۔ اور وہ اپنے متعلق بھی نہیں بتا سکتے کہ اس خبر کے پورا ہونے کا ان پر کیا اثر ہو گا بسا اوقات وہ زلزلہ کی خبر دیتے ہیں۔ یا بیماری کی خبر دیتے ہیں۔ مگر خود بھی اسی کے ذریعہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن نبیوں کی پیشگوئی میں یہ بات نہیں ہوتی۔ وہ مخالف حالات میں ہوتی ہے۔ اور اس کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں۔ اور اس میں ایک شوکت پائی جاتی ہے۔ اور حاکمانہ اقتدار ہوتا ہے۔ مثال کے لئے حضرت مسیح موعود کی بنگال کے متعلق پیشگوئی دیکھئے تقسیم بنگالہ کے متعلق جب پارلیمنٹ فیصلہ کر چکی تھی کہ بنگالہ علیحدہ ہو اور بنگالی مایوس ہو چکے تھے۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر خبر دی کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہو گی۔ اس خبر کو بنگالیوں نے [illegible] قدر حیرت اور تعجب سے سنا۔ کہ ایک بنگالی اخبار نے لکھا گورنمنٹ تو بار بار کہہ رہی ہے۔ کہ جو حکم جاری کیا گیا ہے۔ وہ فیصل شدہ ہے اور [illegible] اب کسی قسم کی ترمیم نہیں ہو سکتی لیکن پنجاب کے ایک پاگل کی آواز آتی ہے۔ کہ اس کے متعلق بنگالیوں کی دلجوئی ہو گی۔ مگر باوجود ان فیصلوں کے خدا کا جو منشا تھا وہ پورا ہوا۔ اور بنگالیوں کی دلجوئی کیلئے اس حکم میں ترمیم کی گئی۔ پھر بعض دفعہ پیشگوئی میں کئی مرکب پہلو ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت مولوی نورالدین صاحب کا جب ایک لڑکا فوت ہوا۔ تو مخالفوں نے اس پر ہنسی اڑائی۔ اس وقت حضرت مسیح موعود نے خدا سے علم پاکر پیشگوئی کی۔ کہ مولوی صاحب کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو بڑی عمر کو پہنچے گا۔ اور اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچیگا۔ چنانچہ غلام کا لفظ اس لئے آیا تھا پھر وہ موٹا ہوگا۔ آنکھیں اس کی بڑی بڑی ہونگی۔ خوش رنگ ہوگا۔ اس کی ٹانگوں پر پھوڑوں کے نشان ہونگے۔ اس وقت مولوی صاحب کی عمر قریباً ساٹھ سال کی تھی۔ اس لحاظ سے تو اس میں مولوی صاحب کی عمر کی پیشگوئی تھی۔ دوسرے بچے نہیں بچتے تھے اور کمزور ہوتے تھے۔ ان کے خلاف بتایا گیا کہ وہ زندہ رہیگا اور برخلاف دوسروں کے مضبوط ہوگا۔ چنانچہ وہ بچہ ہوا۔ اور جس قدر علامات بتائی گئی تھیں۔ وہ ساری اس میں پائی گئیں۔ پھر آپ نے زلزلہ کی پیشگوئی کی۔ اور فرمایا کہ میری جماعت کی اس سے ترقی ہوگی۔ اس زلزلہ سے دھرم سالہ میں تباہی [illegible] ہوئی۔ وہاں ایک احمدی پر مقدمہ تھا۔ جو حضرت مسیح موعود کو دعا کیلئے لکھا کرتا تھا۔ اور آپ اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ جب زلزلہ آیا۔ تو مجسٹریٹ وکیل مدعی سب دب کر مر گئے۔ مگر احمدی کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ کیا یہ خدا کا تصرف نہیں؟ یہ کہنا کہ فلاں نے بھی چونکہ ترقی کی ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کی ترقی ان کی صداقت کی علامت نہیں غلطی ہے۔ کیونکہ اگر کسی اور نے ترقی کی ہے تو اس کا قبل از ترقی دعویٰ نہ تھا۔ کہ میں یہ کامیابی حاصل کروں گا اگر وہ کامیاب نہ ہوتا تو اس کی ذات پر کوئی اثر نہ پڑتا لیکن حضرت مرزا صاحب کا تو قبل از وقت دعویٰ موجود ہے۔ اور اس کے مطابق آپ کو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں دوسرے لوگوں کی ایسی مثال ہے۔ جیسے چند لڑکے دوڑیں ملیں ہیں کہ کس نے تو آگے نکلنا ہی ہے مگر حضرت مرزا صاحب کی مثال ایسی ہے۔ جیسے دوڑنے والوں میں ایک کہہ دے کہ میں سب سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ اور اپنے خلاف حالات ہونے کے باوجود وہ آگے بڑھ جائے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کی لاہور کے جلسہ مذاہب میں تقریر پڑھی گئی جس کے متعلق قبل از وقت آپ نے اشتہار کے ذریعہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ میرا مضمون سب سے بالا رہیگا چنانچہ جس قدر مضمون اس جلسہ میں پڑھے گئے ان سے بالا رہا۔ اور مخالفین نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ [illegible]

ہندوستان کی خبریں

مسٹر تاج الدین کی رہائی

یکم مارچ۔ مسٹر تاج الدین ایڈیٹر اخبار المنار کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اور مجسٹریٹ نے ان کو بالکل رہا کر دیا۔

تریپورہ میں ترک موالات کے شگوفے

مدراس ۳ مارچ۔ اخبار ہندو نے اپنے نامہ نگار کالی کٹ کے بیانات شائع کئے ہیں۔ جن میں بسلسلہ خلافت اور ترک موالات تریپورہ کے ہندو مسلمانوں کے ایک طرف اور عیسائیوں کے دوسری طرف کشیدگی کے باعث نازک مشکل درپیش ہے۔ اس کی مزید تفصیل دی گئی ہے۔ تمام سرکاری دفاتر اور انسٹی ٹیوشن بند ہیں۔ پرائیویٹ مکانات خالی ہو گئے ہیں۔ لوٹ اور غارتگری کے نشانات ہر جگہ دیکھے جاتے ہیں۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے۔ کہ یہ خبریں ان دو صاحبان سے حاصل کی گئی ہیں۔ جنہیں کالی کٹ کی خلافت اور کانگرس کمیٹیوں نے حالات کے دیکھنے کے لئے تریپورہ بھیجا ہے۔

انسداد گاؤ کشی کا ریزولیوشن مسترد

کونسل آف سٹیٹ کے جلسہ میں آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ کا ریزولیوشن انسداد گاؤ کشی کے متعلق ۹ موافق اور ۲۰ مخالف رایوں سے مسترد ہو گیا۔

ایک عورت کو تقریر کرنے کی ممانعت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیتاپور نے شریمتی متھرا دلی دیوی کو سیتاپور میں کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی ممانعت کی ہے۔

کوکوں کی پابندیاں اٹھا دی گئیں

حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے کوکوں کے فسادات کے بعد ضلع میں اس فرقہ کے لیڈروں کی حرکات و سکنات پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ اور بھینی کے گاؤں میں جو ضلع لدھیانہ میں ان کا صدر مقام ہے۔ ایک پولیس چوکی بٹھائی تھی۔ ان قیود میں یہ بات بھی شامل تھی۔ کہ لیڈر اپنی نقل و حرکت کی رپورٹ دیں۔ ڈائری پر نگرانی اور افسروں کی منظوری کے بغیر جلسوں کو منعقد کی ممانعت اب حکومت پنجاب نے ان تمام پابندیوں کو دور کر دیا ہے اور کوکوں کے پنتھ کو باقاعدہ اطلاع دی ہے۔ پولیس چوکی کے بھی اٹھائے جانے کا سوال زیر غور ہے۔

مسٹر گاندھی اور ننکانہ صاحب کے قاتل

مسٹر گاندھی نے اپنے ایک تازہ مضمون میں جس کا نام "سکھوں کے نام پیغام" رکھا ہے لکھا ہے کہ میں اپنے سکھ بھائیوں کو نصیحت کرونگا کہ وہ اپنے آئندہ طرز عمل کو ضروریات کے مطابق شکل و صورت دیں۔ قاتلوں کے خلاف انصاف حاصل کرنے کے لئے موجودہ طریقہ یہ ہے۔ کہ انصاف حاصل کرنے کے لئے کوشش نہ کی جائے۔ جن لوگوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ خواہ وہ سکھ ہوں یا پٹھان یا ہندو وہ ہمارے ہموطن ہیں۔ ان کو سزا دلانے سے شہید دوبارہ زندہ نہ ہونگے۔ میں ان لوگوں سے جن کے دل زخمی ہو رہے ہیں۔ درخواست کرونگا۔ کہ وہ قاتلوں کو معاف کر دیں۔

کلکتہ میں ڈکیتیاں

کل کلکتہ میں تین اور ڈکیتیاں ہوئیں۔ ایک بنگالی [illegible] پولیس کو چھرا دکھا کر اس سے کل نقد رقم لے لی گئی۔ ایک ہندوستانی بیرسٹر کے مکان پر حملہ کر کے اس سے تین ہزار روپیہ چھین لئے۔ اور ایک کلرک کو راستہ میں پکڑ کر اس سے ایک سو روپیہ چھین لیا۔

جنوبی ہند میں فساد

مدراس ۴ مارچ۔ زمینداری سے جو پدوکا ملحا سے ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مذہبی تہوار کے منانے پر سخت فساد ہونے کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ دو آدمی ہلاک اور تقریباً تیس سخت مجروح ہوئے ہیں۔

عازمان حج کے لئے اطلاع

حکومت پنجاب نے عازمان حج کو مشورہ دیا ہے۔ کہ حتی الامکام بھیجے سونا اپنے ساتھ لے جائیں۔ کیونکہ اس ملک سے اس کی برآمد کی اجازت نہیں۔ اور انہیں فاصلہ [illegible] ہندوستانی کرنسی نوٹ و

لے لئے جائیں گے۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کا اجلاس

راولپنڈی کانفرنس کمیٹی کی دعوت پر پنجاب پراونشل کانفرنس نے اپنا آئندہ اجلاس راولپنڈی میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اپریل کے آخری ہفتہ اتوار کو منعقد ہو گی۔

کانگرس خلاف ورزی قانون کا حکم دے

کلکتہ ۳ مارچ۔ سین گپتہ کے مجسٹریٹ نے مسٹر سی آر داس کو جو نظر بندی کا حکم دیا ہے اس کے متعلق مسٹر سی آر داس لکھتے ہیں۔ کہ کوئی مجسٹریٹ جس کو قانون سے تھوڑی بہت واقفیت بھی ہے۔ اس قسم کا حکم نافذ نہیں کر سکتا۔ اس حکم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک ہر قسم کے نامنصفانہ احکام جاری کر دینا ایک معمولی سی بات ہے۔ اس حکم سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم محض غلام ہیں۔ تاوقتیکہ ہندوستان کو کامل سوراج نہ ملے۔ ایک ہندوستانی کی زندگی اس کے لئے سوہان روح ہے۔ علاوہ بریں اس حکم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جدید کونسلیں محض لغو ہیں۔ اور ہمیں کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ جیسی حالت ہماری پہلے تھی۔ ویسی ہی ہے۔ کیونکہ ان کونسلوں کے ہوتے ہوئے ایک مجسٹریٹ اپنی من مانی کارروائی کر سکتا ہے چونکہ کانگرس نے ابھی ملکی احکام کے خلاف ورزی کا حکم نہیں دیا۔ اس لئے میں اس نامنصفانہ حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اس قسم کے احکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگرس کو چاہیئے کہ فوراً قانون خلاف ورزی کا حکم دے دے۔

مسٹر سی آر داس کے خلاف حکم کی تنسیخ

سین گپتہ ۵ مارچ۔ سین گپتہ کے مجسٹریٹ نے مسٹر سی آر داس کو جو امتناع داخلہ کا حکم دیا تھا۔ وہ آج شام کو منسوخ کر دیا۔

مہاراجہ کشمیر کے اختیارات کی بحالی

کیمپ وائسرائے جموں ۵ مارچ۔ آج جموں میں ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کے پورے اختیارات کی بحالی کے موقع پر ایک پر رونق دربار منعقد کیا گیا۔ حضور وائسرائے نے ایک لمبی تقریر فرمائی۔ اپنی تقریر کے اختتام پر ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کو حکمرانی کے پورے اختیارات عنایت کئے۔

ممالک غیر کی خبریں

جرمنی سے چھیڑ چھاڑ

جرمنی کا دم خم برلن ۵ مارچ - مسٹر لائڈ جارج نے جرمنوں کی جوابی تجاویز کے جواب میں جو تقریر کی تھی - جرمنی پارلیمنٹ میں اسے پڑھ سنانے کی کوشش کی گئی - مگر حاضرین نے جوش کا یہ عالم تھا کہ کسی نے اسے سننا گوارا نہ کیا سابق چانسلر بیرفلر نے اس سے اتفاق کیا کہ پیرس میں جو قرار دیا گیا ہے - اس کی تعمیل نہیں ہو سکتی - چانسلر نے ظاہر کیا کہ حکومت تمام حالات میں مضبوط رہیگی - اور مسٹر لائڈ جارج نے جو مطالبہ کیا ہے کہ پیرس کے فیصلہ کے مطابق تجاویز پیش کی جائیں - اسپر بحث نہیں ہو سکتی - چانسلر نے پارلیمنٹ کے اندر کہا کہ جو سامنے لا رکھا گیا ہے ... کوئی ایسی قرار داد پر دستخط نہ کرے - جو پوری نہیں ہو سکتی ۔

جرمن کا جواب اتحادیوں کو لنڈن ۲ مارچ - بیان ہے کہ لنڈن کے روبرو اپنے بیان میں ... کوشش کرتے ہوئے اتحادیوں کو فہمائش کی - کہ جرمنوں سے زیادہ لینے کی کوشش نہ کریں - سپا کی ... معاہدہ صلح کی رو سے درست نہیں ۔

اتحادیوں کی فوجی تیاریاں لنڈن ۱۱ مارچ - ڈیلی نیوز کا بیان ہے - کہ فرانس نے بعض محفوظ سپاہیوں کو تہدیدی نوٹس بھیجے ہیں کہ اپنی ڈپو کو جانے کے لئے تیار رہیں ۔

اتحادی فوج کی روانگی جرمنی کو لنڈن ۷ مارچ - ... جرمنی کو ... کہ سزائی الفور نافذکی جائیگی - فوج کا ... ہو گی

برطانی و فرانسیسی فوج کی نقل و حرکت لنڈن ۸ مارچ - ... ایک ... فرانسیسی سپاہ ڈوسلڈورف کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے اس خاص حد ... پہنچ گئی ہے - جہاں قبضہ کرنا مقصود ہے ۔

برلن کا ایک ... سے کہ ڈوسلڈورف ... برطانی فوج ... قبضہ ... مرد ... کر ...

جرمن شہروں پر قبضہ سینس ۸ مارچ - فرانسیسی اور بلجیمی سپاہ نے آج دوپہر کو ڈوئسبرگ دریائے رائن کے کنارے اور روہروٹ پر قبضہ کر لیا ہے

ڈوسلڈورف پر قبضہ کی کیفیت پیرس ۸ مارچ علی الصبح اتحادی افواج نے ڈوسلڈورف پر قبضہ کر لیا ہے - رات کو یہ فوج موٹر لاریوں اور دریائی کشتیوں میں لائی گئی تھی - برطانی جمعیت ایک رسالہ اور زرہ پوش موٹروں پر مشتمل تھی - بلجیمی جمعیت میں صرف ایک پیادہ بٹالین تھی - فرانسیسی فوج رسالہ - پیدل سپاہ - انجنیروں - توپخانے اور مسلح موٹروں پر مشتمل تھی ۔

جب توپخانہ ... نے رائن کا پل عبور کیا تو برطانی اور فرانسیسی فوجیں کرونن کے موریہ بنڈل سے دریائے رائن کے دائیں کنارے قدم بقدم گئیں اور جنوب مشرق کی طرف سے ڈوسلڈورف میں داخل ہو گئیں ۔

جرمن پارلیمنٹ میں پرجوش تقریر برلن ۸ مارچ - ہر فیرنباخ نے آج جرمن پارلیمنٹ میں پرجوش تقریر کی جس پر خوب تالیاں پیٹی گئی رہیں پارلیمنٹ کے ارکان کی تعداد بھی پوری تھی - مقرر نے تعزیری کارروائیوں کو جبر و تشدد قرار دیا اور کہا کہ اتحادیوں کی شرائط جبری طور پر عاید کی جا رہی ہیں اسلئے حق و صداقت کے اصول کو اسمیں کوئی دخل نہیں ۔

جرمنی کو دم لینے کی فرصت بھی نہیں دیجاتی لنڈن ۸ مارچ - مانچسٹر گارڈین ویسٹ منسٹر گزٹ اور سٹار نے ڈیلی نیوز کے ساتھ ہم آواز ہو کر اتحادیوں کے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے کہ جرمنی کو دم لینے کی بھی فرصت نہ دیجائے ۔

جرمن نمائندوں کی واپسی آج جرمن نمائندے برلن کو واپس لوٹ گئے ۔

جرمن سفیر کی روانگی جرمن سفیر کو بھی آج برلن بلا لیا گیا ہے کہ وہ حقیقت حال سے آگاہ کرے ۔

ناقابل تکمیل شرائط جرمن مدبر سمجھتے ہیں کہ ہم پر ایسی شرائط عائد کی گئی ہیں جنکے متعلق ... بھی پورا نہیں کیا جا سکتا ۔

شورش آئرلینڈ

پل کو اڑا کر شہر کا سلسلہ قطع ٹرالی (آئرلینڈ) کے نزدیک ایک گاڑی ... نے وہ پل اڑا کر شہر کا سلسلہ آمد و رفت قطع کر دیا جس کے باعث اہل شہر سامان ... نہیں منگا سکتے ... کی بندش ... جواب ہے ۔

سڑک اُڑا کر فوج تباہ ... مجموں نے چھپ کر حملہ کیا اور سڑک کو سرنگ لگا کر اڑا دیا جس سے پانچ میں سے دو موٹر گاڑیاں ... ۔

متفرق خبریں

مصطفےٰ کمال کا قبضہ باطوم پر لنڈن ۵ مارچ - قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ مصطفےٰ کمال نے باطوم پر قبضہ کر لیا ہے ۔

پیٹروگراڈ پر گولہ باری ہیلسنگفورس کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ باغیوں نے پیٹروگراڈ پر گولہ باری شروع کر دی ہے - پیٹروگراڈ خاموش ہے - لیکن فن لینڈ کی خلیج پر ... قلعہ کے مورچے دمدے کا جواب گولے سے دے رہے ہیں پیٹروگراڈ میں ہر جگہ خوفناک آتش زدگی کے خوفناک شعلے بھڑک رہے ہیں

نئے پریزیڈنٹ امریکہ کی مسند نشینی واشنگٹن ۴ مارچ - آج مسٹر ہارڈنگ جمہوریہ امریکہ کی صدارت پر متمکن کیا گیا - مسٹر ہارڈنگ بہت کمزور تھے خفیہ پولیس کے کارندوں کو مسٹر ہارڈنگ کے بازو پکڑ پکڑ کر زینوں پر رکھنے پڑے - ... کے بعد مسٹر ہارڈنگ نے حلف لیا - اور ایک تقریر کی ۔

مسٹر ولسن کی علیحدگی واشنگٹن ۵ مارچ - مسٹر ولسن اپنے مکان واقع ضلع واشنگٹن میں واپس آ گئے ہیں یہاں ہزار ہا اشخاص نے ایک مظاہرہ کیا ان کا خیر مقدم کیا اور تقریر کی درخواست کی مسٹر ولسن نے مکان کی کھڑکی میں سے ... ہلایا ۔

ولیعہد جاپان کا سفر یورپ لنڈن ۹ مارچ - ٹوکیو کا تار مظہر ہے کہ شاہزادہ ولی عہد جاپان براہ کولمبو یورپ کو روانہ ہو گئے ہیں ۔

ہسپانی وزیر اعظم کا قتل میڈرڈ ۹ مارچ ہسپانیہ کے وزیر اعظم کو پارلیمنٹ سے موٹر میں واپس آتے ہوئے قتل کر دیا گیا - ان کے ... سی گولیاں لگیں ۔

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب ... پرنٹر و پبلشر ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر ... الفضل ... شائع ہوا

نمبر ۷۲ جلد ۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

کاروباری امور
متعلق خط و کتابت بنام
مینیجر ہو

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۲ | ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۷ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح امریکہ میں تبلیغ اسلام ۱
معراج نبوی اور مولوی ثناء اللہ
بذریعہ وصول اخبار ...
مشکلات کا حل اتفاق
لیڈروں کے عیسائی ہونے
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
... لندن
کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں ۸
قائلین حیات و نزول مسیح ابن مریم
چند سوالات صفحہ ۸
اشتہارات صفحہ ۱۰
خبریں صفحہ ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ جہاں
ملک سے غیر احمدیوں کا خطبہ ہوا ہے۔ قریباً ہر روز کئی
آدمیوں کی بیعت پہنچتی ہیں ۔
مکرم میر قاسم علی صاحب نے غیر احمدیوں کے جلسہ کی روک
اور ان مولویوں کی جو اس جلسہ پر آئے تھے حقیقت بتلانے
کے لئے چوک میں لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے
لیکچر نہایت دلچسپی سے سنے جاتے ہیں ۔
طلباء کے سکول کا امتحان ختم ہو گیا ہے جو صاحبان
اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرنا چاہیں ۔ اپریل تک
بھیج دیں تاکہ ابتدا سے ہی پڑھائی میں شریک
ہو جائیں ۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ نمبر ۹

قبول اسلام | خدائے پاک کا شکریہ ہے
امریکی صاحب بنام مسٹر ...

... کے فضل سے پورے انشراح کے ساتھ دین حق قبول کر
... کے وسیلوں میں ایک اور قابل قدر اضافہ کر دیا گیا
ہے۔ ایک ہوٹل بشیرہ کے ماتحت جو خاکسار راقم کو دیا
گیا تھا۔ صاحب موصوف کا اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا
اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے۔ اور دوسروں کیلئے
موجب ہدایت بنائے۔ ان کی نوجوان اولاد جو بہت ہوشیار
ہے زیر تبلیغ ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ
سب کو ... مسلمین اسلام میں حق اور صداقت کے ساتھ
داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
ان کے علاوہ چند اور معزز اصحاب بھی زیر تبلیغ ہیں
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول اسلام کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین ثم آمین ۔

کام کی مختصر رپورٹ

ماہ دسمبر اور جنوری میں ۱۲ لیکچر ہوئے
اور اپریل میں ۹ ...
مسلم لیکچر ہال میں۔ ایک سپریچولسٹ (روحانیت) ہیں۔ اس کے
علاوہ ایک عیسائی واعظ بنام مسٹر بریڈل سے نبوت حضرت
خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مباحثہ ہوا۔
... نے بائبل سے چار ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صداقت میں پیش کئے جن میں سے ایک لفظ محمد کا بائبل
میں موجود ہونا تھا۔ عیسائی واعظ لاجواب ہوئے۔ اور
حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس ملک کے مختلف

شہروں کو تبلیغی رسائل بھیجنے اور خط و کتابت سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہیرو ہاٹ چوکی میں لگی ماتک ۱۹۰ ... روپیہ ... سے ... ایک ہندو ... پورٹ ... ہے۔ مگر اکثر ... اس ملک کو وہ اکٹھا ... ہے۔

نو مسلموں کی مذہبی حالت

نومسلم فاطمہ مصطفیٰ نماز عربی پڑھتی ہے۔ شیخ عبداللہ (مسٹر واٹس) اور صدیقہ النساء (مسز ...) نصف عربی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور غلام رسول (مسٹر ریڈ) اور محمد یعقوب مسٹر ... بھی عربی ... سیکھ رہے ہیں۔ لیکچروں کے علاوہ درس قرآن شریف شروع کیا گیا ہے۔ جو ہر جمعرات کو ہوتا ہے۔

اعتراضات

لیکچروں اور درس کے بعد حاضرین کو سوال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ... کیا جاتا ہے۔ یہ تمام مختلف کام بہت فروغ چاہتے ہیں۔ اس ملک میں ... کہاں ہے۔ ... جا کر معمولی سادہ ... اور اگر سر کے بال بھی کٹوا ہیں ... کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ جس کرسی پر ... بنا ہے وہ بیس تین سو روپیہ ... آتی ہے۔ ... اعتراضات کا سوال اہم ہے۔ ہمدردان اسلام کو اشاعت دین کے کام کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تمام اسلامی ترقی ظاہری اور باطنی دراصل اسی پر منحصر ہے کہ ہم خود کو مسلمان بنیں اور دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ اگر یورپ امریکہ کا مسلم ہو جائے۔ تو سب جھگڑے یک دفعہ ختم ہو سکتے ہیں۔

موسم

آجکل یہاں برف کا دور دورہ ہے۔ چاروں طرف زمین اور چھتیں سفید ہو رہی ہیں اور ... سردی قریب ہے۔ مگر ایسی نہیں جیسی عموماً یہاں ... کرتی ہے۔ کہتے ہیں گذشتہ چالیس سال میں کبھی ایسا نرم جاڑا ... میں نہیں ہوا۔ جیسے عاجز انگلستان پہنچا تھا۔ تو وہاں بھی پہلے سال ... جاڑا بہت نرم ہوا تھا۔ واللہ ذو الفضل العظیم

ڈاکٹری کی ڈگری

انگلش جنرل یونیورسٹی شکاگو نے عاجز کی خدمات ... ڈاکٹری ...

... ملنے پر ڈاکٹری کی ڈگری ... (D. D.) کی ڈگری اور اعزاز عطا کی ہے۔

اپنے رسالہ کی ضرورت

یہاں کے اخبارات میں جو مضامین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شایع ہوتے ہیں۔ ان کے جواب کے واسطے اپنے ایک رسالہ کی اشد ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم ایک سال کیلئے اسکی دو سو ڈالر ماہوار کی ضرورت ہے۔ پھر انشاء اللہ رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکیگا۔ لیکن ... جس قدر رقم ہو سکے وہ جلد بھیجی جائے ... تیاری فوراً شروع ہو جائے۔

شاہ بلجیم

... تبلیغی خط اور لٹریچر کے جواب میں شاہ بلجیم سے شکریہ کا خط آیا ہے ... پریذیڈنٹ برازیل نے شکریہ کا تار بھیجا ہے اور پریذیڈنٹ ... نے شکریہ میں اپنا مبارکباد سال نو کا کارڈ بھیجا ہے۔

والسلام کیم فروری ۱۹۲۱ء شکاگو۔ امریکہ
محمد صادق عفا اللہ عنہ

اخبار احمدیہ

وصولی چندہ کیلئے دورہ کرنیوالے

حسب ذیل اصحاب مستقل فنڈ اور قرضہ کی ادائگی کے لئے روپیہ وصول کرنے کے واسطے دورہ کر رہے ہیں۔ احباب ان کے کام میں ہر طرح سہولت پیدا کریں۔ اور حتی المقدور انہیں دوسرے احمدیوں کے دورہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

چوہدری نصر اللہ خان صاحب
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی } ضلع سیالکوٹ میں

چوہدری حاکم علی صاحب
مولوی محمد علی صاحب } ضلع شاہ پور اور لائلپور میں

سید محمد اشرف صاحب۔ بٹالہ سے پشاور تک ریلوے لائن کے شہروں کی احمدیہ انجمنوں کے لئے۔

قبلہ میر ناصر نواب صاحب
بابا محمد حسن صاحب } منٹگمری ڈیرہ غازیخان

حافظ سید عبد الوحید صاحب۔ ہندوستان میں۔

مدرس کی ضرورت

ایک ... اسلامیہ پرائمری ... کی ضرورت ہے ... ضلع سیالکوٹ کے ... درخواستیں ... ناظر تعلیم کو آنی چاہیئیں۔ ... غیر احمدی یا غیر مذہب ...
ناظر تعلیم و تربیت ...

الفضل نمبر ۷۱

... صفحہ ... پر ... سطر ... میں ... مسئلہ ... و اسلام ... اسکی کچھ ... صاحب ... سکتے ہیں۔

امریکن رسالہ کیلئے امداد

مفتی امریکہ ... رسالہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

جناب مولوی ... صاحب نے مبلغ تین روپیہ نقد چندہ دیا۔ اور حکیم رحمت اللہ صاحب نے مبلغ ایک روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

خاکسار محمد حسین ... سیکرٹری جماعت احمدیہ ...

قادیان کا جلسہ
غیر احمدیوں کے جلسہ کا ... اور عجیب و غریب حالات انشاء اللہ ... میں مفصل درج کئے جائیں گے۔

اعلان ...

... احمدی ... مورخہ ۲۶ فروری ... روپیہ عبد الصمد ولد مولوی ... احمدی ...

(۲) میاں ... احمدی ... دختر ... بی بی کا نکاح ... ایکسو روپیہ مہر پر میاں محمد عبد اللہ پسر حکیم ... سے ۲۵ فروری کو پڑھا گیا۔

الراقم۔ خاکسار رحمت اللہ ... احمدی ...

وی پی آتے ہیں

جن اصحاب کی قیمت الفضل ماہ مارچ میں ختم ہوتی ہے انکے نام اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی کئے جائینگے جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت دینا چاہیں۔ وہ جلد اطلاع دیں ورنہ وی پی پہنچیگا۔ اور واپسی کی صورت میں اخبار کا محصول قیمت سے ... گا۔

مینیجر الفضل قادیان

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان ۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

معراج نبوی اور مولوی ثناء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب [illegible] رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا عقیدہ ظاہر فرمایا کہ جسمانی معراج نہ تھا بلکہ روحانی تھا۔ یعنی یہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اٹھایا گیا تھا بلکہ کشفی رنگ میں آپ کو وہ تمام واقعات دکھائے گئے تھے جن کا معراج سے تعلق ہے تو مخالفین نے اس عقیدہ کو بھی اسلام کے خلاف بتا کر آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ لیکن خدا کی شان ہے اب حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ اس صداقت اور حقیقت کو دنیا میں وہ لوگ پیش کر رہے ہیں۔ جو آپ کے اشد ترین مخالف اور دشمن ہیں۔ چنانچہ ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کے "اہل حدیث" میں زیر عنوان "فتویٰ" جو باتیں درج ہیں۔ ان میں سے ایک سوال و جواب معراج کے متعلق ہے جو بہت دلچسپ ہے۔ سائل دریافت کرتا ہے کیا یہ ٹھیک ہے کہ:۔

"اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا۔ بلکہ روحانی ہوا"

اس کے جواب میں اہلحدیث کے ایڈیٹر "مولوی ثناء اللہ" امرتسری یہ احکام فرماتے ہیں:۔

"مسئلہ معراج تو زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے۔ حضرت عائشہ اور ان کے زیر اثر بعض دیگر لوگ بھی معراج جسمانی کے منکر تھے۔ اہلحدیث کی طرف یہ نسبت غلط ہے۔ اہل حدیث کا مذہب تو وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے"

اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ:۔

(۱) مسئلہ معراج نبوی زمانہ رسالت سے ہی اختلافی مسئلہ ہے۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ اور ان کے زیر اثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کے منکر تھے۔

(۳) اہلحدیث کا مذہب وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے۔

امر اول کے متعلق گذارش ہے کہ جب یہ مسئلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے ہی اختلافی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضٖ اور ان کے زیر اثر لوگ بھی اسی وقت جسمانی معراج کے منکر تھے۔ تو پھر جب حضرت مسیح موعود نے جسمانی معراج کا انکار کیا تو مولویوں پر کیوں آسمان گر پڑا۔ اور کیوں یہ کہکر دنیا کو گمراہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب معراج کے منکر ہیں۔ حالانکہ معراج کے متعلق آپ کا اور آپ کے پیروؤں کا وہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت عائشہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کا تھا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے جواب میں خود اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

پہلے وہ مخالف جو حضرت مرزا صاحب پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ آپ نے جسمانی معراج کا انکار کر دیا اور اس وجہ سے آپ کو (نعوذ باللہ) دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں۔ غور کریں کہ اگر آپ کے جسمانی معراج کا انکار کرنے پر آپ پر کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے۔ تو پھر حضرت عائشہ جن کا شرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہونے کے لحاظ سے بلکہ تفقہ فی الدین کے لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا درجہ ہے۔ ان پر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ پر بھی وہی فتویٰ لگانے [illegible] اور پھر محدثین اور ان مفسرین قرآن [illegible] مقابلہ میں یہ لوگ خدا اور رسول کے ارشاد [illegible] ترجیح دینے سے بھی باز نہیں رہتے۔ انہیں بھی اسی زمرے میں [illegible] ہیں۔ کیونکہ وہ بھی جسمانی معراج کے منکر ہیں۔

ذیل میں ہم معراج کے متعلق احادیث اور تفاسیر کی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج اس جسم خاکی کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ روحانی تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تفسیر [illegible] جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ اور تفسیر ابن جریر جلد ۱۵ میں حسب ذیل درج ہے کہ:۔

قال ابن اسحٰق حدثنی بعض آل ابی بکر ان عائشہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت تقول ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اللہ اسری بروحہ۔ کہ ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے آل ابی بکر میں سے کسی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضٖ فرماتی تھیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم پوشیدہ نہیں ہوا تھا۔ بلکہ آپ کا اسری صرف روح کے ساتھ ہوا تھا۔

پھر معاویہ بن ابو سفیان کے متعلق آتا ہے۔ ان معاویۃ ابن ابی سفیان انہ کان اذا سئل عن مسری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال کانت رؤیا من اللہ صادقۃ۔ کہ ان سے جب رسول کریم کے اسراء کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رؤیا صادقہ تھی۔

ان دو حوالوں سے ظاہر ہے کہ معراج جسمانی نہیں تھا بلکہ رؤیا تھی۔ اس کی تائید بخاری کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو کتاب التوحید میں ہے۔ اور جس میں یہ بتلاتے ہوئے کہ معراج کس طرح ہوا اور کیا نظارے دکھلائے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ فاستیقظ وھو فی المسجد الحرام۔ یعنی پھر آپ بیدار ہو گئے اور آپ اس وقت مسجد الحرام میں ہی تھے۔ یہ حوالہ [illegible] کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دکھایا گیا وہ رؤیا میں دکھایا گیا۔ کیونکہ [illegible] دیکھنے کے بعد آپ جاگ اٹھے۔

جسمانی معراج کے خلاف ایسے واضح ثبوت کے ہوتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح [illegible] جاتا ہے۔ اور [illegible] حضرت مسیح موعود کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے

یہ اور [illegible] جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] تصدیق [illegible] معراج جسمانی [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب مخالفت [illegible]

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ جہلا اہلحدیث ہو کے اس کا قائل ہے۔ کیونکہ اہل حدیث کہلانیوالے اس بات کے سخت منکر ہیں۔ چنانچہ "اہلحدیث" کے نام سے ہی دہلی سے اہلحدیثوں کا جو ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس کے تازہ پرچہ بابت ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں مجھے خود سے اسبات کی تردید کی گئی ہے کہ "اہلحدیث کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا۔ بلکہ کشفی ہوا" چنانچہ لکھا کہ:۔

"اہلحدیث کا یہ اعتقاد ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ وہ معراج جسمانی کے خدانخواستہ منکر ہوں۔ بلکہ اہلحدیث کا یہ مسلمہ اعتقاد ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی حالت بیداری میں قبل از ہجرت بلاشک اور ضرور ہوا ہے"

ان الفاظ سے معراج کے متعلق اہل حدیث کا عقیدہ ظاہر ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے اہل حدیث ہو کر اس کا انکار کرتے ہوئے اس صداقت اور حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہے۔

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اسی صداقت اور فیصلہ کو جو حضرت مسیح موعود نے ایک ایسے مسئلہ کے متعلق دیا۔ جو بالفاظ مولوی ثناء اللہ "زمانہ رسالت سے اختلافی چلا آیا ہے" اسے مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس کو مان کر "اہلحدیث کے مسلمہ اعتقاد" کو اس نے ٹھکرا دیا ہے۔

بااصول اخبار نویسی کا نمونہ

اخبار "وکیل" امرتسر کو بااصول اخبار نویسی کا بڑا دعویٰ ہے لیکن اس دعویٰ کو پرکھنے والوں کے لئے یہ نمونہ نہایت حیرت انگیز ہو گا کہ یہی "وکیل" جس نے گذشتہ ایام میں امام جماعت احمدیہ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف بالکل بے سروپا اور جھوٹی باتیں اپنے کالموں میں درج کی تھیں۔ اور ان کی تردید چھاپنے سے انکار کر دیا تھا اسی نے محبوب امرتسر میونسپلٹی کے ایک ممبر کو مد نظر رکھ کر حسب ذیل الفاظ لکھے کہ:۔

"ایسا بے نشاط اور وقت ضد اور باعث شور [illegible] جی بیاہ بھلے و ترقی اخلاق کے نقائص کو کیسی گوارا ہو سکتا ہو نہیں چاہیئے"

تو ہمعصر "کیسری" لاہور کے مطالبہ پر بھی اس بیجا نام چھاپنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ حالانکہ کیسری نے حسب ذیل موثر اور جذبات شرافت کو ابھارنے والے الفاظ میں مطالبہ کیا ہے کہ:۔

"وکیل قوم اور ملک کی واقعی بڑی خدمت کریگا۔ اگر وہ اس شخص کا نام اور پتہ بھی لوگوں کو بتا دے جس کی طرف اس کا اشارہ ہے"

اگر وکیل نے جو کچھ لکھا وہ درست ہے۔ اور ناصر کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ "امرتسر میں کون ہے جو اس نامور شخصیت کو نہیں جانتا" تو پھر کیوں وہ اس ممبر کا نام ظاہر کر کے ملک اور قوم کی "بڑی خدمت" نہیں کرتا۔ اور کیوں اخبار نویسی کے اصل کے ماتحت اس مطالبہ سے پہلو تہی کرتا ہے۔

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ "وکیل" کو جہاں گرفت کا ڈر ہو۔ وہاں سچی بات ظاہر کرنے کی بھی ہمت نہیں پڑتی۔ اور جہاں یہ ڈر نہ ہو وہاں جھوٹی باتوں کا شائع کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے۔ یہ بااصول اخبار نویسی "وکیل" کو مبارک ہو۔

مسکرات کا اثر اخلاق پر

قرآن کریم نے مسکرات سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے مختصر مگر جامع مانع الفاظ میں ان کے جن نقصانات کو بیان کیا ہے۔ آج دنیا اور وہ دنیا جو سب سے زیادہ منشی اشیاء و خمرات کا استعمال بھی اور پانی کی طرح استعمال کرتی ہے کھلے طور پر اعتراف کرنے کے لئے مجبور ہو رہی ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم فرماتا ہے فیہما اثم کبیر شراب وغیرہ میں بہت کثرت سے گناہ پائے جاتے ہیں یعنی اس کا استعمال کرنے والے بڑی بڑی بدکاریوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ۔ یہ ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو۔

اس آیت میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ مسکرات وغیرہ کی ناپاکی [illegible] ہے۔ وہاں شیطانی کام [illegible]

حال ہی میں ایک انگریزی مصنف [illegible] نے بھی اس کے گہرے [illegible] سے مذکورہ بالا صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"نشہ کی چیزوں سے اخلاقی [illegible] کے اندر اس قسم کی حالت پیدا ہوتی ہے [illegible] سے رحم دلی [illegible]۔ انصاف اور محبت کے انسانی جذبات کمزور ہو جاتے ہیں۔ کیا انسان [illegible] اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ جلدی دوسروں کے ساتھ [illegible] لگتا ہے [illegible] بات بات پر جھگڑتا ہے [illegible] شیطانیت اور پاکیزگی کی [illegible] ہو جاتی ہے اور ان کی بجائے وحشت [illegible] جھلکنے لگتی ہے۔ وہ شخص جو کسی قسم کی [illegible] رکھتا تھا وہ [illegible] استعمال [illegible] رات کے [illegible] میں عظیم تغیر پا لیتا ہے۔ وہ ظالم [illegible] قاتل سب کچھ بن سکتا ہے"

(مہوبل گزٹ [illegible] مارچ ۱۹۲۱ء)

یہی ہیں وہ اثم کبیر اور عمل الشیطٰن جو شراب کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور جن کی طرف ہی قرآن کریم نے نہایت مختصر الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

فسخ نکاح کیلئے عیسائی ہونا

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک ہندو ممبر نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا گورنمنٹ [illegible] ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کئی مسلمان عورتوں نے عیسائی ہو کر اپنے نکاح فسخ کرائے اور پھر مسلمان ہو کر دوسروں سے نکاح کر لئے۔ اور ایسا کرنے سے انہوں نے پنجاب ایکٹ کے ایک قاعدہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا گورنمنٹ اس ناجائز فسخ نکاح کو روکنے کے لئے کوئی قانون پاس کریگی۔ سرکاری ممبر نے اس کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کریگی۔ مگر قانون بنانے کے سوال پر کونسل کے مسلمان ممبروں کو غور کرنا چاہیئے۔

فسخ نکاح کے جس طریق کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی ہے وہ فی الواقع نہایت تکلیف دہ اور شرمناک ہے۔ مسلمانوں کو [illegible] چاہیئے کہ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء - بعد عصر)

خطبہ نکاح | خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

چونکہ اسوقت درس کا وقت ہے اسلئے میں (خطبہ) میں صرف اسی قدر نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں تمام دنیا کی نظر ہماری جماعت پر پڑ رہی ہے۔ لوگ تاکتے ہیں ایک ایک عمل کو دیکھتے ہیں کہ تم میں اور ہمارے غیروں میں کیا فرق ہے۔ اسپر کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمارا دعویٰ [illegible] ہو کہ ہم خدا کے ایک نبی کے مرید ہیں لیکن اسکے قدم پر ہمارا قدم نہ ہو تو ہم پر الزام آتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی احمدی ہو اور وہ سچا بھی ہو مگر جو لوگ اسکو ماننے والے ہیں انکی عملی حالت اچھی نہ ہو تو [illegible] مستحق سمجھے نہیں اس کی طرف ہدایت سے لوٹے۔ ورنہ ظاہر حالت ہم اسکی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے۔ بس یہی حال اور دلائل سے متعلق ہے۔ کہ جب تک لوگ ہم میں اور ہمارے غیروں میں عملی فرق نہ دیکھ لیں۔ اسوقت تک ادھر توجہ نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ آج تک ہماری ترقی نہیں ہوئی۔ لوگوں کو عموماً ہم میں اور اپنے غیروں میں کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ وہ ہمیں غیروں سے ممتاز نہیں دیکھتے۔ اسلئے جب تک ہمارا ہر ایک کام میں خاص رنگ نہ ہو۔ ہم ترقی نہیں پا سکتے یہی حال نکاح کے معاملہ کا ہے۔ اگر لوگ دیکھیں کہ احمدی لڑکے اپنے رشتہ داروں سے جو ان کے رشتہ داروں اور احمدی لڑکی کے رشتہ دار لڑکے کے رشتہ داروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اور ان کے آپس میں کیسے اچھے تعلقات ہوتے ہیں۔ تو لوگوں کو ادھر توجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر اس معاملہ میں ہم میں اور غیر میں کچھ فرق نہ ہو تو لوگ ہم میں اور غیروں میں کوئی تمیز نہ کرینگے۔ اگر ہمارے آپس میں تعلقات اچھے ہونگے۔ تو ہم بھی امن میں زندگی بسر کرینگے۔ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور اس طرح وہی مثال صادق آئیگی کہ "ایک پنتھ دو کاج"۔

اسکے بعد حضور نے محمد اسمٰعیل صاحب ولد نظام الدین کے نکاح کا [illegible] محمد عبد اللہ صاحب سے مبلغ [illegible] روپیہ مہر پر اعلان فرمایا۔

نامہ لنڈن

انگلستان میں تبلیغ اسلام

دار التبلیغ کا افتتاح

(فرستادہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے)

ایام زیر رپورٹ (۵ تا ۱۹ فروری) کا اہم واقعہ ہمارے نئے مقام تبلیغ کا افتتاحی جلسہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے کامیاب ہوا۔ یہ جلسہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ ۱۲ فروری کو تھا۔ قریباً دو ہفتہ پہلے سے اس کے لئے تیاری شروع تھی۔ اور لنڈن اور انگلستان کے اسلام اور اسلامی امور میں دلچسپی لینے والے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ اور انگلستان کے معروف ہندوستانی ہندو اور مسلمان اصحاب کو بھی دعوت دی گئی۔ ستر اور اسی کے درمیان مہمان تشریف لائے۔ بعض مشہور اخباروں کے نمائندے۔ بعض سوسائٹیوں کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ۔ پروفیسر لیون جو ایک بوڑھے اور پرانے مسلمان ہیں۔ سر ٹی ڈبلیو آرنلڈ جو مشہور کتاب پریچنگ آف اسلام کے مصنف ہیں۔ اور اسلامی امور میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ مسٹر خالد شیلڈریک نو احمدی مسلمان تھے۔ ان تمام احباب کے علاوہ چیف الوا آف لیگاس کی تشریف آوری خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ چونکہ یہ جلسہ برادرم نیر صاحب کے لئے الوداعی جلسہ بھی تھا۔ اسلئے چیف مذکور نے اپنی تقریر میں ان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ آپ ہمیں سے آگے چلیں اور جہاں تک ہو سکے۔ میں وہاں آپکی مدد کرونگا۔ ان احباب کے علاوہ پروفیسر براؤن آف کیمبرج جن کی تحقیقات اور تصنیف نے بابی مذہب کی رفتار یورپ اور امریکہ میں سست کر دی ہے۔ اور لارڈ الفاروق ہیڈلے صاحب کی طرف سے معذرت کے خطوط آئے کہ کثرت شغل کی وجہ سے نہیں آ سکے۔

صدر نشین کی تقریر | پروفیسر ہارون مصطفیٰ لیون نے جو صدر نشین تھے اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ میں احمدی جماعت کا باقاعدہ ممبر نہیں ہوں۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اسوقت جس انتظام اور اہتمام سے احمدی جماعت کام کر رہی ہے۔ اس کی نظیر اسلامی بلاد میں مشکل سے ملتی ہے۔ اور یہ کہ میں مدت سے اس سلسلہ سے واقف ہوں۔ اور میں اس سلسلہ کے بانی کو ایک بہت بڑا ولی اللہ اور خادم اسلام جانتا ہوں۔

احمدی مبلغ کی تقریر | اسکے بعد میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام بنی نوع انسان کا حقیقی مذہب ہے اور صلح اور امن اور سلامتی کی راہیں اسلام سے ہی کھلتی ہیں اسلئے اسلام باقی تمام مذاہب کا نمائندہ اور ان کی اغراض کا پورا کرنیوالا ہے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم باقی تمام انبیاء کے نمائندے اور ان کی اغراض و مقاصد کو دنیا میں پورے کرنیوالے ہیں اور آجکل احمد علیہ السلام اسلام کا زندہ نمونہ ہیں اور آپکے ذریعہ منکروں پر حجت پوری ہوئی۔ اور اس کا عملی نمونہ احمدیہ جماعت میں نظر آتا ہے ہندوستان، انگلستان اور دیگر تمام اقوام دنیا کی مشکلات آجکل اسلامی اصول پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت کے ذریعہ سے حل ہونگی۔ جیسا کہ عربوں کے اختلافات اور مشکلات اخوت اسلامی کی وجہ سے دور ہوئے تھے۔

اسکے بعد احمدی جماعت کے انتظام کا ذکر کیا کہ کس طرح یہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ایک خلیفہ کے ماتحت کام کر رہی ہے۔

مولوی نیر صاحب کی تقریر | اسکے بعد نیر صاحب نے اپنی الوداعی تقریر فرمائی۔ اور ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو ان سے ان کی اقامت لنڈن کے زمانہ میں مہربانی سے پیش آئے اور کہا کہ میرا اس ملک میں آنا میرے لئے خوشی کا موجب تھا۔ میرے لئے یہاں کی رہائش بھی خوشی کا موجب ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا خوب موقع ملا۔ اسی طرح میں اس ملک کو اور یہاں کے احباب کو خوشی سے الوداع کہتا ہوں۔ تاکہ دیگر ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کر سکوں۔

اسکے بعد برادرم خالد شیلڈریک کی

تقریر کی ۔ اور برادرم محمد الاول اکنٹو جینو الفوانسے ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیئر نے ۔ بیلجیس کے مسلمانوں کی طرف سے خوش آمدید کی تقریر کی ۔ اور اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہُوا ۔

اس جلسہ میں عموماً اعلےٰ جماعت کے لوگ شامل تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر واپس گئے ۔

اور ان میں سے بعض نے اس بات کا صاف اظہار کیا ۔ کہ ان کی رائے اب اسلام کے متعلق بالکل بدل گئی ہے ۔ اور آئندہ مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا ۔

اخبارات کی رائیں

مندرجہ ذیل الفاظ میں لندن کے مشہور اخباروں میں اس جلسہ کا ذکر چھپا ہے ۔

اخبار وانڈز ورتھ بورو نیوز میں ایک مسجد کے عنوان سے لکھتا ہے ۔ اتوار کے دن نمبر ٦٣ میلروز روڈ میں ایک مسجد کے لئے افتتاحی جلسہ ہُوا ۔ جس میں ہندوستانی ۔ فارسی ۔ نائجیرین ۔ اور یورپین مسلمانوں نے حصہ لیا جو سب اپنے قومی لباس پہنے ہوئے تھے جگہ اور مکان جو اب اسلامی اغراض کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ احمدیہ جماعت نے خریدا ہے ۔ جس کا صدر مقام قادیان ہندوستان میں ہے ۔ مکان کے ساتھ ایک ایکڑ زمین ہے جس میں اصل مسجد تعمیر کی جائیگی ۔ اتوار کے روز جلسہ کے موقعہ پر علاوہ دوسرے لوگوں کے مندرجہ ذیل اصحاب حاضر تھے ۔ مسٹر ڈبلیو ۔ اے ۔ ٹالڈ مصنف پریچنگ آف اسلام ۔ چیف الیوا آف ابیوکوٹا ۔ پروفیسر لیوان خالد شیلڈ ریک ۔ مولوی فتح محمد سیال ۔ مولوی عبدالرحیم نیئر ۔ ایم ۔ اے ۔ ... سیکرٹری جماعت احمدیہ لنڈن

ماسٹر آف لنڈن ۔ ... لکھتا ہے ۔ لنڈن کی احمدیہ جماعت کے امام مشنریوں اور ممبروں نے کل ایک مکان کے افتتاحی جلسہ میں لوگوں کو دعوت دی ۔ ایک بڑا مکان ... جماعت احمدیہ نے ابھی ابھی خریدا ہے ۔ ... جو ... مسجد ... ایک ... مسٹر عبدالرحیم نیئر ... مغربی افریقہ کو ... مولوی فتح محمد سیال ... پروفیسر

لیوان اور الوا آف ابیوکوٹا موجود تھے ۔

روزانہ باتصویر اخبار گرافک ۔ ۸ فروری کے پرچہ میں بعنوان لندن کے مضافات میں اسلام لکھتا ہے ۔ کل بروز اتوار ایک نئے اسلامی مشن کے افتتاحی جلسہ پر افریقہ اور ہندوستان کے لوگ اپنے زرق برق لباس میں موجود تھے ۔ ان کے علاوہ ۵۰ اور ۶۰ کے درمیان انگریز مرد و عورت بھی موجود تھے ۔ لندن کی جماعت نے ایک مکان اور وسیع جگہ تبلیغ اسلام کے لئے خریدے ہیں ۔ اور ان کا ارادہ ہے ۔ کہ جلد ہی یہاں ایک اسلامی مسجد کھڑا کریں ۔ جس میں اسلامی طرز پر نمازیں پڑھینگے ۔ اسلام کے مشہور پیرو لوگ جو اس ملک میں موجود ہیں ۔ ان میں سے ایک لارڈ ہیڈلے ہے ۔ کل کے تقریر کرنے والوں میں سے مولوی فتح محمد سیال ایم ۔ اے ۔ نے کہا ۔ کہ احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے ۔ جس کے ذریعہ سے ہندوستان اور انگلستان میں اتحاد قائم ہو سکتا ہے ۔

مارننگ پوسٹ ۔ مذہب اسلام انگلستان میں کے عنوان سے لکھتا ہے ۔ احمدیہ اسلامیہ کے افتتاحی موقعہ پر نمبر ٦٣ میلروز میں کل ایک جلسہ کیا گیا ۔ احمدیہ سلسلہ کی بنیاد قریباً چالیس سال ہوتے ہیں ۔ کہ قادیان ۔ پنجاب ہندوستان میں ڈالی گئی تھی ۔ احمدیہ سلسلہ کے بانی احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آف قادیان نے مسیح اور مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا تھا ۔ مکان کے ساتھ جو زمین ہے ۔ اس میں تجویز ہے ۔ کہ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جائے ۔

مہمانوں کے استقبال کے بعد پروفیسر بابو ... مصطفےٰ نے اپنی تقریر میں کہا ۔ کہ قریباً چالیس سال گذر نے ہیں ۔ کہ پہلے انگلستان میں تبلیغ اسلام کی گئی ۔ اس کی ابتدا لورپول میں ہوئی ۔ اسلام میں کوئی پروہت نہیں ہوتے ۔ بعض آدمی طرف اس کام کے لئے وقف ہیں کئے جاتے ہیں ۔ لیکن ہر ایک آدمی اپنی نجات حاصل کرنے کا خود ذمہ وار ہوتا ہے ۔ مولوی فتح محمد سیال نے کہا کہ وہ اس لئے کھڑے ہوئے ہیں ۔ کہ لوگوں کو اسلام اور احمدیہ اسلام کی طرف بلائیں ۔ ان کا ایمان ہے کہ

اسلام تمام مذہبوں کا مجموعہ ہے ۔ اور حضرت مسیح ... اس کے علاوہ ... ایک تصویری ... ہے ۔ اس میں فوٹو شائع ہوئے ہیں ۔

اس جلسہ اور اخباروں میں ذکر ہونے سے ہمارا دارالتبلیغ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام لندن اور انگلستان میں مشہور ہو گیا ہے ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

ایک خط

اس جلسہ پر غیر احمدی ہندوستانی مسلمان بھی موجود تھے ۔ ان میں ایک صاحب جو لنڈن یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں جلسہ سے واپس جا کر مندرجہ ذیل خط لکھا ۔

پیارے بھائی صاحب ۔ بغیر اس کے کہ میں اور تحریر کروں ۔ میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔ کہ مجھ پر شب گذشتہ کے لکچر کا بہت اثر ہُوا ہے میرا یہ پہلا موقعہ نہیں تھا ۔ کہ مجھے آپ کا لیکچر سننے کا اتفاق ہُوا تھا میں قریباً تمام لیکچروں میں جو ہائیڈ پارک میں ہوتے ہیں حاضر ہوتا ہوں ۔ مگر بدقسمتی سے مجھے آپکے ساتھ اس طرح ملاقات کرنے کا موقعہ پہلے نہیں ملا تھا ۔

بھائی صاحب ! آپ میرے رہبر ہیں ۔ آپ میرے لئے ستارہ رہنمائی ہیں ۔ اور میں بلا تامل آپ کے سامنے اعتراف کرتا ہوں ۔ کہ اگرچہ میں پیدائش کی وجہ سے مسلمان ہوں مگر بوجہ لمبی جلاوطنی کے میں اپنے آپ کو سچے معنوں میں مسلمان خیال نہیں کرتا ۔ متواتر کی تکالیف اور ناامیدیوں نے جو مجھے اپنی زندگی میں ہوئی ہیں میرے ایمان کو پاش پاش کر دیا ہے ۔ لیکن اب تو میں اپنے خالق سے معافی کا خواستگار رہوں ۔ اور تمنا ہے کہ اللہ میری زاری کو قبول فرماوے ۔

کیا آپ مہربانی کر کے اس ہفتہ میں مجھے ملاقات کا موقعہ دینگے ۔ کیونکہ میں مختلف مضامین کے بارہ میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں ۔ براہ مہربانی وقت ایسا مقرر کریں ۔ ... محمد خان ایل ۔ ... صاحب کو جو آپ سے ملنے کے بہت خواہشمند ہیں ساتھ لاؤنگا مکرر انکہ میں یہ بیان کرتا ہوں کہ میں انگلستان ... اور افریقہ میں تبلیغ کرنے کے ... قائم کر ... ہیں ... میں ... ہیں ... ورنہ ... نیاز مند ...

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کے لئے تیار ہیں؟

حسب ذیل اشتہار ہماری طرف سے شائع کیا گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کو انکے قیام پر جا کر مکرم میر قاسم علی صاحب نے بدست خود دیا۔ لیکن اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا

(ایڈیٹر)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ اس سوال کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ جون ۱۹۱۸ء میں یہ دیتے ہیں کہ۔

"آیت (مباہلہ) پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں ما قبلیا جو ایسے مباہلہ کیلئے جو آیت مرقومہ (مباہلہ والی) سے ثابت ہوتا ہے۔ طیار ہیں"۔ (صفحہ ۳ کالم اول)

لہذا سوال مندرجہ عنوان تو فیصلہ شدہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اب ہم عوام کی آگاہی کیلئے آیت مباہلہ مع اسکے ترجمہ تفسیری کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کی تفسیر سے نیچے نقل کر دیتے ہیں۔

"فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين۔ یعنی تو ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں کسی علمی بات کو نہ سمجھیں۔ کہدے کہ آؤ ہم اپنے اور تمہارے بیٹے اپنی اور تمہاری بیٹیاں اپنے اور تمہارے بھائی بند بلائیں پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ دنیا میں ہی کر دیگا۔ جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہو گا وہ دنیا میں ہی برباد اور مورد غضب ہو گا۔ (تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۳۰ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

یہ ہے وہ آیت "مرقومہ" جس کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ فریق کاذب پر دنیا میں ہی بربادی اور تباہی ہوتا ہے اور کسی خاص عذاب کی وہ تعیین بھی نہیں کرتے۔ اور نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا کا کام ہے کہ جو عذاب چاہے نازل کرے لیکن وہ چاہتے ہیں مباہلہ سے قبل مباحثہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

تاکہ کوئی شخص بے سمجھے بوجھے اور بغیر اتمام حجت ہونے کے جلد بازی سے مباہلہ نہ کر بیٹھے۔ اور درحقیقت ایسی صورت میں جبکہ فریقین ایک دوسرے کے دعاوی اور دلائل سے پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے کو واقف کر کے بخوبی سمجھا دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے۔ پس میں ایسے مباہلہ کیلئے بالکل طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ (بالا) سے ثابت ہوتا ہے"

سو ہم مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بشارت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے مسلمہ و منظور کردہ مباہلہ کے مطابق ہی آپ سے مباہلہ کرنے کو تیار میدان میں کھڑے ہیں۔ اب آپ انہیں مادر اسی طرح بغیر کسی قیل و قال کے ہم سے مباہلہ کر لیں البتہ اسقدر گذارش ہے۔ کہ مباہلہ سے قبل جس غرض کیلئے مباہلہ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے خیال میں بوجہ اتم پوری ہو چکی ہے فریقین عرصہ دراز کی گفت و شنود کے بعد علی وجہ البصیرت ایک دوسرے کے کاذب ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے متعلق اپنے ایمان و ایقان کا بالالفاظ ذیل بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ:۔

"میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔ خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتا اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں۔ وہ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا بے حیا۔ بڑا فریبی۔ بڑا مکار۔ بڑا اہل فریب۔ بڑا غدار۔ بڑا مفتری علی اللہ۔ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔ اسکو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہ تھا!!

(اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء و ۱۲ رجب ۱۳۲۶ھ و ۳ اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ تو وہ بصیرت ہے۔ جو آپکو سالہا سال کے بحث و مباحثہ سے حاصل ہو چکی ہے۔ اسکے خلاف ہم علی وجہ البصیرت ان سب الفاظ کا حقیقی مصداق آپ کو جانتے و مانتے ہیں ایسی بصیرت کے ہوتے ہوئے جو علی وجہ الکمال فریقین کو حاصل ہے۔ مباہلہ سے قبل مباحثہ کرنا بے سود اور تحصیل حاصل ہے اب تو صرف مباہلہ ہی باقی ہے۔ جس سے آج تک آپ پہلو تہی کرتے رہے ہیں۔ لہذا اب مباہلہ ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ باوجود بصیرت و یقین کے پھر بھی مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہی ضروری خیال کرتے ہیں۔ تو ہم کو اس سے بھی انکار نہیں۔ تاہم آپ اسی حیلہ کو آڑ بنا کر مباہلہ مسلمہ خود سے بھی نہ گریز کر جائیں پر بھی ہم منظور کرتے ہیں۔ کہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ۔ چار گھنٹہ تک آپ ہمیں اپنے وہ دلائل جو تکذیب مرزا صاحب میں ایسے ہوں کہ اس سے پہلے آپ ہم کو بذریعہ تحریر و تقریر نہیں سنا سکے تو بے شک سنا لیں۔ اور ہم بھی اگر ضرورت ہوگی تو اسی قدر وقت میں جسقدر آپ لینگے۔ مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل آپ کے سامنے پیش کر دینگے۔ اس کے بعد حسب آیت مرقومہ بالا آپ کا مسلمہ اور منظور کردہ مباہلہ ہو گا۔ مگر ایسا نہ ہو گا کہ بعد مباحثہ آپ مباہلہ سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ مباحثہ محض آپ کی حجت توڑنے کی نیت سے اسلئے منظور کیا جائیگا کہ آپ اس کے بعد مباہلہ کریں۔ ورنہ مباحثہ کی ضرورت نہیں۔ اور مباہلہ ان الفاظ میں ہو گا:۔

"اے خدائے قادر و ذوالجلال ہم سب جو تیرے حضور کھڑے ہیں۔ تیری ذات وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تیرا برگزیدہ رسول اور مسیح موعود اور مامور من اللہ ہے۔ اور اس کی تمام پیشگوئیاں اور جملہ الہامات تیری طرف سے اور تیرا کلام ہیں۔ اور ہم اسپر کامل ایمان رکھتے ہیں مگر مولوی ثناء اللہ مرزا صاحب کو مفتری علی اللہ اور کاذب و دجال کہتا ہے۔ پس اگر ہم ایسا کہنے میں جھوٹے ہیں۔ تو ہم کو اور اگر مولوی ثناء اللہ اس کہنے میں جھوٹا ہے۔ تو اسکو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت لا کر مورد عذاب بنا۔ آمین!"

اس دعا پر آپ سب لوگ آمین کہیں اور اس کے بعد آپ یہ دعا کریں کہ!

"اے ذوالجلال والاکرام عزیز ذوانتقام میں تیری ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد مفتری علی اللہ کذاب اور دجال تھا۔ اس کا دعویٰ مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا انسانی اور نفسانی افترا تھا۔ اس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور مفتول علی اللہ ہیں نہ اسکو خدا پر ایمان تھا۔ نہ اسلام سے تعلق۔ اور میں اسپر علی وجہ البصیرت

یقین رکھتا ہوں۔ لیکن میرے مقابل اسکو مامور من اللہ اور رسول اللہ اور مسیح موعود نہیں مانتے ہیں۔ پس اگر میں خلاف واقعہ مخالف کی حقیقت کو چھپاتا ہوں۔ اور ایسا ہی جھوٹا ہوں تو مجھے۔ اور اگر فریق مقابل جھوٹا ہے تو اسکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اکر موت و غضب بنا۔ آمین ۔

اب ہم سب کی طرف سے مباہلہ ختم ہو گیا۔ آپ کو بھی اختیار ہے۔ کہ آپ اگر چاہیں تو اپنے بھائی چند موجودہ مولوی صاحبان کو اور جو شخص بھی اس کار خیر میں آپ کا ساتھ دینا چاہیں۔ ان کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور یہ ہماری عین خواہش ہے کہ یہ کام جو آپ نے شروع کیا ہے۔ اگر آپ مباہلہ پر ایمان اور مرزا صاحب کے کذب پر یقین رکھتے ہیں۔ تو آپ کے شر یا کمال ہو کر نیا تا یا نمونہ دکھائیں ۔

اب ہم امید کرتے ہیں کہ ایسے مباہلہ سے آپ گھبرا کر بقول خود اب ہمیشہ سے تیار بیٹھے ہیں۔ اور آپ نے مسلمات کے خلاف ہم نے ایک پانچ بھی ادھر ادھر ہرگز نہیں چاہا کوئی نیا حیلہ یا کسی گریز کی راہ نہ اختیار کیجئے گا۔ اور فوراً میدان مباہلہ میں جو اسی جگہ اسی مقام پر ہو گا۔ نکل آئینگے۔ اب آخری بار بھی فرار کی بدنما داغ مباہلہ سے اپنی پیشانی پر لگا کر راست سے ہٹ جائیں گے اور کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کے وعید سے خوف کھائینگے ۔

پس گواہ رہ تو اے زمین اور عرش لے تو اے آسمان اور شاہد ہو تمہارے یہاں کے رہنے والے ہندو اور مسلمانو اور یاد رکھو تم کے باہر سے آئے ہوئے مخالف مولویو اور غیر مولویو اگر شخص اب بھی قرآنی مباہلہ سے انکار کرے اور تکذیب و تکفیر سے بھی باز نہ آئے۔ تو اس پر خدا تعالیٰ اور رسول اور ملائکہ اور کل جہان کے لوگوں کی لعنتیں ہوں۔ اور تم سب لوگ کہو۔ آمین ۔

المنتظرین

(۱) شیر علی عفا اللہ عنہ (بی اے) (۲) سید محمد اسمٰعیل (۳) سید محمد اسحٰق (مولوی فاضل) (۴) سید محمد سرور (۵) حافظ روشن علی۔ (۶) محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل منشی فاضل) (۷) عبد الرحمٰن مصری (مولوی فاضل) (۸) رحیم بخش ایم اے) (۹) عبد المغنی (۱۰) خان صاحب فرزند علی عفا اللہ عنہ (۱۱) جلال الدین (مولوی فاضل) (۱۲) ابو العطاء رحمت علی (مولوی فاضل) (۱۳) غلام احمد (مولوی فاضل) (۱۴) محمد ... (مولوی فاضل) (۱۵) ... مولوی ... محمد ... [illegible]

[illegible]

قائلین حیات و نزول مسیح ابن مریم سے چند سوالات

ہنجار دس اشتہاروں کے ایک حسب ذیل اشتہار غیر احمدیوں کے جلسہ پر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اور علماء کو خاص طور پر پہنچایا گیا۔ مگر ان سوالات میں سے کسی ایک کا جواب بھی "جمعیۃ العلماء" میں سے کسی سے نہ بن پڑا۔ اور کوئی ایک لفظ اس کے جواب میں لکھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اب بھی ہم دعوت دیتے ہیں کہ اگر ہمارے مخالفین میں کچھ بھی ہمت ہے تو ان سوالات کا جواب دے۔ (ایڈیٹر)

تمام ہندوستان اور پنجاب کے غیر احمدی علماء اور سجادہ نشین صوفیائے و مقلدین و غیر مقلدین دیوبندی اور گنگوہی۔ بریلوی و سہارنپوری۔ امرتسری یا کوئی اور ان کے ہمخیال تعلیم یافتہ خواندہ بھائیوں سے عموماً مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث سے خصوصاً اور حاضر الوقت غیر احمدی علماء سے بالخصوص ان سوالوں کا جواب طلب کیا جاتا ہے۔ اگر انہوں نے کوئی جواب ان سوالات کا نہ دیا تو دنیا جان لیگی۔ کہ ان کا عقیدہ نزول مسیح صرف زبانی ہے جس کی کوئی دلیل و برہان ان کے پاس نہیں ۔

(۱) لفظ نزول جو احادیث میں مسیح موعود کی نسبت وارد ہے اس لفظ سے کیا معنے اور مراد لی گئی ہے؟

(۲) لفظ رجوع اور نزول میں کیا فرق ہے؟

(۳) کوئی شخص گیا ہوا اگر لوٹ کر آوے۔ تو اس کے واسطے عربی۔ فارسی اور اردو میں کونسا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یعنی رجوع اور واپسی اور بازگشت یا نزول۔ جواب معہ نظیر اور مثال بمحاورہ زبان ہونا چاہیئے ۔

(۴) لفظ بعث اور خروج اور نزول میں فرق باہمی کیا ہے؟

(۵) مسیح ابن مریم کے واسطے بعث اور دجال کے واسطے لفظ نزول بھی احادیث میں آیا ہے یا نہیں؟

(۶) مسیح ابن مریم کا نزول کہاں سے ہو گا زمین سے یا آسمان سے؟

(۷) اگر زمین سے ہو گا تو آپ کہاں ہیں سے معلوم ہوا ... اور اگر آسمان سے ہو گا۔ تو آسمان کی قید کس لفظ سے ثابت ہے؟

(۸) اور یہ نزول بجسم خاکی ہو گا یا محض روحانی۔ اگر قالب خاکی ہو گا تو یہ کس لفظ سے مفہوم ہوتا ہے؟

(۹) کس حیثیت اور ہیئت سے ان کا نزول ہو گا یعنی کسی سواری کے ذریعہ اُتریں گے یا اُڑ کر تشریف لائیں گے یا کسی اور طرز سے۔ جواب مفصل ہو۔

(۱۰) کس وقت یہ نزول رات یا دن میں ہو گا؟

(۱۱) کس مقام پر نازل ہونگے آیا کسی مکان خاص پر یا فرشتہ ...

(۱۲) یہ شان نزول کوئی شخص بچشم خود بھی دیکھیگا یا نہیں؟

(۱۳) اہل زمین کو ان کے ٹھیک وقت نزول کا پتہ قبل از نزول ہو سکیگا یا نہیں تاکہ وہ استقبال کیلئے جائے نزول پہنچ جائیں

(۱۴) اگر ہو سکیگا تو کیا ہند و پنجاب۔ ایران و جاپان و روم اصفہان چین و افغانستان۔ یورپ ترکستان وغیرہ کے سب مسلمان جائے نزول پر جمع ہو جائینگے یا کسی خاص شہر یا مقام کے لوگ ہی وہاں پہنچیں گے۔

(۱۵) اگر نہیں ہو سکیگا تو پھر جن لوگوں نے اس طرح ان کا نزول نہیں دیکھا۔ وہ کس طرح ان کی تصدیق کرکے کہ ان کو آسمان سے اترا تسلیم کرینگے۔ خصوصاً علی گڑھ وغیرہ کے کالجیٹ اور امرتسر کا مولوی فاضل؟

(۱۶) جن دو فرشتوں کے ذریعہ وہ اتریں گے وہ فرشتے دوسرے لوگوں کو بھی نظر آئینگے یا نہیں؟

(۱۷) وہ فرشتے اپنی اصلی شکل میں ہونگے یا متمثل بشکل دیگر اور دیگر شکل کیا ہو گی؟

(۱۸) اگر اصلی شکل میں ہونگے تو کیا سوائے انبیاء کے فرشتوں کی اصلی شکل بھی ہر ایک انسان کو نظر آ سکتی اور آئی ہے یا نہیں

(۱۹) اگر متمثل بشکل دیگر ہونگے تو ان کے فرشتے ہونے کا ناظرین کو کیونکر یقین ہو گا؟

(۲۰) وہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہینگے یا صرف زمین پر پہنچا کر واپس چلے جائینگے؟

(۲۱) وہ زرد چادریں جو مسیح اوڑھ کر آئیگا وہ چادریں مسیح ابن مریم بوقت صعود زمین سے اوڑھے گئے تھے آسمان پر پہنچ کر ...

آسمان سے جدید لیکر آئینگے یا بوقت نزول زمین وآسمان کیلئے رنگ اختیار کرینگے۔

(۲۳) بعد نزول تا وفات ان کا وہی آسمانی جادر یا لباس رہیگا یا دوسرا لباس تبدیل کرینگے؟

(۲۴) ایک اسم کا اطلاق دو مختلف شخص پر بوجہ مشابہت فی الاوصاف کے جائز ہے یا نہیں؟

(۲۴) کیا مشابہت اور مماثلت تامہ کیلئے الفاظ مثل یا مانند یا مشابہ یا کلمات تشبیہ یا کما وغیرہ کا بیان بھی ضروری ہے؟

(۲۵) کوئی مثیل اصل سے افضل بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۲۶) نبی اور رسول کس کو کہتے ہیں۔ معنے لغوی اور اصطلاحی معنے کیا ہیں۔ (اصطلاح شرعی ہونی چاہیئے جو شارع سے منقول ہو)

(۲۷) نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا ہر دو ایک ہی ہیں۔ یعنی ہر نبی کو رسول اور ہر رسول کو نبی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور نبوت کیلئے رسالت لازمی ہے یا رسالت کیلئے نبوت؟

(۲۸) امام اور نبی اور محدث اور ولی میں کیا مابہ الامتیاز ہے؟ آیا ہر نبی، امام اور محدث اور ولی ہوتا ہے یا ہر محدث نبی اور ولی اور امام ہوتا ہے یا ہر ولی محدث اور امام ہوتا ہے۔

(۲۹) نبوت کے لوازمات کیا کیا ہیں۔ جن سے تحقق نبوت ہو ایسا ہی بصورت تفریق نبوت و رسالت۔ رسالت کے لوازمات کیا کیا ہیں؟

(۳۰) وہ لوازمات کسی حالت یا زمانہ میں انبیاء و رسل سے منفک بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہو سکتے ہیں تو کن حالتوں میں؟

(۳۱) وحی غیر نبی کی طرف بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے تو وہ کس قسم کی وحی کہلاتی ہے۔ یعنی وحی نبوت یا رسالت یا وحی ولایت یا کچھ اور نام اس وحی کا اصطلاح میں رکھا گیا ہے؟

(۳۲) وحی نبوت اور وحی ولایت (یا جو کچھ اس دوسری وحی کا نام ہو) میں بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے کیا فرق ہے اور بوجہ غیر نبی کی طرف وحی ہونے کے کیا فرق ہے؟

(۳۳) انبیاء اور خدا تعالیٰ کے درمیان پیغام رسانی کیلئے جبرئیل ہی واسطہ ہے یا کوئی اور بھی۔ اور کبھی غیر نبی کو بھی جبرئیل پیغام الٰہی پہنچاتا ہے یا کوئی دیگر طریق القا کیلئے ہے۔

(۳۴) بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی نبوت تا قیامت بواسطہ جبرئیل منقطع ہو چکی ہے یا ممکن ہے کہ پھر جاری ہو جائے۔ اور جبکہ وحی نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکے تو وہ باوجود نزول وحی نبوت ختم نبوت کا حارج ہے یا نہیں؟

(۳۵) آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر امتیں گذری ہیں کسی نبی کی امت یا انکی امت کا کوئی فرد کسی نبی سے افضل ہوا ہے یا ہو سکتا ہے۔ اگر ہوا ہے تب وہ فضیلت کلی ہے یا جزوی؟

(۳۶) کوئی نبی ایسا بھی گذرا ہے۔ جس کی نبوت کا درجہ امت محمدیہ کے مدارج سے باوجود نبی اللہ ہونے کے کم ہو اور انکی خواہش ہو کہ وہ امت محمدیہ کا ایک امتی بنایا جائے تاکہ وہ نبوت سے افضل درجہ حاصل کرے۔

(۳۷) ایک ہی وقت اور جگہ اور ایک ہی زمانہ میں دو امام مفترض الطاعۃ امت محمدیہ کے لئے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳۸) مہدی اور مسیح ابن مریم کے فرائض یکساں ہونگے یا کم و بیش؟

(۳۹) ہر دو کی موجودگی میں امت محمدیہ کس کی اطاعت مستقل کی مکلف ہوگی۔ اور انہیں سے حاکم کون ہوگا اور محکوم کون؟ یا مہدی و مسیح ایک ہی شخص ہوگا؟

(۴۰) دونوں کے بعثت و نزول کا ایک ہی وقت ہوگا یا آگے پیچھے ظاہر ہونگے۔ اگر آگے پیچھے ہونگے تو کتنے عرصہ کا ایک دوسرے کا فاصلہ ہوگا۔

(۴۱) ان دونوں میں سے افضل کون ہوگا اور مفضول کون؟ اور نبی انہیں سے کون ہوگا اور امتی کون؟

(۴۲) مسیح ابن مریم کی نبوت بوقت نزول سابقہ نبوت (جو اولی ہی تھی) ہوگی۔ یا جدید نبوت الی کافۃ للناس سے مشرف ہو کر یا نبوت سے معطل ہو کر آئینگے۔

(۴۳) ان میں سے پہلے کس کا انتقال ہوگا۔

(۴۴) ہر دو کی وفات تک کوئی مذہب غیر اسلام روئے زمین پر نہ رہیگا یا کچھ لوگ غیر مذاہب کے پیرو بھی باقی موجود رہینگے۔

(۴۵) تمام مذاہب غیر کو مہدی و مسیح بذریعہ تلوار و جہاد مشارکہ بجبر داخل اسلام کرینگے یا محض تبلیغ وغیرہ سے۔

(۴۶) مسیح کی بابت جو لکھا ہے۔ کہ وہ فوت ہونگے۔ اور مسلمان انکے جنازہ کی نماز پڑھینگے اس سے کیا مراد ہے۔ کیا ہم مسلمانوں کا جنازہ مسلمان ہی نہیں پڑھا کرتے۔ یا ہندو یا عیسائی پڑھا کرتے ہیں جو یہ عجیب خبر دی گئی ہے۔ آخر اس میں مہدی یا مسیح کی کیا خصوصیت اور کونسی فضیلت ہوئی کہ مسلمان ان کا جنازہ پڑھینگے؟

(۴۷) اور یہ جو لکھا ہے کہ مسیح کو بعد وفات آنحضرت کی قبر میں دفن کرینگے۔ کیا مسیح کیلئے حضور انور کا قبہ مبارک گرا کر اور معاذ اللہ قبر کھود کر دو نعشیں ایک قبر میں دفن ہونگی یا باہر کی جانب سے سرنگ لگا کر مسیح کی نعش کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ڈالینگے۔ یا ایک قبر کی جگہ روضہ مبارک میں پہلے سے رکھی ہوئی ہے۔ جیساکہ بعض عوام الناس اور جہلا کا خیال خام ہے۔ جنہوں نے روضہ مبارک دیکھا نہیں کہ وہاں کسی قبر کی جگہ نہیں ہے یا قبر سے مراد مقبرہ ہے جو کسی لغت سے ثابت نہیں۔ مفصل جواب دیں۔

(۴۸) مہدی و مسیح کسی حکم قرآنی یا مسئلہ شرعی کو منسوخ کرینگے یا نہیں؟

(۴۹) مسیح ابن مریم کا دعویٰ بعد نزول اپنی نسبت کیا ہوگا۔ نبوت و رسالت کا یا امتی ہونے کا۔

(۵۰) کوئی نبی اپنی نبوت سے کسی حالت یا زمانہ میں معزول ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۵۱) ہر نبی اور امام اور خلیفہ اور مامور من اللہ پر اپنے منصب کا اعلان فرض ہے یا اخفاء منصب ضروری ہے۔

(۵۲) قرآن مجید اور احادیث کا علم مسیح کو کس طرح حاصل ہوگا۔ کیونکہ یہ عربی زبان ہے۔ اور مسیح کی مادری و اصلی زبان عبرانی یا سُریانی ہے۔ اسلئے یا تو وہ علماء زمانہ سے سبقاً سبقاً پڑھینگے یا آسمان سے ہی پڑھکر تشریف لائینگے یا دوبارہ نزول قرآن بذریعہ وحی ان کی زبان میں ہوگا۔ پس وہ ذریعہ بتا دیجئے۔

(۵۳) مسیح کے نزول کے بعد اور وفات سے قبل اور وفات کے بعد قیامت تک آیات ذیل (جو حیات اور نزول مسیح کیلئے آپ کے زعم میں نصوص صریحہ ہیں) کے کیا معنے لوگ کرینگے اور خود مسیح بوقت تلاوت کیا معنے کرینگے۔ (ا) یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک (ب) بل رفعہ اللہ الیہ (ج) وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (د) یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدیہ من التوراۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (ھ) ولم یجعلنی جباراً شقیاً۔

(۵۴) مسیح کس عمر میں مبعوث ہو کر رسول بنی اسرائیل کی طرف ہوئے تھے اور کتنے سال انہیں رسالت کرتے رہے اور کس عمر میں آسمان پر چلے گئے تھے اور کس عمر میں نازل ہونگے؟

(۵۵) بعد نزول مسیح اگر کوئی وحی منجانب اللہ مسیح پر نازل ہوگی تو اس وحی پر مسلمانوں کو ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں اور وہ وحی

(اشتہارات)

ہمارا اشتہارات کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کا پہلا اور مکمل

قرآن کریم مترجم مع تفسیر احمدی

جس میں حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹ نہایت عمدگی سے مرتب فرمائے ہیں۔ ترجمہ با محاورہ ہے جو تمام مخالفین اسلام و مختلف فرقہائے اسلام کے اعتراضات اور شبہات کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے علاوہ تفسیری نوٹوں کے مشکل مقامات کا لغوی طور پر بھی حل حاشیہ پر لکھا گیا ہے۔ غرضکہ قرآن کریم کا علم اور فہم حاصل کرنے کے لئے

یہ تفسیر نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ ذریعہ ہے

جلد نہایت خوبصورت کرائی گئی ہے۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت صرف سوا چار روپے (للعہ) احباب جلد منگالیں۔

احمدیہ کتاب گھر۔ قادیان

مفید اور کارآمد فیشن ہے

جواب صرف رفیق حیات کے ذریعہ ہی میسر آسکتا ہے۔ علاوہ ازیں مستند اہل قلم علماء و بزرگان و خواتین سلسلہ کے لطیف مضامین درج ہوتے ہیں۔ بلحاظ لکھائی و چھپائی وغیرہ کے بھی نہایت خوبصورت بنایا گیا ہے۔

قیمت سالانہ عہ

خریداری کے لئے جلد درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر

مینجر رفیق حیات قادیان

انجنیئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۱۹ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اس سال ۸۰ طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو کے قریب ہو گئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اس وقت تک ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی ہے۔ جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں سکڑوں انجنیئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل و تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور ماڈلنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کے لئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینجر و لالہ سکھ دیال انجنیئر پرنسپل

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس نہایت ہلکا چلنے والا اور بیلنہ لسی کے ہر قسم کا رخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

ملنے کا پتہ:۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

خوبصورت موزنما مقراض

ایک نئی عجیب و غریب ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی سنبولی جو بند ہو کر خوبصورت مور بن جائے۔ اور کھلی ہوئی قرقر کام دے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ اگر آپ جدید صنعت کاریگری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہیں۔ تو ایک ضرور منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت نہایت واجبی ہے۔

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت۔

نصیر باب الحلبی

مفت

آجکل جبکہ قرآن بلکہ حمائل شریف معمولی دام پر ملتی ہے۔ ایسے وقت اگر قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب کا مل جائے۔ جو پسندیدہ حضرت خلیفہ اول کا ہے۔ اور جس کو جلسہ پر احباب بہت مانگتے تھے۔ اگر وہ فاکر مجلد اور مطلا کو مجلد چاہئے۔ مفت نہیں تو اور کیا ہے۔ ہر قسم کے قاعدے و سپارے و قرآن کریم و سلسلہ عالیہ کی کل کتب کے ملنے کا پتہ۔

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان۔

ضروری اطلاع

ہمارے ملک سے ایجاد کا مادہ تو قریباً اٹھ گیا ہے۔ نقال بہت موجود ہیں۔ چنانچہ عرصہ پانچ سال کا ہوا کہ اللہ کے فضل سے اس عاجز نے ایک مشین سیویاں ایجاد کی تھی جسکی مقبولیت کو دیکھ کر اب نقالوں کو حسد لگا ہے۔ جو کہ اپنے فائدہ کیلئے پبلک کا نقصان کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اعلیٰ کاریگر کسی کی نقل نہیں کیا کرتے کیونکہ انکو ایجاد ہی کام سے فرصت نہیں ہوتی۔ ہمارے کارخانہ کی مشین ہینڈل پر بنے ہوئے نام "شیخ عبدالکریم قادیان"

المطلع:۔ مستری شیخ عبدالکریم موجد مشین سیویاں قادیان

علمی ادبی طبی اور خواتین کا دلچسپ رسالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے

طبی مجربات

جو

گزشتہ ماہ سے رسالہ رفیق حیات میں باقاعدہ چھپنے شروع ہوئے ہیں۔ یہ ایک نہایت

ہندوستان کی خبریں

قانون مجالس باغیانہ کی حمایت

۱۵ مارچ کے اجلاس پنجاب کونسل میں ... نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ قانونی کونسل، لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں پیش ہونے والے سوالات پر بحث کرنے کی غرض سے جو جلسے کئے جائیں وہ گورنر صاحب کے حکم سے قانون مجالس باغیانہ کی زد سے باہر ہیں۔ پنجابی کونسل کے ۴۱ ممبروں نے اس کے خلاف رائے دے کر اسے گرا دیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

لکھنؤ ۱۹ مارچ آج سر ہارکورٹ بٹلر گورنر صوبجات متحدہ نے لکھنؤ یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔

گورنمنٹ نے پنجاب پبلسٹی کمیٹی کو بند کرنے کا فیصلہ کر دیا

پنجاب کونسل کے اجلاس ۱۸ مارچ میں مسٹر ... آئی ... مال سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ نے محکمہ پبلسٹی کو بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور ۱۸ مارچ کو گورنمنٹ کونسل کے روبرو پبلسٹی کمیٹی کے حساب کتاب کو بیباق کرنے کے لئے ۲۵ ہزار کا ایک ضمنی مطالبہ پیش کرے گی۔

کرپان سے قتل

سرکاری اطلاع ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں کرپان سے ایک شخص نے اپنی بھتیجی اور اس کی ماں کو قتل کر دیا ہے۔ یہ پہلا مقدمہ ہے۔ جس میں کرپان کو بطور آلہ قتل استعمال کرنے کی خبر ملی ہے۔

امتحان میں عمر کی قید گھٹا دی گئی

الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ سینٹ میں پنڈت ... کی یہ تحریک پاس ہو گئی۔ کہ امتحانات میٹریکولیشن، انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے کے امیدواروں کی قید میں ایک سال کی کمی کر دی جائے۔

جدید [illegible] کی تعمیر

... کروڑ روپیہ ... تجویز کیا گیا ہے۔

لاہور میں سکھوں کا مچلکہ دینے سے انکار

۲۱ مارچ کو مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں ... جبراً قبضہ کرنے کے الزام میں سردار گوربخش سنگھ ورائٹھ اور سکھوں کے خلاف مقدمہ پیش ہوا۔ عدالت نے ملزموں کو کہا۔ کہ مقدمہ کسی اور تاریخ کو سماعت ہو گا۔ اب ملزمان اگلی حاضری کے لئے ضمانتیں دے دیں۔ لیکن ملزموں نے ضمانتیں دینے سے انکار کیا۔ عدالت نے کہا۔ کہ اچھا آپ مچلکے دیدیں۔ سردار گوربخش سنگھ نے کہا۔ کہ مچلکہ بھی نہیں دے سکتے۔

پنجاب خلافت کانفرنس

خلافت کانفرنس پنجاب کا پہلا اجلاس بمقام راولپنڈی منعقد ہوا۔ پنڈال میں تقریباً ۱۵۔۲۰ ہزار اصحاب کی نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ۹ قراردادیں پاس کی گئیں۔

جدید وائسرائے کی آمد

لارڈ ریڈنگ ۵ اپریل کو دہلی پہنچیں گے۔ ۷ اپریل کو ... سے ... تشریف لیجائینگے۔ اور ۲۰ اپریل کو ... پہنچیں گے۔

مسٹر شاستری امپیریل کانفرنس میں

آنریبل مسٹر سرینواس شاستری کو وائسرائے نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ آئندہ جون میں ولایت جا کر امپیریل وزارت کے جلسہ میں شریک ہوں۔ مسٹر شاستری نے اس دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے ولایت تشریف لے جائیں گے۔

فیض آباد میں ایک ہزار گرفتاریاں

ضلع فیض آباد میں تقریباً ایک ہزار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر فیض آباد جیل میں رکھے گئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو مقامی تھانوں میں زیر حراست ہیں۔ بہت سے لوگ بعد سماعت مقدمات بری کئے گئے ہیں۔

پنجاب قومی کالج کا افتتاح

پنجاب قومی کالج ... کھل جائیگا۔ جس میں اقتصادیات، سیاسیات، دیہی ... اور ... کا تمام ... کام سکھایا جائے گا۔

شیعہ مجتہد کا فتویٰ عدم تعاون کے حق میں

مولوی سید یوسف حسن جو مشہور شیعہ عالم ہیں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں معاملات کا مقابلہ کرنے کے لئے واحد ہتھیار عدم تعاون ہے۔ اور یہ کہ یورپین سلطنتوں کی خود غرضانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے تمام شیعہ لوگوں کو عدم تعاون پر عمل کرنا چاہئیے۔

خالصہ کا الٹی میٹم ۱۰ اپریل تک

۲۰ مارچ کو پنجاب کے کچھ سکھوں کا ایک دیوان اکال بونگہ امرتسر میں سردار سندر سنگھ صاحب رام گڑھیا کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ دیگر قراردادوں کے گورنمنٹ کو یہ الٹی میٹم دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر دس اپریل تک ہمارے تمام اکالی بھائی جو گوردواروں پر قبضہ کرنے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ رہا نہ کر دیئے گئے۔ اور ہمارے گوردواروں کی متعلقہ جاگیروں کا قبضہ ہمیں نہ دے دیا گیا۔ تو ہم گرو گرنتھ صاحب کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم ستیاگرہ کرینگے۔ اور جیل خانوں کو بھر دیں گے۔

چار ہزار روپیہ کی افیون پکڑی گئی

پنجاب میل کے ہوڑہ سٹیشن پہنچنے کے دن ... پولیس نے ایک پشاوری کا ٹرنک کھولا۔ تو اس میں ایک من افیون نکلی۔ جس کی قیمت ۴ ہزار روپیہ ہے۔ مگر پشاوری آنکھ بچا کر نکل گیا۔

ماڈریٹوں کی کانفرنس

ماڈریٹوں کی کانفرنس ۹ و ۱۰ اپریل کو ہوگی۔ ۱۰ اپریل کے اجلاس میں ملیریا، بخار، ہیضہ، چیچک، شیر خوار بچوں کی صحت کے علاجوں اور انسدادی تدابیر پر بحث کی جائے گی۔ اس دن کا اجلاس حفظ صحت عامہ کی کانفرنس کہلائے گی۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

لنڈن کے قریب آتشزدگیاں لنڈن ۱۸ مارچ۔ گذشتہ شب لنڈن کے قریب چار میں سات جگہ ایک ہی وقت میں آگ لگی۔ اور بیش بہا مال بڑی مقدار میں جل گیا۔ یہ فینوں کی کارروائی بتائی جاتی ہے۔

السٹر کا وزیر اعظم لنڈن ۱۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ... السٹر کے عہدہ وزیر اعظم کا چارج لینے سے قبل امارت بحری کے پارلیمنٹری سیکرٹری شپ سے استعفا دیدیا ہے۔

متفرق خبریں

مسٹر بونر لا کا استعفا لنڈن کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر بونر لا نے خرابی صحت کی وجہ سے استعفا داخل کر دیا ہے۔

ہندوستان کے جدید وائسرائے کی لنڈن سے روانگی لنڈن ۱۷ مارچ۔ لارڈ ریڈنگ آج لنڈن سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں یہاں پہونچ کر وائسرائے کا چارج لینگے۔

روسی بغاوت کا خاتمہ لنڈن ۱۸ مارچ۔ ہلسنگفورس کا ایک تار میں مرقوم ہے کہ کرونسٹاٹ کی انقلابی کمیٹی مع آٹھ سو فوجی سپاہیوں کے فن لینڈ پہنچ گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کرونسٹاٹ نے بالشویکوں کی اطاعت قبول کر لی۔

جرمنی ... لنڈن ۱۸ مارچ۔ برلن کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ جرمن تجارتی کارخانے ... روانہ کرنے کے لئے مشرق کی جانب روس میں اپنے مال تجارت کی بازاریں تلاش کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مارچ۔ بلجیم کے ایک تار میں دو اور شہروں پر قبضہ مرقوم ہے۔ کہ فرانسیسی اور بلجین فوجوں نے شہر ... سے مغربی حصہ کے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ ... میں مرقوم ہے کہ اتحادی فوجوں نے ... اور ... ریلوے اسٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

معاہدہ روس و پولینڈ پر دستخط ہو گئے وارسا ۱۹ مارچ۔ کل شام ریگا میں روس و پولینڈ کے مابین آخری معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ یہ ان چھ ماہ کا نتیجہ ہے جو ... سے پیہم مرتب کئے جا رہے تھے۔

امیر افغانستان کی دادی کا انتقال کابل میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امیر حبیب اللہ خان کی والدہ اور موجودہ امیر صاحب کی دادی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

جرمنی اور پولینڈ لنڈن ۱۹ مارچ۔ بالائی سلیشیا میں کل استصواب عامہ ہونیوالا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس موقع پولوں اور جرمنوں میں سخت تصادم ہو گا۔ علاقہ زیر استصواب کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ۲۵ لاکھ ہے۔ فریقین آخری اشاعتی کام سخت جد و جہد کے ساتھ کر رہے ہیں۔

طلعت بے کا قاتل لنڈن ۱۸ مارچ۔ ٹائمز کا نامہ نگار برلن سے رقمطراز ہے کہ ایک شخص مسمی تیلیرین ارمنی نے طلعت بے کو قتل کرنے کے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔

یونان فوجی تیاریاں کر رہا ہے ایتھنز ۲۰ مارچ۔ یونان نے اپنی سنہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۹۱۵ء والی فوج کی بھرتی شروع کر دی ہے۔ تاکہ اناطولیہ بھیجی جائے۔ عوام سڑکوں پر کھڑے یونان کو ترکان احرار کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مبارکباد دے رہے تھے۔ شاہ یونان نے اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے۔

افغانستان اور بالشویکوں کے تعلقات لنڈن ۱۸ مارچ۔ ... خارجہ کو اطلاع ملی ہے کہ افغانستان اور بالشویکوں کے درمیان معاہدہ صلح ہو گیا ہے۔ حکومت افغانستان نے اس معاہدہ میں اس امر کا اقرار کیا ہے کہ وہ انگلستان سے سیاسی اور فوجی کسی قسم کا تعلق نہ رکھے گی۔ بالشویک حکومت امیر امان اللہ خان کو دس لاکھ روبل سالانہ دیگی۔ اور اس معاہدہ کا ... کے درمیان تار کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ علاوہ بریں ... امارات اور ... کے درمیان بھی قائم کی جائیگی۔ روسی قونصل خانے تمام افغانستان میں قائم کئے جائیں گے اور افغانی قونصل خانے روس اور وسط ایشیا میں ...

عراق میں ہندوستانی ملازم لنڈن ۲۲ مارچ۔ پارلیمنٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ عراق میں جو ہندوستانی گذشتہ دسمبر میں موجود ہونے کے ... کام کرتے تھے۔ انکی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ دریائی ... کے صیغہ میں ۱۰ ہزار تھے۔ اور ریلوے میں ۱۹ ہزار تھے۔ ہندوستانی گذشتہ سال اگست میں سول محکموں میں ملازم تھے مگر اسکے بعد انکی تعداد میں تخفیف ہو گئی ہے۔

صلح کانفرنس

برطانیہ و سلطنت آل عثمان کے تعلقات لنڈن ۲۰ مارچ۔ ... بکر سامی بے آج لنڈن سے انگورہ کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ ترکی شرائط صلح کے متعلق تمام معاملات ترکان احرار کی پارلیمنٹ میں پیش کرتے جائیں۔ یہ وفد وسط اپریل میں انگورہ پہنچے گا۔ کیونکہ سفر کا کچھ حصہ انہیں ... گاڑیوں کے ذریعہ سے طے کرنا ہو گا۔ وسط اپریل میں ترکان احرار کی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہو گا۔ اور معاہدہ ترکی کی ترمیم کے متعلق کل احساس اجلاس میں پیش کئے جائینگے۔ بکر سامی بے ایک نہایت روشن خیال اور ... ترک ہیں۔ ... نے معاہدہ ترکی میں جو ترمیم کی ہے۔ اس سے بکر سامی بے خوش ہیں۔

بکر سامی بے نے ڈیلی ایکسپریس کے نمائندے سے دوران ملاقات میں کہا کہ ہمیں امید ہے۔ کہ مصطفیٰ کمال پاشا اس ترمیم کو بصورت منظور کر لینگے۔ ہماری جو خاطر و مدارات یہاں پر کی گئی ہے۔ اسکے لئے ہم برطانیوں کے ممنون ہیں۔ مسلمانان عالم کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح سے برطانیہ اور سلطنت آل عثمان کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو تو ...

(با اہتمام شیخ ... صاحب ... لاہور پریس ... شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ...

... حضرت ... کمال پر شہرہ ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ...

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین تمام مطبوعہ کاروباری امور کے متعلق خدا و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر غلام نبی ✤ اسسٹنٹ مہر محمد خان

[illegible] ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء پنجشنبہ مطابق ۷ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

اخبار سیاست و ستارہ صبح پر کاس

دشمن کی زبان سے معجزہ شق القمر کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کامیابی کا اعتراف

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

گاؤ کشی کے انسداد کا ریزولیوشن نامنظور

خطبہ جمعہ (جماعت کے لئے ایک ہی امام ...)

غیر احمدی کی نماز جنازہ

مسیحی عورت اور مسیحی مرد

فہرست نومبائعین و اشتہارات

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ✤

مولوی [illegible] حق صاحب مولوی فاضل علاقہ بنگال میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر کلکتہ ہو گا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے سالانہ امتحان شروع ہیں۔ مفتوحہ ہائی کے طلباء امتحان دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کے اور جماعت کے دوسرے امتحان دینے والے طلباء کے پاس ہونے کی دعا کی جائے۔

احمدیہ مشن امریکہ

نامۂ صادق نمبر ۱۲

دلچسپ حالات

حضرت مسیح کے صلیب پر فوت ہونے کے متعلق پادریوں سے مباحثہ

تین لاکھ اشتہار — شہر نیویارک سے ایک مشہور سالانہ جنتری چھپتی ہے۔ جو کہ تمام امریکہ میں کثرت سے فروخت ہوتی ہے۔ اور سب کتب خانوں، مدرسوں اور دفتروں میں رکھی جاتی ہے۔ اس میں سلسلہ حقہ احمدیہ کا اشتہار [illegible] کرایا گیا ہے۔ یہ جنتری ۲۰ جنوری کو [illegible] لاکھ کی تعداد میں شائع [illegible]

ہوئی ہے۔ یہ کتاب نو سو صفحہ کی ہے۔ ہر قسم کے معلومات اس میں درج ہوتے ہیں۔ [illegible] کے قسمت [illegible] نصف [illegible] اخباروں کے ذریعہ سے [illegible] قرآن ہے۔ اس کا نام ہے۔ The [illegible] Almanac and [illegible] Encyclopedia. 1921 دی ورلڈ المنیک اینڈ انسائیکلوپیڈیا۔

شکاگو میں صحت — منتظمان صحت کے افسر نے [illegible] رپورٹ میں لکھا ہے اور [illegible] چھاپا ہے کہ شکاگو [illegible] ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ بلحاظ آبادی سال [illegible] انفلوئنزا۔ بخار اور چیچک وغیرہ [illegible] ہیں۔ اور موٹر کاروں کے نیچے آ کر مرنے والے بھی اور [illegible] کی نسبت بہت کم ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے [illegible] سنہ ۱۹۲۰ء میں [illegible] کاروں سے [illegible]

والوں کی تعداد دس ہزار ہے۔

پادریوں سے مباحثہ دو پادری ایک دن مکان پر آئے جن سے گفتگو ہوتی رہی۔ پہلے سے لاجواب اور خاموش ہو گئے۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر مرنے کا ذکر آیا۔ میں نے کہا ان کا صلیب پر نہ مرنا خود انجیل سے ثابت ہے۔

صادق۔ فرمائیے کیا مسیح نے رات بھر دعا کی تھی یا نہ کی تھی کہ صلیب پر موت کا پیالہ ٹل جائے۔

پادری صاحبان۔ بیشک دعا کی تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ خدا کی مرضی ہو نہ کہ میری۔

صادق۔ یہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ خدا کی مرضی والا فقرہ تو ہر دعا گو کی دعا کے ساتھ در اصل ہوا ہوتا ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی مرضی سے ہی ہوتا ہے۔ خدا کو مجبور کوئی اس سے کچھ کرا نہیں سکتا۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ مسیح نے دعا کی تھی یا نہ کی تھی۔ اگر کی تھی تو وہ دعا قبول ہوئی تھی یا نہ ہوئی تھی۔ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ دعا تو اس نے کی تھی۔ اب رہا قبولیت کا مسئلہ۔ اس کے واسطے آپ ملاحظہ فرمائیں۔ انجیل کتاب عبرانیاں باب ۵ آیت ۷ [illegible] نے اپنے جسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے اس سے جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ دعائیں اور منتیں کیں اور عمل کے سبب اس کی سنی گئی۔

صادق۔ اب فرمائیے یہاں کس کا ذکر ہے؟

پادری صاحب۔ یسوع کا۔

صادق۔ کیا سوائے شب صلیب کے کہیں اور بھی موت سے بچنے کی دعا مانگنے کا ذکر ہے

پادری صاحب۔ اور تو کہیں نہیں۔

صادق۔ اور یہی لکھا ہے کہ دعا قبول ہوئی؟

پادری صاحب۔ ہاں یہاں تو لکھا ہے۔ مگر متی وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس نے جان دے دی۔ اور تیسرے دن لکھا ہے مردوں سے جی اٹھا

صادق۔ وہ بھی درست ہے۔ اس نے تو اپنی طرف سے جان دے دی تھی۔ اور دیکھنے والوں نے بھی ایسا سمجھا کہ مر گیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حالت بیہوشی میں اس کو موت سے بچا لیا اور یہ عام محاورہ ہر زبان میں ہے کہ کوئی سخت بیماری سے صحت پاتا ہے تو اسے بھی لوگ کہتے ہیں کہ دوبارہ زندگی پائی۔

لیکچر ۱۶ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کو ناچیز کے دو لیکچر ہوئے اور ۲۳ر جنوری کو دو لیکچر ہوئے۔ ہر دو میں آدمیوں کی تعداد معقول تھی۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ لیکچر کے دن کے علاوہ بھی لوگ آتے ہیں اور سوالات کرتے ہیں۔ اور سلسلہ حقہ کے حالات دریافت کرتے ہیں۔

پریزیڈنٹ برازیل کا نامہ جنوبی امریکہ میں برازیل ایک بہت بڑا ملک ہے۔ وہاں کے پریزیڈنٹ کو میں نے سال نو کی مبارکباد کا کارڈ اور کچھ رسالے سلسلہ حقہ کی تبلیغ کے بھیجے تھے۔ جس کے جواب میں پریزیڈنٹ کی طرف سے شکریہ کا نامہ آیا ہے جو اسپینش زبان میں ہے۔ ایک امریکن عالم جو نو مسلم ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کر دیا!

شاہ بلجیم کا خط ایسا ہی شاہ بلجیم کی طرف سے عاجز کے تبلیغی رسائل کے جواب میں شکریہ کا خط آیا ہے جو فرانسیسی زبان میں ہے۔ فرنچ کانسل سے اس کا ترجمہ کرایا گیا۔ ۲۴ر جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

محمد صادق عفا اللہ عنہ
4334. Ellis Avenue
Chicago Ill
U. S. America

اخبار احمدیہ

آگرہ میں احمدیہ انجمن شہر آگرہ کے مختلف حصص میں مختلف مقامات پر چند ایک احمدی رہتے تھے۔ اور انہیں سے بعض کو بعض کا علم نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان مہیا کر دیا کہ اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۲۵ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء بعد نماز جمعہ ایک باقاعدہ انجمن قائم کی گئی ہے اور ہر فرد سے ماہوار چندہ وصول کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے

اقبال محمد خان سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] آگرہ

کالکا میں احمدی حکیم دین محمد صاحب احمدی بفضل خدا نمبر ۳۔ سیول لائن کالکا کی طرف سے درخواست ہے کہ کالکا میں جو احمدی بھائی آویں۔ وہ ان سے ملا کریں۔ اور امیر جماعت شملہ و امیر جماعت انبالہ ہر دو جماعت میں سے جن کے علاقہ میں کالکا ہے حکیم صاحب موصوف کو اپنے زیر علاقہ سمجھ کر ان سے مناسب کام لیں۔ اور سیکرٹری تبلیغ متعلقہ ان سے کام لیں۔ عبدالغنی احمدی از لاہور

ولادت بندہ کو مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا کیا ہے۔ برخوردار کی سعادت مندی اور درازی عمر کے واسطے احباب دعا فرما دیں۔ اس خوشی میں [illegible] غریب فنڈ میں بھیجتا ہوں۔ محمد ثناء اللہ۔ [illegible]

ایک معزز نو مبائع چودھری اللہ بخش صاحب پنشنر [illegible] پلٹن نمبر ۲۴ پنجابی ساکن موضع [illegible] بدھیکیاں ضلع امرتسر مضمون نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لیکچر گذشتہ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء میں سیالکوٹ اور امرتسر میں سنے۔ اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ کی حرکتیں حضرت خلیفۃ المسیح کے امرتسر کے لیکچر کے وقت دیکھیں۔ گذشتہ احمدیہ جلسہ سالانہ قادیان [illegible] آئے یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریریں [illegible] ہو گئے۔ چودھری صاحب [illegible]

[illegible] لوگوں کو حق [illegible] کی توفیق دے۔ نیز میرے لئے اور ایک بھائی بنام رشید محمد ساکن [illegible] کے لئے دعا کی جاوے خدا تعالیٰ ہمیں دینی اور دنیوی کامیابی عطا کرے۔

نیاز مند ابراہیم [illegible]

اعلان نکاح میں غلام محمد ولد نیک محمد اعوان ساکن نکودر ضلع جالندھر کا نکاح مسماۃ مصباح النساء بنت قاضی فیض اللہ مرحوم ساکن نکودر کے ساتھ مبلغ دو صد ۲۰۰ مہر پر ۱۲/۲ کو حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست اخبار میں پہلے بصرہ میں ملازم تھا [illegible] وہاں جناب [illegible] صاحب نور الدین سے پرچہ الفضل دیکھتا رہا۔ مگر اب ضعیف ہونے والدین کے [illegible] گھر آ گیا ہوں۔ مگر اب یہاں الفضل نہیں ملتا۔ عارض ہوں کہ کسی ذریعہ فی سبیل اللہ میرے نام پرچہ مبارک جاری کیا جاوے۔ بندہ حافظ [illegible]

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان - ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

اخبار ”سیاست“ اور ستیارتھ پرکاش

ہمارے مسلمان بھائی ہندوؤں کی رفاقت اور تائید حاصل کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے یہ بات نہایت حیرت اور افسوس کے ساتھ سنی کہ ایک مسلمان اخبار کے ”سید“ ایڈیٹر صاحب نے تحریک کی ہے کہ ہندو مسلمان سکھ اپنے علیحدہ علیحدہ سکول توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنالیں جس میں ہندو، سکھ اور مسلمان لڑکے تعلیم پائیں۔ اور ان کی مذہبی تعلیم کے لئے قرآن شریف وید منتر، گرنتھ صاحب اور ستیارتھ پرکاش رکھی جائے۔

[illegible] اسلئے ہم [illegible] کسی قدر دیر ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ خطرہ ہے۔ کہ مسلمان کہیں ناواقفیت کی وجہ سے اس تحریک کے شکار نہ ہو جائیں۔ اور ہندوؤں کو خوش کرنے کی خاطر ”ستیارتھ پرکاش“ کا سکولوں میں پڑھانا منظور کرلیں۔ اسلئے درج کیا جاتا ہے۔

اس موقعہ پر ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں اسلام اور بانی اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ انہیں سے چند ایک بطور نمونہ درج کردیں۔

سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تماشہ گر۔ بدنیت۔ مطلب پرست۔ جھوٹا۔ غیر معتبر۔ عورتوں مردوں کو لالچ دیکر لوگوں کو جال میں پھنسانے والا۔ خون میں ہے حیا۔ شہوت پرست جنگلی آدمی۔ چالاک۔ ایذا رسان۔ بدچلن وغیرہ الفاظ نعوذ باللہ بڑی جرأت اور دلیری سے استعمال کئے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم اور مسلمانوں کے دوسرے عقائد کے متعلق سخت درشت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انہی کی طرف ہمارے مضمون نگار نے اپنے مضمون میں اشارہ کیا ہے۔ ایسی کتاب کو سکولوں میں داخل کرنے کی تحریک کا ایک مسلمان کی طرف سے ہونا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ مسلمانوں کو اس کی زور سے مخالفت کرنی چاہیئے۔

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست اپنے اخبار مورخہ ۲۲ جنوری کے صفحہ ۲ پر برادران ہلال چوبند، المنبر کہتے ہیں کہ انکی تقریر اور تحریر پر عمل کرنے ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تبلال پر اپنے اپنے علیحدہ قومی سکولوں کو توڑ کر ایک آزاد قومی سکول بنالیں۔ اور اس مشکل کو کہ مذہبی تعلیم کس طرح ہو۔ ایڈیٹر صاحب جیسے مدبر اور ماہر تعلیم اس طرح حل کرتے ہیں کہ ایک گھنٹہ مذہبی تعلیم کا مقرر ہو۔ جس میں ہر ایک لڑکی کو مذہب کی تعلیم دیا جانا چاہیئے۔ اور قرآن شریف۔ وید گرنتھ اور ستیارتھ پرکاش کی تعلیم دی جائے۔

ایڈیٹر صاحب ایک مشہور روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ ان جیسا واقف کار ایڈیٹر ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ سے ناواقف ہو جس میں اسلام پر ناجائز نکتہ چینی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ قرآن شریف۔ ملائکہ اور دیگر اسلامی اصول پر نہ صرف سب وشتم کیا گیا ہے۔ بلکہ نہایت سخت گالیاں اور فحش الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

اس قسم کا ستیارتھ پرکاش کا ایک پورا باب ہے۔ اور کچھ میں نہیں آتا۔ کہ کس طرح ایک مسلمان ایڈیٹر ایسی کتاب ایک ایسے قومی سکول میں پڑھانے کے قابل سمجھتا ہے۔ جس میں مسلمان طلباء بھی تعلیم پاویں۔ شاید ایڈیٹر صاحب کا یہ خیال ہو۔ کہ اسوقت جب ستیارتھ پرکاش کا سبق شروع ہو۔ مسلمان طلباء سے کہدیا جاویگا کہ وہ ذرا فاصلہ پر تشریف لیجائیں۔ کیونکہ اب ان کے خدا، رسول اور قرآن شریف کو غلیظ گالیاں دی جاویں گی۔ جن کے سننے سے ان کو جوش آویگا۔ لیکن کیا کوئی باغیرت مسلمان طالب علم اپنے ہندو بھائی کی اس درخواست کو خوشی سے قبول کریگا۔ اور پھر منتظر ہوگا کہ کب میرا بھائی میرے خدا، رسول اور ان کے پاک کلام کی توہین کرکے فارغ ہو۔ اور پھر میں اس کے پاس جا ڈٹوں۔ کیا یہ صریح دینی بے غیرتی نہیں۔ افسوس!

ہم منتظر تھے کہ ایڈیٹر صاحب ”سیاست“ جہاں اپنی دیگر تقریروں میں گاؤ کشی کے خلاف مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں وہاں اس کے صلہ میں ہندو برادران وطن سے ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو جس میں اسلام کے خلاف زہر اگلا گیا ہے خارج کرنے کی درخواست کرینگے لیکن بجائے اس کے انہیں کو وہ خود قومی سکول میں پڑھائے جانے کی تحریک کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ ترک قوم اور خلیفۃ المسلمین کی حمایت محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور انہی کی خاطر گورنمنٹ سے قطع تعلق کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ لیکن جس کی وجہ سے ترکوں اور خلیفۃ المسلمین سے تعلق ہے یعنی اسلام اور وجود پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے متعلق اسقدر بے پرواہی مقام حیرت ہے۔

اس موقع پر میں چند اور باتیں بھی عرض کرتا ہوں جو امید ہے کہ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائیگا۔

اپنے خلیفہ کی حمایت اور ان کی عزت اور وقار کے لئے مسلمانوں میں کس قدر جوش و خروش ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان و مال تک فدا کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن [illegible] جب غور کرتے ہیں۔ تو حیران ہوتا ہے۔ کہ عملی طور پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اسوقت ہندوستان میں لاکھوں کا روپیہ خلافت فنڈ اور دیگر قومی کاموں کے لئے وصول ہو۔ اور وصول کیا جا رہا ہے خلافت۔ لوٹ بھی جاری ہے۔ لیکن کیا یہ تمام روپیہ صرف لیڈران کے سفر خرچ اور اخراجات ہوٹل کے لئے ہی وقف ہے۔ مالی پہلو سے سلطان ترکی کی حالت اسوقت سخت نازک ہے۔ چار ماہ کی تنخواہ فوج اور سول کے ملازمین کی بند ہوئی ہے۔ فوجی افسر مظاہرہ کر رہے ہیں اور بھوکے مر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسلمین اور ان کی سلطنت کے خزانہ میں ایک پیسہ نہیں۔ جو تنخواہ دے سکیں اور [illegible] کیا ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان اور ان کے بیس کروڑ ہندو بھائی ایسے نازک وقت میں صرف ایک کروڑ روپیہ بھی خلیفۃ المسلمین کو بطور امداد پیش نہیں کر سکتے۔ جب کہ ہندوستان نے کئی کروڑ روپیہ جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کو دیا [illegible] ان کے خلیفہ کی حالت بہت بہتر

ہو سکتی ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اس بارے میں مسلمان کیا کچھ کر نیوالے تھا۔

ہندوستان کے مسلمان گذشتہ پانچ سال کی جنگ میں خلیفۃ المسلمین سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار عملی طور پر جس طرح کر چکے ہیں۔ وہ ان کے خلیفہ صاحب کو عرصہ دراز تک یاد رہیگا۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ سلطنت ترکی نے ہندوستان کے مسلمانوں کی پچھلی محبت کا نمونہ دیکھ کر عالم اسلام سے مالی امداد کی کوئی اُمید رکھنے کی بجائے اتحادیوں سے ہی کچھ روپیہ قرض لینے کا انتظام کیا ہے۔ حالانکہ یہی وہ اتحادی ہیں جن کو ترکی کا دشمن ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا حال ہے لیکن تعجب ہے۔ کہ ہمارے ہندو برادران وطن جو بہت عقلمند اور دور اندیش ہیں۔ وہ بھی جلیانوالے باغ کے واقعہ کو بار بار دُھرا کر اور اس کو انسانیت اور شائستگی کے خلاف اور سنگین ظلم ظاہر کر کے خود اپنے مذہب کی روایات اور حضرت رام چندر علیہ السلام کی توہین کر رہے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ جب راون ہند سیتا جی کو راون بھگا کر لے گیا۔ اور حضرت رام چندر جی نے اس پر حملہ کر کے لنکا کو فتح کیا۔ تو صرف اکیلے راون کے قصور پر جو اس سے سرزد ہوا تھا۔ تمام لنکا کو سنگین ترین سزا دی۔ اور اس کو تباہ کر دیا اور کہا جاتا ہے کہ اسکو آگ لگا دی۔

ہم حضرت رام چندر کو بزرگ انسان سمجھتے ہوئے ان کے کسی فعل پر نکتہ چینی نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو بھی اسوقت کی مصلحت کے موافق جائز ہی کہتے ہیں۔ لیکن جلیانوالے باغ کا واقعہ بار بار دُہرانے والے ذرا غور کریں۔ گورنمنٹ کے بعض افسر جو سلوک پر روحانیت میں حضرت رام چندر کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تھے۔ ان سے اگر ایسا فعل سرزد ہو گیا تو وہ اسقدر کیوں مورد لعنت و ملامت کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ در پردہ حضرت رام چندر پر حملہ تو نہیں ہو رہا۔

یہ سطور درد دل سے لکھی گئی ہیں۔ اُمید کہ بجائے بُرا منانے کے ان پر غور کیا جاویگا۔ اور ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیا جائیگا کہ جن واقعات اور حالات کی بناء پر گورنمنٹ کے خلاف آواز اُٹھائی جاتی ہے۔ اسی رنگ کے دوسرے واقعات کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

دشمن کی زبان سے معجزہ شق القمر کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کامیابی کا اعتراف

حکیم ابو تراب عبد الحق صاحب ایڈیٹر اہلسنت امرتسر ایک ہندو کے اس اعتراض کا کہ "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس معجزے تھے یا نہیں" حسب ذیل جواب دیتے ہیں:۔

"حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جیسے قرآن مجید خود معجزہ عطا کیا۔ ویسے دیگر معجزات بھی عطا فرمائے تھے جیسے معجزہ شق القمر جس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مناظرہ پنڈت مرلیدھر سے ہوا تھا۔ جسکی تفصیل "سرمہ چشم آریہ" میں موجود ہے۔ اور پنڈت جی لاجواب ہو گئے تھے۔ اور شکست اٹھائی تھی"۔

(اہلسنت ۲۱ فروری و یکم مارچ ۱۹۲۱ء)

ابو تراب صاحب کی اس عداوت اور دشمنی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو انہیں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے سلسلہ سے ہے۔ شق القمر کے معجزہ کے متعلق مناظرہ میں آپکی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کا اعتراف کرنا ایسا امر ہے۔ جو الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا پورا پورا ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ دشمن کو بھی حضرت مرزا صاحب کے ان دلائل اور براہین کی پختگی اور مضبوطی کا اقرار ہے۔ جو دشمنان اسلام کے مقابلہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے۔ اور آپ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات اور نشانات کو ثابت کرنے کی قوت اور استعداد تھی۔ جن کا دنیا انکار کر چکی تھی۔ اور جن کا ثبوت دینے سے مسلمان کہلانیوالے عاجز اور درماندہ تھے۔

ہم پوچھتے ہیں کیا یہ حضرت مرزا صاحب کا ایسا کارنامہ نہیں، جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اگر ہے اور جیسا کہ خود اعتراف کیا گیا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ تو کیوں مسلمان کہلانیوالے اس کی قدر نہیں کرتے اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اگر ہمارے مخالفین ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور وفکر سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ حضرت مرزا صاحب نے دشمنوں کے مقابلہ میں اسلام کی بے نظیر طریق سے صداقت ثابت کر دی ہے۔

لالہ لاجپت رائے اور آریہ سماج

اخبار بندے ماترم لاہور میں پروفیسر رام دیو صاحب آریہ سماج کی موجودہ حالت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ موجودہ آریہ سماج جو پبلک سپرٹ کے خیال سے ہر ایک کام کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ وہ سوامی دیانند کی آریہ سماج بھی نہیں۔ جس سماج نے سوامی دیانند کے گذرنے کے بعد دھرم کو پیچھے ڈالکر سکولوں اور کالجوں کا چلانا ہی کام قرار دیا۔ وہ آریہ سماج سوامی دیانند کی آریہ سماج نہیں ہے"۔

پروفیسر رام دیو صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چاہیئے کہ یا تو لالہ جی کی مذکورہ بالا رائے کو درست تسلیم کر لیں۔ کہ "موجودہ آریہ سماج" نے سوامی دیانند کے بتائے ہوئے دھرم کو پیچھے ڈال دیا ہے یا ان کو تقریر یا تحریر کے ذریعہ فیصلہ کر لیں کہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔ ورنہ اسی اصل کے ماتحت جو پروفیسر صاحب نے اسلام کے متعلق گھڑا ہے۔ انہیں لالہ لاجپت رائے کی مذکورہ بالا رائے کو صحیح ماننا پڑیگا کہ اصل آریہ سماج اب موجود نہیں ہے اور جو کچھ موجود ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔

گاؤکشی کے ریزولیوشن

ہمارے خیالات مختصر

انگریز ممبران کونسل کے اختلاف سے مسترد ہو گیا۔ اگرچہ ریزولیوشن کثرت رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے نامنظور ہو گیا ہے لیکن مسلمان ممبروں نے اپنی تقریروں میں کہدیا کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جو ہندو مسلمانوں کے باہمی مشورہ اور مصالحت سے طے ہونا چاہیئے اور اس کیلئے قانون بنوانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔ لالہ صاحب کا ریزولیوشن کو واپس نہ لینا ظاہر کرتا ہے کہ ہندو لیڈر کہاں تک مسلمانوں کے ساتھ باہمی مصالحت اور مشورہ سے کسی امر کا فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ہندو اخبارات نے جو خاص رسوخ اور اثر رکھتے ہیں۔ اس ریزولیوشن کے مسترد ہونے پر ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اس پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہندو اخبارات مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ساتھ دیا۔ تو میں بھی انہیں کے ساتھ ہونگا۔ اس سے بڑھکر مدینہ والوں کے لئے اور کیا نقصان ہو سکتی تھی ۔

اسوقت دنیا جیسے منصوبے کر رہی ہے اور لوگ کہتے ہیں ہم یہ کرینگے اور وہ کرینگے۔ ہم کہتے ہیں اگر تم کامیاب بھی ہو گئے۔ تو دنیا کا مال و دولت ہی حاصل کرو گے جاؤ کچھ جس طریق پر چل رہے ہو یہاں نہیں بلکہ اور تباہی کا سامنا ہوگا لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہمیں کام بجا لانے کے لئے چاروں طرف سے دروازے کھلیں گے ہمیں ہمیشگی کی طرف لیجا رہے ہیں۔ جس کے بہتر کوئی اور نہیں ہے

ہماری جماعت موقع سے فائدہ اٹھائے

اسوقت دنیا اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے۔ اور جو حالات پیدا ہو رہے ہیں ان کی قدر کرے۔ اور اپنے ایمان کو حسن دے جسے فضل نازل ہوتے ہیں اور بڑھائے ۔

یاد رکھو دنیا کی چیزیں اگر کافی طور پر نہ بھی ملیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر خدا نہ ملے۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب خدا ملجائیگا۔ تو بلکہ سب چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگران کا [illegible] اگر کوئی شخص کبھی [illegible] علیحدہ [illegible] تعلق پیدا کرتا کہ دنیاوی چیزیں حاصل ہوں۔ ذلیل ہے۔ اور مومن کبھی کمینہ نہیں ہو سکتا۔ تمہیں بھی دنیاوی چیزوں کا خیال نہ چاہیئے۔ ہاں یہ تمہیں ملینگی ضرور۔ اگر دنیا تلوار اور زور سے ہمارا مقابلہ کریگی۔ تو چاہے خدا تعالیٰ حکومتوں کو ہمارے ساتھ کر دے۔ چاہے ہمیں طاقت دیدے۔ ہم تلوار اور زور سے مقابلہ کرینگے۔ اور اگر دنیا دلائل سے مقابلہ کریگی۔ تو ہم دلائل سے مقابلہ کرینگے اور کامیابی خدا تعالیٰ ہمیں دیگا۔ درمیانی مشکلات اور تکلیفیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں یہ سب انبیاء کی جماعتوں کو آتی رہی ہیں۔ اگر ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط رکھیگی اور اس عہد پر قائم رہیگی جو مسیح موعود سے اس نے کیا تو یقیناً پھر کامیابی ہوگی ۔

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے ۔

غیر احمدی کی نماز جنازہ

۳۰ جنوری ۱۹۲۱ء کے پیغام میں ایک کارڈ کا عکس چھپا ہے جو ہمیں یوں لکھا گیا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی

مکرمی سلمہ۔ سلام علیکم خط آیا۔ غیر احمدی کا جنازہ تفصیل اور تکفین درست ہے۔ اس کے لئے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست کر حضرت صاحب نے جائز فرمایا ہے۔ والسلام

از قادیان ۱۵ اپریل ۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

بخدمت میاں محمد اسمٰعیل صاحب احمدی معرفت حکیم عبد الکریم صاحب [illegible]

ڈاکخانہ [illegible] ۔ ۔۔ دکھایا گیا ہے کہ یہ کارڈ ۱۹۱۰ء کا لکھا ہوا ہے ۔

اس کارڈ کو ہم پر بطور حجت ملزم پیش کیا گیا ہے اور لکھا گیا ہے کہ یہ بڑا ۔ جو غیر احمدیوں کی نماز جنازہ ناجائز بتلاتے ہو۔ تو اس فتویٰ کی موجودگی میں کہاں تک درست ہے۔ پیغ یہ مضمون قابل اعتنا نہیں سمجھا تھا۔ کیونکہ یہ ایک جھگڑا ہے اور بار بار جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر دو تین خطوط بھی وصول ہوئے ہیں۔ ان میں لکھا ہے خط صادق صاحب مبارزی کا ہے اسلئے کچھ عرض کیا پڑا ۔

اوّل تو ہم نے ۔ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ گوؤں کی نسبت کیا ارشاد تھا جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں تھے۔ سو ان لوگوں کے بارے میں جو کفر اور مکذب ہوں ۔ فریقین (مبائعین و غیر مبائعین) کا اتفاق ہے کہ وہ کافر ہیں اور کافر کا جنازہ کسی مسلمان کے نزدیک بھی جائز نہیں ۔

پس اگر اس کارڈ میں غیر احمدی کا جنازہ درست ہے۔ اگر عام ہے اور جنازہ سے مراد نماز جنازہ ہے تو یہ فتویٰ صرف ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین کے بھی خلاف ہے پس جو جواب وہ اس کا دینگے۔ وہی یا ویسا ہی جواب ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں ۔

دوم ۔ جب حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں بصراحت تمام فرماتے ہیں کہ :

(ا) نہ ماننے والے اور کافر کہنے والے ایک ہی ہیں ۔

(ب) ایک کفر تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ایک کفر یہ کہ مسیح موعود کا انکار ۔ اور درحقیقت یہ دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم ہے ۔

(ج) جس کو پہنچا دعوت پہنچی ہے اور جو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں

(د) دوسرے لوگ جو کفر نہیں۔ اگر کفر کا فتویٰ دینے والوں کو نام بنام کافر کہیں اور اشتہار دیدیں اور اپنے اندر کوئی شائبہ نفاق نہ رکھتے ہوں۔ اور خدا کے نشانوں کے نزول سے منکر نہ ہوں۔ تب ہی انہیں مسلمان سمجھونگا ۔

تو ان حوالوں کی موجودگی میں نماز جنازہ کی نسبت کیا شک رہ سکتا ہے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ کا یہ مسئلہ تو مسلم فریقین ہے کہ کافر کا جنازہ جائز نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کا ایسا فتویٰ الگ دکھانے کی ضرورت نہیں جسمیں لکھا ہو کہ غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں کیونکہ جب آپ سلسلہ احمدیہ سے باہر رہنے والوں کو کافر قرار دے چکے تو وہ تمام احکام ان پر جاری ہونگے۔ جو کفر کے لوازمات میں سے ہیں ۔

سوم ۔ حضور نے غیر احمدی کے جنازے سے منع فرمایا ہے یہ امر ڈائریوں سے بھی ثابت ہے اور خطوط سے بھی ثابت ہے۔ پس نص جس صریحہ قرآن مجید و احادیث نبوی کے ہم [illegible] مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ۔ اگر کوئی [illegible] دکھائی جائیگی تو ہم اس کی غلط فہمی کو پہنچیں گے یا اس کی دلیل ہے گئے جس سے وہ اصل فتویٰ کے خلاف ہے

پس ہم اس کارڈ پر نظر کرتے ہیں۔ تو کہاں وہ جو غیر مبائعین کی طرف سے بیان کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف بتاتے ہیں۔ اسلئے ضرور ہے کہ [illegible] سمجھنے لگیں اور اس خط کے لکھنے والے کی پوزیشن واضح

(ا) یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ خط مفتی محمد صادق صاحب کا ۲۰ اپریل ۱۹۱۰ء کا میاں جی محمد اسمٰعیل صاحب کے نام لکھا ہوا" بالکل غلط ہے۔ یہ خط حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ پیر افتخار احمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور حضرت مفتی صاحب کے صرف دستخط ہیں ۔

(ب) اس خط میں یہ نہیں لکھا گیا کہ "حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں غیر احمدی کا جنازہ درست ہے" بلکہ اپنے طور پر یہ لکھا گیا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ ہر خط کا جواب [illegible] لکھا جاتا تھا ۔

(ج) حضرت مسیح موعود کا یہ فتویٰ اور حکم شائع تھا کہ غیر احمدی کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ بیمہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ اس کے خلاف ایک فتوےٰ باہر بھیجا جاتا۔

اصل مطلب بات صاف ہے۔ ما فی ضمیر کی مراد یہ ہے کہ غیر احمدی جب فوت ہو جائے۔ تو اس کی تجہیز و تکفین جائز ہے یعنی اس کی فوتیدگی پر اس کو نہلانا قبر کے لئے قبر کھدوانا۔ نہلانا۔ کفن پہنانا۔ قبر تک پہنچانا اور ایسے امور جن کو عام طور پر جنازہ کرنا کہتے ہیں منع نہیں۔

چونکہ نماز جنازہ کی ممانعت سے بعض لوگوں کو یہ شبہات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ جب نماز جنازہ غیر احمدی کی نہیں پڑھی جائیگی۔ تو اب اسے غسل دینا۔ کفن پہنانا۔ قبر تک پہنچانا بھی جائز نہیں۔ اسلئے یہ بتایا گیا۔ کہ یہ باتیں منع نہیں بلکہ غیر احمدی اگر احمدی امام کی اقتداء میں کسی احمدی کا جنازہ پڑھے یا کسی احمدی کو غسل دے۔ کفن پہنائے۔ قبر تک پہنچائے۔ تو یہ بھی منع نہیں۔ اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور بھی احمدی کے لئے حلال ہے۔ جیسا کہ دیگر اہل کتاب کا۔ اس فقرے کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ "جنازہ درست ہے" میں سے "نماز" کو مستثنیٰ دوسرا فتویٰ کر رہا ہے مگر اگر تجہیز کا لفظ استعمال کرتا۔ تو یہ غلط فہمی نہ ہوتی۔ مگر اسوقت چونکہ اس قسم کے مباحثات نہ تھے۔ اسلئے زیادہ احتیاط نہ کی گئی۔ اور ایسے الفاظ نہ لکھے گئے۔ جن سے دوسرا مطلب نکالنے کا موقعہ ہی نہ مل سکے۔ (الحکم)

متبرک انگوٹھی

رد عجیب تحفے کے عنوان سے جن انگوٹھیوں کا اشتہار الفضل میں چھپ رہا ہے۔ ان میں سے پہلا اول انگوٹھی ہم نے دیکھی ہے۔ سورۃ فاتحہ نہایت باریک حروف میں انگوٹھی کی جگہ رکھ کے اور شیشہ جڑ دیا گیا ہے۔ جسکے نیچے سے الفاظ بخوبی پڑھے جا سکتے ہیں۔ انگوٹھی چاندی کی منقش ہے۔ بلحاظ ایسی قابل قدر اور لائق ذوق ہے کے قیمت ۸ آنہ ہے۔ اور اس قسم کی انگوٹھی کی قیمت جس پر حضرت مسیح موعود کا الہام الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ کندہ کیا گیا ہو۔ صرف ۱۲ آنے ہے ملنے کا پتہ :۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پانی پت

مسیحی عورت اور غیر مسیحی مرد

کیا ازروئے کتاب مقدس مسیحی عورت غیر مسیحی مرد کے ساتھ رشتہ مناکحت رکھ سکتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب کتاب مقدس یہ دیتی ہے۔

"میں کہتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کی جورو بے ایمان ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو۔ تو وہ اسکو نہ چھوڑے۔ اور جس عورت کا شوہر بے ایمان ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اسکو نہ چھوڑے کیونکہ جو شوہر با ایمان نہیں۔ وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے"

(پولوس رسول کا خط بنام اہل کرنتھس ۷ باب)

اسکی تفسیر میں ریورنڈ جے لوکس صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس امر کی نسبت کبھی کچھ تعلیم یا حکم نہیں دیا۔ اور نہ اس نے اپنے شاگردوں کو باہر والوں یا بے ایمانوں کے ساتھ بیاہ کرنے کی نسبت کچھ کہا۔ بلکہ پولوس ایسے بیاہ کے حق میں رسول ہو کر اور خدا سے اختیار پا کر خود یہ حکم دیتا ہے۔ ان دنوں میں ایسے لوگ جو مسیح پر ایمان لانے سے پہلے بیاہ کر چکے تھے۔ جب مسیحی ہوئے تو انکی عورتیں ان کے ساتھ مسیحی نہ ہوئیں۔ سو پولوس ان کو سمجھاتا ہے۔ کہ ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ یہ طلاق دینے اور جورو کے چھوڑنے کی کافی وجہ نہیں۔ اگر غیر مسیحی خود اپنے مسیحی شوہر کے ساتھ یا غیر مسیحی مرد اپنی مسیحی عورت کے ساتھ رہنے پر راضی ہو۔ تو بے جدا نہ ہوں۔ بلکہ پیار کے ساتھ جیسا خاوند اور عورت کو مناسب ہے آپس میں رہیں۔

اگر خاوند مسیحی ہو۔ تو اس کے سبب اسکی غیر مسیحی جورو پاک ہے۔ یعنی اگر جورو خاوند میں سے ایک بھی مسیح کے ساتھ زندگی رکھے۔ تو اس کی وجہ سے اس دوسرے کو جو مسیحی نہیں ہے۔ فائدہ پہنچتا ہے اور صرف غیر مسیحی جورو اپنے مسیحی شوہر سے یا غیر مسیحی شوہر اپنی مسیحی جورو سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ انکی اولاد بھی ان سے فائدہ اٹھاتی ہے۔"

اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیاہ جو کہ ایک پاک رشتہ ہے اسکو بہت جلد بلکہ کسی وجہ کافی کے توڑنا مناسب نہیں۔ غیر مسیحی کے ساتھ کسی مسیحی کا رشتہ رکھنا ایسی کام ہے کہ اس کے ساتھ شریک ہونا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مسیح کے شاگرد دنیا کے نمک اور نور ہیں" (دیکھو تفسیر خط مذکورہ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

اب جبکہ مقدس رسول پولوس اور مطبوعہ محقق مفسر نے بتلا دیا۔ کہ اگر کوئی مسیحی مرد غیر مسیحی ہو جائے۔ اور اسکی عورت مسیحی رہی ہے۔ تو وہ آپس میں زن و شوئی کے تعلقات بطریق سابق بدستور رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ بقول پولوس شاید عورت کیا جانتے کہ تو اپنے خصم کو بچائے اور اے مرد کیا جانتے کہ تو اپنی جورو کو بچائے" (آیت ۱۶) اور "کہ خدا نے ہمیں ملاپ کے لئے بلایا ہے" (آیت ۱۵)

تو مناسب ہے۔ کہ جس طرح مسیحی کلیسیا اپنے نو مریدوں کی بیویوں کو مسیحی احاطہ میں لانا اور مسیحی خاوند کے ہمراہ رکھنا نہایت ضروری خیال کرتی ہے۔ اسی طرح مسیحی زن یا مرد جب کسی دوسرے [illegible] تو عورت کی حالت میں اس کے خا[illegible] مذہب [illegible]

ایک مسیحی

یہ کرنتھیوں کے خط! مذکورہ باب میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسیحی مذہب ترک کرکے مرتد ہو جاویں۔ ان کا نکاح بھی رہ سکتا ہے۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عیسائی ہو جائے۔ تو غیر مسیحی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شادی شدہ غیر مسیحی عورت مسیحی ہو جائے۔ تو وہ غیر مسیحی سابقہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے امید ہو سکتی ہے۔ کہ شاید دوسرا بھی مسیحی ہو جائے۔ پر مرتد کے ساتھ رہنا مسیحیت کی رو سے ناجائز ہے۔ اور نکاح نہیں رہ سکتا" (تفسیر جوزف صاحب)

یہ خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ کوئی معمولی خواندہ بھی آیات مذکورہ پڑھ کر ایسا نتیجہ ہرگز نہیں پیدا کر سکتا۔ لیکن ہم پادری صاحب کی زبردستی کو قبول کرکے ان سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ پر یہ فرض ہے۔ کہ اول آپ انجیل کا کوئی ایسا حوالہ دکھلائیں

جیسے کہ لکھا موجود ہو کہ مرتد کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے کیا مرتد زوجہ کا نکاح کسی مرد کے ساتھ نہیں رہتا۔

دوم۔ یہ کہ جب پطرس رسول نے جو آپ کے نزدیک علم الاولین ہیں۔ مسیح سے انکار کر دیا تھا۔ اور ایک بار انکار نہیں کیا تھا بلکہ تالوث مقدس کے اعداد کو مد نظر رکھ کر سہ بار انکار کیا تھا۔ (متی ۲۶ باب) تو پھر اس کی زوجہ کا نکاح قائم رہا تھا یا نہیں۔ اور یہ ثبوت بھی آپ کے ذمہ ہے۔ کہ پطرس نے کس کلیسا میں کون سے پاسبان یا خادم الدین کے روبرو پھر مسیح کا اقرار کیا تھا۔

مقدس تواریخ ہمکو بتلاتی ہے کہ پطرس رسول کی زوجہ تھی۔ جیسا کہ متی ۸ میں انکی بیوی کے گھرانے کا ذکر موجود ہے۔

کیا میں امید رکھوں کہ میں اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر اور اخبار سی۔ ای جاب کچھ رحمدل کے توجہ ان ایڈیٹر مسٹر نور الہدیٰ رکس بارے میں ہمارے ناظر تبادلہ خیالات کر کے ایک سچی اور پکی بات پر لوگوں کو پہنچا کر سبکدوش ہونے کی کوشش فرمائینگے۔ عبد الحق نو مسلم۔ از قادیان۔

جن صاحبان نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت حلف بیعت چھوڑ دیا ہے۔ ان کے نام الفضل نمبر ۴۹ میں درج ہو چکے ہیں۔ اب بقیہ فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اطلاع دینگے ان اصحاب سے بھی واسطے بذریعہ خطوط کے دریافت کیا جائیگا کہ آیا وہ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ (ناظر تربیت)

(۸) محمد الٰہی صاحب منیجر سنگر سوئنگ مشین کمپنی سیالکوٹ (۹) بہادر علی شاہ صاحب احمدی قصور کوٹ بیراں۔ (۱۰) عزیز اللہ ولد بہادر علی احمدی شیوالری حلقہ دھول تحصیل پنڈ داد نخاں (۱۱) مرسم اللہ صاحب ڈاکخانہ اکاڑہ (۱۲) بنا مل حق صاحب سد البیال (۱۳) مولا بخش صاحب چھیاں ڈاکخانہ سندا چورہ ہوشیار پور (۱۴) اللہ دتا صاحب موضع میرکوٹ تحصیل حافظ آباد۔ گوجرانوالہ (۱۵) محمد حسین صاحب تاجر برادر کلکتہ (۱۶) علی محمد صاحب نو جیانوالی ضلع گوجرانوالہ (۱۷) عبد الغنی صاحب

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان میں آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض بذریعہ خط بیعت کرنے والوں کے نام مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی غلطی سے رہ جاتے ہیں۔ جو دفتر الفضل کو جس قدر نام مل سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور ابھی یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

ماہ جنوری ۱۹۲۱ء

۱۔ فضل کریم صاحب گوجرانوالہ
۲۔ شیخ برکت علی صاحب ضلع ملتان
۳۔ اہلیہ " " "
۴۔ سبحان علی اہلیہ " "
۵۔ اہلیہ "
۶۔ آمنہ بنت علم الدین " "
۷۔ اے آر سینکا کالی کٹ
۸۔ حیات بی بی ضلع گوجرانوالہ
۹۔ فاب الدین صاحب گوجرانوالہ
۱۰۔ صابرہ " "
۱۱۔ ناہن کولمبو
۱۲۔ خان صاحب چوہدری محمد خان گجرات
۱۳۔ خدا بخش صاحب ضلع جہلم
۱۴۔ عبد اللہ خان صاحب " "
۱۵۔ سید راحت حسین صاحب بارہ بنکی
۱۶۔ مفتی محمد باقر صاحب گوجرانوالہ
۱۷۔ محمد علی صاحب لکھنؤ
۱۸۔ محمد الحسن صاحب "
۱۹۔ منظور النساء "
۲۰۔ نثار فاطمہ "
۲۱۔ شاکر النساء "
۲۲۔ صدیقہ خاتون لکھنؤ
۲۳۔ فضل رحمت "
۲۴۔ فاطمہ "
۲۵۔ محمد حیات صاحب برہما
۲۶۔ برکت علی صاحب ضلع شاہپور
۲۷۔ فضل حق صاحب " لائلپور
۲۸۔ مہر مہتاب الدین صاحب " "
۲۹۔ فضل الدین صاحب " "
۳۰۔ سردار محمد صاحب " "
۳۱۔ غلام نبی صاحب نمبردار " "
۳۲۔ حسن محمد صاحب " امرتسر
۳۳۔ نور الٰہی صاحب " "
۳۴۔ روشن الدین صاحب " گوجرانوالہ
۳۵۔ مرزا نیاز محمد بیگ صاحب چک سید
۳۶۔ عبد اللہ صاحب " جہلم
۳۷۔ مولوی عبد الرحمن صاحب لاہور
۳۸۔ اہلیہ صاحبہ عبد الکریم بھاگلپور
۳۹۔ محمد عبد الجلیل صاحب سکندر آباد دکن
۴۰۔ محمد رمضان صاحب لاہور
۴۱۔ فضل احمد صاحب ضلع گورداسپور
۴۲۔ فتح علی شاہ صاحب " گجرات
۴۳۔ صاحب داد صاحب ضلع گورداسپور
۴۴۔ غلام علی صاحب " "
۴۵۔ سردار علی صاحب " "
۴۶۔ برکت علی صاحب " "
۴۷۔ حاجی خدا بخش صاحب " جھنگ
۴۸۔ والدہ حکیم صفدر حسین صاحب " لکھنؤ
۴۹۔ اہلیہ ماسٹر محمد صاحب ضلع جہلم
۵۰۔ علم دین صاحب " شاہدرہ
۵۱۔ اللہ دتا صاحب " گوجرانوالہ
۵۲۔ حسین صاحب " "
۵۳۔ محمد دین صاحب " "
۵۴۔ مراد " "
۵۵۔ فضل کریم صاحب " "
۵۶۔ چوہدری مولا بخش صاحب ضلع جالندھر
۵۷۔ اہلیہ مولا بخش صاحب " "
۵۸۔ غلام محمد خان صاحب " "
۵۹۔ منشی غلام حیدر صاحب شیخوپورہ
۶۰۔ زینب بی بی ضلع سیالکوٹ
۶۱۔ شیخ عبد السبحان صاحب " راولپنڈی
۶۲۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب " سیالکوٹ
۶۳۔ غلام حیدر صاحب " "
۶۴۔ غلام حسن صاحب " "
۶۵۔ غلام حیدر صاحب " گجرات
۶۶۔ سید محمد حسین شاہ صاحب " گوجرانوالہ
۶۷۔ شاہ دین صاحب " ہزارہ
۶۸۔ غلام الدین صاحب " سیالکوٹ
۶۹۔ برکت علی صاحب " شاہپور
۷۰۔ اہلیہ صاحبہ حکیم سراج الدین لاہور
۷۱۔ واحد بخش صاحب ضلع ملتان
۷۲۔ ملک غلام حسین صاحب "
۷۳۔ مستری محمد بخش صاحب شاہجہانپور
۷۴۔ اہلیہ صاحبہ محمد ادریس میرٹھ
۷۵۔ خسرو صاحب " "
۷۶۔ قطب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۷۔ علم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۸۔ ولایت خان صاحب " جہلم
۷۹۔ خیر محمد صاحب " جالندھر
۸۰۔ محمد خان صاحب " گوجرانوالہ
۸۱۔ برکت علی صاحب " سیالکوٹ
۸۲۔ محمد صدیق صاحب " گجرات
۸۳۔ علی بخش صاحب " ہوشیارپور
۸۴۔ میاں اللہ رکھا صاحب " لائلپور
۸۵۔ نور الدین صاحب " گورداسپور
۸۶۔ ابراہیم صاحب " "
۸۷۔ چوہدری محمد دین صاحب " سرگودھا
۸۸۔ عمران بیگم " ہوشیارپور
۸۹۔ رکن الدین صاحب " گوجرانوالہ
۹۰۔ غلام محمد صاحب " شیخوپورہ
۹۱۔ ماسٹر فضل کریم صاحب جھانسی
۹۲۔ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد نبی سکھر
۹۳۔ مساۃ بیگم بی بی ضلع سیالکوٹ
۹۴۔ زینب بی بی " "
۹۵۔ بیگم صاحبہ فقیر بیگم کشمیر
۹۶۔ تاج الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۹۷۔ مساۃ صاحب بی بی " جھنگ
۹۸۔ سید سعد اللہ شاہ صاحب " مظفرگڑھ
۹۹۔ اہلیہ صاحب " "
۱۰۰۔ جنت " "
۱۰۱۔ شادی صاحب " ہوشیارپور
۱۰۲۔ محمد الدین صاحب " لائلپور
۱۰۳۔ محمد امین صاحب " ملتان
۱۰۴۔ مستری فیض اللہ خان صاحب ضلع راولپنڈی
۱۰۵۔ غلام حسین صاحب ضلع شاہپور
۱۰۶۔ مساۃ ستان " "
۱۰۷۔ مساۃ بھاگ بھری " "
۱۰۸۔ مساۃ راجاں " "
۱۰۹۔ چوہدری شیر محمد صاحب " امرتسر
۱۱۰۔ اللہ دتا صاحب " "

(باقی)

(اشتہارات)

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ الفضل ایڈیٹر)

بنارسی تحفے ۱۴/۸

ہر قسم کے بنارسی کپڑے - دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے - کمخواب - جھالر - کامی ملک - موتی سلک کا پٹکے پھڑی بنارسی پائیدار نفیس چوڑیاں - لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ ہم سے کفایت سے منگوا سکتے ہیں - ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے - فہرست کارخانہ بذا طلب فرمایئے - اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاونی

پولو میں سیالکوٹ ۱۴/۸

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس پنجاب انڈیا سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں ۔ ادھر بفضل تعالٰے جاری کردی ہے - لہٰذا ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے - جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی - کرکٹ یا فٹ بال کے شوقین ہیں - اپنے آرڈر کو کام میں لاکر جاری برانچ سے مال منگوائیں قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے - بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی - مال عمدہ ورنہ ہوگا خط لکھنے پر لسٹ بذریعہ کارخانہ وقیمت مفت ارسال کی جائیگی

نظام اینڈ کو شاپ نمبر B 90
Main Street Poona camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۱۴/۶

عرصہ سات سال ہوا ہے - کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے - ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں - ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالےٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں بعض پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے - مال عمدہ بھیجا جاتا ہے - بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں - جن میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے - اشتہاری لغاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے جو ایک مسلمان کا کام ہے فقط

المشتہر - عبد الحکیم احمدی مالک کارخانہ ناتھ نگر - بھاگلپور

دو عجیب تحفے ۱/۴

انگوٹھی نمبر ا خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت عجیب و متبرک بھی ہے - کیونکہ اسکے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریق سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے - کہ دیکھکر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے - سادہ شیشے سے ہر بار یک سے باریک لکھا ہوا لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے - قیمت مع انگوٹھی ۔ علاوہ محصول ڈاک

اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو ۱ر

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں - انکے خوبصورت نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ نہایت صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت ۱۲ - اگر انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو ۱۴ - ضروری نوٹ - انگوٹھی کے ناپ کیلئے ایک تنکا یا دھاگا انگلی کے برابر کاٹ کر بھیجنا ضروری ہے (منیجر) پیشاور

خوشخبری **تریاق چشم** خوشخبری

امراض چشم کا بہترین اور آسان علاج

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے اور پھیپھڑوں سے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کردیتا ہے خارش کے واسطے اکسیر ہے - آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتی ہوں - یا گرمی کی وجہ سے جل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں اگو ہوتیں (ککرے) نکلتے ہوں یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو - یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں اور پتلی کے اوپر جالا اور غبار آ گیا ہو یا نظر کمزور ہو گئی ہو یا رتوندھا یا شب کوری ہو - تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے - اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں - غرضیکہ بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے کئی صاحب احمدی وغیر احمدی و دیگر مذاہب

والوں نے استعمال کرکے تجربہ کیا - اور اکسیر پایا - بعض ولایتی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے - اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئے تھے - بعض نے مفید پاکر تین تین دفعہ تریاق چشم منگوایا - اور بعض نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر پانچ روپیہ تولہ کے بجائے پچیس روپیہ تولہ قیمت ہو تو بھی کم ہے جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں اگر کسی کو شک شبہ ہو تو مندرجہ ذیل احباب سے دریافت کر لیویں

(۱) خان شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گوجرانوالہ (غیر احمدی) (۲) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ نا ظر گوجرات (غیر احمدی) (۳) مولوی عبد الحق صاحب جج فوجداری گوجرات (غیر احمدی) (۴) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوجرات (غیر احمدی) (۵) مرزا محمود دین صاحب ہیڈ ر لالہ وادا مصر صاحب سپرنٹنڈنٹ درجہ اول گوجرات (غیر احمدی) (۶) لالہ کرپا رام صاحب محرر پولیس تحصیل پھالیہ گوجرات (۷) بابو امام الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ہیڈ پل جلال پور جٹاں ضلع گوجرات (۸) چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات (احمدی) (۹) بابو فضل بخش صاحب ریلوے ... گارڈ ... ضلع ... جہلم ... ہیڈ ماسٹر ... سکول ... (احمدی) (۱۰) منشی محمد اللہ خان دفتر ... تحصیل ... ضلع ڈیرہ غازی خان (۱۱) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد موضع ... کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (احمدی) (۱۲) چوہدری عبد الغنی صاحب ساکن ... ڈاکخانہ ... ضلع ... (احمدی)

قیمت فی تولہ للعہ (پانچ روپیہ) محصول وغیرہ بذمہ خریدار - اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو ہم کو اقلیم ہم خدا کی قسم کھا کر عہد کرتے ہیں - کہ تریاق چشم (باقیماندہ) واپس آنے پر قیمت فوراً واپس کر دینگے - بشرطیکہ وہ حلفیہ قسم کھا کر تحریر کریں - کہ فائدہ نہیں ہوا -

خاکسار

میرزا حاکم بیگ احمدی گڑھی شاہدولہ صاحب گوجرات پنجاب

خطبۂ جمعہ

ہمارے لئے ایک ہی دروازہ کھلا ہے اور وہ خدا کی رحمت کا دروازہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

واقعات دُنیا کی تقسیم دنیا میں جتنے واقعات ہوتے ہیں وہ دو اقسام میں منقسم ہوتے ہیں بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ انسان سوچ بچار کر نیت اور ارادہ سے کرتا ہے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے [illegible] کے لئے حالات مجبور کر دیتے ہیں۔ ارادہ اور نیت اور بھی شامل ہو [illegible]

[illegible]

ہندو مسلمانوں کا اتحاد کے تغیرات نے ان دو قوموں کو جو سالہا سال سے ایک دوسری کے خون کی پیاسی تھیں کس طرح اکٹھا کر دیا ہے۔ ہندو مسلمانوں کی نسبت کہا تو یہ جاتا تھا کہ ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مگر یہ دونوں قومیں کبھی ایک مسئلہ پر اکٹھی نہ ہو سکی تھیں۔ ہر معاملہ میں انکی رائیں مختلف ہوتی تھیں۔ مگر اب حالات ایسے پیدا ہو گئے [illegible] نیت اور ارادہ بھی ساتھ شامل ہے۔ کہ ہندو ایک طرف مسلمانوں سے صلح کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور مسلمان دوسری طرف ان سے صلح کے لئے مجبور ہو گئے۔ ہندو دولیا نے دنیا کی مالی ترقی دیکھ کر لوگوں کے جاہ و حشم کو دیکھ کر اور ان کی طاقت و قوت کو دیکھ کر خود بھی دلیا ہی بننے کی کوشش شروع کی۔ پہلے کبھی انہوں نے ہندوستان سے نکل کر دوسرے ممالک کے حالات کو نہ دیکھا تھا

کیونکہ ان کے ہاں آیا ہے کہ اگر کوئی سمندر پار جائے۔ تو اپنے مذہب سے مرتد ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اسکے اب جبکہ انہوں نے غیر ممالک کی سیر کر کے وہاں کے لوگوں کو دیکھا۔ امریکہ۔ جاپان۔ انگلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں گئے۔ اور معلوم کیا کہ کس قدر انہوں نے ترقی کر لی ہے۔ ادھر یہ دیکھا کہ وہ علوم میں ترقی کر چکے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ تعداد میں ۲۰ کروڑ کے قریب ہیں۔ جو کہ یورپ کے بڑے سے بڑے ملک کی بھی آبادی نہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ یورپین ممالک کی دولت ان ممالک کی وجہ سے ہے کہ جنہیں وہ تجارت کر کے روپیہ کماتے ہیں۔ اس سے انہیں خیال پیدا ہوا کہ جب دوسرے ممالک ہمارے ذریعہ دولت عزت اور طاقت حاصل کرتے ہیں۔ تو ہم خود کیوں نہ ان باتوں کو حاصل کریں اور انہی کی طرح نہ بنجائیں۔

اس میں ان کے سامنے ایک چیز روک تھی۔ اور وہ یہ کہ جہاں عزت۔ دولت۔ رتبہ کا سوال آیا۔ ہندو کہا کرتے مجھے ملے۔ اور مسلمانوں نے کہا مجھے۔ اس کشمکش میں کسی کو بھی نہ ملتی۔ لیکن اب انہیں خیال آیا اور ان کی نظر اس طرف پڑی۔ کہ اگر ایک مسلمان کو عزت ملجائے تو بھی اپنے ملک میں ہی رہیگی۔ باہر کے آدمی کو تو نہ [illegible] ملی۔ اسپر انہوں نے مسلمانوں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ ان کی عزت وہ اپنی عزت سمجھیں گے۔ اور کسی قسم کی شکایت نہ پیدا ہونے دینگے مگر مسلمانوں کو ان کے متعلق بُرا تجربہ تھا۔ کئی سالوں میں انہوں نے دیکھا تھا کہ ہندوؤں نے ان سے معاہدے کئے اور توڑ دئے۔ اسلئے وہ مطمئن نہ ہو سکتے تھے۔ اور ہندو انہیں اس سے بڑھ کر یقین بھی کیا دلا سکتے تھے۔ کہ کہہ سکتے تھے۔ ہم تم سے بُرا سلوک نہ کرینگے۔ لیکن مسلمان ان کے بہت سے وعدے دیکھ چکے تھے۔ اسلئے وہ ان کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ اور باوجود ہندوؤں کے اصرار کرنے کے کہ مسلمان ان سے ملکر غیر ملک کے لوگوں کو ہندوستان سے نکال دیں اور اس کیلئے بھائی بھائی بنکر کوشش کریں۔ پھر بھی مسلمان ان کی بات کو قبول نہ کرتے تھے۔ مگر زمانہ میں ایسے تغیرات ہوئے کہ ٹرکی جنگ میں شامل ہو گئی۔ اور جس طرح ہمیشہ سے شکست کھانے والی سلطنتیں

اُٹھاتی ہیں۔ اُسنے بھی نقصان اُٹھایا۔ فاتحین نے ٹرکی سے جو معاہدہ کیا۔ وہ مسلمانوں کی اُمیدوں کے خلاف تھا میرے نزدیک اس کے بعض حصے درست ہیں۔ اور بعض فی الواقعہ ظالمانہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کے مطالبات ایسے تھے کہ کوئی بھی فاتح ان کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ ان کا مطالبہ تھا۔ کہ جنگ میں ہم نے بھی حصہ لیا ہے۔ ہم نے بھی اپنے مسلمان بھائیوں پر گولیاں چلائی ہیں۔ ہم نے بھی اسلامی علاقے فتح کرنے میں جانیں دی ہیں۔ اسلئے صلح کے وقت ہم سے بھی پوچھا جائے۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور ہمارے مطالبات کو بھی پورا کیا جائے۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ بلجیم۔ انگلینڈ وغیرہ ممالک کے لوگ بھی لڑے۔ ان کے آدمی بھی مارے گئے۔ ان کی صلح کے وقت باتیں سُنی ہیں۔ لیکن ایک بات ہماری بھی ترکوں کے معاملہ میں سُن لیں۔ اپنی قربانیوں کے لئے باقی سب کچھ لے لیں۔ لیکن ہماری قربانیوں کے بدلے ترکوں کو چھوڑ دیں۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ ان کی یہ بات نہ مانی گئی۔ اسوقت انہوں نے دیکھا کہ ٹرکی تباہ ہو گئی ہے اور ٹرکی کی تباہی کے ساتھ اسلام کی تباہی ہے۔ گو واقعہ میں یہ بات نہ تھی۔ بلکہ اسلام کی ترقی اس میں مرکوز تھی۔ کہ مسلمان چاروں طرف سے مایوس ہو جاتے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے۔ مگر وہ سمجھے۔ کہ اس میں اسلام کی تباہی ہے۔ اسوقت انہوں نے کہا کہ چاہے ہم پس جائیں۔ اور ہندو ہمیں پیس ڈالیں۔ مگر ہم ان کو نہیں چھوڑینگے۔ جنہوں نے ترکوں کو تباہ کیا ہے۔ ان حالات کے ماتحت وہ تمام پرانی دشمنی اور عداوت بھول گئے اور ہندوؤں کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھایا اور کہا ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ جدہر وہ اُدہر ہم۔

تو ایک تعلقات ایسے ہوتے ہیں جو ارادہ اور نیت کے ماتحت پیدا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص شہر میں رہتا ہے اسکو اختیار ہے کہ زید کا تعلق پیدا کرے یا بکر سے۔ لیکن بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی خاص شخص کو دوست بنانے کیلئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ میں نے بتایا ہے کہ حالات نے ہندوؤں کو مسلمانوں سے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے مجبور کر کے ملا دیا۔ اگر یہ حالات نہ پیدا ہوتے۔ تو ممکن تھا کہ انہیں کوئی فرانس سے یا جاپان سے اور کوئی امریکہ یا انگلینڈ سے تعلق قائم کر لیتا لیکن حالات نے انہیں مجبور کیا۔ کہ آپس میں تعلق پیدا کریں۔

تو دو قسم کے کام دنیا میں ہو رہے ہیں۔ ایک وہ جو انسان مجبوری سے کرتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو اپنی مرضی اور ارادہ سے کرتا ہے۔

دینی امور میں انسان کی حالت

یہی حال دین کے معاملہ میں ہے۔ ہر انسان کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے خدا تعالیٰ سے انس پیدا کرے۔ لیکن ہر انسان اس کے لئے آزاد ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر شیطان سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر حکومت سے تعلق پیدا کرے۔ خدا کو چھوڑ کر دولت سے پیار کرے۔ مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کو مجبور کر کے خدا کی طرف لایا جاتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کے متعلق ہوتا ہے جو اپنے اندر صلاحیت اور قبولیت کا مادہ رکھتے ہیں جن کے نفس میں ایسی نیکی اور خیر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی محبت نہیں چاہتی کہ وہ ضائع ہوں۔ ان کو خدا تعالیٰ کھینچ کر اپنی طرف لے آتا ہے۔

ہماری جماعت کی حالت

اس قسم کے جماعتیں بہت گذری ہیں اور اس زمانہ میں ایسی جماعت تم لوگ ہو۔ بیشک خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا انسان کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر ہماری جماعت اگر غور کرے۔ تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت اسے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اس تعلق کو مضبوط کرنے کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تعلق کے سوا باقی تمام تعلقات کاٹے جا رہے ہیں۔ ہر قوم جو دنیا میں بستی ہے۔ ہماری جماعت کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ اور نہ صرف حقارت سے دیکھتی ہے۔ بلکہ ہمیں مٹانا چاہتی ہے۔ ہمارے مقابلہ میں عیسائی ہندوؤں سے ہندو عیسائیوں سے مسلمان عیسائیوں سے اور عیسائی مسلمانوں سے اور ہندو مسلمانوں سے مل جاتے ہیں۔ اور کوئی قوم نہیں جو ہمارے مقابلہ میں دوسری قوموں کے ساتھ متفق نہ ہو۔ گویا دنیا کا کوئی ایسا دروازہ کھلا نہیں۔ جس کی طرف دیانت اور ایمانداری کو قائم رکھ کر جا سکتے ہوں۔ ہم ہندوؤں کی طرف نہیں جا سکتے جب تک ہم اپنی محبوب ترین چیز ایمان کو قربان نہ کر دیں۔ اسی طرح ہم غیر احمدیوں سکھوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ غرضیکہ کسی قوم سے دیانت داری کے ساتھ صلح نہیں کر سکتے۔ دنیا اس وقت منافقت چاہتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر سودا نہیں تو ایمان کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمارے ہاتھ فروخت کرو۔ تب صلح ہو سکتی ہے۔ مگر ہم نے چونکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اس لئے ایسا نہیں کر سکتے۔

ایمان کوئی چھین نہیں سکتا

پس ہماری جماعت مگر اپنے اس عہد پر پکی ہے۔ اگر اس نے یہ عہد سچے دل سے کیا ہے۔ اور اگر وہ اس کو پورا کرنا چاہتی ہے۔ تو پھر تم دنیا سے صلح نہیں کر سکتے کیونکہ دنیا تمہارا یہ عہد توڑنا چاہتی ہے۔ تم یہی کر سکتے ہو۔ کہ جاؤ ہماری جان۔ مال۔ بیوی۔ بچے۔ جائداد سب کچھ لو۔ ہمیں ان سب سے پیارا ایمان ہے۔ وہ ہم تمہیں نہیں دے سکتے۔ اور نہ کسی کی طاقت ہے کہ یہ ہم سے چھین سکے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کا چھیننا کسی کے قبضہ اور اختیار میں رکھا ہی نہیں۔ ظالم جان لے سکتا ہے۔ مال چھین سکتا ہے۔ وطن سے بے وطن کر سکتا ہے۔ جائداد تباہ کر سکتا ہے۔ مگر ایمان نہیں چھین سکتا۔ چونکہ یہ سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی ذمہ واری خود لی ہے۔ اس کو انسان خود ہی نکال دے تو نکال دے۔ مگر کوئی اس سے ہرگز نہیں چھین سکتا۔

تم اگر اس عہد پر قائم ہو۔ تو پھر کسی قوم کے ساتھ دیانت داری سے صلح نہیں کر سکتے۔ ہندو مسلمانوں سے اس لئے صلح کر سکتے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ یہ مردہ ہے ہم سے کچھ چھین کر نہیں لے جا سکتے۔ اسی طرح سکھ ہندوؤں سے مل سکتے ہیں۔ مگر احمدیوں سے ملنے کیلئے کوئی قوم تیار نہیں۔ وجہ یہ کہ وہ جانتے ہیں۔ اگر ہم ان سے ملے۔ تو ان میں جذب ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ ہم سے دور دور بھاگتے ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے چاروں طرف سے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ اور صرف ایک ہی دروازہ کھلا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا دروازہ ہے۔

ہمارے لئے بہت بڑی نعمت

پس جہاں یہ زمانہ ہمارے لئے مشکلات کا زمانہ ہے۔ وہاں خدا کی رحمتوں کا بھی ہے کیونکہ ساری دنیا ہمیں گھیر گھیر کر خدا تعالیٰ کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور سارے دروازے بند ہو کر ہم ایک ہی دروازہ کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ نعمت ہمیں اور کیا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا اور مال و دولت نو مسلموں میں تقسیم کر دیا۔ تو انصار میں سے کسی نوجوان کو خیال پیدا ہوا۔ کہ فتح تو ہم نے کی ہے۔ اور خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ لیکن مال رسول کریم نے اپنے رشتہ داروں کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس نے شکر بھی کر دیا۔ مکہ والے رشتہ دار بن گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بات سنی۔ تو سب کو جمع کیا۔ اور پوچھا کیا تم نے یہ کہا ہے۔ صحابہ سچے انسان تھے۔ انہوں نے اس سے انکار نہ کیا۔ لیکن ساتھ یہ کہا۔ کہ ایک جاہل اور نادان نے یہ بات کہی ہے۔ اور یہ وہ فقرہ ہے کہ آپ اس کا کچھ خیال نہ فرماویں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انصار ایک بات تھی۔ جو نکل گئی۔ تم اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو۔ کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وطن والے پھر رہے تھے اور دکھ دیتے تھے۔ اس وقت ہم ... اور ... ہمارے ...

... کو اپنے ...

فی الواقع یہی عظیم الشان نعمت تھی جو انصار کو حاصل ہوئی۔ انصار نے بڑی معذرت کی۔ اور کہا مال و دولت کیا چیز ہے۔ ہمیں سب سے بڑی نعمت حاصل ہے۔

درحقیقت مال و دولت کچھ بھی حقیقت نہ رکھتا تھا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا تھا۔ تو پہلے بھی سکتے تھے۔ وہ کیوں نہ مکہ فتح کر سکے۔ مکہ آپ ہی کے ذریعہ فتح ہوا تھا۔ پھر ہو سکتا تھا۔ کہ جب رسول کریم کا اپنا شہر فتح ہو گیا تھا۔ تو آپ اسی جگہ رہتے۔ کیونکہ یہ شہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بسایا ہوا آپ کے باپ دادا کا وطن تھا۔ اور کس کو اپنے وطن سے محبت نہیں ہوتی۔ مگر رسول کریم نے کیا وفاداری یہی ہے۔ کہ مدینہ والوں نے جب تکلیف اور مشکلات کے وقت میرا

ہندوستان کی خبریں

ننکانہ صاحب میں ایک اور گوردوارہ پر سکھوں کا قبضہ
لاہور۔ ۱۱ مارچ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ننکانہ صاحب سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ کل شام سردار کرتار سنگھ ساکن جھبر نے [illegible] کانفرنس جو گذشتہ سنیچر کے روز مقامی حکومت اور گوردوارہ کمیٹی ننکانہ صاحب کے نمائندوں کے درمیان ہوئی تھی۔ ۱۲ مسلح سکھوں کی ایک جماعت ہمراہ لے کر ننکانہ صاحب میں کیارا صاحب کے گوردوارہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کمشنر۔ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کو ساتھ لے کر ضروری کارروائی کے لئے موقعہ کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

سکھ گوردواروں کے متعلق سرکاری اعلان
ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ننکانہ کے گردونواح [illegible] کیا ہے [illegible] جائیگا اور گوردوارہ کمیٹی نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے۔ کہ جو جتھے وہاں ہیں۔ انہیں ہٹا دیا جائیگا۔ اور نئے جتھوں کو آنے سے روکا جائیگا۔ لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ صوبہ کے بعض اور خود مختار گوردواروں پر حملے نہ ہوں اور ایسا بھی نہ ہو۔ کہ ان حملوں کا سختی سے مقابلہ کیا جائے۔ ان حالات سے گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کسی گوردوارہ یا مندر کے متعلق باہمی جھگڑے سے نقض امن کا اندیشہ ہو۔ تو انہیں زیر دفعہ ۱۴۵ ضمنی ۴ ضابطہ فوجداری اس مقام پر جس کی نسبت جھگڑا ہو فیصلہ ہونے تک قبضہ لینا چاہیئے آنندپور میں ہولے کے میلہ پر بہت لوگ جمع ہوا کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ سکھ پارٹیوں میں بہت کشمکش ہے۔ اس لئے گورنمنٹ یہ میلہ بند کرنے کے فکر میں ہے۔ کمشنر ضلع فیروزپور میں حکام اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ امن شکنی نہ ہو۔ یہاں بھی قیام امن کے لئے فوجوں سے کام لیا جائیگا۔ اس میں گورنمنٹ یہ سوچ رہی ہے۔ کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے رو سے صوبہ میں سکھ گوردواروں کی پوزیشن صاف کی جائے گی۔

۱۲ سکھوں کی گرفتاری
لاہور کے اکالی دل نے دہرمسالہ بھائی سادھو سنگھ پر قبضہ کر لیا۔ اس قبضہ کے بعد سکھوں نے مہنت ہری داس کو موقوف کر کے اپنے آدمی گرنتھ صاحب کی سیوا کے لئے مقرر کر دیئے۔ ۱۱ مارچ کی صبح کو صاحب ڈپٹی کمشنر معہ کپتان پولیس افسر کے وہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ دو تین سو پولیس کے سپاہی بھی تھے۔ انہوں نے حکم دیا کہ جو سکھ دہرمسالہ میں ہیں۔ وہ وہاں سے چلے جائیں۔ مگر سکھوں نے جانے سے انکار کیا۔ اس پر ۱۲ آدمیوں کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں بھیج دیا گیا۔ ان میں سے [illegible] بوجہ کرایہ دار ہونے کے چھوڑ دیئے گئے۔ [illegible] جیل میں ہیں۔

کسی کو ½ آنہ سے زیادہ کے کارڈ لفافہ نہ دیئے جائیں
ڈائرکٹر ڈاکخانجات و تار کا حکم ہے۔ کہ ایک پیسہ والے تنہا پوسٹ کارڈوں اور جوابی پوسٹ کارڈوں اور آدھ آنہ والے چھوٹے تجارتی اور مربع لفافوں کی بکری کو ماہ مارچ ۱۹۲۱ء میں محدود کیا جائے۔ معمول سے زیادہ مانگ کی ڈاکخانے تعمیل نہ کریں۔ کسی ایک شخص کو ایک دن میں مذکورہ بالا کارڈ اور لفافے چار آنہ سے زیادہ کے نہ دیئے جائیں۔ اس ماہ میں حد سے زیادہ سٹاک ان چیزوں کا کسی ڈاکخانہ [illegible]

مسٹر محمد علی کی زبان بندی
علیگڈھ ۱۲ مارچ مسٹر محمد علی پرنسپل قومی یونیورسٹی علیگڈھ اور مسٹر شیروانی [illegible] معتمد قومی یونیورسٹی کو قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ علیگڈھ کے ضلع میں کسی جا بجلسہ میں کوئی تقریر نہ کریں۔

جالندھر میں لڑکیوں کا قومی کالج
لڑکیوں کی قومی یونیورسٹی قائم کرنے کے متعلق جو دوسری کانفرنس جالندھر میں ہوئی تھی۔ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ قومی یونیورسٹی جالندھر ہی میں قائم کی جائے۔ میٹنگ میں فیصلہ ہوا۔ کہ جالندھر میں فی الحال عورتوں کا ایک کالج ایسٹر کی تعطیلات میں قائم کیا جائے۔ جس کے لئے کماری لجاوتی صاحبہ ۲۰ ہزار روپیہ فراہم کریں گی۔

وفد خلافت کو داخلہ کی ممانعت
صوبجات متحدہ کا وفد غازی پور جانے کے لئے جب [illegible] ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ تو اسے پولیس مجسٹریٹ کا زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم ملا۔ کہ وہ غازی پور ایک ماہ تک نہ جائے۔ جب وفد اعظم گڈھ گیا۔ تو ان کو اسی دفعہ کے مطابق نوٹس ملا۔ کہ وہ دو ماہ تک وہاں کوئی تقریر نہ کریں۔ گورکھپور اور بستی میں وفد کے جلسوں کی ممانعت کے نوٹس پیشتر ہی جاری ہو چکے ہیں۔ جب وفد میرٹھ جا رہا تھا۔ تو اسے غازی آباد سٹیشن پر دفعہ ۱۴۴ مذکورہ کے مطابق یہ نوٹس ملا۔ کہ وہ غازی آباد میں داخل نہ ہوں۔

ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنیکا سوال
بھوانی کی کانگرس کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کی ہے۔ کہ بجٹ پاس ہو جانے کی صورت میں ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرنے کے سوال پر غور کرنے کیلئے کانگرس کا ایک خاص اجلاس بلایا جائے۔

آتشزدگی
رنگون ۱۱ مارچ۔ آج ایک زبردست آگ لگی۔ جو کنیڈی سٹریٹ کے ایک چائے خانہ سے شام کے چار بجے شروع ہوئی اور ۱۲۰ مکانات کو خاک سیاہ کر کے ۱۸۰۰ آدمیوں کو خانماں برباد کر گئی۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے۔

آئندہ قیدی کالے پانی نہ بھیجے جائیں گے
دہلی۔ ۱۱ مارچ۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں سر ولیم ونسنٹ نے اعلان کیا کہ حکومت نے جزائر انڈمان کے جیل کو بند کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اب وہاں صرف وہی قیدی آئیں گے جو خوفناک جرائم کے مرتکب ہوئے ہونگے۔ موجودہ سیاسی قیدی اور عورتیں وہاں سے واپس بلا لی جائیں گی اور غالباً کوئی نیا قیدی وہاں نہیں بھیجا جائیگا۔

ممالک غیر کی خبریں

صلح کانفرنس

معاہدہ سیورے کی ترمیم لنڈن ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ ترکی کے تصفیہ کے لئے اتحادیوں نے تجویز کیا ہے اس امر پر کہ:۔

اتحادیوں کا قسطنطنیہ سے اخراج آبنائے کے بہت حصہ پر ترکوں کی نگرانی۔ تھریس بین الاقوامی ہو۔ گیلی پولی یونانیوں کے قبضہ میں رہے۔ سمرنا میں حکومت خود اختیاری ہو۔ مگر اس کی حکومت میں یونانیوں کا اقتدار ہو اور سمرنا ترکی تجارت کے لئے آزاد ہو۔

تجاویز ترکوں اور یونانیوں کے حوالے تجاویز ایم بریانڈ۔ کونٹ سفورزا اور لارڈ کرزن اور مسٹر لائیڈ جارج نے یونانیوں کے پاس روانہ کیں۔ ترک یونانی مدد وانوں نے غور و خوض کرنیکے لئے مہلت چاہی ہے۔

نمائندگان انگورا کے جائز مطالبات پورے ہونگے لنڈن ۱۰ مارچ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا فرانسیسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ نمائندگان انگورا کے ساتھ گفتگو کے درمیان برطانی حکومت کے نمائندوں نے ظاہر کیا کہ اگر ترکی کے جدید لیڈر اس تصفیہ کو قبول کرنے پر رضامندی ہیں تو ان کے ہر جائز مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک کوشش کی جائیگی۔

سمرنا کی تقسیم مثلاً سمرنا کا شہر ایک خود مختار ریاست ہو سکتا ہے اور اس کے گرد و نواح کا ملک ترکی حکمرانی میں دیا جا سکتا ہے۔

قسطنطنیہ کا تخلیہ قسطنطنیہ میں جو اتحادی سپاہ ہے اس کو وہاں سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ اور آبنائے کا زنانہ (?) علاقہ اتنا کم کیا جا سکتا ہے کہ قسطنطنیہ اس سے خارج ہو جائے۔

یونانی سفارت نے منظوری دیدی لنڈن ۱۰ مارچ۔ یونانی وفد نے بروئی تجاویز کو بعض ترمیمات کی شرط پر منظور کر لیا ہے۔ یونانی وفد بحیثیت اور وہ ایتھنز واپس چلے گئے ہیں۔ ابھی تک ترکی کی طرف سے اعلان ہو جانے پر سیگا تاکہ وفد ترکی تنسیخ کیا۔

سمرنا اور تھریس کی مردم شماری لنڈن ۱۰ مارچ۔ ترکوں نے لنڈن کانفرنس میں ایک تجویز پیش کی کہ تھریس اور سمرنا میں ترکی اور یونانی مردم شماری کا جو کچھ بھی نتیجہ ہو اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کانفرنس نے مناسب پر زور دیا کہ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن یونانیوں نے صاف انکار کر دیا۔

اہل فرانس اور تخلیہ سلیشیا لنڈن ۱۱ مارچ۔ ۱۲ مارچ کو کانفرنس یونانیوں اور ترکوں کے پاس اپنی تجاویز پیش کریگی۔ فرانسیسیوں اور ترکوں کے مابین ایک معاہدہ قرار پایا ہے جس کے رو سے اہل فرانس سلیشیا کو خالی کر دینگے۔

عراق عرب

دارالعوام میں بحث لنڈن ۹ مارچ۔ پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا گیا کہ عراق۔ عدن اور ارض مقدس کے علاوہ کون کون سے عرب کے علاقے حکومت انگریزی کے احاطہ اثر کے اندر شامل ہیں۔

مسٹر بونر لا نے جواب میں کہا کہ عرب کے مختلف حکمرانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ الگ الگ معاہدہ کیا ہے۔

عدن کو صیغہ خارجہ کے ساتھ ملحق کر دینے سے جو بوجھ خزانہ عامرہ پر پڑنے والا ہے۔ اس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

روس میں انقلاب

جمہوریہ روس کی فوجوں میں کشمکش لنڈن ۱۸ مارچ۔ روس سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ وہاں بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ بولشویکوں کی ایک فوجی جماعت نے برفباری کرانسٹڈیوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن وہ پسپا کر دئے گئے۔ عظیم فن لینڈ کی بندرگاہوں سے کرانسٹڈیوں پر جو گولہ باری ہو رہی تھی۔ اس فوج نے اب پیٹروگراڈ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کوسلوسکی اپنے توپخانہ کی گولہ باری کے بعد پیٹروگراڈ پر حملہ کر نیوالا ہے۔ باغیوں نے زکوف کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔

اگر یہ اطلاع صحیح ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ پیٹروگراڈ اور ماسکو والی ریلوے لائن کا انقطاع ہو گیا ہے۔

ماسکو میں مکمل امن لنڈن ۱۴ مارچ۔ ایک آخری بالشویکی اطلاع سرکاری سے مترشح ہے کہ ماسکو میں بالکل امن چین ہے۔ لیکن ماسکو کی بہت سی فوجوں نے انقلاب پسندوں کے مقابلہ میں لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔

فوجوں کا لڑنے سے انکار

موسیو ٹراٹسکی اور موسیو زینوویف نے پیٹروگراڈ کے قریب ہیڈ کوارٹر صدر مقام قائم کر لیا ہے۔ اور جرنیل بریسلاف کو روسی فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے۔

اڈیسہ میں جبر و تعدی کا دورہ دورہ لنڈن ۱۴ مارچ۔ روس بالشویکی حکومت کے خلاف جو فرمل برپا ہو رہی ہے۔ اسکے حالات کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے مگر ماسکو سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اشتراکیہ کی طرف سے جبر و تعدی کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے۔ اور یہودیوں کی گرفتاریاں حکومت کے ایجاب عمل میں آرہی ہیں۔

[illegible]

حکا[illegible]

محاصر[illegible]

شایع ہوئی ہے [illegible] چھ ماہ میں اطوں نے ۲۸۹ خفیہ جماعتوں کا سراغ لگایا۔ اس میں ۱۱۳ کو توڑ دیا گیا۔ ۳۰۵ انقلاب پسندوں کو قتل کر دیا گیا اور ۲۸۰۴ آدمیوں کو جیل میں بھیج دیا گیا۔

پیٹروگراڈ باغیوں کے بس میں پیرس ۱۰ مارچ۔ پیٹروگراڈ اسوقت بالکل باغیوں کے قبضہ میں ہے۔ روسی صلیب احمر کے ڈائرکٹر نے مسٹر ہارڈنگ سے اشیائے خوردنی کے لئے اپیل کی ہے۔

متفرق خبریں

افغانستان اور بالشویکوں میں معاہدہ لنڈن ۹ مارچ۔ ڈاک ماسکو سے ایک برقی پیام موصول ہوا ہے کہ سوویٹ اور افغانستان کے درمیان ۲۸ فروری کو معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

باہتمام شیخ محمد صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ۔۔۔ الاسلام قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں اب پھل لانے کے دن | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | [illegible]

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

الفضل

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ✻ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

جلد [illegible] | نمبر [illegible] | ۲۰ رجب ۱۳۳۸ھ | مطابق [illegible] | پنجشنبہ | ۶ [illegible] اپریل

فہرست

مدینۃ المسیح
افریقہ میں
غیر احمدیوں کا جلسہ
اشتہارات

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ درس حسب معمول دیتے ہیں۔

۱۸ مارچ کی مردم شماری کے رو سے قادیان کی آبادی بلحاظ مذہب حسب ذیل اعداد میں پائی گئی۔ احمدی ۲۳۵۲۔ غیر احمدی ۱۲۰۴۔ ہندو ۳۹۱۔ سکھ ۱۶۷۔ چوہڑے ۲۳۳۔ عیسائی چوہڑے ۱۸۔ سانسی ۴۔ اچھوتے ۵

احمدیوں میں قریباً ایک سو بیرونی مہمان شامل ہیں۔ اور غیر احمدیوں میں ڈیڑھ سو کے قریب باہر کے لوگ ہیں جو جلسہ پر آئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ غیر احمدیوں کے جلسہ کا منتظم اور سیکرٹری قاضی عنایت اللہ یہاں سے اپنی دکان کا اسباب گرداسپور لے گیا ہے ✦

افریقہ میں احمدیت کی عظیم الشان فتح

چار ہزار آدمی احمدیت میں داخل ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے جماعت کو خوشخبری

برادران! السلام علیکم

تمام احباب جماعت کو یہ بات سنکر خوشی ہوگی کہ مغربی افریقہ میں جو ماسٹر عبدالرحیم صاحب کو برائے تبلیغ بھیجا گیا تھا۔ وہاں ان کو خاص کامیابی ہوئی ہے۔ اس ملک میں مسیحیوں نے لاکھوں آدمیوں کو مسیحی بنا لیا ہوا ہے۔ اور ایک تہائی سے زیادہ آدمی مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور کچھ لوگ ابھی اپنے پرانے مذہب بت پرستی پر قائم ہیں۔ اور کچھ مسلمان ہیں۔ پادریوں نے مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے ایک مدت سے یورپ کے اخبارات میں یہ شور مچا رکھا ہے۔ کہ افریقہ کے لوگ مسلمان ہو رہے ہیں لیکن اصل میں یہ بات محض دھوکہ تھی۔ یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور کل نواب سب نے ایک ہی مسیحیت اختیار کر لی ہے اور مغربی افریقہ جہاں اب ماسٹر صاحب تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہاں کی آبادی میں سے سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۳ (ترپن) فیصدی مسلمان تھے لیکن سنہ ۱۹۱۱ء میں کل ۴۹ (انچاس) فیصدی مسلمان رہ گئے۔ گویا کہ دس سال کے عرصہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ عیسائی ہو گیا۔ جس سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس حساب سے اگر مسیحیت کی ترقی جاری رہے۔ تو صرف اسّی سال میں کل ملک کے مسلمان

مفقود ہو جائینگے۔ اور سب ملک مسیحی ہو جائیگا۔ بُت پرست آبادی میں اس سے بھی زیادہ جلدی جلدی مسیحیت پھیل رہی ہے۔

غرض ایسی حالت میں اس کی آبادی ۔ ۹ لاکھ کے قریب ہے اسلام سخت خطرہ میں تھا۔ اور اس امر کو معلوم کرنے پر میں نے ماسٹر عبد الرحیم صاحب کو جو پہلے لنڈن میں احمدی مشنری تھے۔ وہاں تبلیغ کے لئے بھجوا دیا تھا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہاں اسلام کو خاص طور پر غلبہ ہوگا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ بھی پنجاب کی طرح قبائل میں تقسیم ہیں۔ اور اُمید کی جاتی ہے۔ کہ ایک آدمی کے حق قبول کرنے سے ہزاروں آدمی حق کو قبول کرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آج ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیّر کی طرف سے یہ خوشخبری بذریعہ تار موصول ہوا کہ وہاں چار ہزار غیر مسلم نے اسلام قبول [illegible] وہ بیعت کی درخواست کرتے ہیں۔ پس [illegible] کے لئے اور شکریہ کے لئے دُعا کے لئے [illegible] کرتا ہوں۔ احباب کو چاہیئے [illegible] کے لئے خاص طور پر دُعا کریں۔ [illegible] بڑھتے ہوئے کام کے لئے حسب استطاعت [illegible] اپنے اموال میں سے حصہ نکالیں۔ کہ اس سے بڑھ کر اور موجب ثواب کام آج کل کوئی نہیں۔ اللہ تعالےٰ اسلام کے غلبہ کے سامان اپنے پاس سے مہیا کرے۔

خاکسار :- مرزا محمود احمد ۹ مارچ ۱۹۲۱ء
قادیان

اخبار احمدیہ

احمدیہ مشن لنڈن کا پتہ تمام برادران کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آیندہ مشن کی تمام خط و کتابت نئے پتہ احمدیہ مسجد نمبر ۶۳ میلروز روڈ واندز ورتھ لنڈن Ahmadia Mosque . 63 Melrose Road, London S.W.18 پر ہونی چاہیئے۔ اور تار دینا کے لئے صرف

Islamabad London.

لکھنا کافی ہے۔ والسلام۔

دعا کا خواستگار :- فتح محمد سیال۔

جناب مفتی صاحب کا پتہ میرا تو ارادہ تھا کہ امریکہ کے کسی مرکزی شہر میں بیٹھ کر کوشش کرتا کہ ایک جماعت بنجائے۔ مگر اسباب ایسے ہی پیدا ہوئے کہ فلاڈلفیا سے نیویارک آنا پڑا۔ وہاں سے شکاگو اور وہاں سے ہائی لینڈ پارک۔ اب ہر طرف سے لیکچروں کے واسطے دعوتیں آرہی ہیں۔ اسلئے یہاں ایک مرکزی دفتر قائم کرکے ملک میں گشت لگاتا ہوں انشاء اللہ۔ تاکہ تبلیغ کا بیج سب جگہ بویا جائے۔ خط و کتابت کے واسطے بہتر یہ ہوگا۔ ۱۸- فروری ۱۹۲۱ء

اگلے اخبار میں

غیر احمدی مولویوں کی آپس میں جوتی پیزار۔ مطالبہ علمت پُورا نہ کرنے پر انعام حاصل کرنے میں ناکام و نامراد رہنا اور دوسرے عجیب و غریب حالات درج کئے جائینگے۔ احباب منتظر رہیں۔ اس جلسکی روئداد کی خبر احمدیوں میں اچھی طرح اشاعت کریں۔

(ایڈیٹر)

پتہ

Dr. Mufti Mohammad Sadiq. 74 Victor Avenue Highland Park, Mich. U. S. America

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا نیا تعلیمی سال برادران السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں بڑی خوشی سے آپ کو اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا تعلیمی سال خیر و خوبی کے ساتھ خدا کے فضل سے ختم ہو چکا ہے۔ طلبا امتحان دے چکے ہیں۔ اور ۲۵ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۲۱ء تک سکول بند رہیگا اور ۲- اپریل سے جماعت بندی شروع ہوگی۔ آپ کے بچے خدا کے فضل اور رحم کے ماتحت دینی اور دنیوی ہر دو رنگ

میں ترقی کرتے ہیں۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت تعداد طلبا میں بھی دس فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ مدرسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا ہے۔ اور حضور اس مدرسہ سے کیا اُمیدیں رکھتے تھے یں حضور کے الفاظ میں ہی آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا ہے :-

"اس سلسلہ کے جو افراد لوگ جن سے میں ہر طرح اُمید رکھتا ہوں کہ وہ میری اس التماس کو ردّی کی طرح نہ پھینک دیں اور پوری توجہ سے اس پر کاربند ہوں۔ میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ وہی کہتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے۔ میں نے خوب سوچا ہے اور بار بار مطالعہ کیا ہے۔ میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے۔ تو بڑی برکات کا موجب ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آسکتی ہے۔"

احباب کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی یہ اُمید اور آرزو خدا کے فضل سے [illegible] [illegible] سکتا ہے کہ تو[illegible]

[illegible] ثواب میں شامل ہونے کے واسطے آپ [illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرائیں۔ ۲- اپریل سے جماعت بندی ہوگی۔ لہذا اپنے بچوں کو جلد دار الامان بھیجنے کی کوشش کریں اور پانچویں جماعت کا داخلہ ۱۵- اپریل کے بعد بند ہوجائیگا اسلئے اس جماعت میں داخل کرنے کے لئے ضرور جلد پہنچ جانے چاہیئں۔ والسلام

خاکسار ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نکاح کی خوشی میں مفت اخبار میرا نکاح ایک غیر احمدی قریبی رشتہ دار کے ہاں مورخہ ۲۴ و ۲۵ مارچ کی درمیانی رات کو ہوا ہے۔ احمدی احباب سے ملتمس ہوں کہ میرے سسرال اور بیوی کے احمدی ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ اس خوشی میں ایک ایسے احمدی کے نام چھ ماہ کیلئے اخبار جاری کرانا چاہتا ہوں جس کی سفارش مقامی سکریٹری یا کوئی اور معزز بھائی ایڈیٹر صاحب الفضل کے پاس کرے۔ خاکسار اللہ داد سکرٹری انجمن احمدیہ سیدوالہ۔

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)
قادیان دار الامان - ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء

غیر احمدیوں کا جلسہ

غیر احمدیوں کے جلسہ کی مختصر کارروائی ہم گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں درج کر چکے ہیں۔ اب تفصیل کے ساتھ حالات بیان کرتے ہیں۔

اس نام نہاد "جمعیتہ العلماء" نے جس کی حقیقت ... اعلان جلسہ میں یہ بیان کی گئی کہ معمولی اختلافات ... ان میں ایک دوسرے کو کافر کہنے والے بھی موجود ... بٹالہ ٹھہر کر متعدد لیکچروں میں عوام الناس ... الفاظ میں قادیان چلنے کی تحریک کی۔ اور ... کے ساتھ نہیں بلکہ حصہ امرتسر ... مسلمانوں کے گروہ بھی شامل ...

مولوی ثناء اللہ کا لیکچر

دو بجے کے قریب لیکچر شروع ہوئے۔ اور پہلا لیکچر مولوی ثناء اللہ نے دیا جس میں حضرت مسیح موعود کے بعض کشوف اور رؤیا کو پیش کر کے کہا کہ علماء کے سر سینگ نہیں آسے گروہ یونہی لڑتے پھرتے ہیں۔ یہ جو اسے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہاں جلسہ کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور ہم حکام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے یہاں جلسہ کرنے کی اجازت دیدی۔

جمعیتہ العلماء اور ترک موالات

جلسہ کی اجازت دینے یا نہ دینے کو چھوڑ کر کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ ایک طرف تو "جمعیتہ العلماء" جس میں ہندوستان کے تمام عالم شامل ہیں۔ گورنمنٹ کے متعلق ترک موالات کا فتویٰ دیتی ہے۔ اور جو گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد حاصل کرے اسے کافر قرار دیتی ہے اور دوسری طرف "جمعیتہ العلماء" کے نام سے قادیان آنے والے مولویوں کا نمائندہ مولوی ثناء اللہ اجازت لینے پر حکام کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کیا اجازت لینے کی درخواست کرنا اور پھر حکام کی منت گذار ہونا ترک موالات کے فتویٰ کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن جب ہمارے خلاف کوشش کرنے کے لئے ایک دوسرے کو کافر کہنے والے یکجا ہو بیٹھے ہیں تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ تو ترک موالات کے فتویٰ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے کوئی ... ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی بیہودہ سرائی

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اس لیکچر میں پہلے تو حضرت مسیح موعود کو حضرت نبی کریم کی برابری بلکہ ان سے بھی بڑھ کر سمجھنے کا دعویٰ بیان کیا۔ پھر ابن اللہ ہونے کے علاوہ خالق السموات والارض کا دعویٰ کرنے والا دکھانا چاہا۔ اور اپنی اس مزورانہ تقریر سے لوگوں کے جذبات کو خوب خوب بھڑکا کر جب دیکھا کہ ان کی قوت فیصلہ ... بالکل مر چکی ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود کی اپنی عمر کے متعلق تحریروں میں اختلاف ثابت کرنے کے لئے نہایت ہوشیاری اور فریب سے کام لیا۔ اور اصل الفاظ کو بگاڑ بگاڑ کر کچھ کا کچھ نتیجہ نکالا۔ اور پانچ چھ برس کم یا پانچ چھ برس زیادہ میں الفاظ پر بہت ہنسی اڑائی۔ اور بار بار کہا کہ خداوند عالم الغیب والشہادۃ کو کیا شک تھا۔ جو یا کہا۔ اور اس آیت کا ترجمہ ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے یوں کیا۔ تمہارا پرماتما انتریامی ہے۔ مولوی ثناء اللہ اعتراض تو یہ کرتا تھا۔ مگر دراصل لوگوں کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کے لئے اکسا رہا تھا۔ جس میں اسی عالم الغیب نے او کئی بار فرمایا ہے۔

اس لیکچر کے متعلق ہم نے ۲۰ تاریخ کو ایک اشتہار چھپوا کر ان کے جلسہ گاہ کے دروازہ پر تقسیم کر دیا۔ تاکہ اگر کوئی حق پسند اور سمجھدار انسان ہو تو اس پر حق ظاہر ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود کی عمر کے متعلق ہمارا اشتہار

اشتہار حسب ذیل ہے۔

حضرت مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض

کل بتاریخ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے لیکچر میں یہ بات بیان کی تھی کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ ان کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ لیکن یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم تمام حق پسند اصحاب کو اطلاع کرنا چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کرنا سر تا پا غلط ہے۔ اور واقعات کے خلاف ہے۔ بلکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی گواہی سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر اس پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے۔ جو آپ نے عمر کے متعلق کی تھی۔

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے چونتیس سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ آپ کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ "جو الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں" اس وعدہ کے مطابق آپ چوہتر سال سے چھیاسی سال تک کسی زمانہ میں بھی فوت ہوتے تو پیشگوئی پوری ہو جاتی۔ اب ... کہ حضرت مسیح موعود کی عمر کیا تھی۔ آپ اپنی ... جس میں یہ پیشگوئی شائع کی ہے ... "میری عمر ستر برس کے قریب ... گذر گئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح ... کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔" یہ کتاب سنہ ۱۹۰۵ء کے شروع میں لکھی گئی ہے۔ اور آپ سنہ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے ہیں پس اس تحریر کے بعد آپ تین سال کے قریب زندہ رہے ہیں اور اس حساب سے وفات کے وقت آپ کی عمر تہتر سال بنتی ہے۔ لیکن قمری حساب سے پچھتر سال کے قریب عمر بنتی ہے۔ اسی طرح آپ امریکہ کے جھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۰۲ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ "میں ایک آدمی ہوں جو پیرانہ سالی تک پہنچ چکا ہوں میری عمر غالباً چھیاسٹھ سال سے بھی کچھ زیادہ ہے" اس تحریر کے مطابق بھی آپ کی عمر وفات کے وقت ۷۲ سال سے کچھ اوپر بنتی ہے۔ اور قمری حساب سے چوہتر سال کی ہوتی ہے۔ جو بالکل مطابق پیشگوئی کے ہے۔

یہ گواہی تو خود حضرت مسیح موعود کی ہے۔ اب ہم دوسری شہادتوں کو درج کرتے ہیں۔ مسٹر ظفر علی خاں صاحب

کے والد نے اپنے اخبار زمیندار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ایک مضمون لکھا تھا۔ اسمیں وہ لکھتے ہیں:۔ "مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اسوقت آپکی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے"۔ یہ شہادت منشی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کے والد کی ہے۔ جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متقی اور صالح بزرگ ہونے کی چشم دید شہادت دیتے ہیں۔ بلکہ آپ کی عمر کا بھی اندازہ بیان کرتے ہیں۔ جس کو مدنظر رکھ کر بھی قمری حساب سے حضرت مسیح موعود کی عمر ۷۴ سال بنتی ہے۔

تیسری شہادت بھی ملک محمد دین صاحب افسر الہٰامدریاست بہاولپور کی پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء کے بعد ... میں وہ دہلی میں حضرت مرزا صاحب کو ملے تھے اُنہوں نے آپ سے آپ کی عمر کے متعلق سوال کیا ... تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ... اس واقعہ کے سترہ سال بعد ... صاحب کے آپ کی عمر اناسی ... ہے۔

مولوی صاحب بٹالوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں کہ:۔ "۱۹۰۶ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ستر سال کا ہوں۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر ...... پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ میں بالکل ... تھا جب وہ طب پڑھا کرتے تھے۔ مجھ سے آٹھ یا نو سال بڑے ہونگے"۔ مولوی محمد حسین صاحب جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے اُستاذ الاستاذ تھے۔ انکی شہادت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وفات کے وقت حضرت مسیح موعود کی عمر اٹھتر سال کی تھی۔ یہ شہادت ایک معزز غیر احمدی صاحب کی بیان کردہ ہے۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ وہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود کی نسبت لکھتے ہیں کہ:۔

"۶۳ برس کا تو وہ ہو چکا ہے"۔ اس تحریر کے بعد آپ چودہ سال اور زندہ رہے جس حساب سے آپکی عمر اناسی سال کی تھی۔

مگر شاید مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود کے سب سے پہلے دشمن اور اپنے استاذ الاستاذ کی شہادت کو بھی قبول نہ کریں اسلئے ہم ان کے سامنے خود ان کی اپنی شہادت پیش کرتے ہیں۔ "اہل حدیث" مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء میں تحریر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب "کہہ چکے ہیں کہ میری عمر تخمیناً اسی سال کی عمر کے قریب پہنچ گئی ہے جس کے سب سے بیشتر آپ غالباً طے کر چکے ہیں"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اسی سال کے قریب ہو چکی تھی۔ پھر یہ کیا لطیفہ ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں ایک سال کے بعد جب آپ فوت ہوئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آپکی عمر ستر سے بھی کم ہوگئی۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر میں جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی عمر اسوقت ستر سے متجاوز تھی (دیکھو حاشیہ صفحہ ۱۰۳)۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تحریر کے نو سال بعد حضرت مسیح موعود فوت ہوئے ہیں۔ اسلئے انہی کے بیان کے مطابق حضرت مسیح موعود کی عمر وفات کے وقت اناسی سال کی ہوئی۔ جو الہام کی بتائی ہوئی عمر کے عین مطابق ہے۔

ان تمام شہادتوں سے جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی عمر ۷۴ چوہتر سے ۸۲ بیاسی سال تک کی تھی۔ اور جبکہ پیدایش کی تاریخ محفوظ نہ ہو اتنی لمبی عمر کے متعلق اس قسم کا اختلاف ہو جانا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ مگر بہرحال دوست و دشمن بلکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنی شہادت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۷۴ چوہتر سال یا اس سے زیادہ تھی۔ اور یہی بات الہام میں بتائی گئی تھی۔ پس یہ الہام سلسلہ کے شدید ترین دشمنوں کی شہادت سے سچا ثابت ہوا۔ اور ہر ایک اس شخص کیلئے جس نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہیں باندھی ہوئی۔ یہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ ایک شخص چالیس سال کی عمر میں علی الاعلان خدا تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھے۔ کہ وہ اسی سال کے قریب عمر پائیگا۔ اور پھر خدا تعالیٰ اسے چالیس سال کے قریب اور عمر دے۔ اور باوجود دشمنوں کی خفیہ تدبیروں کے وہ اپنے شایع کردہ الہام کے مطابق عمر پا کر فوت ہو۔

ایسی زبردست شہادت کے بعد جسمیں خود مولوی ثناء اللہ صاحب کا بھی حصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اپنے پہلے شایع کردہ بیانوں کے خلاف مولوی ثناء اللہ صاحب کا نہایت چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بنا پر یہ بیان کرنا کہ عمر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اظہار حق مدنظر نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی مخالفت مدنظر ہے ورنہ کیا سبب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی بتائی ہوئی عمر دوسرے بے تعلق لوگوں کی شہادت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت کے خلاف اب ایک اور بات بیان کر رہے ہیں۔ ... کہ باوجود حضرت مسیح موعود کی کتب کے ... کا دعوی کرنے کے مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت ... علیہ السلام کی زندگی میں تو ان کی عمر اسی ... ۔ ... کے بعد ...

عمر ... بیاسی ... بتائی ... گئی تھی۔ غلط ہوئی۔ کیا یہی وجہ نہیں ... کہتے ہیں۔ کہ لوگ اس زبردست نشان کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے مصدق ہو جائینگے۔ اور مولوی صاحب کا مشن ناکام رہے گا۔

المشتہر

"ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان دارالامان"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے لیکچر میں حضرت مسیح موعود کی عمر کے متعلق جس تزویر سے کام لیا۔ اور لیتا رہتا ہے اس کا رد مندرجہ بالا اشتہار کے ذریعہ کر دیا گیا۔

مولوی ثناء اللہ کی عجیب باتیں

مولوی ثناء اللہ نے دوران لیکچر میں جو باتیں اور حرکات کیں ان میں سے بعض درج ذیل کی جاتی ہیں۔

لیکچر ہو رہے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی بوپڑی آیا ہے۔ تو کہا کہ مولوی صاحب رات کو نماز روزہ پر وعظ

کرینگے۔ لڑائی جھگڑے انہوں نے ہمارے گلے ڈال دئے ہیں کہ جاؤ لڑتے پھرو۔ اور اپنے لئے سچی سچی اور اچھی باتیں نکالی ہیں۔ ان کا وعظ توحید اور سنت کی پھلجڑیاں ہونگی۔

گویا مولوی محمد علی نے جھوٹی اور لغو باتیں مولوی ثناء اللہ کے گلے ڈال دی ہیں۔ مگر پھلنے پلا پڑی اور کیا حقیقت ہے یہ تو اس کے نفس کی ہی کارروائی ہے۔

دوران لیکچر میں شور و شر پر کئی بار ثناء اللہ نے کہا کہ اگر آپ لوگ نہیں سنتے۔ تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ اور ایک دفعہ تو میز پر چڑھ کے بیٹھ ہی گیا۔ اسپر اعلان کیا گیا کہ جب تک سب لوگ خاموشی کے ساتھ بیٹھ نہ جائینگے۔ مولوی صاحب وعظ نہ کرینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی بچپن کی سعادت مندی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا کہ وہ بدولت ایک دفعہ بیمار ہو کر کسی حکیم کے پاس لے گئے۔ (اگر یہ سرپرست کا نام ہوتا۔ تو ممکن تھا کہ کوئی ایسی ابتدائی روشنی پڑ آجاتی تحقیق چلی آرہی ہیں) اگرچہ فہرست چھوٹی سعادت بڑی ہوئی تھی۔ اسلئے حکیم صاحب نے تالنے پر آپ مصر ہو گئے۔ کہ تو

مولانا سرپرست کے بار بار سمجھانے پر بھی نہ ... رشتے لئے حکیم صاحب نے دال روٹی بتائی ہے۔ سو بار روٹی ہی لیکر نکلے۔

نہ معلوم مولوی ثناء اللہ کو اپنا یہ کارنامہ بیان کر کے اپنے مہربان سرپرست کی یاد کو تازہ کرنا منظور تھا یا کیا۔ لیکن ایک سمجھدار تو اس سے یہی نتیجہ نکالیگا کہ جناب والا پیدا ہوتے ہی کج بحث اور ٹیڑھی فطرت کے واقع ہوئے ہیں اور سرپرستوں کی بیجا ناز برداریوں نے ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا کی مثل بنا دیا۔ اور اب دینی اور مذہبی امور میں کج بحثی سے کام لینے پر مجبور ہیں۔ اور یہ بات آپ کی فطرت ثانیہ ہو چکی ہے۔

مولوی عبدالسمیع دیوبندی مولوی ثناء اللہ کے بعد بیچارے دیرینہ واقف مولوی عبدالسمیع دیوبندی کھڑے ہوئے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور حسن صورت کذائی میں آپ نمودار ہوئے۔ وہ ہیں کبھی نہ بھولینگی سارے کا لفظ بہ لفظ ہم الفاظ میں کھینچنے سے معذور ہیں۔ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ایک معزز شخص نے "گنجرا" اور "بنیا" کے دو جامع لغت الفاظ ان کی شان والا کے متعلق بے اختیار ارشاد فرمائے۔

آپ نے اٹھتے ہی فرمایا جس طرح مجھے یہاں کی انجمن نے بلایا ہے۔ اسی طرح ایڈیٹر الفضل نے خط کے ذریعہ بلایا ہے اور میں یہاں آگیا ہوں۔ اور موجود ہوں۔ یہ کہکر عجیب عجیب حرکات اور زیر و بم آواز کے ساتھ ایسا بیہودہ لیکچر شروع کر دیا۔

بیہودہ اسلئے کہا کہ کسی خاص مقصد کا اثبات مدنظر نہ تھا۔ اور طوالت یا وہ گوئی کے انتہائی درجہ تک پہنچی ہوئی تھی۔

مولوی عبدالسمیع کی تقریر آپ کا طرز تقریر یہ تھا۔ بھائیو! لقد جاءکم رسول من انفسکم تمہاری طرف۔ آگیا خیال شریف میں۔ آیا رسول۔ آگیا خیال شریف میں۔ اجی کون رسول وہ رسول۔ آگیا خیال شریف میں۔ کیا کہتے ہیں اس رسول سے۔ کیا بتاؤں میں شان اس رسول کی۔ آگیا خیال شریف میں۔ بس جناب رسول ایسے ہوتے ہیں۔ آگیا خیال شریف میں۔ نہ وہ جو کبھی خدا ہونے کا دعویٰ کریں۔ کبھی کرشن کا کبھی ... کہیں اپنے آپ کو ... آگیا خیال شریف میں۔ اور کبھی کہیں کہ میں کسی کے کوچے کی خاک ہوں۔ آگیا خیال شریف میں۔

مولوی عبدالسمیع کی حرکات یہ تو زبانی عمل بتائی تھی اب ان کا عمل ملاحظہ فرمائیے۔ پہلے پگڑی اتاری۔ پھر اس سے ٹوپی نکالی۔ وہ سر پر رکھی پھر آستینیں چڑھا لیں ... پیچ و تاب کھاتے ہوئے کبھی میز پر اوندھے منہ لیٹ گئے۔ کبھی پبلک کی طرف سے منہ موڑ کر دیوار کی جانب وعظ کہنے لگے۔ غرض عجیب عجیب حرکات تھے۔ جو جناب سے صادر ہوئے اور عجیب عجیب الفاظ تھے۔ جو بے سوچے سمجھے منہ سے نکلے۔

مولوی عبدالسمیع ہماری تائید میں آپ اپنی تقریر کی رو میں ایسے بہ گئے کہ مسئلہ نبوت بیان کرتے ہوئے ہماری تائید کرنے لگے۔ ایک مثال بیان کی کہ کنوئیں میں پانی ہو۔ تو مٹکے میں پانی آئے گا۔ پھر لوٹے میں۔ پھر آبخورے میں۔ لیکن اگر کنوئیں میں پانی نہ ہو۔ تو پھر پانی نہ ملیگا۔ اسی طرح نبوت محمدیہ سرچشمہ ہے تمام انبیاء کی نبوت کا۔ اگر نبوت محمدیہ میں کچھ نہیں تو اور انبیاء میں بھی کچھ نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آسمان نبوت کے آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء ستارے۔ جناب محمدؐ کے نور نے سب نوروں کو مات کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے یہ معنے ہمیں بھی مسلم ہیں۔ کہ آپ میں نبوت کے کمالات انتہائی درجہ کے موجود تھے۔ اور یہ نبوت اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ اور فیضان نبوت کا کمال یہ ہے کہ اس کی پیروی کی برکت سے نبی پیدا ہوں۔ اور اگر سلسلہ نبوت بند مانا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ چشمہ نبوت میں پانی نہیں رہا۔ کیونکہ جیسا کہ لیکچرار نے کہا کہ جب تک اس چشمہ میں پانی تھا۔ دوسروں تک بھی پانی پہنچتا رہا۔ جب تک وہ نور رکھتا تھا۔ دوسروں کو بھی اس نور سے حصہ ملتا رہا۔ اب اس سلسلہ کی بندش بتاتی ہے۔ کہ چشمہ خشک ہو گیا۔ حالانکہ یہ باطل ہے۔

رخ پلٹا آخر مولوی عبدالسمیع صاحب سمجھ گئے کیونکہ صدر نے کچھ سرگوشی کی۔ کہ میں تو دیوبند کے عقائد کے خلاف وعظ کر رہا ہوں۔ اپنا رخ پلٹا۔ اور کہا کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ نماز بھی پڑھینگے۔ روزے بھی رکھینگے۔ جو نماز نہیں پڑھتے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کے منکر ہیں۔ اور ان کا حشر فرعون و ہامان کے ساتھ ہوگا۔ یہ قول بھی ہمارا ہی مؤید تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بھائی بندوں پر کھلے الفاظ میں فتویٰ لگا دیا کہ تم لا الٰہ الا اللہ کے منکر اور کافر ہو۔ لا الٰہ الا اللہ کے معنے بیان کرتے ہوئے یہ بات بھی کہی کہ اگر اللہ کے سوا کوئی معبود برحق ہے۔ تو اس کی نفی بھی اس میں ہے۔ اسی طرح لانبی بعدی میں ہر قسم کے نبی کی نفی ہے۔ خواہ وہ برحق ہے۔

معمّا یہ معمّا ہم آج تک نہیں سمجھ سکے کہ اللہ کے سوا معبود برحق کیسا؟ اور لانبی بعدی میں ہر قسم کے نبی کی نفی سے حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ ... کیونکر مستثنیٰ ہو گئے۔ پھر ایک طرف کہا کہ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پھر دوسری طرف کہا کہ بھائیو! اگر کوئی ایسا نبی ہو جیسا میں نے بیان کیا تو

ماننے کو تیار ہیں۔

کیا رسول کریم سب کو جنت میں لیجائینگے

کیا اس کے متعلق کہا کہ سچے نبی نے کہا کہ میں چند سو آدمی ساتھ لیکر جنت میں نہیں جاؤں گا۔ بلکہ سارے جہان کو لیکر چلوں گا۔ اس کا مطلب بھی ہم نہیں سمجھ سکے۔ کیا حضرت خاتم النبیین نے کب فرمایا کہ میں سارے جہان کو ساتھ لے کر جنت میں جاؤں گا۔ کیا ابوجہل عتبہ اور شیبہ کے علاوہ اس بڈھے شاہ کو بھی لیکر یا صرف اپنے ماننے والے سچے متبعین کو۔

حضرت عمرؓ اور بڑھیا

پھر آپ نے حضرت عمرؓ کا ایک قصہ سنایا کہ ایک بڑھیا کے خاندان کو بھوکا پاکر اس کے لئے آٹہ وغیرہ کی گٹھڑی خود اٹھا کر لے گئے۔ اور جب غلام نے اصرار کیا کہ میں اٹھاتا ہوں۔ تو فرمایا کہ کیا حشر کے دن جب اس بڑھیا کے گناہ میرے سر پر رکھ دئے جائینگے۔ تو تم وہ گٹھڑی اٹھاؤ گے۔ کیا مولوی صاحب اس روایت کو موضوع اور جھوٹی نہ ... آخری الفاظ کو شریعت محمدیہ کے مطابق سمجھتے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں لوکان بعدی نبیا لکان عمر اور والعاقب الذی لیس بعدہ نبی کو پیش کیا۔ اور کہا یہ صحیح احادیث ہیں۔ کیا مولوی صاحب اپنے قول پر قائم ہیں یا جوش جنون میں یہ سب کچھ کہہ گئے۔

عجیب تلفظ

مولوی صاحب کے لیکچر میں ایک خاص تلفظ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ امرتسر کو بار بار "امرقسر" ارشاد فرماتے رہے۔ اور اس کی داد سٹیج پر بیٹھے ہوئے بعض آدمی ہنسی سے دیتے رہے۔

پتے کی بات

مولانا نے خاتمہ پر مولویوں کے متعلق ایک پتے کی بات کہی۔ اور وہ یہ کہ ہم رسول کریم کے نام کے وارث ہیں۔ اور جو کام کرتے ہیں۔ وہ بھی نام کا ہی کرتے ہیں۔

اس حق برزبان جاری پر ہم بھی صاد کرتے ہیں۔

ہمارا انتظار

ہم منتظر رہے۔ کہ ایڈیٹر الفضل نے اخبار میں جن بات کا ان سے مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی کچھ ارشاد ہو گا۔ لیکن خدا کے بندے نے ایک لفظ بھی تو نہ کہا

مباہلہ کے متعلق ہمارا مطالبہ

ہاں آخری دن جب ہم نے دیوبندیوں کے مباہلہ سے فرار کا اشتہار دیا۔ اور جواب کا مطالبہ کیا تو مولوی حبیب الرحمن دیوبندی نے آخری تقریر میں کہا کہ ہم نے قادیانی جماعت کے اشتہار کا جس کو شائع ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ ہو چکا ہے ابھی تک جواب نہیں دیا کہ ہمارا اشتہار مسلم ہو جائے۔ اب ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ جو ایڈیٹر الفضل کو بھیجا گیا ہے۔ جو پہنچ گیا ہو گا یا پہنچ جائیگا۔

یہ منطق ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ اور نہ کسی اور سمجھدار کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک جواب شائع نہ کرنے پر ہمارے پہلے اشتہار کے مسلم ہو جانے کا کیا مطلب؟ باقی رہی یہ بات کہ اب جواب بھیج دیا گیا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیں ۲۰ مارچ کو یعنی جلسہ سے ایک دن پہلے جبکہ دیوبندی وغیرہ مولویوں کا کدیپہ ہو چکا تھا۔ ایک پیکٹ ملا ہے۔ جس میں ایک چھوٹا سا اشتہار ہے۔ جو نہایت سراسیمگی اور پریشانی کی حالت کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بجائے اس کے کہ مباہلہ کے تصفیہ کے متعلق کچھ ہوتا۔ اعتراض کرنے کی نئی راہ نکالی گئی ہے۔ جو مباہلہ سے فرار کا مزید ثبوت ہے۔ اور مباہلہ سے جان بچاتے ہوئے اب تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے کہ مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہیں رہی۔

دیوبندیوں کے متعلق ہمارا اشتہار

دیوبندیوں کے اس فرار کے متعلق ہم مفصل انشاء اللہ پھر لکھینگے۔ یہاں وہ اشتہار درج کرتے ہیں۔ جو ہم نے جلسہ پر تقسیم کیا اور جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ وھو ھذا۔

"قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

حق کے مقابلہ سے باطل بھاگ گیا

دیوبندی علماء کا مباہلہ سے کھلا کھلا فرار

مباہلہ حق و باطل صداقت و کذب میں کھلا کھلا امتیاز کر دینے والا ایک ایسا حربہ ہے۔ کہ باطل پرست اس کا نام ہی سنکر تھراتے اور کانپنے لگتے ہیں۔ ان کی طاقتیں سلب ہو جاتی۔ ان کو قوتیں جواب دے بیٹھتی ہیں۔ ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے اور وہ ناکام و نامراد ہو کر ہمیشہ کے لئے تیرہ و تار گشتہ ہو جاتے ہیں۔

اس نظارہ کو دنیا نے سب سے اول اسوقت دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب ذیل باطل کش اور کفر شکن اعلان فرمایا۔ تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین (۳ ع ۱۳)

پھر اس زمانہ میں ملاحظہ کیا۔ جبکہ آپ کا بروز اتم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مبعوث ہوا۔

دنیا جانتی ہے۔ اور خوب اچھی طرح جانتی ہے کہ کس بلند آہنگی سے تمام ہندوستان کے علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ پھر کون کھڑا ہوا؟ کوئی بھی نہیں۔ پھر کیا یہ کم عظیم الشان ثبوت ہے۔ [illegible]

آپ کا خلیفہ برحق [illegible]

کل کی بات ہے۔ کہ علماء دہلی [illegible] طریق سے مباہلہ سے بھاگ گئے۔ پھر ان کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب اٹھے۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر جان لینے کی دہمکی دی۔ لیکن جب انہیں اسلامی طریق سے مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ مگر ان سب سے بڑی اور خطرناک ہزیمت مباہلہ کے متعلق جن لوگوں کو اٹھانا پڑی وہ علماء دیوبند ہیں۔

مدرسہ دیوبند کے مہتمم مولوی حبیب الرحمن صاحب نے جب ایک معمولی سی بات پر اپنے معترضین کو علماء دیوبند کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دی تو ہم نے علماء دیوبند سے کہا کہ جب ان کے نزدیک مباہلہ کرنا جائز ہے۔ اور کسی امر کا فیصلہ کرنے کیلئے وہ اس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں تو کیوں ہمارے مقابلہ پر بھی اسی ذریعہ سے اثبات کا فیصلہ کرنے کیلئے نہیں کھڑے ہوتے جنکی وجہ سے ہم انکو اور وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

ہمارے اس زبردست چیلنج پر علماء دیوبند میں جب کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی۔ تو اشتہارات کے ذریعہ انہیں خواب گراں سے بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو کامیاب ثابت ہوئی۔ اور ایک شخص عبد السمیع ان کا قائم مقام بنکر سامنے آیا لیکن آخر کار ہوا وہی جو ہم نے چیلنج دیتے وقت بتلا دیا تھا۔ اور جب کہ دیوبندی قائم مقام نے اپنے اشتہار میں ہمارے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے خود اس طرح لکھ دیا تھا کہ:۔

"جیسے کہ مرزائی جماعت کی عادت ہے اپنا یقین بھی ظاہر کر دیا کہ علماء دیوبند مباہلہ کیلئے تیار نہ ہونگے اور انواع و اقسام کے حیلوں سے مباہلہ کو ٹالینگے"

(دیکھو سب سے پہلا دیوبندی اشتہار)

اب دنیا دیکھ لے اور حق پسند اصحاب ملاحظہ کریں۔ کہ ہمارا یہ یقین جسے قدرت خداوندی نے دیوبندی اشتہار میں ثبت کرا دیا۔ کس طرح روز روشن کی طرح حرف بحرف پورا ہوا۔ کہ ایک عرصہ تک انواع و اقسام کے حیلے بہانے کرنے کے بعد علماء دیوبند نے بالکل سکوت اختیار کر لیا اشتہار جس پر ۲۵ر جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کی تاریخ ثبت تھی انہی دنوں ان کے پاس بذریعہ رجسٹری پہنچا اس کو ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر

... بذریعہ اخبار الفضل

ان سے جو ... مباہلہ بھی کیا گیا۔ غیرت بھی دلائی گئی۔ لمبے چوڑے دعوے یاد دلا کر ان کے شرم اور ندامت کے جذبات کو بھی اپیل کیا گیا۔ لیکن انہیں نہ بولنا تھا نہ بولے اور اس طرح مباہلہ سے کھلا کھلا فرار اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک اور ثبوت ٹھہر گئے۔

حق پسند اصحاب کے لئے حضرت مرزا صاحب کے صادق اور راستباز ہونے کا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے پس اے وہ لوگو! جو حق کے جویاں ہو۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنی عاقبت سنوار لو۔ ہم نے علماء دیوبند کو علی الاعلان کہدیا تھا۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہم ہر وقت خدا کے فضل و کرم سے اور اسی کی توفیق سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہمارے قدم صداقت کی اس مضبوط چٹان پر قائم ہیں جہاں سے کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور کوئی نہیں ہے۔ جو ہمارے مقابل پر کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ علماء دیوبند اگر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے اگر ان کے پاس صداقت ہوتی۔ اگر ان میں مباہلہ کیلئے سامنے آنے کی جرأت ہوتی۔ تو وہ کیوں بھاگتے اور کیوں راہ فرار اختیار کرتے۔

اگر آپ لوگوں کو ان کے فرار میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو۔ تو مولوی عبد السمیع صاحب دیوبندی سے بالمشافہ پوچھ لیجئے کہ انہوں نے بحیثیت قائم مقام علماء دیوبند کیوں ہمارے اس اشتہار کا جواب شائع کر کے ہمیں نہیں بھیجا جسے ان کے پاس پہنچے ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس سوال کا جواب ان کے پاس سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ علماء دیوبند مباہلہ سے بھاگ گئے ہیں۔

اب کیا ان علماء کا اس طرح بھاگنا حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے۔ بیشک نشان ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جس طرح خالی ہاتھ آئے ہو۔ اسی طرح خالی ہاتھ نہ چلے جاؤ۔ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور مرنے کے بعد انہیں احکم الحاکمین کے حضور پیش ہونا ہے۔ جس نے حضرت مرزا صاحب کے مخالفین کی طاقتیں اور حیلے سلب کر کے تمہارے فائدہ اٹھانے کے لئے اس قسم کے نشان مہیا کر رکھے ہیں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔"

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر

عصر کے بعد مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر ہوا۔ اسوقت بہت سے لوگ ادھر ادھر کھڑے تھے۔ اور بار بار درخواست کرنے پر بھی نہ بیٹھتے تھے۔ کہ اعلان ہوا۔ مولوی صاحب ناراض ہو گئے ہیں۔ بیٹھ جاؤ ورنہ لیکچر نہیں دینگے اسپر ایک شخص نے تجویز پیش کی۔ کہ جس طرح لڑکے کھیلتے ہوئے سب کو بٹھانے کے لئے گالی دیا کرتے ہیں۔ کہ جو نہ بیٹھے وہ ایسا ہو۔ اسی طرح یہاں کیا جائے۔

آخر خدا خدا کر کے مولوی صاحب نے لیکچر شروع کیا جو حیات مسیح کے متعلق تھا۔ مگر نہایت حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ جمع کافی نہیں کہ میں کھلے دل سے خیالات کو ظاہر کروں مجمع زیادہ ہونا چاہیئے تھا۔ پھر مولوی صاحب نے اعتراف کیا کہ قرآن سے حیات مسیح کا ثبوت دینا بہت مشکل کام ہے۔ اور یہ میدان بہت تنگ ہے۔ تاہم جو کچھ ہو سکیگا قرآن کریم ہی سے پیش کروں گا۔ یہ دعویٰ کرنے کو تو کر دیا۔ مگر پھر اخیر تک کوئی آیت نہ پڑھی۔ اور انجیل ہی کے حوالے پیش کرتا رہا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا قرآن مجید یہی انجیل تھی۔ کیوں نہ ہو۔ آخر آپ مسیح اسرائیلی کی گاڑی کے کھینچنے والے ہیں۔

مولوی ابراہیم کی انگریزی دانی

مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات یہ تھی کہ تقریر تو پنجابی میں تھی۔ مگر انجیل کے حوالے انگریزی میں سناتا تھا۔ ان کی انگریزی خوانی جہاں قابل مضحکہ تھی۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور تھی۔ کہ سامعین جن کے اچھی طرح اردو بھی نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جا رہی تھی۔ اور اب پنجابی میں بھی ... دو علیحدہ علیحدہ ... سمجھایا جا رہا تھا۔ ان کے سامنے کیوں انگریزی ... پڑھے جاتے تھے۔ کیا یہ صرف اسلئے کہ ... کو انگریزی دانی سے آگاہ ہو جائیں۔

دوران لیکچر میں جب مولوی ابراہیم نے ایک آیت پڑھی۔ اور پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے اصلاح کی۔ تو بجائے اسکے کہ اس کا شکر گزار ہوتا۔ الٹا اسکے گلے پڑ گیا۔ ہو گیا۔ اور جھٹ ہی پوچھا۔ کیا تم حافظ ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ کہنے لگا۔ پھر حافظ کو تم کیا لقمہ دے سکتے تھے بات تو اس نے صحیح کہی تھی۔ مگر جناب کو اپنا حافظ ہونا جتانا تھا۔

مولوی ابراہیم کا چیلنج

لیکچر کے خاتمہ پر مولوی ابراہیم نے چیلنج دیا۔ کہ مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے متعلق اسی جلسہ گاہ میں مجھ سے سوال کئے جا سکتے ہیں۔ اسپر سٹیج سے روکا گیا۔ تو کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ انجمن کا کیا انتظام ہے۔ میں شخصی طور پر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور میں سیالکوٹ یہ کہکر آیا ہوں کہ میں ابھی حضرت مسیح کو آسمان پر نہیں چڑھاتا۔ بلکہ قادیان میں جا کر ہی چڑھاؤں گا۔ اور حضرت عمرؓ کی طرح یہ بھی کہتا ہوں

کہ جس سے ابھی مولوی ماڈلاونڈ کے متعلق تسلیم کرنے ہوں آئے اور ہم ۔ دوسرے یہ ہیں خاص اعلان کرتا ہوں۔ کہ جس سے آناہے آئے ابراہیم حضرت مسیحؑ کو آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری ثابت کرنے کے لئے تیار ہے ۔ اور یہاں سے نہیں جائیگا۔ جب تک ثابت نہ کرلیگا ۔

اس چیلنج کی طرف ہم نے منتظم افسروں کو توجہ دلائی ۔ کہ ہم منظور کرنے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مباحثہ کی اجازت نہیں ہے ۔ اور ہم یہ چیلنج ان کو واپس کراتے ہیں ۔ اسپر اعلان کیا گیا کہ یہ چیلنج مولوی ابراہیم کا ذاتی ہے ۔ اس جلسہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے مباحثہ بعد میں بٹالہ ہو ۔

اس کا جواب یہی کہ ہم جلسہ عام میں دینا چاہتے تھے کہ فسادوں سے کہا ہم مولوی ابراہیم کا ذاتی چیلنج ہیں کو دالیں کرائینگے ۔ کہ اس سے جواب میں کچھ کہنے کی ضرورت ہوں ۔ لوقت ۔ اور یہ فساد مولوی ابراہیم کی اپنی زبانی چیلنج کر چکے ہیں ۔ اور مولوی ثناء اللہ نے باوجود یہ اقرار کرنے کیا مولوی ابراہیم سے ان کی زبانی چیلنج واپس کرا دیا ۔ یہ قرار کو پورا نہ کیا ۔ اور مولوی ابراہیم کی بجائے چیلنج کو بدلا گیا تھا ۔ ہم اسی جگہ دفن کرتے ۔ کسی دوسری جگہ مباحثہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ۔

ہمارے طرف سے چیلنج کی منظوری

کسی دوسری جگہ مباحثہ کرنے کے چیلنج کو منظور کرنے کا بھی ہم اعلان کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن اس کا ہمیں موقعہ نہ دیا گیا ۔ اور نہ پولیس نے موقعہ دلایا ۔ اسلئے ہم نے حسب ذیل اشتہار چھپوا کر شایع کر دیا ۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر علماء کا چیلنج مباحثہ منظور

کل انیس (۱۹) تاریخ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے احمدیوں کو وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا ۔ اور گو پیشتر اسکے کہ ہم اس کا جواب دیتے پہلے تو تمام نہایت انجمن اسلامیہ کے عہدہ داروں نے اور پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی ابراہیم کی طرف سے اس چیلنج کو واپس لیا بلکہ دفن کر دیا ہے

لیکن چونکہ اسکے ساتھ ہی ان کی طرف سے اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ وہ وفات و حیات مسیح پر کسی اور مقام پر ہم سے بحث کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اور چونکہ اس چیلنج کے جواب کی قبولیت کا اعلان کرنے کا جب ہم نے ارادہ کیا تو انھوں نے ہم کو موقعہ نہ دیا اسلئے ہم اشتہار کے ذریعہ کر اعلان کرتے ہیں کہ ہم

علماء میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کرنیکے لئے تیار ہیں لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ علماء اس پیالے کے پینے کے لئے کبھی تیار نہ ہونگے۔

کیونکہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے ہمیشہ جی چراتے ہیں اور حتی الوسع جی چراتے رہینگے ۔ اگر یہ چیلنج سچے دل سے دیا گیا ہے ۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ علماء اب اپنے دعویٰ کو واپس نہ لینگے ۔ شرائط کے متعلق ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں ۔ کہ ایک آدمی غیر احمدی علماء اپنی طرف سے مقرر کر دیں اور ایک احمدی جماعت کا قائم مقام ہو ۔ یہ دونوں قائم مقام تحریری طور پر شرائط مباحثہ کا تصفیہ کر لیں اور اسکے مطابق لاہور کے مقام پر مباحثہ ہو جائے لیکن اگر اسی علاقہ میں مباحثہ منظور ہو تو پھر گورداسپور میں مباحثہ ہو ۔

یہ جو کہا گیا ہے ۔ کہ احمدی جماعت کی طرف سے خلیفہ یا اس کا قائم مقام بحث کرے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کے خلیفۃ المسلمین یا ان کے قائم مقام بحث کرنیکے لئے آوینگے ۔ تو اسوقت احمدی جماعت کے خلیفہ یا ان کے مقرر کردہ قائم مقام بھی بحث کرنے کے لئے آجاوینگے ۔ یہ بات صرف ہم اسلئے لکھتے ہیں کہ اس کو بطور شرط پیش کیا گیا ہے ورنہ یہ بات ممکن ہے کہ

جو شخص ہم میں سے بحث کیلئے کھڑا ہو۔ اسکو ہمارے امام اپنی نیابت کی سند لکھ دیں

ہم امید کرتے ہیں کہ حاضر الوقت اصحاب ان علماء کو مجبور کرینگے کہ اس مسئلہ کے فیصلہ سے جی نہ چرائیں ۔

خاکساران

(قاضی) محمد ظہور الدین اکمل (ایڈیٹر تشحیذ الاذہان) (۲) امیر قاسم علی (ایڈیٹر فاروق) (منشی) غلام نبی (ایڈیٹر الفضل قادیان)

ہمارے اس اشتہار کے جواب میں نہ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اور نہ مولوی ابراہیم نے کوئی جواب دیا ۔ جس سے ان کے چیلنج مناظرہ کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ صرف عوام میں اپنی شیخی جتانے کے لئے انہوں نے بڑ ہانک دی ۔ ورنہ ان میں ہرگز جرأت نہیں کہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام کے متعلق مباحثہ کر سکیں ۔

پیر بخش لاہوری کی بدزبانی اور بے ہودہ سرائی

۱۹ مارچ ۱۹۲۱ء سے پیر بخش لاہوری نے اپنا ایک چھپا ہوا ٹریکٹ پڑھنا شروع کیا ۔ وجود ناظرہ پڑھنے کے بار بار زبان لغزش کھاتی اور اہل علم کو اپنے پریشانی تھی ۔ ایک فقرہ پڑھکر پھر اس کی تشریح بہت ہی بھونڈی معلوم ہوتی تھی ۔ اور اس شخص کی جہالت پر افسوس آتا تھا ۔ جو علماء میں شریک ہو کر دوں کی سے بدتا تھا ۔

ایک دلیل یہ دی کہ مسیح ناصری نے واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو السلام علیکم کہا ۔ اے بھائیو ! کبھی روح بھی السلام علیکم کہتی ہے ۔ دوسری دلیل یہ دی ۔ کہ مسیح کو بدلی نے اٹھا لیا سے ظاہر ہے کہ مسیح ۔ مع الجسم اٹھایا گیا ۔ میں کہا جس طرح ہم کسی چیز کو بچشم خود نہ دیکھ ۔۔۔ اسی طرح ان لوگوں نے مسیح کے ۔۔۔ بالمغیب کی نعمت سے ۔۔۔ رسول اللہ انی علیکم ۔۔۔ ابھی نہ تھی پھر یہ عربی فقرہ جو غلط پڑھا ۔ تو تیسیج والوں نے کہا یا صرف ترجمہ پڑھیں ۔ اسپر آپ ذرا ناراض ہونے لگے ۔ تو ایک شخص نے کہہ دیا ۔ اسلئے کہ وقت کم ہے ۔ صرف ترجمہ ہی پڑھیا ۔ پھر اپنی علمیت جتلانے کے لئے کہا کہ انجیل بتاتی ہے کہ واقعہ صلیب کے متصل ہی رفع ہو گیا ۔ اسلئے اس نکتہ کی داد چاہی ۔ پیر بخش نے نہایت بدتہذیبی سے یہ بھی کہا کہ مرزا صاحب کو دھوکہ ہو گیا اسپر پریذیڈنٹ نے روک دیا ۔

مولوی ثناء اللہ اور طاعون

مولوی ثناء اللہ نے اپنے لیکچر میں بڑا زور اسبات پر خرچ کیا ۔ کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئیگی اور یہاں کبھی کسی کو طاعون نہ ہوگی ۔ خواہ چوہڑا ۔ چمار سو ہو یہ جسکو آریہ ہی کیوں نہ ہو ۔ مگر آئی اور کئی آدمی مرے یا اسطرح پیشگوئی جھوٹی نکلی ۔

اسکے جواب میں ہماری طرف سے جو لیکچر ہوا۔ اس میں دیگر اعتراضات کے ساتھ اس مغالطہ اور دھوکہ کو بھی واضح طور پر بیان کیا گیا جیسے ہم اپنے جلسہ کی کارروائی میں شائع کریں گے۔ فی الحال یہی لکھنا کافی ہے کہ کشتی نوح میں صاف لکھا ہے۔ کبھی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان کی یا اس مقدمہ یا کسی اور وجہ سے جو خدا تعالیٰ کے علم میں ہو۔ کوئی شاذ و نادر کے طور پر کہ جماعت میں سے کسی کو ہو جائے سو شاذ و نادر حکم عدم کا رکھتا ہے بیشتر مقابلہ کثرت کے جو دیکھی جاتی ہے۔

ثناء اللہ اور ابراہیم مرتضیٰ حسن

مولوی ثناء اللہ کے بعد مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے حضرت عیسیٰ کے رفع کے متعلق لیکچر دیا۔ خاتمہ پر مولوی ثناء اللہ نے اسکے متعلق کہا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں مولوی صاحب کی تائید میں ایک شعر پڑھوں لیکن ڈرتا ہے کہ مولوی مرتضیٰ حسن ناراض ہو جائیں گے کیونکہ میں نے ان کی تعریف میں کچھ نہیں کہا۔ وہ المہدیان [illegible] میں ان کی تعریف بھی کر دونگا۔ کیونکہ ان کا لیکچر سننے کی [illegible] ہوں۔ مگر ناظرین یہ سنکر تعجب کرینگے کہ مرتضیٰ حسن ثناء اللہ کے پیچھے اور دونوں ہی ثناء اللہ کے نہ سنتے۔ مرتضیٰ حسن تھا [illegible] ارمان [illegible] کئی دفعہ کہا مولوی ثناء اللہ [illegible] لیکچر کے آخر میں مولوی ثناء اللہ [illegible]

تناسخ پر [illegible] ملتوی کیا گیا

مولوی ابراہیم کے لیکچر کے بعد بٹالہ کے ایک شخص نے جو جلسہ کا منتظم بنا ہوا تھا۔ اعلان کیا کہ مولوی ابراہیم نے جو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا وہ ہم واپس لیتے ہیں اور مباحثہ بٹالہ یا کسی اور جگہ ہو۔

مرتضیٰ حسن کا لیکچر

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی نے اپنے لیکچر میں جو گالیوں اور بدزبانیوں کا مجموعہ تھا اور جسمیں استہزاء کا کوئی پہلو باقی نہ چھوڑا۔ نہ دل آزار اور اشتعال دلانے والے الفاظ اور کہاوتوں میں کچھ کمی تھی۔ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ مرزا صاحب نے پہلے رسول کریم کی بڑی تعریف کی۔ اسلام کی خدمت کا دعویٰ کیا اور لکھا کہ اسلام کی صداقت کے لئے آریوں عیسائیوں وغیرہ سے مباحثہ کروں گا۔ تو ہم نے انہیں اپنا سردار مان لیا۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ انہوں نے اسی طرح کیا ہے جس طرح چور چوری کرتے وقت گھر کے محافظ کتے کو لقمہ ڈالتا ہے تاکہ وہ شور نہ مچائے۔ اسی طرح انہوں نے لقمہ ڈالا ہے تو ہم لوگ مخالفت کے لئے کھڑے ہوئے۔

مولویوں کو کتے قرار دیا

اس کے بعد خود ہی سوال اٹھایا کہ کتا کون بنا۔ اور خود ہی سٹیج پر بیٹھے ہوئے مولویوں کو مخاطب کر کے یہ کہا۔ اے علماء کرام میاں اور آپ سب کتے ہیں جب رسول کریم کا دین لٹنے لگا تو تم نے شور مچانا شروع کر دیا۔

دربھنگوی کا یہ خطاب آپ کے علماء کو اور ہمارے خلاف شور مچانے والوں کو مبارک ہو۔

مولوی ثناء اللہ نے تناسخ پر لیکچر نہ دیا

اس دن مولوی ثناء اللہ نے اعلان کیا کہ مجھے ایک اشتہار پہنچا ہے جس میں چار سو روپیہ انعام رکھا گیا ہے اسکو پڑھ کر جواب میں پھر دوں گا۔ آخر میں تناسخ پر لیکچر دونگا لیکن عصر کے بعد اس نے اعلان کر دیا کہ چونکہ انجمن والوں نے کہا ہے کہ یہاں تناسخ پر لیکچر دینا مناسب نہیں اسلئے مجھے روک دیا گیا ہے۔ میں نے وعدہ خلافی نہیں کی میں اب بھی تیار ہوں۔

اس مناسبت سے کہنے کی حقیقت یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے اعلان دینے کے بعد دو لوگ جن کو بیرونی لوگوں سے یہاں [illegible] بلایا تھا۔ ہندوؤں کے پاس گئے۔ اور جا کر کہا کہ آپ لوگ برا نہ مانیں۔ اور جانتے ہیں تو تناسخ پر لیکچر ہو۔ ہندوؤں نے اس بات کو ان کی مرضی پر چھوڑا۔ کہ جس طرح چاہو کرو۔ آخر ہندوؤں کی ناراضگی کے خیال سے لیکچر بند کر دیا گیا۔ اور ایک شخص صاحب نے بتایا کہ تناسخ کے متعلق صرف اسلئے لیکچر نہیں ہوا۔ کہ جلسہ کرنے والے جانتے ہیں جس جگہ جلسہ کر رہے ہیں وہ آریوں کی جگہ ہے اگر ان کے پاس جلسہ کرنے کے لئے اپنی جگہ ہوتی تو نہ رکتے۔

تناسخ کے متعلق لیکچر دینے کا اعلان کر کے پھر نہ دینا اور یہ کہنا کہ مناسب نہیں۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہاں جلسہ کرنے کی غرض محض ہمارے خلاف بے ہودہ گوئی اور ہجو اس کرنا تھی۔ نہ کہ اسلام کی حمایت جس کا انہیں دعویٰ ہے یہی وجہ ہے کہ سارے جلسہ میں ہمارے خلاف شرانگیزی سے کام لیا جاتا رہا۔ اور غیر مسلموں کے عقائد باطلہ کے خلاف ایک حرف نہ کہا۔

دربھنگی کی بدزبانی

ہمیں بہت ہی افسوس ہے کہ دربھنگی مولوی نے نہایت ہی شرانگیزی سے کام لیا۔ اور یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح کا علم اور انتظام تھا۔ جو خیر گذری۔ ورنہ اس نے فساد برپا کرنے میں کسی قسم کی کسر نہ رکھی۔ اعجاز المسیح کی فصیح و بلیغ عربی تفسیر کا ذکر کر کے کہا کہ اسکے ٹائٹل پیج کی ہنسی اڑانی شروع کی۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کی عربی تو ایسی ہے۔ جیسے ایک ہندی عورت نے اپنی عربیت یا شیخ ہذا لی کا پوت مرا میں جتائی اور کہا کہ جنت تو بڑی وسیع ہے۔ ہم علماء کرام اور ان کے متبعین تو سب کے سب کافر ہیں۔ اب مرزا صاحب اور ان کے چند مرید جنت میں کبڈیاں کھیلیں۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کے معجزے تو مسیلمہ کی طرح ہیں جس نے ہاتھ رکھا پھوٹی ہوئی آنکھ پر اور دوسری بھی پھوٹ گئی اور جوش میں کہا کہ اگر خود جبرئیل بھی آ جائے تو ہم علماء کرام اس کی بات نہ مانیں گے۔ اور کہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم کا ابھی تم نے کیا دیکھا ہے۔ [illegible] بھی قادیان کی طرف منہ کر کے پڑھنے کی تعلیم واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی کی تفسیر ہوا ہے۔ نماز پڑھو مرزا صاحب کے مقام اشتہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ منارہ جو نظر آتا ہے بنوایا۔ اس سے تعجب نہ کرو معمولی بات ہے استنجا ہی کر لیا اور پاخانہ بھی کر لیا۔ اور کہا کہ مرزا صاحب ۱۵۰ نشان بمشکل لکھ سکے ہیں مگر کہتے ہیں۔ ہم اللہ زیادہ دکھا سکتے ہیں [illegible] کہانیاں سنائیں کہ ایک لڑکے نے اپنی اماں سے کہا آج میں نے ہزار بھیڑیوں کا مقابلہ کیا۔ بعد میں خود ہی مان لیا کہ یہ گھر کا کتا تھا پھر کہا وہ جس کے گھر خدا اترا۔ جس کے گھر خدا کا بیٹا موجود ہے وہ کہتا کہ اونٹ بیکار ہو گئے۔ میں کہتا اونٹ مجھے بھی عنایت ہو جائیں۔

سیالکوٹی کی بیہودہ سرائی

اسکے بعد ابراہیم سیالکوٹی کا لیکچر مسئلہ ختم نبوت پر ہوا۔ اسمیں میر سیالکوٹی نے بہ تکلف یہ آیت پڑھی۔

یا ایها الذین آمنوا ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا و یجعل لکم نورا تمشون به۔ اور پھر کہا کوئی حافظ مجھے یہ آیت قرآن مجید سے نکال دے اور اس پر بہت ہنسی اڑائی۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ دو آیتیں ایک جا لکھی ہیں اور اسی آیت کے [illegible] میں ان کی تصحیح کر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ دو آیتوں کا حاصل مطلب لکھا گیا۔ باوجود صحت نامہ کے اس پر زور دیا اور کہا گیا۔

دیوبندی مدرس کی شرر انگیزی

اس کے بعد دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی محمد انور شاہ صاحب نے تقریر کی ظاہری شکل و شباہت دیکھ کر ہم نے ازراہ حسن ظن یہ خیال کیا۔ کہ آپ کچھ شریفانہ رویہ اختیار کریں گے۔ مگر آپ نے چھوٹتے ہی کہا جب اس (مرزا صاحب) نے ہمیں یہود کہا۔ تو ہمیں اسے دجال کہنے کا حق ہے۔ جس نے اپنی کتاب میں لعنت لعنت کئی بار لکھا۔ اسے خود اس کا مورد کہیں تو بجا۔ مگر ہم اپنا حق چھوڑ سکتے ہیں۔

اس کے بعد اذ قال اللہ سورہ مائدہ کا آخیر پڑھ کر کہا۔ کہ قال کو ماضی بتانا جہالت ہے۔ اور جس کی عربی دانی اس حد تک ہے اسے اپنی پیغمبری سے ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔

مولوی شاہ صاحب کو یاد نہ رہا۔ کہ کئی مفسرین نے بھی ایسا لکھا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے اسلاف مفسرین کو جاہل و اجہل کہہ رہا ہوں۔ پھر اس بات کا بہتر جواب تو ہم نے دوسرے دن دیا۔ کہ خود حضرت مسیح موعود نے دیوبند کے مدرس اعلیٰ کے سامنے رکھی بنیاد ہے۔ کہ یہ قیامت کے دن کے [illegible] شاہ صاحب تو اسی پر خوش ہو گئے۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے انہیں سر محفل شرمندہ کیا اور بتایا کہ تم جس کے مقابلے کے لئے اٹھے ہو اس کے لٹریچر سے اس حد تک جاہل ہو۔ یہ دراصل علماء دیوبند پر بہت بڑا حملہ تھا۔ شاہ صاحب کی تقریر مجمع میں سنی نہیں گئی۔ کیونکہ ایک تو تقریر مہمل دوسرا طرز بیان نہایت ژولیدہ تیسرے آواز ناک سے نکلتی تھی ہم قریب تھے اس لئے نوٹ کرلی۔ ہمیں بہت افسوس ہوا۔ کہ دیوبند کے علماء محقق کہلانا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر سے ایسے ناواقف اور جاہل ہیں۔ کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ناواقفی سے ہم بعثت مسیح ناصری کا استدلال کیونکر کرتے ہیں۔ ممکن ہے ہمارے ایک دوست کا خیال درست ہو۔ کہ معلوم تو تھا۔ مگر چونکہ اس کا جواب نہ آتا تھا۔ اس لئے یہ جتایا۔ کہ گویا معلوم نہیں۔ اسی تقریر میں شاہ صاحب نے القادیان ما القادیان وما ادراک ما القادیان کو حضرت مرزا صاحب کا الہام بتایا۔ اور اس پر بہت پھبتیاں اڑائیں کہ یہ تو وہی مثل ہے۔ الفیل ما الفیل وما ادراک ما الفیل۔ مرزا صاحب کو یہ الہام کیوں نہ ہوا۔ والحائضات حیضاً والطاہرات طہراً۔ یہ باتیں صرف علماء دیوبند کی تہذیب اور مبلغ علم اور واقفیت سلسلہ احمدیہ دکھانے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

بدر الاسلام کی ظلمت فشانی

۳۱ مارچ کو پہلا لیکچر بدر الاسلام نام ایک نوجوان میرٹھی کا ہوا کیا بیان کروں اس شخص کی تقریر کیا تھی زبان کیا تھی۔ ایک قینچی تھی۔ جو رشتہ ایمان کو کاٹتی چلی جاتی تھی۔ انجام آتھم ہاتھ میں لے کر کہا۔ صاحبو! یہ وہ کتاب ہے جسے مرزائیوں نے زمین میں دفن کر دیا۔ تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) مگر بندہ درگاہ بھی اسکو کہیں سے نکال ہی لایا۔

ہم سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

پھر لوگوں سے کہا۔ دیکھو میں تمہیں سچے مسیح کا نشان بتاتا ہوں۔ وہ اتنا مال تقسیم کرے گا۔ کہ کوئی نہ لے گا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے معارف مال ہیں۔ واہ صاحب اچھا مال ہے۔ اتنین قل ھو اللہ پڑھ دیں۔ اور یہ قرآن کو مال بتا رہے ہیں۔ پھر کہا ایک دجال تو وہ ہے۔ جو لوگوں کو مار کر پھر جلائے گا زندہ کرے گا یعنی خدا ہو گا۔ اور کانا ہو گا۔ یہ دو نشان یاد رکھو۔ اور مرزا صاحب کے دام میں نہ آؤ۔

گورنمنٹ کے متعلق

پھر کہا۔ مرزا صاحب انگریزوں کو دجال بتلاتے ہیں۔ (بالکل جھوٹ۔ راقم) اور کہا کہ گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں اور نہایت افسوس کرتے ہوئے ذکر کیا۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ انگریزوں کے لئے دعا کرو۔ ان کی گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ حالانکہ اس گورنمنٹ نے جو ظلم ہم پر کیا وہ ظاہر ہے۔ آپ کچھ اور بھی کہنا چاہتے تھے۔ مگر پیچھے سے کسی نے آہستہ سے روکا مگر پھر بھی رکے نہیں۔ اور گورنمنٹ کے حق میں بہت کچھ کہہ گئے۔ اور نہایت حسرت سے کہا۔ کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی تعریف میں اتنا کچھ لکھا ہے۔ کہ اگر جمع کیا جاوے تو ۸۰۰ صفحے کی کتاب بن جائے۔ یہ ہے مسلمانو تمہارا مسیح تمہارا احمدی جس نے اسلام کو کفر پر غالب کرنے کے لئے آنا تھا۔ جس کی زبان کفر کی خوشامد کرتے کرتے خشک ہوئی جاتی تھی۔ یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب نے کوئی معجزہ نہیں جس کا انکار نہ کر دیا ہو۔

پھر در بھنگی پھکڑ

اس کے بعد پھر در بھنگوی پھکڑ مرتضیٰ حسن نام اٹھا۔ اس شخص نے اپنی آتش بیانی سے پھر اپنے نامۂ اعمال کو جلانا شروع کیا چھوٹتے ہی کہا کسی شخص نے زمزم میں پیشاب کر دیا تھا۔ کہ نام تو ہو گا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ پھر کہا میں نے مرزا صاحب کی نسبت قرآن مجید سے فتویٰ پوچھا اس نے بتایا۔ کذاب۔ رسول کریم سے پوچھا۔ اس نے کہا کذاب۔ علماء کرام سے پوچھا۔ تو باوجود اختلاف باہم ایک دوسرے کو کافر کہنے کے انہوں نے مفتری علیہ بتایا۔ پھر خود مرزا صاحب سے پوچھا۔ تو انہوں [نے کہا] میں جھوٹا ہوں کذاب ہوں ملعون ہوں بدتر ہوں۔ پھر بڑے زور سے کہا۔ کہ [illegible] نے اپنے [illegible] کر دیا۔ [illegible] قلب [illegible] یہ دیکھا نہایت افسوس ہے کہ اس [illegible] کس قدر دل آزاری سے کام لیا)

اس کے بعد ایک مونگھیری اشتہار کا خلاصہ سنانا شروع کر دیا۔ جس میں شاتم نے بزعم خود اٹھارہ بیس جھوٹ حضرت مسیح موعود کی ذات قدسی صفات کی طرف منسوب کئے ہیں۔ پھر اس پر ایک قصہ سنایا۔ کہ ایک شخص نے ملازم رکھا اور کہا۔ کہ مجھے جھوٹ کی عادت ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے سچا ثابت کر دو۔ ملازم نے کہا بہت اچھا۔ مگر ایک جھوٹ مہینہ بھر میں مجھے بھی بولنے کی اجازت ہو۔ جسے آپ سچا ثابت کر دیا کریں۔ رئیس نے مان لیا۔ ایک روز رئیس نے بیان کیا۔ کل ہم نے کبوتر کو چھرہ جو مارا۔ تو اس کے کباب بن کر دسترخوان پر آ پڑے۔ نوکر نے کہا بالکل درست کبوتر کے پوٹے میں چقماق تھا۔ چھرہ جو لگا تو آگ

پیدا ہو گئی۔ اس سے کبوتر چھوڑا گیا۔ گرا تو ایسی جگہ جہاں مسالہ پیسا جا رہا تھا۔ اس طرح بنا بنایا چٹپٹا کباب میاں کے دسترخوان پر آ گیا۔ اب آئی نوکر کی باری۔ میاں سواری پر گئے۔ تو اس نے جا کہا کہ آپ کا لڑکا کنکوا اڑاتے کوٹھے سے نیچے گر گیا۔ ادھر بیوی سے کہا کہ میاں گھوڑے سے گر کر مر گئے۔ صف ماتم بچھ گئی۔ آخر نوکر نے کہا لائیے میرا انعام اور یہ جھوٹ سب وعدہ پورا کیجئے۔ اس نے کہا کم بخت تمہارا جھوٹ سچا ثابت کرنے کے یہ معنے ہیں کہ میں بھی جان سے جاؤں۔ اور میرا بیٹا بھی یعنی خود بھی مروں اور مقطوع النسل بھی ہو جاؤں۔ صاحبو! یہ شخص غلام احمد اس غلام سے بڑھ کر نکلا۔ اس نے نہ صرف خود ایسے جھوٹ بولے نہ زمین میں سمائیں نہ آسمان میں۔ بلکہ کہتا ہے کہ تم انہیں سچا مانو۔ ان کے سچ ہونے پر ایمان لاؤ۔ اور دین و دنیا میں رو سیاہ ہو جاؤ۔

الہام پڑھکر جس کی نسبت حضرت اقدس نے
کے معنے نہیں کھلے۔ یہ سنایا۔ دیو خیز
تھا۔ استاد ننھے نے یہ شعر پڑھا۔ تھے
! - حجام شوق رکھتا ہے کفگیر ...
سر ... تو کہا ابھی ...

دیکھئے یہ ... اور یہ ... کا مذاق اڑ

یہ ہے ان کی تہذیب وہ سوچیں۔ کہ یہ حملہ حضرت مسیح موعود پر ہے یا قرآن مجید کے مقدسات اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر۔ اسکے بعد نہایت مزورانہ طریق پر ضمیمہ انجام آتھم سے وہ حصہ پڑھنا شروع کیا۔ جو بر مسلمات عیسائیاں یسوع کی نسبت ہے یا یہودیوں کے اقوال منقول ہیں۔ اور بات بات پر لوگوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی اور چور اور کیا کیا کچھ لکھتے ہیں۔ ان کی دادیاں نانیوں کو بدکار بتلاتے ہیں۔ وغیر ذالک۔ جس سے سننے والوں کی طبیعت میں بہت جوش آ گیا۔ آخر ہماری طرف سے بذریعہ پولیس کہلایا گیا کہ حوالے مکمل پڑھو۔ اور یہ یہودیوں کے اقوال ہیں۔ جو کچھ بیان ہوا وہ وہی ہے۔ جو خود یسوع کے پیروؤں کی تحریروں سے نکلتا ہے۔ اور بطور الزام بیان ہوا ہے۔ تو کہہ دیا۔ میں سب باتوں کا جواب دوں گا۔ مگر پھر کچھ جواب نہ دیا۔ اخیر میں یہ بھی کہا۔ کہ مرزا صاحب قیامت کے منکر ہیں۔ ایک شخص نے حوالہ پوچھا تو کہا۔ اجی ایسے بیسیوں حوالے میرے ناخنوں میں رکھے ہیں۔ پھر ایک شخص نے ازالہ اوہام دیدیا۔ اور اس سے وہ مقام پڑھکر سنایا۔ جس میں قیامت کے برحق ہونے کا ذکر تھا۔ لیکن ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ حوالہ پڑھتے جاتے۔ اور کہتے دیکھا! یہ ہے قیامت کا انکار۔ اسی سلسلہ میں کہا یہ ہیں احمدیو تمہارے سلطان القلم جو اردو کا صحیح فقرہ لکھنے سے بھی عاری ہیں اور یہ ہیں تمہارے سلطان السیف جو ڈر کے مارے اندر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ بتاؤ تو سہی یہ لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق تھا یا وہ جس میں مکر و فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ غرض دریدہ دہنی کی انتہا کر دی۔ بدزبانی سے ثناء اللہ کو بھی پیچھے ڈال دیا۔ اور اتنا واہی تباہی بکا کہ میں سچ کہتا ہوں۔ اگر خلیفۃ المسیح نے اپنے مریدوں کو جلسہ گاہ میں جانے سے نہ روکا ہوتا۔ اگر ہمیں (گو چند نفوس حسب الحکم جلسہ گاہ میں موجود تھے) یہ ہدایت نہ ہوتی کہ خاموش رہنا تو اسی جلسہ میں خون ہو جاتا۔ پولیس اور حکام کی موجودگی میں اس قدر بکواس کی جرأت حیرت انگیز تھی۔ علماء کو غالباً یہ غلط فہمی تھی کہ پولیس اسلئے ہے کہ ہم باطمینان تمام گالیاں دے سکیں بہرحال ہمارا صبر باوجود پوری قوت کے اور ہماری خاموشی اعجاز سے کم نہیں۔ جو محض حضرت مسیح موعود کے انفاس طیبہ کی طفیل اور ان کی تعلیم کا اثر تھی ؛

سنت نبوی کی بکواس

اسکے بعد نواب الدین شکوہی کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ نرے (منٹیں) کہہ کے تھوڑا سا وقت لیا ہے۔ پھر لوگوں کو اشتعال دینا شروع کیا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ میں پیغمبر کے ارشاد کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہوں۔ اور اس کا حوالہ دیا۔ ازالہ صفحہ ۱۴۰۔ ۳۱۰۔ ۳۴۱ اور کہا مرزا صاحب مسیح کا باپ یوسف کو قرار دیتے ہیں۔ اور کتاب البریہ میں خدا ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور زمین و آسمان بنانے کا ادعا۔ اسی سلسلہ میں کہا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

گویا احد اور احمد ایک ہی ہیں۔ یہ مشرکانہ کلمہ جس کا حقیقی مطلب اتنا کہا تھا۔ جو سٹیج پر سے علماء بول اٹھے۔ گویا حنفیوں اور اہل حدیثوں کی جنگ کا خطرہ ہوا۔ جسے پرے کر کے بٹھا دیا گیا۔

ثناء اللہ

پھر مولوی ثناء اللہ نے وقت لیا اور کچھ مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی اور متفرق باتیں بیان کیں۔ لیکن اکثر میں میر قاسم علی صاحب کے اشتہار تھے۔ اسلئے جوابات کہنا تھا۔ اکھڑی ہوئی۔ آخر کہا کہ اشتہاروں کا جواب سننا ہے یا یہ بات جو کہہ رہا ہوں سننی ہے۔ لوگوں نے کہا اشتہاروں کا جواب۔ تب اس طرف متوجہ ہوا۔ اس کا ذکر آگے آئیگا۔

عبد الشکور گندہ دہن

مولوی عبد الشکور لکھنوی مشہور مناظر بھی پہنچ گیا۔ ظاہری شکل و وجاہت سے پہلے شبہ ہوا کہ اس کا بیان شریفانہ ہو گا۔ یا کہئے پر مگر آپ تھا مگر زبان جو کھولی تو گند سے بھری ہوئی۔ کہا کہ مرزا صاحب کے متعلق یہ بحث کیوں کی جاتی ہے وہ نبی یا مجدد تھا یا نہیں وہ تو بھلا آدمی بھی نہ تھا۔ اس نے توہین انبیاء کی۔ اور اس کی پیشگوئیاں سب کی سب جھوٹی نکلیں۔ اس کذاب کی غلط بیانیوں کا کچھ شمار نہیں۔ قرآن مجید کا حوالہ دیتا ہے تو غلط۔ صحیح البخاری کا حوالہ دیتا ہے تو غلط۔ آپ لوگ دیکھیں جس نے نبی کریم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا وہ یقیناً دجال ہے وہ بلاشک کذاب ہے۔ مرزا صاحب کا منشا بہت سا مال جمع کرنا تھا۔ چنانچہ بہت سا مال چھوڑ گیا جو اسکے بیٹوں میں تقسیم ہوا۔ یہ بھی کہا کہ وفات مسیح پر اس کی برکت کیسی۔ مسیح کے مرنے سے مرزا کا مسیح ہونا کیونکر ثابت ہو گیا۔ کیا ایک حبشی جب یہ خبر سنائے کہ آج ہمارا بادشاہ مر گیا تو اس سے وہ حبشی بادشاہ ہو جائیگا۔

اس طرح یہاں گندہ ناتراش نے ہمارا دل دکھایا۔ ہماری طبیعتوں کو سخت مشتعل کیا۔ مگر کیا کرتے خلیفۃ المسیح کے حکم سے مجبور تھے ؛

ہماری حالت

کیا ہم ایسے ہی بے غیرت ایسے ہی بزدل تھے کہ یہ لوگ ہمارے گھر میں آکر ہمارے مرکز میں پہنچ کر ہمارے ہی سامنے ہمارے آقا ہمارے مقتدا ہمارے پیشوا اور ہاں اس مقدس وجود کو جسے کل نبیوں کے سردار حضرت خاتم النبیین نے سلام بھیجا جس کی تحمید عرش عظیم سے خداوند سموات والارض کرتا ہے اس کو اس قدر گالیاں دیں اور بار بار کہیں کہ وہ بدتر سے بدتر۔ گمراہ۔ ملعون۔ کذاب اور دجال تھا وہ چور تھا اسمیں مکر و فریب کے سوا کچھ نہ تھا وغیر ذالک۔ اور ہم ٹھنڈے دل سے سنیں حضرت خلیفۃ المسیح! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ ہی کے حضور میں انکی شکایت کروں اور سخت شکایت کروں ؎

شاد و خرم کی اجازت ہے سو وہ بھی نہیں (؟) تاکہ ہم پر دیار شوق سے دستور سے
آپ نے ہمارے مونہوں پر مہر لگا دی ہمارے ہاتھوں کو باندھ دیا ہمارے
پاؤں کو توڑ دیا اور فرمایا کہ چپ چاپ بیٹھے سنو ؎

یہ ایک اشتہار ہے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ کارکن الفضل (ایڈیٹر)

ضروری اعلان ۸؍

(از محمد یامین تاجر کتب قادیان دارالامان)

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ جملہ تصانیف اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کی موجودہ تصنیفات میری تحویل میں رہتی ہیں۔ آرڈر آنے پر تعمیل کی جاتی ہے (۲) قادیان میں جس قدر ایجنسیاں ہیں۔ بعد کتب خانہ مسیح موعود و بک ڈپو ریویو آف ریلیجنز وغیرہ کی کتابیں میری معرفت فروخت ہوتی ہیں۔ اور وی پی کے ذریعہ منگانے والے دوستوں کو باہر بھیجی جاتی ہیں۔ (۳) میری اپنی چھپوائی ہوئی کتابوں پر تاجر صاحبان کیلئے اور جو دوست زیادہ مقدار میں خریدیں کمیشن فی روپیہ ۴ آنہ کے حساب سے مقرر ہے۔ (۴) ۱۹۱۸ء سے احمدی جنتری سالانہ نکلنا شروع ہوئی اور اب ۱۹۲۱ء میں بھی احمدی جنتری کا چوتھا سال شروع ہو گیا ہے۔ باہر والے دوست اپنے مفید اور کارآمد مضامین اور تاجر لوگ اپنے اشتہار اندراج کیلئے بھیج کر مشتہر ہو سکتے ہیں۔ مضامین بشرط قابلیت مفید ہونے مفت درج ہوں گے۔ اور اشتہار کیلئے قلیل اجرت لی جاتی ہے۔ (۵) سیکرٹری صاحبان بیرونجات کی خدمت میں گذارش ہے کہ سلسلہ حقہ کے چیدہ چیدہ سالانہ اہم واقعات جو تبلیغ کے رنگ میں مخلوق کے لئے مفید ہوں مجھ کو لکھ بھیجا کریں۔ تاکہ میں سال کی احمدی جنتری میں ان کو چھاپ دیا کروں۔ (۶) اگر کوئی احمدی یا غیر احمدی یا غیر مسلم صاحب ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوئی کتاب نئی یا پرانی فروخت کرنا چاہیں۔ مجھ سے خط و کتابت کریں میں قیمتاً خرید لونگا۔ (۷) احباب اپنے خطوط میں نام معہ مکمل پتہ خوشخط حروف میں لکھا کریں۔ (۸) جن دوستوں کو وصول شدہ کتب میں کوئی ناپسند آئے وہ واپس کر سکتے ہیں۔ (۹) کتب محض بر بنیں دی جاتی ہیں قیمت نقد آنے پر یا وی پی کے ذریعہ بھیجی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک خانہ بذمہ خریدار ہوتا ہے۔ (۱۰) کسی دوست کو بطور نمونہ کوئی نئی یا پرانی کتاب نہیں بھیجی جاتی ہے۔ اور نہ وی پی کیا جاتا ہے۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

خضاب لاجواب ۸؍

اس خضاب کے استعمال سے بال کالے بھنور ہو جاتے ہیں۔ رنگ پختہ اور سیاہی پائیدار ہوتی رنگ مثل قدرتی سیاہ بالوں کے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے۔

بال پیدا کرنے کا جوہر

جہاں بال نہ اگتے ہوں اور اگانے مطلوب ہوں اس جگہ لگانے سے اُگ آتے ہیں اور بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول [illegible]

سرمہ مقوی البصر

اس سرمہ کے استعمال سے بصارت چشم کو قوت پہنچتی ہے دائمی استعمال سے بڑھاپے تک نظر قایم رہتی ہے۔ دماغی محنت کرنے والے لوگوں کیلئے بہت مفید اور دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ پھولا کوتاہ نظری وغیرہ امراض کا علاج ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ محصول ۴؍

اکسیر دمہ۔ دمہ۔ کھانسی اور بگڑے ہوئے زکام کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ پہلی خوراک حلق سے اترتے ہی بفضلہ تعالیٰ اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ۴؍

معجون مسیحائی مقوی دل۔ دماغ معدہ و جگر ہونے کے علاوہ بہت درجہ کی مصفی خون ہے۔ امراض جلدیہ میں بھی کارآمد ہے۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ کے ازالہ کیلئے بحکم شافی مطلق اکسیر کا حکم رکھتی ہے چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتی ہے۔ فی بکس دو روپے محصول ۵؍

معجزہ قرآن۔ جس پر فاضل ایڈیٹر الفضل اور دو دیگر اخبارات و رسائل نے زبردست ریویو کئے ہیں۔ موجودہ طرز تقسیم میراث کی غلطیاں دکھا کر کلام مجید سے ایک صحیح اور بااصول طریق تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے۔ فی جلد ۸؍ محصول ۳؍ ریال کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

رسالہ کیمیائی۔ محصول خفیف اس میں کیمیائی طریق زبردست اور معقول بحث کی گئی ہے۔ مہر کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

حکیم مولوی علم الدین احمدی مالک شفاخانہ مسیحائی گلستہ

بنارسی تحفے ۸؍

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے۔ (زنانہ مردانہ) ساڑیاں کپڑے۔ کمخواب۔ تھان۔ کاسی۔ سلک۔ سونہرے سلک گوٹہ بیلے۔ بیتری بنارسی پشمینہ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمایئے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام [illegible] سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں۔ ۱۰ دسمبر۔ جاری کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ جو جنوبی ہند میں کرکٹ۔ ہاکی [illegible] کو کام میں لا کر ہماری [illegible] جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں [illegible] ہیں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ دیرپا ہوگا۔ خط لکھئے پرائس لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت مفت ارسال کی جائیگی۔

نظام اینڈ کو شاپ نمبر ۹۰۵

Main Street Poona Camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۸؍

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کر کے فروخت کرتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص گھتیلا اور صافوں لنگی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے۔ جو مال ناپسند ہو ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے۔ اشتہاری لفاظیوں سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہونا چاہئے۔

المشتہر عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

[illegible] عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر الفضل کیلئے شائع ہوا

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی ✻ اسسٹنٹ ۔۔۔

نمبر ۷۶	مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء		مطابق ۲۴ رجب سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء کو مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نماز میں شریک تھے۔

گورنمنٹ کے خلاف عوام کو بھڑکانے اور دھمکی کرنے کے لئے ان دنوں جو لوگ پھر رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک گذشتہ دنوں یہاں آئے۔ اور ہندوؤں وغیرہ میں ایک شخص مرزا ارشد بیگ کی صدارت میں گورنمنٹ کے خلاف لیکچر دیا۔ مکرم میر قاسم علی صاحب نے اسکے جواب میں تقریر کی۔ لیکن پھر الٹے نعرے اور لیکچر پوشیدہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق میر صاحب موصوف نے اپنے پبلک لیکچر کے سلسلہ میں خوب روشنی ڈالی۔

نظم

نفسِ امّارہ سے!

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

پھر وہی بات! او نادان! یہ بہکی ہوئی کیوں!
صحبتِ قدسیاں میں رہ کر یہ گنہگاری کیوں؟

میں تو حیران ہوں تجھے روز یہ ہوتا کیا ہے
جانتے بوجھتے۔ افسوس یہ سرشاری کیوں

دیکھ تو اپنی طرف! اور یہ کرتوت بھی دیکھ!!
عزت وجاہ پہ منظور ہوئی خواری کیوں

ہے کہاں عزم ترا۔ وہ جو مہدی کے فقیر
چھوڑ بھی دے کہ بری چیز سے ہو یاری کیوں

اپنا سر آپ ہی اوکھلی میں دیا جب تو نے
جب کا قرب ہے شکایت یہ ستمگاری کیوں

چھوڑ کر لعل وگہر بہت سے پیچھے پڑنا
یا حماقت پہ بیٹھے دعویٰ ہشیاری کیوں

چھوڑنا ہو جسے بس چھوڑ ہی دینا اس کو
بات ایمان کی ہے پھر یہ روا داری کیوں

کام کہنے کے بہت ہیں جو کرنا ہو تو خیر
ہاتھ چلتے ہوں تو پھر شکوۂ بیکاری کیوں

جو جفا پیشہ ہوں الفت کے نہ ہوں
ایسے لوگوں سے ہو اُمید وفاداری کیوں

اپنا گھر بار لٹا کر ہوا دلدار کے ساتھ
ہو رہ عشق میں حائل ہیں دشواری کیوں

عہد آغاز محبت میں بہت سادہ تھا
آگئی تجھ میں اب اے شیخ! یہ عیاری کیوں

بات کہنی ہے مگر کہنے سے ڈرتا بھی ہوں
تو تو دلدار ہے پھر میری دل آزاری کیوں

حضور نے ... و فرمایئے
رقیب ... آئیگا بندہ ...
خون دل ...
وہ جائے ... خواری کرتا

ہم اگر چندہ ... تو ہمارا ...
ہں گھر ... سے چل جاتی ...
سر ... ہے
ایسی ذلت میں ... بار کی کیوں

جو گلزار تھی ... سر پہ جاتے ان کی
وہ بھلا آکے ... مری غمخواری کیوں
ہوش باقی ہے ... ہو لیے
مستی شوق میں ... خیر ... کیوں

پارسائی کا جوانی میں تجھے دعویٰ تھا
اب بڑھاپے میں ... روز ... میخواری کیوں

آجکل شہر میں چرچا ہے کہ اکمل ...
بن رہا آپ ... مجرم ... کا

اخبار احمدیہ

مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونیوالے طلبا

۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء سے مدرسہ احمدیہ کے نئے سال کی پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیئے اس تاریخ سے قبل یہاں بھیجدیں۔ تاکہ وہ ابتدا سے پڑھائی میں شامل ہو سکیں۔ لڑکا کم از کم چوتھی پرائمری پاس ہونا چاہیئے۔
عبد الرحمٰن ... ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

تقریب ولادت

بابو نور محمد صاحب سب اوورسیر سکرٹری انجمن احمدیہ پوڑانوالہ ضلع گوجرانوالہ کو خدا نے تیسرا لڑکا عنایت کیا۔ جس کا نام ... اکبر رکھا گیا۔ خدا تعالےٰ مولود مسعود کی عمر میں برکت دے۔ اس خوشی میں انہوں نے پانچ روپے غرباء کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے ... بھیجے ہیں۔ منیجر الفضل۔

(۲) ۳۰ مارچ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بابو فخر الدین صاحب

بابو ... حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام ...
... نام حضرت ...
... احباب ... دعا۔

... اور ... وین ... بدولت ...

بابو ... ایک روپیہ ... ارسال فرمایا۔

درخواست دعا

... محمد صاحب ساکن ... نے اپنے احباب ... کے لئے ... خدا تعالےٰ ... دینی و دنیاوی کامیابی عطا کرے۔
نیاز مند ... عبد الحکیم ... خان۔ ... الوال

اعلان نکاح

میرے بھائی ... کے ... فضل الدین ... ولد ... احمد ... کا نکاح ... بنت رحمت علی ... ضلع ہوشیارپور ... ۲۴ روپیہ مہر پر ... مارچ کو پڑھا گیا۔
خاکسار میر محمد ... الفضل قادیان

نماز جنازہ

میرے سب سے بڑے بھائی میاں محمد یوسف صاحب جو ہمارے کنبہ میں سب سے پہلے ... ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ جنازہ غائب پڑھ دیں۔ خاکسار ... رحمت اللہ از قادیان

رپورٹ الفضل ماہ فروری و مارچ ۱۹۳۱ء

بوجوہات میں فروری کی رپورٹ نہ دے سکا۔ اب فروری مارچ کی رپورٹ ارسال ہے۔

دو ماہ میں کل ۶۵ خریدار بڑھے۔ اور واپسی وی پی کی وجہ سے ۴۶ بند ہوئے۔ جنمیں سے کچھ جاری بھی ہوئے ہیں۔

بہر حال یہ رفتار بمقابلہ اخراجات کثیرہ بہت کم ہے مہربانی فرما کر احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں ساعی ہوں۔
منیجر الفضل قادیان۔

اصلاح

الفضل کے نمبر ۷۶ میں جہاں کرتارپور کے گورو صاحب کا ورود قادیان میں کا ذکر ہے وہاں غلطی سے یہ لکھا گیا تھا کہ اورنگ زیب کے ذریعہ چندو لعل کی شرارت کا ذکر آیا۔ جو اس نے دسویں گرو صاحب سے کی تھی۔ دسویں گرو کی بجائے پانچواں گرو سمجھنا چاہیئے ؛

احمدی مستورات لاہور

چندہ ... مسجد ... لاہور میں احمدی عورتوں کا ایک جلسہ ہوا۔ ... عورتیں شریک جلسہ ہوئیں جو عورتوں کی مصروفیتوں کو دیکھا جائے تو یہ ایک بڑی تعداد تھی۔ مسجد میں پردہ کا کافی انتظام تھا۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پردہ کے باہر کھڑے ہو کر ایک لطیف وعظ فرمایا۔ اور ان کو قومی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کی۔ عورتیں وعظ سے بہت خوش ہوئیں۔ وعظ کے بعد ... بیوی اہلیہ پہلوان کریم بخش صاحب نے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ خدا کے فضل سے عورتوں نے بڑی خوشی سے چندہ دیا۔ تیس روپے چار آنہ اور ایک جوڑہ ... نقد وصول ہوئے۔ اور تیس روپے کے وعدے ہوئے جو قریباً وصول ہو چکے ہیں۔ بعض عورتوں نے ماہانہ چندہ بھی ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

لاہور میں یہ پہلا جلسہ تھا۔ جو عورتوں کے لئے خاص طور پر کیا گیا۔ انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ بھی ایسا انتظام کیا جایا کرے گا ... ہوتا ہے۔ اس جلسہ کے بعد چند عورتیں جمعہ میں آنے لگیں۔ جن کے لئے مسجد کے ایک حصہ میں پردہ کر دیا جاتا ہے۔
خاکسار عبد الحمید ریکارڈ کیپر ... محاسب انجمن احمدیہ لاہور

احمدی مستورات گھسیان کا ماہواری چندہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کی سعی اور کوشش سے احمدی مستورات جھنگ گھسیانہ کی انجمن بنی ہوئی ہے۔ جو احمدی مستورات سے باقاعدہ ماہوار چندہ اشاعت اسلام کے لئے وصول کرتی ہے۔ اس انجمن نے حال میں ... روپے چندہ بھیجا ہے۔ دیگر مقامات کی احمدی مستورات کو بھی خدمت دین کے لئے اپنی ان بہنوں کی تقلید کرنی چاہیئے ؛

غریب فنڈ

غلام محمد صاحب باورچی قادیان بتقریب نکاح ... عہ
غلام احمد صاحب وکیل پاکپتن بتقریب نکاح ... عہ
محمد رشید خان صاحب سب پوسٹماسٹر ڈیرہ ... لڑکے کی پیدائش پر ... عہ
ثناء اللہ صاحب پھلوری ۔ ڈیرہ ... " " " عہ
نور محمد صاحب سب اوورسیر پوڑانوالہ " " " عہ
حکیم ... الدین صاحب سکندرآباد ۱۰ عہ امانت
... ...

بھی بیٹھے بیٹھے عالم موجود ہیں۔ وہ نہیں روکتے۔ تو یہ اُلو کا پٹھا کون ہے۔ جو مجھے روکتا ہے۔ پہلے میں نے لیکچر کے لئے وقت مانگا تھا تو کہنے لگے۔ تم اسی علاقہ کے رہنے والے ہو۔ جو لوگ [illegible] ان کو رہنے دو۔ میں چپ ہو گیا۔ میں نے پھر خیال کیا کہ اپنے علاقہ میں نہ بولا تو کہاں بولوں گا۔ اس لئے پھر وقت مانگا۔ اور بڑی مشکل سے رات کا وقت ملا۔ [illegible] لیکچر نہیں دینے دیتے۔ اور کہتے ہیں اشعار کیوں پڑھتے ہو۔ حالانکہ مجھے سارے علماء اور سب لوگوں نے کہا ہے کہ اشعار پڑھو۔ اگر میں ان کا انکار کرتا [illegible] لیکن اب [illegible] بیٹھنے لگا۔ تو شریر شرارت کرتے ہیں اور انجمن والے بھی [illegible] مرزائی [illegible] ہے۔ (لیکچر پھر شروع)

اس پر پھر شور ہوا اور نواب دین نے منتظمین کو زبانی کہا کہ آپ لوگ [illegible] لیکچر [illegible] ایک شخص [illegible] کوئی پرواہ نہیں ؛

نواب دین۔ اگر اسکے حواس درست نہیں ہیں تو اس کو سٹیج پر کسی نے کیوں بٹھایا ہوا ہے۔ [illegible] پر بٹھایا جاتا ہے۔

دوسرا شخص۔ مولوی صاحب۔ آپ اس کی باتوں سے بُرا نہ منائیں۔ اسکے حواس درست نہیں ہیں ؛

نواب دین۔ اسکے حواس تو درست ہیں۔ آپ لوگوں نے شرارت کی ہوئی ہے۔ اور اب کہتے ہو یہ پاگل ہے۔ مگر یہ پاگل نہیں۔ میں ہی پاگل ہوں۔ جو اس قدر ذلت کے باوجود کھڑا ہوں۔ (یہ کہہ کر مولوی نواب دین بیٹھ گیا)

اسکے بعد گورداسپور کے ایک شخص نے وعظ شروع کیا۔ جو بطرز راگ اشعار بھی پڑھتا رہا۔ اور آیات بھی غلط۔ لیکن اس کو کسی نے نہ ٹوکا۔ اور وہ اطمینان کے ساتھ اپنا لیکچر ختم کر کے بیٹھا۔ جس سے ظاہر ہے کہ بیچارہ نواب دین یہ کہنے میں حق بجانب تھا کہ میرے خلاف شرارت کی ہوئی ہے ؛

احمدیت سے مرتد ہونیوالوں کی حقیقت

یہ رنگ برنگ مولویوں کا مجمع اور ان کے ساتھی جو باستثنے [illegible] سب سے زیادہ مشتاق پائے جاتے تھے۔ وہ یہ تھی کہ کسی احمدیت سے مرتد ہونے والے کی نمائش کریں۔ اگرچہ الٰہی سلسلہ اول سے ارتداد کوئی نئی بات نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ایسے لوگ پائے گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ بڑے بڑے وعدوں اور دعووں سے۔ بڑی عاجزی اور زاری سے درخواستیں کی گئیں۔ بڑی ہمدردی اور خیر خواہی جتائی گئی پھر افسوس بھی ظاہر کئے گئے۔ لیکن اس کا جو نتیجہ ہوا وہ یہ تھا کہ اپنے ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے شخص کو کھڑا کر سکے جس کا کام سوائے آوارہ گردی کے اور کچھ نہیں۔ اور جو اپنے [illegible] کی وجہ سے [illegible] منظور نظر رہتا ہے۔ [illegible] ہو کر کہا [illegible] چلا گیا تھا کچھ دن رہا۔ اور پھر لاہوری پارٹی کے پاس چلا گیا۔ [illegible] سے بھی چلا آیا ہوں [illegible] کے ساتھ ہی مولوی ثناء اللہ نے اعلان کیا کہ [illegible] اور آدمی [illegible] پیش کئے جائینگے۔ [illegible] شروع کر دیا [illegible] سے کچھ کہا۔ کبھی دوسرے [illegible] اعلان کر دیا کہ وہ پشیمان [illegible] ابھی آنے [illegible] لیکن آخری وقت تک [illegible] ان فرضی آدمیوں میں سے کوئی بھی نہ پیش کیا گیا۔ دوسرے دن ایک [illegible] کو کھڑا کیا جو پھیری بھی کا پہننے والا تھا۔ اور جس کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ کبھی اس نے چندہ دیا نہ [illegible] اور کام میں حصہ لیا ؛

یہ تھی ان لوگوں کی ساری کمائی۔ جو بڑے شور و شر کے ساتھ آئے تھے۔ اور یہ تھا ان جُبّہ پوشوں اور سبز عمامے والوں کا کارنامہ جو دور دراز سے آئے تھے۔ کئی دن اور دور [illegible] ہمارے خلاف چیخ چیخ کر گلا پھاڑتے اور فریب [illegible] کرتے کرتے تھک گئے۔ لیکن آخر نامرادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ سنا ہے کہ مولوی لوگ اپنی خفت مٹانے کے لئے [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] آدمی اور [illegible] ۵۰ مرتد ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ شخص بھی ان مولویوں کے جلسہ کو دیکھ کر احمدیت سے مرتد نہیں ہوا۔ شاہ آباد ضلع کرنال کا فقیر محمد نامی تو خود بیان کرتا تھا کہیں ایک جگہ جمتا نہیں۔ کچھ دن قادیان رہا۔ پھر لاہور پیغام بلڈنگس میں چلا گیا۔ اور دوسرا شخص محمود احمد نامی بدمعاش [illegible] وہ پہلے ہی جماعت میں داخل نہ تھا۔ [illegible] کا ایک طبیب بھی اٹھا تھا۔ مگر اس نے یہ بیان کیا کہ میں کسی خانگی معاملہ میں ناراض ہو کر [illegible] سے الگ ہو چکا ہوں۔ احمدیت کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اس کے علاوہ [illegible] شخص پیش نہیں کیا گیا۔ اور یہ نِرا جھوٹ اور سیاہ جھوٹ ہے کہ ۲۰ یا ۵۰ آدمی مرتد ہوئے ؛

ان دنوں میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیوالے

اسکے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ماتحت ۱۸ مارچ سے ۲۲ مارچ تک [illegible] دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان کے نام مع مفصل پتہ کے درج کئے جاتے ہیں ؛

۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۱) [illegible] محمد صاحب ساکن [illegible] والی ضلع گجرات (۲) [illegible] دین صاحب ساکن [illegible] والی ضلع گجرات
۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۳) میاں [illegible] صاحب (۴) میاں [illegible]
(۵) میاں [illegible] صاحب ساکنان [illegible] ضلع گورداسپور
۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۶) [illegible] صاحب [illegible] ضلع گورداسپور
(۷) میاں غلام محمد صاحب [illegible] ضلع گورداسپور
(۸) میاں [illegible] صاحب [illegible]
۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۹) [illegible]
(۱۰) میاں غلام محمد صاحب ساکن [illegible] ضلع گورداسپور
(۱۱) میاں [illegible] دین صاحب [illegible] ضلع امرتسر
(۱۲) میاں خدا بخش صاحب [illegible] ضلع گورداسپور
(۱۳) میاں الٰہ [illegible] صاحب [illegible] ضلع گورداسپور
(۱۴) میاں عبداللہ صاحب [illegible] " "
(۱۵) میاں عبدالعزیز صاحب کشمیری [illegible] کشمیر
(۱۶) [illegible] امرتسر
۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۱۷) [illegible] ضلع گورداسپور
(۱۸) [illegible] ضلع گورداسپور
(۱۹) [illegible] " "
(۲۰) کریم بخش صاحب [illegible] " "
(۲۱) قادر بخش صاحب ساکن [illegible] " "
(۲۲) محمد بخش صاحب [illegible] " "

[redacted]

(۲۳) میاں جھنڈو صاحب - ساکن تشکار - ضلع گورداسپور

(۲۴) میاں کریم بخش صاحب - گلانوالی " "

(اس شخص نے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی - مگر پھر سستی آگئی تھی - اب پھر تجدید بیعت کی ہے)

۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء (۲۵) چودھری گلاب صاحب ساکن ... ضلع گورداسپور

(۲۶) محمد شفیع صاحب نواں پنڈ بھیے والا ضلع گورداسپور

(۲۷) خیر الدین صاحب ساکن ننگل - ضلع گورداسپور

(۲۸) عبد الخالق صاحب - لکھنہ ریاں ضلع گجرات

(۲۹) جلال الدین صاحب افغان ساکن درگئی علاقہ خوست افغانستان

انکے علاوہ قادیان کے بعض لوگ بھی بیعت کے لئے پیش ہوئے - جو خوش قسمتی ہیں - مگر حضور نے انکی بیعت ابھی قبول نہیں فرمائی - ان کے متعلق تحقیق ہو رہی ہے کہ مذہب کو سچا مذہب سمجھ کر بیعت کرتے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے ہمارے مخالف اس تعداد کو دیکھیں - اور بتائیں کہ ناکامی اور نامرادی کس کو ہوئی - اور خدا تعالیٰ کی تائید کس کے شامل حال رہی - ان بیعت کرنے والوں میں زیادہ تعداد قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں رہنے والے لوگوں کی ہے - جن کے لئے یہ جلسہ کیا گیا تھا - یہی ایک ایسی بات ہے کہ جس سے ہمارے مخالفین کی ناکامی اظہر من الشمس ہو رہی ہے - اور جلسہ کرنے والے بھی اس کو خاص طور پر محسوس کر رہے ہیں اور اس پر پردہ ڈالنے کے لئے مختلف افواہیں مشہور کر رہے ہیں - اور پانچ سو تک بیعت فسخ کرنے والوں کے مختلف اعداد بتائے جاتے ہیں - یہ سراسر جھوٹ ہے - بیعت فسخ کرنے والوں کی حقیقت ہم اوپر بیان کر آئے ہیں - اور ان ایام میں جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے غیر احمدیوں سے نکلکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے - ان کے نام مع مفصل پتوں کے درج کر چکے ہیں - کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ اعداد کو جھٹلا سکے - اور جو اعداد مشہور کئے جا رہے ہیں ان کا ثبوت پیش کر سکے - ہرگز نہیں

مولوی ثناء اللہ کا لیکچر

۲۱ مارچ - قبل اسکے مولوی ثناء اللہ جلسہ میں آئے - مکرم میر قاسم علی صاحب نے بذات خود اس کی جائے قیام پر جہاں دوسرے مولوی بھی موجود تھے - وہ اشتہارات اسے دئیے جن میں خاص طور سے اسے مخاطب کیا گیا تھا - اور وہ بھی جنمیں سارے علماء مخاطب تھے - جلسہ میں آکر مولوی ثناء اللہ نے پہلے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے متعلق بیہودہ سرائی اور تلبیس سے کام لیا - اور محمدی بیگم کے متعلق کہا کہ تھوڑے سے ہی دن ہوئے - وہ امرتسر آکر ہمارے محلہ میں رہتے تھے - اور مجھ کو بھی اس کی زیارت نصیب ہوئی تھی - اسکے دس بارہ بچے ہیں - وغیرہ وغیرہ

ایک سو روپیہ انعام کا اشتہار

اور پھر کہا کہ اب میں ان اشتہارات کا جواب دیتا ہوں - جو مجھے پہنچے ہیں - پہلے میں ایک سو روپے والے اشتہار کو لیتا ہوں - اسمیں کہا گیا ہے - کہ توفی کے معنی بتاؤ - اور سو روپیہ انعام لو - میں اسکے لئے تیار ہوں مگر فیصلہ کی کیا صورت ہوگی - روپیہ کسی کے پاس امانت رکھدو اور کوئی منصف مقرر کرلو - جو میرا بیان سنکر فیصلہ کرے جب کوئی منصف مقرر ہو جائیگا - اسوقت میں اپنا بیان دونگا - اس وقت اسکو چھوڑتا ہوں

اس سو روپیہ والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ کو خاص طور پر نہیں بلکہ تمام علماء کو مخاطب کیا گیا تھا - لیکن اس نے چونکہ منصف وغیرہ کی تعیین کے متعلق جھگڑا ڈالکر اپنی جان بچا سکتا تھا - اسلئے سب سے پہلے اس نے اسی کو لیا - اور منصف کے مقرر ہونے تک اس کو ملتوی کر دیا - حالانکہ منصف وغیرہ کی کوئی ضرورت نہ تھی جو مطالبہ کیا گیا تھا - اسکو اگر پورا کر دیتا - اور جو ثبوت مانگا گیا تھا وہ بہم پہنچا دیتا - تو اسی وقت نقد بنقد روپیہ وصول کر سکتا تھا لیکن منصف کے تقرر کی آڑ لیکر اس نے اپنی جان بچائی - مذکورہ بالا اشتہار حسب ذیل تھا :-

لفظ توفی کے لئے

ایک سو روپیہ انعام

تمام لوگوں پر واضح ہو کہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول بنی اسرائیل بر طبق آیۃ فیھا تحیون و فیھا تموتون زمین پر ہی اپنی جسمانی زندگی کے دن بسر کر کے فوت ہو چکے ہیں لیکن باایں ہمہ بعض علماء کو اس بات پر سخت غلو ہے - کہ عیسیٰ بن مریم فوت نہیں ہوا - بلکہ زندہ ہی آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور حیات جسمانی و دنیوی کے ساتھ آسمان پر موجود ہے - اور نہایت بے باکی اور شوخی کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ جو قرآن کریم میں مسیح کی نسبت آیا ہے - اس کے معنے وفات دینا نہیں - بلکہ پورا لینا ہے - یعنی روح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا - مگر ایسے معنے کرنا ان کا سراسر افترا ہے - جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے - اور زبان عربی جاری ہوئی ہے - کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا - کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہے - بلکہ جہاں کہیں توفی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے - وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے نہ کہ قبض جسم کے معنوں میں

اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے - کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو - وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے میں بھی اطلاق پایا گیا ہے - یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے - تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو مبلغ

ایک سو روپیہ نقد انعام دونگا

کوئی ہے جو لفظ توفی کے معنے بجز قبض روح اور وفات کے قبض جسم ثابت کر کے انعام مذکورہ بالا حاصل کرے

المشتہر

مسیح موعود کا ادنیٰ غلام خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ حلقہ قادیان ضلع گورداسپور

اس اشتہار میں کیسا صاف مطالبہ کیا گیا تھا - اگر اس کو پورا کرنے کی مولوی ثناء اللہ میں طاقت تھی تو وہ روپیہ کے سوال کو الگ رکھ کر عوام کے اطمینان

اور تسلی کے لئے ہی اس کا ثبوت بہم پہنچا دیتے۔ اور ثابت کرتا۔ کہ توفی کے معنے رُوح کے ساتھ جسم کو بھی لے لینا ہیں۔ تاکہ حضرت عیسٰی کے بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ ہونے کا ثبوت ملتا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ اور نہ وہ یا کوئی اور صاحب ایسا کر سکتا ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو سامنے آئے۔ اور اس اشتہار کے دعاوی کو پورا کرکے جہاں لوگوں پر یہ ثابت کرے کہ حضرت عیسیٰ کو بجسم خاکی سمیت آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا تھا۔ وہاں اسے دو سو روپیہ انعام بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

دو سو ۲۰۰ روپیہ انعام کے اشتہار پر مولوی ثناء اللہ کی گھبراہٹ

اس اشتہار کے بعد مولوی ثناء اللہ نے کہا۔ اب میں دو سو روپیہ انعام والے اشتہار کو لیتا ہوں۔ روپیہ کسی معتبر آدمی کے پاس رکھ دو۔ اور میں قسم کھانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ میں حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر سمجھتا ہوں اور مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔

دو سو روپیہ مجسٹریٹ صاحب کے پاس رکھ دیا گیا۔

اس پر ہماری طرف سے کہا گیا کہ قسم کے جو الفاظ اشتہار میں ہیں۔ ان کے مطابق اور مندرجہ شرائط کے ماتحت آپ کو قسم کھانی ہے۔ یہ نہیں کہ الفاظ آپ کے ہوں۔ اور روپے ہم دیدیں۔ یہ دو سو روپیہ ان الفاظ میں قسم کھانے پر دیا جائیگا۔ جو ہم نے پیش کئے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ۔ پہلے روپے کسی کے پاس رکھ دو تاکہ S. Kan Lal. S. D. M (درجہ بدرجہ) کارروائی ہو۔

میر قاسم علی صاحب۔ لو یہ دو سو ۲۰۰ روپے میں ڈپٹی صاحب کے پاس رکھتا ہوں۔ اشتہار کے مطابق قسم کھا کر لے لو۔

یہ کہکر مکرم میر صاحب نے دو سو روپے جناب پنڈت سری کرشن صاحب ای اے سی مجسٹریٹ علاقہ کو جو کہ جلسہ میں موجود تھے۔ دیدیئے۔

ثناء اللہ۔ ڈپٹی صاحب آپ کے پاس دو سو روپے آ گئے ہیں۔

ڈپٹی صاحب۔ ہاں میرے پاس دو سو ۲۰۰ روپے آ گئے ہیں۔

مطالبہ حلف پورا کرنے سے فرار

ثناء اللہ۔ یہ روپے میرے الفاظ سنکر آپ کو دیئے گئے ہیں۔ اور آپ تو فیصلہ ان روپوں کو واپس نہیں کر سکتے۔ میں لفظ بلفظ دہراتا ہوں۔ ان کے مطابق قسم کھاتا ہوں۔

ڈپٹی صاحب کی طرف سے ایک سب انسپکٹر صاحب نے کہا۔ نہیں مولوی صاحب۔ آپ اشتہار کے مطابق قسم کھائیں۔ اور فیصلہ کی سب باتیں مقرر کریں۔

ثناء اللہ۔ ابھی پانچ منٹ میں فیصلہ ہو جاتا ہے اور میں قسم اپنی الفاظ میں کھاؤں گا۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اشتہار میں میرے بیوی بچوں کو بھی لعنت میں شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ میرا عقیدہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ بیوی بچوں کا اس سے کیا تعلق؟ اپنے عقیدہ کا میں خود ذمہ دار ہوں۔ اچھا میں اپنے الفاظ میں جو سنا چکا ہوں۔ قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

سب انسپکٹر صاحب۔ (سید دلاور علی شاہ) نہیں مولوی صاحب میں آپ کو اشتہار کی عبارت سناتا ہوں۔ اس کے مطابق قسم کھائیں۔ اشتہار میں لکھا ہے کہ۔۔

"ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ دوصد ۲۰۰ روپیہ انعام محض اتنی سی بات کا بلا کسی شرط کے دیتے ہیں۔ کہ وہ مسجد میں کھڑے ہو کر ہمارے سامنے اپنے اس عقیدہ پر مندرجہ ذیل الفاظ پر قسم کھا لیں اور انعام پا لیں۔ قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن مجید سے صرف چند آیات معہ ترجمہ پڑھکر مولوی صاحب کو سنا دیگا جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔"

آگے جو الفاظ ہیں۔ ان میں آپ کو قسم کھانی چاہیئے۔ تب دو سو روپیہ ملیگا۔

ثناء اللہ۔ میں نے جو الفاظ بیان کئے ہیں۔ ان میں قسم کھا سکتا ہوں۔

سب انسپکٹر صاحب۔ نہیں مولوی صاحب۔ اشتہار کے الفاظ میں قسم کھانے پر انعام رکھا گیا ہے۔

ثناء اللہ۔ ان الفاظ میں قسم نہیں کھا سکتا۔

سب انسپکٹر۔ تو روپیہ ہم واپس کرتے ہیں۔

اس پر ڈپٹی صاحب نے روپے میر قاسم علی صاحب کو واپس کر دیئے۔ اور مولوی ثناء اللہ جو روپیہ نہ واپس کرنے کی بڑی تاکید میں کرتا تھا۔ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا کہ کیوں ایسا کرتے ہو۔ جس سے اس نے خود تسلیم کر لیا کہ چونکہ اس نے مطالبہ پورا نہیں کیا۔ اسلئے روپیہ لینے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔

کیا ثناء اللہ نے قسم کھالی

روپیہ واپس ہو جانے پر جب لوگوں میں ہلچل پیدا ہوگئی اور سب کسمسے کرتے ہوئے ثناء اللہ کی طرف دیکھنے لگے۔ تو اس نے مولوی ابراہیم کی بار بار تحریک سے اپنے منگھڑت الفاظ میں حلف اٹھائی۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر ہیں۔ اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔

اس حلف میں اور اس حلف میں جس کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مولوی ثناء اللہ کا نہ صرف اپنا عقیدہ ہی دریافت نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ بتانا تو یہ تھا کہ مسیح ابن مریم کا زندہ بجسدہ العنصری اٹھایا جانا اور اب تک زندہ رہنا قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ ثناء اللہ نے جو قسم اٹھائی اس قسم کی حلفوں کے متعلق تو خود مولوی ثناء اللہ کا بیان ہے کہ "یہ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے" (اہلحدیث ۱۹ر اپریل ۱۹۱۹ء)

پس اس قسم کی حلف مطلوبہ حلف کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ گو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ قسم بھی جو مولوی ثناء اللہ نے کھا کر پبلک کو دھوکہ دینا چاہا یا کم از کم پیچھا چھڑایا اپنے نتائج دیگی۔ اگر مولوی ثناء اللہ میں جرأت اور ہمت تھی۔ تو کیوں اس نے وہ حلف نہ اٹھائی جو اس کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ اور کیوں دو سو ۲۰۰ روپیہ نقد وصول نہ کر لیا۔ اسکے مقابلہ میں ہم نے اسی اشتہار میں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور حضرت عیسیٰ کے وفات پانے کے انہی الفاظ میں جو مولوی ثناء اللہ کے سامنے پیش کئے گئے تھے حلف اٹھائی ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ کو بھی اپنے عقیدہ پر دل سے ایمان ہوتا تو وہ کیوں نہ اسطرح حلف اٹھاتا جو کچھ وہ اپنے بیوی بچوں کے متعلق بیان کرتا تھا وہ ہم بھی کہہ سکتے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم نے بلا مطالبہ حلف اٹھائی اور اس نے انکار کیا صاف ظاہر ہے کہ اسے ایمان نہیں اور محض ادعا ہے۔

ذیل میں ہم وہ اشتہار درج کرتے ہیں جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے دو سو روپیہ انعام میں کرکے حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا اور ...

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے دو سو روپیہ انعام

ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اہلحدیث مفسر قرآن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ناصری حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا نے بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا جو اب تک آسمان پر بجسم خاکی زندہ ہے۔ اور آخری زمانہ میں وہ آسمان سے دنیا میں آئے گا۔ اسوقت تمام یہود و نصاریٰ اس کو اللہ کا رسول مان لینگے۔ چنانچہ یہ سب کچھ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۱ اور صفحہ ۲۱۹ میں لکھا ہے۔ اس لئے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ دو صد روپیہ انعام محض اتنی بات کا بلا کسی شرط کے دیتے ہیں۔ کہ وہ مسجد میں کھڑے ہو کر ہمارے سامنے اپنے اس عقیدہ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھا لیں۔ اور انعام پا لیں۔ قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن مجید سے صرف چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی صاحب کو سنا دیگا۔ جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔

"میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالےٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہوگا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے۔ اور حضرت عیسے بن مریم زندہ آسمان میں نہیں۔ بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالےٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر نازل ہو تا دوسرے لوگوں کیلئے باعث عبرت ہو۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کیلئے ایسا ہی کر۔ اللھم آمین"

دیکھو کتنی آسان بات ہے۔ کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ مسیح زندہ ہو کر آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا۔ اس پر اس کو کہا جاتا ہے کہ اگر واقعی تیرا یہ ایمان ہے۔ تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے۔ اگر وہ اس پر قسم نہ کھائے تو اے عقلمند انسانو! خدا سے ڈر کر سچ کہو۔ کہ اس کو کیا سمجھا جائیگا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوگا۔ کہ وہ اس عقیدہ کے بیان کرنے میں منافق ہے۔ دل میں اس کے یہ ایمان اور یقین نہیں جبھی تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے کانپتا اور اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے۔ پس اگر امرتسری فاضل اس پر قسم نہ کھائے تو خوب جان لو کہ وہ یقیناً اس عقیدہ کے زبان سے کہنے کا مدعی ہے۔ اور دل سے اس کا منکر۔ جس کے کھلنے کے وقت انکار کھانے کے اور۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم نہ کھائیں۔ تو ان دیگر نو وارد مولوی صاحبان میں سے جو مندرجہ بالا قسم کھا لیں۔ ان کو بھی علی اور ... اور علی اور ۲۵ روپیہ ان کی عدوانہ حیثیت کے مطابق انعام مل سکتا ہے۔ مگر دو صد روپیہ خاص فاضل امرتسری کیلئے ہی مقرر ہے۔ اور انعامی رقم قسم کھانے سے پیشتر وہ اپنی تسلی کیلئے کسی معتبر شخص کے پاس ہم سے جمع کرا لیں۔ اور دیکھئے ہم بلا کسی انعام کے اپنے عقیدہ پر ایسے حلف اٹھاتے ہیں۔ اور ایک پیسہ نہیں لیتے سنئے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح آچکا جو مرزا غلام احمد قادیانی (الف الف علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور خدا تعالےٰ کی تازہ وحی سے ثابت ہے۔ اور ہمارا یہی ایمان اور یقین ہے۔ اگر ہم نے اس میں جھوٹ کہا ہے۔ یا اصل حقیقت کو دل میں چھپا لیا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ہم کو اور ہمارے بیوی بچوں کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے نیچے اور عذاب کرے۔ آمین۔

الداعی الی الخیر

مسیح موعود کا ادنیٰ خادم خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ قادیان
ضلع گورداسپور

پچاس روپے والا اشتہار مذکورہ بالا اشتہار پر جب مولوی ثناء اللہ کو سخت ذلیل اور رسوا ہونا پڑا۔ تو باقی اشتہارات کو چھوڑ کر لیکچر شروع کر دیا۔ اس پر کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب پچاس روپے انعام والا اشتہار رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق تو آپ نے کل بھی اعلان کیا تھا۔ کہ سوچ کر جواب دونگا اس کا جواب دیجئے۔

ثناء اللہ نے کہا۔ روپیہ داخل کیجئے۔ کرم میر قاسم علی صاحب نے جھٹ روپے ڈپٹی صاحب کے ہاتھ میں دیدئے لیکن ثناء اللہ نے اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ اور لیکچر شروع کر دیا۔ لیکچر کیا تھا۔ ثناء اللہ کی حواس باختگی کا پورا پورا مرقع تھا۔ کبھی آپ فرماتے۔ میں انور شاہ صاحب دیوبندی کے لیکچر پر مرزا صاحب کے اشتعال کراتا ہوں۔ کبھی آپ پنجابی کا وہ شعر پڑھتے۔ جو کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ کہ آسمان سے چار کتابوں کے ساتھ پانچواں ڈنڈا بھی اترا ہے۔ مرزا صاحب کے پاس چونکہ ڈنڈا نہیں تھا اس لئے ہم ان کو نہیں مان سکتے حضرت عیسیٰ ڈنڈا لیکر آئیں گے۔ اور سب لوگ ان کو مان لینگے کبھی اپنی حالت زار پر آنسو بہانا شروع کر دیتا۔ کہ ہم تو پہلے ہی آسمان بگڑا ہوا تھا۔ مرزا صاحب آئے تو ہم لوگ پہلے سے بھی زیادہ گہرے ذلت کے گڑھے میں گر گئے۔

پھر یاد دہانی غرض اسی طرح کی اکھڑی اکھڑی باتیں کہتے ہوئے۔ جب مولوی ثناء اللہ نے اعلان کر دیا۔ کہ میں اب رخصت ہوتا ہوں۔ تو اس پر ہماری طرف سے پھر کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب پچاس روپے والا اشتہار رہ گیا۔ روپے ویسے ڈپٹی صاحب کے ہاتھ میں دیئے جا چکے ہیں۔

ثناء اللہ۔ اس کا جواب تمہارے وطنی مولوی ابراہیم صاحب دینگے

ابراہیم سیالکوٹی اور انعامی اشتہار یہ کہہ کر مولوی ثناء اللہ تو بیٹھ گیا۔ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی کھڑا ہوا۔ لیکن پچاس روپے والے اشتہار کے متعلق کچھ کہنے کی بجائے پھر اس نے دو سو روپے کا ذکر چھیڑ دیا۔ اور کہا۔ ہم کہتے ہیں۔ ہم قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن قسم میں یہ شرط لگانی کہ بیوی بچوں پر لعنت آئے۔ یہ ضروری نہیں۔ آپ لوگوں کو یہ کرنے سے کہ مولوی ثناء اللہ کا عقیدہ کیا ہے۔ اس کے لئے اگر

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان ۔ ۴ اپریل ۱۹۲۱ء

غیر احمدیوں کا جلسہ

گذشتہ پرچہ میں مخالف مولویوں کی بے ہودہ سرائیوں وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اب بعض ایسی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے ان کی عبرتناک حالت ان کی حق کے مقابلہ میں ناکامی و نامرادی اور بعض دیگر امور کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک مولوی دوسرے کی مخالفت میں

غیر احمدی مولویوں کو اپنے خیالات میں ایک دوسرے کے ساتھ جس قدر اتفاق و اتحاد ہے۔ اس کا ثبوت تو آئے دن ملتا رہتا ہے۔ اسوقت ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس حالت میں جبکہ وہ اپنے اختلاف اور نفاق کو سینوں میں دبا کر ہمارے مقابلہ میں آئے تھے۔ اس وقت بھی وہ ایک دوسرے کے خلاف کہنے سے باز نہ رہے۔ چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں اسبات پر بہت ہی زور دیا۔ کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ ہی سب باتوں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور کہا یہ مسئلہ اس جلسہ کی جان ہے۔ اور روز مرہ کے مباحثات کی جان ہے۔ پھر کہا۔ یہ مسئلہ بہت ہی ضروری ہے۔ اور فریقین (احمدی غیر احمدی) اسی کو سب سے اہم جانتے ہیں۔ لیکن اس کے خلاف مولوی دربھنگی نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اور بڑے زور سے کہا کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ محض دہوکہ ہے۔ تم جاہل لوگ ہو۔ تمہیں کوئی ادھر سے مناتا ہے۔ کوئی ادھر سے۔ کسی کی بات نہ مانو۔ اور اسی بات پر دیوبندی ندوی نے اور مولوی عبد الشکور نے جو آخری دن پہنچا تھا زور دیا۔ معلوم نہیں سننے والوں نے مولوی ابراہیم کو سچا سمجھا۔ یا دربھنگی وغیرہ کو۔ اور ثناء اللہ جو ہمیشہ خاموش

وفات مسیح کو ایک جزوی بات قرار دیا کرتا ہے۔ اب کیا کیا کریگا۔ خصوصاً جبکہ ہمیں مباحثہ کا چیلنج بھی حیات و ممات مسیح پر ہی دیا تھا ؛

قادیان کا کٹھن سفر

ایک اور بات جو ان مولویوں کے منہ سے سنی جاتی رہی۔ وہ یہ تھی کہ قادیان کا سفر بہت ہی کٹھن ہے۔ بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اور مرتے مرتے پہنچے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ راستہ میں دو دفعہ یکہ الٹا۔ دوسرا ٹوٹا۔ ایک حافظ صاحب مرتے مرتے بچے۔ یہاں آتے ہوئے ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن قادیان ایسا کھینچ لاتی ہے۔ اسی طرح مولوی ابراہیم نے کہا۔ کہ قادیان کا سفر بڑا کڑا سفر ہے۔ اگر قادیان کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور پھر ہی طرف اتنے لوگوں کا رجوع ہوتا جتنے لوگوں کا مرزا صاحب کی طرف ہے۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ قادیان سے بٹالہ تک پکی سڑک بنوا دیتا اور گورنمنٹ کو کچھ نہ کہتا۔ میں تو اپنے ساتھیوں کو راستہ میں ہی کہتا آیا ہوں کہ مرزا صاحب نے قادیان میں پیدا ہو کر ہم لوگوں کو مصیبت میں ڈالدیا ہے اگر بٹالہ میں ہوتے تو آرام رہتا ؛

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا پورا ہونا

مخالفین اور اشد ترین مخالفین کا یہ اعتراف کہ قادیان آنا خالہ جی کا گھر نہیں ایک طرف رکھو اور دوسری طرف ان بے شمار لوگوں کو جو سالہا سال سے قادیان آتے رہے۔ اور آرہے ہیں۔ رکھکر دیکھو کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی یأتون من کل فج عمیق کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے ؛

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی مخالفین نے پوری کی۔

پھر قادیان کے سفر کو کٹھن بتانے والے مولوی سوچیں کہ باوجود شدید مخالفت و بغض کے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھوں سے پورا کرنیوالے ہوئے۔ اور آخر ان کو بھی یہاں آنا ہی پڑا۔ اور نہ صرف آنا پڑا۔ بلکہ اپنے منہ سے اقرار کیا کہ ہم باوجود جذبہ نفرت و حقارت اپنے سینوں میں رکھنے کے آئے اور مصیبت اٹھائی گویا اپنی زبان سے اپنے عمل سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر مہر لگادی ؛

اسی جلسہ میں مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے ایک فقرہ سے صداقت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو بیشک کسی کا [illegible] نہیں ہوتا۔ بلکہ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] کو مخاطب کر کے کہا کہ خوب یاد رکھو کہ جب آتا ہے تو جلسہ میں آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی دعوی سے پہلی زندگی کے اعلیٰ ہونے کا اعتراف

ایک خاص بات جو ان مخالف مولویوں کے منہ سے بے اختیار نکلتی رہی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زندگی کا پاک و صاف ہونا تھا۔ چنانچہ مولوی ابو تراب عبد الحق نے اپنے لیکچر میں کہا کہ مرزا صاحب ایک بزرگ انسان تھے۔ ان کی پہلی زندگی بہت اچھی رہی۔ مگر ان کو غلطی لگ گئی کہ انہوں نے موعود مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اگر اس غلطی سے رجوع کر لیتے تو ہم ان کو بزرگ مانتے۔ مولوی دربھنگی نے کہا جب مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ نکلی۔ اسوقت میں طالب علم تھا۔ جب میں [illegible] ہوا۔ تو میں نے ان کی کتابیں دیکھیں اور ان سے حسن ظن ہو گیا۔ میں سمجھا یہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ اور دین کی بڑی خدمت کرنے والے ہیں۔ مگر جب دعویٰ کیا میں ہٹ گیا ؛

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے براہین کا ایک حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ اور نہایت صاف اور واضح الفاظ میں کہا کہ مرزا صاحب کی پہلی زندگی ہمارے اور تمہارے نزدیک بھلے اور بزرگ آدمیوں کی زندگی تھی۔ اسوقت کی باتیں سب کو مان لینی چاہیئے ؛

مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوی سے پہلی زندگی کے پاک و صاف ہونے کی شہادت فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون کے معیار صداقت کے رو سے آپ کے برگزیدہ خدا ہونے کا ایسا ثبوت ہے۔ جو مخالفین نے خود بہم پہنچایا ہے کیا کوئی دانا اور عقلمند ہے۔ جو اس پر غور کر کے فائدہ اٹھائے ؛

استخفاف شریعت اور مولوی ۔

حضرت مسیح موعود کے خلاف [illegible] اور مولوی دیوالی سے [illegible] الزام ایک یہ بھی لگا [illegible] حضرت مسیح نے اسلام کی ہتک کی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود خود اس الزام کی بڑے زور سے تردید [illegible]

[illegible] مولوی صاحب [illegible] دیانت کی [illegible] تو کبھی [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] لکھتے ہیں

[illegible] حضرت مسیح موعود تھا [illegible] مسیح موعود [illegible] میں ان کی عزت کرتا ہوں [illegible] وہ شخص جو مجھے کہتا ہے [illegible] کی عزت نہیں کرتا ہے

[illegible] مولوی [illegible] الزام لگایا [illegible] کہ حضرت مسیح موعود [illegible] کے منہ سے ایسے الفاظ نکل جاتے تھے [illegible] اسلام کی ہتک کرنے والے تھے۔ چنانچہ [illegible] مولوی [illegible] نے سب سے زیادہ اس الزام پر زور دیا تھا [illegible] جو جنت میں داخل ہو جائے [illegible] حضرت عیسیٰ کو پارسل کر کے جنت [illegible] اس قسم کا استخفاف شریعت [illegible] تھا۔ چنانچہ ایک مولوی وعظ کہتا تھا [illegible] یہ تو الہام ہے [illegible] وہ جواب دیتا۔ الہام [illegible] قادیان [illegible] سلسلہ احمدیہ [illegible] لیکن نہیں سمجھتے۔ کہ لفظ الہام [illegible] اپنے نخل ایمان کو بیخ و بن سے اکھاڑ رہے تھے [illegible] شان میں [illegible] کہا تھا کہ [illegible] دن [illegible] نماز بلا وضو پڑھا کروں گا [illegible] بے ایمان ہو کے [illegible] نکلا۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے آیت لا تحسبن اللہ الخ [illegible] خدا فرماتا ہے [illegible] سے جھوٹا وعدہ [illegible] اس آیت کو پڑھتے وقت ہم نہیں سمجھ سکتے تھے [illegible] تقفیہ پڑھنے کی کیا ضرورت تھی [illegible] اور [illegible] نے کہا۔ انا تستغفنا۔ اس [illegible] لگایا گیا ہے۔ اسے دیکھئے۔

[illegible] دربھنگی کو حضرت عیسیٰ کو پارسل بنانا اور مولوی ثناء اللہ کا قرآن کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں اتنا موٹا [illegible] پڑا ہوا ہے۔ یہ اسلام کی ہتک اور بے ادبی نہیں ہے [illegible] حضرت مسیح موعود پر جھوٹا الزام لگانے والے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں ؎

مولویوں کی حضرت عیسےٰ سے بیجا امیدیں

ایک اہلحدیث جیسے مولوی ثناء اللہ دیوبندی جیسے مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ یعنی کہ حضرت عیسیٰ جس وقت دوبارہ آئینگے اس وقت تمام مذاہب مٹا دینگے۔ اور صرف اسلام ہی باقی رہیگا دیگر مذاہب کا کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رہیگا۔ تو وہ مسلمان ہو جائینگے یا قتل کر دیئے جائینگے۔ اور مولوی ثناء اللہ نے عجیب انداز سے ایک ڈنڈا فرضی طور پر مہیا کر کے دونوں کندھوں پر رکھا اور اسکے سروں پر اپنے بازو رکھ دیئے۔ اور کھٹاک کھٹاک کر سٹیج پر گھومتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

چار کتاباں عرشوں آیاں پنجواں آیا ڈنڈا

تے ڈنڈے باجھوں سجدا ناہیں بے دینی دا گنڈا

اور کہا حضرت عیسیٰ اس کے مصداق ہونگے۔ ان کے پاس ڈنڈا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب مذاہب والے اسلام قبول کرینگے۔ یا قتل کر دیئے جائینگے۔

ذرا یہ استخفاف شریعت ملاحظہ ہو کہ جس طرح پر انجیل توریت زبور۔ اور قرآن مجید عرش اعظم سے اُترے ہیں اسی طرح ڈنڈے کا آنا بیان کیا۔ کیا ایک دیندار اور پھر مولوی جو اپنے آپ کو عماد الدین سمجھتا ہے۔ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جیسے قرآن مجید جبریل کی معرفت نازل ہوا۔ اسی طرح ڈنڈا عرش الہ العالمین سے اُترا ؎

کیا حضرت عیسیٰ جبراً سب کو مسلمان بنائینگے

جن لوگوں کے یہ خیالات ہوں ان کی حالت پر جس قدر افسوس کیا جائے۔ کم ہے یہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ قرآن میں جو لا اکراہ فی الدین کا ارشاد ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ آکر اس کو منسوخ کر دینگے۔ اور یہود و نصاریٰ و عیسائیوں کے متعلق جو یہ ارشاد ہے۔ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔ قیامت تک ان کی عداوت اور دشمنی رہیگی۔ جس سے ثابت ہے کہ وہ قیامت تک رہینگے۔ اسکے خلاف کیونکر ان کو مٹا کر یا مسلمان بنا کر عیسائیت اور یہودیت کو دنیا سے محو کر دینگے ؎

پھر وہ یہ تو بتائیں کہ حضرت عیسیٰ سے پہلی دفعہ کیا کیا تھا۔ کہ اب آکر تمام لوگوں کو مسلمان بنا لینگے ؎

اگر کوئی انسان ذرا بھی عقل و فکر سے کام لیکر سوچے تو بہ صراحت واضح ہو جائیگا۔ کہ اس قسم کے خیالات محض لغو اور بے ہودہ ہیں۔ لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے۔ کہ ان باتوں کو مخالفین ہمارے مقابلہ میں پیش کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ بہرحال ہم خوش ہیں۔ کہ مولوی لوگ اپنے دلوں میں گورنمنٹ وغیرہ کی نسبت جو خیالات چھپائے بیٹھے ہیں۔ اور جس طرح پر خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ انہیں حکام اور پولیس نے اپنے کانوں سے سن لیا۔ بدر الاسلام میرٹھی نے جو کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ ثناء اللہ نے اسکو اور بھی واضح کر دیا ؎

پیسے بٹورنے کا طریق

جلسہ میں چندہ جمع کرنے کا بھی عجیب نظارہ تھا۔ لیکچر دیتے ہوئے ایک آدھ بات بیان کر کے کہا جاتا تھا کہ یہ ساری اسوقت بیان کی جائیگی جب کچھ دو گے۔ اور جب کوئی دینے پر آمادہ نہ ہوتا تو کئی قسم کی منتوں سماجتوں سے کام لیا جاتا۔ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ نے کہا کہ بھائیو! ہم سب اس جگہ اسی طرح جمع ہوئے ہیں جس طرح رسول کریم نے ایک دفعہ صحابہ کو اپنے ولیمہ کے لئے جمع کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اپنا اپنا کھانا گھروں سے لے آؤ۔ اور اکٹھے مل کے کھاؤ۔ میں بھی کہتا ہوں۔ جو کچھ لاتے ہو۔ پیش کر دو یہ ہم سب کا ولیمہ ہے۔ جو کچھ جس کے پاس ہے یہاں رکھ دو۔

ایک دفعہ جب مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں سامعین سے کہا۔ میں نے بڑی محنت سے مار مار کے گھوڑے کا بیڑا تیار کر کے دیا ہے۔ اس کی اچھی طرح قدر کرو۔ تو ایک شخص نے بیچ میں روک کر کہا کہ میں اس بیڑے کی قیمت لینا چاہتا ہوں۔ مولوی ابراہیم نے کہا۔ بیٹھے بیڑا دیا ہے۔ میں ہی قیمت بھی لونگا۔ اور اعلان کر دیا کہ جو کچھ کوئی دے سکتا ہے دے ؎

اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے ایک دو بار لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ اگلی بات تب بتاؤں گا کہ کچھ کھلاؤ گے۔ اور دودھ پلاؤ گے ورنہ نہیں۔ اور جب کوئی دینے کے لئے تیار نہ ہوتا تو کہا جاتا۔ اچھا تم نہیں سننا چاہتے تو میں بھی نہیں سناتا۔ اسپر ادھر ادھر سے زور دیا جاتا۔ کہ کچھ دو۔ ورنہ مولوی صاحب لیکچر بند کر دینگے۔ جب کچھ روپے ہاتھ میں آجاتے۔ تو پھر

لیکچر شروع ہوتا ۔ چندہ جمع کرنے کا تو یہ حال تھا مگر اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی کتب بیچنے کا یہاں تک خیال تھا کہ اپنے ہر لیکچر کے ابتداء اور اخیر میں یہ کہہ دیتا کہ کتابیں میں ساتھ لایا ہوں ۔ … خرید لو ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے بھی شہادۃ القرآن کے متعلق سفارش کی کہ اسے خرید لو ۔

بھابڑی کے مولوی میر محمد نے اپنے لیکچر میں چندہ کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کرنے والوں کے ذمہ بہت سا قرض ہو گیا ہے ۔ اور بہت سا روپیہ قرض لیکر خرچ کیا گیا ہے ۔ آپ لوگ انجمن کی مدد کریں ۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک صحیح ہے ۔ لیکن جو کچھ دیکھنے میں آیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ کئی بوریاں آٹے کی اور دوسری چیزیں بھی بک رہی ہیں ۔ جو ان لوگوں کے کام آئینگی جن کے پاس ہیں ۔

ایک دوسرے کو کافر قرار دینے والوں کا اجتماع

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اپنے لیکچر میں بیان کیا کہ ہم سب علماء حنفی اگرچہ اہلسنت اہلحدیثوں کو کافر کہتے ہیں ۔ وہابی دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں ۔ اور دیوبندی وہابیوں پر ۔ مقلد غیر مقلدوں کو مسجدوں میں داخل نہیں ہونے دیتے اور غیر مقلد مقلدوں کو ۔ اس طرح ہر فرقہ کے علماء دوسرے فرقہ کے علماء کو کافر کہتے ہیں ۔ اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں ۔ لیکن مرزا صاحب کے مقابلہ میں سب متفق ہیں ۔ اور سب ملکر ان کے خلاف کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ جیسا کہ یہاں ہم لوگ کر رہے ہیں ۔

مولویوں میں جوتی پیزار

اگرچہ ایک دوسرے کو کافر و مرتد قرار دینے والوں کا حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اکٹھا ہونا الکفر ملۃ واحدۃ کے ماتحت کوئی عجیب بات نہ تھی ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسی جگہ اور اسی موقع پر جہاں یہ دعویٰ کیا گیا اپنی قدرت کاملہ سے دکھا دیا کہ یہ لوگ تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتیٰ کے پورے پورے مصداق ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف وہ وہ حرکات کیں کہ جن کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند اور شریف انسان انکی حالت پر افسوس اور ماتم کر رہا تھا ۔

بوہڑی کی گت

اس تقریب پر یہ بات کہ مولوی … بوہڑی سے جلسہ میں تہذیب و شرافت اور علم و فضل کا جو نمونہ ان لوگوں نے دکھایا ۔ اس پر … کی اگلی … کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

بوہڑی صاحب نے عجیب و غریب انداز میں جب اپنا لیکچر بہت … لمبا کر دیا ۔ تو ایسا … دوسرے مولویوں نے جن کا ابھی لیکچر ہونا تھا اپنے … دیکھ کر … بوہڑی صاحب کو … کہا کہ آپکا وقت ختم ہو گیا ہے لیکچر ختم کرو ۔

بوہڑی ۔ مجھے یہاں سیکرٹری پریذیڈنٹ اور … نے وعظ کرنے کے لئے کہا ہے میں ابھی ختم نہیں کر سکتا ۔

سٹیج پر سے آوازیں ۔ اب بھی سکرٹری اور پریذیڈنٹ ہی آپکو روک رہے ہیں ۔ آپ رک جائیں ۔

بوہڑی ۔ مجھے مولوی ثناء اللہ نے کہا ہے کہ رات کا وقت تمہارا ہے اور تمہیں اختیار ہے کہ جتنی دیر چاہو بیان کرتے رہو ۔ اسلئے میں بند نہیں کرونگا ۔

روکنے والے ۔ آپ کو جلسہ کے منتظم کہہ رہے ہیں ۔ کہ آپ لیکچر بند کر دیں ۔

بوہڑی ۔ میں حضرت عیسیٰ کا حال بیان کر رہا تھا کیا وہ آپ لوگوں کو برا لگتا ہے ۔ کہ روکتے ہو ۔ اگر کسی کو برا لگتا ہے تو بتائے میں نے کیا غلطی کی ہے ۔ (یہ کہکر مولوی صاحب نے پھر اپنا لیکچر شروع کر دیا)

سامعین میں سے ۔ مولوی صاحب ۔ یہاں دور دور سے علماء آئے ہیں اور ہم سب کا مزہ چکھنا چاہتے ہیں ۔ آپ لیکچر ختم کر دیں ۔

بوہڑی ۔ علماء میں یا … کہ آپ ان کا مزہ چکھنا چاہتے ہیں ۔ میں قرآن حدیث سنا رہا ہوں یہ کیوں نہیں سنتے ۔ اس سے بڑھکر علماء اور کیا سنائینگے ۔ ہاں سنو (لیکچر شروع)

سٹیج پر سے ۔ مولویصاحب ۔ آپ کیوں وعظ بند نہیں کرتے ۔ لوگ اٹھکر چلے جائینگے ۔

بوہڑی ۔ اگر لوگ چلے جائینگے تو چلے جائیں میں اکیلا ہی بیان کرتا رہونگا میں دوسرے واعظوں کی طرح نہیں ۔ میں باسند واعظ ہوں ۔ مجھے کون روک سکتا ہے ۔ تو بھی سنو (لیکچر شروع)

سٹیج پر سے ۔ مولویصاحب آپکو بار بار کہا گیا ہے کہ آپکا وقت ختم ہو گیا آپ وعظ بند کریں آپ کیوں نہیں مانتے ۔

بوہڑی ۔ میرا وقت نہیں ختم ہو سکتا ۔ میں جتنی دیر چاہونگا بیان کرونگا ۔ جاؤ مولوی ثناء اللہ سے پوچھ لو ۔ میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں یہ اگر … [illegible]

سٹیج پر سے ۔ مولویصاحب آپ … [illegible]

بوہڑی ۔ جب … بیان کر رہا ہوں … قرآن اور حدیث بیان کر رہا ہوں … [illegible]

جب اس طرح بوہڑی … نے لیکچر دینا شروع کیا تو مولوی نواب دین … جن کا لیکچر … کے بعد تھا اور جو وقت … بوہڑی … کہ مولویصاحب مسلمانوں کے تمام کام وقت کی پابندی کے ساتھ ہیں ۔ مسلمانوں کی نماز مسلمانوں کے روزے مسلمانوں کا حج مسلمانوں کی زکوٰۃ سب وقت کی پابندی سے ہوتی ہے پھر آپ کیوں وقت کی پابندی نہیں کرتے ۔ اور کیوں وعظ بند نہیں کرتے ۔

بوہڑی ۔ ہم کو مولوی ثناء اللہ نے وقت دیا ہے ۔

نواب دین ۔ آپکا وقت ختم ہے بس کریں ۔

بوہڑی ۔ میں نہیں بس کرونگا ۔ مولوی ثناء اللہ کو جاکر کہو ۔

نواب دین ۔ یہ مولوی ثناء اللہ کا جلسہ نہیں ہے ۔ آپکا وقت ہو چکا ہے آپ وعظ بند کریں ۔

سٹیج پر سے ۔ مولوی صاحب اب بس کریں ۔

ممکن تھا کہ بوہڑی اب بھی کسی کی نہ سنتا اور اپنا وعظ جاری رکھتا لیکن معلوم ہوتا ہے ایک … (نواب دین) کو اپنے سامنے کھڑا آمادہ پیکار دیکھ کر اور ادھر اپنی پیری پر نظر کر کے بصد حسرت و یاس یہ کہنا پڑا کہ اچھا اگر آپ لوگ قرآن اور حدیث نہیں سنتے تو میں جاتا ہوں ۔

یہ کہکر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور سٹیج سے چلا گیا لیکچر روکنے والوں کے جواب میں بوہڑی کے بار بار مولوی ثناء اللہ کا نام لینے اور یہ کہنے سے کہ اس نے مجھے کہا جتنی دیر تمہاری مرضی ہو وعظ کرتے رہو ظاہر ہے کہ اس بیچارے کے ساتھ جو کچھ کرایا مولوی ثناء اللہ نے کرایا ۔

اسکے بعد مولوی نواب دین نے لیکچر شروع کرتے ہوئے کہا ہم نے مولوی (بوہڑی) صاحب کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کیا ۔ ان کا وقت ختم ہو گیا تھا ۔ اسلئے ہم نے صرف ان کا لیکچر ختم کرایا ہے ۔ کیونکہ سب کے لئے وقت ہے اور سب کو وقت ملنا چاہیئے ۔ اور یہاں ایسے ایسے لوگ آئے ہوئے ہیں کہ ان کو صرف دیکھنے سے نجات ہو جاتی ہے ۔

غالباً بوہڑی صاحب سے کوئی جھگڑا نہ کرنے سے مولوی نواب دین کی مراد یہ ہوگی کہ اس سے دست و گریبان نہیں ہوا جسکے لئے وہ بالکل تیار تھا ورنہ جو سلوک بوہڑی صاحب سے کیا گیا وہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور سننے والوں نے سنا ۔ اور امید ہے بوہڑی صاحب اسے کبھی نہ بھولینگے ۔

لہٰذا بوٹڑی صاحب کا لیکچر اس لئے بند کر دیا گیا کہ ایسے لوگ آئے ہوئے تھے۔ جن کے دیکھنے سے ہی نجات ہو سکتی تھی۔ اور ان کو وقت دینا ضروری تھا اس کا مصداق غالباً مولوی نواب اپنے آپ کو ہی سمجھتا تھا۔ کیونکہ اسی نے وقت لیا۔ اس کے متعلق ہم صرف اس قدر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف دیکھنے سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اور کون ہے۔ جس کے دیکھنے سے نجات مل سکتی ہو۔ کیا ابو جہل۔ عتبہ شیبہ وغیرہ کفار نے رسول کریم کو نہیں دیکھا تھا۔ کیا ان کو مولوی نواب دین نجات یافتہ مانتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو اور کسی کے متعلق یا اپنے متعلق یہ کہنا کس قدر بیہودگی اور بے شرمی کی بات ہے۔

نواب دین کا لیکچر

غرض خدا خدا کر کے جب مولوی نواب دین نے لیکچر شروع کیا۔ تو درمیان میں آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ "یہ جو کچھ کہتا ہے۔ جھوٹ ہے"۔ "یہ غلط کہہ رہا ہے"۔ "اس کو چپ کرا دو"۔ مگر باوجود اس قسم کے آوازوں کے نواب دین نے اپنا لیکچر جاری رکھا۔ اور اسی نواب دین نے جس نے بوٹڑی صاحب کا لیکچر بند کراتے وقت کہا تھا۔ کہ مسلمانوں کا ہر ایک کام وقت کی پابندی سے ہوتا ہے۔ اپنے لیکچر کو اس قدر طول دیا۔ کہ سامعین گھبرا گئے۔ کئی جلسہ گاہ میں ہی لمبی تان کر سو گئے۔ اور لیکچر بند کرنے کے لئے بار بار تقاضا ہونے لگا۔ مگر نواب دین نے کہہ دیا کہ خواہ کچھ ہو۔ میں اپنا لیکچر ختم کر کے ہی چھوڑونگا۔ آخر جب لوگ سخت بد دل ہو گئے اور سننے سے انکار کرنے لگے۔ تو نواب دین نے یہ کہکر اپنا لیکچر ختم کیا۔ کہ یہ بڑی بے شرمی کی بات ہے۔ کہ لوگ نہ سنیں اور میں سناتا جاؤں۔ اب چونکہ نہیں سننا چاہتے۔ اس لئے میں اپنا لیکچر بند کرتا ہوں

میر محمد کا لیکچر

اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ ۱۹ کی رات کا جلسہ ختم ہوا۔ اور ۲۰ کی رات کو جو کچھ ہوا۔ وہ اس سے بڑھ کر تھا۔ اس رات پہلا لیکچر میر محمد بھانبڑی والے کا تھا۔ دوران لیکچر میں کئی بار اسے ٹوکا گیا۔ آخر اس نے جھلا کر ایک شخص کو جو سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور جس نے کسی غلطی پر اسے متنبہ کیا تھا کہا اگر تم کو میرا وعظ پسند نہیں۔ تو یہاں سے نکل جا دفع ہو جا۔ اس طرح کئی بار اسے کہنا پڑا۔ ادھر لوگوں نے اسے مجبور کرنا شروع کیا۔ کہ لیکچر ختم کرو۔ آخر بیچارے نے کہدیا۔ کہ مجھے اپنی بات تو ختم کر لینے دو۔ مجھ سے یہی سلوک کرنا تھا۔ تو کھڑا ہی کیوں کیا تھا۔ اور اس طرح ذلیل ہو کر اسے بیٹھنا پڑا۔

نواب دین کی گت

اس کے بعد وہی مولوی نواب دین اٹھا۔ جس نے پہلی رات بوٹڑی صاحب کو نیچا دکھایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کا شعر ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

پڑھ کر لیکچر شروع کیا۔ لیکن پہلی رات جس طرح مولوی بوٹڑی کو اس نے ذلیل کیا تھا۔ اسی طرح اس رات اس کو ذلیل ہونا پڑا۔ بات بات پر اسے ٹوکا اور روکا جانے لگا۔ غلط آیات پڑھنے پر تنبیہ ہونے لگی۔ بطرز راگ مثنوی کے اشعار پڑھنے پر لعنت برسنے لگی۔ ابتداء میں تو چند بار اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے تنبیہ کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح ان سے پیچھا چھڑانا چاہا لیکن وہ کہاں چھوڑنے والے تھے۔ آخر ان کے بار بار ٹوکنے پر مجبور ہو گیا۔ اور اپنے جوہر دکھانے لگ گیا۔ اس کیفیت کو بھی ہم اسی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جس رنگ میں پہلے لکھ چکے ہیں۔

ایک آواز۔ مولوی صاحب قرآن بہت غلط پڑھتے ہیں

دوسری آواز۔ طعنہ کیوں دیتے ہو آرام سے بیٹھو

ایک اور آواز۔ ہم طعنہ نہیں دیتے۔ قرآن غلط نہیں پڑھنا چاہیئے۔ صحیح پڑھنا چاہیئے۔

نواب دین۔ غلطی بتلانے والے صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چپ ہو جاؤ۔ لیکچر سنو (لیکچر شروع)

ایک شخص۔ ایسے شخص کی باتیں نہ سنو۔ جو قرآن کی بے ادبی کر رہا ہے۔ شریعت کے خلاف کر رہا ہے۔

نواب دین۔ (مارنے کے لئے تیار ہو کر) پریذیڈنٹ صاحب مجھے اجازت ہے۔ میں اس کو چپ کرا دوں۔ یہ کون الو کا پٹھا ہے۔ اسے کیوں کرسی پر بٹھا رکھا ہے۔ شریروں نے میرے خلاف شرارت کر رکھی ہے۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ اب اگر اس الو کے پٹھے نے شرارت کی۔ تو میں اٹھا کر سٹیج سے نیچے پھینک دونگا۔ میں اپنا لیکچر شروع کرتا ہوں (لیکچر شروع)

وہی شخص۔ یہ شعر پڑھتا ہے۔ اسے کیوں نہیں بٹھا دیتے۔

نواب دین۔ یہ الو کا پٹھا پھر بولا ہے مجھے انجمن والوں نے اور سارے علماء نے زور زور سے کہا ہے۔ کہ آپ شعر و اشعار پڑھیں۔ آپ کی آواز بہت اچھی ہے۔ اور میں لوگوں کی ضیافت طبع کے لئے اشعار پڑھتا ہوں۔ مگر یہ الو کا پٹھا کہتا ہے۔ کہ میں کیوں شعر پڑھتا ہوں۔ اسے کوئی کیوں یہاں سے اٹھا نہیں دیتا۔ اگر تم لوگ اٹھا نہیں سکتے۔ تو پولیس کو کہو۔

ایک شخص۔ (پولیس مین کو مخاطب کر کے) جمعدار صاحب! جمعدار صاحب!! اس کو یہاں سے اٹھا دو۔ اس کو نیچے اتار دو۔

دوسرا شخص۔ نہیں یہ اسی جگہ بیٹھینگے۔ ان کو کوئی نہیں اٹھا سکتا۔

نواب دین۔ اگر اس جگہ بیٹھنا ہے۔ تو آرام سے لیکچر سنے۔ ورنہ میں اسے نیچے پھینک دونگا۔

یہ کہہ کر اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

وہی شخص۔ سب گناہ گار ہو رہے ہیں۔ جلدی اسکو بند کرو۔ ہٹا دو۔

نواب دین۔ (پھر مارنے کے لئے تیار ہو کر) کیا اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ میں روکوں۔ (دوسروں نے مولوی نواب دین کو ہٹا دیا) دیکھو کیا غضب ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں دینیات کا مرکز اول دیوبند ہے۔ وہاں کے مدرس اعلیٰ مولوی انور شاہ صاحب موجود ہیں اور

قسم کھینچی ہو۔ تو تیار ہیں۔ بیوی بچوں کو کیوں ساتھ رکھا جاتا
مرزا صاحب نے ایک اشتہار میں بیوی بچوں کو ساتھ نہیں لکھا
اس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر نہ رکھا جائے۔ تو بھی حرج نہ
ہیں اب مولوی صاحب پر مباحث کا کیوں زور دیا جاتا ہے۔
پھر عذاب کیوں رکھا جاتا ہے۔ اس کو دور کردو۔ اور
اگر دور نہیں کرتے۔ تو پھر مقرر کردو کہ کونسا عذاب ہوگا
میں قسم کھانے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ عذاب کی تعیین
کردی جائے یا عذاب کی قید اٹھا دی جائے۔ اور یہ بتا دیا
جائے۔ کہ قسم کھانے پر مجھے کیا دیا جائیگا ۞

میر قاسم علی صاحب۔ کیا میرے جواب کا انتظار ہے
میں جواب دوں ۞

ابراہیم۔ اگر ڈپٹی صاحب اجازت دیتے ہیں تو جواب دیں

میر قاسم علی صاحب۔ ڈپٹی صاحب سے میں نے اجازت
لے لی ہے ۞

ابراہیم۔ پھر بتاؤ مجھے کیا دوگے؟ اگر میں قسم کھاؤں تو

میر قاسم علی صاحب۔ آپ اشتہار پڑھ کر دیکھ لیں۔
مولوی ثناء اللہ کے سوا باقی مولویوں کے لئے چار گریڈ
[illegible] روپیہ۔ [illegible] روپیہ۔ ۲۵ روپیہ مقرر ہیں۔ ان میں سے
جس کے آپ مستحق ہونگے وہ دیا جائیگا۔ آپ کو زیادہ
سے زیادہ ہم [illegible] دے سکتے ہیں۔

ابراہیم۔ ہم (ابراہیم اور ثناء اللہ) میں آج تک کسی
نے دوئی نہیں ڈالی۔ ہندوستان کے بڑے بڑے
شہروں۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ میں جہاں جہاں
بھی ہم گئے ہیں۔ لوگ اسی بات پر جھگڑتے رہے ہیں۔ کہ
ثناء اللہ کون ہے اور ابراہیم کون؟ یہاں بھی لوگ
یہی کہتے ہیں۔ پھر یہاں ہم میں دوئی نہ ڈالو ۞

میر قاسم علی صاحب۔ آپ کے لئے تو ۲۵ روپے ہی
مقرر ہیں۔ وہی آپ کو دئے جا سکتے ہیں ۞

ابراہیم۔ مولوی ثناء اللہ کو دو سو اور مجھے پچیس
اتنا بڑا فرق۔ کچھ تو خیال کرو۔ میرے لئے بہت تھوڑی
رقم ہے ۞

میر قاسم علی صاحب۔ اس حلف کے متعلق تو آپ کو پچیس
روپے ہی ملینگے۔ باقی ایک سو روپیہ کا اشتہار ہے۔ ایک
پچاس روپے کا ہے۔ ان کے مطالبات پورے کرکے
وہ ڈیڑھ سو بھی وصول کرلو۔ اس طرح دو سو کے قریب
قریب تمہاری رقم بھی ہو جائیگی ۞

ابراہیم۔ عذاب کی شرط کو دور کردو۔ تو قسم کھاؤنگا۔
زید و بکر ابھی بیٹھے ہیں۔ تو قسم کے ساتھ عذاب کو لازم
[illegible] سمجھے بیٹھے تھے۔ ان کی باتوں سے صاف دکھائی
دے رہا تھا کہ [illegible] سمجھتے ہیں کہ اگر قسم کھائی اور عذاب آ
گیا۔ [illegible] تو [illegible] بیٹھے ہیں ۞

میر قاسم علی صاحب۔ یہ عذاب تو آتا ہے۔ [illegible]
ہم [illegible] ہیں۔ [illegible] نہیں ہو سکتا۔ یہ سنکر
مولوی ابراہیم بیٹھ گیا۔ اور مولوی ثناء اللہ کھڑا ہوا ۞

ثناء اللہ۔ یہ عذاب مقرر نہیں کرتے۔ پھر ہم قسم کس طرح
کھائیں۔ کل کسی کی آنکھیں دکھیں۔ تپ چڑھ گیا۔ کسی پر
دیوار گر گئی۔ مر گیا تو یہ کہدینگے۔ عذاب آگیا۔ اسلئے
ضروری ہے۔ کہ عذاب کی تعیین کردیں ۞

میر قاسم علی صاحب۔ مولوی صاحب آپ لکھ چکے
ہیں کہ آیت فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے ماتحت
جو حلف ہو تو اس کے عذاب کی تعیین کرنے کی ضرورت
نہیں۔ پھر اب عذاب کی تعیین کیوں کراتے ہو۔ اگر مولوی
ابراہیم کو قسم کھانی منظور ہو۔ تو ہمارے الفاظ میں
کھائیں۔ انکو پچیس روپے انتہائی گریڈ دیا جائے گا۔
اور آپ کو دو سو روپیہ۔ کیا آپ دونوں اس کے لئے تیار
ہیں ۞

اس موقع پر مولوی ثناء اللہ اور ابراہیم دونوں کی ترکیبیں
تمام ہوگئیں۔ اور ہمارے مطالبات کو پورا کرنے سے بالکل
عاجز ہوگئے۔ اس حالت میں جب انہوں نے دیکھا کہ لوگوں
میں ان کے خلاف گفتگو ہو رہی ہے۔ اور چہروں پر
افسوس اور ندامت کے آثار ظاہر ہیں۔ اور سب ان کے
منہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے اپنی ناکامی
اور نامرادی پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے گھڑے ہوئے
الفاظ میں قسم اٹھالی۔ اور جن شرائط کے ماتحت ہم نے
قسم کا مطالبہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک بھی پوری نہ کرسکے۔
پچاس روپے والا اشتہار جس کے متعلق بار بار
مطالبہ کرنے کے باوجود بھی مولوی ثناء اللہ نے ایک
لفظ تک نہ کہا۔ اور نہ مولوی ابراہیم جو اس کا جواب
دینے کے لئے [illegible] تھا۔ اس نے کچھ کہا۔ حالانکہ [illegible]
ثناء اللہ کے کہنے پر روپیہ ڈپٹی صاحب کے ہاتھ
میں دیئے گئے تھے۔ جو آخر وقت تک اپنے ہاتھ میں پکڑے
رہے۔ اس اشتہار کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے پچاس روپیہ انعام

امرتسری فاضل ایڈیٹر اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ جس وقت
یہودیوں نے مسیح اسرائیلی حضرت عیسیٰ ابن مریم کو پکڑ کر
صلیب دینا چاہا۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل
کو بھیجا کہ وہ مسیح کو اٹھا کر آسمان پر لے آئے۔ چنانچہ جب
یہود نامسعود نے یہودا اسکریوطی مسیح کے مرتد حواری
کے ذریعہ مسیح کو ایک مکان کے اندر سے پکڑوانا چاہا۔ تو
فوراً جبرائیل نازل ہوئے۔ اور مسیح کو اس مکان کی چھت
کے سوراخ سے نکال کر آسمان پر اڑا لے گئے۔ اور خدا
نے یہودیوں کی خاطر کہ وہ خالی ہاتھ نہ جائیں۔ ایک
دوسرے شخص کو مسیح کا ہو بہو ہمشکل بنا کر پکڑوا دیا۔ اور
اسی بہروپیہ کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکا دیا۔ یہ فسانہ
عجائب اور حیرت افزا کہانی فاضل امرتسری نے اپنی
تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۷۰ پر بیان کی
ہے۔ پس ہم اس تعجب خیز داستان پر مولوی ابوالوفاء
امرتسری ڈبل مفسر قرآن کو مبلغ پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت
انعام دیتے ہیں۔ اگر وہ مسجد میں کھڑے ہو کر اس انوکھی
حکایت کی تصدیق کریں۔ تو ہم انعام موعودہ بلا کسی شرط
کے قسم کھاتے ہی ان کو دینگے۔ قسم کھانے سے پیشتر
ایک شخص صرف قرآن مجید کی چند آیات مع ترجمہ مولوی صاحب
کو پڑھ کر سنا دیگا۔ جس کے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔

"میں خدا تعالیٰ عزوجل کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں میرا
ایمان ہے کہ قرآن مجید کی آیت ولکن شبہ لہم
سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیح کی بجائے کوئی غیر مسیح
حضرت عیسیٰ کا ہمشکل بنایا جاکر صلیب دیا گیا تھا
اور مسیح کو جبرائیل اٹھا کر آسمان پر لے گیا تھا۔ اگر
میں اس بیان میں [illegible] دلی ایمان و ایقان کے خلاف کہتا ہوں اور
اصل حقیقت کو مخفی رکھتا ہوں تو خدا تعالیٰ مجھ اور میری بیوی بچوں

لعنت اللہ علی الکاذبین کے نیچے لا کر سخت عذاب کے مستحق ہیں
اگر مولوی ثناء اللہ صاحب یہ سمجھ کر حلف ... اور جیسا بیان کرتے
ان کا ... جانتا ... تو ... ان کا ... عقیدہ
ہے ... لیکن نہیں بعض لوگوں کو ...
... سمجھ ... واسطے زبانی
جمع خرچ ہے ... ان کے ... بعد ... مولوی ...
... خدا تعالیٰ نے ...
... خالق ...
تاسف انعام ... لیا ... خاص ...
کے واسطے ہے۔ دوسرے مولوی بھی ... شرف حاصل نہیں
کر سکتے۔ دیکھو ہم آپ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں ... اور
اپنے اعتقاد کو بالکل ... بیان کرتے ہیں ...
ہمارا ایمان ہے ... لوہے ... کیلوں سے ... صلیب پر
لٹکا دیا تھا ... خدا تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے
... اور خدا تعالیٰ نے ...
چار ... کر دیا تھا۔ لوگ ... ان کو ... بنا کر
صلیب پر نہیں چڑھایا گیا ... بعض ... کو ... پر
... لوگوں کو دھوکہ دیا ... شان اور
... قرآن مجید کے ...
... [illegible]
... اگر ... بیان ... جھوٹے
... خدا تعالیٰ ... ہم پر اور ہمارے ... پر
لعنت اللہ علی الکاذبین کے ماتحت عذاب نازل کرے آمین
دیکھو مولوی صاحب اور صاحبان! یہ ہے ایمانی
جرأت۔ کیا امرتسری ذرا ... ایسی ایمانی جرأت اپنے اعتقاد
پر دکھا سکتا ہے۔ ویدہ باید ...

المشتہر
مسیح موعود کا ادنیٰ غلام محمد قاسم علی افسر تبلیغ
حلقہ قادیان ضلع گورداسپور

مولویوں کا حلف سے گریز

حق پسند اور انصاف جو احباب بتائیں کیا اس میں کسی ایسی بات
پر حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا تھا جو مولوی ثناء اللہ
وغیرہ اپنے عقیدہ کے طور پر پیش نہیں کرتے ہرگز نہیں

اشتہار میں جو کچھ لکھا گیا وہ وہی تھا جسے یہ لوگ بڑے زور شور
سے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ابراہیم
اسی جلسہ میں یہ بات ... بیان کر رہا کہ حضرت عیسیٰ کی بجائے کسی اور
شخص کو ان کا ہمشکل بنا کر صلیب پر چڑھایا گیا تھا لیکن
جب یہ حلف کا مطالبہ کیا گیا تو باوجود ... نقد
... بھی ...
... کے حلف ... ہے۔
... اٹھانے کا یہ نہایت اچھا
موقع تھا ... ہمارا ...
مولوی ثناء اللہ اور ابراہیم کو ... رسوائی ... ان
اشتہارات کے مقابلہ میں ... جن میں انعام رکھا گیا تھا اور
جو دوسرے اشتہارات تھے اور جن میں ... مطالبات کئے گئے
تھے ان کا ... دیوبندی ... جواب دینے سے
اور ... عاجز ہونا پڑا۔
کیا یہ ... ثبوت نہیں ہے کہ ...
... جمعیۃ العلماء کے ... بڑے زور شور کے
ساتھ ... تھے کہ ... مسائل کا
تصفیہ اور ... کر دیں ... سے کسی کو
بھی ہمارے ... مطالبہ کو پورا کرنے کی بھی ہمت
نہ ہوئی ... ان میں سے کوئی ایک بھی وہ نقد انعام
حاصل نہ ... جو ... کے پاس رکھ دیا
گیا تھا۔ اس سے بڑھ کر ... اور ... شاید ہی ان
لوگوں کو کبھی ہوئی ہو۔ حق کے پیار اور صداقت سے
محبت رکھنے والے اصحاب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور
سارے ہندوستان کے ... کا ہمارے خلاف مجموعی حملہ کر
ناکام ... سے سمجھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور
اس کی تائید ہمارے ہی ساتھ ہے کہ ہم باوجود تھوڑے ہونے کے
کثیر التعداد دشمنوں پر ہر جگہ اور ہر میدان میں فتح پاتے ہیں
بڑی بڑی تیاریوں اور کوششوں کے ساتھ یہاں جمع ہونے
والوں کو اپنے تمام ارادوں اور منصوبوں میں جس طرح ناکام
ہونا پڑا ہے۔ وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔ اور اگر انہیں کچھ بھی
شرم و حیا باقی ہو تو اسے ہمیشہ یاد رکھیں گے ... جس ... کو
الٹے پاؤں ناک اڑاتے ہوئے واپس جا ... فقطع دابر القوم الذین ظلموا

اشتہارات

بہ ایک ... کے مضمون ...
اشتہار مجریہ محکمہ صاحب سب جج ... بیان ...
مولوی محمد نواب خان صاحب سب جج
(بموجب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)
... بنام ... ولد ... ساکن ...
... مدعا علیہ
دعویٰ ... ۱۵۰ کلدار ...
بنام رتن سنگھ ... ولد ... ساکن ... مدعا علیہ
مقدمہ مندرجہ عنوان مدعا علیہ کے نام ... جاری ہوئے
لا تعمیل ... رپورٹ تعمیل کنندہ سے معلوم ہوا کہ
مدعا علیہ ... تعمیل ...
لہٰذا ... اطلاع دی جاتی ہے کہ ... ۱۹۲۱ء
حاضر عدالت ... مقدمہ کرو ... تمہارے
برخلاف کارروائی ... ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء
دستخط ... محمد نواب خان ...

از محکمہ صاحب سب جج ...
(اشتہار بموجب آرڈر ۵ قاعدہ ... ضابطہ دیوانی)
حضورا سنگھ ولد چندا سنگھ قوم ... ساکن موضع فیروزپور تحصیل ... مدعی
سجا سنگھ ولد نرائن سنگھ قوم جٹ ساکن ایضاً مدعا علیہ
دعویٰ ... کلدار
بنام سجا سنگھ ولد نرائن سنگھ جٹ ساکن ... مدعا علیہ
مقدمہ مندرجہ عنوان ... مدعا علیہ ... مکان سے ... حاضر
... تعمیل ... جیسا رپورٹ تعمیل کنندہ سے
ظاہر ہے۔ لہٰذا تم کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ
بتاریخ پیشی ... ۱۹۲۱ء حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی
مقدمہ کرو ورنہ ... غیر حاضر ہوگے تو تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ
کی جائے گی۔ ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء
دستخط ... محمد ... حاکم

باہتمام شیخ عبد الرحمن ... پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر ... شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دفتر الفضل قادیان

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر

ایڈیٹر: غلام نبی — اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۷۵ | مورخہ ۷ر اپریل سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۷ر رجب سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایام زیر رپورٹ میں نزلہ اور حرارت سے علیل رہے ہیں۔ لیکن اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔

۳۔ اپریل۔ افریقہ میں چار ہزار احمدی ہونے کی خوشی میں مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں تعطیل کی گئی۔ اور عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب حافظ روشن علی صاحب جلسہ ہوا جسمیں مختلف احباب نے نظمیں پڑھیں اور تقریریں کیں۔

برادرم مسٹر محمد امین (ساگر چند) بیرسٹرایٹ لا تشریف لائے۔ صاحب موصوف احباب سے اپنے ایک خاص مقصد میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

نامۂ صادق

شہر ڈی ٹرائٹ میں تبلیغ

شہر ڈی ٹرائٹ یہ شہر ملک امریکہ میں موٹر کار بنانے کے کارخانوں کے سبب مشہور ہو رہا ہے اس میں پندرہ مختلف کارخانے ہیں۔ ہر کارخانے کی موٹر اپنی بناوٹ میں جدا گانہ ہے۔ سب سے زیادہ مشہور کارخانہ مسٹر ہنری فورڈ کا ہے۔ جسمیں پچاس ہزار آدمی ملازم ہیں اور ہزاروں موٹر کار ہر سال بنتے اور فروخت ہوتے ہیں جس گاڑی کو ہندوستان میں موٹر کار کہتے ہیں اسے یہاں اس ملک میں آٹوموبیل کہتے ہیں۔

شہر ڈی ٹرائٹ کا رقبہ اسّی مربع میل اور آبادی دس لاکھ ہے۔ اس شہر میں ایک یونیورسٹی۔ چھ کالج۔ ۲۰۰ بڑے اسکول۔ تین سو گرجے۔ چار ریلوے اسٹیشن۔ چالیس پبلک باغات۔ گیارہ شفا خانے۔ ستاون آگ بجھانے کے اسٹیشن پندرہ مُفت کتبخانے۔ دس تھانے۔ پانچ بڑے مارکیٹ ہیں۔ شہر میں ٹریم کار بجلی سے چلتا ہے۔ اور بجلی ہی کی روشنی ہوتی ہے۔ ٹریم کار میں کرایہ ۳ سینٹ ہے۔ ایک دفعہ سوار ہو کر خواہ چند قدم پر اتر جاؤ۔ خواہ میلوں چلے جاؤ۔ ایک ہی کرایہ لگتا ہے۔ یہ شہر بلحاظ رقبہ و آبادی اس ملک میں تیسرے درجہ کا ہے۔ اور بلحاظ کارخانجات موٹر کار اوّل درجہ کا ہے۔ اس شہر میں آٹھ اخبار روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک ہفتہ وار اور ماہواری۔ اخبار فری پریس ہر روز [illegible] سے زائد شائع ہوتا ہے۔ [illegible] میری تصویر [illegible]

گئے تبلیغی مضمون بار دفعہ شائع ہو چکے ہیں۔ اس شہر کا جو حصہ کنارہ دریا پر واقع ہے وہ قریباً دس میل لمبا ہے تین ہزار موٹر کار روزانہ فروخت کے واسطے تیار ہوکر بازار میں چلا جاتا ہے۔ مزدور کو چھ ڈالر سے دس ڈالر تک روزانہ مزدوری ملتی ہے۔ ایک ڈالر قریباً ۳ روپے کا ہوتا ہے جب مزدور چھ ڈالر روز کماتا ہے۔ تو اس سے وہ اخراجات کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ جو شخص یہاں کما کر اور ہندوستان جا کر کھاتا ہے۔ وہ بیشک فائدہ میں رہیگا مگر جس کا روپیہ میری طرح ہندوستان سے لے کر یہاں خرچ ہو وہ اسکے لئے بڑی مشکلات ہیں۔ مگر مومن کے مشکلات اللہ تعالیٰ جلد آسان کر دیتا ہے آخر فتح ہوتی ہے۔ ان دنوں کو اسلئے انشاء اللہ بہت ترقی ہوگی بلا خیر حالات کے مشغول کیوں اسے وہ ... میں تین ہزار کا فاصلہ ہے جنہیں ... دو ڈالر ملتے ہیں اور ایک سو پچاس موٹر کاروں کے مختلف ... تو بہت تھا جام کی دکان پر جا کر حجامت کرائیں تو تین روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ایسے مکان پر بال میں تو ساڑھے چھ روپے دینے پڑتے ہیں۔ پھر تو بال کٹوانے وغیرہ کا بہت شوق نہیں کبھی مہینہ میں ایک دفعہ حجام کی دکان پر جانا ہوتا ہے۔ جو حجامت بنانے وقت دنیا بھر کے پولیٹیکل مسائل پر گفتگو کرتا رہتا ہے۔ میں اسے اسلام کی تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ہوٹل میں ایک حالہ ... میں رہتا ہے۔ پورٹ ہالش ... صاحب چھتا لیٹ ہے۔ ایک روپے کی حلائی دو آنہ لگتی ہے۔ جو شخص گھر میں کتا رکھے اسے چار روپیہ محصول دینا ہوتا ہے۔ کتیا کے واسطے آٹھ روپے۔ گلیوں میں کوئی کتا آوارہ نہیں پھرتا کسی کا کتا آوارہ ہو جائے تو پکڑ کے بھیجو دیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں کسی شہر کے گلی کوچوں کی صفائی اسے دیکھنی دیکھنے جس دن لاٹ صاحب نے وہاں سے گذرنا ہو مگر اس سے بھی بڑھ کر اس شہر کے گلی کوچے ہر روز صاف رہتے ہیں کسی شخص کو اجازت نہیں کہ اپنے مکان کا کوڑا کرکٹ گلی میں پھینکے یا گھر کا گندا پانی نالیوں کے ذریعہ باہر نکال کر شہر کی نذر کرے گندا پانی زمین دوز نالیوں میں چلا جاتا ہے اور کوڑا کرکٹ میونسپلٹی والے گھر سے لے جاتے ہیں صفائی کا نہایت عمدہ انتظام ہے گلیاں وسیع ہیں۔ ... سے چھوٹا ... گئی تھیں جو ... اسلام کو ... آیا تھا اور چند لیکچر

ہے جنہیں کہ ایک لیکچر پہلا پادری کی طرح ساتھ پہلے خط و کتابت بھی سلسلہ ہوئی اور اس کا اعلان بھی لکھا گیا تھا اس وقت کہ یہاں چند لوگوں کو واقفیت تھی ایک صاحب نے مجھے شکاگو لکھا کہ آپ اگر چند روز کیواسطے یہاں آ سکیں تو اسلام پر چند لیکچروں کا انتظام کیا جائے چنانچہ انہوں نے ایک ٹرائل لیا اور میں ۵ فروری کو شکاگو سے یہاں پہنچا۔ ۷ فروری کی شام کو لیکچر ہوا۔ ایک نہایت شائستہ مردوں اور عورتوں نے پڑھا جنہوں نے لیکچر میں سوالات کئے ہمارے حسن اخلاق کو بیان

پادریوں کو چیلنج

کرتے ہوئے عیسائیوں کے کرسچین کا ذکر کیا تھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ان کو جا کر کوئی معجزہ طلب کی تھی تو آنحضرت نے انہیں اپنی مسجد دی تھی۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد میں نے چیلنج دیا کہ کیا ڈیٹرائٹ کے سقدر پادریوں میں جنہیں نہایت سیع مجمع اور احسن اخلاق ہونے کا دعویٰ ہو کوئی ایسا ہے۔ جو مجھے اپنا گرجا جمعہ کے دن ساتھی نماز کیواسطے دیدے لیکچر میں شہر کے روزانہ اخبار کے رپورٹر بھی موجود تھے انہوں نے فوراً اس چیلنج کی خبر اپنے اخبار کے دفتروں میں پہنچائی۔

اس ملک کے اخبار

اس ملک کے اخبارات پبلک کی خدمت کے واسطے ہر رنگ میں کوشاں رہتے ہیں۔ ہر ایک اخبار کے متعلق ایک دفتر معلومات ہوتا ہے جسکو Information Bureau کہتے ہیں۔ کوئی سوال علمی طبی قانونی وغیرہ لکھو۔ وہ فوراً جواب اخبار میں شایع کرتے ہیں۔ اور ساتھ ٹکٹ دار لفافہ بھیجو تو تحریری جواب بھی دیتے ہیں علاوہ اسکے پبلک کی دلچسپی کیلئے ہر قسم کے کام اخبار والے کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً شکاگو میں ایک اخبار والے نے یہ سلسلہ جاری کیا کہ وہ ہر صبح اپنے دفتر کا ایک رپورٹر پچاس ڈالر قریباً ڈیڑھ سو روپیہ شہر میں بھیجدیتا ہے۔ رپورٹر لاری ... میں اور دیگر پبلک کا کام کرنیوالوں مثلاً گاڑی بان۔ پولیس مین ٹکٹ کلرک ٹیلیفون الیویٹر والوں کے پاس جاتا جن کو عام لوگوں سے واسطہ پڑتا۔ اور یہ تجربہ کرتا کہ ان میں سے کون شخص سب سے بہتر پبلک کے ساتھ اخلاق سے برتاؤ کرتا ہے اور جو سب سے زیادہ خلیق اس دن ملتا اسکو پچاس ڈالر انعام دیکر شام کے اخبار میں تمام رپورٹ چھاپتا۔ کہ کون شخص پبلک کی خدمت سے گھبراتا نہیں۔ اور سب سے میٹھا بولتا ہے اور حکومت نہیں جتلاتا۔ بلکہ سب سے انس کرتا ہے۔ غرض اخبار والے پبلک کی دلچسپی اور بہبودی میں بہت حصہ لیتے ہیں۔

پادریوں کے جواب

میرے چیلنج کے سنتے ہی ایک اخبار نے اپنے دفتر سے ایک رپورٹر بھیجدیا کہ شہر کے مشہور پادریوں کے پاس جائے۔ اور ان سے میرے چیلنج کا جواب طلب کرے۔ وہ رپورٹر

سب پادریوں کے مکان پر گیا۔ بالاتفاق سب نے انکار کیا کہ ہم اپنا گرجا کسی کو نہیں دے سکتے کہ وہ اس میں نماز پڑھے یا خطبہ پڑھے ایک پادری نے کہا مسلمان کو گرجا دینا ایسا ہوگا جیسا جرمن کو اپنا قلعہ دینا کہ وہ اس میں بیٹھ کر ہم پر گولے چلائے کانگریگیشنل چرچ کے ایک پادری صاحب نے کہا کہ ہم نے تاحال ... معلوم ہے کمیٹی کے ساتھ مشورہ کرینگے۔ شاید کہ وہ مان لیں۔ یہ سب رپورٹیں دوسرے روز کے اخبار میں چھپ گئیں۔ اسکے بعد یونی ٹیرین چرچ کے ایک پادری نے تشریف لاکر مجھے کہا کہ ہماری جماعت آپ کا لیکچر سننے کیلئے دن اپنے گرجا میں سننا چاہتی ہے۔ ۲۷ فروری کو شام ۷ بجے ان کے ہاں لیکچر قرار پایا ہے۔

جواب الجواب

بعض پادری صاحبان نے اپنے جواب میں شایع کیا کہ اسلام عیسائیت کا دشمن مذہب ہے۔ اور عیسائیت کی راہ میں ایک بڑا بھاری خطرہ ہے اسواسطے ہم کسی مسلمان کو اپنے گرجے میں جگہ نہیں دے سکتے۔ اس کا جواب میں نے جو مضمون اخبار میں شایع کرایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں عیسائیت کا دشمن نہیں۔ بلکہ خیر خواہ ہوں حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتا ہوں۔ اور موجودہ عیسائیوں سے بڑھ کر اس سے محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ عیسائی اسے ملعون شدہ مانتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہمیشہ مبارک تھا۔ مگر فرض کرو کہ میں عیسائیت کا دشمن ہوں تو کیا تم گرجوں میں وعظ نہیں کرتے کہ دشمن سے محبت رکھو۔ اور جو تعلیم دیتے ہو اس پر خود تمہارا عمل نہیں اور یہ بات میں تمہارے منہ سے کہلوانا چاہتا تھا سو تم نے کہہ دی۔ اب تم مت گھبراؤ۔ مجھے تمہارے گرجوں کی ضرورت نہیں۔ ورنہ تمہارے گرجوں کی ساخت اور فرنیچر ایسی ہے کہ وہاں باسانی نماز ہو سکے۔

اخباروں میں مضامین

یہاں کے اخباروں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ احمدیہ اسلام میں بہت سے مضمون شایع ہوئے ہیں تین مختلف اخباروں میں میری تصاویر کے ساتھ مضامین شایع ہوئے ہیں۔ انہیں میں ایک اخبار جس کا نام فری پریس ہے۔ روزانہ ۳۶ صفحہ پر شایع ہوتا ہے اور اتوار کے دن ۸۰ صفحات پر اس کا ایڈیٹر مجھے ملنے آیا تین گھنٹہ تک گفتگو ہوئی۔ اور اسلامی تعلیم کے ہر پہلو سے اس نے سوال کئے۔ اور میرے جوابات کو اپنے لمبے چوڑے اخبار کے کئی کالموں میں میری تصویر کے ساتھ شایع کیا۔ شہر میں ایک شور پڑ گیا۔ بڑے بڑے لوگ ملاقات کیواسطے آتے ہیں۔ بعض معززین نے شاندار دعوتوں کا انتظام کیا اور شہر کے شریف (اے ار) اور چیف آف پولیس لیکی ایڈووکیٹ اور بنکوں کے منیجر شامل ہوئے۔ اور اسلامی خوبیاں سنکر خوش ہوئے۔

خواجہ عیسائی

ایک شامی مسلمان کے مکان پر میں بیٹھا تھا۔ عیسائیت اور اسلام کے مقابلہ پر کچھ گفتگو تھی ساتھ میں ایک صاحب انکی ملاقات کے واسطے آگئے۔ انہوں نے میرے ساتھ ملاقات کراتے ہوئے کہا کہ یہ خواجہ یونس ہیں۔ اور شام کے رہنے والے ہیں۔ بعد ملاقات گفتگو پھر شروع ہوئی۔ میں نے عیسائیت کی حسب معمول بہت خبر لی۔ سب خاموش

Kamal House, 74 [illegible], Highland Park, [illegible]

الفضل — قادیان دارالامان ۷ - اپریل ۱۹۲۱ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

پروفیسر رام دیو صاحب اور صداقتِ اسلام

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کو معلوم ہوگا کہ پروفیسر رام دیو صاحب اور میرے درمیان انکے ایک لیکچر کے متعلق تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ پروفیسر صاحب نے اپنے آخری جواب میں تحریری مباحثہ کا جو طریق میں نے پیش کیا اسکو قریباً منظور کر لیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس طریق بحث سے اچھا نتیجہ نکلیگا پروفیسر صاحب نے سید امیر علی صاحب کے عقائد کے متعلق پھر بھی اس امر پر زور دیا ہے کہ ان کا قول اسلام کے خلاف حجت ہے اور یہ کہ ان کا وہی عقیدہ ہے جو پروفیسر صاحب نے بیان کیا تھا۔ مگر چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے پہلے ہی ان کے مضمون کا جواب لکھنے میں دیر ہو گئی ہے۔ اسلئے میں سردست مباحثہ کے متعلق جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس کا جواب دیتا ہوں اور چند روز تک ان کے مضمون کے دوسرے حصہ کا جواب بھی انشاء اللہ شایع ہو جائیگا۔

میں نے طوالت بحث سے بچنے کے لئے اور آسانی سے فیصلہ ہو سکنے کیلئے اپنے مضمون کے آخر میں کچھ شرائط لکھی تھیں اور پروفیسر صاحب سے ان کے متعلق [illegible] دریافت کی تھی پروفیسر صاحب نے اپنے جواب میں ان کے متعلق اپنی رائے دی ہے لیکن چونکہ [illegible] جن شرائط کی تصدیق کی ہے۔ ان کے متعلق صرف منظوری کا ہی اعلان نہیں کیا بلکہ ان کے مضمون کو اپنے الفاظ میں دہرایا ہے اور بعض جگہ بعض الفاظ رہ گئے ہیں اسلئے [illegible] وہم کرنے کے لئے کہ وہ الفاظ غلطی سے رہ گئے ہیں یا انکو ان پر اعتراض ہے [illegible] کہ جن شرائط کو میرے نزدیک انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ ان کے متعلق میں یہ تحریر کرونگا کہ پروفیسر صاحب نے ان کو منظور کر لیا ہے۔ اگر میری رائے غلط ہو تو پروفیسر صاحب میرے [illegible] کے جواب یا اس حصہ کے متعلق جس سے ان کو اختلاف ہو اپنے خیالات کا اظہار کر دیں ورنہ یہ سمجھا جائیگا کہ ان کو اس سے اختلاف نہیں ہے :

میں نے پہلی بات موجودہ بحث کے متعلق یہ لکھی تھی کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف تین اعتراض جو انکو سب سے زبردست معلوم ہوں چن لیں۔ کیونکہ بحث کو محدود کرنے کے لئے اعتراضات کو محدود کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر صاحب اس امر کو منظور کرتے ہیں

۲۔ میں نے لکھا تھا کہ ہر ایک اعتراض یا مثال محدود ہوں۔ کیونکہ بعض اعتراض ایسے ہو سکتے ہیں کہ انکی مثالیں بیسیوں کی تعداد تک پہنچ جائیں۔ اور اگر معترض ایک عام اعتراض کرکے ایک تائید میں بیسیوں مثالیں لکھ جائے۔ تو ان کا جواب بہت طویل عرصہ اور سینکڑوں صفحات کا محتاج ہو گا۔ پروفیسر صاحب کو اسپر اعتراض ہے۔ اور وہ اس امر کو حد بندی کرنا چاہتے۔ میرے نزدیک اس امر میں بھی حد بندی مناسب اور ضروری ہے۔ کیونکہ سوال کرنا ایک شخص کے اختیار میں ہے اور دوسرے فریق کا کام صرف جواب دینا ہے۔ پس اسکے حقوق شرائط کے ساتھ محفوظ ہو جانے ضروری ہیں۔ ہاں اگر پروفیسر صاحب کو تین مثالیں اس اعتراض کی تشریح کیلئے کم معلوم ہوتی ہیں تو تین کی بجائے پانچ مثالوں کی حد مقرر کر لی جائے۔ مگر حد ضرور مقرر ہونی چاہیئے

۳۔ میں نے لکھا تھا ایک طریق یہ بھی ہے کہ پروفیسر صاحب قرآن کریم کے الہامی ہونے پر اعتراض کریں اور میں ان کے جواب دوں اور میں وید کے الہامی ہونے پر اعتراض کروں۔ اور وہ [illegible] جواب دیں۔ پروفیسر صاحب گو اسکو منظور کرتے ہیں۔ لیکن یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایک مذہب کے جھوٹا ثابت ہونے سے دوسرا کیونکر سچا ثابت ہو جائیگا۔ میرے [illegible] ان کے [illegible] کبھی جا سکتی ہے کہ آپکا مضمون تو دنیا کے ہر ایک مذہب پر تھا اگر اسلام جھوٹا ثابت ہو [illegible] تو ویدک دھرم کیونکر سچا ثابت ہو جائیگا لیکن چونکہ وہ اسکو پسند نہیں [illegible] اس سوال کو چھوڑتا [illegible]

۴۔ میں نے لکھا تھا سوال جواب کا طریق یہ ہو کہ پہلے معترض اعتراض [illegible] پھر معترض اسپر [illegible] اور پھر مجیب کو [illegible] جواب [illegible] اس کے بعد بحث [illegible] پروفیسر صاحب نے اسکے متعلق تحریر کیا ہے اگر بحث [illegible] پھر یہ ٹھیک ہے [illegible] کہ آخری موقع [illegible] فریق کو ملے ۔

میں پروفیسر صاحب کی توجہ اس طرف [illegible] ہوں [illegible] صرف ایک [illegible]

اسلئے ماننا ضروری ہے کہ اعتراض کرنے کا موقعہ صرف ایک فریق کو ملتا ہے یہ بات بالکل سوال ہے۔ کہ جس نے جواب دینا ہو گا وہ آخر میں بولیگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اعتراض کرے اور جواب [illegible] پہلے تو اسے کہے کہ ایک سوال [illegible] متعلق آخری دفعہ بولنا چاہئے۔ اب میں بولنے دونگا کیونکہ آخری دفعہ بولنے کا موقعہ مجھے ملنا چاہئے جسکو مجیب کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اسکو آخر میں لازماً بولنا پڑیگا ورنہ وہ جواب کس طرح دیگا۔ دو دفعہ بولنے کا موقعہ تو صرف مزید وضاحت کیلئے رکھا گیا ہے۔ ورنہ اصل حیثیت تو یہ ہے کہ آپ سوال کرینگے میں اسکا جواب دونگا۔ جب سوال آپ کی طرف سے ہوگا۔ اور جواب میری طرف سے تو بہرحال میرا بولنا آخری ہوگا۔ کیونکہ جواب ہمیشہ سوال کے بعد ہوتا ہے۔

اگر آپ نے آخر میں بولنے کا ہی فیصلہ کر لیا ہے تو اسکی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس بحث کے ساتھ ساتھ ایک اور بحث شروع ہو جس میں میں آریوں کے الہامی کتب پر اعتراض کروں اور پھر آپ جواب دیں [illegible] اور آخر میں آپ اعتراضات کے متعلق اپنے جوابات بیان کردیں۔ اس صورت میں ایک بحث میں آپ کو بھی آخری موقعہ ملیگا [illegible] تو عقل کے خلاف ہے کہ سائل بھی آپ ہوں اور جواب کا آخری موقعہ بھی آپ کو ملے [illegible] آخر میں تو بہرحال جواب دینے والا ہی بولیگا۔ اگر سوال کرنیوالا آخر میں بولیگا تو اس بحث کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا [illegible] اگر آخر میں موقعہ لینے کا آپ کو خاص خیال ہے۔ تو دو بحثوں کا [illegible] [illegible] اگر [illegible] قرآن کریم کے الہامی ہونے پر [illegible] اعتراض [illegible] پیرا توی موقعہ [illegible] ضروری ہے ؎

علاوہ ازیں پروفیسر صاحب [illegible] بیان کیلئے [illegible] انصاف [illegible] اور دو گھنٹے [illegible] وہ اپنے اعتراض [illegible] اور دلائل بیان کرینگے۔ پھر میں ان کے اعتراض کا جواب دونگا اور جس امر پر ان کا اعتراض ہوگا اسکی حقیقت بیان کروں گا۔ پھر دوسری دفعہ دو گھنٹے پر بس کرینگے۔ اور اس نے [illegible] اور میں [illegible] کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ [illegible] لیکن اگر ان کی بات تسلیم کی جائے کہ بعض دفعہ ان کو [illegible] موقعہ [illegible] کہ انکو دو موقعے ملینگے۔ [illegible] کیونکہ [illegible] سائل یا معترض ہونے کی حیثیت ہوگا۔ اسکے بعد مجھے پھر ان کے [illegible] انصاف کے خلاف ہے کہ ایک امر کی [illegible] نسبت [illegible] اور موقعہ بھی [illegible] ہو جائے۔

پروفیسر صاحب [illegible] اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ معترض تینوں اعتراضات اکٹھے بیان کردے بلکہ وہ [illegible] سوال [illegible] پہلے جواب دے [illegible] جواب دے۔

[illegible] پروفیسر صاحب نے [illegible] جو سہولت رکھی ہے [illegible] بیان کا [illegible] لئے تیار ہوں [illegible] خواہش تھی

کہ تینوں سوالات ایکساتھ بیان ہو جائیں تا اعتراضات کا حلقہ جواب دیتے وقت مدنظر رہے اور مجیب اپنے وقت اور فرصت کا خیال رکھ سکے ؎

یہ بات بھی ضروری نہیں کہ تینوں سوالات کو پہلی ہی دفعہ مشرح اور واضح کر کے دلائل بیان کیا جائے۔ بلکہ یہ بھی اجازت ہوگی۔ کہ جس سوال کا جواب پروفیسر صاحب پہلے لینا چاہیں اسکے متعلق پوری تشریح سے اپنے سوال کو معہ ان دلائل کے جن کی بنا پر ان کو وہ اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ بیان کرا دیں۔ اور دوسرے سوالات کو مجملاً بیان کردیں۔ اور پھر انکی باری آنے پر تشریح کردیں ؎

ایک جگہ یہ بھی لکھا گیا ہے [illegible] سمجھتا ہوں کہ سوال کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ پروفیسر صاحب صرف سوال ہی لکھ دیں۔ بلکہ ان کو اجازت ہوگی۔ کہ وہ اپنے اعتراض کو زوردار بنانے کے لئے جسقدر چاہیں وضاحت کو کام میں لائیں۔ اور وہ وجوہات بتفصیل بیان کریں جنکی بنا پر انکو وہ اعتراض پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ [illegible] اگر اس مسئلہ کو [illegible] اعتراض کرینگے۔ وہ قرآن کریم کے الہامی ہونے کے خلاف سمجھتے ہیں۔ گویا سب ان کا مدار اس اعتراض پر ہوگا جسے [illegible] اس مسئلہ کو [illegible] رکھتے ہوئے وہ قرآن کریم کے غیر الہامی ہونے کے خلاف بحث کرینگے۔ یہ تو ان کے حقوق کی حد ہے۔ آگے ان کا یہ حق ہے کہ صرف سوال ہی پیش کردیں۔ اور میرے جواب [illegible] پر ہی اکتفا کریں ؎

میں اسجگہ پروفیسر صاحب کی اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کر دینا چاہتا ہوں کہ الزامی جوابات کی اجازت نہ ہوگی میرے کسی حصہ مضمون میں یہ بات نہیں آئی کہ الزامی جوابات کی اجازت نہ ہوگی [illegible] جواب کو محدود نہیں کیا جا سکتا اگر وہ ایسے الزامی جواب دیگا جس سے یہ معلوم ہو کہ اگر ان کا مذہب جھوٹا ہے تو معترض کا بھی جھوٹا ہے۔ تو خود اسے نقصان پہنچیگا۔ لیکن اگر وہ سائل کو یہ بات سمجھانے کے لئے کہ [illegible] بات کو وہ صداقت سے خلاف سمجھتا ہے وہ صداقت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ [illegible] بات یا اس سے بڑھ کر کوئی بات اس مذہب میں موجود ہے جسے وہ سچا سمجھتا ہے۔ تو اس کو اس امر سے روکنا انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ الزامی جواب ہمیشہ کمزوری پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ بسا اوقات ایک صداقت کو منوانے کے لئے سب سے چھوٹا راستہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی انسان پر یہ اعتراض کرے۔ کہ تو شریف آدمی نہیں [illegible] شریف آدمی ہوں [illegible] کیونکہ تو فلاں کام کرتا ہے اور وہ کام شرافت کے خلاف نہ ہو۔ اور وہ شخص جس پر اعتراض ہوا ہے۔ آگے سے یہ جواب دیدے۔ کہ یہ کام تو تم بھی کرتے ہو تو اسے کوئی الزامی جواب کہکر رد نہ کریگا۔ یہ جواب تو سب سے زیادہ قریب الفہم ہوگا۔ اور بہت جلد دوسرے آدمی کی سمجھ میں آجاویگا۔ کہ میری غلطی تھی۔ الزامی جواب اسی وقت کمزور ہوتا ہے۔ جبکہ وہ بات جس پر اعتراض کیا گیا ہو۔ واقعہ میں بری ہو۔ اور مجیب اپنے عیب کو اس پردہ میں چھپانا چاہے کہ دوسرا بھی اسی قسم کا عیب رکھتا ہے

غرض الزامی جواب کا دروازہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی بعض اقسام تحقیقی جوابات کی طرح [illegible] ہوتی ہیں۔ اور تصفیہ کی صورت پیدا کرنے میں بہت مدد ہوتی ہے

اسجگہ ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ الزامی جواب [illegible] جب مجیب کو الزامی جواب دینے کی اجازت ہوگی۔ تو گویا اس حصہ میں مجیب [illegible] ہو جائیگا [illegible] مجیب ہو جائیگا

اور یہی انصافی کا سوال آجائیگا کہ آخری پرچہ کس کا ہوگا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس بے انصافی کے دور کرنے کے لئے یہ صورت کی جاسکتی ہے کہ جیسے پہلے پرچہ میں جو الزامی جوابات آئیں انکے جواب [illegible] دے تو اس حصہ کی بحث وہیں ختم سمجھی جائے۔ ایسے ہی آخری پرچہ میں ان الزامی جوابات کا ذکر بحیثیت [illegible] کرے۔ ہاں یہ ضروری ہوگا کہ جیسے جواب [illegible] پر یہ نوٹ دیا جائیگا کہ اسے ان الزامی جوابات کا جواب [illegible] دینے کی اجازت نہ تھی۔

اخبارات میں اس بحث کی اشاعت کے متعلق پروفیسر صاحب نے پسند کیا کہ انکے سوالات اور میرے جوابات اور پھر جواب الجواب اور پھر اس کا جواب بطور ضمیمہ کے ٹرتھ اور الفضل میں شائع ہو جائیں کہ ٹرتھ کا [illegible] ذمہ ہوگا۔ اور الفضل کے ضمیمہ کا خرچ میرے ذمہ [illegible] بہتر یہ تھا کہ بجائے الگ ضمیمہ شائع کرنے کے دونوں اخبارات کے [illegible] نے جنہیں یہ سوال و جواب چھپیں [illegible] پڑھے جائیں لیکن اگر یہ بات ممکن ہو تو یہ ضرور ہو۔ چاہیئے کہ الفضل اور ٹرتھ دونوں کے ایڈیٹران سرداری [illegible] اٹھائیں کہ خود اعلان کر لیا کہ [illegible] کہ تمام خریداروں کو ضمیمہ مجلد [illegible] الفضل کی طرف سے پہلا قرار کرتا ہوں کہ اس [illegible] میں ہی پروفیسر صاحب کے اور میرے مضامین شائع ہونگے اور بصورت اخبار کے صفحات [illegible] پروفیسر صاحب نے اس امر کو بھی منظور کیا کہ آخر کو [illegible] اس مباحثہ کے سب مضامین بلا کم و کاست قدر استطاعت کے ماتحت کتابی صورت میں بھی شائع کرائے جائیں اور بعد میں تقسیم کر لی جائیں۔

کلام کے معانی کرنے کے متعلق پروفیسر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ سیاق و سباق اور صرف و نحو اور بیان و معانی اور محاورہ زبان اور لغت اور اس کتاب کا محاورہ حجت ہوگا یا سند کے طور پر علاوہ ازیں [illegible] شرائط کے ساتھ [illegible] ان شرائط کے ساتھ [illegible] تسلیم کی جاتی ہیں پیش کیا جاسکیگا۔

یہ بھی پروفیسر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ کسی مضمون کا جواب تین ماہ سے زائد عرصہ میں شائع نہ ہوگا اگر کسی فریق کی طرف سے اس عرصہ میں جواب شائع نہ ہو تو بحث کا خاتمہ سمجھا جائیگا اور ایسی صورت میں [illegible] مباحثہ کو مضامین شائع کرانے کا [illegible]

چونکہ سوائے چند باتوں کے جن پر پروفیسر صاحب کو اعتراض تھا باقی سب امور طے شدہ ہیں اور چونکہ ان کے متعلق بھی میں نے وضاحت کر دی ہے اسلئے اگر پروفیسر صاحب میری اور اپنی تحریر سے اتفاق کر کے ان تین اعتراضات کو بتا دیں جنکی بنا پر قرآن کریم کو الہامی [illegible] اور ان اعتراضات کو وضاحت سے بیان کر دیں [illegible] ان کے مضمون کے شائع ہونے پر میں ان کا مضمون الفضل میں شائع کرا دونگا اور اس کا جواب بھی شائع کرا دونگا اور [illegible] شرائط طے ہو جائیگی۔ خاکسار مرزا محمود احمد

پیشگوئیوں کے اصول

میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر

غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات کے جواب دینے کیلئے ۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو جو جلسہ ہوا اس میں مکرم میر محمد اسحٰق صاحب نے پیشگوئیوں کے اصول کے متعلق حسب ذیل تقریر فرمائی۔

میرا مضمون حضرت مسیح موعود کی صداقت [illegible] ہے۔ اور [illegible] پیشگوئیوں کا [illegible] قبل اسکے کہ میں ان پیشگوئیوں کی [illegible] جن پر مخالفین کو اعتراض ہے۔ اور میں ان کا جواب دوں۔ پہلے پیشگوئیوں کے متعلق اصول اور فیصلہ کن باتیں [illegible] چاہتا ہوں۔ اور چونکہ ہمارے مخالفین قرآن [illegible] مانتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ اسلئے ہم قرآن [illegible] کو حکم [illegible] جو وہ فیصلہ کرے ہم اسکے مطابق تصدیق یا تکذیب کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول کہ اگر تم میں جھگڑا ہو تو اللہ اور رسول کی [illegible] رجوع کرو۔

پس ہم اگر حضرت مسیح موعود کی تصدیق یا تکذیب کرتے ہیں [illegible] قرآن کریم کے اصول کے مطابق تصدیق کی جانی چاہیئے اور اگر ہمارے مخالف حضرت اقدس کی کسی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں تو قرآن کریم کے پیش کردہ اصول کے مطابق اعتراض کرنے چاہئیں۔

اب قرآن کریم سے پیشگوئیوں کے متعلق اصول پیش کرتا ہوں۔

پہلا اصل پہلی بات اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (پارہ ۲۹ ع ۱۲) الغیب کا جاننے والا خدا ہے کسی کو اپنے غیب پر نہیں [illegible] مگر اپنے رسول کو۔ وہ بات جو انسانی قیاس و علم سے بالا ہو اور جس تک انسان کی پہنچ نہ ہو [illegible] خدا کے سوا کسی کو علوم نہیں۔ اگر کسی انسان کی طرف سے ایسی بات [illegible] ہو تو [illegible] وہ خدا کی طرف سے ہے۔ وہ باتیں جو قانون قدرت کے ماتحت ہیں مثلاً رمضان [illegible] ہوگا [illegible] غیب نہیں [illegible] وہ باتیں [illegible] قیاس سے بالا ہوں۔

دوسرا اصل [illegible]

قرار پائیگا۔ اس کیلئے میں قرآن کریم سے ہی ایک واقعہ بتاتا ہوں۔ حضرت موسیٰ فرعون کے دربار میں جاتے ہیں وہاں ایک مباحثہ ہوتا ہے آل فرعون ہی میں سے ایک شخص جو مومن تھا ایک اصل پیش کرتا ہے اور اس واقعہ کو [illegible] کلام مجید میں نقل کرتا ہے وہ میں پڑھتا ہوں فرمایا۔ وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (پارہ ۲۴ ع ۹) اگر یہ مدعی جھوٹا ہے تو [illegible] نقصان پہنچائیگا اور اگر یہ سچا ہے تو بعض [illegible] جن کا یہ تم کو وعدہ دیتا ہے۔

اس اصل کے مطابق نبی اور رسول [illegible] پیشگوئیاں کرتے ہیں [illegible] قرآن کریم فرماتا ہو اگر بعض بھی پوری [illegible] وہ سخت غلطی پر [illegible] ساری پیشگوئیاں پوری [illegible] تب کوئی سچا ثابت ہوتا ہے قرآن کریم کی رو سے درست نہیں کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے [illegible] بھی پیشگوئی آنیوالے [illegible] سکے [illegible] پیش کرتا ہوں اور [illegible] مخالف [illegible] ہو کر جب تک کسی کی تمام پیشگوئیاں پوری نہ ہوں [illegible] ثابت نہیں ہو سکتا تو کوئی نبی نہیں [illegible]

ہر ایک نبی [illegible] اور [illegible] نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی [illegible] مومنوں کو بہشت [illegible] اسمیں حور اور قصور [illegible] ہونگے [illegible] اب [illegible] پیشگوئی [illegible] انتظار [illegible] پیشگوئی [illegible] کی صداقت [illegible]

پھر حدیث [illegible] کے متعلق پیشگوئی [illegible] نہیں ہوئی [illegible] آنحضرت [illegible] اس وقت [illegible] کا اصول [illegible] اجازت نہیں [illegible] اگر سب پیشگوئیاں پوری [illegible] حضرت ابوبکر [illegible]

ابو [illegible] ابوبکر [illegible]

[illegible]

پس قرآن کریم نے کسی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے بعض پیشگوئیوں کا پورا ہونا لازمی ٹھہرایا ہے اور جب ہم بعض پوری ہوتی دیکھ لیں۔ تو مان لیں اور اسی کے ہم مکلف ہیں۔ سب کے لئے ہم مکلف نہیں مگر وہ چند باتیں "الغیب" والی ہونی چاہئیں ۞

دوسرا اصل دوسرا اصل قرآن نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وما نرسل بالآیات الا تخویفا (پارہ ۱۵۔ ع ٦) ہم نشانیاں نہیں بھیجتے مگر خوف دلانے کے لئے۔ نشانیوں کی غرض ڈرانا ہے۔ اگر کسی نبی نے کسی کے مرنے کی پیشگوئی کی ہے۔ لیکن وہ ڈر جاتا ہے۔ اور اس طرح موت سے بچ جاتا ہے تو پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کیونکہ وہ غرض پوری ہو گئی۔ جس کے لئے پیشگوئی تھی اور جب توبہ و رجوع ہو جائے تو سزا کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ بات عقلاً بھی سوچنی چاہیئے۔ کہ اگر کوئی نبی اپنے کسی مکذب کی موت کی پیشگوئی کرتا ہے۔ لیکن وہ توبہ کرتا ہے۔ اب باوجود توبہ کرنے کے وہ مر جائے۔ تو ایمان بے فائدہ ٹھہرتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک طبیب کسی کے لئے کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے۔ اور وہ شخص بغیر نسخہ کے استعمال کئے ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اب کیا وہ طبیب اس مریض پر خفا ہوگا کہ تم نے میرا نسخہ ضائع کر دیا۔ جب لکھوایا تھا۔ تو کیوں نہ استعمال کیا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ خوش ہوگا۔ کہ جو غرض تھی۔ وہ پوری ہو گئی۔ اس لئے نسخہ کی ضرورت ہی نہ رہی۔ پس جب ایک انسان توبہ و رجوع کرتا ہے۔ تو خدا اس کو کیوں ہلاک کرے۔

تیسرا اصل پیشگوئیوں کے لئے ایک اور اصول اللہ تعالے نے یہ بیان فرمایا ہے واذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر (پارہ ۱۴ رکوع ۲۰) اور جب ہم ایک آیت کی بجائے دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور اللہ اس چیز کو جو وہ اتارتا ہے خوب جانتا ہے۔ تو مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ تو مفتری ہے۔ نبی ایک پیشگوئی کرتا ہے۔ اور جو وہ کہتا ہے وہ ایک پر افشاں ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو آیت کہا گیا۔ مگر وہ اس کی بجائے ایک دوسرا نشان ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ پیشگوئی تو اصل خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ اس کے مطلب کو خوب جانتا ہے۔ جو وہ نازل کرتا ہے۔ اور اسی کے مطابق پیشگوئی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے۔ تو قالوا انما انت مفتر۔ مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کا ہے۔ آپ نے کچھ اور سمجھا اور مخالفین کچھ اور سمجھے۔ مگر خدا تعالے نے جس کا کلام تھا۔ وہ اصل حقیقت و مطلب سے واقف تھا۔ اس نے جب اس کے مطابق کیا۔ تو مخالفین نے جھٹ آپ پر فتویٰ افترا لگا دیا۔ حالانکہ پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کا اپنا قول نہ تھا۔ خدا کا قول تھا۔ اگر حضرت مرزا صاحب اس سے کچھ اور مطلب سمجھے تو پیشگوئی میں کوئی نقص نہیں آسکتا۔ کیونکہ کلام ان کا نہیں۔ خدا کا ہے۔ اور خدا جو اس کا صحیح مطلب جانتا ہے۔ اس نے اس کی حقیقت کے مطابق اسے پورا کر دیا۔ اس پر جہلا نے کہہ دیا۔ کہ یہ جھوٹا ہے ۞

اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیویوں نے پوچھا۔ کہ جب آپ فوت ہو جائینگے۔ تو سب سے پہلے کونسی بیوی آپ سے ملیگی۔ حضور نے فرمایا اسرعکن لحوقاً بی اطولکن یداً تم میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی۔ جس کے سب سے لمبے ہاتھ ہیں۔ حضور کی بیویوں نے سرکنڈے کا ٹکڑا منگوایا اور ناپنے لگیں۔ تو حضرت سودہ کے ہاتھ سب بیویوں سے لمبے نکلے۔ رسول کریم کے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور آپ خاموش دیکھتے رہے۔ لیکن جب آپ کا انتقال ہوا۔ تو آپ کے بعد بجائے سودہ کے حضرت زینب کا انتقال سب بیویوں سے پہلے ہوا۔ اس وقت فیصلہ کیا گیا۔ کہ لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھوں کی لمبائی نہیں۔ بلکہ اس سے مراد سخاوت ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ پہلے سمجھا گیا۔ وہ نہ ہوا۔ بلکہ جو کچھ خدا کے نزدیک تھا۔ وہ ہوا۔

اسی طرح محمدی بیگم کے متعلق جو اعتراض ہیں۔ وہ فضول ہیں۔ کیونکہ خدا نے جس نے وہ کلام نازل کیا تھا۔ جس طرح درست تھا۔ اسی طرح کیا۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پھر ایک اور مثال ہے۔ حضرت نوح کو الہام ہوتا ہے۔ کہ اب تمہاری قوم میں سے اور کوئی ایمان نہیں لائیگا ان پر غم مت کرو۔ ہاں ایک کشتی بناؤ۔ اور ظالموں کے بارے میں ہم سے مت خطاب کرو۔ انہوں نے کشتی تیار کی خدا کے وعدے کے مطابق پانی کا طوفان اٹھا اور نوح نبی کو حکم ہوا۔ کہ اپنے اہل و عیال اور متبعین وغیرہ کے ساتھ اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ سوار ہو گئے۔ آخر طوفان تھم گیا۔ ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے۔ جن میں حضرت نوح کا بیٹا بھی ہلاک ہو گیا۔ اس وقت حضرت نوح نے جو کچھ کہا اور اس کے متعلق جو خدا تعالے نے فرمایا ہے یہ ہے۔ ونادیٰ نوح ربہ فقال رب ان ابنی من اھلی و ان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین۔ قال ینوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم انی اعظک ان تکون من الجاھلین (پارہ ۱۲ ع ۴)۔ اس وقت کسی اور نے نہیں خود حضرت نوح نے ادب سے پوچھا۔ اور عرض کیا۔ کہ اے خدا تیرا وعدہ تھا۔ کہ میرے اہل بچ جائینگے۔ اور میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا۔ وہ نہیں بچا۔ آپ کا وعدہ تو سچا ہے۔ اور آپ بہتر فیصلہ کرنیوالے ہیں۔ لیکن یہ بات کیا ہوئی۔ اللہ تعالے حضرت نوح کو جواب دیتا ہے۔ کہ اے نوح بیشک ہمارا وعدہ تھا۔ کہ تیرے اہل کو بچائیں گے۔ مگر تیرا بیٹا تیرا اہل نہ تھا۔ کیوں اہل نہ تھا۔ اس لئے کہ وہ تیرے خلاف تھا۔ اور اس کے اعمال غیر صالح تھے۔ پھر فرمایا مت پوچھ مجھ سے وہ بات جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے وعظ کرتا ہوں کہ تو جاہلوں سے مت ہو۔

اب دیکھو حضرت نوح سے وعدہ تھا۔ کہ ان کے اہل بچائے جائیں گے۔ وہ اس سے ظاہری اہل سمجھے اسی لئے اپنے بیٹے کے ہلاک ہونے پر خدا کو اس کا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ مگر خدا جس نے نوح کو وعدہ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ جب اپنی کہی ہوئی بات کے مطابق حضرت نوح نے پوچھا۔ تو خدا نے

[redacted]

بتایا کہ ہم نے کب کہا تھا کہ تیرے ظاہری اہل بچائے جائینگے۔ وہ تیرا بیٹا تیرا ظاہری اہل تھا۔ ہمارا اس کی حفاظت کا وعدہ نہ تھا۔ اسلئے وہ ہلاک ہوا۔ سید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ تو ہمارا کا طریق ہے کہ بدلنا آیۃ مکان آیۃ کی حقیقت کو نہ سمجھیں۔ آپ نبی ہیں آپ کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

چوتھا اصل ایک اور بات پیشگوئیوں کے متعلق اللہ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا۔ (پارہ اول رکوع ۱۳) ہم کسی نشان کو منسوخ نہیں کرتے مگر لاتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسا کوئی اور پیشگوئی میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ اس کی مثال یہی ہے کہ ہم کسی کو دس روپے دینے کا وعدہ کریں اور دس کی بجائے پندرہ دیدیں تو وعدہ جھوٹا نہیں کہا گیا۔ بلکہ بڑھ کر پورا کیا گیا اس کی مثال قرآن کریم میں یوں آئی ہے۔ وٰعدنا موسیٰ ثلٰثین لیلۃ واتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ (پارہ ۹ ع ۷)

وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا اور پورا کیا ہم نے اسکو ساتھ دس کے۔ پس خدا کا وعدہ چالیس رات میں پورا ہوا۔ کیا اس میں کوئی خدا پر نعوذ باللہ جھوٹ کا الزام لگا سکتا ہے کہ تیس رات کا وعدہ چالیس میں پورا کیا۔ کوئی نہیں اسلئے کہ خدا کی ملاقات کے لئے اگر تیس رات کی بجائے چالیس رات صرف ہوں۔ تو یہ عین خوشی کی بات ہے۔

پانچواں اصل ما کان لرسول ان یأتی بآیۃ الا باذن اللہ لکل اجل کتاب یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتاب (پارہ ۱۳ ع ۱۲) کوئی رسول نہیں جو بغیر اللہ کے اذن کے کوئی نشان لا سکے ہر ایک وعدے کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ اور اصل کتاب اس کے پاس ہے۔

خدا تعالیٰ کے نبی خدا کی وحی سے پیشگوئی کرتے ہیں اپنے پاس سے نہیں کرتے۔ اور ہر ایک وعدہ کیلئے خدا کے ہاں وقت مقرر ہے۔ اور ان وعدوں میں سے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جن کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ اصل علم اسی کے پاس ہے۔

اس کی مثالیں یہ ہیں۔ حضرت موسیٰ کی قوم سے وعدہ تھا۔ اور پختہ وعدہ تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے یہ الفاظ قرآن کریم میں ہیں کہ یٰقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم۔ (پارہ ۶ ع ۸)

اے قوم ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ یہ خدا نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ مگر اس وعدہ کا جو نتیجہ ہوا۔ وہ یہ ہے کہ جب قوم نے اپنے آپ کو اہل ثابت نہ کیا اور کہدیا کہ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون (پارہ ۶ ع ۸) تو وہی ارض مقدسہ جو ان کیلئے لکھ دی گئی تھی اسکے متعلق صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض (پارہ ۶ ع ۸) کہ وہی ارض مقدسہ جو ان کے لئے لکھ دی گئی تھی۔ ان کیلئے حرام کر دی گئی ہے۔ چالیس سال تک جنگلوں میں بھٹکتے پھریں۔ دیکھو ادھر تو فرمایا کہ وہ تمہارے نام لکھ دی گئی ہے اور قابض ہو جاؤ اور ادھر کہہ دیا گیا کہ حرام کر دی گئی۔

حضرت مسیح موعود کا دعائیہ اشتہار حضرت مسیح موعود نے دعائیہ اشتہار مولوی ثناء اللہ کے متعلق شائع کیا۔ مولوی ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کے ماننے سے انکار کیا۔ اب مولوی ثناء اللہ کہا کرتے ہیں کہ میرے انکار سے کیا ہوتا تھا۔ خدا کو چاہیئے تھا کہ اپنے نبی کی دعا سنتا میں خواہ اس طریق فیصلہ کو نہ مانتا۔ تب بھی مجھے مرزا صاحب سے پہلے مرنا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ انکی بات غلط ہے۔ اور قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر کسی کے انکار کا کچھ اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ تو ضرور قوم موسیٰ کو ارض مقدسہ ملنی چاہیئے تھی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ قوم موسیٰ کے انکار سے چالیس سال تک کے لئے ان پر حرام کر دی گئی۔ غرض انکار کا اثر ضروری ہے۔ ایسا مثال احادیث میں بھی ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مجھے قیصر و کسریٰ کے خزائن کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ سب جاننے والے جانتے ہیں کہ حضور کو یہ کنجیاں نہیں ملیں بلکہ **حضرت عمرؓ کو** ملیں۔ اسلئے ہو سکتا ہے کہ نبی کے ساتھ جو وعدہ ہو اس کا ایفاء بھی کے متبعین ہی کے ساتھ کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود کی عمر پر اعتراض حضرت مسیح موعود کی عمر پر اعتراض کیا گیا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ہمارے تو مولوی ثناء اللہ مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت عمرؓ کو اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے بخاری میں آتا ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تلوار پکڑ لی اور کہا کہ جو کہیگا کہ آپ مر گئے ہیں میں اسکو مار ڈالونگا۔ کیونکہ ابھی تو آپ نے منافقوں کے ناک کان کاٹنے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے انکو سمجھایا تب انہوں نے اپنی تلوار نیام میں کی (بخاری باب فضل ابی بکر)

اسی طرح یہاں بھی اعتراض ہوتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحسرۃ علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک (۴۱-۱۹) پس مسیح موعود پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جا رہا جو پہلوں پر نہ کیا گیا ہو۔

صلح حدیبیہ کی مثال اسی طرح ایک اور مثال ہے صلح حدیبیہ کیوقت آنحضرت صلعم نے تمام سازوسامان کے ساتھ ایک خواب کی بنا پر کئی ہزار فوج لے کر مکہ کی طرف کوچ کیا۔ لیکن کفار نے روکدیا اور تمام لوگوں کو ابتلا آ گیا اور حضرت عمرؓ کو سخت ابتلا آیا۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کے پاس جا کر کہا کہ کیا آپ خدا کے رسول نہیں اور کیا ہم حق پر نہیں آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اور ہم حق پر ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ لتدخلن المسجد الحرام۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہوگا اس پر وہ پھر ابوبکر صدیق کے پاس گئے۔ انہوں نے سمجھایا۔ تب مطمئن ہوئے۔ پھر رسول کریم کو مقام حدیبیہ میں روکا گیا مگر آپ نے جو سمجھا تھا وہ نہ نکلا بلکہ اور نکلا۔

یہ ہیں اصول پیشگوئیوں کے دیکھنے کے۔

اس تقریر کا باقی حصہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو جناب سید احمد صاحب نے حسب ذیل بیان کیا:-

صداقت مسیح موعود

محکمات و متشابہات آپ نے آیت شریفہ ھو الذی انزل علیک الکتٰب منہ اٰیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب واخر متشٰبھٰت فاما الذین فی

قُلْ هُمْ رِجْزٌ سَيَهْتَدُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (پ ۳ ع ۹)

میری تقریب کے دو حصے ہیں۔ اول وہ پیشگوئیاں جن پر اعتراض ہے۔ دوم جو بنا صداقت ہیں۔ جن میں گنجائش اعتراض نہیں۔

مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ

سب سے پہلے میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق جو حضرت اقدس کا اشتہار ہے وہ لیتا ہوں۔ اس کا عنوان ہے۔ مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ۔ اس میں حضرت اقدس نے خدا سے دعا کی تھی کہ خدایا جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔ اور یہ مضمون مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیجا کہ آپ اس کو اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔

"اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے" جب یہ مضمون مولوی ثناء اللہ کے پاس گیا تو اس نے اپنے ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہلحدیث میں درج کیا۔ اور اس کے نیچے لکھا کہ:۔

"آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے"۔

"من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا۔ انما نملی لھم لیزدادوا اثما۔ اور یمدھم فی طغیانھم یعمھون وغیرہ آیات تمہاری اس دلیل کی تکذیب کرتی ہیں"۔

اور سنو! بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر۔ جس کے صاف معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں" وغیرہ۔

پس حضرت اقدس نے یہ طریق فیصلہ پیش کیا اور دعا کی۔ وہ کسی الہام و وحی کے ماتحت نہ تھی۔ بلکہ محض ایک دعا تھی جو دعا کے رنگ میں طریق فیصلہ تھا۔ جو ثناء اللہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر ثناء اللہ نے اسے مندرجہ بالا الفاظ لکھ کر جو حجت مولوی ثناء اللہ پر کرنی تھی۔ اور وہ اسی کے شائع کرنے سے ہو چکی تھی اس لئے جو طریق اس نے پسند کیا اسی کے مطابق خدا نے حضرت مسیح موعود کو وفات دیکر اس کو نافرمان مفسد اور بدکار ثابت کیا (مطابق اصول مشتہرہ اخبار اہلحدیث) لیکن ایک اور بات بھی ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ پر لکھا تھا کہ

"یہ واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے"۔

دوسرا نشان یہ ہے کہ:۔

"۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے"۔

یہ ایک پیشگوئی تھی جو ۱۹۰۲ء میں کی گئی۔ مگر دیکھو ۱۹۰۷ء میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ طریق فیصلہ مجھے منظور نہیں کہ کاذب صادق کے پہلے مرے۔ اسلئے خدا نے اس کو زندہ رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود کو وفات دیدی۔

قادیان میں طاعون کی پیشگوئی

دوسری پیشگوئی قادیان میں طاعون کے متعلق تھی۔ مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے شائع کیا تھا کہ قادیان میں مطلق طاعون نہیں آئیگی۔ مگر یہ غلط ہے۔ حضرت اقدس کا کوئی الہام نہیں جس میں لکھا ہو کہ قادیان میں طاعون نہیں آئیگی۔ ان یہ لکھا ہوا ہے کہ قادیان میں طاعون جارف یعنی جھاڑو پھیر دینے والی طاعون نہیں آئیگی۔ اور ایسی نہ ہوگی جو انسانی برداشت سے باہر ہو۔ سو ایسا ہی ہوا۔

دیکھو حضرت صاحب نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپ کے گھر میں اور آپ کے خاک و خشت کے گھر میں رہنے والے کلیتہً اس ہلاکت سے بچائے جائینگے۔ چنانچہ آج تک بیس بائیس سال طاعون کو آئے ہوئے گذر گئے۔ ایک کیس بھی طاعون کا اس مکان میں نہیں ہوا۔ درانحالیکہ ارد گرد طاعون آتی رہی۔ لیکن یہ بالکل محفوظ رہا۔ خدا تعالیٰ نے نوح نبی کی کشتی کو دنیا کے لئے حضرت نوح کی صداقت کا نشان ٹھہرایا۔ حالانکہ سیلاب سے بچنے کا سامان کشتی ہی ہوتی ہے مگر یہ دنیا میں کوئی ذریعہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ طاعون سے بچنے کا ذریعہ کوئی گھر ہو۔ پس یہ کس طرح اس نشان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کا نشان نہ مانا جائے۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

محمدی بیگم والی پیشگوئی پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے قرآن کریم سے بتایا تھا کہ وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ یہ نشان بھی انذاری تھا۔ وہ لوگ بے دین تھے۔ ان کے لئے یہ نشان ظاہر کیا۔ اس پیشگوئی کی دو ٹانگیں تھیں (۱) یہ کہ اگر محمدی بیگم کا والد احمد بیگ حضرت مسیح موعود سے نکاح اس کا نہ کرے۔ تو تین سال میں فوت ہو گا۔ چنانچہ احمد بیگ تو ابھی چند ہی مہینے محمدی بیگم کے نکاح پر گذرے تھے۔ ہوشیارپور میں فوت ہو گیا۔ اور سلطان محمد نے اپنی حالت سے رجوع کیا۔ اور خوف کھایا۔ اسلئے اس سے عذاب ٹل گیا۔ اگر کہا جائے۔ کہ سلطان محمد کو بیعت میں داخل ہونا چاہیئے تھا۔ تب ہم اس کا رجوع مانینگے یہ غلط ہے۔ کیونکہ رجوع کے لئے بیعت میں داخل ہونا شرط نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ○ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ○ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ (پ ۲۵ ع ۱۰)

اور ضرور ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ پس موسیٰ نے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ پس جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیوں کے ساتھ آیا۔ وہ اس سے ہنستے تھے ہم ان کو کوئی نشان نہ دکھاتے تھے مگر وہ جو پہلے سے بڑا ہوتا تھا۔ اور پکڑا ہم نے ان کو عذاب کے ساتھ تاکہ وہ رجوع کریں۔ ان کا رجوع کیا تھا۔ اس کے لئے فرمایا وہ کہتے تھے کہ اے جادوگر ہمارے لئے دعا کر اس چیز کے ساتھ جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔ ہم اس سے ہدایت پائینگے۔ پس جب ہم نے عذاب دور کر دیا۔ وہ اپنے عہد سے پھر گئے۔

اب یہاں دیکھو کہ ان کے رجوع کا حال بیان کیا کہ ان کا رجوع یہ تھا کہ انھوں نے موسیٰ سے دعا کرائی۔ اگرچہ جادوگر ہی کہتے تھے وہ ایمان نہیں لائے تھے۔ بیعت نہیں کرتے تھے۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ رجوع کے لئے ایمان لانا شرط نہیں۔ ایسا ہی ان لوگوں نے رجوع کیا۔ اپنی بدزبانی سے رک گئے۔ بلکہ آپ کے متعلق

[redacted]

تھا کہ پھر ان کو نجات ملتی اور اسلام کا خاتمہ ہو جاتا۔ وہ پہلے بھی اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت تھی۔ تو خدا نے ان پر سخت عذاب نازل کیا۔ اور حضرت صاحب کا اعلان سچا کر دکھایا۔ وہ پھر توفیق کہ بیٹھے اور عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

اب میں صداقت کی چند دلیلیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر میں [illegible] کے سچا ہونے کی دلیل بیان کی ہے۔

دعویٰ نبوت اور مسیح موعود کی صداقت [illegible] بھی [illegible] جاتا ہے۔

اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ جو شخص ہلاک ہو وہ جھوٹا ہے [illegible] جو شخص زہر کھاتا ہے [illegible] زہر کھائی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کھائے گا وہ ضرور مریگا۔ اور اگر اسکے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے کہ اس نے زہر نہ کھائی ہو۔ یہی تمثیل ہے کہ دعویٰ نبوت کا ذب مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔ اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے۔ ہاں یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانیوالا بچ رہے۔"

پھر لکھتے ہیں کہ:

"حالانکہ بقول اہل کتاب پیغمبر اسلام کاذب تھے معاذ اللہ پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ آپ کے گلے پر تلوار نہ پھری اور ہوا تو کیا جو اس (قانون الٰہی) کے مطابق حضور اقدس مارے گئے۔ اگر یہ کلام سچ ہے تو آپ کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔" (تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۶-۱۷)

اب دیکھنا چاہئے۔ کہ جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے مسلمات میں قرآن کریم کے رو سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جھوٹا نبی مارا جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نبی مانتے ہیں۔ مگر یہ قانون بجائے آپ کو مجرم ثابت کرنے کے سچا ثابت کرتا ہے۔ اب میرا سوال مولوی ثناء اللہ سے ہے۔ کہ جب وہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا مدعی نبوت مانتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کے بیان کردہ قانون الٰہی کے مطابق وہ مارے نہیں جاتے۔ پس ان کے مسلمات کی رو سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

معجزانہ کلام قرآن کریم کہتا ہے۔ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَّادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ (ہود ع ۲)

یعنی یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ جھوٹ باندھ لیا تو کہہ دے کہ تم اسکی مانند دس سورتیں ہی جھوٹی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اوروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو پس اگر یہ جواب نہ دیں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل کیا گیا ہے۔

اس کے مطابق حضرت مسیح موعود نے [illegible] لکھیں اور اس کے متعلق کہا کہ میں چیلنج دیتا ہوں تمام دنیا کے علماء کو [illegible] مگر وہ جواب نہ لا سکے اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے علم سے لکھی گئی ہیں اور یہ آپ کی صداقت کی نشانی ہے۔

پھر جب خدا سے علم پاکر پیشگوئیاں شائع کیں جو ایسی ہیں کہ انسانی قیاس میں آ ہی نہ سکتی تھیں ان میں سے دو یہ ہیں۔

تقسیم بنگالہ لارڈ کرزن نے بنگالہ کو تقسیم کیا۔ بنگالیوں نے بہت شور مچایا جس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ پارلیمنٹ تک میں اس کے متعلق فیصلہ کر دیا گیا کہ یہ فیصلہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اگر ظاہری قیاس سے کوئی بات کہی جا سکتی تھی تو یہی کہ اب اس معاملہ کو یہیں چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس میں کچھ ترمیم تنسیخ نہیں ہو سکتی۔ مگر آپ نے خدا سے خبر پاکر شائع کی کہ بنگالیوں کے متعلق جو حکم پہلے شائع کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی کی جائیگی اور ان کی دلجوئی اسی وقت ہو سکتی تھی کہ تقسیم میں ترمیم کر دی جاتی۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء میں بادشاہ دہلی میں آیا اور اس نے اس میں ترمیم کر دی اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ پارلیمنٹ میں اعتراض ہوا مگر پھر اس معاملہ کو چھوڑ دیا گیا۔ کیا یہ آپ کی صداقت کی دلیل نہیں؟

عبدالرحمن و حضرت عبداللطیف کی شہادت دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے براہین احمدیہ میں خدا سے علم پاکر پیشگوئی کی کہ شاتان تذبحان۔ علم تعبیر سے ثابت ہے کہ جو شخص ظلم سے مارا جائے اور وہ کچھ مقابلہ نہ کرے۔ اسکی موت بکری کی سی موت ہوتی ہے جب آپ نے دعویٰ کیا افغانستان سے دو شخص آپ کے سلسلہ میں ابتداءً داخل ہوئے اول میاں عبدالرحمن صاحب۔ اور دوسرے شاہزادہ عبداللطیف صاحب اور دونو وہاں شہید کئے گئے اور دونوں نے ظالموں کا کچھ مقابلہ نہ کیا اور بکری کی طرح ذبح کئے گئے۔

رسول کریم ؐ نے بھی کہا تھا کہ کچھ گائیں ذبح ہوئی ہیں اور اس سے مراد صحابہؓ تھے۔ اب دونوں پیشگوئیوں میں حکمت یہ ہے کہ مسیح موعود کے دو صحابی تو بغیر مقابلہ کے مارے گئے اور یہی انکی حالت بتائی گئی تھی مگر آنحضرت ؐ کے صحابہ کو گائے کی شکل میں دکھایا گیا۔ اور گائے مارتی بھی ہے سو گائیں بھی مارے گئے چنانچہ انہوں نے قاتلوا و قتلوا کے ارشاد کے ماتحت دشمنوں کو مارا بھی اور مرے بھی گئے۔ یہ ہے عظیم الشان پیشگوئی کہ جسے کوئی شخص اٹکل سے نہیں کہہ سکتا۔

مسئلہ وفات مسیح

(خلاصہ تقریر حافظ روشن علی صاحب)

۲۰ مارچ کی شب کو میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر کے بعد مکرم حافظ صاحب نے وفات مسیح کے متعلق جو تقریر فرمائی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

ہر ایک نئے لغت کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آئیں گے اور ان سے ان کی بعثت ہی [illegible] وابستہ تھیں اب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ان کو اپنے اعتقاد چھوٹتے نظر آئے۔ اس لئے وہ مخالفت کرتے ہیں اور بجائے حضرت مسیح ناصری کی زندگی ثابت کرنے کے حضرت مسیح موعود سے عداوت رکھتے ہیں۔

اس وقت حضرت مسیح کی وفات کے دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر حیات ثابت ہو جائے تو تمام نزاع کا فیصلہ ہو جاتا ہے اس وقت میں ان دلائل کو لیتا ہوں جو حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ما قتلوہ وما صلبوہ کا مطلب سب سے پہلی آیت یہ ہے۔ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ

(پارہ ۶ رکوع ۲۶) کہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کی کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا یا صلیب پر مار دیا تردید کی ہے اسلئے مسیح نہیں مرا بلکہ کوئی اور مرا۔ قتل اور صلیب مارنے کے سامان ہیں۔ مگر کسی کو کوئی مار نہیں سکتا۔ جو لوگ کسی کو مارنا چاہتے ہیں وہ اسکے لئے موت کے اسباب مہیا کرتے ہیں مگر موت اللہ تعالیٰ ہی کسی پر وارد کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا (آل عمران) کوئی جان نہیں مرتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اور اس کا اللہ نے وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ (پ ۷ ع ۱۴)

اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر غالب ہے۔ وہ تم پر نگہبان مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہو تو ہمارے ایلچی [illegible]

پس کوئی انسان کسی کو نہیں مار سکتا۔ ہاں اسباب موت جمع کر سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کا وقت آچکا ہوتا ہے۔ تو وہ مر جاتا ہے۔ ورنہ وہ اسباب بے اثر ہو جاتے ہیں۔

چونکہ یہود نے دعویٰ کیا۔ کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا کر مار دیا۔ اور یہ غلط تھا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کی تردید کی ہے۔ قتل کہتے ہیں القتل اخراج الروح من البدن۔ یعنی بدن سے روح کے نکال لینے کو قتل کہتے ہیں۔ فرمایا انہوں نے اسباب قتل تو جمع کئے۔ مگر روح کو جسم سے نہیں نکال سکے۔ اور اسی طرح صلب کے متعلق آتا ہے۔ الصلب القتلة المعروفة۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نہ انہوں نے قتل کیا نہ صلیب پر چڑھا کر مارا۔ یہاں صلیب پر چڑھانے کی تردید نہیں۔ صلیب پر مارنے کی تردید ہے۔

کیا مسیح کی بجائے کوئی اور مارا گیا

اسی کے متعلق ایک اور بات بھی جایا کرتی ہے۔ کہ مسیح کو تو یہود نے نہیں مارا۔ البتہ مسیح کا ایک ہمشکل اسی وقت بنا دیا گیا۔ اور مسیح کی بجائے اس کو مار دیا گیا۔ اب ہم اس کے متعلق دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ (۱) اس شخص کا جو [illegible] مصلوب بنایا جاتا ہے۔ [illegible] جب یہیں قرآن کریم کی [illegible] بھی قرآن کریم [illegible] سے ایک بات [illegible]

(۲) اگر خدا نے مسیح کو بچانا تھا تو [illegible] کی کیا ضرورت تھی۔ کیا نعوذ باللہ یہ خوف تھا [illegible] نہیں آسمان پر بھی نہ چڑھ جائیں۔ اور [illegible] کا اتفاق نہ کریں۔

(۳) یہ کہ اس شخص کا حلیہ بدل کر ایک دوسرے شخص کو مروانے میں کوئی حکمت نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ بعید ہے۔ کہ کسی لغو کام کو اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ۔ (پارہ سترہ ع ۲) کہ ہم نے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔

(۴) وہ کون شخص تھا جس کو مسیح کا ہمشکل بنایا گیا اس میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ کوئی کسی کا نام بتاتا ہے کوئی کسی کا۔ اگر یہ واقعہ ہے۔ تو اس میں زمین و آسمان کے فرق کی کیا ضرورت تھی۔

(۵) ایک یہ بھی سوال ہے۔ کہ کیا یہود سے خدا کو اتنی محبت تھی کہ ان کی خاطر خدا نے کسی اور کو مسیح کا ہمشکل بنا کر ان کو خوش کر دیا۔

(۶) یہ اعتراض ہے۔ کہ مسیح کو خدا نے بنی اسرائیل کی طرف رسول و نبی بنا کر بھیجا تھا۔ مگر مسیح کو خدا نے چھپا لیا۔ اور اس کی بجائے ایک اور شخص کو مسیح کا ہمشکل بنا کر سولی پر چڑھا دیا۔ تو جب وہ شخص مسیح کا ہی ہمشکل تھا۔ اور مسیح ان کے سامنے نہ تھا۔ تو یہودی کس طرح مجرم ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ [illegible] جھوٹا نبی جانتے تھے وہ بیٹے توریت کے معیار کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے انہوں نے دیکھا۔ کہ ہم جس کو مارتے ہیں۔ وہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ اس کا غیر نہیں۔

جب وہ مسیح کا ہمشکل بنا۔ تو وہ اس کے علم کا بھی وارث ہوا۔ اور علم کی تعریف یہی کی گئی ہے۔ کہ [illegible]۔ پس جب مسیح کا شخص اس کے پاس آگیا تو [illegible] دعویٰ بھی جھوٹا نہیں اور خدا تعالیٰ ان کو مجرم نہیں قرار دے سکتا۔

(۷) حضرت عیسیٰ خدا کے پیارے ہیں اور وہ شخص جس کو منافق یا مرتد یا دشمن مسیح کہا جاتا ہے۔ بہر حال ایک بدتر شخص ہوگا۔ اور ہونا چاہیئے۔ [illegible] ملعون شخص کو خدا کے پیارے مسیح کی شکل [illegible] کیا وجہ اور اس سے اس کو کیا سزا ملی۔ کیونکہ وہ خدا کے پیارے کا ہمشکل ہوگیا۔ نیز خدا جن پر غضب ہوا کرتا ہے۔ ان کو اپنے پیاروں کی شکل نہیں دیا کرتا بلکہ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو اور لعنت کرتا ہے۔ ان کی حالت کیا ہوتی ہے۔ فرمایا۔ مَنْ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ (پارہ ششم ع ۱۳) کہ جن پر اللہ تعالیٰ غضب نازل کرتا ہے۔ ان کو سور بندر اور عبد الطاغوت بناتا ہے۔ پس چاہیئے تھا۔ کہ اس ملعون کو گدھا یا سور یا کتا یا اور کوئی ایسی ہی شکل بنا دیتا۔ نہ یہ کہ الٹا اپنے قاعدہ کے خلاف اپنے پیارے کی ہی شکل بنا دی۔ جو لوگ قائل ہیں۔ کہ خدا کسی کا حلیہ بدل کر دوسرے کا حلیہ اس کو دے دیتا ہے۔ ان کو اس بات میں غور کرنا چاہیئے۔

(۸) خدا تعالیٰ نے مسیح کو رسولاً الی بنی اسرائیل کہا ہے۔ اور ان کے متعلق مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ تین سال نیچے زمین پر رہے اور چالیس سال اور اگر رہیں گے کل ۴۳ سال بحیثیت نبی کے وہ زمین پر رہیں گے۔ اور سوا انیس سو سال تو ان کو ابھی آسمان پر گئے ہوئے ہو گئے ہیں۔ اور ابھی نہیں معلوم کتنے وقت تک اور ان کو آسمان پر رہنا ہوگا۔ اس لئے چاہیئے تھا۔ کہ قرآن کریم میں ان کو بجائے رسولاً الی بنی اسرائیل کے رسولاً الی اہل السماء کہا جاتا۔

(۹) ایک اور بات ہے۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح کو تکلیف کے وقت خدا آسمان پر لے گیا۔ وہ خدا کی ناقدری کرتے ہیں۔ اور اس سے ثبوت دیتے ہیں۔ کہ مسیح کو تمام دیگر انبیاء پر فضیلت حاصل تھی۔ کیونکہ تمام نبیوں پر مصیبت کے وقت آئے۔ مگر کسی کو آسمان پر نہ لے گیا۔ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا۔ خدا ان کو آسمان پر نہیں لے گیا۔ بلکہ آگ کو حکم دیا۔ کہ ٹھنڈی ہو جا۔ اسی طرح یہاں بھی چاہیئے تھا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ جب یہود نے چاہا۔ کہ مسیح کو صلیب پر مار دیں۔ خدا نے صلیب کو کہا۔ کہ اے صلیب میرے بندے مسیح کو مت نقصان پہنچا۔

پس مسیح کی بجائے کسی دوسرے کو صلیب پر چڑھانے سے خدا کی خدائی پر حرف آتا ہے۔ اس لئے یہ عقیدہ باطل ہے۔

کیا حضرت مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا گیا

دوسری دلیل حیات مسیح کے بارے میں یہ دی جایا کرتی ہے۔ کہ قرآن کریم میں آتا ہے بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس کے معنے ہیں کہ اللہ نے مسیح کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اس کے متعلق چند باتیں

گذارش ہیں (۱) اس آیت میں لفظ آسمان نہیں ہے۔ یہ زائد لفظ کہاں سے آگیا ۔

(۲) عربی زبان میں "طرف" کے معنوں میں دو لفظ ہیں۔

(۱) الیٰ (۲) لقاء۔

ان دونوں لفظوں میں فرق ہے۔ لفظ "لقاء" عام "طرف" کے معنوں میں آتا ہے اور لفظ "الیٰ" انتہا غایت کے لئے۔ جیسا کہ فرمایا ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (پ ۲ ع ۷) پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔ کیا معنے کہ جب رات آجائے۔ تب روزے کو ختم کرو۔ پس اسی طرح یہاں بھی آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں لفظ "الیٰ" وارد ہے۔ اور اس کا تقاضا ہے کہ مسیح عرش تک پہنچیں یہ کیا وجہ ہے کہ ان کو چوتھے آسمان پر ہی بٹھایا جاتا ہے پھر قرآن کریم میں تو آیا ہے کہ وھو اللہ فی السموات فی الارض۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے مسیح کو آسمان پر لیجانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیز جب کوئی مسلمان مرتا یا فوت ہوتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کیا وہ مردہ اور ہم سب مع الجسم آسمان پر خدا کے پاس چلے جاتے ہیں۔

(۲) چاہیئے کہ مسیح کو آسمان پر لیجانے والے خدا کیلئے کوئی جہت مقرر کریں۔ اگر خدا کی جہت مقرر کرینگے۔ تو ان کو ماننا پڑے گا کہ خدا باقی دوسری طرفوں میں نہیں ہے۔

(۳) یہاں اللہ کا اٹھانا ہے اور اٹھانا کئی قسم کا اور کئی قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ خدا کے اٹھانے کا کیا طریق ہے۔ باپ بھی بیٹے کو اٹھاتا ہے اور وہ یہ کہ وہ گود میں یا کندھے پر چڑھا لیتا ہے۔ اگر مسیح کو خدا نے گود یا کندھے پر اٹھایا ہے تو مسیح خدا کا بیٹا ہوا۔ اور عیسائی مذہب سچا ثابت ہوا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومنوں کا رفع کیا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَيَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ ۲۸ ع ۲) اللہ تعالےٰ مومنوں کو اٹھاتا ہے۔ اسکے معنے نہیں کہ خدا آسمان پر لے جاتا ہے۔ بلکہ یہ کہ ان کو اپنا قرب عطاء کرتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں بل رفعہ اللہ الیہ کے۔

کہ یہود اپنے زعم میں چاہتے تھے۔ کہ وہ مسیح کو دربار الٰہی سے دھتکارا ہوا ثابت کریں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں وہ ہمارا دربار ہی ہے۔ اور یہی مومنین مخلصین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

مندرجہ بالا تقریر ۱۶ مارچ ۱۹۲۱ء کیا ۹ بجے دن کے ہوئی۔

رات میں نے بتایا تھا۔ کہ اگر مسیح کی بجائے کوئی اور شخص سولی پر چڑھا کر مارا گیا تو مسیح کیا اعتراض ہوتے ہیں۔ اور پھر چند باتیں رفع کے متعلق بھی بتائی تھیں۔ اب میں وہ باتیں بیان کرونگا۔ جو بعض غیر احمدی علماء کے نزدیک مسیح کی حیات کا زبردست ثبوت ہیں۔

حیات مسیح کے دلائل پر تنقید

مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ اگر مسیح کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ تو پھر خواہ وہ زندہ ہی اتر آئیں۔ یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ (پارہ ۷ ع ۵) کہ یاد کر اسوقت کو جب بنی اسرائیل کو میں نے تجھ سے روکدیا۔ جبکہ تو انکے پاس بینات کے ساتھ آیا وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت صادق نہیں آسکتا جب تک کہ یہ نہ ہو کہ مسیح کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے اور وہ سولی سے بچائے جائیں۔ مگر یہ خیال مولوی ابراہیم کا قرآن کریم میں تدبر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جس طرح یہ لوگ توفی کا لفظ جہاں غیر مسیح کے لئے آئے تو قبض روح معنے لیتے ہیں اور جب مسیح کے لئے آئے۔ تو قبض روح والجسم لیتے ہیں۔ اسی طرح لفظ کف کا اوروں کیلئے بھی قرآن کریم میں آتا ہے۔ مگر وہاں یہ معنے نہیں لیتے جو مسیح کے لئے لیتے ہیں۔ چنانچہ یہی لفظ آنحضرت کے لئے اور مومنوں کیلئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے۔ سورہ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱) اور لوگوں کے ہاتھوں تم سے روکا تاکہ مومنوں کیلئے نشان ہو ۔

لیکن کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کو تکالیف برداشت کرنا نہیں پڑیں۔ نبی کریم نے زخم نہیں کھائے جب باوجود یہاں کف ایدی الناس کے یہ نظارہ موجود ہے۔ تو مسیح علیہ السلام کے لئے جو "کففت" کا لفظ ہے اس سے

یہ کیسے نکل آیا کہ ان کو یہود نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ہاں ایک بات ہے اور وہ یہ کہ وہ صلیب پر مارنا چاہتے تھے۔ خدا نے مارنے نہیں دیا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تو ان کے پاس آیا تب کا۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کے لئے ان کو روک دیا تھا۔

مسیح کے آسمان پر جانے کی دوسری دلیل

مولوی ابراہیم نے اپنے لیکچر میں کہا کہ مسیح کی پیدائش چونکہ پھونک سے تھی اسلئے وہ آسمان پر اڑ گیا کہ ہوائی جسم اس کا تھا۔ مگر آدم تو بدرجہ اولیٰ ہوائی ہونا چاہیئے۔ اس کا کیا جواب ہے۔ بلکہ آدم تو بقول تمہارے آسمان سے نیچے آیا۔ چہ جائے کہ نیچے سے آسمان پر جاتا ۔

یہ غلط ہے کہ مسیح کی پیدائش ہوائی تھی۔ بلکہ جیسا کہ لفظ نفخ روح کا مسیح کے لئے ہے۔ آدم اور بنی آدم کے لئے بھی ہے۔ چنانچہ بنی آدم کے لئے ہے کہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ (پ ۲۱ ع ۱۴) پس چاہیئے تھا کہ آدم اور تمام بنی آدم بھی آسمان پر جاتے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ ہر انسانی قالب میں نفخ روح کرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے۔

پھر جو لوگ نبی کریم کا جسمانی معراج مانتے ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ آپ کی پیدائش ماں اور باپ سے تھی صرف ماں سے نہ تھی۔ اور بقول ابراہیم ہوائی نہ تھی۔ لیکن آپ تو مسیح سے بھی اوپر گئے۔ اسلئے ان کا قاعدہ کہاں رہا۔

لفظ رفع کے متعلق اعلان

میں نے رفع کے متعلق رات بعض باتیں بیان کی تھیں۔ مگر میں ایک اصول پیش کرتا ہوں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توفی کے معنے جب اللہ فاعل اور ذی روح مفعول ہو۔ سوائے قبض روح کچھ اور کرنیوالے کے لئے انعام مقرر کیا ہے کوئی اس کا جواب نہیں دے سکا اسی طرح ہماری طرف سے اعلان ہے۔ کہ جب رفع کا فعل انسان کے لئے آئے اور خدا تعالیٰ فاعل ہو تو سوائے عزت دینے کے اور کوئی معنے نہیں۔ اگر کوئی اسکے خلاف دکھائے تو ہم انعام دینے کے لئے تیار ہیں ۔

تمام اہل کتاب کا ایمان لانا

اب میں وہ آیت لیتا ہوں جس کے عام مفسرین اور عام مولوی صاحب حیات مسیح کا ثبوت نکالتے ہیں۔ اور وہ آیت ان من اہل الکتاب

لا یستأخرون ... وہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں کہا گیا ہے
کہ مسیح کی موت سے پہلے سب یہود مسیح پر ایمان لائینگے۔ مگر یہود چونکہ اب
تک ایمان نہیں لائے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مسیح بھی فوت نہیں ہوئے
لیکن ان لوگوں کے ان معنوں پر چند اعتراض ہیں (۱) اس آیت
میں مسیح کا کہیں نام نہیں۔ ضمیریں ہیں۔ جن کو جمع کیا گیا ہے۔
موتہ میں "ہ" کی ضمیر کس طرف جاتی ہے۔ اس میں بہت اختلاف
کیا گیا ہے۔ بعض مسیح مراد لیتے ہیں۔ بعض قرآن کریم۔ بعض نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعض خدا کی طرف پھیرتے ہیں (۲) اسی رکوع
میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ فلا یؤمنون
الا قلیلا نہیں ایمان لائینگے مگر تھوڑے۔ پس خدا کے اس
فیصلہ کے ہوتے ہوئے کیسے کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح پر سب ایمان لے
آئینگے۔

(۳) اگر یہود حضرت مسیح پر ایمان لائیں گے۔ تو یہ ایمان لانا ان کا
نیکی ہے۔ لیکن اس تمام رکوع میں یہود کی بدیوں کی فہرست
دی گئی ہے۔ اور اس آیت کے آگے پیچھے بھی یہود کی بدیوں یا
بدکاریوں کا ذکر ہے۔ یہ درمیان میں نیکی کیسے آگئی۔ اگر کہا جائے۔
کہ جو ان میں نیک تھے۔ اگر اس کا ذکر کر دیا۔ تو کیا ہوا۔ تو اس کا
جواب یہ ہے۔ کہ ان کی نیکیوں اور نیکوں کو لکن الراسخون
فی العلم کہکر اس فہرست کے بعد الگ ذکر کیا ہے۔

(۴) قرآن کریم تو کہتا ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ کا وجود قیامت
تک رہیگا۔ پھر جب وہ سب ایمان لے آئے۔ تو ان کا وجود
کہاں رہا۔ (۵) اس کو واقعات رد کرتے ہیں۔ سب اہل کتاب
ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ بہت سے مر گئے اور مر رہے ہیں۔
بعض کہتے ہیں۔ کہ جب یہودی مرنے لگتا ہے تو وہ فوراً پہلے
سے مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کر لیتا ہے۔ مگر یہ بچوں کو خوش کرنے
والی باتیں ہیں۔

(۶) دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی علماء ہونگے۔ ان کو مسیح
قتل کرے گا۔ حالانکہ اس آیت کے مخالفوں کے پیش کردہ
معنوں کے رو سے ان کو بھی ایمان لا کر مرنا چاہیئے یہ [illegible] لطیفہ
ہے۔ مرنے کو کس کا دل چاہتا ہے۔ اسلئے یہود مسیح پر ایمان
نہیں لائینگے۔ کہ جب تک ایمان نہ لائیں ان کے لئے موت نہیں
(۷) مسیح ان کو ایمان نہیں لانے دینگے۔ کیونکہ وہ کہینگے۔ کہ جب
تک تم ایمان نہ لاؤ گے میں زندہ رہونگا۔ اگر کہا جائے۔ کہ مسیح کے
وقت کے یہود مراد ہیں۔ تو اس کی لفظ اجازت نہیں دیتے۔

صحیح مطلب

اب سوال ہوتا ہے کہ اس آیت کے معنے
کیا ہیں۔ کیونکہ قرآن [illegible]
سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایمان دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جھوٹا
ایمان ایک سچا۔ جھوٹا ایمان زندگی تک رہتا ہے۔ اور سچا ہمیشہ
تک۔ اس بات کے ثبوت میں کہ ایمان جھوٹی بات پر بھی ہوتا
ہے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت ملاحظہ ہو۔ الم تر
الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یؤمنون
بالجبت والطاغوت (پارہ پنجم ع پنجم) پس اس
آیت کا یہ مطلب ہوا۔ کہ بنی اسرائیل اپنی زندگی بھر تو اپنے اس
قول پر ایمان رکھینگے۔ کہ ہم نے مسیح کو مار دیا۔ مگر پھر ان کا ایمان
ختم ہو جائیگا۔ مسیح ان کے خلاف قیامت کو گواہی دے گا۔

یہاں تک ان دلائل پر بحث تھی جو حیات مسیح کے ثبوت میں
پیش کی جاتی ہے۔ اب ہم وفات مسیح کے دلائل کو لیتے ہیں۔
مسیح کی وفات قرآن کریم سے کئی طرح ثابت ہوتی ہے۔ (۱) تو
مسیح علیہ السلام کے منہ سے ان کی وفات کا اقرار کرایا گیا۔ (۲)
اگر وہ رسول ہیں تو ان کی بحیثیت رسول کے وفات ثابت ہے
(۳) اگر وہ انسان ہیں۔ تو ان کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ (۴) اگر
وہ مسیحیوں کے خدا ہیں تو ان کی وفات ثابت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح کا اپنی موت کے متعلق اقرار

(۱) پہلے مسیح کا اقرار ملاحظہ ہو۔ سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں مسیح کا سوال و جواب درج ہے۔
جو خواہ قرآن کے نزول سے پہلے ہو چکا یا قیامت کو ہو۔ حضرت
مسیح سے سوال ہے۔ کہ کیا تم نے لوگوں کو اپنی خدائی کا سبق دیا
ہے۔ وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ما قلت
لهم الا ما امرتنی به ... فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیهم۔ میں نے ان کو سوائے آپ کے حکم کے کچھ نہیں کہا۔
جب تک میں ان میں رہا۔ ان کا نگہبان تھا۔ جب تو نے مجھے
وفات دیدی۔ تو تو ہی نگہبان تھا۔

حضرت مسیح کہتے ہیں۔ کہ عیسائیوں کا ان کو خدا بنانا انکی
وفات کے بعد کا واقعہ ہے۔ اگر عیسائی بگڑ چکے ہیں۔ تو وفات
مسیح ثابت۔ اگر نہیں تو مسیح زندہ ہیں۔

حضرت مسیح کا بحیثیت نبی وفات پانا

(۲) ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یہی الفاظ
مسیح کیلئے بھی ہیں۔ [illegible]
مسیح سے پہلے نبیوں کی وفات کا ذکر ہے۔ اور ان میں آنحضرت
سے پہلے نبی ہیں۔ لہذا اس آیت کی رو سے مسیح وفات یافتہ ہیں۔

حضرت مسیح کا بحیثیت معبود وفات پانا

(۳) اگر مسیح کو معبود [illegible] اللہ کا درجہ
دیا جائے۔ تو بھی ان کی وفات ثابت ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین
یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وهم یخلقون
اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون
(پارہ ۱۴ ع ۸) جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ وہ کچھ پیدا نہیں کرتے
بلکہ وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ مردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں
کہ کب مبعوث کئے جائینگے۔

اگر مسیح خدا کے سوا معبود بنائے گئے ہیں جیسا کہ واقعہ ہے کہ بنائے
گئے ہیں۔ تو قرآن میں ان کی موت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کا بحیثیت عام انسان وفات پانا

اگر وہ صرف انسان ہوں تو ان کے لئے یہ
قانون ہے۔ فیها تحیون وفيها تموتون ومنها تخرجون
کہ زندگی موت اور بعث بعد الموت سب
انسانوں کا زمین سے ہوگا۔

اب سوال ہو کہ کیا مسیح یہاں آ سکتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ نہیں کیونکہ
[illegible] باتیں فیصلہ طلب ہیں (۱) کیا وہ اپنے مقام سے ترقی کر کے آئینگے
(۲) یا تنزل کر کے۔ اگر ترقی کر کے آئینگے تو رسول کریم سے بڑھ جائینگے اور رسول کریم
کی بجائے وہ قیامت تک کیلئے نبی ہونگے اور نبی کریم کی خصوصیت کو توڑنے
والے ہونگے جو یہ ہے۔ کہ آپ تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں آپ سے پہلے یہ شان کسی نبی
کو نہیں ملی۔ دوسرے اگر تنزل کر کے آئیں تو یہ ان کو اپنے سابقہ عہدہ سے معزول
کیا جائیگا۔ تیسرے یہ کہ موجودہ حالت میں آئیں تو وہ رسول بنی اسرائیل کے ہیں
کتاب ان کی انجیل ہے اس صورت میں آپ کو بعد قرآن کے ایک ایسی کتاب پر جو قابل
عمل ہے [illegible] کرنا موجب نجات ہے [illegible] قرآن اور اسلام نجات کی [illegible]

یدفن معی فی قبری کا مطلب

مولوی [illegible] نے ایک حدیث بھی پیش کی ہے۔ وہ یہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح یدفن معی فی قبری
[illegible] حضرت عیسیٰ دفن ہو
لیکن یہ [illegible] سوال ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے	عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا	اب گیا وقت خزاں آئے ہیں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۶ و ۷۷	مورخہ ۱۱/۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء	دو شنبہ و پنجشنبہ	مطابق ۲/۵ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

فہرست

مدینۃ المسیح۔ اخبار

حضرت خلیفۃ المسیح کی غیر احمدیوں کے جلسے متعلق تقریر

خطبہ جمعہ از ادبی سلسلہ اور ان کے ...

اقتباسات ۱۶

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے۔ ۹ اپریل کو حضور کو بخار رہا۔ اللہ تعالیٰ شفا کامل بخشے۔

۶ و ۷ اپریل کی درمیانی شب میں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان میں چوروں نے نقب لگایا۔ اور قریباً تمام کپڑوں کے ٹرنک خالی کر گئے۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے۔

اسی رات ڈاکٹر نور بخش صاحب کے مکان کی قفل شکنی بھی ہوئی۔ روپیوں کی صندوقچی چور لے گئے۔ جس میں قریباً ایک سو روپیہ تھے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

مولوی علی احمد صاحب ایم اے بھاگلپوری حسب الحکم امام وارد دار الامان ہوگئے ہیں۔ عنقریب آپ ایک لمبے سفر تبلیغ پر روانہ ہونگے۔

اخبار احمدیہ

ہمارا ایک اور مبلغ لنڈن میں تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک چھاؤنی نوشہرہ بغرض تبلیغ بخیریت لنڈن میں پہنچ گئے ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔

ہمارا مبلغ کلکتہ میں مولوی محفوظ الحق صاحب علمی (مولوی فاضل) کا خط آیا ہے۔ کہ وہ ۲۵ مارچ کو کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت

حضرت میرزا شریف احمد صاحب کا دورہ حضرت میاں صاحب موصوف مع بابا محمد حسن واعظ بائیکاٹ سے ہوتے ہوئے ضلع منٹگمری وضلع ملتان و ضلع ڈیرہ غازیخان

افریقہ میں نیر

احباب منتظر رہیں۔ اگلے پرچہ میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا پہلا خط افریقہ سے درج ہوگا جو اپنے اندر بہت سی خوشخبریاں رکھتا ہے (ایڈیٹر)

میں حضرت امام کے ارشاد کے ماتحت دورہ میں مصروف ہیں ان اضلاع کی انجمنوں کو آپ کے مفوضہ کام میں مدد کرنی چاہئے۔

ادنیٰ ذاتوں میں تبلیغ کیلئے ایک ان پڑھ مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگی خدمت اسلام کی خاطر وقف کرے۔ اور تمام ادنیٰ قوموں کو صراط مستقیم کی طرف لانے کی کوشش کرے۔ گذارہ کیلئے مبلغ دس روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ سفر خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں بنام ناظر تالیف و اشاعت آویں۔

۲۱ مارچ کا الفضل بعض احباب ۲۱ مارچ کا الفضل طلب کرتے ہیں حالانکہ وہ شائع نہیں ہوا۔ البتہ ۲۴ مارچ کو الفضل نکلا احباب کو چاہئے۔ کہ وہ صرف یہ دیکھ لیا کریں کہ نمبر مسلسل ہے یا نہیں۔ اور بجائے تاریخ کے نمبر کے لحاظ سے اخبار طلب فرمایا کریں۔ مینیجر

الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۱۴/۱۱ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

کی

غیر احمدیوں کے جلسہ کے متعلق

پُرشوکت و جلال تقریر

یہ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۱ و ۲۲ مارچ کی درمیانی شب کو ۹ بجے سے قریباً گیارہ بجے تک حضرت میاں محمود صاحب مرزا نظام الدین صاحب مرحوم کے مکان کے صحن میں فرمائی۔ جو حضور کے ملاحظہ کے بعد شائع کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

تمہید میں آج آپ لوگوں کے سامنے پہلے تو وہ اسباب بیان کرونگا۔ جن کی وجہ سے وہ انتظام کرنا پڑا۔ جو خلاف معمول یہاں نظر آ رہا ہے۔ اس کے بعد ان لیکچروں کے متعلق کچھ بیان کرونگا۔ جو ان دنوں میں غیر احمدیوں کے یہاں ہوئے۔ اور پھر وہ باتیں بتاؤنگا۔ جو سے اقت کا نشان ہوتی ہیں۔

ہم نے حفاظت کے لئے یہ سامان کیوں کئے قادیان دارالامان ہے۔ لیکن یہاں ایسا انتظام ہوا۔ جو نہ تھا۔ انتظام ہوگئے۔ شاید کہ تھا ہم میں سے ہر ایک کسی خاص کام پر مقرر تھا۔ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کاموں پر مقرر تھے۔ جو اپنے متعلقہ کام تندہی سے [illegible] مقبروں اور [illegible] گورنمنٹ کے ماتحت جو ایک باامن گورنمنٹ ہے۔ اس

انتظام پر بعض لوگوں کو تعجب ہوتا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ جو لوگ آئے ہی کسی کام پر لگا دئیے گئے۔ ان کو خیال ہو کہ کیا وجہ تھی۔ جس کے باعث ہمیں یہ انتظام کرنا پڑا۔ اور یہ ضرورت کیوں پیش آئی۔ قادیان میں پہلے بھی جلسے ہوئے۔ آریوں کے جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ سکھوں کے جلسے بھی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ غیر احمدیوں کا جلسہ بھی آج سے دو تین سال ہوئے ہوا تھا۔ اور ان کے علماء آتے رہتے ہیں۔ اور وعظیں کرتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں مولوی نور احمد صاحب ساکن لکھو کے یہاں آئے۔ ان کے ساتھ ہمارے بعض دوستوں کا برسر بازار مباحثہ بھی ہوا۔ پچھلے جو باقاعدہ جلسہ غیر احمدیوں کا ہوا تھا۔ اسمیں ان کے اور مولویوں کے علاوہ مولوی ثناء اللہ بھی آئے تھے۔ مگر ان مواقع میں سے ہم نے کسی موقعہ پر کوئی ایسا انتظام نہیں کیا تھا۔ پھر اس دفعہ کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ یہ انتظام کیا گیا۔

ہمارے دشمنوں کے ناپاک ارادے اسکے لئے یاد رکھو کہ ہم یہ نہ کرتے۔ مگر ہماری آنکھوں نے بعض خاص باتیں دیکھیں اور ہمارے کانوں نے سنیں۔ اسلئے ہمیں مجبوراً یہ انتظام کرنا پڑا۔ ہم جو مہینہ سے ان کے جلسہ کے متعلق سن رہے تھے۔ مگر ہمیں اس کے متعلق کچھ خیال نہ تھا۔ نہ ہم نے اس کے لئے باہر اپنے آدمیوں کو اطلاع دی تھی۔ نہ ہمیں کسی تدبیر کا خیال تھا۔ لیکن چند ہی دن ہوئے جبکہ مجھے ایک ایکشن کی شہادت کے لئے لاہور جانا پڑا۔ تو ایک صاحب مسیح کی نماز کے بعد ایک دوست نے بتایا۔ کہ لاہور کے تمام بڑے بازاروں میں قریباً ہر دس بیس گز کے فاصلہ پر ایک بڑا اشتہار چسپاں ہے۔ جسمیں لکھا ہوا تھا کہ:-

"جو قادیانی جماعت کے کافہ المسلمین کے خلاف مذہبی مسائل کا تصفیہ اور اختلاف کا سدباب کرنے کے لئے علماء ہند کا ایک عظیم الشان جلسہ" ہوگا۔ (اشتہار بعنوان جمعیۃ العلماء اور مرزائی جماعت قادیانی ؟)

اُسی وقت ایک دوست نے ایک اخبار کا کٹنگ دکھایا۔ جسمیں لکھا تھا کہ خلافت کے بارے میں چونکہ احمدی لوگ عام مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کے اقوال و افعال کا سدباب کرنے کے لئے علماء قادیان جائینگے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کی مدد کریں۔ (پیغام اخبار)

اب یہ ظاہر ہے کہ افعال کا سدباب دلائل سے نہیں ہوا کرتا کیونکہ شبہات کا جواب بات چیت ہوتی ہے۔ اور افعال کا افعال سے بس افعال کے سدباب کی نیت سے جو کوشش تھی۔ اس کی غرض فتنہ کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ اور [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں کا قادیان میں جمع ہو کر علماء کی مدد کرنے سے سوائے اسکے اور کیا مطلب ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی فتنہ اٹھایا جائیگا۔ اگر علماء نے محض مسائل بیان کرنے تھے۔ تو ہندوستان کے عوام ان کی کیا مدد کر سکتے تھے۔ ہاں جب علماء کی نیت فتنہ ڈلوانے کی تھی۔ اسوقت ضرورت تھی۔ کہ لوگ ان کی مدد کرتے۔

امرتسر میں مولویوں کی حرکتیں ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ان کی نیت اچھی نہ تھی۔ ساتھ ہی جبکہ ہم ان علماء کہلانے والوں میں سے بعض کی وہ حرکتیں دیکھ چکے تھے۔ جو پچھلے سال امرتسر میں بیمارے لیکچر کے دوران میں انہوں نے کی تھیں۔ تو ہمارے دلوں میں ان پر حسن ظنی کرنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہتی تھی۔ امرتسر میں جو کچھ ان لوگوں نے کیا۔ جن لوگوں نے اسکو دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کس طرح بعض مولوی کہلانے والوں نے عقلمندوں کی سی حرکتیں کیں۔ کس طرح وہ اچھلتے تھے۔ اور آگے پیچھے کُودتے پھرتے تھے۔ اور صفحہ صفحہ، سطر سطر اور مطبع مطبع پوچھتے تھے۔ اسوقت بعض لوگ ان کو سمجھاتے تھے۔ مجسٹریٹ ان کو روکتے تھے۔ مگر وہ نہیں رُکتے تھے۔ حالانکہ صفحہ سطر کی بحث تب ہوتی۔ جب کوئی ایسی کتاب ہوتی جسے وہ نہ جانتے تھے یا کوئی غیر معروف حوالہ ہوتا۔ بلکہ ایک ایسی کتاب جس کو ہم اور وہ جانتے تھے۔ اور جو درسوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اسکے متعلق اس قسم کا مطالبہ کرنا پیشکے دوران میں نہایت ہی تہذیب سے گری ہوئی بات تھی۔ اگر وہ لوگ اس حدیث کے وجود ہی کے منکر ہوتے۔ تب بھی ان کا سوال حق بجانب ہوتا۔ مگر لوگ جانتے ہیں کہ ایسی حدیث موجود ہے یہ شور مچانا ان کی گری ہوئی حالت کا شاہد تھا۔

اس نظارہ کے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ کبھی وہ کرسی پر چڑھتے تھے کبھی نیچے اترتے تھے۔ اور شور کرتے تھے کہ ہمارا خون ہو جائیگا۔ تب تو لیتے دینگے۔ اور وہ چند

[illegible] اسی وقت [illegible] ہندو [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] سلوک کرتے [illegible] ہو گا۔ بلکہ [illegible]
[illegible] جو شخص [illegible]
[illegible] حفاظت کا فیصلہ کر دیا جاتا [illegible] اور
[illegible] منصوبہ کا اظہار کیا [illegible]
تھیں۔ جن کے باعث [illegible]
[illegible]

قادیان [illegible]

مقدس مقامات

[illegible] کے سپرنٹنڈنٹ کو لکھ دیا تھا کہ قادیان میں ہمارے مقدس مقامات ہیں۔ اور ہمارے لئے قادیان کے بعض مقامات ویسے ہی مقدس ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نزدیک اور دوسرے انبیاء کے ماننے والے لوگوں کے نزدیک ان انبیاء کے مقامات مقدس ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ان مقامات کے خلاف کوشش کریگا۔ اور کوئی فتنہ برپا کرنے کی سعی کریگا۔ تو ہم پہلے ظاہر کر دینگے۔ تب وہ ان مقامات کی طرف قدم بڑھا [illegible] اور افسروں نے تسلیم کیا تھا کہ قانوناً جو شخص فتنہ کھڑا کرتا ہے۔ وہی مجرم ہے۔ اگر ثابت ہو جائے کہ ایک فریق نے دوسرے کے حملے سے بچنے کے لئے مقابلہ کیا تھا۔ تو وہ قابل سزا نہیں۔ اور حکام نے فتنہ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا بھی وعدہ کیا ۔

ہماری فکر

غرض ہم نے قبل از وقت حکام کو بھی اطلاع دے دی۔ اور خود بھی اپنا [illegible] اور ہم نے قادیان کے وہ حصے مخصوص کر [illegible]

[illegible] ہم آزادی [illegible] دیگر تحریکوں کے ہیں
[illegible] حفاظت [illegible] اور اپنے [illegible]
[illegible]

[illegible] کو [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] اور [illegible]

کیا ہم بزدل ہیں

[illegible] ان لوگوں [illegible] بزدلی کا الزام لگایا ہم [illegible] بزدل کہتے۔ مگر ان کو یہ کہنا چاہئے [illegible] دشمن سے ہم اور دل کو معلوم کر کے اپنی حفاظت کے لئے پولیس کو جتلائے اور اپنی جان دینے کے لئے تیار ہو جانے کا ہی نام ہے۔ تو ہم بزدل ہیں۔ لیکن وہ اس کا [illegible] کہ ان کے انہوں نے ہمارے مقدس مقامات اور [illegible] کے شہر چھوڑ اور اس کی [illegible]
[illegible] جائیں۔ وہ [illegible]

ہم نے کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا

ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں۔ ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا ہم کبھی پر زبانی حملہ بھی نہیں کرتے۔ بلکہ لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں تو صبر کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے مقدسوں پر اور ہمارے مقدس مقاموں پر کوئی حملہ کرنا چاہے۔ اور ہم صبر کر کے بیٹھ جائیں یا اس وقت خود حفاظتی کی تیاری کریں۔ جب دشمن کا حملہ ہو بھی جائے ایسی صورت میں ہم پر شریعت۔ اخلاق اور قانون فرض کرتے ہیں کہ حفاظت کریں۔ اگر ہم ایسے وقت میں خاموش رہیں تو ہم مومن نہیں فاسق ہونگے۔

مخالفوں کا حضرت مسیح کی قبر مبارک کھودنے کا ناپاک ارادہ

یہ بالکل یہ خبریں جو ہمیں ملیں محض افواہیں ہوں جو دشمنوں نے ہمیں گھبرا دینے کے لئے مشہور کیں (جو بات ممکن الوقوع نہیں ہے) تو بھی ہمارا کوئی نقصان اس انتظام سے نہیں ہوا۔ ہمیں چاہئے تھا

اس کام کی مشق ہو گئی۔ اگرچہ ہمارے پاس کافی وجوہ ہیں کہ دشمن کا ارادہ بد تھا۔ ان کے اشتہار اس امر کے شاہد تھے۔ مختلف [illegible] سے [illegible] اطلاعات آ رہی تھیں۔ پٹیالہ۔ لدھیانہ [illegible] اور [illegible] دیہات میں چرچا [illegible] اور [illegible]
[illegible] تھے [illegible] کے ہم کو ستی سے [illegible] کو [illegible] کیونکہ ان سے دنیا میں گمراہی پھیلتی ہے۔ لاش کو مٹی کے کھانے نے [illegible] اعتراض کا جواب [illegible] میں بتاؤں گا کہ یہ اعتراض فضول ہے۔ مگر ہم کو ایسی خبریں پندرہ سولہ جگہوں سے ملیں۔ اسلئے ہم نے اپنے پہرے کا بندوبست کیا۔ اگر یہ لوگ کہیں کہ ہم نے جان بچائی۔ اور گھروں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ تو یہ ان کی عقل کی کوتاہی ہے۔ کیونکہ ہمیں جان کی پرواہ نہیں۔ اور یہ جو کچھ تھا یہ اسلئے تھا کہ ہم اپنی جان کو ان چیزوں کی حفاظت کے مقابلہ میں کچھ نہیں سمجھتے۔

قادیان کی حفاظت کے لئے [illegible]

مجھے بزدلی سے طبعاً نفرت ہے۔ پچھلے سال جب امرتسر [illegible] اور [illegible]

[illegible]

بعض دوستوں نے گھبرا کر مجھے کہا کہ آپ نیچے آ جائیں۔ اور لیکچر نہ دیں۔ تو میں نے ان کو جھڑک دیا کہ کیا تم مجھے بزدل بنانے آئے ہو یہ [illegible] سکتا۔ میں یہیں لیکچر ختم کر کے بیٹھوں گا۔ ہمارے مخالفوں کی واقعی بھی غلطی تھا۔ ہمیں جان کی پرواہ نہیں۔ بلکہ قادیان ہمارا مقدس مقام ہے اور اس کی تقدیر ایسی ہی ہے جیسے اور ولیوں کے مقدس مقاموں کی۔ پس ہم یہ پسند کرینگے کہ ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کو کاٹ کاٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔ مگر ہم اس امر کو ہرگز نہ کرینگے۔ کہ ان مقامات کی بے حرمتی کی جائے۔ پس اب دشمن تو بظاہر ہم پہ ہنسے۔ مگر اس کا دل رو رہا ہے کہ وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہا۔

رعایت اسباب

بعض دوستوں نے ذکر کیا ہے کہ جب میں امرتسر میں لیکچر دے رہا تھا۔ تو کسی مولوی نے کہا تھا کہ ہائے افسوس وہ لیکچر دیکر یہاں سے زندہ واپس چلا گیا۔ تو ہم خدا کے فضل سے وہاں بھی ان کے شر سے محفوظ رہے۔ اور یہاں سے

بھی یہ ذلت کے ساتھ واپس پہنچے۔ اور مخالف نہیں ہو سکا۔ ان کا قصہ اصحاب فیل کے مطابق تھا۔ خدا مومن کا محافظ ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی روایت مشہور ہوئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے متعلق بھی ایک ایسے خاص قسم کی افواہیں مشہور ہوئی تھیں۔ تو مسلمانوں نے فوراً ان کی حفاظت کا سامان کر لیا تھا۔ پس گو مومن مقامات کی حفاظت اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کا نزول بندوں کی اپنی کوشش پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ سوائے ان مقامات کے کہ جن کی حفاظت کا اس نے خاص طور پر وعدہ فرمایا ہو۔ پس گو اگر ہم کوشش نہ کرتے۔ تو بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ خود حفاظت کا سامان کرتا۔ مگر ہمارا فرض بھی تھا کہ ہم اپنے ایمانوں کا ثبوت دیتے۔ پس خوب یاد رکھو۔ مومن بہت ہوشیار ہوتا ہے۔ اور وہ فوراً احتیاط کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں افواہ کی بنا پر حفاظت۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی اطلاع ملی تھی کہ مدینہ کو دو سو میل کے فاصلہ پر ایک عیسائی حکومت تھی۔ اس کا ارادہ ہے۔ کہ مدینہ پر حملہ کرے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس حکومت نے کبھی بھی مدینہ پر حملہ نہیں کیا۔ لیکن اس خبر کی بنا پر صحابہ خاص طور پر تیار رہتے تھے۔ بلکہ ایک دفعہ معمولی سے شور پر تمام صحابہ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور کوئی کدھر کو چل دیا اور کوئی ادھر کو۔ کچھ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی جو مسجد میں آ گئے۔

خود حفاظتی مومن کا فرض ہے۔

پس گو مومن فتنہ سے بچتا ہے۔ اور خود کوئی ایسا موقعہ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ جس سے وہ فتنہ کرے یا کسی پر حملہ کرے۔ لیکن جب کوئی اس پر حملہ آور ہو۔ تو وہ شریعت اخلاق اور قانون کی طرف سے مجاز ہے۔ کہ اس حملہ کے دفاع کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ بلکہ بعض اوقات اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو وہ ایمان سے باہر ہو جائیگا۔

ہم ہر ممکن طریق سے امن کے قیام کے حامی ہیں

پس ہم نے جو کچھ کیا۔ ان حالات کے ماتحت کیا۔ میں نے اسلئے بتایا ہے۔ کہ کسی کو حیرت نہ ہو کہ یہ کیا انتظام تھا۔ وہ ہم نے دیکھیں فساد کیا دفساد کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے۔ یہاں ہر قوم کا جلسہ ہوتا ہے۔ مگر کبھی کوئی فساد نہیں ہوا۔ حالانکہ ابھی پچھلے دنوں میں آریوں کا جلسہ ہوا۔ اور ان کے بعض لیکچراروں نے اسلام پر حملہ کیا اور گالیاں دیں۔ اور ہمارے بعض لوگوں نے بھی سنا۔ مگر وہ خاموش رہے۔ حالانکہ میں نے ان کو کہا کہ یہ درست نہیں کہ جہاں کوئی گالیاں دے۔ ہم اس کی گالیاں سنتے رہیں۔ بہتر ہوتا کہ وہ وہاں سے آ جاتے۔ یہ ہماری ہی جماعت ہے جو گالیاں سننے کے باوجود صبر سے کام لیتی ہے۔ ورنہ اگر باہر ایسا واقعہ ہوتا۔ تو کشتوں کے پشتے لگ جاتے۔

ہم دین کے لئے جان دینے سے دریغ نہیں کرتے

ابھی ہمارے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹر لاہور کو آ رہے تھے۔ تو ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان جا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ نہ جائیں۔ وہاں فساد ہوگا۔ چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ ہماری جماعت فساد نہیں کریگی۔ اسنے کہا۔ کون روکیگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا خلیفہ ہے جو فساد کو روک دیگا۔

ہمارے مخالفوں کو معلوم نہیں۔ کہ اگر ہم دین کے لئے جان دینے کو کہیں۔ تو ہماری جماعت کے لوگوں کو جان دینے سے بھی عذر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ محض خیالی بات نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ برطانیہ کی کابل سے جنگ ہوئی۔ ہمارے نزدیک چونکہ برطانیہ حق پر تھی۔ اور اسوقت تک کابل کی حکومت ہمارے مذہب کو جبراً مٹانا چاہتی تھی۔ اسلئے ہمارا برطانیہ کی مدد کرنا مذہبی فرض تھا۔ میں نے اپنی جماعت میں اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے اعلان کیا۔ اور باوجود اسکے کہ ہمارے بہت سے لوگ جرمن کی جنگ کے وقت بھرتی ہو چکے تھے۔ پھر بھی ایک قلیل عرصہ میں پندرہ سو درخواستیں آ گئیں۔

پس ان لوگوں نے گالیوں کو سنا۔ اور برداشت کیا۔ کیونکہ میرا حکم تھا کہ فساد سے بچو۔ ورنہ بعض نوجوان ایسے تھے۔ جو [illegible] واقعات سنکر جوش میں آ رہے تھے۔ ان کو فساد سے روکنے والی بات محض شریعت اور میرا حکم تھا۔

ہم نے اپنی حفاظت کا سامان خود کیا

اگر ہمارے آدمی ان کے جلسہ میں جاتے۔ اور ان کی بد زبانی سنتے۔ اور ہماری طرف سے فساد ہوتا۔ تو [illegible] دیتی تھی۔ عدالت بھی لوگ [illegible]۔ یہ قوم ہماری دشمن ہے۔ دنیا تو منافقت چاہتی ہے۔ اور ہم میں منافقت نہیں۔ اگر فساد ہوتا تو سوائے فساد کے کوئی ہمارا گواہ نہ ہوتا۔ اور گورنمنٹ کے حکام بھی ہمیں کو الزام دیتے۔ پس یہ ہماری احتیاط کا نتیجہ تھا کہ دشمن اپنے جس ارادہ سے آیا تھا۔ وہ اس کو اپنے ساتھ ہی لے گیا۔ اور کسی قسم کا فساد نہیں ہوا۔ فساد کے نہ ہونے اور دشمن کا اپنے ارادوں میں ناکام رہنے میں گو گورنمنٹ کے حکام کی موجودگی کا بھی دخل تھا۔ مگر انہوں نے عملی طور پر اس کام میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور انہیں روک زیادہ تر ہماری احتیاط ہی تھی۔ اور اسی طرح ہمارا یہ حکم کہ ہمارے آدمی بلا اجازت جلسہ میں نہ جاویں۔

ان کو ہم پر غصہ ترکوں کی خلافت کے باعث ہے

اب سوال ہوتا ہے کہ ان کو ہم پر خفگی کی وجہ کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے اشتہارات میں بھی ظاہر کیا ہے۔ ان کو ہم سے خلافت کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم ان کی خلافت کے بارے میں مدد نہیں کرتے۔ مگر ان کا یہ اعتراض کم فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ کسی کو مجبور کرنا کہ وہ ان کا ہم خیال ہو جائے۔ ایک بہت ہی برا اور گندہ فعل ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ترکوں کے بادشاہ خلیفہ رسول اللہ ہیں۔ اور برخلاف اسکے ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ سلطان خراب ہو گئے۔ ان کی اصلاح کے لئے محمد رسول اللہ کا ایک غلام مسیح اور مہدی بنکر مبعوث کیا گیا۔ اب خلیفہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو مسیح موعود کا غلام ہو۔

پس وہ ہم سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں جو ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ اگر ہم ان کی خاطر اپنے مذہب کو چھپا کر سلطان ترکی کی خلافت کے مسئلہ میں ان کے ہم خیال ہونے کا اظہار کریں۔ تو ہم منافق ہونگے۔ اور منافقوں کا اپنے ساتھ ملا کر ان کو کیا نفع ہوگا۔ بلکہ ہمارا نقصان ان کے لئے مضر ہوگا۔ کیونکہ اگر ہم ان کے ساتھ اس مسئلہ میں مل جائیں۔ تو ہندوستان میں منافقت بڑھ جائیگی اور اس [illegible]

پہلے ہی خلافت کی چادر کو اطراف پھیلا رکھا ہے۔ اور ضرورت ہے کہ حکومت ٹرکی تقسیم نہ ہو اور صداقت کو قائم کیا جائے۔ ان لوگوں کا بھی تعلق اختیار کرنے پر مجبور کرنا اچھے ثمرات نہیں پیدا کر سکتا تھا۔ ہم سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں مان سکتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک خلیفہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو مسیح موعود کا متبع اور جانشین ہو۔

باوجود تعلق نہ ہونے کے ہم نے ترکوں کیلئے کیا کیا

وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ان کے شوروں میں شریک نہیں ہوتے۔ لیکن جب ہمارے نزدیک شوروں میں حصہ لینا ہی ناجائز ہے تو ہم کیوں اپنے مسلک اور اپنے مذہب کو چھوڑیں۔ مگر باوجود بے تعلق اور علیحدہ رہنے کے پھر بھی معاہدہ ترکی کے بارے میں اتحادیوں سے جو غلطیاں ہوئی تھیں۔ اور جس سے ان کے متعلق گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ ان کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ چنانچہ ان مشوروں کے مطابق ایک حد تک تھریس اور سمرنا کے معاملہ میں پچھلے معاہدہ میں اصلاح بھی کی گئی ہے ۔

ہمارا عربوں کی آزادی کے متعلق مشورہ۔

ہم نے عربوں کے معاملہ میں لکھا کہ وہ غیر قوم اور غیر زبان رکھتے ہیں۔ وہ آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ ان کو ترکوں کے ماتحت رکھنا بے انصافی ان کو زبردستی ماتحت رکھیں۔ بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے لئے تو یہ قاعدہ بناتے ہیں۔ کہ انگریزی سلطنت سے آزاد ہوں مگر ان کو یہ بات پسند نہیں۔ کہ عرب بھی آزاد ہوں۔ گویا جو چیز یہ خود ناپسند کرتے ہیں۔ عربوں کو اس کے پسند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پس ہمارے مطالبات کی صحت کا انکار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسکو تسلیم کر کے موجودہ وقت میں جو اصلاح کی گئی۔ اس کو مد نظر رکھا گیا۔ مگر جو کچھ یہ خلافتی لوگ مطالبہ کرتے تھے۔ وہ پورا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہ درست نہ تھا ۔

ہماری ترکوں کے لئے عملی کوششیں۔

پس ہم سے جس قدر ہو سکتا تھا ہم نے کیا۔ رسالے ہم نے لکھ کر شایع کئے۔ چٹھیاں ہم نے گورنمنٹ کو لکھیں۔ اور جو غلطیاں ہم نے گورنمنٹ کو بتائیں۔ گورنمنٹ نے فراخ حوصلگی سے ان میں سے بعض کو تسلیم کیا۔ اور انکی اصلاح کے متعلق کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ ہم نے مسٹر گلیسی کو ترکوں کی مدد کیلئے لکھا۔ ہم نے جنرل کو بھی لکھا۔ اور جو مسلمانوں کے حق میں مبلغین کو ترکوں سے ہمدردی اور انصاف کرنے کے متعلق تحریک کرنے کے لئے ہدایت کی۔ امریکہ میں اپنا مبلغ بھیجا کہ علاوہ تبلیغ اسلام کے ترکوں کے متعلق جو غلط فہمیاں ان لوگوں میں مشہور ہیں۔ ان کو دور کرے۔ چنانچہ وہ وہاں علاوہ تبلیغ اسلام کے یہ کام بھی کر رہا ہے۔ اور کئی اخبارات میں ترکوں کی تائید میں آرٹیکل لکھے گئے ہیں۔

غرض ہماری طرف سے باوجود ترکوں سے بے تعلق ہونے کے محض اسلام کے نام میں شرکت رکھنے کے باعث ان کی اتنی خیر خواہی کی گئی ہے۔ مگر ترکوں نے ہمارے لئے کیا کیا۔ جب ہمارے بعض آدمی ان کے علاقے میں گئے تو ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ تو یہ لوگ کس قدر ناشکر گذار ہیں کہ باوجود ہماری کوششوں کے پھر ہمارے خلاف ایسے ایسے منصوبے کرتے اور اس قدر بد اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

ہمارے مخالفوں کا بے اصولا پن

ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ان کی خاطر گورنمنٹ سے بگاڑ لیں یا عدم تعاون کریں مگر یہ نام نہاد علماء عدم تعاون جو ساری دنیا کو عدم تعاون کیلئے مجبور کرتے اور ہمارے خلاف اپنے جوش میں اندھے ہو جاتے ہیں کہ ہم عدم تعاون نہیں کرتے۔ خود اس قسم کے امداد کے ساتھ باوجود اپنے جلسہ میں جب سرکاری مجسٹریٹ اور پولیس کو دیکھتے ہیں تو ان کی تعریف کرتے کرتے ان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں۔ ہم عدم تعاون کو خلاف اسلام خیال کرتے ہیں۔ اسلئے ہم پولیس وغیرہ سے اگر مدد لیں۔ تو ہمارے مذہب کے رو سے ناجائز نہیں۔ مگر یہ جو عدم تعاون کے قائل ہیں۔ ان کا تو فرض تھا کہ مجسٹریٹ اور پولیس کو اپنے جلسہ میں قدم نہ رکھنے دیتے اور کہتے کہ جائیے ہم اپنا انتظام آپ کرینگے۔ یوں تو عدم تعاون پر یہ زور۔ اور جلسہ میں ان کی تعریف اور خوشامد کی جائے۔ حالانکہ ان سے تعاون ان کی شریعت کے رو سے حرام ہے۔ پس مجسٹریٹ اور پولیس کا ان کے جلسہ میں ہونا ان کے لئے کلنک کا ٹیکا تھا تو وہ جن بد ارادوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان میں سخت محرومی کے ساتھ وہ یہاں سے واپس گئے۔ اور یہ خدا کا عین فضل اور کرم ہے۔

ظالم گورنمنٹ کے مقابلہ میں ہمارا رویہ

ہم بغاوت کیلئے نہ کبھی تیار تھے نہ کبھی ہونگے۔ اگر ہمارے نزدیک گورنمنٹ ایسی ظالمانہ ہو جائیگی۔ جس کا ظلم ناقابل برداشت ہو گا تو ہم اس کا ملک چھوڑ دینگے ۔

کیا ہم گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں

ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم اس گورنمنٹ کے خوشامدی ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ اس گورنمنٹ سے ہمیں کونسا زائد فائدہ ملتا ہے۔ جتنا کہ باوجود مخالفت کے مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی و شوکت علی اٹھا رہے ہیں۔ گورنمنٹ سے جو ایک انگریز ممبر فائدہ اٹھا رہا ہے وہی میں بھی اٹھا رہا ہوں۔ اسلئے میں کیوں خوشامد کروں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو میں بعض اوقات نقصان اٹھاتا ہوں۔ اور مسٹر محمد علی و شوکت علی نہیں اٹھاتے۔ اسلئے کہ گورنمنٹ میری نسبت خیال کرتی ہے کہ اپنے ساتھ تھوڑے سے آدمی ہیں۔ اور محمد علی اور شوکت علی کے ساتھ زیادہ ہیں۔ وہ ان سے ڈر جاتی ہے۔ لیکن ہمارے حقوق کو بعض اوقات پامال کر دیتی ہے۔ پس ہمیں کوئی زائد فائدہ نہیں مل رہا۔ جس کے لیے ہم خوشامد کریں۔ ہمیں گورنمنٹ کے حکام سے بھی بعض اوقات نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ آخر ہندو یا مسلمان بھی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے خیالات انکو نئے معلوم ہوتے ہیں۔ طبعاً وہ ان سے نفرت کرتے ہیں

پس ہم جو گورنمنٹ کی تائید کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی خاص نفع نہیں۔ بلکہ ہمیں خواہ اس سے نقصان پہنچے۔ ہم اس کی تائید کرینگے۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں۔ اس کی اطاعت کریں۔ اگر وہ ظلم کرے۔ تو ہم اس کے ملک میں رہکر اسکے خلاف کچھ نہیں کرینگے۔ بلکہ اس کے ملک سے نکل جائینگے۔ اور اس کا ملک چھوڑ دینگے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ احمدی کچھ دنوں بعد دیکھیں گے۔ کہ گورنمنٹ ان سے کیسی غداری کرتی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ جب ہماری وفاداری کی بنیاد گورنمنٹ سے امید پر ہے ہی نہیں تو گورنمنٹ ہم سے کیا غداری کریگی۔ اب وہ ہمیں کیا زائد نفع پہنچاتی ہے۔ جو آئندہ پہنچائیگی۔

اگر ذاتی طور پر دیکھا جائے۔ تو بھی معلوم ہو گا کہ ہمارے خاندان کو گورنمنٹ سے خاص فائدہ نہیں پہنچا۔ بلکہ نقصان پہنچا ہے۔ ہمارا خاندان اس علاقہ کا حاکم اور مالک تھا

[illegible] ہم [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] آ جاتا [illegible] علاقہ [illegible]
[illegible] دوسری طرف [illegible] وہ اصلاح کا نہیں۔

غلطیاں ہر گورنمنٹ سے ہو سکتی ہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ تو [illegible] کے تحت چلتی ہے۔ اور یہی [illegible] قانون کی رعایت رکھتی ہے اور یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ اس سے غلطیاں ہو سکتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ کیونکہ یہ انسانی حکومت ہے اگر اسلامی حکومت ہو تو اس سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔

ہم موجودہ صورت میں عدم تعاون کو غلط سمجھتے ہیں

اسلئے ہم ہر جگہ عدم تعاون کے طریق پر کاربند نہیں ہو سکتے لیکن یہ لوگ ہم سے زیادہ مجرم ہیں کہ باوجود یہ طریق اختیار کرنے کے پھر تعاون کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں کالج چھوڑ دیئے۔ مدرسے چھوڑ دیئے۔ اور ہمارے [illegible] لاہور کے [illegible] کے پریزیڈنٹ کو خط لکھا گیا کہ یا تو آپ [illegible] چھوڑ جاویں۔ ورنہ ہم ان کو مار دینگے۔ لیکن ہمارے طلباء جو کہ اس مسئلہ کو غلط جانتے ہیں۔ اسلئے وہ ان کے ساتھ اس غلطی میں شامل ہو سکتے تھے نہ ہوئے۔ اگرچہ ان میں سے بعض کے ساتھ بہت برا سلوک بھی کیا گیا۔ مگر چند روز کے بعد وہ جوش ٹھنڈے ہو گئے۔ اور وہی جو دوسروں کو مار مار کر مجبور کرتے تھے کہ کالج چھوڑیں خود واپس آ گئے۔ اور پھر [illegible] کے ساتھ دھوکہ بھی کرنے لگے۔ اگر ہم نے کچھ کیا تو یہی۔ حالانکہ یہ جو کچھ انہوں نے کیا۔ یہ ایسا تھا کہ اگر نہ کرتے تو بہت اچھا تھا۔ انہوں نے جو کارروائی کی۔ اس نے [illegible] لیڈروں کو ذلت پہنچائی۔ اور اس تحریک کو بے وقعت کر دیا۔

ہمارا اور ان کا نقطۂ نگاہ

اصل بات یہ ہے کہ ہمارا نقطۂ نگاہ ان کے نقطۂ نگاہ سے الگ ہے۔ ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ دین پھیل جائے۔ اور ان کا محض یہ خیال ہے۔ کہ دنیا ان کو مل جائے۔ ہمیں

[illegible] قائم ہوا [illegible] ہم [illegible] نظر [illegible] ابھی [illegible] لوگوں میں یہ خیالات پھیلے ہوئے تھے [illegible] سلطان ترکی کی [illegible] خلیفہ [illegible] تھے۔ [illegible] کی شان و شوکت کے خیالات میں مست تھے اور [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] اسلام [illegible] اور [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی سے گندی گالیاں دیتے تھے۔ اور صرف ہندوستان میں مسلمانوں میں سے قریب پانچ لاکھ کے لوگ عیسائی ہو چکے تھے۔ اس حالت کو دیکھ کر آج سے چالیس برس پہلے ایک خدا کے مرسل نے کھڑے ہو کر آواز دی اور کہا کہ مسلمانو ہوشیار ہو۔ ابھی وقت ہے کہ تم غفلت چھوڑ دو۔ اور اسلام کی حفاظت کی فکر کرو۔ مگر مسلمانوں نے اس آواز کو [illegible] اسلام [illegible]

ہمیں خوب [illegible] اور ان کو [illegible] مخالفت کی۔ لیکن ان کا خیال تو جب [illegible] پورا ہو گا۔ ابھی سے ظاہر ہے کہ جو کچھ ان کے پاس تھا۔ اسے بھی کھو رہے ہیں۔ اور ہم اپنے ارادے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارا یقین ہے اور سچا یقین ہے۔ کہ جب یورپ مسلمان ہو گا تو اسکی حکومتیں بھی مسلمان ہونگی۔ ہم گویا ایک پتھر سے دو شکار کر رہے ہیں اور یہ ایک پتھر کو یونہی ہوا میں اچھال رہے ہیں۔

پس ہمارا اصل مقصد حکومت نہیں۔ مذہب ہے۔ اور [illegible] مذہب کے واسطے نہیں حکومت چاہتے ہیں۔ مگر ہم اپنے کام کے [illegible] رہے ہیں کہ وہ یورپ جو اسلام کا دشمن کہا جاتا ہے اور ہے اس میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو رات کو نہیں سوتے۔ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لیں۔

حکومت اعلیٰ اخلاق سے ملتی ہے

پس ہم کہتے ہیں کہ جو اصل مقصد ہے۔ اسپر چلو۔ مگر یہ [illegible] مقصد کی طرف [illegible] رہے ہیں۔

حکومت [illegible] اعلیٰ اخلاق [illegible] ہے تو اخلاق ہیں۔ پھر [illegible] اگر [illegible] پیدا ہو جائے۔ تو ان کی [illegible] ہیں ورنہ بغیر اخلاق کی [illegible]

ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت

[illegible] ہندو مسلم [illegible] ہیں۔ [illegible] کے بغض سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر میں اتفاق و اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر باطن میں ایک دوسرے کو [illegible] کے لئے تیار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے بعض مسلمانوں سے جو [illegible] اتحاد کے حامی ہیں۔ کہا کہ یہ تو بتاؤ جب انگریز نکل گئے۔ تو ہم کو ایک مدد سے ہندوؤں کو تحت کر لینگے۔ [illegible] جو کچھ ہندو ہیں ان سے آگاہ ہیں۔ اسلئے بعض خیالات ہم پر ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۲۲ کروڑ ہیں۔ انگریز جائیں۔ پھر ہم ان مسلمانوں کو قابو کر لینگے۔

پس جو صلح کرتے ہیں۔ اور اس نیت سے کرتے ہیں۔ جو بھیڑیا کا [illegible] ہے۔ اور [illegible] استبداد [illegible] وہ [illegible] کامیاب [illegible]

تمام دنیا سے صلح کرو

[illegible] تو بھی اس صلح کے باوجود پھر جنگ ہی رہی۔ کیونکہ آپس میں تو صلح کرنا چاہتے ہیں۔ مگر انگریزوں سے جنگ کرتے ہیں۔ مگر جب تک دنیا میں یہ صورت رہیگی کہ ایک قوم دوسری سے صلح اسلئے کریگی کہ تیسری سے جنگ کرے اس وقت تک کبھی امن نہ ہوگا۔ جرمن و فرانس کی جنگ اسی لئے ہوئی۔ جب ایک طرف دھڑا بندی ہوئی۔ تو دوسری طرف بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ طریق امن کے قائم کرنے کا غلط ہے ہم لوگ ساری دنیا سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ ہم [illegible] پامال کرنے کے لئے [illegible] صلح نہیں کر سکتے۔ [illegible] ہم سب سے صلح چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ساری دنیا سے اتحاد و صلح کرو [illegible] کامیابی ہوگی۔

پنجاب کے ایک مشہور پرچہ کا لائٹ اصول ہیں

یہاں لوگوں کا یہ اصول [illegible] کہتے [illegible] یہ حالت انکی سیاسی [illegible] نہیں۔ مذہبی طور پر بھی ہے۔ پنجاب کے ایک مشہور پرچہ

ہیں۔ ایک مقام پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر تھا۔ انھوں نے احمدیوں سے کلام کرنیوالے اور جو ان کے لیکچر میں جائے۔ اسکے نکاح کے ٹوٹنے کا فتویٰ دیدیا تھا۔ باوجود اسکے بہت سے لوگ لیکچر میں گئے اور کہا کہ نکاح تو سال بسال میں پڑھا جاتا ہے یہ موقعہ تو پھر شاید ملے یا نہ ملے۔ غرض ان پیر صاحب کا یہ فتویٰ تھا۔ مگر اس فتویٰ کے خلاف خود ان کی حالت یہ تھی۔ کہ حضرت خلیفہ اول کے وقت میں مجھے کسی کام کے لیئے لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ میں جب واپس آرہا تھا۔ تو لاہور کے سٹیشن پر میرے ساتھ میاں محمد شریف صاحب بھی تھے جو آجکل امرتسر میں ای اے سی ہیں۔ اور دوست بھی تھے۔ جب ہم گاڑی کے قریب گئے تو ایک گاڑی میں سر پر سبز کپڑا ڈالے وہ پیر صاحب بیٹھے تھے۔ اور کھڑکی کے پاس کچھ لوگ جمع تھے۔ میاں محمد شریف صاحب نے مجھے کہا کہ میرا خیال ہے یہ فلاں پیر صاحب ہیں۔ اگرچہ میں نے ان کو کبھی دیکھا تو نہیں مگر قرائن سے سمجھتا ہوں کہ وہی ہیں۔ انھوں نے مشورہ دیا کہ چونکہ ہمارے بہت مخالف ہیں اسلئے بہتر ہو کہ آپ دوسرے کمرے میں بیٹھ جائیں۔ مجھے ان کی یہ بات پسند نہ آئی۔ مگر تاہم انہوں نے اور کمرہ دیکھا۔ اور چونکہ اور کوئی کمرہ اس درجہ کا نہ تھا اسلئے میں اسی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی چلنے سے پیشتر لوگوں نے کہا پیر صاحب کچھ کھانا حاضر کریں۔ پیر صاحب نے کہا کہ نہیں مجھے بالکل اشتہا نہیں لیکن جب گاڑی چلی تو اپنے نوکر سے کہا کہ کچھ کھانے کو ہے۔ تو مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ مجھ سے تو بھوک برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا کہ میاں میر تک صبر کریں۔ وہاں کھانے کا بندوبست کر دونگا۔ پیر صاحب نے کہا مجھ سے وہاں تک بھی برداشت نہیں ہو سکتی۔ میں انکی اس بات پر حیران ہوا کہ جب اتنی بھوک تھی اور لوگ کھانا لانے کو کہہ رہے تھے۔ تو اس میں شرم کی کونسی بات تھی۔ مگر ان کو تو کہا کہ مجھے بالکل بھوک نہیں اور گاڑی چلتے ہی بیقراری کا اظہار کرنے لگے۔ آخر اس نوکر نے کہا کہ کچھ خشک میوہ ساتھ تھا وہ ہے اس نے کہا کہ ہاں ہے۔ پیر صاحب نے کھڑکی کے راستہ میوہ کا رومال نوکر سے لے لیا اور رومال کھولکر کھانا شروع کیا۔ ساتھ ہی مجھ سے باتیں کرنے لگے کہ آپکا اسم مبارک۔ میں نے نام بتایا۔ کہا کدھر چلے۔ میں نے کہا قادیان۔ کہا آپ مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ کہا۔ آپ رہنے والے کہاں کے ہیں۔ میں نے بتایا کہ قادیان کا رہنے والا ہوں۔ پوچھا کہ کیا آپ کا مرزا صاحب سے رشتہ بھی ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ پوچھا کیا؟ بتایا کہ ان کا بیٹا ہوں۔ پیر صاحب نے کہا اچھا آپ ان کے بیٹے ہیں۔ مجھے تو آپ سے ملنے کا بہت ہی اشتیاق تھا۔ یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے سامنے آ بیٹھے۔ اور میوہ کا رومال میرے سامنے رکھ دیا کہ آپ بھی کھائیں۔ اگرچہ غیرت بھی تقاضا نہیں کرتی تھی۔ لیکن مجھے زکام تھا۔ اسلئے میں نے کہا۔ مجھے زکام ہے میں یہ نہیں کھاؤنگا کیونکہ اس میں ترش میوہ تھا۔ پیر صاحب نے کہا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں جو کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ آپ کھائیں تو سہی۔ میں نے کہا کہ ادھر تو پیر صاحب آپ سے بڑی غلطی ہوئی کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا کہ یہ بات آپ کو لاہور کے سٹیشن پر بتانی چاہیئے تھی۔ آپ بھی نہ ٹکٹ لیتے اور میں بھی نہ لیتا۔ جس خدا نے قادیان پہنچانا ہوتا وہ پہنچا دیتا اور آپ کو امرتسر کم از کم پہنچا دیتا۔ کہنے لگے۔ آخر یہ تو اسباب کی رعایت ہے۔ میں نے کہا۔ اسی طرح یہ بھی رعایت اسباب ہے۔ تب پیر صاحب بولے کہ ہاں یہی میرا مطلب تھا۔ مگر کھانے کیلئے پھر اصرار کرتے رہے۔ تو انھوں نے کہا کہ ان خشک انجیروں کا تو کچھ حرج نہیں۔ آخر میں نے بھی اس خیال سے کہ پیر صاحب کی مجھ سے باتیں کرنے کی علامت میرے پاس رہے انھوں نے جو دو انجیر دیئے تھے وہ میں نے جیب میں ڈال لیئے۔ جو ایک احمدی نے مجھ سے لے لئے کہ پیر صاحب کی یہ بات یادگار ہیں۔ لیکن میں حیران تھا کہ آخر پیر صاحب میں یہ اتنا تغیر کیسے آگیا۔ اور نکاح کے ٹوٹنے کے فتویٰ جو انہوں نے دیئے ہوئے ہیں وہ ان کو فراموش کیوں ہو گئے۔ اتنے میں پیر صاحب کہنے لگے کہ ایک دین کے معاملہ میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا فرمایئے کہا کہ ایک احمدی اور ایک شخص کا مقدمہ ہے آپ احمدی کو کہیں کہ وہ اس سے صلح کر لیں۔ کیونکہ عدالت میں فریقین کو جھوٹ بولنا پڑیگا میں نے کہا کہ احمدی اگر واقعی احمدی ہے تو وہ جھوٹ بولیگا نہیں باقی رہا میرا اسکو خط لکھنا سو جب تک مجھے خود معلوم نہ ہو کہ وہ حق پر ہے میں خط کیسے لکھ سکتا ہوں۔ انھوں نے بڑا زور دیا کہ آپ لکھ دیں۔ میں نے کہا کہ جب تک میں جا کر حالات معلوم نہ کروں اسوقت تک میں خط لکھنے کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جب میں یہاں آیا اور معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ دوسرا فریق مقدمہ پیر صاحب ہی تھے۔ غرض ان لوگوں کا یہ حال ہے اصول اپنے کو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اور ان کے اعمال میں کوئی ترتیب نہیں۔ ایسی صورت میں ہم کب ان سے اشتراک کر سکتے ہیں جبکہ اصول ان تو انہی کو مبارک رہے۔

ہمارے ساتھ غیر احمدیوں کی بدسلوکیاں

لوگ کہتے ہیں کہ انگریز ظلم کرتے ہیں ہم انگریزوں کی غلطی کو صحیح نہیں کہہ سکتے۔ اگر انگریز کوئی غلطی کرتے ہیں تو ہم انکو بتاتے ہیں۔ ہم ان کے مذہب پر اصولی طور پر اعتراض کرتے ہیں اور ہم نے اس بارے میں اصولاً سخت سے سخت ان کو کہا لیکن باوجود حکومت کے کبھی انھوں نے جوش نہیں دکھایا۔ مگر ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ ان کے پاس کوئی حکومت نہیں۔ انھوں نے بارہا اور مختلف مقامات پر ہم پر سختی اور ظلم کیا ہے۔ ایسی صورت میں ہم تو یہی کہینگے کہ انگریز کو ناحق کوستے ہیں۔ انھوں نے قصور میں ہمارے سلوک کیا کیا۔ احمدیوں کے گھروں میں پانی دینے سے سقے بند کر دیئے۔ کنوؤں پر پہرے بٹھا دئے۔ اور بچوں کو پانی سے پیاسا تڑپا دیا اور وہ کربلا کا واقعہ جسپر مسلمان ہر سال رونے پیٹنے کیلئے ہیں قصور میں انھوں نے تازہ کر دیا۔ اور کئی کئی دن تک ہمارے آدمیوں کو پانی نہ دیا۔ کیا یہ ظلم نہیں۔ پھر کنگ میں۔ ایک احمدی کی لاش کو انہی غیر احمدی لوگوں نے قبر سے نکالکر کتوں کے آگے ڈالدیا۔ اور احمدیوں کے دروازوں کے سامنے کھڑے ہو گئے کہ کوئی نکلے تو سہی۔ کس طرح نکلتا ہے اور لاش کو دفن کرتا ہے۔ قریب تھا کہ کتے لاش کو پھاڑ ڈالیں کہ پولیس کو کسی بھلے مانس نے اطلاع دی سو پولیس نے آکر دفن کرائی۔ مقدمہ ہوا کسی شخص نے گواہی نہ دی اور صاف کہدیا کہ ہم موجود نہ تھے [illegible] مختلف مقامات پر ہوتی رہتی ہیں۔ پس اس صورت میں ہم ان سے کسی انسانیت کے سلوک کی کس طرح توقع ہو سکتی ہے۔

کوئی نبی اور کوئی بات نہیں جس پر اعتراض نہ کیا گیا ہو

دوسرا اختلاف انکو ہم سے حضرت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ہمارا مذہب برباد کر دیا۔ نبیوں کی ہتک کی اور کہتے ہیں ان پر بہت سے اعتراض ہیں۔ پچھلے سال میرا لیکچر اسلامیہ کالج میں ہوا کہ اسلام میں فتنوں کا آغاز کیسے ہوا۔ اسی مضمون پر علی التواتر دو سال میری وہاں تقریریں ہوئیں۔ پہلے حضرت عثمان کے عہد کے واقعات پر اور دوسرے سال حضرت علی کے واقعات پر۔ جب پچھلے سال یہ تقریر ختم ہوئی۔ تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ اور باتیں تو بعد میں ہونگی۔ میرے ساتھ پہلے اس مسئلہ کا تصفیہ کر لو کہ نبی غلطی سے پاک ہے یا نہیں۔ میرا ایہ

سے طے شدہ اور صاف ہے۔ لیکن تمام ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے نزدیک ابھی تک کچھ بھی حل شدہ نہیں۔ پس دنیا میں کوئی مسئلہ اور کوئی شخص ایسا نہیں۔ جس پر اعتراض نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر فلاں اعتراض پڑتا ہے فلاں اعتراض پڑتا ہے۔ مگر میں ان کو کہتا ہوں کہ وہ دنیا میں ایک تو ایسا شخص پیش کریں۔ جس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ [illegible] بعض اعتراضات پر کسی شخص کی تحقیق کی بنیاد رکھنا جہالت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں کئے گئے۔ کیا عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں کرتے۔ کیا یہود حضرت مسیح پر اعتراض [illegible] اور [illegible] اعتراض [illegible] پیغمبر [illegible] ہیں۔ [illegible] ہندو [illegible] مقدسوں رام چندر جی اور کرشن جی پر اعتراض [illegible] ایران کے بزرگ زرتشت پر اعتراض [illegible] شخص [illegible] ایسے بزرگ کی [illegible]

[illegible] اعتراض [illegible] مگر اعتراض [illegible] [illegible] [illegible] غلطی [illegible] [illegible] خیالات [illegible] ثابت [illegible] اعتراض [illegible] [illegible] ہماری غلطی تھی [illegible] اسلئے بعض اعتراضات [illegible] ہوگی [illegible]

حقیقت معلوم کرنے کے ذرائع نہیں جانتے

غیر احمدیوں کے جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو [illegible] بیٹھ کر کہا لیکن انکو یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ جہاں ہیں۔ دنیا اس سے بہت آگے نکل [illegible] یا [illegible] چند فرسودہ کتابوں کو [illegible] کے متعلق [illegible] حقیقت نہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ انسان کا دماغ [illegible] سے کہاں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ نہیں [illegible] اب کہاں تک جا پہنچا ہے۔ وہ اپنے اسی پرانے [illegible] کے ذخیرے پر خوش ہیں اور اسی کی بنا پر دنیا کو کافر و فاسق و فاجر بنا کر خوش ہو لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام مٹ رہا ہے۔ لیکن اگر ان کا اسلام نہ مٹے جس کے ایسے تنگ دل محافظ ہوں تو کیا ہو۔ یہیں وہ اسپر خوش ہیں کہ ہم نے کسی پر اعتراض کر دیا اور سننے والے خوش ہو گئے۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ تحقیق و تنقید کے اب کیسے ذرائع معلوم ہو چکے ہیں۔ جنکے مقابلہ میں یہ لوگ دم نہیں مار سکتے۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ واقعات کی رو کدھر [illegible] ہے۔ اور ان کو معلوم ہی نہیں کہ کسی چیز کی صداقت معلوم کرنے کے کیا ذرائع ہوا کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ اعتراض تو ہر چیز پر پڑتے ہیں۔ مگر موازنہ کیا جاتا ہے۔ کہ اعتراض [illegible] اور معقول ہیں یا نہیں۔ اور اصول کے مطابق جو بیان [illegible] ہیں یا نہیں۔ جدھر کثرت ہوتی ہے اسکو تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ہنسی کرتے ہیں۔ مگر یہ نئی [illegible] کی [illegible] ہے۔ گورنمنٹ کے زراعت کا محکمہ بنایا ہے اس کی طرف سے بارش کے متعلق اطلاع شائع ہوتی ہے۔ اس میں [illegible] بھی ہوتی ہیں [illegible] تو اور [illegible] کے [illegible] اعتراض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خوش [illegible] [illegible] نہیں [illegible] اعتراض [illegible]

[illegible]

مگر قرآن کریم [illegible] [illegible]

[illegible] خوش [illegible] نے ہنسی [illegible] لوگ خوش [illegible] پر اعتراض ہو گئے۔ بلکہ وہ بتائیں کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہیں [illegible] حضرت عیسیٰ پر سخت اعتراض نہیں ہوئے۔ حضرت موسیٰ پر اور دیگر انبیاء پر اعتراض نہیں ہوئے۔ پس جب تک اصولی طور پر کسی صداقت کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ اس کی صداقت کبھی ثابت نہیں ہو سکتی۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

اصل سوال تو یہ ہے کہ اب کبھی [illegible] کے آنے کی ضرورت [illegible] نہیں۔ دنیا خراب ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کی حالت سخت [illegible] بگڑ چکی ہے یا نہیں۔ اگر دنیا کی حالت بھی خراب ہے۔ اور اگر مسلمانوں کی حالت بھی بگڑی ہوئی ہے تو کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ کیا جیل خانوں میں مسلمانوں کی کثرت نہیں پائی جاتی۔ کیا نہیں کروڑوں مسلمان شراب کے بد مست نہیں ہوتے۔ کیا بد اخلاقی میں تمام اقوام سے مسلمان بڑھتے نہیں جا رہے۔

ایک لطیفہ ہے کہ ایک جگہ کوئی ننگی عورت بیٹھی تھی۔ سردی کا موسم تھا۔ اس پر جو چادر تھی۔ وہ کسی شخص نے اتار لی۔ عورت نے کہا بچہ حاجی میری چادر دیدے۔ اس نے چادر تو دیدی مگر پوچھا کہ مائی تو یہ بتا کہ تجھے یہ معلوم کیسے ہوا کہ میں حاجی ہوں۔ جو مجھے کہا کہ مجھے نظر تو آتا نہیں [illegible] دیکھ کر [illegible] علامت سے پہچان لیا ہو۔ اس نے یہ جواب دیا کہ ایسے ہی کام تو حاجی آج کل کرتے ہیں۔ میں نے حج کے ایام میں دیکھا کہ ۹۹ فیصدی حاجی اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو حج کی اصل غرض سے [illegible] ہوتے ہیں۔ ایک ہندوستانی کو میں نے دیکھا کہ عرفات کو جاتے ہوئے جبکہ لوگ لبیک لبیک کہتے تھے۔ اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک۔ سو وہ اردو کے عاشقانہ شعر پڑھ رہا تھا۔

میں پوچھتا ہوں کیا مسلمانوں کی حالت کسی مصلح کے آنے کی [illegible] نہیں [illegible] رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] فرماتا ہے۔ جو لوگ [illegible] اور [illegible] نماز کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے میرا دل چاہتا ہے [illegible] [illegible] اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر ان کو جلا دوں۔

دیکھو، منافقوں کی یہ حالت تھی کہ وہ نماز تو پڑھتے تھے۔ مگر ان میں اتنی سستی تھی کہ وہ عشاء اور صبح کی نماز کیوقت [illegible] حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ آج اس زمانہ کے مومن کہلانے والوں میں کتنے ہیں۔ جو پانچوں نمازوں میں سے ایک بھی مسجد میں نہیں۔ گھر پر پڑھتے ہوں۔ پھر کیا یہ لوگ اسلام پر قائم کہلا سکتے ہیں۔ یا یہ لوگ اسلام کو اپنے افعال سے ذلیل کرتے ہیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام کے لئے عار ہیں۔ کونسی بدی اور بدکاری ہے اور کونسی بداخلاقی ہے جس میں یہ مبتلا نہیں۔ رشوتیں یہ لیتے ہیں۔ جھوٹ یہ بولتے ہیں۔ سرحدی مسلمان۔ سرحدی ہندوؤں کو لوٹتے ہیں۔ ایک دوست نے لطیفہ سنایا کہ ایک غیر احمدی شخص انکو ایک غیر احمدی مولوی کے پاس لے گیا۔ اور کہا مولوی صاحب مجھے ایک ملازمت ملتی ہے جس میں روپیہ تنخواہ ہے۔ مگر میرا خاندان بہت بڑا ہے اس میں میرا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تنخواہ کے علاوہ اوپر کی

آمدنی تین روپیہ ہے۔ کیا میں یہ ملازمت اختیار کرلوں۔ کوئی گناہ تو نہیں۔ اور ساتھ ہی ایک روپیہ نذر کا پیش کیا۔ مولوی صاحب نے روپیہ لیکر جواب دیا کہ کیا ہرج ہے کرلو معقول آمد ہے۔ نفل پر نکاح پڑھنے کا ثواب میں عام طور پر رواج ہے۔ ایک مولوی نے ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ آپ نے یہ نکاح کیوں پڑھا۔ اس نے کہا مولوی صاحب میں تو لیتا ہوں یہ تو بکس طرح نکاح پڑھاتے ہیں۔ مجھ پر بڑا ظلم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تم کو مجھ پر رحم آگیا۔ آپ کسی مجبوری سے کہا اس نے ایسا کیا ہو گا۔ پوچھو کیا ہوا تھا۔ اس کو جواب دیا۔ ان لوگوں کے سامنے ابر رو پیہ سامنے رکھدو ورنہ پھر میں نکاح نہیں پڑھتا۔ کرتا۔ کیا یہی علماء ہیں جو دین کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

ایک تجویز بابت شیخ الاسلام

یہ تو ہمارے ملک کا حال ہے مصر میں جو دیکھا گیا ہے۔ شیخ الاسلام مصر کی ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی اور علماء اعلیٰ پر معترض تھے۔ ایک ایسے عالم جو پہلے حج کر چکا تھا پہلے سے واقف ہو گیا تھا۔ کہ یہ آدمی کس قسم کا ہے۔ اور جب حج کے لئے گیا تو اس نے صاف کہا کہ یہ شخص ملحد ہے۔ مخفی غلطی اور کمزوری اور گناہ تو سب میں ہو سکتی ہیں لیکن اس طرح علی الاعلان شریعت کی مخالفت کرنا یہ دلالت کرتا ہے کہ ان کے دل میں اسلام کی عزت نہیں۔ علماء کو چاہئے کہ ایسی باتیں علی الاعلان نہ ہونے دیں۔ مگر وہ دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کہتے۔

کیا کسی مسیح کی ضرورت نہیں

یہ ایسے حالات ہیں جن میں علماء اور عوام بڑے اور امراء سب ہی بگڑے ہوئے ہیں۔ کیا کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے اسوقت دو سوال ہیں۔ اول یہ کہ کیا اسلام کی موجودہ حالت کسی مصلح کی محتاج ہے یا نہیں۔ اگر محتاج ہے تو وہ مصلح کہاں ہے۔ اگر کسی مصلح کی ضرورت ہے تو پھر بیٹھے رہنے سے کام نہیں چل سکتا۔

خدائی نصرت مسلمانوں کے ساتھ کیوں نہیں

ہم اس زمانہ میں دیکھتے ہیں کہ مسلمان خدا کے ساتھ نہیں رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کہ خدا تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمتوں کو واپس نہیں لیا کرتا جب تک کہ وہ قوم ناشکری کر کے اس نعمت کو رد نہ کرے۔ اب مسلمانوں کی حالت کو دیکھو کیا وہ خدا کی نعمتیں پاتے ہیں یا لعنتوں میں مبتلا ہیں۔ کیا مسلمانوں کو نصرت الہیٰ مل رہی ہے یا ان پر خدا کا غضب ٹوٹ رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی مردم شماری کا حکم فرمایا تو مسلمان کل سات سو مسلمان نکلے تھے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا تھا کہ یارسول اللہ کیا آپ کو خیال ہے کہ اب بھی جبکہ ہم سات سو ہیں تباہ ہو جائیں گے۔ ہم دشمنوں کے حملوں سے [illegible] صاف کر دیں گے۔ [illegible] کہ مسلمانوں کی یہ حالت [illegible] ہے۔ [illegible] مسلمان جب تھوڑے تھے وہ اکثر [illegible] کو فتح کرتے اور تمام دنیا پر غالب ہو گئے۔ تو پھر کیا کے بعد [illegible] ان کا [illegible] ہو گیا۔

قرآن کریم کا ایک [illegible] ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] ضرور حیرت میں ڈالنے والی ہے [illegible] یہ جو کہ اس جس [illegible] ہوسکتا اس کے اور [illegible] مسیح [illegible] نصیحت الٰہی [illegible] دنیا [illegible] غرض [illegible] لیکن وہ [illegible] اور [illegible] ہی دکھائے [illegible]۔

تو آج مسلمان [illegible] تو کیوں [illegible] ان کو خدا نے [illegible] ان باتوں کا نتیجہ [illegible] ہوتے ہیں۔ اور ان کا کوئی معاملہ [illegible] حال کیا خلوص نیت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو ان سے معاملہ ہے وہ بتا رہا ہے کہ یہ اب [illegible] ہیں اور وقت ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مرد خدا [illegible] ہو۔

اب سوال ہوتا ہے کہ ان کی حالت کو واقعی کسی مصلح کی ضرورت ہے۔ وہ ایسی کہ [illegible] اگر خدا نے ان کے لئے کوئی چارہ کار تجویز کیا ہے تو کیا۔ اگر یہ وہ اسلام کی اس گری ہوئی حالت سے خدا نے ان کے لئے کوئی سامان نہیں کیا تو معلوم ہوا یہ دعویٰ درست ہے کہ اسلام جھوٹا مذہب ہے۔ اور اگر اسلام سچا ہے تو ضروری ہے کہ اسوقت اسلام کے پیروؤں کی حالت کو سدھارنے کے لئے اور نئے سرے سے اسلام کی حقیقت پر قائم کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمایا جائے۔

اعتراضات کے جواب

اس موقع پر میں مخالفوں کے ان چند اعتراضات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو عام طور پر پیش کئے جاتے ہیں اور میں مختصراً ان کے جواب دیتا ہوں۔

نبی کی لاش کا صحیح و سالم رہنا

پہلا اعتراض جو قادیان میں بھی بیان کیا گیا۔ مگر راستہ بھر میں اس کا تذکرہ ہوتا آتا تھا یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو ان کی قبر نعوذ باللہ من ذالک اکھود کر دکھائی جائے کیونکہ نبی کی علامت یہ ہے کہ اس کی لاش کو مٹی نہیں کھاتی۔ میں پوچھتا ہوں کیا قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو پھر قرآن کریم کے سوا اور کیا۔ پھر اس طرح تصدیق کرنا کہ ہم اس بڑی حدیث کی صداقت کے ثبوت کی محتاج ہے میں جو کہ قبر کا کھودنا ایک ناشائستہ فعل ہے۔ اور اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کی ضرورت یقینی طور پر ثابت نہ ہو۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پہلے یہ بیان کرو کہ یہ صداقت ثابت ہے۔ کیونکہ وہ حدیث صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ کیونکہ حدیثیں بنانے والوں نے کئی جھوٹی باتیں بنائی ہیں۔ پہلے خدا کے فضل سے ہم حدیث کی صداقت [illegible] پھر ہم سے یہ مطالبہ کرو۔ [illegible] دکھاؤ۔ ان کو لاشیں [illegible] کر سکیں کہ مرزا صاحب کی [illegible] جب تک یہ لوگ اس حدیث کی صداقت کو علی وجہ البصیرت ثابت کر کے نہیں دکھا سکتے تب تک اس قسم کا مطالبہ بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی طرف جھوٹ منسوب کیا جاتا ہے

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب جھوٹ بولتے تھے۔ لیکن ان لوگوں کو معترضین کو معلوم نہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا کہہ کر ان کی صداقت ثابت کر رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر نبی کو جھوٹا کہا گیا۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نہیں کہا گیا۔ کیا ان کے متعلق یہ نہیں کہا گیا کہ ان کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی اور فلاں پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ پس جھوٹ سے کونسا نبی بری ہے۔ کیا ابراہیم علیہ السلام پر ان کی کتابوں میں جھوٹ کا الزام نہیں۔ کیا ان کے نزدیک ابراہیم نے تین جھوٹ نہیں بولے۔ حدیثوں اور ان کی تفسیروں میں ان کے تین جھوٹ لکھے ہیں۔ کہتے ہیں۔ بیوی کو بہن کہا جھوٹ بولا۔ بت توڑے مار ڈالے۔ کہا بیمار ہوں جھوٹ بولا۔ بتوں کو خود توڑا اور جھوٹ بول کر دوسرے بت پر الزام لگایا۔ صحیح احادیث میں تمام ذکر جو کچھ ہے۔ ہم اس کی تاویل کر لیتے ہیں۔ اور باقی تفسیروں کے بیان کو رد کرتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کتب

ہیں جن کو یہ وحی من السماء کی طرح مانتے ہیں حضرت ابراہیم جھوٹ بولے گئے ہیں۔ پھر جب ایک شخص ان کے نزدیک تین جھوٹ بولکر نبی ہو سکتا ہے اور جھوٹ بولکر نبی ہو سکتا ہے تو حضرت مرزا صاحب بھی اگر بفرض محال جھوٹ بولا۔ تو اس سے وہ جھوٹے کیسے ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ تو ابراہیم کے مثیل ثابت ہونگے جیسا کہ ان کا دعویٰ بھی ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب پر جھوٹ کا الزام لگانیوالے ابراہیم اور دیگر نبیوں کی نبوت کو پہلے رد کریں۔ نیز الزام ان کی تفسیروں میں موجود ہیں۔ انکو دور کرنے کیلئے اپنی تفسیریں پھاڑ دیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔ جب تک یہ تفسیریں اور ان کے یہ اعتقاد موجود ہیں۔ انکو ہرگز یہ حق نہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کریں۔ ورنہ وہ جھوٹے الزام کے باوجود ان کے اپنے اعتقاد و مسلمات کی رو سے نبی ہیں اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔

غلطی اور جھوٹ میں فرق

دراصل یہ چھوٹی بات ہے۔ غلطی اور جھوٹ میں بہت فرق ہے۔ بسا اوقات دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اصل بات یاد ہوتی ہے۔ لیکن لکھتے یا بولتے وقت حوالہ دینے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ فرض کرو کہ اگر کوئی قرآن کریم کی آیت پڑھے۔ جو سورہ نساء کی ہو اور اسکی زبان سے نکل جائے یا لکھا جائے کہ آل عمران میں یہ آیت ہے تو کیا اسکو کوئی عقلمند جھوٹ کہیگا۔ جھوٹ تو تب ہوتا۔ کہ اس آیت کا قرآن کریم میں وجود ہی نہ ہوتا۔ اسی طرح حدیث کے حوالے میں اگر حضرت مسیح موعودؑ نے مسلم کی بجائے بخاری یا کسی اور کتاب کا نام لکھ دیا۔ تو اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی غلطی عموماً ہو جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ایک حدیث کے بہت سے اجزا ہوتے ہیں۔ جو متفرق مقامات اور متفرق کتب میں ملتے ہیں یا ان کی شرحوں میں کوئی بات ایسی ہوتی ہے جسے اصل کتاب کا یا ایک کتاب کا نام لے دیا جاتا ہے۔ بخاری کے متعدد الابواب اس قسم کے ہیں کہ ان کے نیچے جو حدیثیں درج ہیں۔ ان کا عنوان سے کچھ تعلق نہیں۔ شارحین اسکی تاویلیں کرتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ امام بخاری باب کی عبارت اس حدیث کے ایسے ٹکڑوں کی جگہ پر رکھ دیتے ہیں جو اسجگہ انہوں نے درج نہیں کئے ہوتے۔ اسی طرح اگر حضرت مرزا صاحب نے اگر کسی صحیح حدیث کو لکھ کر اصل کتاب کی بجائے کسی دوسری کتاب کا نام لکھا گیا۔ تو ان پر جھوٹ کا الزام بددیانتی اور بیہودگی ہے۔ الزام اسکو سنت بخاری کی حدیث کے بعد وہ کیا اعتراض کریںگے۔

حضرت مسیح موعود پر نبیوں کی ہتک کا جھوٹا الزام

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے نبیوں کی ہتک کی اور حضرت عیسیٰ کو گالیاں دیں۔ لیکن اس سے زیادہ ان کی کیا کم فہمی ہو سکتی ہے کہ حضرت اقدسؑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے کا الزام لگایا جائے۔ کیا دنیا میں کوئی شخص جس کا مثیل ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور اپنے متعلق یہ کہے۔ کہ میں اس جیسا ہوں۔ وہ اسکو گالیاں دے سکتا۔ اور اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ کیا ان بے خبر اور معترضوں کو علم نہیں کہ جب عیسائیوں کی زبان اور قلم سے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ میں گندہ خرافات بکا جانے لگا۔ اور انہوں نے گندی سے گندی اور ناپاک سے ناپاک گالیاں دینا اپنا شیوہ بنا لیا اسوقت حضرت مسیح موعودؑ نے انکو یہ محسوس کرانے کے لئے کہ یہ طریق غلط ہے۔ انجیل کے پیش کردہ یسوع کو اور اس کی انجیلی حیثیت کو سامنے رکھکر سختی سے جواب دیا۔ اس طریق نے عیسائیوں کے قلموں کو توڑ دیا۔ اور ان کی زبان کو بند کر دیا۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے یہ طریق اختیار کر کے آنحضرتؐ کی ایک خدمت نہیں کی۔ اور آپ کو دشمنوں کی بدزبانیوں سے نہیں بچایا۔ پھر تعجب ہے۔ کہ ان کو کیوں غصہ آتا ہے کہ عیسیٰ کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ جائیں یہ عیسائی ہو جائیں۔ ہم محمدی ہیں۔ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت ہے۔ اگر آپ پر اب بھی کوئی اس طریق سے حملہ کریگا۔ تو ہم پھر وہی طریق اختیار کرینگے۔ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی انسان سے محبت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مرزا صاحب نے جو طریق اختیار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عیسائیوں نے اپنا طریق عمل بدل دیا۔ اور گورنمنٹ کو بھی ایک قانون بنانا پڑا۔ پس یہ کیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنیوالے لوگ ہیں۔ کہ جس طریق سے آپ کی عزت کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اسی کو برا کہتے ہیں۔ اور اس کو گالیاں قرار دیتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ پر دعویٰ الوہیت کا الزام

پھر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے الوہیت

کا دعویٰ کیا۔ اور ثبوت یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے آسمان بنایا اور زمین بنائی۔ لیکن ان مولویوں کے دماغوں کو معلوم نہیں کہ یہ خواب اور کشف کی بات ہے۔ اور خواب اور کشف میں سے رکھکر حضرت مسیح موعود نے اپنا ایک کشف بیان کیا ہے اور اس کشف میں انسان کا اپنا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کشف اور خواب پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو احادیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے کشف دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو کڑے ہیں۔ کیا کوئی ان مولویوں جیسا بے خبر اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک عورتوں کی طرح زیور پہنا کرتے تھے۔ پھر یہ مولوی صاحب جنہوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے۔ غالباً انہی کے پیر مولوی محمد علی مونگھیری نے اپنی ایک خواب بیان کی ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ اپنی ماں سے جماع کر رہے ہیں کیا یہ ایک گندا خواب نہیں۔ پھر شیشہ کے مکان میں بیٹھنے والے ہم پر کیوں پتھر پھینکتے ہیں۔ آسمان و زمین کا بنانا خواب میں دیکھنا تو برا نہیں۔ مگر ماں سے جماع کرنا کہاں کی خوبی ہے۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے پیر مولوی فضل الرحمٰن صاحب سے بیان کیا۔ اور انہوں نے تعبیر اسکے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کو بڑا درجہ ملیگا۔ اسپر پہلے ایک دوست نے لکھا تھا کہ ان پیر صاحب کے مرید اس بڑے درجے کے حصول کے لئے آنکھیں بند کر کے ماں کے ساتھ جماع کرنے کا تصور کر کے بیٹھ جاتے ہونگے اور اس طرح روحانی منازل طے کرتے ہونگے۔ یہ ان مولویوں کی تہذیب ہے۔ اور یہ انکی واقفیت ہے۔ اور اسی پر یہ خوش ہیں یہ دوسرے کو شرک کا الزام دیتے ہیں۔ اور خود خدا بننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ عالم رؤیا پر حکومت کرنی چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

علم تعبیر والوں نے لکھا ہے کہ جو خواب میں دیکھے کہ پاخانہ جمع کرتا ہے۔ وہ مال جمع کریگا۔ کیا یہ علم کے وارث مولوی جس کی اس قسم کی خواب سنینگے۔ اسپر یہ الزام لگا دینگے۔ کہ وہ نہایت گندہ اور غلیظ ہے۔ پس نہیں ہوتا کہ اس خواب کے مطابق آئے ہوئے مال سے ایسا شخص ان مولویوں کی دعوت کرے۔ تو یہ اس کا کھانا کھانے سے انکار کر دیں۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

ایک اعتراض محمدی بیگم کے متعلق ہے لیکن یہ خدا کی حکمت ہے کہ اُس نے آج اس مکان کو جس میں تقریر ہو رہی ہے۔ ایسی

پیشگوئی کے حل کرنے کے لئے چنا گیا ہے۔ کیونکہ اس مکان کا اس پیشگوئی سے خاص تعلق ہے [illegible] ایک عظیم الشان نشان نہیں۔ کیا یہ امکان میں ہے کہ [illegible] متعلق پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس پیشگوئی پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔

اس پیشگوئی میں انذار تھا۔ [illegible] توبی توبی فان البلاء علی عقبک [illegible] تیرے [illegible] تیرے پیچھے ہے [illegible] کا دور کا رشتہ دار تھا۔ اور حضرت اقدس [illegible] مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے [illegible] پہلے پنڈت پرووت بھی اسی طرح [illegible] اور ہمارے خاندان کی ریاست [illegible] سے بھی تھی حضرت صاحب [illegible] کوئی [illegible] لگا۔ اور اس [illegible] داڑھی وغیرہ کی منع۔ اسی طرح انہوں نے [illegible] ان کے والد اندر چلے گئے [illegible] ریاست [illegible] نہیں ہوگی۔ چنانچہ ان کی حکومت کے دوران میں اسلام کی جگہ مشرکانہ عقائد اور ہندوانہ رسومات [illegible] اور اسوقت سے برابر یہ مرض خاندان کے اکثر لوگوں میں چلا آرہا تھا۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت اقدس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے رشتہ کے لئے آپ کوشش کریں تا شاید اس قسم کے رشتہ کے سبب سے ان لوگوں کی اصلاح میں زیادہ مدد ملے۔ اور ان لوگوں کی اصلاح کی کوئی صورت ہو جائے۔ جب تحریک کی گئی تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ رشتہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ تو آپ کی رشتہ میں بہن لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شادی آپ کی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی تھی۔ یہ جائز ہے۔ ایک عورت نے کہا کہ انہوں نے بھی اپنی بہن ہی سے نکاح کیا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی ہتک کی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت رنج ہوا۔ اور آپ نے اس امر میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور الہام ہوا۔ کہ اس گستاخی کی سزا میں ان [illegible] مقرر کی جاتی ہے۔ کہ یہ اس لڑکی کا رشتہ آپ سے کریں۔ اور اگر نہ کرینگے۔ تو پھر اس طرح کا عذاب نازل ہوگا۔ اور اسی وقت یہ الہام بھی ہوا۔ کہ توبی توبی فان البلاء علی عقبک [illegible] توبہ کر کہ تجھ پر بلا آ رہی ہے۔ [illegible] کی گئی۔ مگر مولوی [illegible] کہ آپ کی عظمت ظاہر ہو [illegible] میں آپ [illegible] رسول کریم کی ہتک ہو۔ غرض جب [illegible] پیشگوئی شائع فرمائی۔ کہ اگر [illegible] اس لڑکی کا [illegible] سال میں اور جس [illegible] سال میں فوت ہو نگے۔ چنانچہ نکاح [illegible] مر گیا۔ اور اس کے مرنے [illegible] اور [illegible] سلطان محمد بھی [illegible] آپ کی [illegible] نہیں لیا۔ اور جب یہ خوف طاری ہوا۔ [illegible] طریق [illegible] بالکل علیحدگی رکھی [illegible] دوسرے [illegible] خاندان کے [illegible] بلکہ یہ کہا کہ میں مرزا صاحب کو [illegible] اسلام سمجھتا ہوں۔ تو چونکہ خدا اسکو [illegible] پیشگوئی [illegible] غرض ان میں خدا کا خوف پیدا ہو گیا اور ان [illegible] خیالات ہندوانہ [illegible] جن میں وہ مبتلا تھے۔ اور یہ بات پیشگوئی کے بعد حاصل ہوئی۔ لڑکی کا باپ [illegible] مخالفت سے توبہ نہ کی۔ ہلاک ہو گیا۔ لڑکی کا خاوند خائف ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود کے متعلق اظہار حسن ظنی کرتا رہا۔ پھر سب سے بڑھکر یہ کہ جن لوگوں نے یہ کہا تھا کہ اس قسم کے رشتوں میں آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اپنے خیالات کو ایسا چھوڑا۔ کہ اپنی ایک لڑکی حضرت مسیح موعود کے ایک بیٹے کو (ان سے یہی رشتہ رکھتی تھیں جو محمدی بیگم حضرت مسیح موعود سے) بیاہ دی۔

جب حالات ایسے بدل گئے۔ اور جب وہ لوگ جو مخالفت کر رہے تھے۔ رہ گئے۔ تو پھر کوئی وجہ نہ تھی کہ ان کو عذاب ملتا اور اسکو کوئی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ اگر باوجود اصلاح کرنے کے سزا ملے۔ تو یہ تو اندھی نگری چوپٹ راجہ والا معاملہ ہوگا۔ جن لوگوں نے انہیں سے سرکشی کی۔ وہ سب ہلاکت اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس پیشگوئی کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ میں اس گھر کو (جہیں آج تقریر ہو رہی ہے) سیوا اول سے پھر بھر دونگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اگر وہ لوگ زندہ ہوتے۔ تو میں [illegible] ان کو اس کا نمونہ دیکھاتا۔

یہ پیشگوئی تھی۔ کہ اس گھر میں کچھ [illegible] اہل ہو گئے کچھ حصہ ہے۔ اور تیسیں [illegible] چنانچہ خدا کی تلوار نے اس خاندان کے [illegible] کو ختم کیا اور [illegible] کی گئی [illegible] ہوگئی۔

پس خدا [illegible] تو [illegible] ہو [illegible] پر [illegible] عذاب ٹل گیا۔ اگرچہ [illegible] کو بہت جوش دلایا۔ مگر انہوں نے حضرت مرزا صاحب [illegible] ہمیشہ ان کا ذکر [illegible] اعلان کرتا ہوں [illegible] سلطان محمد [illegible] کوشش [illegible] پیشگوئی [illegible] دیکھ لو [illegible] جو [illegible] علیہ السلام نے لکھا ہے۔ تو پھر [illegible] ہو جائیں [illegible]

حضرت صاحب کی عمر کے متعلق اعتراض

[illegible] حضرت صاحب [illegible] کیا گیا ہے [illegible] اشتہار [illegible] میں [illegible] عجیب بات ہے [illegible] آپ کی زندگی میں تو کچھتے رہے [illegible] عمر کی [illegible] اس پیشگوئی کے متعلق کہ آپ کی عمر اسی سال کی یا چند سال [illegible] زیادہ ہوگی۔ لکھتے ہیں کہ آپ ان تمام منزلوں کو [illegible] مگر جب [illegible] ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ تو آپ کی عمر مولوی ثناء اللہ کے نزدیک ستر سال سے بھی کم ہوگئی۔ کیا یہ مولوی ثناء اللہ کی چالاکی نہیں۔ جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکی عمر [illegible] سال کے قریب تھی۔ اور جبکہ دوسرے لوگ جو آپ کے واقف تھے انکی شہادت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپکی عمر اسی مدت کے قریب تھی اور جبکہ آپ کے ایسے دشمنوں کی شہادت جو بچپن سے آپ سے واقف تھے۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کی عمر اسی [illegible] اور جبکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] ہے۔ کہ ان کے علم میں بھی حضرت مسیح موعود کی عمر اسی مدت کے قریب تھی۔ بعض ایسے حوالوں کی بناء پر جو اسقدر شہادتوں کے

خلاف نکلا ہے ہوں ان پیشگوئی پر اعتراض کرنا شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔ پرانے زمانہ میں پیدائش کے رجسٹر نہ تھے۔ اس طرح حساب لگتے تھے۔ بعض اوقات اگر حضرت مسیح موعود کی عمر کے متعلق سرسری طور پر کوئی ایسی بات ہو۔ یا زندگی ہے تو اس سے کچھ کم ثابت ہو۔ تو اس کو حجت نہیں پکڑا جا سکتا۔

طاعون کی پیشگوئی

پھر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑیگی۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ حضرت صاحب نے کبھی اور کہیں یہ پیشگوئی نہیں کی۔ کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑیگی۔ وہ اسکا ثبوت دیں۔ اور وہ الہام پیش کریں۔ ہاں حضرت صاحب نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ میرے گھر میں طاعون نہیں آئیگی۔ اور میرے گھر میں کوئی طاعون کا کیس نہیں ہوگا۔ حالانکہ آپ کے گھر میں سو کے قریب مرد و زن رہتے تھے۔ مگر ایک دفعہ بھی آج تک اس گھر میں طاعون کا کیس نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ چوہا بھی نہیں مرا۔ اور آپ کے مکان کے گرد اس طرح طاعون پھیلتی رہی ہے جس طرح جنگل میں آگ۔ اور اس گھر میں جس میں اس وقت تقریر کر رہا ہوں۔ طاعون پڑی۔ اور اس سے موتیں ہوئیں۔ مگر آپ کا گھر جو اس سے دیوار بدیوار ملحق ہے۔ ہر طرح محفوظ رہا اور محفوظ ہے۔

مدعی کی پرکھ کیلئے تین باتیں درکار ہیں

پس یہ اعتراض لغو ہیں۔ اور ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہاں اصولاً یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مدعی کی صداقت کے معلوم کرنے کے لئے قرآن کریم کیا معیار پیش کرتا ہے اور وہ کونسی باتیں ہیں جو سچے مدعی میں پائی جانی چاہیئیں۔ میں اسجگہ تین موٹی موٹی باتیں جو قرآن کریم نے اصول کے طور پر ہر ایک مدعی کے صدق یا کذب کے معلوم کرنے کے متعلق پیش کی ہیں۔ بیان کرتا ہوں (۱) ماضی مدعی (۲) حال مدعی (۳) مستقبل مدعی جسمیں یہ تینوں باتیں اچھی ہوں گی۔ وہ صادق اور راستباز ہوگا۔

مدعی کا ماضی

اول ماضی کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (پارہ ۱۱ ع ۸) فرمایا اگر تم ایک مدعی کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کی طرف دیکھو۔ فرمایا کہ محمد رسول اللہ نے تم میں چالیس سال تک زندگی بسر کی۔ کیا اس چالیس سال کے لمبے زمانہ میں جس میں جوانی کی امنگوں کا زمانہ بھی شامل ہے۔ کوئی اس کی زندگی پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ پس جب جوانی اور جوشوں اور امنگوں کے زمانہ میں اس نے انسانوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو کیا بڑھاپے میں وہ خدا پر جھوٹ بولیگا۔ بلکہ اب تک تم اس کو امین کے لقب سے ہی یاد کرتے رہے ہو۔ پس اب جبکہ کل تک تم اس کو صادق اور راستباز سمجھتے تھے۔ یہ کیا ہو گیا۔ کہ یہ صبح کو بگڑ گیا۔ اور راتوں رات اس کی قلب ماہیت ہو گئی۔ ہر ایک بدی بتدریج پیدا ہوتی ہے یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ ایک شخص رات کے وقت صادق سوئے۔ اور صبح کو بدترین جھوٹ کا مرتکب ہو کر اٹھے۔ پہلے تو انسانوں پر بھی جھوٹ نہ بولتا تھا۔ اور اب خدا پر جھوٹ بولنے لگا۔

مسیح موعود کا ماضی

اس کے مطابق ہم حضرت مرزا صاحب کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار یہ اعلان فرمایا۔ کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت مخالف ہو گیا۔ اس نے اپنے رسالہ میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی۔ اور مسٹر ظفر علیخان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی۔ کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا۔ اور اس کی زندگی پاکبازانہ رہی۔ وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا۔ اور بگڑ گیا۔ علمائے نفس نے مانا ہے۔ کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے۔

مدعی کا حال

دوسری بات کسی مدعی کا حال دیکھنا ہوتا ہے اس کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد (پ ۲۴ ع ۱۱) فرمایا کہ ہم اپنے رسول اور اس پر ایمان لانیوالوں کی نصرت فرماتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس جو خدا کا رسول ہو۔ اس کے ساتھ خدا کی نصرت ہوتی ہے۔ اگر نصرت نہیں۔ تو وہ خدا کا مرسل اور رسول نہیں۔ لوگ قریب ہوتا ہے۔ کہ اسکو ہلاک کر دیں۔ مگر خدا کی نصرت آتی ہے اور اسکو کامیاب کرتی ہے۔ اور اس کے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا حال

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مقابلہ میں ہوا۔ آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ ایسے پرتشدد ہوئے جن کا علم ہو گیا۔ اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔ مقدمے آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا۔ اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا۔ کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعویٰ کے ساتھ آیا تھا۔ کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا۔ میں اسے پکڑ کر دونگا۔ مگر جب مقدمہ ہوتا ہے۔ وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار کہتے ہیں کہ ہمارا نظر اس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس انسپکٹر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا۔ اور اس نے بتا دیا کہ مجھے ... عیسائیوں نے سکھایا تھا۔ اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔ اسی طرح ہماری جماعت کے پرجوش مبلغ مولوی عمرالدین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے ہیں۔ وہ سناتے ہیں۔ کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے۔ کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا۔ کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کرونگا۔ ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہو جائینگے۔ تو ہم کہینگے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کرینگے۔ اور اب مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے۔ ...... اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ تو ہم شور مچا دینگے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے۔ اس پر مولوی عمرالدین صاحب نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں اور جا کر انکو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم۔ یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمرالدین صاحب

کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے۔ وہ ضرور اسی کی طرف سے ہوگا۔ انھوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سٹیشن پر ملے اور کہا ترکہ حضرت ... سے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ یہ کہا تو بہت ... تیرے باپ کو لکھونگا۔ انھوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہوا ہے جو کچھ ہے۔

پس مخالفت اسکو مارنا چاہتے ہیں وہ بچایا جاتا ہے۔ خدا اسکی ایسے سامان سے نصرت کرتا اور ہر میدان میں اسکو عزت دیتا ہے۔

جھوٹے مدعی کو لمبی مہلت نہیں ملتی

دوسری بات مدعی کی صداقت کے متعلق یہ ہے کہ ... جھوٹے مدعی کو تئیس سال کی عمر نہیں دیتا جیسا کہ فرمایا۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ جھوٹے مدعی کو تباہ کر دیا جاتا ہے اور ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی اسکو لمبی مہلت نہیں ملتی۔ پس ہمارے مخالف کوئی جھوٹے مدعی کو ۲۳ سال دعوی کے بعد زندہ رہتا ہوا دکھائیں۔ وہ نہیں دکھا سکتے۔ ان کو مدعی کی اپنی تحریر دکھانی ہوگی۔ یہ نہیں کہ مخالف کی بات دکھائیں۔ کیونکہ مخالف کیا کچھ نہیں کیا کہتے۔ مثلاً حضرت صاحب ہی کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ نے خدا ہونے کا دعوی کیا۔ نعوذ باللہ۔ پس ضروری ہے کہ مدعی کا اپنا بیان دکھائیں۔

مدعی کا استقبال

تیسری بات مدعی کے استقبال کے متعلق ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یہ بات اللہ تعالی نے لکھ لی ہے۔ فرض کر دی ہے کہ خدا اور اس کے رسول ہی غالب رہینگے۔ اور خدا اور خدا کے رسول ہی فاتح ہونگے یہانتک جو ان کے مقابلہ پر آئیگا وہ مغلوب ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا استقبال

ہم حضرت مرزا صاحب کے آئندہ زمانہ کے متعلق آپ کے حال سے قیاس کرتے ہیں۔ آپ کمزور تھے۔ اور آپ اکیلے تھے۔ مگر تمام دنیا آپکی دشمن تھی۔ عیسائیوں کو آپ سے بغض ہندوؤں کو آپ سے عناد اور سکھوں کو اگرچہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ان کو بھی آپ سے غصہ تھا۔ اسلئے کہ آپ نے ست بچن میں باوا نانک صاحب کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہوئے ان کے مسلمان ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اور مسلمان جن کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ کے لئے عیسائیوں سے زیادہ جوش اور محبت تھا۔ وہ بھی آپ کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ پھر گورنمنٹ بوجہ مہدویت اور مسیحیت کے دعوی کے آپ سے بدظن تھی۔ خفیہ پولیس کے آدمی باقاعدہ یہاں ڈیوٹی دیتے رہتے تھے اور غالباً اب بھی ہونگے۔ اور ایک پولیس مین تو یہاں رہتا ہی ہے۔ ہمارے مہمانوں کی فہرست اب تک بھی گورنمنٹ کے ہاں جاتی ہے۔ لیکن ان تمام موانع اور دشمنیوں کے باوجود آپ کے سلسلہ کو ترقی ہوئی آپ اکیلے تھے۔ مگر آپ کے ماننے والے لاکھوں ہو گئے۔ کیا حضرت مرزا صاحب کی فتح کی کوئی اور نظیر مل سکتی ہے۔ حالانکہ جب انھوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ میں موعود ہوں۔ آپ نے اعلان کیا کہ دنیا اور مشرق سب مغرب کے ساتھ شامل ہو جائینگے۔ اور ان کو اپنے ساتھ ملا لونگا۔ اور آپ نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ لوگ رات کو کھانا کھا کر بیٹھے ہوتے ہیں جو عیسائی ہو جاتے ہیں۔ مگر احمدی نہیں۔ لیکن پھر بھی لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ اور بکثرت ہو رہے ہیں۔ کیا یہ آپ کی فتح نہیں۔

قادیان کی ترقی کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ کہ یہاں تک ترقی چند سال میں ایک میل تک قادیان پھیل گئی ہے۔ اور اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ عنقریب بیاس تک اس کی آبادی پہنچ جائیگی فرمایا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق۔ لوگ قادیان میں دور دور سے آئینگے۔ اور راستہ گھس جائینگے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ خود ان مولویوں کا آنا بھی ایک نشان ہے۔ مولوی آئے اور راستہ کی خرابی کی شکایت کی۔ مگر یہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت ہے کہ وہ لوگ یہاں آئے اور خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

آئندہ کیلئے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

حضرت صاحب نے آئندہ کیلئے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ آئندہ آپ ہی کا سلسلہ رہ جائیگا۔ اور باقی فرقے بالکل کم تعداد اور کم حیثیت رہ جائینگے۔ اور ہم اسکے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کا کچھ اور حصہ ہم اپنی زندگی میں دیکھینگے۔ ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ ان کی کثرت کو قلت سے بدل دیا جائیگا۔ اور ان کے کثرت چھینکر ہمارے پیارے سکول دی جائیگی۔ اور وہ قلت جو آج ہمارے لئے قابل فرقت خیال کی جاتی ہے۔ کل انکو ذلیل کریگی ہم تھوڑے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں زمانہ ختم نہیں ہوگا اور قیامت نہیں آئیگی۔ جب تک حضرت مرزا صاحب کے ماننے والے ساری دنیا پر نہ پھیل جائیں۔ یورپ میں احمدیت ہوگی امریکہ میں احمدیت ہوگی۔ چین و جاپان، عرب و ایران شام۔ غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ ان سب ممالک کو خدا کا کلام سنایا جائیگا۔ اور ایک دن وہ ہوگا کہ خدا کا سورج احمدیوں ہی احمدیوں پر چڑھیگا۔ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ایسی جو پوری ہو چکی۔ یہ تو عام پیشگوئی ہے لیکن ایک ملک کے متعلق ایک خاص پیشگوئی بھی ہے جو میں سناتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ زار روس کا عصا مجھے دیا گیا۔ اور امیر بخارا کی کمان آپکو ملی۔ یہی ہم امید کرتے ہیں کہ روس کی حکومت عنقریب ہماری ہوگی۔ زار کی سلطنت مٹ چکی ہے جس سے زار روس کا عصا چھینا جا چکا ہے۔ اور آدھا حصہ پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے۔ آدھا دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ پورا ہوگا۔ اور ... انھوں نے ... کی صداقت کو کچھ نہیں۔ کیا یہ شاندار ... نہیں ... لا الہ ہوگئی اور ایک شخص ... کی جگہ بیسیوں ... ہو گئے ہیں۔ کیا ان اصول کے مطابق آپ کی صداقت پر شک کیا جا سکتا ہے۔ تینوں کے تینوں زمانے آپ کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔

غرض ثبوتوں اور اصولوں کو دیکھنا چاہیئے۔ بعض اعتراض پر جھگڑتے رہنا کوئی بات نہیں یہ ایک لغو بات ہے۔ قرآن جو اصول بتاتا ہے اسکے رو سے آپکی صداقت ظاہر ہو رہی ہے۔ اعتراض جو ہیں پر ان کیلئے اصول الگ بنائے جب تک کسی اصول کے ماتحت گفتگو نہ ہو دنیا میں کوئی مسئلہ نہیں حل ہو سکتا۔

جماعت کو نصیحت

اب میں اپنی جماعت کو بھی ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ تمہارے دشمن تمہیں پامال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر تم ایمان سے نمونہ رکھتے ہو۔ تو وہ تمہیں پامال نہیں کر سکتے آپ اپنے اقوال افعال۔ عقائد اخلاق اور معاملات کو درست کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم بقدم چلو۔ کمزوریاں اور سستیاں چھوڑ دو۔ تمہیں بہت بڑا کام درپیش ہے۔ بڑی مہم ہے جو تمہیں سر کرنی ہے۔ تم نے احمدیت کو پھیلانا ہے یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم بداخلاقی کو نہ چھوڑ دو۔ بدمعاملگی کو نہ چھوڑ دو اور نمازوں اور دیگر دین کے احکام میں پوری پابندی اختیار کرو۔ کوشش کرو کوشش کرو کہ فتح پاؤ۔ تمہیں کبھی فتح ہوگی اور دشمن کی جھوٹی فتح بھی اس کیلئے سوگواری کا موجب ہوگی اور دشمن تم سے اسطرح بھاگ جائیگا جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہے۔ اگر تم اس تمام علاقے کو احمدی بنا چکے ہوتے۔ تو آج دشمن کو اتنا بھی موقعہ نہ ملتا۔ کیونکہ مولویوں کی قوم بزدل قوم ہے اور انکو ظاہری سامانوں پر ہی بھروسہ ہے وہ اس قوتوں اور طاقتوں کے خزانے سے غافل ہیں جو خدا سے ملتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک اپنے فرض منصبی کو بجا لائے اور دوسروں کو احمدی بنانے کے درپے ہو جائے۔ پھر تم دیکھو گے کہ دشمن کیلئے ہماری کامیابی ماتم کا موجب ہوگی۔ اللہ تعالی ہمیں کامیابی دے۔ ہماری حالت کو [illegible]

خطبہ جمعہ

الٰہی سلسلہ اور اُن کے دشمن

مخالفوں کی زبان سے مسیح موعودؑ کی صداقت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

ہر بڑی چیز کی ابتدا چھوٹی ہے

بہت سی باتیں دنیا میں ایسی ہیں جن کو انسان حقیر سمجھتا ہے مگر وہ بہت بڑی ہو جاتی ہیں۔ وہ درحقیقت چھوٹی ابتداء رکھتی ہیں۔ ابتداء میں حقیقت کو دیکھیں تو بہت ہی کم نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑے درخت جو جنگل میں نظر آتے ہیں ان کے بیج چھوٹے ہوتے ہیں۔ … بیج ایسا نظر آتا ہے … ہوتا ہے۔ بیج کا کام … اور اس سے … درخت … ایک ذرہ ہوتا ہے۔ … درخت کی پیدائش ہوتی ہے۔

اسی طرح انسان کی پیدائش بھی ایسی ہی ہے۔ اگر درخت کی گٹھلی کو دیکھیں تو وہ بھی سارا بیج ہونے کے باوجود کچھ بڑی چیز نہیں ہوتی۔ غرض جتنے بڑے کام ہیں تمام کی ابتداء نہایت ادنیٰ حالت سے ہوتی ہے۔ اور ایسی حالت ہوتی ہے کہ انسان کی ننگی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی بلکہ اعلیٰ درجہ کی خوردبین سے نظر آتی ہے۔ بظاہر دیکھنے والا اور حقیقت سے ناآشنا آم اور بڑ کے درخت کو دیکھ کر ان کے بیج کو دیکھے تو کہے گا کہ اس ننھے سے بیج سے اتنا بڑا درخت کیسے پیدا ہو گیا۔ اور وہ … اکثر … کے قطرہ … حرکت کرتا ہوا دیکھتا … ناواقف … پیدا ہو گیا … پہنچے گا۔ اور ان کو پاگل بتائیگا۔ حالانکہ وہ خود جاہل ہوگا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہر بڑی چیز کی ابتداء باریک … سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ پاگل اپنے پاگل پن کے باوجود دوسرے پر ہنسی کرے گا اور یہ شخص قابل رحم ہوتا ہے۔ اس کے دماغ کی کل بگڑ گئی۔ وہ اپنی جائداد کو چھوڑتا اور مٹی کے چند ڈھیلوں پر خوش ہوتا ہے۔ اس کو … بڑی نظر آتی ہے۔ اسی طرح نادان شخص قابل رحم ہے جو اتنا کہتا ہے کہ چھوٹے بیج سے درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بڑا درخت چھوٹے بیج ہی سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

آسمانی سلسلوں کی ابتداء

یہی حال آسمانی سلسلوں کا ہوتا ہے۔ یہ سلسلے بھی چھوٹے بیج سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ بیج اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کو ننگی آنکھ نہیں دیکھ سکتی جس طرح درختوں کے بیج کا … خوردبین سے … آسمانی سلسلوں کا بیج بھی خاص نگاہ ہی سے نظر آتا ہے۔ جس طرح ایک دانا آدمی ایک بیج کو دیکھ کر … کرتا ہے۔ کہ اس میں وہ قوت ہے جس سے ایک بڑا درخت پیدا ہوگا۔ اور بڑھ کر پھیل جائے گا۔ اور … پرند اس … بیٹھیں گے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو بصیرت ملی ہوتی ہے الٰہی سلسلوں کے بیجوں کی … حالت دیکھ کر مان لیتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کو کیسے مانا

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص نے … حضرت ابوبکرؓ کے پاس ذکر کیا۔ تو آپ نے محض … سن کر ہی آنحضرتؐ کے دعوے کی تصدیق کی اور ایک لحظہ کے لئے بھی شک نہیں کیا۔ جس طرح ڈاکٹر بیج کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی خوردبین رکھنے والے دیکھ لیتے ہیں۔ کہ یہ سلسلہ تمام … والا ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ نے اس وقت تصدیق کی جبکہ … سر بھی ابھی نکلا نہ تھا … شگوفہ محض ابھی گویا بیج تھا۔ جس وقت لوگوں نے ہنسی کی۔ اس وقت ابوبکرؓ نے پہچان لیا۔ یہی حال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ہوا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوا تو آپ خود لرزاں تھے۔ کہ کہیں خدا کی طرف سے ابتلاء ہو۔ اس وقت خدیجہؓ نے کہا کہ آپ ایک نیک … انسان ہیں۔ خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور یہی حال حضرت علیؓ کا ہوا۔ انہوں نے بھی ابتداء ہی میں آپ کی تصدیق کی اگرچہ لوگوں نے ہنسی اڑائی کہ … ایک لڑکا اور بیوی اور بھائی کی تصدیق کو کیا پوچھتے ہو۔ مگر جو کچھ ان (ابتدا) کو بیج نظر آیا تھا وہ چند عرصہ کے بعد آہستہ آہستہ لوگوں کو نظر آنے لگا۔ مگر پہلے وہ ہنسی ہی اڑاتے تھے۔ لوگوں نے بعد میں کہا اور اب بھی کہتے ہیں۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک ہوشیار آدمی تھے۔ اس لئے دنیا ان کی ساتھ ہو گئی۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ تمہارا باپ دادا جو آپ کے مخالف تھے۔ وہ تو ابتداء ہی اس بات کے ماننے کیلئے تیار نہ تھے۔ وہ تو … تھے۔ اگر … ہوشیار … اور … ہو جانے والے تھے۔ تو تمہارے باپ دادوں نے کیوں نہ ان کو مان لیا۔ وہ تو پاگل ہی بتاتے تھے۔ غرض جتنے سلسلے بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال تو تاریخ کی ثابت اور واضح طور پر ملتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے جب دعویٰ کیا۔ تو یہود نے آپ کی ہنسی اڑائی۔ موسیٰ علیہ السلام کے واقعات تو قرآن کریم میں ملتے ہیں۔ آپ پر فرعون ہنسی اڑاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا۔ یہ ہماری روٹیوں پر پلا۔ اس کی قوم ہماری غلام ہے۔ ہم ان کے مردوں کو مارتے اور ان کی عورتوں کو بے حرمت کرتے ہیں۔ کیا ایسی ذلیل قوم کا ایک فرد ہم پر عزت پائے گا۔ مگر موسیٰ علیہ السلام کے چند مخلصین تھے جو اس مخالفت کے زمانہ میں آپ پر ایمان لائے۔ اور آپ سے وابستہ تھے۔ وہ فرعون کی دھمکیوں کی حقیقت کو جانتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ یہ اس کی گیدڑ بھبکیاں ہیں۔ اور وہ اس کی فوجوں کو مٹی کے ڈھیلوں سے زیادہ نہیں بلکہ کم سمجھتے تھے۔ یہ کیا بات تھی۔ یہی کہ انہوں نے موسیٰ میں وہ بات دیکھ لی تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ موسیٰ میں وہ بات ہے۔ اور یہ وہ بیج رکھتا ہے۔ جس میں بڑھنے کی قوت ہے۔ اور وہ اتنا بڑھیگا۔ کہ جس کی حد نہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ وہ وقت آئے۔ کہ لوگ بھی اس کے نیچے بیٹھنے … ہم قریب ہو جائیں۔ اور دکھا دیں … سب سے پہلے ہمارا حق ہو۔

ہمارے زمانہ میں الٰہی سلسلہ

ہمارے زمانہ میں بھی بیج ظاہر …

ظاہر ہوا اس کی مخالفت ہوئی۔ دور بین نگاہ رکھنے والوں نے اسکو پہچان لیا۔ اور وہ جن کو چشم بصیرت نہیں ملی تھی۔ انہوں نے انکار کیا۔ اور ماننے والوں کو دکھ دینے لگے۔ حتیٰ کہ ان کو رشتہ داروں تک ان کی جان کے دشمن ہو گئے۔ اور مولویوں۔ ملاؤں۔ پیرزادوں۔ گدی نشینوں نے اسکے مقابلہ میں اپنی پوری قوت صرف کرنی شروع کی۔ لیکن وہ بیج بڑھنے لگا اور اپنی کونپلیں نکالنے لگا۔ مگر ان کی مخالفتیں بیکار ثابت ہوئیں۔ اور اس سلسلہ نے ترقی شروع کر دی۔ اب جو مخالف اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس بزدل کی سی ہے۔ جو فوج میں شامل ہوا۔ وہاں جو لگا تیر اور خون بہنے لگا۔ تو بھاگتا بھی جائے۔ اور خون کو دیکھتا جائے۔ اور یہ بھی کہتا جائے کہ خدا کرے خواب ہو۔ اسی طرح تمام مخالفتوں کے باوجود خدا کا قائم کردہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ اور یہ دیکھ بھی رہے ہیں مگر یہ لوگ کہتے ہیں۔ خدا کرے جھوٹ ہی ہو۔ اب ایسے جواب ہو سکتا ہے کہ ہم ان میں سے اب یہ کہنے والے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ہوشیار آدمی تھے۔ اسلئے ان کا سلسلہ قائم ہو گیا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ان کے باپ دادا سے پہلے مخالف تو اس بات کے منکر تھے۔ اور آپ پر اور آپ کے سلسلہ پر ہنستے تھے۔ اور مخالفین کے بڑے مولوی محمد حسین نے تو یہ بھی دیا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا صاحب کو بڑھایا ہے اور میں ہی ان کو خاک میں ملا دونگا۔ مگر دیکھو کون مٹ گیا۔ اور کس کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور کس کا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے ✤

مخالف کی بات سے مسیح موعود کی صداقت

ان لوگوں کا جلسہ ہوا اسمیں ایک مولوی نے بیان کیا۔ کہ مرزا صاحب اور ہماری مثال تو چور اور کتے کی ہے مرزا صاحب چور کی طرح آئے اور ہم مولوی جو محافظ شریعت تھے۔ کتے کی طرح ان کے پیچھے پڑے۔ اس نے ہمیں ٹکڑے ڈال کر غافل کیا۔ اور خود مال اٹھا لے گئے اور علیحدہ ہو گیا ✤

اس نے جو مثال بیان کی ہے اس کے کئی حصے سچے ہیں اور کئی جھوٹے۔ اس نے حضرت مسیح موعود کو چور کی طرح آنیوالا قرار دیا۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ مسیح کی آمد چور کی طرح ہوگی۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو چور کہکر مان لیا۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں اور اس نے مولویوں کو کتا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے بھی بدتر۔ کیونکہ اس نے روٹی جو غذا ہے۔ وہ ڈالی۔ اور انہوں نے اس سے انکار کیا۔ اور مسیح کے پاس آسمانی غذا تھی انہوں نے روٹی سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ آسمانی غذا سے انکار کیا۔ اور یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مسیح ناصری نے کہا تھا کہ بچوں سے روٹی لیکر کتوں کے آگے نہیں ڈال سکتا۔ یہ مسیح نے اسلئے کہا تھا کہ اس کے پاس روٹی تھوڑی تھی۔ مگر یہ مسیح بہت غذا رکھتا ہے۔ اور اسی لئے اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ خزانے لٹائیگا۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب نے جو مسیح موعود تھے۔ کتوں کے آگے بھی وہ غذائیں ڈالیں۔ مگر کتوں نے چھوڑ دیا اور اگر یہ کھاتے۔ تو مر جاتے۔ کیونکہ ان کو روحانیت سے لگاؤ نہ تھا۔ باقی رہا یہ کہ اس نے کہا کہ وہ بہت بھونکتے رہے اور بھونکتے ہیں۔ سو ان کا بھونکنا بے اثر ہو گیا۔ کیونکہ وہ بھونکتے ہی رہے۔ اور وہ چار لاکھ انسان کو ان سے چھین کر اپنی طرف لے آیا۔ ان کا بھونکنا تب مؤثر کہا جا سکتا تھا۔ جب وہ اکیلا رہتا ✤

پس اس نے اگرچہ مسیح موعود کو چور کہکر آپ کی ہتک کرنا چاہی۔ لیکن اس سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو مسیح ناصری نے کی تھی۔ اور اس نے اپنے اور اپنے ساتھی دیگر مولویوں کے لئے کتے کا خطاب تجویز کیا۔ اور اپنے آپ کو بھونکنے والا بتایا۔ سو یہ بھی سچ ہے۔ کہ ان کا سوا بھونکنے کے اور کوئی کام نہیں۔ اور اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ سوائے اسکے کہ جو بھلا مانس آئے۔ اسکو بھونکنے پڑے۔ مسیح موعود نے خزانے معارف و حقائق کے لٹائے۔ مگر کتے جو نجاست خور تھے۔ انہوں نے وہ غذا نہ کھائی۔ بلکہ بھاگ گئے۔ ان کا کام ہڈیاں چبانا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے بیعت فسخ کی۔ اول تو یہ جھوٹ ہے۔ دوسرے اگر درست بھی ہو تو کیا ہوا۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے پرے پھینک دیا۔ بات تو تب بنتی۔ جب کسی ایسے شخص کے متعلق یہ ہوتا کہ سستی پر بیسیوں نماز ... [illegible] ... پھر ان کی کامیابی کہی جا سکتی ✤

بات دراصل یہ ہے ... [illegible] ... اور جوں جوں بڑھتا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو پاک نہیں ہیں وہ اسی طرح جیسے ...

سلسلہ بیج کی مانند تھا۔ چند آدمیوں نے مانا۔ اور جوں جوں بڑھتا گیا۔ لوگ اپنی استعداد کے مطابق قبول کرتے گئے اور قبول کرتے جا رہے ہیں اور قبول کرینگے۔ اور جب پورے درخت کی شکل اختیار کریگا۔ اسوقت جو انکار کریگا۔ وہ اندھا ہوگا۔ اور کون ہو سکتا ہے ✤

کیا مخالفوں کا ہماری مسجد کے پاس سے گذرنا انکی کامیابی ہے

وہ بہت خوش ہیں کہ ہماری مسجد اقصیٰ کے پاس سے نعرے لگاتے ہوئے گذر گئے۔ اور یہ انہوں نے بڑی فتح حاصل کی۔ اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ تو خود مانتے ہیں۔ کہ کعبہ پر گولے برسائے گئے۔ پس نعروں سے کیا ہوا۔ اگر کعبہ پر گولوں کا برسنا اس کی عظمت پر حرف نہیں لاتا۔ تو اگر وہ مسجد اقصیٰ کے پاس سے نعرے مارتے ہوئے گذر گئے۔ تو کیا ہو گیا۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ یہ بیج نشو و نما رکھتا ہے کہ نہیں۔ اس کا تو انکار نہیں ہو سکتا۔ بیج بڑھا اور بڑے درخت کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور اس پاس کے درختوں کو خشک کر رہا ہے پھر کیونکر انکار ہو سکتا ہے۔ کہ اس درخت کی خدا حفاظت کر رہا ہے۔ اگر کوئی اب بھی انکار کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں ✤

دوستوں کا فرض

اسوقت میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ہر ایک حالت میں اصلاح کریں۔ اور دشمنوں کو ہنسی کا موقعہ نہ دیں۔ اور مخالفین کے خاموش کرانے کے لئے صرف اسقدر رکھنا کافی ہے کہ تم ہمارے سلسلہ کو ناپاک اور جھوٹا اور کیا کچھ نہیں کہتے۔ لیکن یہ کیا بات ہے کہ تیس سال سے ہندوستان اور یورپ میں امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ اور تم جو پاک بنے بیٹھے ہو۔ وہ دن بدن تنزل میں ہے۔ اور تم لوگ حضرت مرزا صاحب کی بعثت سے قبل پادریوں سے چھپتے پھرتے تھے۔ اور تم میں لاکھوں انسان عیسائی ہو گئے تھے۔ پس تمہارا سچا اسلام تنزل پا رہا اور پا رہا ہے۔ اور ہمارا "گندہ" اسلام دن بدن دنیا میں پھیل رہا ہے۔ اس کو کیا صاف طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں۔ اسکے آگے گردنیں جھکتی ہیں اور وہ اسلام جو تم پیش کرتے ہو۔ اس سے نفرت کی جاتی ہے ✤

مگر میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرونگا کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں تاکہ ہماری ترقی سرعت سے ہو اور دشمن جو آج ... سمجھتا ہے اسوقت ... ہنسینگے تو نہیں۔ البتہ ... وہ جس طرح پہلے کو چلنا چاہتے تھے۔ وہ بڑھ گیا اور باقی ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ

ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور سنت سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا الحمد للہ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند، جالا، پھولا، پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ لگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصلی ممیرا [illegible] فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے۔

سنت سلاجیت

مجمع اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع، خفقان، طعام تحلیل بلغم، دریاح و درفع بواسیر، فساد بلغم رقاق، کرم شکم۔ [illegible] سنگ گردہ و مثانہ، سلسل البول واسہال مزمن و بہت درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دو رتی کھانے کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال ۴۰ طلباء داخل ہوئے گو دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولی گئی ہے جس میں اس وقت ایک معتدبہ طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آئی ہیں۔ سکرٹری انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ سکول میں اس وقت میں قابل اور تجربہ کار ٹیچر کام کرتے ہیں ہزاروں پراجیکٹ و سامان ڈرائنگ، سرویئنگ اور نقشہ وغیرہ کا کام موجود ہے۔

انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں علاوہ ازیں سکول پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ سکول کے مفصل حالات معہ نقول سرٹیفکیٹ کو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر الائیڈ سکول و بالا انجینئر پرنسپل

آٹا پیسنے کی چکی

یہ پہلی ہے کا خراس آہنی ہلکی چلنے والا اور مضبوط ملنے والا ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دار الامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے (یعنی پانچو مربع گز) قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار

سید عزیز الرحمن مالک سائنٹیفک ہوسٹل قادیان دار الامان

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱۔ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور جاذب نظر ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے کیونکہ اسکے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی جگہ ہی میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اور خوبی یہ ہے کہ باوجود اتنے باریک حروف ہونے کے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو عہ

انگوٹھی نمبر ۲۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ۔ ایسی صفائی، باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ کھدا ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے قیمت عہ فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو عہ

پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت۔

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ اصلی موتیوں کی مانند گول اور صاف اور نہایت چمکدار ہیں۔ دلفریبی، خوشنمائی اور نفاست انہیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ چاندنی چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بے احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کے ساتھ چمکدار اور اجلے ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار بنانے، کنٹھا پہننے، بالیوں، ڈالنے، نتھوں وغیرہ میں استعمال کے لئے موتیوں کی طرح اعلیٰ۔ کیونکہ بیان میں ہماری بیبیاں ہیں نفیس سبک اور خوبصورت زیور اور ایک عجیب بیش بہا تحفے کے مستورات کو دینے کے لئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی قیمت تین روپے فی درجن۔ ہماری صداقت آزمانے اور ان نوادرات کی شان پرکھنے کے لئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد انوار الدین۔ پانی پت۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر [illegible] شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروبار متعلقہ منیجر کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✻ اسسٹنٹ:- محمد خان

فہرست

مدینۃ المسیح نامہ لندن
اخبار احمدیہ
افریقہ میں چار ہزار
چار ہزار نئے احمدی
مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے گھر پر بحث کا حق
وفات مسیح پر مباحثہ کا چیلنج
مولوی ثناء اللہ کی افترا پردازی
نامہ نگار ... ایک بات
خطبہ جمعہ ... اعلانات امور عامہ
لڑکوں کو وقف کرو
... الفضل گیا

نمبر ۷۸ مورخہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء دوشنبہ مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح نے جمعہ کے خطبے میں فرمایا کہ میری طبیعت ابھی تک بدستور خراب ہے۔ روزانہ بخار ہو جاتا ہے اور رات بھی حرارت رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عاجلہ و شفا کاملہ بخشے۔

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے ناظر تالیف اشاعت کو سفر تبلیغ کی تیاری کا حکم ملا ہے اور ان کی جگہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت مقرر ہوگئے ہیں۔

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور و جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کراچی سے واپس تشریف لے آئے۔ ہمارے علماء کا ایک وفد مالیر کوٹلہ مباحثہ کے لئے گیا ہے اور امروز فردا واپس آنے والے ہیں۔

نامہ لندن

(از ۱۹ فروری لغایت ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے لندن مشن کا کام مسلسل ترقی پر ہے۔ اس عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ اسلام کا کام سٹار سٹریٹ اور پٹنی والے مکان دونوں جگہوں پر جاری رہا اور اتوار کو دونوں مکانوں پر لیکچر ہوتے۔ پٹنی والے مکان میں ۳ بجے شام سے لیکر ۵ بجے تک تقریریں ہوتی ہیں اور سٹار سٹریٹ والے مکان پر ۶ سے لیکر ۸ بجے تک چونکہ لندن بہت بڑا شہر ہے اس لئے ایک علاقہ کے لوگوں کے لئے دوسری جگہ جانے میں وقت اور روپیہ کا خاصہ خرچ ہوتا ہے یہ دونوں مکان ایک دوسرے سے قریباً ایک گھنٹہ کے ریلوے سفر پر واقع ہیں اور آنے جانے میں ایک روپیہ چار آنہ خرچ ہوتا ہے اسلئے مصلحتاً دونوں مرکزوں کو قائم رکھا گیا ہے۔

ملاقاتیں

اس عرصہ میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی گئی۔ ہندوستانی امراء جو یہاں آئے ہوئے تھے ان سب نے یہی عذر کیا کہ آپ لوگ فرقہ بندی کر رہے ہیں۔ میں نے ان کو دو جواب دیئے اول یہ کہ فرقہ بندی اسلام میں احمدیہ جماعت سے پہلے موجود تھی اسلئے یہ الزام تمام ان اسلامی جماعتوں پر لگتا ہے جو احمدیہ سلسلہ سے پہلے موجود تھے دوسرا جواب یہ تھا کہ اصل مصیبت جو اسلام اور مسلمانوں پر ہے وہ فرقہ بندی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک عالمگیر سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ہے جو ہر ایک اسلامی فرقہ میں پائی جاتی ہے یہ مصیبت اسلئے نہیں کہ لوگ سنی یا شیعہ یا وہابی ہیں بلکہ اسلئے ہے کہ سنی سنی نہیں رہے اور شیعہ لوگ شیعیت سے دور چلے گئے اور وہابی فرقہ کے لوگ وہابیت سے غافل ہیں ایمان چونکہ زندہ ایمان نہیں ہے اسلئے تبلیغ اسلام کے لئے بھی دل میں تڑپ نہیں ہے۔

عیسائیوں میں بھی فرقے ہیں لیکن اس فرقہ سب ہی نے عیسائیت کے تبلیغی جوش کو زیادہ کر دیا ہے۔ [illegible] اگر جماعت احمدیہ کو علیحدہ کر دیا جائے تو دنیا کے تمام مسلمان ملکر اشاعت اسلام کے لئے اتنا بھی نہیں کر رہے جتنا کہ عیسائیوں کا صرف ایک فرقہ علیحدہ علیحدہ کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ نیگروں کے وفد کے ممبروں سے گفتگو کی گئی اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے اکثر لوگ احمدیہ جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں اس کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ بعض لوگ ہندوستان میں کہا کرتے ہیں کہ نیگرو حضرت صاحب کی بعثت کا علم نہیں اس لئے وہ لوگ ابھی تک معذور ہیں۔

نئے ممبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ لنڈن میں تین نئے ممبروں کا اضافہ ہوا ان میں برادرم اسمٰعیل قابل ذکر ہیں جو ہوشیار، ذہین، تعلیم یافتہ ہیں [illegible] اسکول میں اور آجکل مانچسٹر میں رہتے ہیں فوجی ملازمت میں وہ تک ہندوستان رہ چکے ہیں اور اردو اچھی طرح بول سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیم کرپا حبشی اصل ساکن گولڈ کوسٹ کے باشندے ہیں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور تمام یورپ اور امریکہ کا سیر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک نیک فال ہے کہ برادرم عبدالرحیم نیر صاحب کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کا ایک تعلیم یافتہ باشندہ احمدیت میں داخل ہوا یہ صاحب قریباً ایک مہینہ [illegible] سے [illegible] لائے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ امریکہ میں ایک گروہ حبشی اسلام کی تبلیغ کے لئے تیار ہے ان لوگوں میں قومی جوش بہت ہے عیسائیت کی مخالفت ان لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو چکی ہے لہذا ان لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسلام کو مطالعہ کر کے مسلمان ہو جائیں اور وہی مذہب اختیار کریں جو ان کے بھائی ہندوستان کا [illegible] میں ہے ابراہیم کرپا نے جو حالات بیان کئے ہیں اس کی تصدیق امریکہ کے ان رسالوں کے مطالعہ سے ہوتی ہے جو وہاں کے حبشی لوگ شائع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دن قریب ہے جب یہ [illegible] افریقہ کا نظارہ ہم آنکھوں سے دیکھیں۔ حضرت مفتی صاحب جو اب امریکہ میں ہیں اگر ان لوگوں کی طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اکثر امریکن حبشی لوگ ایمان لے آویں۔

خطوط

ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کا سیرالیون سے خط آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اب تک سالٹ پونڈ پہنچ چکے ہونگے۔ سیرالیون میں ہمارے پرانے دوستوں میں سے خیرالدین صاحب ہیں جو ایک تعلیم یافتہ اور افریقی نوجوان کے معزز باشندوں میں سے ہیں میرے ساتھ ان کی قریباً ۸ سال سے خط و کتابت ہے [illegible] عبداللہ صاحب نو مسلم [illegible] صاحب سے بھی ان کی خط و کتابت رہی ہے اس کے علاوہ یہ صاحب سلسلہ کا لٹریچر بھی اچھی طرح پڑھ چکے ہیں اور [illegible] اختلافات سے بھی اچھے واقف ہیں اب تک بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے ان کو خیال تھا کہ احمدی جماعت نے کوئی نئی طرز کی نماز اور روزہ وغیرہ بنایا ہے۔ ماسٹر صاحب کے وہاں جانے اور لیکچر وغیرہ دینے سے ان کو یقین ہو گیا ہے کہ احمدی جماعت نے کوئی بدعت جاری نہیں کی اس لئے بڑے جوش سے اپنے دوستوں میں احمدیت کی تبلیغ کرنی شروع کر دی ہے اور مجھے خط لکھا ہے کہ مبلغ کے لئے قادیان میں تحریک کروں چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق [illegible] حضرت مفتی صاحب کی طرف سے متواتر کامیابی اور خوشی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ حاجی صوفی حسن موسیٰ خان جو آسٹریلیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں دائم المریض ہیں [illegible] وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں احباب ان کے لئے دعا کریں۔ یہاں تمام احباب خیریت سے ہیں اور لنڈن میں سے ہر ایک صاحب اپنے اپنے رنگ میں میری مدد کر رہے ہیں [illegible] علی محمد صاحب [illegible] صاحب [illegible] گذشتہ ہفتہ بیمار [illegible] اور بھی مضبوط ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر دے۔ لیکچروں کا سلسلہ متواتر جاری ہے والسلام خاکسار فتح محمد سیال

اخبار احمدیہ

افسر ڈاک کی تبدیلی مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے موجودہ افسر ڈاک کو چونکہ [illegible] ایم۔ اے کی جگہ ولایت بھیجنے کا حضرت صاحب نے فیصلہ فرمایا ہے اس لئے ان کو اس عہدہ سے فارغ کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کو افسر ڈاک مقرر کیا گیا ہے۔ خط و کتابت متعلقہ حضرت [illegible] ان کے نام احباب بھیجیں۔

بغداد میں انجمن احمدیہ

کل احمدی احباب کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے جو کہ بغداد یا اس کے قریب و جوار میں مقیم ہیں کہ بغداد میں انجمن احمدیہ باضابطہ قائم ہو گئی ہے اور اس کے حسب ذیل ممبر تجویز ہوئے
منشی عبدالرحیم صاحب کلرک دفتر سول ٹرانسپورٹ بغداد پریذیڈنٹ
منشی برکت علی صاحب سب اوورسیئر ڈی [illegible] سیکرٹری
منشی محمد صادق کلرک ڈی۔ ٹی۔ ایس آفس بغداد [illegible] محاسب
اس واسطے ہر ایک بھائی کو چاہئیے کہ یا تو بذریعہ خط اپنے پتہ کی اطلاع دیں اور خود تشریف لا کر مندرجہ بالا احباب سے ملاقات کریں اور باضابطہ انجمن میں شامل ہوں اور ہر ایک قسم کی چندہ کی ادائیگی ضابطہ کے ماتحت کسی نہ کسی انجمن کی معرفت ہونی چاہئیے اس واسطے نہایت ضروری ہے کہ ہر ایک صاحب جو کہ بغداد کے قریب و جوار میں مقیم ہیں انجمن احمدیہ بغداد کی معرفت چندہ وغیرہ ارسال فرمایا کریں علیحدہ علیحدہ چندہ ارسال کریں۔ ایسے احباب تک دیگر تحریکات آسانی سے نہیں پہنچ سکتیں۔ احباب مہربانی فرما کر اپنے پتہ و نشان سے مندرجہ بالا احباب میں سے کسی ایک کو اطلاع دیویں والسلام
کمترین ڈاکٹر وارث علی

دھوکہ سے بچو

جناب حامد حسین خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے پاس ایک کارڈ پہنچا جس کے بھیجنے والے کا نام لکھا ہے پیرزادہ حاجی سید محمد عثمان نمبر ۱۱۶ محلہ [illegible] مقام [illegible] ضلع سرہند [illegible] انوار حسین خان صاحب کے ذریعہ تحقیقات کرائی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص اس قسم کی تحریرات بھیجنے کا عادی ہے جس میں اپنا حال زار بتا کر اظہار احمدیت کے بہانہ سے امداد نقد کی طلبی ہوتی ہے اس لئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جب تک ذاتی طور سے کسی شخص کے واقف نہ ہوں اس قسم کے خطوط ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا کریں مگر [illegible] ہے اس لئے بعد کسی اور نام [illegible] سے مخاطب ہو [illegible]

درخواست دعا

عبدالکریم صاحب جو کلکتہ میں موٹر کا کام سیکھنے کے لئے [illegible] احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں [illegible] محمد اسحاق احمدی [illegible] انٹرنس کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا [illegible]

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۸ اپریل ۱۹۲۱ء

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی

حق پسند صاحبان کے لئے فائدہ اٹھانے کا موقع

افریقہ میں چار ہزار احمدی

یوں تو ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی اور حضرت مسیح موعود کی فتح یابی کا ایک نشان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ان تمام بندشوں کو توڑ کر اور ان سب روکاوٹوں کو عبور کر کے آتا ہے۔ جو دنیا کے لیڈروں اور ناراستی سے پیار کرنے والوں کی طرف سے اس کے سامنے ڈالی جاتی ہیں اور اس طرح وہ ثابت کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کے آگے ساری دنیا کے مخالفین کی طاقتیں ہیچ ہیں۔ لیکن اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ غیروں کی فوجیں صداقت اور روشنی کے اس جھنڈے کے نیچے لا رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے بلند کیا۔ اور گروہ کے گروہ اس دین میں داخل کر رہا ہے۔ جس کو قائم کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔

ناظرین کرام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ اعلان پڑھ چکے ہونگے۔ جو حضور نے افریقہ میں چار ہزار اشخاص کے احمدی ہونے کے متعلق ارقام فرمایا ہے۔ یہ اعلان یہ خوشخبری یہ نوید مسرت ایسی ہے۔ کہ ہماری جماعت اس کے متعلق جس قدر بھی خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے کم ہے۔ اور جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائے تھوڑے ہیں۔ یہ اتنی بڑی فتح اور اتنی بڑی کامیابی ہماری کسی کوشش اور سعی کا نتیجہ نہیں۔ ہم اپنی طاقت اور قوت سے اپنی کوشش اور سعی سے خوب واقف ہیں۔ اور اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس کی کیا حقیقت ہے پھر خدا تعالیٰ کا یہ فضل یہ کرم محض اس کی بندہ نوازی نہیں تو اور کیا ہے۔ پس اس موقع پر ہم جس قدر بھی خدا تعالیٰ کی تحمید و تقدیس کر سکیں۔ کرنی چاہیئے۔

لیکن یہ موقع ان لوگوں کے لئے بھی حق و باطل میں امتیاز کرنے کے نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ جو ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے۔

حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً۔ جس سے ظاہر ہے کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت خدا تعالیٰ کا یہ کلام پورا ہوا تھا۔ اسی طرح اب حضرت مسیح موعود کے وقت بھی پورا ہوگا اور فوجوں کی فوجیں خدا کے دین میں داخل ہونگی۔ اور یہ چار ہزار افراد کا ایک دم داخل سلسلہ ہونا اسی الہام اور اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ اور یہ اس کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے بے شمار نشانات کے ہوتے ہوئے پھر بھی کوئی خاص نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا کرتے ہیں۔ ان کا مطالبہ اگر نیک نیتی اور حق کو پانے کے لئے ہوتا ہے۔ تو وہ اس تازہ نشان پر غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا مذکورہ بالا الہام کس صفائی کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ اور وہ خدا جس کی طرف سے مبعوث ہونے کا حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا۔ آپ کی کیسی مدد اور نصرت فرما رہا ہے۔ اور ایسی حالت میں فرما رہا ہے۔ جبکہ دنیا میں آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اگر آپ کے خلاف آواز اٹھانیوالا کوئی نہ ہوتا اگر آپ کے راستہ میں روک اور روکاوٹ ڈالنے کی کوئی کوشش نہ کرتا اگر آپ کی طرف آنے والوں کو کوئی نہ روکتا۔ تو اور بات تھی لیکن اب جبکہ ساری دنیا اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اس دین کو مٹانے کے درپے ہے۔ جسے قائم کرنے کے لئے حضرت مرزا صاحب آئے تھے۔ حتیٰ کہ مسلمان کہلانے والے اور اسلام کا دعویٰ کرنیوالے بھی اپنی ساری قوت اور پورا زور آپ کے خلاف لگا رہے ہیں ایسی حالت میں تو ایک آدمی کا قبول کر لینا بھی آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دکھا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا نشان ہو سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو حق کے طالب اور راستی کے جویاں ہیں۔ انہیں ایسی باتوں سے قطع نظر کر کے جو علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی بیہودہ سرائیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔ اور جنہیں وہ مکر و فریب اور تلبیس و خدعہ سے اسقدر پیچیدہ بنا دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کہ انہیں حقیقی اور اصلی رنگ میں نہ دیکھ سکیں۔ اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں۔ اگر آپ خدا کے برگزیدہ اور راستباز نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے ہیں۔ جیسے مخالفین کہتے ہیں۔ تو پھر خدا تعالیٰ کیوں آپ کے سلسلہ کو دن بدن ترقی دے رہا ہے۔ اور آپ کے جھنڈے کے نیچے فوجوں کی فوجیں لا رہا ہے ؛

خدا تعالیٰ کی یہ نصرت اور یہ تائید ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور اسی کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور خدا ہی آپ کے سلسلہ کی مدد کر رہا ہے۔ اور یہ اتنی موٹی بات ہے۔ کہ ہر ایک شخص اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اگر ہمارے پاس ظاہری ساز و سامان ہوں۔ دنیاوی طاقت اور شوکت ہو۔ دولت اور مال ہو۔ تو کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ چیزیں لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچ کر لا رہی ہیں۔ لیکن اس بات کا تو ہمارے دشمنوں کو بھی اقرار ہے۔ کہ ان مرغوبات دنیا میں سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ اور اس بات کو وہ بڑے زور شور کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے۔ اور معترض ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایسے کمزور۔ ناتواں اور اسقدر دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے تہیدست ہیں۔ یہ سب کچھ ٹھیک۔ مگر کوئی بتا تو بتلائے۔ کہ ہماری اس کمزوری اور ناتوانی۔ اس بیکسی اور بے سروسامانی کے باوجود یہ کامرانی اور کامیابی کیوں؟ کیا اس کی وجہ سوائے اسکے کوئی اور ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا جو تمام طاقتوروں سے زیادہ طاقتور۔ اور وہ خدا جو تم

سامانوں کا خالق ہے۔ اس کی مدد اور تائید ہمارے ساتھ شامل ہے۔ اور اس کے ذریعہ ہم کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے۔ ہماری کامیابی کی۔ دشمن ہماری کمزوری اور بے سروسامانی پر ہنسی اُڑاتا۔ اور اس طرح اپنے خیال میں ہم پر بہت بڑا اعتراض کرتا ہے مگر ہم کہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی شرم کی بات نہیں اور ہم خود اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مخالفین کو یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی اس تائید اور نصرت کو بھی دیکھو جو ہمارے شامل حال ہے۔ ہم دنیا کی تمام شان و شوکت اور عظمت کو اس کمزوری اور ناتوانی کے مقابلہ میں اور سارے جہان کی دولت اور مال کو اس غربت اور افلاس پر ترجیح دیتے ہیں جو خدا کے فضل و رحم اور اسکی بندہ نوازی کو جذب کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ کاش! ہمارے مخالفین بھی اس پر غور کریں اور فائدہ اٹھائیں ۔

اس مضمون میں ہم نے افریقہ میں ایک کثیر جماعت کے حق قبول کرنے پر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا جو عظیم الشان ثبوت ملا ہے۔ اس کی طرف مخالفین کو توجہ دلائی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ یہ بتلائینگے۔ کہ اس اتنے بڑے نشان کے ظاہر ہونے پر ہماری جماعت کے فرائض میں کس قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ اور ہمیں اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے ۔

چار ہزار نئے احمدی

اخبار وکیل اپنے ۶۔ اپریل ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے:۔

”مسیحی پادری افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی کے متعلق غلط بیانات شایع کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ افریقہ کے لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن قادیان کے ایک اشتہار میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ سب بیانات غلط ہیں یوگنڈا کے اکثر لوگ مسیحی ہو چکے ہیں۔ اور تمام نواب سوائے ایک کے مسیحیت اختیار کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۳ فیصدی مسلمان تھے سنہ ۱۹۱۱ء میں کل ۴۹ فیصدی رہ گئے۔ گویا دس سال کے عرصہ میں مسلمان آبادی کا دسواں حصہ مسیحی ہو گیا۔ جس ملک کی آبادی صرف ۲۰ لاکھ ہو اس کے حساب سے مذہب عیسائی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے چلے جانا ایک خطرناک حقیقت ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے نہ تو اصلیت کے دریافت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور نہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے لئے کچھ کیا گیا۔ اب اشتہار مذکور میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ماسٹر عبد الرحیم کی سعی مشکور سے وہاں چار ہزار غیر مسلم احمدی ہو گئے ہیں ہم کو امید ہے۔ کہ دور اندیشی و دانش مندی رفتہ رفتہ اختلافات باہمی کو مٹا دیگی۔ اور یہ چار ہزار احمدی کسی زمانہ میں اسبات پر فخر کر سکیں گے۔ کہ وہ فرقہ بندیوں کی الجھنوں سے نکل کر نرے مسلم بن گئے ہیں۔ اور احمدی و غیر احمدی کی تمیز ان میں نہیں رہی۔

اہل قادیان کا ذوق و شوق تبلیغ لائق داد و قابل تحسین ہے“ ۔

خط کشیدہ الفاظ میں ”وکیل“ نے جو امید ظاہر کی ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کس بنا پر ہے۔ یہ چار ہزار وہ لوگ ہیں۔ جو پہلے ”نرے مسلم“ تھے۔ اور پھر عیسائیت کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے تھے۔ جہاں سے ”احمدیت“ نے انہیں نکالا ہے۔ اور ”احمدی“ بن کر وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ عیسائیت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار سکیں۔ اب کیا وکیل یہ امید رکھتا ہے۔ کہ وہ پھر اسی قسم کے ”مسلم“ بن جائینگے۔ جن کو عیسائیت ہڑپ کر گئی تھی۔ ”وکیل“ کی یہ امید بالکل بے جا ہے۔ اسے ہرگز یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام جو عیسائیت کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور جس کا تلخ تجربہ ان لوگوں کو ہو چکا ہے۔ پھر اسی کو اپنی جائے پناہ قرار دینگے۔ بلکہ وہ خدا کے فضل سے اسی اسلام کے نام لیوا ہونگے جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور جس کا امتیاز احمدی اور غیر احمدی کہلانے سے ہوتا ہے کیونکہ وہ اس اسلام کا کافی تجربہ کر چکے ہیں۔ جو احمدیت کے سوا اس زمانہ میں پیش کیا جاتا ہے مگر وہ ان کی تسلی کا باعث نہ ہو سکا۔ اگر ان کو پھر وہ عیسائیت کا مقابلہ کر سکتے۔ تو پہلے ہی اس کو بہت پرداز کیوں ہوتے۔ اور کیوں عیسائیت کے سامنے ہتھیار ڈالکر سر تسلیم خم کر لیتے ۔

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے گھر میں عبرتناک واقعہ

مولوی عطاء اللہ امرتسری کو گرفتار کرکے زیر دفعہ ۱۲۴ الف (بغاوت) امرتسر کی طرف سے جو مقدمہ چلایا گیا ہے اسمیں ۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو ایک شخص مسٹر عبد اللہ فوق نے شہادت دیتے ہوئے بیان کیا۔ کہ مولوی عطاء اللہ نے اپنی تقریر میں (جس کی بناء پر مقدمہ چلایا گیا) مشنری لیڈیوں کے متعلق یہ بتاتے ہوئے کہ ان کی وجہ سے مسلمان لڑکیوں پر ایسا اثر پڑتا ہے۔ کہ وہ پادریوں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں۔ ”مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا ذکر کیا۔ کہ وہ ایک شخص کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔“ (وکیل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

جن دنوں یہ واقعہ ہوا تھا۔ اور اس کی اطلاع ہمیں ملی تھی انہی دنوں ہم نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اب جبکہ مولوی عطاء اللہ نے اسکی تصدیق کر دی ہے۔ تو اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ گیا۔ اور جب تک مولوی ابراہیم ہی اسکی تردید نہ کریں اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

جب ہمیں مذکورہ بالا واقع کا علم ہوا تھا۔ اسی وقت یہ بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ عدالت نے ضمانت لیکر اس مقدمہ تاریخ تک لڑکی کو مولوی ابراہیم کے حوالہ کر دیا تھا۔ کہ وہ اُسے سمجھا بجھالیں۔ اور اس کے شکوک رفع کرکے اُسے عیسائی ہونے سے بچالیں۔ لیکن مقررہ تاریخ پر لڑکی نے عدالت میں پہنچ کر کہدیا کہ چونکہ اس کے اعتراضات کا اسے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اسلئے وہ عیسائی ہونے سے باز نہیں رہ سکتی۔ اور پھر تھہ آکر مولوی صاحب کے حوالہ کر دیا ۔

اس اندوہگین واقع کو مد نظر رکھکر جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ مولوی ابراہیم وہ شخص ہیں۔ جو حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ چڑھانے کے لئے بڑا زور لگایا کرتا ہے۔ چنانچہ غیر احمدیوں کے جلسہ میں جس کا گذشتہ نمبر والے میں مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے اسی بات پر زور دیا۔ تو اس واقعہ کا

ذمہ دار مشنری لیڈروں سے بڑھکر اس کو قرار دینا پڑتا ہے اور بصورت صحت واقعہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس جرم کی عبرتناک سزا ہے جس کا ارتکاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین میں مدفون سمجھنے اور حضرت عیسےٰ کو زندہ آسمان پر قرار دیکر سے کیا جاتا ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کے اسی عقیدہ نے بہت سوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائیت کی گود میں دے دیا۔ مگر وہ پھر بھی باز نہ آئے۔ اب خدا ان کے گھروں میں ایسے عبرتناک واقعات دکھا رہا ہے اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں۔ تو ان کی مرضی ۔

وفات مسیحؑ پر مباحثہ کا چیلنج

مولوی ثناء اللہ کی افترا پردازی

مولوی ثناء اللہ کا عمر بار بار تجربہ کیا جا چکا ہے کہ وہ ہمیشہ صحیح واقعات سے تغیر و تبدل کر کے

بگھڑات واقعات سے اپنی مطلب برآری کرتا اور سچوں کو جھوٹا ٹھہرانے کی ذلیل کوشش کرتا رہتا ہے۔

اصحاب الفیل اوپر حرم میں آئے۔ اور ذلیل ہو کر رہ گئے

ان تیر اندازوں میں سے ایک مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے یہ تیر پھینکا کہ اس سے وفات مسیح پر مباحثہ کیا جائے جب اس نے چیلنج دیا۔ تو اول انجمن والوں نے اس چیلنج کو واپس لے لیا۔ اور مولوی ثناء اللہ نے جلسہ گاہ ہی میں مولوی ابراہیم کی طرف سے کھڑے ہو کر نہ صرف اس چیلنج کو واپس لیا۔ بلکہ وہیں دفن بھی کر دیا۔ اور ہم لوگوں نے حکام سے اجازت چاہی۔ کہ ہم اس کا جواب دیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم مولوی ابراہیم کی زبان سے ہی یہ چیلنج واپس کرائینگے لیکن ۱۹ تاریخ کو مولوی ابراہیم نے چیلنج دیا۔ اور ۲۰ تاریخ کو ہماری طرف سے چیلنج کی منظوری کا اشتہار بعنوان "مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر علماء کا چیلنج مباحثہ منظور" شائع ہو گیا۔ اور اسی دن ان مولوی صاحبان کو دیدیا گیا۔ یہ اشتہار ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء کے الفضل کے صفحہ ۸ پر شائع ہو چکا ہے۔

مگر مولوی ثناء اللہ کی بے ایمانی اور واقعات فراموشی اور افترا پردازی دیکھنے کے قابل ہے کہ ۸۔ اپریل کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی ابراہیم کے مضمون کے نیچے ایڈیٹوریل لکھتا ہے کہ :۔

"یہ مسئلہ وفات مسیح پر مرزائیوں کو بہت ناز ہے اوپر سے اسے بے مطالبہ اور بے تعلق چارج دیجاتی تھی۔ مگر قادیان میں اس کی بابت اعلان دیا گیا کہ قادیان کے جلسہ میں تو افسران مقررہ کی اجازت نہیں۔ بٹالہ میں چلکر اسی مسئلہ پر بحث کر لیں۔ اہل بٹالہ نے بڑے زور سے چیلنج دیا۔ لیکن مرزائیوں کی طرف سے قبولیت نہ ہوئی۔ اب آئندہ ان کا کوئی حق نہ ہو گا۔ کہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کی خواہش کریں !!"

کیا اس سے بڑھکر ثناء اللہ کے یہودی ہونے کا کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے منظوری کا اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ جو قادیان ہی میں ان کو دیا گیا۔ اور پھر اخبار میں درج ہو چکا۔ مگر ڈھٹائی یہ کہ ایک ہفتہ ہمارے اشتہار کے اخبار میں شائع ہونے کے بعد کہتا ہے کہ انھوں نے جواب نہ دیا۔ ہمارا اعلان موجود ہے۔ کیا ثناء اللہ اب بحث کرنے کو تیار ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی روزنامچہ ڈائری

(۶۔ اپریل ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

قربانی کی سپرٹ

حضور نے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ ہمارے طالب علموں میں یہ روح پیدا کرنی چاہئے۔ کہ وہ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کریں۔ اور دنیاوی وجاہت کا خیال نہ کریں ۔

پھر فرمایا۔ کہ ہمارے مبلغین جس ملک کا بھی لباس پہنیں وہ ان کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں اسلام آ رہا ہے اسلئے ہر جگہ کا جو لباس ہے۔ وہ اسلام کا لباس ہے اگر فقیرانہ لباس پہنیں۔ جیسا کہ صوفیاء نے پہننا شروع کیا تھا تو وہ اپنا کام خوب کر سکتے ہیں ۔

ہمارے مبلغوں کا لباس

پھر فرمایا۔ کہ اب ہمیں اس قسم کے لوگوں کی بکثرت ضرورت ہے۔ جو کم سے کم گذارہ پر دینا زندگی بسر کر کے دین کی خدمت کریں۔ اور وہ خرچ بھی آپ ہی بہم پہنچائیں ۔

احمدی نوجوانوں کیلئے قربانی کا نمونہ

اسی ضمن میں حضور نے مدرسہ احمدیہ کے سابق طالب علم میاں کرم دین کا ذکر کیا۔ یہ نوجوان ابھی اٹھارہ انیس سال کی عمر کا ہے۔ اس نے جو قربانی کی ہے اس کے متعلق فرمایا کہ :۔

اس نے ہمارے نوجوانوں کے سامنے بہت بڑا نمونہ پیش کیا ہے۔ اور وہ ہمارے طالب علموں کے لئے بطل احمدی ہے (Ahmadi Hero) اسکی شادی قریب تھی گھروالوں کو خبر نہیں کی۔ مجھ سے بھی نہیں پوچھا۔ اس خیال سے کہ روک نہ دیں (اگرچہ یہ غلطی تھی کیونکہ امام سے پوچھنا ضروری ہوتا ہے) نہ خرچ کی فکر کی بمبئی میں گیا۔ اور وہاں جماعت کے لوگوں سے بھی نہیں ملا۔ بلکہ کوئی کام تلاش کرتا رہا۔ ادھر گھر والے حیران کہ وہ کدھر گیا آخر اسکو جہاز پر ملازمت مل گئی۔ اور وہ اس طرح وہاں لنڈن پہنچ گیا۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ تو کہاں۔ نہیں معلوم۔ کہ اس نے کس تکلیف سے یہ سفر ختم کیا ہو گا۔ مگر یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ اب وہ مبلغین کی خدمت کرتا۔ اور مسجد میں پانچ وقت اذان کہتا۔ اور مفت کام کرتا ہے۔ کسی کام سے اسکو عار نہیں۔ پھیری والے کا لائسنس مل گیا ہے۔ کنڑی کا کام سیکھتا ہے۔ اور ہمیں اس نے لکھا ہے۔ کہ میں یہاں کچھ عرصہ کے بعد جاپان چلا جاؤنگا۔ کیونکہ ہمارا کوئی مبلغ ابھی تک وہاں نہیں گیا ۔

چونکہ وہ اذان بلند آواز سے کہتا ہے۔ ایک عورت دوڑتی ہوئی آئی۔ کہ یہ شور خلاف قانون ہے۔ اس نے کہا میں تو شور نہیں مچاتا۔ اس نے کہا کہ یہ پانچ وقت جو شور مچاتا ہے اس کو قید ہو جائیگی اس نے کہا کہ میں لوگوں کو ایک خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ اور اگر میں جیل میں بیٹھ گیا۔ وہاں بھی اذان کہونگا۔ ایک دفعہ ریل میں جا رہا تھا۔ کہ اس کی داڑھی پر ایک انگریز ہنسا۔ اور دوسرے کو بھی دکھایا۔ اس نے کہا کہ میں کوئی عورت ہوں جو داڑھی منڈاؤں۔ اس پر وہ انگریز دونوں بہت شرمندہ ہوا۔ اور تعریف کی اس پر ہنسنے کا اس سے انگریز کو غصہ آیا۔ اور اسکو دیکھا۔ کہ میں ...

نامہ نمبر ۲

تین ہزار انگریزی خواں افریقی مسلم اور ایک انگریز افسر کا اسلام

(تحفہ جہاز پر دوڈیپ سے لکھا گیا)

لورپول سے سیرالیون

میں نے گذشتہ خط اور سفر مغربی افریقہ کا نامہ اول جہاز ایپنی پر سے لکھا تھا خط لکھتے وقت میں اچھا تھا۔ مگر تھوڑا عرصہ بعد دوسرے دن بحر ظلمات کے خطرات کی یاد دلائی۔ اور مرض بحری نے کمزور بستر کو آدبایا۔ [illegible] کمزوری اور بستر پر بیماری مرض بحر کے ساتھ ہی دانتوں کو بھی آ لگی۔ اور بائیں جبڑے میں درد شدید ہوا۔ مگر چار روز کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت بالکل اچھی ہوگئی۔ اور سیرالیون پہنچتے تک اللہ کی عنایت صحت لندن کی سی معلوم ہونے لگی۔ جہاز ایپنی پر خدا کے فضل سے کام کا خوب موقع ملا۔ لٹریچر تقسیم کیا مسافروں سے خوب تبادلہ خیالات ہوا۔ اور بہت لوگ دین حق کا پیغام سن کر اسلام کے ساتھ محبت و انس کے جذبات لیکر گئے۔

ہمسفران اور نومسلمین

اتھر یا تیس یورپین جن میں ایک باشندہ سوئٹزرلینڈ اور باقی انگریز تھے۔ حلقہ احباب میں شامل رہے۔ اور مختلف امور پر ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ان میں سے تین اس قدر قریب آگئے۔ کہ انہوں نے عملی رنگ میں اسلام لیا اور عربی ناموں سے پکارے جانے کی استدعا کی۔ ان ہمہ برادران اسلام کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) Sergent W. Habeeb Murrell سارجنٹ ڈبلیو حبیب مورل۔

(۲) Mr. S. Mahbub Ro[illegible] مسٹر ایس محبوب ایڈشا

(۳) Mr. A. Mohibb Foreman مسٹر محب فورمین

ان عزیزوں میں سے اول الذکر بہت سعید الفطرت نوجوان ہے۔ اور اپنے دوستوں کے ڈائننگ روم میں کہنے لگا۔

I am no longer William Herbert Murrell. I have been now christened Habeeb. Call me by that name.

اب میں ولیم ہربرٹ مرل نہیں۔ اب میرا نام حبیب ہے مجھے اسی نام سے پکارا کرو۔

احباب نمبر ۲ و ۳ کو اپنے دوست پر رشک ہوا۔ اور انہوں نے بھی مسلم نام لینے کی درخواست کی جو دے گئے اور انشاء اللہ وہ بھی ایک دن ہمارے سچے بھائی اور حقیقی بھائی اسلام میں [illegible] کی توفیق ملیگی۔

ان کے علاوہ پانچ افریقی مسیحی بائبل کی پیشگوئیاں سن کر تسلی دینے والے۔ روح حق مثیل موسیٰ اور سچے مسیح مہدی پر ایمان لائے۔ ان کی درخواستہائے بیعت حضور خلیفۃ المسیح [illegible] بھجوا دی ہیں۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسیحی نام John Macauley جان میکالے۔ اسلامی نام عبدالرحیم ساکن سیرالیون (۲) مسیحی نام [illegible] ٹی۔ اوونز T. Owens. اسلامی نام عبدالرحمٰن ساکن باتھرسٹ گیمبیا (۳) مسیحی نام تھامس پیٹر Thom Peter اسلامی نام عبداللہ ساکن سیرالیون (۴) مسیحی نام تھامس ولسن اسلامی نام عبدالعزیز سیرالیون (۵) مسیحی نام جیک ٹامس Jack Thomas اسلامی نام عبدالحی سیرالیون۔

سیرالیون میں چار لیکچر مسلم بشپ

جہاز ایپنی پر جو الڈر ڈیمپسٹر لائن کے بہترین جہازوں میں سے ایک ہے آلہ بے تار پیام رسانی موجود تھا۔ اس خدمتگار مبلغ اسلام سے کام لے کر جہاں عاجز نے حضرت امام المتقین کے حضور دعا کی درخواست بھیجی۔ وہاں ایک پیغام مسٹر خیرالدین افسر تعلیم مسلمانان سیرالیون کے نام بھی ارسال کردیا۔ مسٹر موصوف نے اس پیغام کی حتی الوسع اشاعت کی۔ اور مختلف اقوام کے سردار و امام ایک ہزار جن کی تعداد میں اپنے زرق برق کے لباس اور جبہ و عمامے پہنے ایک وزنی نقرئی تمغے گلے میں ڈالے ہوئے اسٹیم لانچ میں تحفہ جہاز پر اس غریب کے استقبال کے واسطے آئے۔ السلام علیک۔ بالسلامۃ مرحبا۔ پہلے گفتگو عربی میں ہوئی اور الحمد للہ کہ تحفہ جہاز پر سوڈانی و طرابلسی مسافروں کے ساتھ عربی زبان میں گفتگو کا اتفاق ہونے کے باعث عربی میں کلام کرنے کی مشق ہوگئی تھی۔ اس لئے کوئی دقت پیش نہ آئی۔ اور خدا کے مسیح کا ایک نشان یہ بھی ہے۔ کہ وہ مختلف زبانوں میں کلام کرینگے۔ اس کے مطابق اس نے مجھے ایسی توفیق دی۔ کہ میں خود حیران تھا۔ کنارہ بحر پر موٹریں موجود تھیں۔ انہیں سوار کرا جلوس نکال مجھے ایک خوبصورت مسجد میں پہنچایا گیا۔ جہاں ۱۵ ہزار مسلمانوں کے قریب [illegible] موجود تھے۔ میں نے اپنے آنے کی اغراض زبان انگریزی میں بیان کیں۔ مستقبلین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اخویم خیرالدین نے اس کا مقامی انگریزی میں کبوتر انگریزی Pigeon English کہلاتی ہے۔ ترجمہ کرکے حاضرین کو میرا مطلب سمجھایا۔ اس کے جواب میں چیف [illegible] خاص امام نے میری آمد کو رسول اللہ کے بعد مصلحین و مجددین کی آمد کے وعدے کے مطابق [illegible] دیکر میرا شکریہ ادا کیا۔ یہ ۱۹ فروری کی صبح تھی۔ ایک عالیشان انگریزی وضع کی فرودگاہ میں مجھے اتارا گیا۔ اور ہر قسم کے آرام کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ ۲۰ فروری کو تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ اور اس کے لئے اطلاعات شائع کی گئیں۔ مساجد آراستہ کی گئیں۔ سرکاری اسلامیہ مدارس میں جھنڈیاں وغیرہ لگا کر ان کو مزین کیا گیا۔ اور اپنے رنگ میں مسلمانوں نے اظہار خوشی کیا۔ پہلے ایک مسجد میں ۱۰ بجے پھر دوسرے مدرسہ میں ۲ بجے۔ پھر شام کو تیسرے مدرسہ میں ۸ بجے تین تقریریں کی گئیں۔ پہلے دو میں اخویم خیرالدین ترجمان تھے۔ اور مرد و عورتوں نے ادب و احترام و محبت سے ان تقاریر کو سنا۔ تقریر سے اول ایک نوجوان نے نہایت سریلی آواز سے نعتیہ اشعار عربی میں پڑھے۔ ہر چار اشعار کے بعد ایک مصرع سب حاضرین ایک آواز سے پڑھتے تھے۔ عجیب سماں تھا۔ ان مجالس میں رکشا کی سواری پر جانا ہوا۔ سرخ جبہ والے امام رکشا کے آگے اور سفید جبہ پوش لوگ رکشا کے پیچھے۔ نوجوان طلباء دو رویہ صف بستہ کھڑے نظر آتے تھے۔ میں نے اپنی

تقریروں میں برابر مسیح پاک کی آمد کا ذکر کیا۔ الحمد للہ آمد کے سوا کوئی آواز مخالفت نہیں سُنی۔ مالکی امام کو علیحدہ تبلیغ کی اور اس نے اقرار ایمان کیا۔ شام کی تقریر بھی لوگوں کے لئے تھی۔ اور وہ توجہ سے سُنی گئی۔ چونکہ سیرالیون میں دو ہی کالج ہیں۔ دو بشپ رہتے ہیں۔ الحمد ۱۱۸ پادری قیام رکھتے ہیں سامعین میں بھی کچھ تعلیم یافتہ افریقیوں کا تھا۔ تقریر کے بعد سلسلہ سوالات و جوابات شروع ہوا۔ اور مسلمان خوش بھی متفکر نظر آئے ٭

۲۱ فروری مسیح کو حکام سے ملاقات کرنے گئے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف سرکار کو توجہ دلائی۔ اور میں خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ حکام بالادست نے میری حوصلہ افزائی کی۔ خدا کی قدرت کہ قادیان کے مدرسہ کا "پرنکل مدرسیس" اولی عبد الرحیم نیاز اسلم بشپ کے نام سے مشہور ہوا۔ کیا یہ شان محمود نہیں کہ چھوٹے بڑے کردئے گئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ٭

سیرالیون سے روانگی

مسلمانان سیرالیون کی خواہش تھی کہ میں اور ٹھہروں۔ مگر جہاز ام ریخ کو تیسرے پہر روانہ ہوتا تھا اسلئے

احمدیت کا بیج

ٹھہرنا ممکن نہ تھا۔ جہاز راں کمپنی کے منیجر نے پوری کوشش سے جہاز بردو ٹو فسٹ کلاس میں انتظام کردیا۔ اور میرے مہربان مسلمانان سیرالیون کی ایک جماعت مجھے تختہ جہاز پر چھوڑنے آئی۔ جزاہم اللہ۔

میری روانگی سے قبل اخویم خیرالدین نے جو کئی برس سے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرتے رہے تھے مگر بیعت نہ کی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور اس طرح سیرالیون کا واحد اعلےٰ تعلیم یافتہ مسلمان احمدی ہو گیا۔ الحمد للہ۔ بہت سے اور نوجوان تیار ہیں جو اپنے وقت پر مسیح موعود کی فوج میں داخل ہو کر خدمت اسلام کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہاں سے لوگ خوب خدمت اسلام کرینگے عیسائیت کی اشاعت اب تعلیم یافتہ گروہ میں بند ہو جائیگی۔ بلکہ سبھی مسلمان ہونے لگینگے۔ (انشاء اللہ)

نیا جہاز بردو ٹو اور ایک افسر کا اسلام

جہاز ابھی جبیر میں لورپول سے آیا تھا۔ ڈاک کا جہاز اور بو ساتھ ہزار ٹن کا بڑا جہاز تھا۔ یلین برو ٹو فسٹ ا چھوٹا تھا ۵ ہزار ٹن کا اور بار برداری کا جہاز ہے۔ خدا نے مجھے اس پر بہت آرام دیا ہے۔ کپتان مسٹر نیلسن بہت خلیق اور خندہ پیشانی والا انگریز ہے۔ مجھ نہایت عزت و آرام سے رکھا گیا۔ ایک یونانی سوداگر۔ ایک انگریز کیمرج کا بی اے سپرنٹنڈنٹ۔ اور مسٹر کپتان اور خود کپتان زیر تبلیغ ہیں۔ افسر دو ملہ جو فر انسیسی بولتے ہیں۔ اور علاوہ اسکے امتحانات بحری پاس کرنے کے سیکنڈ کیمسٹ ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان کا اسم گرامی اب احمد فرینک بوون (Ahmad Frank Bowen) ہے۔ مسٹر احمد کو امید ہے۔ کہ انکی اہلیہ جو بینسن میں ہیں انشاء اللہ ضرور اسلام لے آئیگی۔ اسلئے انہوں نے اپنی بیوی کا نام "عقیلہ بدلن" تجویز کیا۔ اور بیٹے کا نام مبارک احمد رکھوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

دُعا مسافر ہندوستان سے ۹ ہزار میل دُور کمزور و تنہا نیز احباب کرام سے دعا کا خواستگار ہے ٭

محبوبیہ گرلز سکول حیدرآباد میں ڈراما

ہم نے یہ خبر وکیل ۲۵ مارچ میں نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی کہ محبوبیہ گرلز سکول کے انعامات کی تقسیم کا جلسہ جب ہوا تو طالبات نے مرچنٹ آف وینس کے تماشے کا وہ منظر دکھلایا۔ جسمیں سود خوار یہودی پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ لڑکیوں سے ڈراما نہایت معیوب بات ہے ٭

انگلستان میں قانون طلاق

ویسٹ منسٹر چرچ ہاؤس میں چرچ آف انگلینڈ نیشنل اسمبلی کے اجلاس میں یہ مسئلہ درپیش تھا۔ کہ آیا طلاق صرف زنا کاری کی صورت میں جائز ہے یا دنیا روا شرہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے مزید آسانیاں بہم پہنچائی جاسکتی ہیں یعنی آیا عیاشی۔ شراب نوشی یا کسی اور سرے جرم کو میاں بیوی کے لئے وجہ طلاق قرار دیا جاسکتا ہے۔ یا نہیں ٭

گو یہ تجویز فی الحال رک گئی ہے لیکن پھر کسی وقت قانون طلاق دیوان خاص میں زیر بحث آئیگا۔ اور سرکار عالیہ کو طلاق کے متعلق قانوناً زیادہ مراعات منظور کرنی پڑینگی ٭ (وکیل ۲۶ مارچ)

ایک وہ وقت تھا کہ اسلام کے حکم طلاق پر ہنسی اُڑائی جاتی تھی

صرف ایک بات

مولوی عزیز بخش سے!

آپ ۲۰ مارچ کے اخبار پیغام صلح میں لکھتے ہیں:-

"لاجہاں جہاں آپ نے (حضرت مسیح موعود نے) اپنی نسبت نبی یا رسول کا لفظ استعمال فرمایا ہے اگر واں محدث سمجھ لیں۔ تو نہ کوئی تناقض درپیش ہوتا ہے نہ ناسخ و منسوخ کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔"

اسکے جواب میں عرض ہے کہ جو تناقض اور نسخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریر میں خود تسلیم فرمالیا ہے۔ اس کی نسبت آپ کا یہ دعویٰ کہ کوئی تناقض نہیں۔ کوئی عقل سلیم تسلیم نہیں کرسکتی۔ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷ پر لکھا کہ "اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گذرے۔ کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے اور ریویو صفحہ ۴۷۸ پر لکھا ہے کہ خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھکر ہے" پھر حضور لکھتے ہیں کہ خلاصہ اعتراض یہ کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے"

اسکے جواب میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔ "رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا"

پھر فرماتے ہیں "اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا

مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

دیکھئے مولوی صاحب آپ یہی الزام دیتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کے کلام میں تناقض ثابت کرتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود خود تناقض تسلیم کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ تمام شان میں بڑھکر ہونا نبی ہی سے مخصوص ہے یعنی کسی نبی سے تمام شان میں بڑھ جانے کا دعویٰ ایک نبی ہی کر سکتا ہے کوئی غیر نبی اس کا مجاز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نبی سے تمام شان میں بڑھکر قرار دے۔

تیسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی۔ کہ تریاق القلوب کی تصنیف کے زمانہ میں حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔ مگر زمانہ حقیقۃ الوحی میں آپ نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا اور یہ کہ امتی نبی کا مفہوم آپ نے غیر نبی کا نہیں۔ ورنہ مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ جانے کا دعویٰ نہ فرماتے۔ کیونکہ ایک غیر نبی کسی صورت میں بھی ایک نبی اللہ سے فضیلت کلی کا مدعی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بات انہی الفاظ سے نہیں بلکہ تریاق القلوب سے بھی ثابت ہے۔ جہاں فرماتے ہیں۔ کہ جزئی فضیلت غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ میں فقیر۔ وہ نبی ہے۔ بتارہا ہے کہ باوجود کئی ایک امور فضیلت کے ظاہر ہونے کے آپ (مسیح موعود) جو مسیح ابن مریم سے بکلی بڑھکر ہونے کا دعویٰ نہ کرتے تھے۔ تو اسلئے کہ غیر نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ نبی سے فضیلت کلی کا دعویٰ کرے۔ البتہ بعد میں جب خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی اور صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا تو باوجود ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہونے کے آپ اس عقیدہ پر قائم نہ رہے کہ میں غیر نبی ہوں اور کہ میری فضیلت مسیح ابن مریم پر جزئی ہے بلکہ تمام شان میں بڑھکر ہونے کا دعویٰ کیا۔

لفظ اوائل کا مفہوم بھی واضح ہو گیا۔ کہ یہ زمانہ تصنیف تریاق القلوب تک ممتد ہے۔ اب ذرا میں مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ؎

کہ ہم تو حضرت مسیح موعود کے متبع ہیں خادم ہیں ہم تو وہی کچھ کہتے ہیں۔ جو حضور نے فرمایا۔ حضور نے ارشاد کیا۔ کہ میں اس کلام میں تناقض ہے۔ ہم نے کہا آمنا وصدقنا یعنی حضور ۱۹۰۱ء سے پہلے کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ کا نام محدث رکھتے تھے۔ ہم نے تسلیم کیا اسکے بعد حضور نے اس کا نام نبوت رکھا۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ آپ نے لکھا۔ کہ اسی طرح حضرت کو نبی کہیں نبی" قرار دیا جاتا ہے میں کہتا ہوں۔ ہم انکی تردید سے کچھ کہیں۔ تو ہمیں الزام دیں۔ مگر جناب یہ بیان تناسب باوجود وحی کے آپ اپنے کو مسیح موعود نہ سمجھے۔ اور مسیح کے آسمان پر سے آنے کے قائل رہے حالانکہ آپ کو مسیح موعود قرار دینے والے الہام ہو چکے تھے۔ تو ہم کیوں یہ ماننے کی بات نہیں کہ آپ کو نبی قرار دینے والے الہام ہو چکے۔ کہ پہلے ایک مفہوم کا نام حضور محدث رکھتے تھے۔ پھر نبی رکھنے لگے۔ اسی طرح جو بات آپ نے اب اعتراض کی کہ محدث پہلے کیا اور نبی بعد میں کیا گیا تھا۔ کیونکہ جو اصل دعویٰ حضور کو تھا۔ وہ تو یہی ہے کہ آپ کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے۔ یہ دعویٰ ابتدا سے آخر تک ایک ہی رہا۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ صرف اس مفہوم کا اصطلاحی نام رکھنے میں تبدیلی ہے۔ یعنی پہلے اسے محدث کہتے تھے۔ پھر اسے نبی فرمانے لگے۔ اور ۱۹۰۱ء کے بعد محدث کا لفظ چھوڑ دیا چنانچہ آپ غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں :-

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے درجے حضور کی شان کو لفظ محدث ظاہر نہیں کر سکتا تھا اسلئے یہ لفظ چھوڑ دیا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں حضور نے لفظ نبی استعمال کیا ہے۔ وہاں محدث سمجھ لیں۔ حضرت کس طرح سمجھ لیں مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل دو حوالوں میں نبی کی بجائے محدث پڑھ دیں :-

حوالہ اوّل :- "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

اب یہاں نبی کی بجائے محدث پڑھ کر اس عبارت کو با معنی ثابت کیجئے۔ کیا وہ ہزارہا اولیاء محدث نہ تھے۔ کیا حضرت عمر محدث نہیں۔ تو پھر اسکے کیا معنے ہونگے۔ ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے۔ اور محدث بھی" کیا دوسرے اولیاء امتی نہیں تھے۔ کیا وہ محدث نہ تھے۔

حوالہ دوم :- "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

کیا آپ یہ عبارت یوں پڑھ سکتے ہیں کہ :-

"محدث کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

اگر آپ ایسا پڑھینگے۔ تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ جس قدر اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں وہ محدث کہلانے کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی وکثرت امور غیبیہ اسمیں شرط ہے۔ اور وہ ان اولیاء میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ آپ کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ آپ تو اس امت میں بیسیوں سینکڑوں محدثوں کے قائل ہیں۔ جو کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے۔

بالآخر مولوی عزیز بخش صاحب سے عرض ہے کہ وہ اس مضمون کے جواب میں لکھیں۔ تو اصل مبحث سے ادھر ادھر نہ جائیں اور جو بات میں نے لکھی ہے۔ اسپر جرح کریں۔

(الحق)

بہت جلد ضرورت ہے

محکمہ ریلوے کیلئے میسوپوٹامیہ میں دس ایسے کلرکوں کی ضرورت ہے جو کہ اکونٹ اور انگریزی اور بکنگ کا کام جانتے ہوں۔ جو صاحب ان اسامیوں کے لئے اپنے آپ کو قابل سمجھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنی اپنی درخواستیں بنام ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر لاہور بھیج دیں۔

Technical Recruiting officer
Lahore

خطبہ جمعہ

مسیح موعودؑ کی غرض بعثت پورا کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سورہ فاتحہ تیرہ سو سال گزرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے خدا کے حکم سے اپنی امت کو ایک دعا سکھائی ہے جس کے ہر پڑھنے کی تاکید کی۔ پھر معمولی تاکید نہیں۔ نماز میں اس کے پڑھنے کو لازمی کر دیا۔ اور فرض کے علاوہ سنتوں اور نوافل میں بھی مقرر کیا۔ حتیٰ کہ یہ فرمایا کہ جو نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ وہ شخص جس نے یہ دعا سکھائی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور وہ دعا سورہ فاتحہ ہے جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اسے ہر رکعت میں پڑھتا ہے فرائض میں بھی۔ سنتوں اور نوافل میں بھی۔ قرآن کریم کی دوسری سورتوں کی نماز میں تلاوت بدلتی رہتی ہے۔ تسبیح و تحمید کے الفاظ بدلتے رہتے ہیں۔ اور دیگر دعائیں بدلتی رہتی ہیں۔ مگر ایک سورہ فاتحہ ہے۔ جو بدلتی نہیں۔ قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں۔ جو اس کی بجائے پڑھا جا سکے۔ اگر قرآن کریم سارے کا سارا پڑھا جائے۔ اور نماز میں فاتحہ کو چھوڑ دیا جائے۔ تو سارے قرآن کریم کا اس کی بجائے پڑھنا کافی نہیں۔ حالانکہ یہ کتنی مختصر سورۃ ہے۔ صرف سات آیتیں ہیں۔

سورہ فاتحہ کے مضامین اب غور کرنا چاہیئے کہ کیا چیز ہے اس میں جس کی بنا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقدر زور دیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے اس کا پہلا حصہ ثنا و حمد ہے۔ اور دوسرا حصہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کے طور پر ہے۔ حمد و ثنا بھی عام ہے اور دعا بھی عام ہے۔ کوئی ضرورت اور کوئی حاجت نہیں۔ جو اس سے باہر ہو۔ لیکن سب سے زیادہ مستحق توجہ بات ہے۔ جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ میں اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ یہود و عیسائی بننے سے بچانے کے لئے ہے۔ گو ساری دنیا کے مطالب اس میں آ گئے ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امت محمدیہ میں یہودی و عیسائی نہ ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر میں بیان فرمائی ہے اسی کو سب سے اہمیت حاصل ہے۔ جبھی حضور نے خصوصاً اس بات کی تصریح فرمائی۔

یہودی کی حقیقت اب سوال ہوتا ہے کہ یہودی کیسے بنتے ہیں۔ خود لفظ یہودی تو برا نہیں۔ اسکے دو معنے ہوتے ہیں۔ اول یہوداہ کی نسل سے۔ اس کی اولاد جو ہے یہودی کہلاتے ہیں۔ اور یہ کوئی برا شخص نہ تھا۔ بلکہ یہوداہ وہ شخص تھا۔ جس کے ساتھ وعدے تھے۔ کہ اس کی نسل سے انبیاء آئینگے۔ پس یہ نسبت بری نہیں۔

یہوداہ حضرت ابراہیمؑ کے پوتے تھے۔ یہ بھی نہیں کہ وہ کوئی برے شخص ہوں۔ بلکہ ان کی ذات سے ... تھے۔ ابو جہل بھی حضرت ابراہیم کی نسل سے تھا۔ مگر وہ بد عمل اور نالائق انسان تھا۔ اسلئے باوجود نسل ابراہیم ہونے کے آج کوئی شخص ابو جہل کی اولاد سے کہلانے کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو گالی خیال کرتا ہے۔

دوسرے یہودی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہوتے ہیں۔ اور ہدایت یافتہ ہونا بھی برا نہیں۔ اگر یہودی سے مراد وہ قوم لی جائے۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے انعام پائے۔ یہ بھی بری بات نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ فرمایا کہ مومنوں کو امت محمدیہ کو وہ انعامات ملینگے۔ جو یہودیوں نے پائے تھے۔ پس ان میں سے کوئی بات بھی بری نہیں جس کی وجہ سے یہ کہا گیا ہو۔ اس سے یہی مراد ہے۔ کہ وہ یہودی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا انکار و مخالفت کی ہم ایسے نہ ہوں۔

عیسائی کی حقیقت اسی طرح عیسائی بھی برے نہ تھے۔ قرآن کریم حواریوں کی تعریف کرتا اور مومنوں کو تاکید کرتا ہے۔ کہ انکی پیروی کرو۔ اگرچہ انجیل ان کے متعلق کہتی ہے۔ کہ ضرورت کے وقت وہ مسیح سے الگ ہو گئے تھے۔ مگر قرآن کریم ان کی تعریف کرتا ہے پس اس سے مراد وہ عیسائی ہیں۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں غلو کیا۔ اور ان کی طرف وہ صفات منسوب کیں۔ جو خدا سے مختص ہیں۔ مثلاً پیدا کرنا۔ زندہ کرنا۔ پس انہی عیسائیوں کے جیسے بننے سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے۔

مسیح موعودؑ کی آمد اور مسلمانوں کی حالت اب سوال ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں بھی ایک مسیح آیا۔ جنہوں نے اس کا انکار کیا وہ غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرے۔ اور اسی طرح جنہوں نے مسلمانوں میں سے مسیح ناصری کی شان میں غلو کیا۔ اور اسکو زندہ آسمان پر چڑھا دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تجویز کیا۔ کہ وہ مر گئے۔ اور زمین کے نیچے مدفون ہیں۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ایک حقیقت کا اظہار کرتا ہے لیکن اگر کوئی حضرت مسیح کے متعلق کہے کہ وہ فوت ہو گیا تو ان کے منہ میں غصہ سے جھاگ آ جاتی ہے۔ اور وہ جس بات میں رسول کریم کی ہتک نہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کی ہتک ہو گئی۔

مسیح موعودؑ کے انکار کا اثر پس اب سوال ہوتا ہے۔ کہ آنیوالے مسیح کا انکار کرنا خدا کے نزدیک بڑی ہی بری بات ہوگی جس سے بچنے کی تیرہ سو برس سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور اس کا ماننا بہت ہی بڑے اہتمام کا موجب ہوگا۔ پس یہ زور دینا اہمیت بتلاتا ہے۔ کہ یہ خاص ہی بات ہے۔ اور بڑی ہی اہم ہے اگر کوئی خاص بات نہ ہو۔ تو یہ زور دینا بے معنی ہو جاتا ہے۔

اس دعا کی حکمت اب میں اپنی جماعت سے پوچھتا ہوں کہ یہ دعا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے اور ابوبکرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ عمرؓ بھی مانگتے تھے۔ عثمانؓ و علیؓ بھی مانگتے تھے۔ اور دیگر مجددین

امت بھی یہ دعا مانگتے رہتے - اور دیگر صاحبان امت بھی یہی دعا کیا کرتے تھے - پس اتنا چاہتا زور دینا کوئی خاص حکمت ضرور رکھتا ہوگا - اگر یہ بات نہ ہو - تو یہ دعا اکارت جاتی ہے - اور یہ کوشش اور اہتمام لغو معلوم ہوتا ہے -

بے شک ہر ایک بات کے کئی پہلو ہوتے ہیں - اور کسی امر کو کئی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - یہ سچ ہے کہ یہ بھی بڑی بات ہے - کہ ایک شخص ایک خدا کے مامور کو ماننے والا ہے - اور ایک اس کا منکر ہے - نہ ماننے والے کافر کہلائینگے اور ماننے والے مومن - جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا - کہ جب مکہ فتح ہوا - اور مال غنیمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے نو مسلموں میں تقسیم کیا - تو انصار میں سے بعض نوجوانوں کی زبان سے نکل گیا - کہ تلواروں سے ہماری خون ٹپکتا رہا ہے - مال لینگے مکہ والے - جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا - تو آپ نے انصار کو طلب کیا - اور ان سے پوچھا - انہوں نے عرض کیا - حضور - بعض نادان نوجوانوں کی زبان سے نکلا ہے - آپ نے فرمایا - کہ اے انصار بے شک تم یہ کہہ سکتے ہو - کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اکیلا تھا - مکہ والوں نے اس کو نکال دیا - اور ہم نے اس کو جگہ دی - اور فتحمند ہو کر مال اس نے مکہ والوں کو دیا - اور ہمیں کچھ نہ دیا - اور اے انصار دوسری طرف تم یہ بھی کہہ سکتے ہو - کہ جب مکہ والے اونٹ لے گئے ہم خدا کے رسول کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹے - پس کئی نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں - ایک نقطۂ نگاہ سے تو یہ کہہ سکتے ہیں - کہ خدا کا ایک مامور آیا دنیا نے اس کو نہ مانا - لیکن چند لوگوں نے اس کو مانا - اور دنیا کی مخالفت کو اپنے سر لیا - اور ہر قسم کی گالیوں اور ذلتوں کو اس کے لئے برداشت کیا - اس لئے ایسے شخص کے مومن ہونے میں کیا شک ہے - اور اسی طرح ایک شخص خدا کی نعمت کو رد کرتا اور فضل کو ٹھکراتا ہے - اور اس کے رحمت کے دروازے کو بند کرتا ہے - وہ مومن کیسے کہلا سکتا ہے لیکن یہ ایک نقطۂ نگاہ ہے - اور بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی - بلکہ یہ دعا بہت بڑی دعا ہے - اور کوئی بہت بڑا مقصد ہے - جس کے حصول کے لئے یہ دعا کی جاتی ہے ورنہ اگر ماننا اور نہ ماننا ہی ہوتا - تو یہ کوئی بڑی بات نہیں - نہ ماننے تو کیا ہوا - اور نہ مانتے تو کیا ہوتا - وہ کوئی خاص پیغام لائے ہیں جس کے قبول کرنیوالے کے لئے انعام ہے - اور منکروں کے لئے لعنت ہے -

کیا ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو پورا کر رہے ہیں

ہمیں ہم سے ہر ایک کو اپنے ٹٹولنا چاہیئے - اور تلاش کرنا چاہیئے - کہ ہم میں وہ بات ہے کہ نہیں - جو مسیح موعود کی غرض بعثت ہے - اور جس کے ماننے پر انعام اور نہ ماننے پر سزا ہے اگر ہم میں وہ بات نہیں - تو یہ دعا نعوذ باللہ اکارت گئی جو تیرہ سو برس سے مانگی جا رہی ہے - اور آیندہ قیامت تک مانگی جاتی رہیگی - جس کا مطلب ہوگا - کہ خدایا ہمیں مسیح موعود کا جو آچکا ماننے والے بنا - اور جو اس کے منکر ہیں - اور ضال ہیں ان میں سے نہ بنا - پس ہمیں وہ امتیاز حاصل کرنا چاہیئے - اگر ہم میں وہ خاص بات ہے - تو ہم مبارک ہیں - اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے - اور اگر نہیں - تو اس کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے -

پس میں نصیحت کرتا ہوں - کہ مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے آپ میں دوسروں سے امتیاز پیدا کرنا چاہیئے - اور جس کو دشمن بھی دیکھ کر ماننے کے لئے مجبور ہو - وہ دیکھیں - کہ ہم اپنے عقاید میں اعمال میں - اخلاق میں عبادت و روحانیت میں معاملات قرابت و لین دین میں رشتہ داروں کے ساتھ سلوک میں کیا امتیاز رکھتے ہیں - اگر وہ چیز ہمیں مل گئی - تو ہم مبارک اور اگر نہیں تو ہمیں اس کی تلاش کرنے کی فکر کرنی چاہیئے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے - کہ ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو سمجھیں اور اس غرض کو حاصل کریں - اور ان امور کو قایم کریں - اور اپنی نسلوں تک اور وہ اپنی نسلوں تک اور اسی طرح ایک بڑے سلسلہ تک ہم اس کو پہنچائیں

آمین

اعلانات مؤرمہ

(۱)

ہمارے پاس بعض ایسے احمدی دوستوں کے ملازمت کے لئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں - جو پہلے چرم کی فرموں میں ملازمت کر چکے ہیں - حساب کتاب وغیرہ کے کام میں اچھے ماہر ہیں - مڈل تک تعلیم ہے -

ایسے آدمیوں کے اگر ہمارے احمدی تاجر و ٹھیکیداران کو ضرورت ہو - تو وہ امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں والسلام

(۲)

چاوہ سٹیلمنٹ کیلئے دو وارڈروں کی ضرورت ہے تنخواہ دس روپیہ اور الاونس اڑہائی روپیہ کل ساڑھے بارہ روپیہ ماہوار ملینگے - تنخواہ گورنمنٹ سے ملیگی - جو صاحب پلٹن یا پولیس میں رہ چکے ہوں - اور پنشن یافتہ ہوں وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں - احمدی کو ترجیح دیجاویگی جو صاحب یہاں ملازمت کرنا چاہیں - بہت جلد امور عامہ میں درخواست بھیجدیں - والسلام

(۳)

ہمارے چند احمدی موٹر ڈرائیوری کے کام سے واقف - بیکار ہیں - کسی احمدی بھائی کو اگر کسی موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہو - یا کہیں ملازم کرا سکتا ہے - تو براے مہربانی مجھے اطلاع دیں - والسلام

(۴)

ایک لڑکا جس کا نام ثناء اللہ ولد نواب قوم جٹ سکنہ گگھالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ عمر تقریباً بیس یا بائیس سال قد درمیانہ - کسی قدر لمبا - رنگ گندم نما - منہ موٹا - سامنے کا ایک دانت گھسا ہوا - ایک پنڈلی پر داغ پھوڑا عرصہ چار سال سے کہیں چلا گیا ہے - پہلے گوجرانوالہ میں پڑھتا تھا - اب کوئی پتہ نہیں - احمدی برادران کی خدمت میں عرض ہے - کہ اس حلیہ کا لڑکا اپنی اپنی جگہ تلاش کریں - اگر کسی کو پتہ لگے - فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں - اور ہمارے جواب آنے تک اسے اپنے پاس ٹھہرائیں - والسلام

ناظر امور عامہ

لڑکوں کو دین کیلئے وقف کرو

اسلام کی اشاعت کیلئے جہاں اس وقت مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ وہاں ان لوگوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو اپنے بچوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف کرنے کیلئے وقف کریں۔ کیونکہ اگر مال ہو۔ اور اسلام کے حقیقی واقف کار لوگ نہ ہوں۔ تو اشاعت بالکل ناممکن ہے۔

بچوں کو دین کے لئے وقف کرنے کے متعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اس تقریر سے جو حضور نے گذشتہ ایام میں مجلس مشاورت میں فرمائی تھی چند فقرات درج کرتا ہوں۔ تاکہ احباب پر اس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جائے۔ اور تا احمدی جماعت اپنے امام کے منشاء کو معلوم کر کے اس کو جلد پورا کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ وہ فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے لڑکوں کو دین کے لئے وقف کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں کئی دفعہ اس کے متعلق تحریک کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں دوسروں کے بچوں کو ایسی جگہ لے جانا چاہتا ہوں جہاں اپنے بچوں کو لے جانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بلکہ میں اپنے بچوں کی تربیت اسی رنگ میں کر رہا ہوں۔ کہ وہ دین کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ بڑے لڑکے کو قرآن حفظ کرا رہا ہوں۔ اور چھوٹا بچہ جو ابھی بہت چھوٹا ہے یوں قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں کس رنگ میں اپنے بچوں کی تربیت کر رہا ہوں اور کس کام کے لئے انہیں تیار کر رہا ہوں۔

پس دین کے لئے زندگی وقف کرنا کوئی ایسی بات نہیں جو دوسروں سے کرانا چاہتا ہوں۔ اور خود کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں تو ایسی اولاد کو جو دین کی خادم نہ ہو۔ اور دین کی خدمت نہ کرے۔ نعمت نہیں بلکہ لعنت سمجھتا اور خدا کی لعنت سے پناہ مانگتا ہوں۔

مجھے تو اس وقت جبکہ کوئی ایسی بات پیش آتی ہے کہ فلاں جگہ مشکلات اور خطرات ہیں۔ وہاں کوئی مبلغ جانیوالا نہیں ملتا۔ تو یہ خیال آیا کرتا ہے۔ کاش میرا کوئی جوان بچہ ہوتا۔ اور میں اسے وہاں بھیجتا۔ پھر اگر اس کے خدا کی راہ میں مارے جانے کی خبر آتی۔ تو دوسرے کو بھیجتا۔ اسی طرح سب کو بھیج دیتا۔

پس میں دوسروں کے لئے وہ تحریک نہیں کرتا۔ جو خود اپنی اولاد کیلئے پسند نہیں کرتا۔ اس لئے زندگی وقف کرنے والوں کا حصہ بڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو اس بات کی تحریک کرنی چاہیئے۔

ان الفاظ سے احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے کس قدر خواہاں ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے کہ اپنے امام کی پیروی کر کے اپنے بچوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مدرسہ احمدیہ میں فوراً بھیج دیں کم از کم جو بچے پرائمری پاس ہوں۔ نئے سال کی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے جلد [illegible] کو روانہ فرمادیں۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمن مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

عطاء اللہ امرتسری کو حدیث کا حوالہ مل گیا

گذشتہ ماہ اپریل کا ذکر ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اسلام کی صداقت بمقابلہ عیسائیت پر تقریر فرما رہے تھے تو سید عطاء اللہ شاہ نے اپنی شوخی [illegible] طبیعت سے مجبور ہو کر کچھ بولنے کی کوشش کی اور حوالہ صفحہ صفحہ سطر سطر کی صدا بلند کی۔ چونکہ انہوں نے بہت باتوں کا [illegible]۔ خدا تعالیٰ نے اس شخص کو عملی طور پر حدیث کا مضمون سمجھانا چاہا۔ کہ واقعی اللہ تعالیٰ کو اپنے خادم [illegible] ان کو [illegible] اور وہ اطفال اللہ کہلاتے ہیں [illegible] وہ بعض وعناد رکھتا ہے۔ تو خدا [illegible] من عادی لی ولیا فاذنتہ للحرب۔ ابھی پورا سال بھی نہیں گذرا۔ خدا تعالیٰ غیور نے اپنے بندہ کے لئے غیرت دکھائی اور سید عطاء اللہ کو حکومت وقت نے [illegible] انصاف حکم کیا۔ تین سال کیلئے جیل میں بھیج دیا جو اس دنیا میں جہنم ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب او کذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین۔

ملک

ماہ اپریل کا تشحیذ

ماہ اپریل کا تشحیذ جس میں ختم نبوت پر [illegible] قرآن و حدیث [illegible] مولوی فاضل و حکیم محمد حسین صاحب [illegible] ختم ہو چکا ہے اور بعض احباب کو شکایت ہے [illegible] میں عرض کرتا ہوں [illegible] اپنے نام [illegible] کوئی ایسا کارآمد مضمون ہوتا ہے جو اپنے لحاظ سے مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے۔ [illegible] اپریل کے رسالہ میں ایک مضمون تحقیقت [illegible] اور رسالہ [illegible] مسلمانوں پر [illegible] گذشتہ [illegible] حکیم خلیل احمد صاحب کی [illegible] زبان [illegible] دیتی ہے۔ [illegible] دیکھنے کے ہیں۔

مینجر تشحیذ قادیان

اشتہار ضرورت

[illegible] کلام سے واقف نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اکونٹنٹ۔ ٹائپسٹ۔ [illegible] کلرک۔ کارک [illegible] جو صاحب [illegible] درخواستیں مع نقول سارٹیفکیٹ بنام

Chief Engineer works,

Directorate Baghdad,

Mesopotamia.

[illegible] درخواست [illegible]

[illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہوگا۔ (ایڈیٹر) الفضل

بنارسی تحفے ۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے۔ دوپٹے۔ زنانہ و مردانہ اسالیاں ... کمخواب۔ ... کاسی ... گوٹہ ... بنارسی پائیدار ... چوڑیاں۔ لکڑی اور ... کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

ہوزری سیالکوٹ ۱۲

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ ... بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ ... ہے۔ اور ... تعلق جاری کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں ... طور سے التماس ہے۔ جو جنوبی ہند میں کسی ... میں ملازم ہیں۔ ہاکی ... کرکٹ ... فٹ بال کے ... تعلق رکھتے ہیں ... اخبار کو کام میں لا کر ہماری ... سیالکوٹ سے مال منگوانے ... خریدا ... ہو۔ ... محصول میں بہت کمی ہو جائیگی مال عمدہ ... ہوگا۔ خط لکھنے پر لسٹ اشیاء کارخانہ و قیمت ... ارسال کی جائیگی

نظام اینڈ کو ... نمبر ...

main ... camp

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۱۲

یہ بات ... ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے ... کہیں ... نہیں ہوتے ہم خود تیار ... کرتے ہیں ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے ... روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص ... کا ... خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ ... ہم ... کام نہیں لیا گیا ہے ... نام ...

المشتہر عبد الحکیم۔ احمدی ... بھاگلپور

خضاب لاجواب ۸

اس خضاب کے استعمال سے بال کالے بھنورا ہو جاتے ہیں۔ رنگ پختہ اور سیاہی پائیدار ہوتی ہے رنگ بالکل قدرتی سیاہ بالوں کا ... ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ چھ آنے۔

بال پیدا کرنے کا جوہر

جہاں بال نہ اگتے ہوں اور اگانے مطلوب ہوں۔ اس جوہر کو لگانے سے اگ پڑینگے۔ بالوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بال گرنے بند ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ ... محصول ...

سرمہ مقوی البصر

اس سرمہ کے استعمال سے بصارت چشم کو قوت پہنچتی ہے دائمی استعمال سے بڑھاپے تک نظر قائم رہتی ہے۔ دماغی محنت کرنے والے لوگوں کیلئے ... مفید ... پڑوال پھولا کوتاہ نظری وغیرہ امراض کا علاج ہے فی تولہ ... محصول ... اکسیر ... کا حکم رکھتی ہے ... اپنا اثر دکھاتی ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ...

معجون مسیحائی۔ مقوی دل۔ دماغ ... علاوہ ... خون ... امراض ... بھی کار آمد ہے۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ کے ازالہ کے لئے بحکم شافی مطلق اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کر دیتی ہے۔ فی ... محصول ...

معجزہ قرآن جس پر ... ایڈیٹر الفضل ... و دیگر اخبارات و رسائل نے زبردست ریویو کئے ہیں۔ موجودہ طرز تقسیم کی غلطیاں دکھلا کر کلام مجید سے ایک صحیح اور با اصول طریق تقسیم میراث پیش کیا گیا ہے۔ فی جلد ... محصول ... ٹکٹ بھیج کر طلب فرماویں۔

رسالہ کیمیائی اصول حفظان صحت پر کیمیائی طریق سے زبردست اور معقول بحث کی گئی ہے۔ ... کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرماویں۔

حکیم مولوی علم الدین (باخدا) مالک شفاخانہ مسیحائی کٹڑہ خزانہ امرتسر

خوبصورت موزنما مقراض ۱۲

ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس ... مقراض جو بند ہو کر خوبصورت موز بن جاتی ہے اور کھل کر ... کام دیتی ہے۔ آپ نے نہ دیکھی ہوگی ... اگر آپ ... ہندوستانی کاریگری کا ... تو ... دیکھنا چاہیں تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں قیمت نہایت ...

المشتہر۔ شیخ محمد محی الدین محلہ انصار۔ پانی پت

خطبۂ نکاح

(۱)

ایک کنوارے لڑکے کیلئے جو جوان عمر اور مدرسہ احمدیہ کا مدرس ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت چوہدری محمد حسین صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ

(۲)

عمر تیس سال قوم جٹ کاہلوں تجارت پیشہ ... کا ... والا ... شادی نہیں ہوئی۔ رشتہ کا ... ہے۔ قومیت کا کوئی لحاظ نہیں۔ دیندار عورت ہو۔ خط و کتابت بنام نبی بخش احمدی ... ڈاکخانہ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔

(۳)

عمر ۲۲ سال۔ قوم جٹ رئیس۔ پیشہ طبابت۔ ... دیگر رشتہ کا خواہشمند۔ خط و کتابت معرفت مینیجر الفضل

ایک سوال

ہماری ... کردہ میدہ کی سویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے۔

جواب ۔ اس لئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائیگاں جانے سے بچا دیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ پرزے مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سیویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح ... بھی نہیں نکالنا پڑتا اور اس ...

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسمانی شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی — اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۹ | ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست

مدینۃ المسیح

احمدی کے فرائض

خطوط۔ ... مولوی ... شرافت

مولوی ... ابراہیم کی ...

خلیفہ ...

مولوی ابراہیم سے مباحثہ

خواجہ حسن نظامی صاحب کا خط

اشتہارات

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ ۱۷ تاریخ حضور کو حلق کی تکلیف سے کسی قدر افاقہ ہوا۔ تو حضور نے درس قرآن کریم دیا۔ ۱۸ تاریخ خطوط کے جواب لکھوائے۔

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب نے مسجد مبارک میں درس شروع کر دیا ہے۔ جو کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی طرف سے قریباً روزانہ ایک مختصر سی نصیحت بلیک بورڈ پر لکھ کر احمدیہ چوک میں آویزاں کی جاتی ہے جس کا مقصد لوگوں کو شریعت کے ضروری احکام کی طرف توجہ دلانا ہے۔ امید ہے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

احمدی کے فرائض

(نظم)

احمدی دیکھ ذرا سوچ فرائض اپنے
شرک اور کفر کو دنیا سے بدر کرنا ہے

سارے توحید کا پھیلانا ہے ہر اک اطراف
فتح سب دنیا کو بے تیغ و تبر کرنا ہے

بحر و بر جہان کے ہر فرد و بشر سے ملکر
آمد مہدی و عیسیٰ کی خبر کرنا ہے

شرق سے غرب تلک دیکھ وہ تو ہی جس نے
گورے کالوں کو بہم شیر و شکر کرنا ہے

شمع اسلام کی تو ہی تو ہے سوزش سے نڈر
کام بس تیرا تو جل جل کے سحر کرنا ہے

تیرے ہوتے ہوئے ہے مشغول ضلالت دنیا
تو جو پارس ہے تو فولاد کو زر کرنا ہے

تو نے گر مد نظر دین و دیانت کو رکھا
تیرا میدان ہے اور تو نے ہی سر کرنا ہے

امن اب ہوگا فقط تیرے ذریعے قائم
دور اب تو نے ہی یہ فتنہ و شر کرنا ہے

تو نے اے احمدی اسلام کی خاطر قرباں
جان و اولاد و وطن دولت و زر کرنا ہے

چشم احباب میں عزت ہی تیری تو کیا ہے
دل میں دشمن کے مگر تو نے تو گھر کرنا ہے

بوجھ بھاری کڑی منزل ہے میاں ... زرہ
کام جو ہو سکے وہ کر بھی اگر کرنا ہے

ہے تو گندہ پاپی سے تیرا ہی بندہ
تو نے منظور کو منظور نظر کرنا ہے

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ کراچی کا قابل تقلید نمونہ — سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ [illegible] جناب سیٹھ [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible] احمدیہ قادیان [illegible] اس [illegible] ہندوستان کو [illegible] [illegible] گئے [illegible]

[illegible]

(۵۰) رنگ علی شاہ صاحب [illegible] روشن [illegible] (۵۲) [illegible] خان صاحب [illegible] صاحب (۵۳) [illegible] (۵۴) [illegible] صاحب [illegible] (۵۵) [illegible] خان محمد صاحب [illegible] (۵۶) [illegible] (۵۸) [illegible] غلام قادر صاحب (۵۹) [illegible] صاحب (۶۰) [illegible] صاحب (۶۱) سردار خان صاحب [illegible]

اعلان ضروری — [illegible] صاحب [illegible] ان کو [illegible] وہ انہیں اطلاع دیں [illegible] پریکٹس کے لئے دورہ کریں۔

جناب [illegible] صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

اعلان نکاح — [illegible]

[illegible]

میرے گھر میں خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے [illegible] خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کا نام [illegible] رکھا ہے۔ احباب [illegible] فرماویں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] دین کا خادم بنائے۔

[illegible] الحمد للہ [illegible] حضرت [illegible] احباب [illegible] دعا فرماویں [illegible]

میرے گھر میں لڑکی [illegible] دعا فرماویں کہ مولا کریم [illegible] خدمت اسلام [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible]

معذرت — [illegible] نماز جنازہ کے متعلق [illegible]

[illegible]

وفات — [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۱ - اپریل ۱۹۲۱ء

خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں اور ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انسان پرستی کو کوئی عزّ و وقار

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ فرشتوں کی آواز نیک طبیعتیں سُن رہی ہیں۔ اور سعید رُوحیں خدا کے ملائکہ کی تحریک سے اثبات کو قبول کر رہی ہیں۔ جیسے دنیا میں خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مندرجہ بالا اشعار سے ہویدا ہے۔ آسمان کے ساکنوں میں دعوت حق کے لئے جوش و خروش ہے۔ اور خدا کے فرشتے خدا کا پیغام لے کر نازل ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کو ضلالت کی ظلمتوں سے نکال کر صداقت کے انوار کی طرف لا رہے ہیں۔ یورپ کی مادہ پرستیاں ختم ہو رہی ہیں۔ صلیب ٹوٹ رہی ہے۔ تثلیث کی سحر طرازیاں ختم ہو رہی ہیں۔ اور دین حق کے رخ میں ہوا آ رہی ہے۔ دنیا کا رنگ بدل رہا ہے۔ اور قریب ہے۔ وہ وقت کہ تثلیث کی زمین کو توحید پکڑ کر ہلا دے۔ اور اعلان ہو جائے۔ کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔

وہ یوسف جسکو اپنوں نے گم کر دیا۔ وہ پھر پھول گئے یعقوب نے اس کے پیراہن کی خوشبو سونگھ پائی۔ اور پہلے ہی قبل از وقت بتا دیا تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن آئیگا۔ چنانچہ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یوسف گم گشتہ کنعان کی طرف آ رہا ہے۔ اور اس کے قافلہ کی گرد اڑتی ہوئی ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ نظارہ جو تیرہ سو سال قبل دنیا نے دیکھا تھا۔ اور جس کا دوبارہ وعدہ ہمیں دیا گیا تھا ہم خوش نصیب ہیں۔ کہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہونے لگ گیا اور افریقہ میں چار ہزار افراد کا ایک دم اسلام قبول کرنا اس وعدہ کی ایک قسط ہے۔ جو ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں اور بہت سی فوجیں دیگا۔ اور وہ بس نہیں کریگا جب تک کہ دنیا کو اِدھر سے اُدھر نہ کر دے۔ کافر کو مومن نہ بنا دے۔ تاریکی کو روشنی سے نہ بدل دے اور باطل کو پامال کر کے حق کی حکومت نہ قائم کر دے۔

کیا کوئی ہے جو اس کا انکار کر سکے۔ جبکہ وہ آثار ہی نہیں بلکہ واقعات دیکھ رہا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور احمدیت دنیا کے دلوں میں بیٹھ رہی ہے۔ کوئی نہیں کوئی نہیں سوائے اس کے جو آفتاب کے وجود کا نصف النہار کے وقت انکار کرے۔

خدا کے وعدے سچے اور بلا ریب حق ہیں۔ وہ پورے ہوگئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اور ہونگے اور ہوتے رہینگے۔ مگر سنو عزیزو! دوستو اور عزیزو ہمارا اتنا ہی کام نہیں کہ ہم ان خوشخبریوں سے خوش ہو لیں اور بیٹھ جائیں نہیں نہیں!! خدا کی قسم نہیں۔ بلکہ ہمارے فرائض دمبدم بڑھ رہے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں ساعت بساعت نازک سے نازک ترین ہوتی جا رہی ہیں۔ انما ہول پہلے ہی ہماری سلسلہ پر بہت بوجھ اخراجات کے ہیں۔ لیکن روز بروز ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے بوجھ دلیں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مشکلات اور خطرات میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اور الجھنیں بڑھ رہی ہیں۔

سنو! جس قوم میں سے چار ہزار آدمی ایک دن میں نکل کر احمدیت کے نیچے آ گئے۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ وہ خاموش بیٹھ رہی ہوگی۔ اس میں ہلچل نہ مچ گئی ہوگی۔ اور اسکو احمدیت ایک کھا جانیوالے شیر کی طرح نظر نہ آ رہی ہوگی۔ اور وہ اپنے بچاؤ کی راہ نکالنے کے لئے کوئی کوشش اور سعی نہ کریگی۔ نہیں بلکہ اس کے سامنے ایک خطرناک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے سامنے موت اور زندگی کا سوال ہوگا۔ اور وہ اس سیل سے بچنے کے لئے بدترین سرگرم عمل ہو گئی ہوگی۔ اب غور کرو اور سوچو کہ کتنا بڑا خطرہ اور مقابلہ ہمیں درپیش ہے اور چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے سے ہمارا کام کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اور ہمیں کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اب اگر ہم ان لوگوں کی تعلیم و تربیت اور تہذیب و شائستگی کے لئے کوشش نہ کرینگے۔ اور ان کو اسلامی تعلیم سے پورا پورا واقف نہ کرینگے۔ تو سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کے حضور کس قدر جوابدہ ہونگے۔ اس وقت افریقہ میں ہمارا صرف ایک آدمی ہے۔ لیکن اتنے بڑے کام کے مقابلہ میں وہ کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ وہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کریگا یا ان کو دعوت حق دیگا۔ اگر وہ انکی تعلیم و تربیت میں لگ جائے۔ تو آگے ترقی بند ہو جائیگی۔ اور اگر وہ لوگوں کو تبلیغ کرتا چلا جائے اور مسلمان بناتا جائے۔ مگر تربیت کی فکر نہ کرے۔ تو پھر کیا فائدہ۔

پھر ہمارے سامنے افریقہ ہی کا میدان نہیں۔ ایشیا کے ممالک بھی ہم سے مبلغ مانگتے ہیں۔ خدا کے وعدے بخارا و روس کی طرف ہمیں اشارہ کر رہے ہیں۔ ایران اپنا حق مانگتا ہے۔ عرب ہمیں اپنے احسان یاد دلا رہا ہے

علی صاحب کی خدمت [illegible]
آپ ایسی خیال ہی ہیں۔ چند حضرات مبلغوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ یہ فرض کفایہ نہیں جو ان چند نفوس کے ذریعہ ادا ہو جائے۔ بلکہ یہ ان سب لوگوں کا فرض ہے۔ جنہوں نے مسیح موعود کو دیکھا اور مانا اور خوب پہچانا [illegible] یہ دیکھ لیا کہ مسیح ناصری کی یہ بات [illegible] کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو زمین کا نمک قرار دیا تھا۔ جس طرح ہم لوگ بھی دنیا کا نمک ہیں۔ [illegible] دنیا اس نمک کی محتاج ہے۔ [illegible] وقت ہمیں جلد سے جلد جو کچھ کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اول [illegible] کی سخت ضرورت ہے۔ اسلئے [illegible] کر دیں۔ تاکہ [illegible] کا کوئی [illegible] ہو جائے۔ اس کے متعلق اسی اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا فرمودہ خطبہ چھپ رہا ہے۔ احباب نہایت غور [illegible] سے پڑھیں۔ اور جس [illegible] کو کام میں [illegible] کریں۔

دوسری [illegible] اگر حضرت امام [illegible] زندگیاں [illegible] تبلیغ دین [illegible] ہو۔ اگر ہم تاجر ہیں۔ تو ہمیں تجارت سے پیٹ پالنا اور خدمت دین کرنا چاہیئے۔ اگر ہم طبیب ہیں۔ تو دنیا کو فائدہ جسمی پہنچا کر روحانی فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔ اور اپنی معیشت بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی اور فن آتا ہے۔ تو اسی ذریعہ سے پیٹ بھی پالنا چاہیئے اور خدمت دین بھی کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس قسم کا کوئی کام نہیں کر سکتے تو ہم نوکری تو [illegible] سکتے ہیں۔ برتن دھو سکتے ہیں۔ خدمتگاری کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح روٹی کما کر مائدہ روحانی دنیا کو کھلا سکتے ہیں۔ ہمارے لئے کسی ایسے کام کے کرنے میں شرم نہیں۔ جو خلاف شریعت نہیں۔ پس ہم کیوں بیٹھے رہیں۔ اور کیوں مجاہدانہ حالت اختیار نہ کریں۔ علاوہ کیوں دین کی خدمت میں کوئی بات ہمارے لئے [illegible] ہو ہمارا فرض ہے کہ ان [illegible] کے پہاڑوں کو رستہ سے ہٹا دیں۔ اور مشکلات کو دھکے دیدیں۔ اور خدا کے رستہ میں خدا کی زمین پر خدا کا نام لیکر نکل پڑیں۔ ہم صبر کے نہیں رہینگے۔ خدا ہمارے ساتھ ہو گا۔ ایسے سرفروشوں کے لئے [illegible] دین [illegible] طالب علم [illegible] مثال موجود ہے کہ اس نے [illegible] ہیں خدمت دین کے لئے گھر سے قدم نکالا۔ اور خدا تعالیٰ نے کس طرح اس کی مدد کی۔ اس نوجوان کے حالات ہم انشاء اللہ عنقریب شائع کرینگے۔ جن کو پڑھکر ناظرین معلوم کرینگے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اس شخص کا حامی اور ناصر ہو جاتا ہے۔ جو اس کا نام لیکر اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

اگر ہم میں بہت سے ایسے سرفروش پیدا ہو جائیں اور ہر ایک کی سرفروشی پہلے سے پہلے سرفروشوں سے بڑھکر ہو۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں احباب دیکھینگے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ کس قدر زور اور شان کے ساتھ نظر آتا ہے۔

مولوی عطاء اللہ کی شرافت

مولوی عطاء اللہ کی تہذیب اور شرافت کا اندازہ ہم نے [illegible] اچھی طرح کر دیا [illegible] سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا لیکچر رکھنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب وہ اصحاب جن کی نظر سے اس کی مسجد [illegible] والی تقریر متعدد گواہوں کی زبانی گذری ہو گی۔ ان پر یہ سب اچھی طرح واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ اس علم دین کے مدعی اور اسلام کے فدائی نے اخلاق اسلامی سے کس قدر حصہ پایا ہے۔

مسٹر گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ نے کہا [illegible] اس "ٹھوکو" کو دیکھ نہیں سکتی۔ اور پنجابی لفظ ٹھوکو کہتے ہوئے مسجد میں۔ منبر رسول کریم پر کھڑے ہو کر اس آل رسول کہلانے والے نے نہایت فحش اور مکروہ اشارے کے ساتھ اس کی تشریح کی۔

(بیانات گواہ استغاثہ [illegible])

ہم [illegible] یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اسلام نے اپنے پیروؤں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ خانہ خدا میں کھڑے ہو کر اس قسم کے فحش اور گندے اشارات سے کام لیں۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے اپنی راہنمائی اور اسلام کی حفاظت کی کیا امید رکھنی ہے جو اسلامی اخلاق کا شائبہ بھی اپنے اندر نہیں رکھتے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ کی غلط بیانیاں

[illegible] غلط بیانیاں [illegible] ذکر کیا ہے [illegible]

(۱) [illegible] اس [illegible] کی [illegible] ہے اس غلط بیانی [illegible] نفرت و بدظنی پھیلائی جائے۔

(۲) وہ کہتا ہے کہ مسلمان عورتیں شہوت رانی کے لئے [illegible] کی [illegible] پیش نہیں کر سکتا کہ [illegible] قابل عفو اور صریح بہتان باندھا ہے۔

(۳) پھر اس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حکومت [illegible] ہندوستانیوں کا استعمال [illegible] فوج میں بھرتی کرتی ہے۔ جلیانوالہ باغ میں [illegible] خون کا بازار گرم کرتی ہے [illegible] سے محروم کر دی ہے۔ یہ باتیں صریح غلط بیانیاں ہیں۔

[illegible] کہ مولوی عطاء اللہ نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔

مولوی ابراہیم کی بھتیجی

عدالت نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کے متعلق مولوی عطاء اللہ کا بیان بتصدیق گواہان [illegible] کیا ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا حال دیکھو کہ اس نے [illegible] عدالت میں برقع اتار کر اپنے باپ کے منہ پر مارا۔" یہ اس واقعہ کی مزید [illegible] جس کا ہم گزشتہ پرچہ میں ذکر کر چکے ہیں۔

مولوی ابراہیم نے [illegible] ۱۲ اپریل میں اپنی بھتیجی کے [illegible] جانے کے متعلق [illegible] لکھا ہے کہ وہ میری [illegible] بھتیجی [illegible] ہے اور [illegible] شادی شدہ اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ غالباً مولوی ابراہیم نے [illegible] کی تعداد [illegible] کے بھائیوں کی لڑکیاں ہیں لیکن [illegible] رشتہ کی بھتیجی ہے۔ کیا اس سے وہ انکار کر سکتا ہے [illegible] جائے کہ کوئی اس قسم کا واقعہ نہیں ہوا تو مولوی عطاء اللہ کی [illegible] غلط بیانی ہو گی [illegible] عدالت نے [illegible]

[illegible]

خطبہ جمعہ

ہماری ذمہ واریاں
اور
ہماری مشکلات

بعلم شملہ بہت سے حضرات منزل مقصود سے دور لے گئے ہیں اور وقاشت بھی کام نہ ہو } حضرت خلیفۃ المسیح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

فرمودہ ۸- اپریل ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں نے ارادہ کیا تھا کہ جماعت کے متعلق بعض ضروری باتیں آج کے خطبہ میں بیان کروں۔ لیکن [illegible] میرے گلے اور حلق میں تکلیف ہے۔ اس لئے آج میں اگرچہ تفصیل سے بیان [illegible]

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے۔ ہماری ذمہ واریاں دوسروں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ ہماری مثال اس ڈاکٹر کی ہے۔ جس کو علاج کے لئے ایک بڑی جماعت پاگلوں کی سپرد کی جائے۔ ایک سرکاری پاگل خانے ہوتے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر پر بوجھ نہیں ہوتا۔ وہاں وہ اپنے فرض کو حکومت خیال کرتے ہیں۔ تنخواہیں بھی لیتے ہیں۔ ضرورت ہوئی تو دوا بھی دیتے ہیں مگر ان کے علاوہ ایک اور پاگل خانے یورپ اور امریکہ میں ہوتے ہیں۔ جہاں امراء اپنے پاگل رشتہ داروں کو علاج کے لئے رکھتے ہیں۔ اور وہ پاگل خانے تجارتی طور پر چلتے ہیں۔ وہاں ڈاکٹروں کو معقول معاوضہ ملتا ہے۔ مگر ڈاکٹروں کی ذمہ واری نازک ہوتی ہے۔ کیونکہ جتنے مریض شفا پاتے ہیں۔ اسی قدر ان کی شہرت کا مدار ان پر ہوتا ہے۔

چونکہ ایسے مریض کی عقلی حالت اچھی نہیں ہوتی اسلئے اسکو دوا دیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ تندرست ہوں۔ مجھے بیمار کون کہتا ہے۔ وہاں ایک شرط یہ بھی علاج میں ہوتی ہے کہ مریض کو یقین دلایا جائے۔ کہ وہ بیمار نہیں تندرست ہے۔ جب ڈاکٹر کا یہ بھی فرض ہو۔ تو مریض کو دوا کیسے دی جائے۔ دوا دی۔ تو وہ کہتا ہے۔ مجھے بیمار کہتے ہو۔ اور اگر نہ دیں۔ تو علاج کیسے ہو۔ وہاں بڑی محنت اور ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہی حال ہمارا ہے۔ پھر ایک اور فرق ہوتا ہے۔ کہ ان کو مریض کے رشتہ دار تمام خرچ دیتے ہیں یہاں ہمیں اپنے پاس سے ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تو ہماری مثال ایسے ڈاکٹر کی ہے۔ جس کو کمرے میں بند کر دیا جائے۔ اور مریضوں کو اس پر حاکم مقرر کیا جائے۔ اور ساتھ ہی حکم ہو کہ ان کا علاج کرو۔

بس ہماری ذمہ واریاں بڑی ہوئی ہیں۔ ہمارے پاس سامان کم اور طاقت بھی بہت کم ہے۔ ذمہ واری کے مطابق نہ سامان ہے نہ طاقت۔ پھر باوجود اس حالت کے جو سامان بھی ہم کو میسر ہیں۔ انہیں سے کوئی ایک [illegible] کیا امید ہو سکتی ہے [illegible]

[illegible]

آرام [illegible] کے لئے [illegible] تکلیف نہیں۔ اگر ہر وقت اس کی ایک سی تکلیف رہے۔ تو وہ فوراً مر جائے۔ اسے تکلیف وقفوں کے ساتھ آتی ہے۔ اور اس طرح ایک مریض لمبے عرصہ تک زندگی پاتا ہے۔ اسی طرح ہم پر جو اوقات آتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اس قسم کے آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں پامال کر دینگے۔ لیکن پھر یک آرام کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ یہ وقفہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ یا تو ہماری طرف سے ہوتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہم کام کرتے کرتے تھک گئے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خیال فرماتا ہے۔ کہ اب ہم کام کرتے کرتے اس حد پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ ہمیں آرام کی ضرورت ہے۔ [illegible] کسی طرف سے جو آرام ہمیں ملتا ہے۔ وہ سانس لینے کے لئے وقفہ ہوتا ہے۔ پھر جس کو تکلیف کا وقت کہتے ہیں۔ وہ اصل ذمہ داری کا وقت ہوتا ہے۔ ایسے ہی وقت سے ہم آجکل گذر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف کام کی حالت بڑھ رہی ہے۔ اور ایک رو ہے جو چل رہی۔ اور طبائع میں ایک جوش ہے۔ جو لوگوں کو ہماری طرف [illegible] اور ہندوستان کے ایسے طبقہ میں جوش ہے۔ جس میں پہلے نہ تھا۔ اور اسی طرح غیر ممالک میں بھی ایک لہر چل رہی ہے باہر سے جو خطوط آتے ہیں۔ ان سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

امریکہ سے ایک حبشی ولایت میں آیا ہے۔ وہ افریقہ کا باشندہ ہے۔ اور اس نے اپنی تمام قوم میں دورہ کیا ہے وہ مذہباً عیسائی تھا۔ اور ولایت میں آکر مسلمان ہو گیا ہے۔ امریکہ میں حبشیوں کی بہت سی آبادی ہے۔ جو دو کروڑ کے قریب یعنی پنجاب کی آبادی کے برابر ہے۔ جب یورپ کے لوگوں نے امریکہ میں نوآبادیاں قائم کیں۔ ان کو مزدوروں کی ضرورت پڑی۔ تو سفید رنگ کے مزدور چونکہ زیادہ مزدوری لیتے تھے۔ اسلئے مزدور بہم پہنچانے کا یہ طریق اختیار کیا گیا کہ زبردستی افریقہ سے حبشیوں کو پکڑ لاتے تھے۔ اور ان سے بیلوں کی طرح جو کام چاہتے تھے لیتے تھے۔ اور ان کا [illegible] یہ ہوتا تھا کہ [illegible] مزدور ہوتے تھے۔ اور پکڑنے والوں کے [illegible] وہ طاقتور تھے۔ ان غلاموں پر بڑے بڑے [illegible] ایک ناول نکلا۔

[illegible] کو بیویوں سے اور بچوں کو ماں باپ سے جدا کیا جاتا ہے۔ اور کس طرح ان کو مارا اور زخمی کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں جذبات کو اپیل کی گئی تھی، کئی لاکھ کاپی اس کی چند دنوں میں نکل گئی اور آخر اس کو قانوناً روکنا پڑا۔ مگر چونکہ وہ اپنا اثر کر چکا تھا اسلئے ملک میں دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک وہ جو غلامی کے خلاف تھی۔ اور ایک تائید میں۔ دونوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ اور بڑے لمبے عرصہ تک یہ جنگ رہی۔ جس میں غلامی کے حامی ہار گئے۔ اور مخالف جیت گئے۔ اور اس طرح ان غریب حبشیوں کو امریکہ میں آزادی ملی۔ انہیں ایک شخص افریقہ سے گیا۔ جو اپنی قوم کی فلاح کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ سب لوگ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ یہ تو یقینی نہیں کہ سب مان لینگے۔ مگر یہ بعید از قیاس بھی نہیں۔ یہ کروڑوں کا میدان ہے ممکن ہے کہ جلد ہی لاکھوں اسلام میں داخل ہوں۔ ایسے لئے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ادھر روس چاہتا ہے کہ اس میں آدمی بھیجے جائیں۔ تبھی وہ پیشگوئیاں پوری ہونگی

جو وہاں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی میں ایک حصہ انسان کا ہوتا ہے۔ اور ایک خدا کا۔ انسان جب اپنا کام کرتا ہے۔ تو باقی کا حصہ خدا خود پورا کر دیتا ہے۔ زار کا عصا چھینا جا چکا ہے۔ بخارا کے امیر کی آن پڑی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ بخارا آزاد ہو جائے۔ اور اپنے شکار میں مصروف ہو۔

لیکن ہماری موجودہ حالت یہ ہے کہ تیس ہزار کے بل واجب الادا دفتر بیت المال میں پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار روپیہ لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور بعض لوگوں کو چار چار ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ اور تنخواہ نہ ملنے سے کئی لوگوں پر فاقہ کی نوبت گذر رہی ہے اور ان کی تنخواہ ماہوار اتنی ہے کہ جو باقاعدہ ملے۔ تو ان کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم باہر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ یہ ان تاریک وقتوں میں سے ایک ہے جن کیلئے حافظ نے کہا ہے۔ ؏

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل

چاروں طرف ظلمت ہے۔ لیکن ادھر دنیا ہمیں بلا رہی ہے۔ یہ ایک صدمہ ہے۔ اور نہایت دردناک حالت ہے۔ اس وقت ہماری ایسی حالت ہے۔ کہ بچہ مصیبت میں ہے ماں کو بلاتا ہے۔ مگر ماں مجبور ہے۔ کہ اس کی مدد نہیں کر سکتی۔ اس حالت سے ایک خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور ایک صدمہ بھی ہے۔ خوشی اس سے ہے۔ کہ بچہ ماں کو پہچانتا ہے۔ اور رنج اس کا کہ ماں مدد نہیں کر سکتی۔ یہ بھی ظلمت ہے۔ کہ ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ اور لوگوں کی مخالفت کا طوفان بھی ایک ظلمت ہے۔ غرض ظلمت ہی ظلمت ہے۔ اگرچہ یہ خطرے کی بات نہیں لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اس وقت یہ سوال ہمارے سلسلہ کی موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ لیکن جب تک بندہ اپنا کام نہ کرے۔ اس وقت تک خدا اپنا کام نہیں کیا کرتا۔ دو کام خدا کے ہوتے ہیں پہلے خدا اپنا کام کرتا ہے۔ پھر انسان کا کام آتا ہے۔ اگر یہ اپنا کام کرے۔ تو خدا دوسرا اپنا کام کر دیتا ہے۔ اس بات پر قرآن میں اتنا زور دیا گیا ہے۔ جب بڑی حد تک ہمیں نہ قرآن کریم کی ہر سورۃ بسم اللہ سے ابتدا

میں اسی مضمون پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہ اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو پہلے اپنی رحمانیت کے ماتحت کام کر کے ہمیں ہر قسم کے سامان عنایت کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہمیں مسیح موعود دیا ہمارے لئے علم کے دروازے کھول دیئے ہمیں ہدایت دی۔ یہ اس کی رحمانیت ہے آگے رحیم ہے۔ اس صفت کا تقاضا ہے۔ کہ جب ہم اس کے ماتحت خوب کام کرینگے۔ تو پھر وہ ہمارے لئے کام کرے گا۔ پہلا کام اس کی طرف سے ہو چکا اب اگر ہم اس اپنے کام کو نہ کریں۔ تو وہ اپنا دوسرا کام نہیں کرے گا۔ سورہ فاتحہ کی ابتدا میں بھی اسی مضمون پر زور ہے۔ اور تمام قرآن میں بھی اس مضمون پر زور دیا گیا ہے۔

ہم میں اگر کرب ہوگا ہم اگر اس کی طرف رجوع کرینگے۔ اور اس کے حضور گریں گے۔ تو وہ ہمیں اٹھا لیگا لیکن اگر ہم مطمئن ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضلوں کا جاذب نہ بنائیں۔ تو پھر ہم انعام نہیں پا سکتے۔ اور خدا اپنا کام جو ہمارے متعلق ہے نہیں کریگا کیونکہ وہ ہمیں اہل نہیں پائیگا۔

ہمارے اس کرب سے خدا کے علم میں اضافہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تو جانتا ہے۔ بلکہ وہ دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور ہماری حالت سے خود ہمیں مطلع کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ماں بچے کو مٹھائی دینے کیلئے ہاتھ بڑھاتی ہے۔ اگر بچہ بے پروائی سے دیکھتا ہے۔ وہ ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔ اگر بچہ مٹھائی لینے کیلئے ضد کرتا اور روتا ہے۔ تو دیدیتی ہے۔ اگر وہ ہاتھ نہ بڑھائے بلکہ اور طرف متوجہ ہو جائے تو وہ نہیں دیتی۔ کیونکہ جان لیتی ہے۔ کہ اس کو ضرورت نہیں۔ پس ہمیں کرب پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے حضور گر کر طلب کرنا چاہیئے۔ تب اس کی مدد آئے گی۔

مسلمانوں سے یہی غلطی ہوئی۔ کہ وہ خدا کے حضور نہ جھکے۔ اور ان میں مصائب اور مشکلات کے وقت کرب پیدا نہ ہوا۔ ہمیں اس غلطی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے

حال میں رہا۔ کہ جب دشمن کی طرف سے اسلام پر حملہ ہوا اور حالت نازک ہوئی۔ تو لوگ خدا کے حضور گرے تو خدا نے سنبھالا۔ اور ایسا بارہا ہوا۔ لیکن آخر میں انہوں نے گمان کر لیا۔ کہ خدا تو اسی طرح کیا کرتا ہے۔ اور اسلام کو بچا ہی لیا کرتا ہے۔ وہ مطمئن ہو گئے۔ اور اسلام انکے سامنے ڈوب گیا۔ اور انہوں نے خبر نہ لی۔ جب طوفان اٹھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ اور بچاؤ کی فکر نہ کی۔ جہاز گرداب میں پڑا۔ پھر انہوں نے توجہ نہ کی آخر ڈوبنے لگا۔ وہ ہنس پڑے۔ کہ کیا ہوا ہم جانتے ہیں کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ آخر جب وہ زور الٹس سے مس نہ ہوئے۔ تو جہاز ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہو گیا اور انہوں نے کچھ نہ کیا۔

اس وقت ہم مشکلات میں ہیں۔ ہماری ذمہ واریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ اور تیس ہزار کے بل پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار کا قرض ہے۔ اور باہر مبلغوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جب تک خاص جد و جہد نہ کریں گے۔ کام درست ہوتا نظر نہیں آتا۔ پس ہمیں ضرورت بہت دعاؤں کی ہے۔ اور بہت کوشش کی ہے۔

میں اس وقت مختصر بولنا چاہتا تھا۔ مگر پھر بھی بہت بول گیا۔ اور میرے حلق میں تکلیف بڑھ گئی ہے مگر آخر میں دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ تکالیف اور مصائب ہر طرف ہیں مگر ہمیں امیدیں بھی بہت ہیں۔ اور ہم کامیابی کو بھی گھر کے دروازے پر دیکھتے ہیں۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ یہ محض لالچ ثابت نہ ہو۔ بلکہ خدا ہمیں ان کامیابیوں کے حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

"ترک موالات اور احکام اسلام"

کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اور لوگ مانگتے ہیں اس لئے اگر احباب چاہیں۔ کہ اسے دوبارہ چھپوایا جائے۔ تو درخواستیں بہت جلد بھجوا دیں۔ رسالہ کی پہلی اشاعت جس قدر مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ اس کو کثرت سے شائع کیا جائے۔ پس امید ہے کہ احباب بہت اور کوشش سے کام لیکر کافی درخواستیں

مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ

کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ہیں جو بباعث ملازمت اکثر باہر ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ گو پہلے بھی بعض جلسے ذکر میں آتے ہیں۔ تو احمدیت کے متعلق کچھ کچھ سلسلہ جنبانی شروع کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دو تین نئے احمدی وہاں ہوئے ہیں جنہوں نے بابو صاحب موصوف کی غیر موجودگی میں غیر احمدیوں سے مباحثہ کی ٹھان لی۔ اور عدم ایفائے وعدہ پر دو دو سو روپیہ ہرجانہ رکھا گیا۔ بابو صاحب موصوف کو اطلاع ہوئی انہوں نے قادیان خط لکھا۔ اور خاکسار کو وہاں سے ان کے حاضر ہونے کا حکم ہوا ٭

زیر بحث مسئلہ پر از روئے قرآن گفتگو فریقین میں مباحثہ کا معاہدہ بایں الفاظ بنا پر تھا۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں۔

چنانچہ پہلا مسئلہ حیات و وفات مسیح کا زیر بحث قرار پایا اور خاکسار نے یہ امر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عام پبلک کے اچھی طرح گوش گذار کر دیا کہ متنازع فیہ مسئلہ پر قرآن کریم کی رو سے فریقین کو روشنی ڈالنی چاہئیے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ کلام الٰہی کے فیصلہ سے جو روگردانی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر ہیں۔ اور دوسری کتابیں چونکہ غیر محفوظ ہیں جس کی وجہ سے انمیں بکثرت اختلاف پایا جاتا ہے اسلئے قرآن کریم جیسی محفوظ کتاب کو چھوڑ کر فیصلہ کی بنیاد دوسری کتابوں پر رکھنا سراسر غلطی ہے ٭

وقت کی تعیین اسکے بعد وقت کی تعیین پر اختلاف ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب نے کہا کہ میں تو اپنے مضمون کو پانچ منٹ میں بخوبی ادا کر سکتا ہوں میں نے کہا۔ آپ اگر اتنے وقت میں اپنے خیالات کو بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ تو میں آپ کو زیادہ وقت لینے پر مجبور نہیں کرتا۔ مگر میں چونکہ اپنے خیالات کے اظہار کے لئے اتنا وقت کافی نہیں سمجھتا۔ اسلئے مجھے اتنا تنگ وقت منظور نہیں میں کم از کم ایک گھنٹہ وقت لونگا۔ اور اگر آپ چاہیں تو آپ بھی لے سکتے ہیں۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ مولوی صاحب دس منٹ اول اور بیس منٹ آخر حیات مسیح پر تقریر کرینگے۔ اور درمیان میں خاکسار کی ایک گھنٹہ تقریر ہوگی ٭

مولوی ابراہیم کی تقریر مولوی صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں حیات مسیح کے ثبوت میں حدیث یدفن معی فی قبری پیش کی اور کہا کہ حضرت عیسیٰ نے چونکہ زمین کی طرف نازل ہونا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی قبر کے ساتھ دفن ہونا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہوں۔ (اس حدیث کے متعلق ایک حد تک مفصل مضمون لکھ کر خاکسار نے رسالہ تشحیذ میں دیدیا ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو جائیگا)

وفات مسیح پر تقریر میں نے اپنی تقریر میں پہلے الہٰی کی عظمت بتا کر مولوی صاحب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ آپکا فرض تھا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ حیات مسیح کو قرآن کریم سے ثابت کرتے یا کم از کم دعویٰ کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتے۔ اور تائیدی حدیثیں وغیرہ پیش کر سکتے تھے مگر آپ نے حدیثوں میں سے بھی اپنے دعویٰ کی بنیاد ایسی حدیث پر رکھی ہے۔ کہ جس کا صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نام تک نہیں پایا جاتا۔ اسلئے میں حسب وعدہ اپنے دعوے کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتا ہوں۔ اور ثابت کرتا ہوں کہ قرآن کریم ہمارے ساتھ ہے۔ جس سے آپ کی پیش کردہ حدیث کی اور بھی وقعت جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی حدیث قرآن کریم کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر وفات مسیح کے ثبوت میں ایک آیۃ یعنی فلما توفیتنی اور ساتھ ہی صحیح بخاری کی وہ حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کو اپنے اوپر چسپاں کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے۔ پیش کی۔ اور بخاری سے ہی توفی کے معنے موت کے بتلائے۔ جو کہ حضرت ابن عباس سے نقل کئے ہیں اور قرآن کریم نے جو توفی کے تفصیلی معنے کئے ہیں۔ وہ یعنے آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری۔ کہ روح دو وقت قبض کی جاتی ہے۔ ایک موت کے وقت دوسرے نیند کے وقت۔ موت کے وقت جو روح قبض کی جاتی ہے۔ اسکو خدا روک لیتا ہے۔ واپس نہیں کرتا۔ اور جو نیند کے وقت قبض کی جاتی ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ پھر واپس بھیج دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی روح ایسی قبض کی؟ کہ جسم کو ٭

وفات مسیح کی ایک دلیل آیۃ فلما توفیتنی کی تشریح میں نے یوں کی کہ اس آیۃ میں حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کو یہ جواب دیتے ہیں کہ الٰہی میری موجودگی میں میری قوم نے مجھے خدا نہیں بنایا بلکہ وہ موحد تھے۔ جیسا کہ واشھد بانا مسلمون کہکر انہوں نے مجھے اپنے ایمان پر گواہ بنالیا تھا۔ پس جب تک میں انمیں رہا۔ میں ان کے ایمان کی گواہی دیتا ہوں لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو پھر بعد کا مجھے علم نہیں ٭

اسمیں وہ اپنی قوم کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد بتلاتے ہیں نہ کہ آسمان پر جانے کے بعد۔ پس عیسائیوں کا بگڑنا اور ان کا حضرت عیسیٰ کو خدا کہنا اسبات کا کافی ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔

دوسرے اس آیت میں وہ اپنے دو زمانے بتاتے ہیں ایک زمانہ جو انہوں نے اپنی قوم میں گذارا۔ اور دوسرا وہ زمانہ جسمیں قوم سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور قوم سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ قوم سے جس چیز نے انکو جدا کیا۔ اور کس طرح علیحدہ ہوئے۔ اسکے متعلق وہ خود فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی وفات کے ذریعہ قوم سے الگ ہوا ہوں نہ کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے ذریعہ سے۔ پس اسوقت حضرت عیسیٰ کی اپنی قوم سے علیحدگی اسبات کی کافی شہادت ہے۔ کہ وہ زندہ نہیں بلکہ وہ فوت ہو گئے ہیں ٭

دوسری دلیل دوسری آیت وفات مسیح کے ثبوت میں میں نے بل رفعہ اللہ الیہ پیش کی۔ اور اس کی تشریح میں نے یوں کی کہ جب اس

آیت کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا تو سوال ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کہاں ہے جدھر حضرت عیسیٰ اٹھائے گئے۔ اس کا جواب دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے جو دیا ہے وہ یہ ہے۔ وھو اللہ فی السمٰوات وفی الارض۔ کہ خدا آسمان میں بھی ہے اور خدا زمین میں بھی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ آسمان میں بھی ہے۔ اور زمین میں بھی ہے۔ تو آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں مطلق اپنی طرف اٹھا لینا کیوں فرمایا۔ اگر خدا کے نزدیک حضرت عیسیٰ کے اٹھائے جانے کی کوئی طرف معین ہوتی۔ تو وہ آسمان کی یا زمین کی تعیین کر دیتا مگر ایسا نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ یہاں اٹھائے جانے کے کوئی ایسے معنے ہیں۔ جو دونوں طرف لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خدا نے تعیین نہیں کی ہیں وہ معنے اس طرح تو ہو نہیں سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بھی اور زندہ زمین میں بھی رہیں۔ اسلئے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کے دو حصے بنائے ہیں۔ ایک جسم۔ دوسرا روح۔ پس روح آسمانی چیز ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف آسمان میں اٹھا لیا۔ کیونکہ خدا آسمان میں بھی ہے۔ اور جسم جو کہ زمینی چیز تھی۔ اسکو خدا تعالیٰ نے اٹھوا کر زمین میں دفن کرا دیا۔ کیونکہ خدا زمین میں بھی ہے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ کا روح اور جسم علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ اور اسی کا نام موت ہے۔ چونکہ روح ایک لطیف چیز ہے۔ اس کے اٹھانے کے واسطے بھی خدا تعالیٰ نے لطیف وجود مقرر کئے ہیں۔ یعنی ملائکہ۔ اور جسم چونکہ کثیف اور مادی چیز ہے اسکے اٹھانے کے واسطے خدا نے مادی وجود مقرر کئے ہیں۔ یعنی انسان اٹھا کر دفن کر آتے ہیں۔ پس یہود کہتے تھے۔ کہ انا قتلنا المسیح۔ کہ مسیح کے جسم سے روح کو ہم نے الگ کیا (القتل ازالۃ الروح عن الجسد) خدا تعالیٰ نے ان کے خیال کی تردید فرما دی۔ کہ ان کے جسم سے روح میں نے الگ کی۔ یعنی وہ طبعی موت سے مرے ہیں۔ پس جس طرح تمام انبیاء کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا سے اٹھا لیا۔ اسی طرح اس نے حضرت عیسیٰ کو بھی اس دنیا فانی سے اٹھا لیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا۔ مگر اسوقت اختصاراً لکھا ہے۔

مولوی ابراہیم کی دوسری تقریر

میری تقریر کے بعد مولوی ابراہیم صاحب نے جو دیکھا کہ آخری وقت میں بھی مجھے اعتدی تو بعد میں اس کے متعلق کچھ بول نہیں سکتے۔ تو جو منہ میں آیا۔ وہی کہہ گئے۔ اپنے روحانی باپ مولوی ثناء اللہ کی اقتداء میں کچھ شعر پڑھ کر یوں تنزل کا شروع کیا کہ جسے کیا کہا۔ اور حافظ صاحب کدھر چلے گئے۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ میری پیش کردہ بات کی تردید کرتے (حالانکہ میرا قرآن کریم سے وفات مسیح کا ثبوت دینا ہی ان کے حیات مسیح کے خیال کی کافی سے بڑھکر تردید تھی۔)

پھر لوگوں سے کلمہ پڑھوایا۔ اور کہا کہ اگر محمدؐ کی حدیث کو نہیں مانتے۔ تو محمدؐ کا نام کلمہ سے کاٹ دو (حالانکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کلمہ میں محمدؐ کا نام خدا کے نام کے بعد ہے۔ اسلئے ہر بات میں کلام الٰہی ہی مقدم ہونی چاہئے مگر عوام کالانعام کو دھوکہ دینا چاہا) اور آیت فلما توفیتنی کے متعلق یہ در افشانی کی کہ چونکہ یہ جواب حضرت عیسیٰ نے قیامت کے روز دینا ہے۔ اس لئے ان کا اسوقت یہ کہنا۔ کہ میری قوم میرے مرنے کے بعد بگڑی ہے۔ یا میں موت کے ذریعہ ان سے الگ ہوا ہوں صحیح ہے۔ اور انکی حیات کے منافی نہیں ہے۔ (سبحان اللہ کیا ہی عقل اور سمجھ ہے۔ جب قیامت کو وہ یہ جواب دینگے۔ کہ میری قوم میری موت کے بعد بگڑی ہے تو کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ اسوقت ان کی قوم بگڑی ہوئی نہیں۔ انھوں نے مسیح کو خدا نہیں بنایا ہوا جب یہ بات درست ہے۔ تو پھر ان کی موت بھی یقینی ہے اور اسی طرح وہ قیامت کو یہ جواب دینگے۔ کہ میں بذریعہ موت قوم سے علیحدہ ہوا ہوں)۔ پس اس وقت ان کا قوم میں موجود نہ ہونا انکی وفات کا بین ثبوت ہے۔ ہاں اگر خلاف واقعہ یہ تسلیم کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ اپنی قوم سے اسوقت علیحدہ نہیں بلکہ قوم میں موجود ہیں تو پھر ان کی حیات کی امید ہو سکتی ہے مگر کوئی دانا اس کو مان نہیں سکتا۔ ورنہ ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑیگا کہ مسیح کی قوم ابھی تک نہیں بگڑی (اثنا میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا الہام کان اللہ نزل من السماء پیش کر کے کہا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ (سو کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بے خبر ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مومن نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی میں ترقی کرتے کرتے اس مرتبے پر پہنچتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے خدا اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ خدا اس کے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ تو کیا اس سے وہ یہ مراد لیتے ہیں۔ کہ وہ مومن خدا یا خدا کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس اس الہام کا بھی تو یہی منشاء ہے۔ کہ وہ لڑکا عین مرضی خدا کے مطابق چلنے والا ہوگا۔ اور اس کے کاموں کا خدا خود متکفل ہوگا۔ جیسا کہ اس کے متعلق الہام میں آیا ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور دین اسکے ذریعہ دنیا میں اشاعت پکڑیگا۔ وغیرہ۔

میرے مولوی ابراہیم سے مطالبہ

حسب تقریر کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ نے اپنی دونوں تقریروں میں کونسی آیت حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اس سے یہ مجھے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں قرآن کریم کیا فیصلہ دیتا ہے۔ اسپر پھر گفتگو شروع ہو گئی۔

رفعہ اللہ کا مطلب

مولوی صاحب نے کہا کہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ سے مسیح کی حیات ثابت ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب اسکے معنے کیا ہیں۔ کہا اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کیا حضرت نبی کریمؐ کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا سے نہیں اٹھا لیا۔ جس طرح جو اس دنیا میں آیا۔ خدا نے اس کو اس دنیا سے اٹھا لیا اسی طرح خدا نے حضرت عیسیٰ کو بھی اٹھا لیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ نبی کریمؐ کو خدا نے اس دنیا سے نہیں اٹھایا میں نے کہا خدا کی قسم کیا کہتے ہو۔ کہا ہاں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آنحضرتؐ دعا فرمایا کرتے تھے

اللّٰھم ارفعنی۔ کہ الٰہی مجھے بھی اٹھا۔ کیا آنحضرت صلعم کی یہ دُعا قبول ہوئی یا نہیں ہوئی۔ جواب دیا کہ قبول ہوئی۔ میں نے کہا جھوٹ کی سزا اسی بحث میں آپ کو خدا نے دیدی۔ کہ جس منہ سے ابھی آپ نے انکار کیا تھا۔ اسی منہ سے آپ کو اقرار کرنا پڑا۔ کہ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اُٹھائے گئے۔ آسمان اور زندگی کا لفظ تو مسیح کے متعلق آتا ہے۔ نہ آنحضرت صلعم کی دُعا میں وہ الفاظ ہیں۔ اسپر مولوی صاحب کو مشکل پیش آئی۔ اور اس کا کچھ جواب نہ دیا ۔

مولوی ابراہیم کی جائے قیام تک

دوسرے روز صبح کیہقہ۔ غیر احمدی ہمارے پاس آئے۔ کہ ہم نے جرح بھی کیا۔ اور فیصلہ کچھ نہ ہوا۔ ہمارے مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر حافظ صاحب یہاں تشریف لے آویں۔ تو میں صرف قرآن سے ہی حیات مسیح ثابت کروں گا۔ کچھ گفتگو کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کے آدمی آپ کے ارشاد کے مطابق اس خیال سے مجھے آپ کے پاس لائے ہیں۔ کہ آپ قرآن کریم سے حیات مسیح ثابت کرینگے۔ اس شوق میں میں بھی بخوشی حاضر خدمت ہو گیا ہوں۔ پس آپ کوئی ایک آیت ہی ایسی پیش کریں۔ جس میں حضرت عیسےٰ کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہو۔ زندگی کا لفظ ہو۔ دوسرے آسمان کا۔ تو پھر میں اپنے آپ کو غلطی پر سمجھنے کے لئے تیار ہوں۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک طالب علم سے کہا کہ جاؤ تفسیر کبیر نکال لاؤ۔ میں نے لوگوں سے کہا۔ کہ دیکھو اب مولوی صاحب وعدہ کے مطابق قرآن منگوانے لگے ہیں۔ مفسر کی تفسیر پڑھکر کہا: کہ دیکھو ان کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہے۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب آپ کیوں ان بے علم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ آپ قسم کھائیں کیا الفاظ جو آپ نے پڑھے ہیں یہ قرآن کے الفاظ ہیں۔ کہا کہ یہ مفسر اتنا بڑا عالم ہے کہ آپ سے اور مجھ سے بڑھکر جانتا ہے۔ میں نے کہا کہ آپکا وعدہ تو یہ تھا کہ آپ قرآن کے الفاظ بتائینگے نہ کہ تفسیر کے۔ اسی سلسلہ میں آیتہ وھو اللّٰہ فی السمٰوات وفی الارض زیر بحث آگئی۔ مولوی صاحب مجھ کہنے لگے کہ تم اسکی ترکیب کیوں نہیں بتاتے۔ میں نے کہا صاف آپ کیوں نہیں کہتے کہ آپکے پاس کوئی جواب نہیں ترکیب کی آڑ میں کیوں آپ پناہ لیتے ہیں۔ جو ترکیب اس آیتہ کی میرے نزدیک تھی۔ اس کی رُو سے تو میں نے اسکے معنے کر دیئے اگر آپکے نزدیک اس کی کوئی اور ترکیب ہے۔ تو اس کے لحاظ سے آپ معنی کر دیں۔ پھر دیکھینگے۔ کہ آپکے معنوں اور میرے معنوں میں کیا فرق ہے۔ فرمایا کہ حافظ صاحب! آپ نے اللّٰہ کو مبتدا سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ھُو کی خبر ہے میں نے کہا کہ آپ بتلائیں کہ ھو کا مفہوم کیا ہے۔ کیا یہ اشارہ اللّٰہ کی طرف نہیں۔ پہلے تو انکار کیا۔ پھر کہا ہاں اس کا اشارہ اللّٰہ کی طرف ہے۔ تب میں نے کہا کہ جو مفہوم خبر کا ہے۔ وہی مفہوم مبتدا کا ہے۔ تو پھر آپکو اسکے مبتدا کہنے کی کیا ضرورت پڑی۔ کہا کہ آپ وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کا جواب دیں۔ میں نے کہا۔ پہلے آپ اقرار کریں کہ آپ نے ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ گورکھ دھندا پیش کرنا چاہا تھا کہا کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ پھر آپ اس آیت کو چھوڑتے کیوں ہیں۔ آیت وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کو مولوی صاحب اس ثبوت میں پیش کرنا چاہتے تھے۔ کہ خدا زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے۔ ورنہ خدا آسمان میں ہی ہے اسلئے مسیح آسمان میں ہی اُٹھائے گئے، زمین میں نہیں۔ حالانکہ اگر وہ زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے۔ تو پھر آسمان میں بھی تو بحیثیت معبود ہونے کے ہے۔ اسلئے معلوم ہوا۔ خدا نہ آسمان میں ہے کہ حضرت عیسیٰ ادھر اٹھائے جاتے اور نہ وہ زمین میں ہے ۔

اسکے بعد مولوی صاحب جوش میں آگئے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی شان میں سخت الفاظ کہنے لگے جس کے جواب میں میں نے ان کا مشہور واقعہ عائشہ بی بی کا یاد دلایا۔ اور کہا کہ آپ تو منہ دکھلانے کے قابل نہیں۔ چہ جائیکہ مرزا صاحب پر آپ کوئی الزام لگا سکیں۔ تم نے بہت بڑی بے حیائی کی کہ گھر پہ بلا کر ایسا ناجائز سلوک ہمارے ساتھ جائز رکھا خدا تعالیٰ سادہ لوح لوگوں کو ایسے عالمان بے عمل کی کرتوتوں سے پوری طرح متنبہ کرے۔ اور انکے پھندے سے جلد چھوڑا کے

خاکسار جلال احمد قادیان

افریقہ کے چار ہزار احمدیوں متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام خواجہ حسن نظامی صاحب کا خط

لائق احترام جناب مرزا محمود احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک مطبوعہ اشتہار میرے نام پہنچا۔ جس کے آخر میں آپ کے دستخط ہیں۔ اس کے مرسل کا نام معلوم نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطبوعہ اشتہار آپ کی جانب سے ہے۔ اسلئے میں آپ ہی کے نام اسکی رسید بھیجتا ہوں۔

مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھکر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلا۔ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی۔ بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو۔

میں آپ کے عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہو رہا ہے۔ اس کا اعتراف کرنا اور اسکے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے۔ نیاز مند قدیمی حسن نظامی۔ ۲۸ رجب ۱۳۳۹ھ

ناظر صاحب تالیف و اشاعت

چونکہ چودھری فتح محمد صاحب ایم اے انگلستان سے واپس آئینگے۔ انکی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کو تجویز فرمایا ہے اسلئے انکو نظارت تالیف و اشاعت سے فارغ کر دیا گیا ہے اور انکی جگہ چودھری صاحب کے آنے تک میر زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظم تجارت کو قائم مقام ناظر تالیف و اشاعت مقرر فرمایا ہے۔ والسلام خاکسار ناظر اعلیٰ

(ایڈیٹر) مشتہرت

چونکہ اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب
کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اولؓ کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور […] کے سامنے مسجد مبارک میں پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار روپیہ کما سکتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے ساتھ سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا اور خدا کا فضل ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو محض اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ مرتبہ حضرت خلیفہ اولؓ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔

حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ […] جالا پھولا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ لگنے کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ۔ مثل سرمہ […] یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلبا کیلئے۔

ست سلاجیت

[…] سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جسم […] نافع […] قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر […] عسر البول […] و درد مفاصل ضعیف کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت قسم اول […] فی تولہ

المشتہر

احمد نور […] مہاجر۔ قادیان۔ گورداسپور

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف […] کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال […] طلبا داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلبا ایک سو پچیس ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جس میں اس وقت تک […] طلبا داخل ہو چکے ہیں۔ جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولی گئی ہے […] امید ہے کہ احباب […] اسکول کی اعانت فرمائیں۔ […] اسکول میں اس وقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ […] سامان ڈرائنگ سرویئنگ اور ڈرافٹسمینی […] کا کام […] انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت […] ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک و گورنمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد […] ٹکٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر […] سکھ دیال انجینئر پرنسپل

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی جگہ میں تمام سورۃ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے۔ […] باریک لکھا ہونے کے […] پڑھا جا سکتا ہے۔ قیمت […] فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو […]

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا […] الہام "الیس اللہ بکاف عبدہ" ایسی صفائی۔ باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت […]

انگوٹھی […] اپنا نام […] انگوٹھی پر لکھوائے تو […]

پتہ: شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت۔

آٹا پیسنے کی چکی

[…] بہت ہلکا۔ چلنے والا […] ہر قسم کا غلہ بھی تیار […] جاتے ہیں۔ دیگر […] کا کام […] صفائی […] بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون قصبہ قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی […] مربع گز قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار

سید محمد عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

دوائی خانہ احمدی لگا کلاں ضلع امرتسر

خضاب احمدی۔ ۵ منٹ میں بال سیاہ اصلی رنگ ہو جاتے ہیں دھونے سے بھی رنگ سیاہی نہیں جاتا۔ اگر بال سیاہ نہ ہوں تو قیمت واپس ہو قیمت فی شیشی […] خضاب احمدی تیل […] سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ قسم دوم ہے۔ اگر ہماری ترکیب کے مطابق اس تیل سے بال سیاہ نہ ہوں۔ تو قیمت واپس […] انعام بھی […] قیمت فی شیشی تیل دو روپے […]

حکیم رحمت اللہ احمدی۔ […] ضلع امرتسر […]

مجرب المجرب ادویات

جن کا مفصل اشتہار […] کے الفضل میں […]

سرمہ نور […] غبار جالا […] اکسیر […] فی تولہ […]

حب اکسیر مقوی […] پٹھوں کے […] زندگی […]

روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنے والا […]

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی […]

حکیم عطاء محمد۔ قادیان۔ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

[illegible] مستعفی ہو گئے — لاہور [illegible] پنجاب [illegible] اپریل [illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] کمشنر [illegible] اور دیگر افسروں نے آپ کا [illegible] کے پاس سے [illegible] گزشتہ [illegible] تشریف لے گئے۔

[illegible] وقت [illegible] ڈاکہ — [illegible] شاہزادہ [illegible] ڈاکو [illegible] ہزار روپیہ نقد [illegible] اس [illegible] لوٹ کر بھاگ گئے۔ [illegible] کا اعلان ہے۔

[illegible] پر گولہ باری اور یونانیوں کو مدد — [illegible] یونانیوں کو [illegible] امداد [illegible] اقوام [illegible] مسلمانوں کو [illegible] کر رہی ہیں۔

[illegible] میں آتشزدگی — دہلی ۱۳ اپریل [illegible] جنرل [illegible] آگ لگ گئی [illegible] نقصان ہو گیا۔

[illegible] میں آتشزدگی — [illegible] شب کو [illegible] بہت [illegible] آگ لگ گئی [illegible] کی وجہ سے [illegible] آگ کو [illegible] نقصان کا اندازہ [illegible] ہے۔ [illegible]

کے قریب [illegible] وائسرائے بہادر [illegible] پنجاب و دیگر انگریز افسران موٹروں میں [illegible] داخل ہو گئے گزرگاہ پر پولیس کے [illegible] کثرت [illegible] تھے۔ مگر لوگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت حسب معمول جاری تھی۔ [illegible] سے [illegible] دربار صاحب کو [illegible] اور گئے ہیں۔ [illegible] اندر [illegible] دیکھے جاتے تھے۔ [illegible] سے لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے جاتے تھے۔ [illegible] بجے [illegible] آپ واپس لاہور ہو گئے۔

رنگون میں آتشزدگی — رنگون ۱۳ اپریل۔ [illegible] بہادر [illegible] کی ملکیت [illegible] کا [illegible] نقصان ہوا ہے۔

ریاست جموں میں [illegible] — [illegible] حکم دیا ہے کہ اکالی [illegible] ریاست میں داخل نہ ہوں۔

[illegible] تارکان وطن — [illegible] ۱۹ اپریل [illegible] حکومت [illegible] کی طرف سے اطلاع [illegible] ہوئی ہے کہ ہندی مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ [illegible] جلا وطن کر دیا گیا ہے کہ وہ وہاں [illegible] کو حکومت کے خلاف اکساتے تھے۔

حاجیوں کی روانگی — بمبئی ۱۴ اپریل [illegible] حاجیوں کی پہلی جماعت [illegible] نامی جہاز میں جدہ کی طرف روانہ ہو گئی ہے۔

یہودی پناہ گزین — بمبئی ۱۹ اپریل [illegible] یہودی پناہ گزینوں کا ایک تازہ قافلہ وارد ہوا ہے [illegible]

ریاست [illegible] کی ضبطی [illegible] — [illegible]

[illegible]

وہ اپنا نام لکھا دیں۔ ورنہ ان پر [illegible] جرمانہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا حکم [illegible] ہوا ہے۔ [illegible] ۱۹ انچ سے زیادہ نہیں [illegible] والے لائسنس حاصل کریں۔ ورنہ ان کی [illegible] جائیں گی۔

سکھ گوردواروں کے قانون کا التوا — سکھ گوردواروں کے قانون پر غور و خوض کرنے کے لئے ۱۹ اپریل کو پنجاب کونسل کا اجلاس ہوا [illegible] ولیم [illegible] سر شادی لال اور [illegible] تمام [illegible] ملتوی کیا جائے [illegible] پاس ہو گئی۔ [illegible] کونسل کی [illegible] ختم کر دی گئی۔ آئندہ اجلاس [illegible] شروع ہو گا۔

ہندوستان کی آبادی میں اضافہ — [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آبادی میں تقریباً [illegible] اضافہ ہوا ہے اور اگر انفلوئنزا یا [illegible] جاتے تو یہ اضافہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ کا ہو جاتا۔

مولانا ظفر علی خاں کی جائداد کی قرقی — مولانا ظفر علی خاں کو پانچ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ انہوں نے جرمانہ کی ادائی سے انکار کیا تھا۔ اب [illegible] ان کی جائداد سے قرقی [illegible] نیلام کیا جائے گا۔ [illegible] ہزار روپیہ [illegible] جرمانہ [illegible] کیا جاوے گا۔

[illegible]

ممالک غیر کی خبریں

ایران کی حالت

حاکم خراسان کی گرفتاری لنڈن ۱۰ - اپریل - ٹائمز کا طہران نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکم پہنچے حاکم خراسان اور اسکے حامیوں کا، کہ دو شخص گرفتار کر لیا ہے۔ جس سے جدید کابینہ وزارت کے ایک صوبہ کی بغاوت کا سدباب ہو گیا ہے ؛

تلاح اردیہ میں جنگ جبیل اردیہ نے تلاح میں شدید جنگ جاری ہے۔ جہاں اسمعیل آغا نے ترکوں کی مدد سے ایرانی کاسکوں کو سخت نقصان پہنچایا

ترکی جمعیت کی حملہ آوری لنڈن - ۱۲ - اپریل : معلوم ہوا ہے کہ ڈیڑھ ہزار کی ترکی جمعیت جو گذشتہ ہفتہ ایرانی آذربائیجان پر حملہ آور ہوئی تھی۔ اس کی مڈبھیڑ سوا ہزار کاسکوں سے ہو گئی۔ کاسکوں کا کمانڈر بھاگ گیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا شخص مقرر ہو گیا۔ کاسکوں کے جو اعلیٰ دستے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ مگر باقی فوج صحیح و سالم اپنا کر تبریز چلی گئی ۔

متفرق خبریں

کان کنان انگلستان برطانیہ۔ کہ کان کنان نے مسٹر... کے کام میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ پھر بھی خطرہ کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔ اور بھرتی جاری ہے۔ کام کرنیوالوں میں اختلاف رونما ہیں۔ اکثروں نے اعتصام کی خلاف ورزی کا ارادہ کر لیا ہے ۔

سابقہ قیصرہ کا انتقال (پیرس ۱۱ - اپریل) سابقہ قیصرہ ۱۱ اپریل کی صبح کو فوت ہو گئی۔

ترکوں کا باطوم پر قبضہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جارجیا والوں نے ترکوں کو دعوت دی ہے کہ بالشویکوں کے آنے سے پہلے ہی وہ باطوم پر قبضہ

کریمن جارجیا کی افواج کو شکست فاش ہوئی اور بعد کو خبر ہے کہ ... باطوم میں ... ہو گئے

مصائب آرمینیا بالشویکوں نے ایروان پر ۲ - اپریل کو قبضہ کر لیا۔ اور تقریباً کل آرمینیا پامال ہو چکا ہے

امریکہ لیگ اقوام سے الگ ہو گیا مسٹر ہارڈنگ پریسیڈنٹ نے پارلیمنٹ امریکہ کو پیغام بھیجا ہے جسمیں کہا ہے کہ ریزولیوشن کے ذریعہ صلح کے حق میں تائید کی۔ اور مجلس اقوام سے منہ موڑ لیا ہے

ترکوں اور جاپانیوں کا عہد و پیمان مسٹر صدر سوچی اوچیدا سابق جاپانی سفیر مقیم سٹاک ہالم مارسیلز سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ہے۔ یہ ترکی میں پہلا جاپانی سفیر ہوگا۔ خبر ہے کہ جاپان کا ارادہ ہے کہ ترکی حکومت ایک تجارتی معاہدہ کرے ۔

قسطنطنیہ اور انگورا قسطنطنیہ ۱۵ - اپریل - انگورا اور قسطنطنیہ کی حکومتوں کے باہم سرکاری طور پر کی ہم آغوشی کے آثار متحد ہو جانے کے سامنے جو سب سے بڑی رکاوٹ حائل تھی وہ معلوم ہوتا ہے دور ہو گئی ہے۔ کیونکہ سلطان المعظم جناب نے تابستان وان کمال کے ساتھ مصافحت کرنے کا خیال بھی نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے ہلال احمر فنڈ میں ۱۰ ہزار لیرا چندہ دیا ہے۔ اور حکم دیا ہے۔ کہ جو سپاہی اناطولیہ کے میدان جنگ میں جان بحق ہوئے ہیں۔ ان کے لئے مساجد میں دعائے مغفرت کی جائے۔ حکومت انگورا کی قومی مجلس نے تسلیم کئے جانے کی توقع ہے ۔

ہمبرگ کی ناکہ بندی کی تجویز پیرس ۱۵ - اپریل البیسی میں آج جلسہ ہوا جسمیں غور کیا گیا کہ اگر جرمنی کمیٹی کو پھر معاہدہ وارسیلز کی پابندیاں پورا کرنے میں ناکام رہا۔ تو پھر کیا کیا جائیگا۔ اور یہ امر بھی زیر بحث لایا گیا ہے کہ ہمبرگ کی ناکہ بندی نہ کی جائے ۔

چار ہزار جاپانی گھر آگ کی نذر ہاکوڈیٹ (جاپان) ۱۵ - اپریل۔ آتشزدگی

سے چار ہزار گھر تباہ کر دیئے ہیں جنہیں برطانوی قونصل خانہ بیساڈ ... کی ملکی عمارتیں ... اسپتال مدارس گرجا اور مرکزی تجارات بھی ہیں ؛

برطانیہ کی غیر جانبداری لنڈن ۱۵ - اپریل - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تمام غلط خیال دور کرنے کے لئے یونان اور ترکی کو دوسرا اطمینان دلایا ہے۔ کہ یونانی و ترکی آویزش میں برطانیہ قطعاً غیر جانبدار رہیگا ؛

ایشیائی نوآبادکاروں کا زبردستی اخراج لنڈن ۱۴ - اپریل - ساؤتھ افریقن لیگ کا ایک جلسہ ۱۳ مئی کو بمقام ... منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں یہ قرارداد پیش کی جائے گی۔ کہ ایشیائی نوآبادکاروں کا فوری اخراج عمل میں لایا جائے۔ یہ قرارداد جنرل سمٹس کی خدمت میں ان کے انگلستان روانہ ہونے سے پہلے پیش کی جائیگی۔

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش لنڈن - ۱۴ - اپریل ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ سمرنا سے جو یونانی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ ہزار ترکوں نے افیون قرہ حصار میں یونانیوں پر حملہ کیا۔ مگر ان سے کامل طور پر روکا گیا۔ یونانیوں نے ۲ ہزار قیدی اسیر کر لئے۔ اور پانچ توپیں اور ۱۲ کلدار توپیں چھین لیں

ایتھنز میں مارشل لا لنڈن - ۱۴ - اپریل - ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایوان کی ایک طوفانی بحث و تمحیص کے بعد مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے ؛

امریکہ میں ایک نہایت خطرناک زہر کی ایجاد خبر ہے کہ امریکہ نے فوجی محکمہ کے کیمیاگروں نے جنگی ضرورت کے لئے ایک نیا اور سب سے خطرناک زہر ایجاد کیا ہے۔ جس کے تین قطرے کسی انسانی جسم پر پڑنے سے فوراً اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اگر اس زہر کو آئندہ کسی جنگ ہوائی جہازوں کے ذریعہ استعمال کیا گیا۔ تو وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ چڑھ کر تباہی لانے والی اور ہیبت ناک ہوگی ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے	عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ ص
چار یورپ نے انعام علماء دیوبند وغیرہ کو ص
حضرت مسیح کی آمد ثانی ایک مولوی صاحب کا غداری میں
مولوی نور احمد صاحب عدالت کی نظر میں ص
خطبہ جمعہ ص ۔ ڈائری ص
پیغام کے ایک مضمون کا جواب ص
فیڈرل نیوز ایجنسی ۔ بہ عنایت علی کو انعام ص
فہرست مبایعین ص
اشتہارات ص
خبریں ص ۱۱-۱۲

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی ✲ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۸۰	مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء	دو شنبہ	مطابق ۱۶ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ۲۲ اپریل خطبہ جمعہ مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ حضور مسجد میں رونق افروز تھے۔ نماز بھی مولانا موصوف نے پڑھائی۔

۲۰ اپریل۔ درس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ جبتک حضور علالت کی وجہ سے درس نہ دے سکینگے۔ اسوقت تک مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیا کرینگے تاکہ درس کا سلسلہ باقاعدہ چلتا رہے۔

دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے خطبہ جمعہ میں جو تحریک فرمائی تھی۔ اسپر کئی اصحاب نے اپنے آپکو پیش کیا ہے۔ بیرونی اصحاب کو بھی چاہیئے کہ جو اپنے آپکو

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ بھینی کا جلسہ	مورخہ ۲۶-۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو انجمن احمدیہ موضع بھینی شرقپور

کا جلسہ بمقام کرم پور جلالی ڈاکخانہ ضلع شیخوپورہ میں کیا گیا لیکچرار حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری تھے۔ اور ایک مضمون کمترین کا بھی تھا مضامین وفات مسیح و صداقت دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود و عام نصائح کے متعلق تھے۔ خدا تعالیٰ نے بڑی کامیابی بخشی چونکہ عام اشتہار دئے ہوئے تھے۔ اسلئے مخالفین نے بھی ۲۷ مارچ اپنے علماء جمع کر لئے اور بوقت دوپہر کتابوں کی گٹھڑیاں لادے ہوئے پہنچ گئے۔ اور مخالفین معتقدین کا انبوہ کثیر ہاتھوں میں لاٹھیاں پکڑے ہوئے ہمراہ خود لائے۔ ان کے

اس اجتماع کی غرض فتنہ و فساد تھی۔ مخالفین کی طرف سے مولوی نذیر احمد صاحب اور ہماری طرف سے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مقرر ہوئے۔ ۱۵-۱۵ منٹ کی تقریر تھی مگر قریباً ۲ گھنٹے تو شرائط مباحثہ میں ہی صرف ہو گئے۔ اسلئے کہ مولوی نذیر احمد صاحب بار بار اس امر پر زور دیتے رہے کہ صحاح ستہ میں جسقدر احادیث آئی ہیں۔ اور جو روایات صحابہ سے مروی ہیں۔ وہ سب کی سب قابل عمل ہیں۔ لیکن جناب حافظ غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ صحیح حدیث کی تعریف یہ ہے کہ وہ نص قرآن شریف کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر کتب احادیث میں کسی صحابی کی روایت نص قرآن شریف کے خلاف پائی جاوے۔ تو ثابت ہوگا کہ کسی شخص نے صحابہ پر ناجائز الزام لگایا ہے۔ وہ صحابی کی روایت نہیں مانی جاویگی۔ بلکہ جعلی اور اختراعی بات ہوگی۔ جو صحابہ کے ذمہ لگائی گئی ہو گی مثلاً فرمایا کہ قرآن شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان

بیں فرمایا گیا ہے کہ انہ کان صدیقا نبیا۔ مگر بخاری جیسی کتاب میں حضرت ابراہیمؑ کے ذمہ تین جھوٹ لگائے گئے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے حضرت [illegible] کی [illegible] ہے۔ اگر ہر ایک حدیث صحیح تسلیم کر لی جائے۔ تو پھر نعوذ باللہ اس حدیث کی رو سے حضرت ابراہیم [illegible] ثابت ہوتے ہیں۔ مگر حضرت ابراہیمؑ واقعی صدیق نبی تھے۔ اور یہ حدیث ان ظاہری معنوں میں قرآن کے خلاف ہے۔ جو قابل [illegible] نہیں۔ مطالبہ پر حدیث کی کتاب مشکوٰۃ منگا کر دیکھی۔ اور کتاب مخالفین ہی سے لی گئی تھی۔ [illegible] میں [illegible] آ گئے۔ ان کے آنے پر جلسہ [illegible] خاموش ہو گئے۔ اور جلسہ بڑے امن سے ختم ہوا۔ اگرچہ مخالف والی صاحب نے مضمون [illegible] وفات مسیح کا مسئلہ تسلیم کیا تھا۔ مگر [illegible] اس مسئلہ کی طرف نہ آسکے۔ آخر حضرت حافظ صاحب نے وفات مسیح قرآن شریف سے مفصل بیان کی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ اور خداتعالیٰ نے ہمیں بڑی کامیابی دی۔

المرسل: محمد عبد العزیز احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] شرقپور

عید الاضحیٰ کے متعلق ضروری اشتہار

برادرم حافظ سخاوت علی صاحب [illegible] تجویز پیش کرتے ہیں کہ [illegible] الفضل [illegible] کا [illegible] کے عنوان سے مضمون [illegible] اور انہیں دو اشتہار چھپنے ہیں۔ ایک انعامی ۱۰۰ اور ایک انعامی ۵۰ روپے جن کے مطابق قادیان میں جمع ہونے والے مولویوں کے باوجود سخت دشمن ہونے کے کسی نے قسم نہ کھائی۔ در اصل سچائی کی بہت بڑی فتح ہے۔ میرے نزدیک ان ہر دو اشتہاروں کی جو عبارت حسب قسم لینی تھی۔ ایک جگہ بعد الفاظ قسم بہت خوشخط ایک اشتہار [illegible] چھپ گئیں۔ دو ورقہ [illegible] اور علاوہ اس ذکر کے کہ جمع ہونے والے کسی [illegible] سلسلہ مولوی نے اس طور پر قسم نہیں کھائی۔ ایسے اشتہار کو لاکھوں کی تعداد میں [illegible] تقسیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ [illegible] روز روشن کی طرح [illegible]۔ سب جگہ کی مقامی جماعتیں حسب ضرورت منگا کر اپنے شہر اور مضافات میں چسپاں کریں۔ اس کے ذریعہ صرف تمام تبلیغ ہوگی۔ بلکہ [illegible] ایک بیماری پیدا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں کم از کم پانسو یا ایک ہزار اشتہار کی قیمت دونگا۔

ایڈیٹر۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت عمدہ ہے۔ اگر [illegible] سے احباب بھی آمادہ ہوں۔ اور اپنی آمادگی سے مطلع فرمادیں تو اشتہار تیار ہو سکتا ہے [illegible] بتانے کی ضرورت ہے۔ کہ کس اندازہ سے اشتہار چھپایا جائے۔ قیمت بھی اصل لاگت ہی رکھی جائیگی۔ اس لئے ابھی کسی تعیین قیمت نہیں کی جا سکتی۔ احباب بہت جلدی اطلاع فرماویں۔

احمدی جماعتوں کے امیر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے۔ [illegible] جماعتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعت کے ان اشخاص کے نام منتخب کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں بھیجیں۔ جن کو وہ امیر بنانا مناسب سمجھتی ہیں۔

(۱) شرقپور۔ چوہدری احمد دین صاحب۔
(۲) گجرات۔ چوہدری [illegible] صاحب۔
(۳) سنور۔ چوہدری مہدی حسین صاحب۔
(۴) گوجرانوالہ۔ حکیم [illegible] دین صاحب (۵) امرتسر [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب
(۶) حیدر آباد دکن۔ مولوی میر محمد رشید صاحب۔
(۷) مردان۔ محمد یوسف صاحب (۸) [illegible] پروفیسر عبد القادر صاحب

مولوی میر محمد سعید صاحب عرب شریف کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سفر پر جانے کے بعد ان کی جگہ مولوی غلام اکبر خان صاحب قائمقام امیر ہونگے۔

حقہ نوشی چھوڑنیوالے احباب

میں ان احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں جو کسی مجبوری سے حقہ نوشی کی عادت قابل ترک میں مبتلا ہیں۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مندرجہ ذیل دو خطوط ملاحظہ فرماویں۔ جنہیں [illegible] ایک [illegible] سال بزرگ کا ہے جنہوں نے بہ تعمیل ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح حقہ پینا بالکل چھوڑ دیا ہے یہ [illegible] ان لوگوں کیلئے جو اپنے آپ کو عمر رسیدہ سمجھ کر حقہ پینا چھوڑنے میں معذور گردانتے ہیں۔ وہ خط یہ ہے۔

جلسہ سالانہ پر حضور نے ترک حقہ کا ارشاد جماعت کو فرمایا تھا۔ اسی دن سے اسکو کم کرنا شروع کر دیا۔ [illegible] سے اور حضور کی برکت سے یہ عادت [illegible] سے بالکل ترک کر دی ہے۔ گو عمر رسیدہ لوگوں کیلئے حضور کے حکم میں کچھ رعایت جھلکتی تھی۔ اور مجھے [illegible] عمر کیوجہ سے ذرا مشکل تھا۔ مگر [illegible] سے بہت بڑھ گئی کہ تعمیل حکم ہو جائے۔ [illegible] آپ بھی دعا فرماتے رہیں۔

نیازمند محمد ابراہیم [illegible]

دوسرا خط وہ احباب غور سے پڑھیں۔ جو [illegible] سے یہ سمجھ کر کہ حقہ چھوڑنے میں بڑی تکلیف ہوگی۔ حقہ [illegible] کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ وہ خط یہ ہے:۔

خدا کے فضل سے حقہ چھوڑ دیا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ حقہ چھوڑنے پر چند یوم تکلیف ہوا کرتی ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ جب یہ سنا گیا کہ حضرت صاحب حقہ سے منع فرماتے ہیں۔ تو اپنے نفس کو کہا کہ اگر تم ایک معمولی سے حکم کی تعمیل نہ کرو گے۔ تو جب ایک بڑا حکم دیا گیا۔ تو پھر کس طرح عمل کرو گے۔ اس واسطے میں نے نفس کو [illegible] کر دیا۔ اور حقہ چھوڑنے پر کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ آپ دعا فرماویں کہ خداتعالیٰ توفیق دے۔ کہ [illegible] جن کا [illegible] شکر گذار ہوں۔ والسلام

جلال الدین مینیجر [illegible] کمپنی [illegible]

میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے احباب ان دونوں بزرگوں کی پیروی کرینگے۔

نائب ناظر تربیت قادیان

امریکہ کے رسالہ کیلئے امداد

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے رسالہ کی امداد میں [illegible] سے ایک روپیہ ماہوار ایک سال تک [illegible] ادا کرتا رہونگا۔ احباب میرے لئے دعا کریں کہ خداتعالیٰ مجھے اس سے زیادہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد شریف احمدی کاتب اخبار المنیر۔ جھنگ۔

کراچی میں احمدی

اگر کوئی احمدی شہر کراچی یا گرد و نواح میں قیام پذیر ہو۔ تو خاکسار کو اپنے پتہ سے مشکور کریں۔ اور کراچی میں آنے پر خاکسار کو ملنے کی کوشش کریں۔ [illegible] نوازش ہوگی۔ میں نووارد ہونے کے سبب [illegible]

خطبہ جمعہ

چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات
تو بے نصیب روی وہ چہ ایں شقاوت است (مسیح موعود)

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ
فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

ہر ایک کام کیلئے وقت

ہر ایک چیز کا دنیا میں ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ اگر وہ اس موسم وقت ادھر ادھر ہو جائے۔ تو پھر اس کا نشوونما پانا یا اپنے قائمقام چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمام نیچر میں یہی قانون نظر آتا ہے۔ بارش ہے۔ بار ہا ایک فرد ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے اجتماع سے بعض چیزیں بعض موسموں میں ہی نشوونما پاتی ہیں۔ ایک وقت گیہوں کے بونے کا ہوتا ہے۔ ایک پڑھنے کا ایک کاٹنے کا۔ اگر وقت پر نہ بوئیں۔ یا بڑھنے کے وقت اس کو پانی نہ ملے۔ بارش نہ ہو۔ یا کاٹنے کے وقت نہ کاٹیں۔ تو فصل ضائع ہو جائیگی۔ اسی طرح علم کے پڑھنے کا ایک زمانہ ہوتا ہے۔ بچپن کا زمانہ محنت کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس وقت افکار اور غموں کا تسلط بچوں کے دماغ پر نہیں ہوتا۔ وہ ترقی کرتے ہیں۔ جب بڑی عمر ہو جائے۔ تو افکار اور غموں میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اور تعلیم کے لئے جسقدر محنت کی ضرورت ہوتی ہے نہیں کر سکتا۔ اگر ایسے حالات میں کوئی شخص کامیاب ہو تو وہ مستثنیٰ صورت ہوگی۔ ورنہ بچپن کے بعد جب انسان افکار میں گھر جاتا ہے۔ تو یہ ایسا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ انسان مال اور وقت کی قربانی کر کے عبادت کے لئے مسجد میں جاسکتا ہے۔ مگر یہ مشکل ہے تو افکار کا بوجھ لیکر آتا ہے۔

پس پڑھنے کا زمانہ اور محنت کرنے کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص جوانی میں چاہے۔ کہ پڑھائی اس وقت شروع کر کے کامل تعلیم حاصل کرے۔ تو یہ مشکل ہوتا ہے۔ اور اس میں سوائے شاذ کے کامیابی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک زمانہ رائے کی پختگی کا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے انسان بڑی بڑی غلطیاں کرتا ہے۔ اور وہ پکے طور پر ایک اصل پر قائم نہیں ہوتا ہے۔ لیکن رائے کی پختگی بہا کر بعض استثنائی صورتیں ہوتی ہیں۔ پھر ایک بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ انسان اس میں اپنی معلومات کو بار بار بھول جاتا ہے۔ اس میں چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو اپنی بے عزتی خیال کرتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں تمام کیا ہوا یا ضائع کر دیتا ہے۔

غرض بہت باتوں کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ایک کام والے ایسے ہوتے ہیں کہ دن کے ہوتے ہیں اور رات کے وقت نہیں ہوتے۔ اور جو رات کے ہونے کے ہوتے ہیں۔ وہ دن میں نہیں ہو سکتے۔ بعض پھل سورج کی گرمی میں پکنے والے ہوتے ہیں بعض چاندنی کی روشنی میں۔ اگر ایسے درختوں کو جو سورج کی گرمی میں نشوونما پاتے ہیں۔ اگر ایسی جگہ لگا دیں۔ جہاں مہینوں سورج نہیں نکلتا۔ تو وہاں پھل نہیں دے سکیں گے ایسی ہی جو چاندنی کی روشنی میں پکتے ہیں۔ ایسے علاقوں میں جہاں چاند مدتوں غائب رہتا ہے وہ پک نہیں سکتے۔

پس ہر ایک کام کا زمانہ اور وقت ہوتا ہے۔ اگر اس وقت اس کام کو نہ کیا جائے اور خیال کر لیا جائے۔ کہ اور وقت میں اس کام کو کر لینگے تو یہ نادانی ہوگی۔ کیونکہ ہر ایک کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔

ہمارا کام اور اس کا وقت

ہم نے بھی ایک کام شروع کیا ہے اس کام کے لئے بھی ایک وقت ہے اور وہ وقت یہی ہے۔ جسمیں ہم موجود ہیں اگر اس وقت میں یہ کام نہ کیا جائے۔ تو پھر نہیں ہو سکیگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اگر دنیا چاہتی تو نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا وہ وقت نہ تھا۔ اسوقت اگر لوگ دنیا سے الگ ہوتے بھی تھے۔ تو دنیا کے لئے نہ کہ دین کے لئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا ملجاء ولا منجا منك الا اليك۔ لیکن تیرے عذاب سے بچنے کے لئے تیرے سوا کوئی ٹھکانا نہیں اسی طرح وہ لوگ دنیا کو چھوڑتے تھے۔ اسلئے کہ دنیا کی گود میں چلے جائیں۔ عیسائیوں نے کتنی فوج بنائی۔ جو بظاہر دنیا سے الگ ہوئی۔ مگر دنیا کے حصول کا ایک ذریعہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود کے وقت میں یہ بات پوری ہوئی کہ ایسے لوگوں کی جماعت تیار ہو گئی۔ جو خدا کیلئے دنیا کو چھوڑنیوالی اور خدا کے لئے مالوں اور وقتوں کو قربان کرنیوالی ہے۔

اگر اس وقت اس کام کو انجام نہ دیا جائے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور خیال کر لیا جائے۔ کہ کبھی آئندہ زمانہ میں زور دیکر کام کرینگے۔ تو پھر یہ کام نہیں ہو سکیگا۔ حضرت مسیح موعود کا زمانہ بیج بونے کا زمانہ تھا۔ اور آپ کی وفات کے قریب نشوونما کا زمانہ تھا۔ اور یہ زمانہ وہ ہے جس میں اس فصل کے کاٹنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ زمانہ سستی میں گذر گیا۔ تو پھر ہمیں کامیابی نہ ہوگی۔ پس وقت کو اور اس فرصت کو غنیمت سمجھو اور مت سمجھو کہ کبھی کر لینگے کیونکہ خدا نے ہر ایک کام کے لئے ایک وقت رکھا ہوا ہے۔ اگر اسوقت کام نہ کیا جائے۔ تو وہ کام نہیں ہو سکتا۔

عارضی ذرائع

ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض فائدہ کے لئے مصنوعی حوادث بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور بعض پھلوں کو پیدا کرنے کے لئے عارضی ذرائع سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے وہ درخت پھل لاتے ہیں۔ اگر ان عارضی ذرائع کو بھی دور کر دیا جائے۔ تو پھل نہیں مل سکتے۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ ان عارضی ذرائع سے گرمی کے پھل سردی میں پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ اور سردی کے گرمی میں۔ غرض خواہ طبعی ذرائع سے کام لیا جائے یا غیر طبعی سے۔ نتیجہ مفید ہو سکتا ہے۔ اگر طبعی یا غیر طبعی ذرائع کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر وہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔

حوادث عالم

ان قواعد کو دیکھ کر جب ہم دنیا کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ زمانہ بھی کام کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جب کسی قسم کے حوادث ہوں۔ مثلاً ہم نے اگر ایک گنا اکھیڑنا ہو۔ تو ہم ایک دفعہ دائیں سے بائیں کو اور ایک دفعہ بائیں سے دائیں کو ہلائینگے۔ اور تیسری دفعہ اوپر کو کھینچنا دیکر گنے کو نکال لینگے۔ لیکن اگر دائیں بائیں کو ہلا کر چھوڑ دیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد چند روز کے بعد اگر نکالینگے تو

ہمیں پہلے جنت ہی نظر آنا پڑیگا۔ کیونکہ اس میں جو کمزوریاں پیدا ہو گئی تھی۔ وہ اب چند دن کے وقفہ سے دور ہو گئی اور اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ اسی طرح ہم دنیا کو دیکھتے ہیں کہ حوادث ارضی و سماوی سے خوب ہلا دی گئی ہے اگر ہم اس وقت تھوڑی سی بھی کوشش کریں۔ تو اپنے کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اگر ہماری طرف سے سستی رہی۔ تو خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کو مصیبت میں رکھنا پسند نہیں کریگا یہ مصیبتیں اسلیئے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں اور وہ خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اگر ہمارے کام میں سستی ہوئی۔ تو خدا اپنے بندوں کو عذابوں سے ہلاک نہیں کریگا۔

اسلام کا پہلا اور پچھلا کام۔ ہم اسلام کی طرف دیکھتے ہیں تو اسلام نے ترقی کی۔ اور اس زمانہ میں جوش و خروش سے کی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں جہاں جہاں مسلمان گئے۔ قوموں کی قومیں مسلمان ہوتی چلی گئیں۔ ایران میں مسلمان گئے۔ تمام ایرانی قوم مسلمان ہو گئی اور صرف پانچ سات لاکھ پارسی بچ گئے۔ جن کا وجود اب تک چلا آتا ہے۔ ساری قوم کے مقابلہ میں ان کی کتنی کم تعداد تھی۔ مگر ساری قوم اتنے تھوڑے عرصہ میں مسلمان ہو گئی تھی لیکن وہ تھوڑے سے لوگ جو بچ گئے تھے اور جن کی تعداد چند لاکھ تھی۔ وہ آج تک اسی اپنے قدیم مذہب پر قائم ہیں۔ اسی طرح مصر میں قبطی ہیں۔ جو فرعونی نسل سے ہیں یہ ایک وقت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ ان کی قوم کا بیشتر حصہ ابتداء میں مسلمان ہو گیا۔ مگر جو باقی ہیں وہ اب تک عیسائی ہی ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں جب اسلام آیا جو لوگ قبیلوں کے قبیلے مسلمان ہو گئے۔ سو قسمت ہو گئے مگر آج ایک ہندو کو بھی اسلام منوانا مشکل ہے۔

پس ہر ایک کام کا ایک موسم ہوتا ہے اسی موسم اور اسی زمانہ میں جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ان حوادث سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے ورنہ خدا رحمٰن رحیم ہے وہ دنیا کو دیر تک غلط راہ میں نہیں رکھیگا ہمیں اس وقت کوشش کرنی چاہیئے اور جس جس ذریعہ سے کام میں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۲۴ فروری ۱۹۲۱ء
(بعد نماز ظہر)

مسلمانوں کے مذہبی رعب کو کھو دیا۔ فرمایا۔ جس طرح ترک اس جنگ میں شامل ہو کر اپنا رعب کھو بیٹھے ہیں اسی طرح مسلمانوں نے اپنے مذہب کے نام سے دھمکیاں دے کر رہا سہا مذہبی رعب جو تھا وہ بھی ضائع کر دیا۔ پہلے ترکوں کے متعلق یورپ کا خیال تھا۔ کہ ان سے جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر میدان میں آئے تو تمام دنیا کے مسلمان ان کی طرف سے کھڑے ہو جائینگے۔ یہ ترکوں کا رعب تھا۔ اگر ترک شامل نہ ہوتے۔ تو یہ قائم رہتا۔ مگر یہ میدان میں آ گئے۔ اور مسلمانوں نے بجائے انکی طرفداری کے انہی کے خلاف تلوار چلائی۔ اسی طرح مسلمانوں کا رعب تھا کہ مذہب کے نام پر جان دینگے۔ مگر اسکو مسلمانوں نے ضائع کر دیا۔ کیونکہ مذہب کے نام سے آگے بڑھکر پیچھے ہٹ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ مذہب کے لئے بھی ان میں حمیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

بعد نماز عصر

ڈاک کے بعض خطوط کے جواب حضور نے لکھائے۔

رشوت اور ترقی ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ ہمارے محکمہ میں جو لوگ رشوت دیں۔ انکو ترقی مل جاتی ہے۔ میں رشوت نہ دینے کے باعث ترقی سے جس کا مستحق ہوں محروم ہوں۔ (مفہوم) فرمایا۔ رشوت ناجائز ہے۔ افسران بالا سے ملکر کوشش کرنی چاہیئے۔ (مفہوم)

خواب میں کہ قبر میں دفن ہونا بابو محمد افضل صاحب گوجرانوالہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنے آپکو مردہ دیکھے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوتی ہے فرمایا۔ مردہ دیکھنے کی کئی تعبیریں ہیں۔ مثلاً یہ کہ بڑی عمر پانا۔ مرتد ہو جانا۔ بابو صاحب نے کہا کہ اگر کوئی دیکھے کہ وہ مر گیا ہے۔ اور صندوق میں ڈالکر قبر میں رکھا گیا ہے۔ تو اس کی کیا تعبیر ہوگی۔ فرمایا اسکے معنے ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ بابو صاحب نے کہا چند دن ہوئے۔ میں پیغام بلڈنگ میں گیا تھا تو اس وقت مولوی محمد علی صاحب درس دے رہے تھے اور انہوں نے ستھاد کالذی مر علیٰ قریۃ کی تفسیر کرتے ہوئے سامعین کے اس استفسار پر کہ اپنے ہی متعلق مردہ ہونے کی خواب کس طرح دیکھی جا سکتی ہے کہا کہ یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ میں نے خود کئی بار اپنے آپکو خواب میں مردہ دیکھا ہے۔ چنانچہ چند ہی دن ہوئے میں نے دیکھا کہ میں مر گیا ہوں اور لوگ مجھے صندوق میں بند کر کے قبر میں دفن کر آئے ہیں۔

شرطیہ بیعت ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ کہ میں بیعت کرنیکو تیار ہوں۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں بیعت کرنے کے باعث میں خدا کے حضور گرفتار ہوا۔ تو آپ کو پیش ہونا ہوگا (مفہوم)

حضور نے لکھوایا۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ مسیح موعود کو ماننا کوئی جرم ہے۔ تو سب سے بڑا مجرم میں ہونگا۔ کیا مجرم بھی مجرم کا کفارہ ہوتا ہے۔ کوئی شخص کسی کی سزا کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ ہر شخص اپنے نفس کا آپ ذمہ وار ہے۔ ہاں جو ایک وہ شخص جو دوسرے کو گمراہ کرتا ہے اپنے گناہ کے علاوہ اسکے گناہ کی سزا بھی اسکو ملتی ہے۔ لیکن گمراہ ہونیوالا سزا سے محفوظ نہیں ہو سکتا۔

دیدار الٰہی اور انشراح صدر کس طرح حاصل ہوتا ہے ایک صاحب کے دو سوال پیش تھے۔ (۱) دیدار حق عبادت سے حاصل ہوتا ہے یا خدا کے فضل سے۔ (۲) انشراح صدر مکالمہ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یا دیدار الٰہی سے۔

حضور نے لکھوایا۔ (۱) عبادت خدا کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ اور پھر فضل سے دیدار الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ ایک حرکت بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ایک خدا کی طرف سے۔ بندہ کی حرکت عبادت اور محبت الٰہی ہے۔ اور خدا کی حرکت فضل الٰہی ہے (۲) دیدار مکالمہ میں داخل ہے۔ اور مکالمہ الٰہی بعض صورتوں میں دیدار کہلاتا ہے۔

تحریک سودیشی سودیشی کے متعلق فرمایا۔ کہ جب ایسی صنعت مقابلہ میں ہو تو سودیشی مفید لیکن موجودہ طریق غلط ہے۔ اسلیئے کہ تمام ہندوستان سے یہ توقع کہ سودیشی اختیار کرے نہ پوری ہونیوالی توقع ہے۔ اور ملک کے لئے نقصان رساں ہے۔ کیونکہ اس طریق سے صنعت کی طرف سالہا سال میں اگر کامیابی ہو تو ہو سکتی ہے بہتر طریق

یہ ہے کہ پہلے یہ صناع پیدا کریں۔ پھر ملک میں ملازمت و صنعت قائم ہو سکتی ہے۔ ورنہ بغیر ایسی اشاعتوں کے صنعت کے لوگ اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد ایک صاحب ... ابن عبد الکریم صاحب ... جام ... نے ... بند کی۔

۲۶ فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

ایک پادری تعدد ازواج کی تائید میں عصر کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مفتی صاحب کا خط آیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ایک پادری نے ان کی کثرت ازدواج پر مضمون پڑھ کر پادریوں میں اس مسئلہ کی تبلیغ پر ... شروع کر دی ہے۔

مدعی نبوت سے مباحثہ پھر فرمایا کہ وہاں ایک نبوت کا مدعی پیدا ہوا ہے۔ اس سے مفتی صاحب کا مباحثہ ہوگا کہ وہ مدعی نبوت کس کو کہتے ہیں اور اسکے کیا شرائط ہیں فرمایا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ لوگ روحانیت کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کو کچھ چیز سمجھتے ہیں۔ اگر یورپ میں خدائی کے مدعی پیدا ہوتے ہیں جس کے معنے ہیں کہ وہ خدا کو کچھ نہیں جانتے اور یہ لوگ نبوت کے مدعی ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ نبوت کی ان کے نزدیک کچھ قدر ہے۔

فرمایا امریکہ کے ایک سائنسدان نے ایک کتاب خدا کی ہستی پر لکھی جس کا نام تھا ... لائف اینڈ میٹر۔ اس میں اس نے اپنے خیال کے مطابق سائنس سے دلائل لکھے کہ خدا کی ضرورت ہے۔ ان سب دلائل کے بعد اس نے لکھا تھا کہ میں ... دلائل سے ... ثابت کرتا کہ خدا کو ... باپ ... زیادہ ... جانتے ہو لیکن ... باپ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب بچہ تکلیف میں ہو تو وہ ... جاتے ہیں۔ مگر خدا جس کو تم باپ ... کہتے ہو ... ہم ... سکتے ہیں وہ کبھول جو ... نہیں دیتا۔ اگر خدا ہو کر تو ... اسلئے ... تعلق ... تو سیاہ دل ... ہم ... کہ خدا مجھ سے ایسی ... کرے ... تمام دلائل ... فرمایا ... اعتراض ... معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ ... اسلام کی ... سے ... ہیں۔

ایک مطالبہ کا جواب

مولوی نور احمد صاحب لکھوی کے جس مطالبہ کا مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جواب رقم فرمایا ہے اس پر چند ہی دن ہوئے جناب حافظ روشن علی صاحب مولوی نور احمد صاحب سے بوہڑ کے علاقہ سے دار الامان آئے تھے۔ آپ کامیاب مباحثہ کر چکے ہیں۔ میں اس گفتگو کو مرتب کر رہا ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو۔ انشاء اللہ جلد شائع کرایا جائے گا۔ ... احباب ... کے مذکورہ بالا مضمون کو پڑھ کر سمجھ لیں گے کہ مولوی نور احمد صاحب جن کی اہل حدیث میں خاص طور پر تعریف کی گئی ہے کس عقل و علم کے مالک ہیں اور ان کا مطالبہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ افسوس مولوی غلام رسول صاحب کا مختصر مضمون کو درج کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

۱۹ فروری ۱۹۲۱ء کے اہلحدیث میں مولوی نور احمد صاحب ساکن لکھو کے کی طرف سے ایک سوال درج ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "قادیانی مت جواب دے"۔ مولوی نور احمد صاحب اپنے پاس ہی مختصر سوال لکھا کرتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں ... کسی احمدی کی طرف سے جواب نہیں ملا۔ اور اہلحدیث میں بھی لکھا گیا ہے حالانکہ ... ہر دفعہ سوال پیش کرنے پر جواب دیا گیا ... زبانی ... شاہ ... مولوی ... صاحب کے نزدیک ... ان کے ... زبانی جواب جواب نہیں۔ ان سے اس قدر ... ہے تو ... کے لئے اب تحریری جواب دیا جاتا ہے۔

سوال ... کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے تھے (۱) یہ کہ میں تجھے مار دوں گا (۲) اٹھاؤں گا اپنی طرف (۳) پاک کروں گا تجھے کفار سے (۴) جو لوگ تیرے تابع ہیں ان کو تیرے منکروں پر غالب رکھوں گا قیامت تک۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ وعدے قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے پورے ہو چکے ہیں یا آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائیں گے۔ اگر پہلے پورے ہو چکے۔ تو کس آیت شریفہ

سے ثابت ہوا۔ اور اگر آئندہ زمانہ میں پورے کئے جائیں گے تو کس آیت شریفہ سے معلوم ہوا۔

جواب واضح ہو کہ یہ چاروں وعدے قرآن کریم کے نزول سے پہلے اور نزول کے ساتھ نیز بعد میں بھی واقعات و مشاہدہ سے پورے ہو چکے۔ چنانچہ پہلا وعدہ جو متوفیک سے ظاہر ہے۔ اس کا ایفاء فلما توفیتنی والی آیت سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رافعک الی والا وعدہ بل رفعہ اللہ کی تصدیق سے پورا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور ومطھرک من الذین کفروا والا وعدہ کا ایفاء ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کے آیت شریفہ سے ظاہر ہے۔ اور جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کے وعدہ کا تعلق چونکہ واقعات اور مشاہدہ کے ساتھ ہے۔ اسلئے حضرت عیسیٰ کے متبعین کو قرآن کے نزول سے پہلے ہی یہود پر جو کافران مسیح تھے۔ غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ پس یہ واقعات اور مشاہدہ سے تصدیق ہو چکی ہے۔ جہاں تک ... آنحضرت سے پہلے اور ... موجودہ وقت کے عیسائیوں کو جو صرف ادعائی متبع ہیں۔ انکو بھی غلبہ حاصل ہوا۔ اور قیامت کے وعدہ کے لحاظ سے آنحضرت کے متبعین جو آنحضرت مسیح کی اتباع میں آئے حقیقی مصداق اور متبع ہیں۔ ان کا غلبہ بھی یہود پر ظاہر ہو۔ غلبہ بالدلائل بھی اور غلبہ بالسیاست والاقتدار بھی۔ یہ مختصر جواب ہے۔ امید ہے کہ راجیکی صاحب موصوف اسے غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

خاکسار ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔

پیتل کا منقش سر قلم

... ایسا ہی ایک ... کا ڈھلا ہوا ایک سر قلم ... جو اپنی بناوٹ اور نقشوں کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہے۔ یہ مختلف اجزا کو ملا کر نہیں بنایا گیا۔ بلکہ ... ڈھلا ہوا ہے اور دونوں طرف کیا ... زاویات ... ہوا ... معلوم ہوتا ہے۔ ... کا کام ہونے ایسا ... کو کیا ہاتھ ... اسے پسند کیا ... کی نصف قیمت ... اور ... قیمت سے ... واپس ... مناسب سمجھا۔ ... احباب کو ... ہے ... شیخ ... قیمت سروقہ قلم ... اور ... خورد کی ... مدینہ ... اللہ علیہ و سلم ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی [illegible] ریزیڈنٹ انچارج

صدر ہسپتال کانپور

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر تعریف فرمائی۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible] محصول [illegible] منی آرڈر [illegible] مصنف سے طلب کریں۔

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے مثلاً دوپٹے زنانہ مردانہ [illegible] عمامے۔ کمخواب [illegible] سلک [illegible] گوٹہ کنارے۔ بنارسی پائیدار [illegible] جوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ عمدہ اور کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ ہذا طلب فرمائیے اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص تھانوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا۔ ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے بشرطیکہ ناپسند ہو ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں [illegible] خریدار ہوتا ہے اشتہاری [illegible] اشتہار میں کام نہیں لیا گیا۔ صحیح [illegible] وقت کی اطلاع ہو [illegible] ملازم ہے فقط۔

المشتہر عبدالحکیم احمدی [illegible] بھاگلپور

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت ہی مبارک اور متبرک بھی ہے کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت خوبصورت طریق سے نہایت ہی باریک حروف میں [illegible] تمام سورۃ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے اور بغیر دیکھنے کے ہرگز یقین نہ آئے [illegible] ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت [illegible] انگوٹھی [illegible] اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوانا چاہیں تو [illegible]۔

انگوٹھی نمبر ۲ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص [illegible] تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ [illegible] صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر [illegible] طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible] انگوٹھی [illegible] اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوانا ہو تو [illegible]۔

پتہ۔ شیخ محمد اسماعیل احمدی پانی پت

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی پانی پت کی قدیمی صنعت اور دیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ اصل موتیوں کی مانند گول [illegible] اور نہایت چمکدار ہیں۔ دلفریبی، خوشنمائی [illegible] پائیداری، چمک اور خوبصورتی میں اصل موتیوں کو شرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں انہیں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی یہ ہے کہ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر دوبارہ آسانی کے ساتھ چمکدار اور اجلا ہو سکتے ہیں۔ نیز ہر وقت [illegible] رکھتے ہیں۔ ہار بنانے کے [illegible] بالیوں میں ڈالنے اور [illegible] وغیرہ میں پہننے کیلئے اصل موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں۔ نہایت خوبصورت زیور اور بطور ایک عجیب تحفے کے مستورات کو دینے کیلئے اس سے بہتر چیز نہیں مل سکتی۔ قیمت [illegible] فی درجن۔ ہماری صداقت [illegible] اپنے زیورات کی [illegible] بڑھانے کیلئے بطور نمونہ کم از کم ایک درجن تو ضرور ہی طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

شیخ محمد نور الدین پانی پت

شرکت فی التجارت

میں اپنی دوکان کا کاروبار بڑھانا چاہتا ہوں۔ جو صاحب تجارت پر روپیہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ مجھ سے معاملہ کر لیں۔ روپیہ کل آپ کا اور کام میرا۔ منافع نصفا نصفی سال میں دو بار حساب ہوگا۔ جو شرط وہ پیش کریں گے مطابق شریعت منظور ہوگی۔ امور دریافت طلب مجھ سے بذریعہ خط و کتابت طے کر لیں۔

(۲) [illegible] الفضل کے پاس [illegible] مرلہ زمین کا [illegible] چکا ہوں۔ [illegible] جلد فیصلہ کر لیں۔

سید احمد نور کابلی مہاجر تاجر قادیان پنجاب

پونہ میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونا کیمپ میں [illegible] قائم کر دی ہے۔ اس لئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور پر التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا ٹینس، ہاکی، کرکٹ یا فٹبال وغیرہ سے تعلق رکھتے ہوں [illegible] ہم سے مال منگوالیں۔ قیمتیں وہی ہوں گی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتا ہے۔ بلکہ محصول میں بہت کمی ہو جائیگی۔ مال عمدہ [illegible] ہوگا [illegible]

نظام اینڈ کو شاپ نمبر 908

Main Street Poona Camp

نوایجاد عمدہ کی سیویاں بنانے کی مشین

نمبر ۱	قیمت مشین پیتل قلعی شدہ چھید چھلنی ۸۱		چھ روپے
نمبر ۲	لوہا ہینڈل پیتل		چار روپے
نمبر ۳	لوہا		ساڑھے تین روپے
نمبر ۴	پیتل قلعی شدہ	۲۵۰	ساڑھے [illegible] روپیہ

معہ اپنے پرزہ کے جہاں چاہیں لگا لیں

[illegible] آنا فردی ہے۔ اور درجن یا زیادہ کے خریدار کو سوا چھ روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے [illegible]

ایم فضل کریم عبدالکریم قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

وفد ملازمین ریلوے شملہ ۱۸ اپریل۔ ریلوے بورڈ نے ملازمین ریلوے کے وفد سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جو اپنی شکایات پیش کرنے جا رہا تھا۔

سید حسن امام کا ویو پوئنٹ بمبئی ۲۰ اپریل۔ مسٹر سید حسن امام پی اینڈ او کمپنی کے جہاز مسالیا سے آج بندرگاہ بمبئی پر پہنچے۔ اسی دن۔ یہاں سے وقت بمبئی سے شملہ روانہ ہو گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسئلہ خلافت کے متعلق جو کچھ بھی کہنا ہے۔ اس کی عوام میں تشہیر نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ اس قدر ضرور کہوں گا کہ میں نے اہل ہند کے جذبات۔ ان کی خواہشات اور مطالبات برطانوی وزیراعظم اور اس کی کابینہ وزراء کے سامنے پیش کر کے واضح کر دیئے تھے۔ وزیراعظم کے موجودہ طرز عمل سے کوئی توقع نہیں۔ کہ وہ مسئلہ خلافت کے متعلق مسلمانان ہند کے پورے مطالبات کو تسلیم کریں۔

آسام کے چائے کے باغات کے قلیوں کا فیصلہ تیزپور ۲۰ اپریل۔ ڈپٹی کمشنر نے آج اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں ۱۸ قلی اس جرم کی پاداش میں گرفتار کئے گئے تھے۔ کہ انہوں نے مسٹر رابنسن کو جو آسام کے چائے کے باغات کا منیجر ہے۔ خوب زدوکوب کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے ان ۱۸ قلیوں کو مختلف سزائیں دی ہیں۔ ان میں سے کسی ملزم کو چار سال سے کم قید کی سزا نہیں دی گئی۔ دو ملزم بری کر دیئے گئے۔

ریاست بہاولپور کی فیاضی دوران جنگ میں ریاست بہاولپور کو امپیریل سروس ٹروپس کی جمعیت زیادہ کرنی پڑی تھی۔ جس پر ۲ لاکھ ۸۴ ہزار ۱۴۰ روپیہ کے قریب خرچ ہو گیا۔ یہ رقم حکومت کے ذمے واجب الادا تھی۔ مگر اب ریاست بہاولپور اسکو حکومت سے وصول نہیں کرنا چاہتی۔ حکومت نے اس فیاضی کو شکر گزاری سے قبول کیا ہے۔

حجاج کے جہازوں کی روانگی ۔ ٹرنر مارسین کمپنی کے جہاز ہمالیہ ۲۲ اپریل جہاز کویتہ ۵ مئی اور جہاز جدہ ۱۵ مئی کے لگ بھگ بمبئی سے جدہ کو روانہ ہوں گے۔ جدہ تک کی مسافت ۱۶ یا ۱۸ روز میں طے ہو گی۔ اس میں کامران کے قرنطینہ کا مجوزہ قیام بھی شامل ہے۔

بمبئی میں طاعون اور چیچک کا زور بمبئی ۲۰ اپریل۔ بمبئی کے محکمہ حفظان صحت سے اطلاع ملی ہے۔ کہ شہر میں آج کل چیچک اور طاعون کا زور ہے۔ بلکہ گذشتہ ہفتہ سے اموات میں نمایاں زیادتی ہو گئی ہے۔

جوڈیشل کمشنر سے ایک ملزم کی استدعا حیدرآباد سندھ ۱۹ اپریل۔ سنیورہ کے مقدمہ میں ملزم نے پولیس کے ایما سے جوڈیشل کمشنر سے استدعا کی کہ میرا مقدمہ نواب شاہ کی عدالت سے تبدیل کر دیا جائے۔ اور حیدرآباد سندھ میں کسی یورپین حاکم عدالت کے سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ مسلمان مجسٹریٹ مسٹر حمید علی پر مجھے بھروسہ نہیں۔ کہ وہ میرے مقدمہ میں انصاف کریں گے۔

دارجلنگ میں طوفان باد ڈیلی نیوز ۱۵ اپریل۔ سلیگوڑی کے مقام میں زبردست طوفان آیا۔ بہت سے درخت اور مکانات اڑ گئے۔ اور ڈاک گاڑی کئی گھنٹے دیر سے پہنچی۔

ایک ہزار روپیہ انعام بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سردار موتا سنگھ کی گرفتاری کیلئے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

پنجاب میں فصلوں کی حالت پنجاب میں فصلوں کی روئداد کا ملخص ۱۱ اپریل تک حسب ذیل ہے۔ دامن کوہ کے چند اضلاع کو چھوڑ کر عام طور پر موسم خشک ہے۔ چاہی فصلوں کی حالت کچھ تسلی بخش نہیں ہے۔ گیہوں وغیرہ کاٹے جا رہے ہیں۔ گنا روئی۔ اور چری بوئی جا رہی ہے۔ مگر آگے سے کم۔ چارہ کی کمی کی وجہ سے جانور بالعموم کمزور ہیں۔ قیمتیں بدستور ہیں۔ اور راولپنڈی میں ۱۲ سیر فیروزپور میں ۹ سیر انبالہ میں ۹ سیر۔ لائلپور میں ۱۶ اور لاہور میں ۱۰ سیر گندم فی روپیہ ملتی ہے۔

سنٹرل جیل لاہور ۱۹ اپریل کو لاہور کے سنٹرل جیل کے بھی اشیاء اور پروسس ڈیپارٹمنٹ میں آتشزدگی میں آگ لگ گئی۔ میونسپل فائر بریگیڈ تھوڑی ہی دیر کے بعد پہنچ گیا۔ لیکن جس حصے میں آگ لگ چکی تھی۔ وہ نہ بچ سکا۔ البتہ اس کو بڑھنے سے روکنے میں کامیابی ہوئی۔ اور ۲ گھنٹے کے قریب آگ بالکل بجھا دی گئی۔ تقریباً ۳۰ ہزار کا نقصان ہوا۔

موٹر کے ذریعہ ڈاکہ کلکتہ ۱۹ اپریل۔ لائنیں دیکھی کا چارٹرڈ بنک کا ۹۵۰۰۰ روپیہ موٹر میں چھین لیا گیا تھا۔ جس میں سے ۳۴۰۰۰ روپیہ برآمد ہو گیا ہے۔ احمد خاں اور اس کی بیوی اس مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کے ضمانت پر نہ چھوڑے جانے پر مجسٹریٹ سے جواب طلب کیا گیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے نئے جج لاہور ہائی کورٹ کے ججوں میں موسم گرما کی وجہ سے کچھ عارضی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ مسٹر جسٹس مسٹر سکاٹ سمتھ اور مسٹر ریڈ کنل رخصت پر روانہ ہو گئے ہیں۔ اور مسٹر ٹیپ ل جو بہت جلد جانے والے ہیں۔ رائے صاحب لالہ موتی ساگر وکیل اور کو عارضی طور پر ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا۔

راولپنڈی میں پولیس نے رام نومی کا جلوس روک دیا راولپنڈی میں رام نومی کا جلوس ہری سنگھ کمیٹی کی طرف سے نکالا جاتا تھا۔ مگر پولیس نے بغیر لائسنس حاصل کرنے کے نکالنے کی اجازت نہ دی کیونکہ انہوں نے لائسنس نہیں لیا۔

سکھ گوردواروں کے مقدمات ننکانہ صاحب کے مقدمہ کی سماعت پھر ۱۹ اپریل کو شروع ہوئی۔ ڈیرہ صاحب نانک کے مقدمہ کی سماعت ۹ مئی پر ملتوی ہو گئی۔

قانون مجالس مفسدانہ کی توسیع گورنمنٹ پنجاب نے گورنمنٹ ہند کی منظوری سے لاہور۔ امرتسر۔ لائلپور۔ شیخوپورہ میں ۲۰ اپریل سے ۶ ماہ کیلئے قانون مجالس مفسدانہ نافذ کر دیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

ترکی قیدیوں کا جہاز یونان کے قبضہ میں لنڈن ۔ ۱۹ ۔ اپریل ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے ۔ کہ ایک جاپانی جہاز اسہنارہ ترکی قیدی سائیبریا سے قسطنطنیہ لا رہا تھا ۔ مگر ایک یونانی تارپیڈو کشتی نے اسے جزیرہ سمتی میں روک لیا ؛

جاپان کی صدائے احتجاج اسپر حکومت جاپان نے پرزور احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یونان حکومت عثمانیہ سے برسر پیکار نہیں ۔ اسلئے وہ قسطنطنیہ کی طرف جانیوالے جہاز کو روک نہیں سکتا ؛

امیر فیصل کو تخت عراق کی پیشکش لنڈن ۔ ۱۹ ۔ اپریل ۔ ارننگ پوسٹ کو قاہرہ سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ امیر فیصل نے دوران ملاقات میں کہا ۔ کہ میں اپنے خاندان کی ایک مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کو مکہ معظمہ جا رہا ہوں ۔ مجھے غیر سرکاری طور پر تخت عراق پیش کیا گیا تھا ۔ مگر اس کی منظوری یا عدم منظوری میرے خاندان کے فیصلے اور خواہشات پر منحصر ہے ۔ عربوں نے برطانی مہمان نوازی کا بے حد شکریہ ادا کیا ۔ امیر فیصل نے یہ بھی کہا کہ اہل عراق برطانی مدد کے خواہاں ہیں ۔

آئرلینڈ میں دو سرکاری فوجوں کی مٹ بھیڑ لنڈن ۔ ۱۹ ۔ اپریل بمقام کیسل کونل (لیمرک) کے ایک ہوٹل میں دو سرکاری جمعیتوں کے درمیان غلط فہمی سے لڑائی ہوگئی ۔ یہ فوجیں شہری کپڑوں میں ملبوس تھیں ہر ایک نے دوسری کو سن فینروں کی جمعیت سمجھا ۔ بس پھر کیا تھا ۔ ادھر ادھر سے پستول چلنے لگے ۔ تین اشخاص ہلاک ہوئے ۔ جنہیں ہوٹل کا مالک بھی شامل تھا ۔ کئی اشخاص سخت مجروح ہوئے ؛

وزیر داخلہ کا بغداد سے اخراج الہ آباد ۔ ۲۰ ۔ اپریل ۔ پانیر کے نامہ نگار مقیم بغداد نے ذیل کا تار بھیجا ہے :- سید طالب پاشا وزیر داخلہ حکومت عراق کو اپنے عہدہ سے الگ کر کے بغداد سے باہر نکال دیا گیا ہے ۔

پناما کے خلاف جنگ کی تیاریاں لنڈن ۱۸ ۔ اپریل ۔ واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے ۔ کہ وسط امریکہ کی وزین نے جس میں گوئٹیمالا ۔ ہنڈوراس سالویڈور کی سلطنتیں شریک ہیں کوسٹاریکا کے ساتھ شامل ہو کر پناما کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی ٹھان لی ہے ۔ بشرطیکہ کوسٹاریکا اپنی سرحد کے جھگڑے میں جنگ ضروری سمجھے ؛

ریاستہائے متحدہ کا دخل لنڈن ۱۸ ۔ اپریل ۔ واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ریاستہائے متحدہ کبھی گوارا نہ کریگی کہ پناما اور کوسٹاریکا میں پھر جنگ چھڑ جائے ؛

جرمن مال پر پچاس فیصدی محصول پیرس ۱۵ ۔ اپریل ۔ ایک قانون پاس ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی سے فرانس میں اشیاء درآمد پر زیادہ سے زیادہ پچاس فیصدی محصول لیا جائیگا ؛ قانون پاس ہو کر بریٹن نیا ...

انگلستان میں ایک ہوائی اخبار کا اجراء انگلستان میں ایک اخبار "ہوائی ڈیلی" کے نام سے جاری کیا گیا ہے جو ہوائی جہازوں میں تیار کر کے شائع کیا جائیگا ۔ انگلستان سے براعظم کی جدید ترین سیاسی مالی اور عام خبریں جو روانگی کے وقت اور دوران پرواز میں بذریعہ تار لاسلکی حاصل کی جائینگی ۔ شائع ہونگی ۔ یہ لون اون ۔ لنڈن اور پیرس کے واسطے علیحدہ علیحدہ ایڈیشن ہونگے ۔ پیرس سے چھوٹنے والے جہاز انگریزی میں اور لنڈن سے روانہ ہونیوالے جہاز فرانسیسی میں اخبار چھاپینگے ؛

ایران سے انگریزی سپاہ کی واپسی طہران کو وزیر اعظم نے ایرانیوں کے نام ایک اعلان میں برطانی فوجوں کا شکریہ ادا کیا ہے ۔ اور اس نے ملک کو مبارکباد دی ہے ۔ کہ اب کام ان کے درپیش ہے انگریزوں نے جو جو کہاں خالی کی تھیں ۔ ایرانی کا سکو نے ان پر قبضہ کر لیا ہے ؛

دول متحدہ کی غیر جانبداری لنڈن ۱۹ ۔ اپریل ۔ دارالعوام میں لفٹننٹ کنل آبرے ہربرٹ کے جواب میں مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے اپنے حلیفوں سمیت فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ وہ ترکی و یونانی آویزش میں غیر جانبدار رہیگی ۔ اس میں قسطنطنیہ بھی شامل ہے جسپر آجکل اتحادیوں کا قبضہ ہے ۔

جنرل رینگل مشکلات میں لنڈن ۱۸ ۔ اپریل ۔ پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فرانس نے جنرل رینگل سے کہا تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو منتشر کر دے ۔ اس نے تجویز کو نہیں مانا ۔ اسلئے فرانس نے اسے ایک چبھتا ہوا نوٹ بھیجا ہے ۔ اس یادداشت میں جنرل رینگل پر ناشکرگذاری کا الزام لگایا گیا ہے ۔ کیونکہ فرانس اب تک ۲۰ کروڑ فرانک قربان کر چکا ہے ۔ اب فرانس نے فوجوں کو خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ جو بیکاری کی زندگی بسر کر رہی ہے ؛

ہندوستان کا ذکر پارلیمنٹ میں لنڈن ۱۹ ۔ اپریل ۔ دیوان عام میں سیجر لے گلمنسن کے سوال کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے ظاہر کیا کہ حکومت ہند کی طرف سے انہیں ایک برقی پیام موصول ہوا ہے ۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ کہ اس خبر میں ذرا بھی صداقت نہیں ہے ۔ کہ ایک سکھوں کی رجمنٹ سرکشی اور عدول حکمی کی وجہ سے امرتسر میں منتشر کر دی گئی ہے

ایک جدید جنگ کا امکان لنڈن ۔ ۱۸ ۔ اپریل ۔ چیف جسٹس نے کہا کہ انگریزی جاپانی معاہدے کی تجدید ایک جنگ کا موجب ہوگی ۔ جسمیں چین اضلاع متحدہ (امریکہ) کی طرف سے شریک ہوگا ۔

جرمنی اور تاوان لنڈن ۱۸ ۔ اپریل ۔ برلن کے ایک تار میں مرقوم ہے کہ وہاں اس خبر سے سخت برہمی اور سنسنی پیدا ہو گئی ہے کہ معاوضہ کے کمیشن نے جرمن گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ یکم مئی تک ریشبنک کا محفوظ سرمایہ طلا جلد اس علاقہ میں بطور ضمانت بھیجدیا جائے جو دول متحدہ کی فوجوں کے قبضہ میں ہے تاکہ اسکے بعد اتحادیوں کو یہ اطمینان ہو سکے کہ جرمنی عہدنامہ صلح کے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان نے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

الفضل

ایڈیٹر۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۱	مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۲۱ء	پنجشنبہ	مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

منشی شاہنواز صاحب مدرس [illegible] تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ

Manakpur

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ ۔۔۔ ۱
مسٹر گاندھی اور الہام ۔۔۔ ۳
پرکاش کا [illegible] ۔۔۔ ۳
خطبہ جمعہ ۔۔۔ ۵
ایجیٹیشن ۔۔۔ ۶
تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔۔۔ ۷
مختصر ورحقیقت [illegible] ۔۔۔ ۸
[illegible]
مذہب [illegible]
اشتہارات
[illegible] ۔۔۔ ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ ایام زیر رپورٹ میں بعض اوقات خفیف بخار ہو جاتا رہا۔ جو پہلے کی نسبت کم تھا۔

مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے قرآن کریم کا روزانہ درس سورہ فاتحہ سے شروع کر دیا ہے

مولانا قاضی امیر حسین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مدرسہ احمدیہ سے فارغ کر کے مہمانوں کی دینی تعلیم پر مقرر کر دیا گیا ہے

بھائے علماء حافظ روشن علی صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری میر قاسم علی صاحب جو مالیرکوٹلہ مناظرہ کی غرض سے گئے تھے۔ ۲۴ اپریل ۱۹۲۱ء کو واپس تشریف لے آئے ہیں

اخبار احمدیہ

احمدیوں کا مالیرکوٹلہ میں ثناء اللہ سے زبردست مباحثہ

مارچ ۱۹۲۱ء کے آخری ہفتہ میں مولوی ثناء اللہ سے مولانا حافظ روشن علی صاحب کا مالیرکوٹلہ میں ایک پرائیویٹ مباحثہ ہوا جسپر بعض ذی اثر لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء کو مولوی ثناء اللہ اور احمدیوں کے درمیان پبلک مباحثہ ہو۔ احمدیوں کی طرف سے بخوشی اس دعوت کو قبول کیا گیا۔ اور ۸ اپریل ۱۹۲۱ء کو قادیان سے شرائط مباحثہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام بھیجے گئے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا گیا کہ اگر شرائط ان کے متعلق [illegible] تاریخ تک اطلاع نہ ملی تو ہم ۱۲ اپریل کو مالیرکوٹلہ میں آجائینگے۔ چنانچہ جب کوئی اطلاع نہ ملی۔ تو ۱۱ اپریل کو قادیان سے علماء روانہ ہوکر ۱۲ اپریل کی صبح کو مالیرکوٹلہ پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے خان محمد احسان علی خان صاحب مباحثہ کے ذمہ دار ہوئے تھے۔ مگر خان موصوف نے بعض حالات سے متاثر ہوکر مباحثہ سے پہلو تہی کرنا چاہی۔ لیکن چونکہ احمدی علماء مالیرکوٹلہ پہنچ گئے تھے اسلئے غیر احمدیوں نے بغیر خان صاحب موصوف کے مشورہ کے ثناء اللہ کو تار دیا۔ اور وہ بھی آ گیا۔ [illegible] خان صاحب موصوف کے [illegible] شرائط کی بحث ہوتی رہی [illegible] تھے۔ اور ۱۵ اپریل سے ۱۸ اپریل [illegible] [illegible] ایک صدر نہیں اور ایک [illegible] صدر [illegible] حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب اور [illegible] صاحب ددوکی محمد خلیل صاحب سابق مفتی مالیرکوٹلہ تھے۔ [illegible]

پر یوسف خان احسان علی خان صاحب نے مضمون پڑھا۔ ... مسئلہ یا تکفیر ۔ مدعی مولوی ثناء اللہ ... (۲) صداقت آریہ ... معیار (۳) پیشگوئیوں کے معیار (۴) صداقت مسیح موعود ۔ ان تینوں مضامین پر مدعی ہم تھے (۵) بحث ثناء اللہ سے آخری فیصلہ تھا جس میں مدعی ثناء اللہ تھا۔ بحث تقریری تھی۔ ہمارے مناظر مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مباحثہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔

شیخ صاحب نے جو معیار صداقت مدعیان کے پیش کئے مولوی ثناء اللہ نے تسلیم کئے۔ آیت ... اس کی تفسیر ثنائی کے مقدمہ سے لو تقول ... پیش کیا گیا تھا۔ ... صداقت مسیح موعود کے ثبوت میں تمام ... شیخ صاحب نے حضرت اقدس پر چسپاں کئے اور ثناء اللہ ... نہ توڑ سکا۔ اسی طرح پیشگوئیوں کے ... پیش کئے گئے تھے ثناء اللہ ان کی تردید ... بھی ناکام رہا۔ صداقت مسیح موعود کے ثبوت میں علاوہ معیاروں کے چسپاں کرنے کے لا نظہر علی غیبہ کے ماتحت حضور کی ... زبردست پیشگوئیاں جو بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے پوری ہوئی تھیں بیان کی گئیں اور آخر میں آتھم اور احمد بیگ والے معاملہ کو معیاروں کے مطابق اعتراض سے مبرا ثابت کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مباحثہ نہایت خوبی سے ختم ہوا۔

آخر میں ... ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب مناظر تھے۔ نتیجہ ہمارے حق میں بہت اچھا رہا۔ دو شخصوں نے بیعت کی۔ جن کے نام یہ ہیں۔ صوفی عبدالرحمٰن صاحب ... صوفی عبدالرحیم صاحب اور حاکم علی خان صاحب۔ اول الذکر نے مباحثہ ... حضرت اقدس کی صداقت کو مانا۔ اور اس کا اظہار کیا۔

۲۱۔ اپریل کو عصر کے بعد خان ذوالفقار علی خان صاحب رئیس امیر کوٹلہ کے مکان پر رؤسا مالیر کوٹلہ کی مستورات میں مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تقریر کی۔ اور ۲۲ و ۲۳ اپریل عصر و مغرب کے درمیانی وقت میں ... کے بعد خان احسان علی خان صاحب کے مکان پر وعظ کیا۔ احمدیوں کے علاوہ اور اشخاص بھی ... سننے کے لئے آتے تھے۔

۲۳۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو جماعت مالیر کوٹلہ سے واپس روانہ ہو گئے۔

ایک غیر مبائع کا داخل بیعت ہونا

بحضور جناب سیدنا مولانا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مجھے جو بعض شکوک خلافت کے بارے میں تھے وہ اللہ کے فضل و کرم سے رفع ہو گئے ہیں۔ اور یقین ہو گیا ہے۔ کہ آپ برحق خلیفہ ثانی ہیں۔ پس میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنی بیعت میں قبول فرما کر دعا سے استقامت فرماویں۔ نیز میرے واسطے دعا فرماویں متعلق خیرات دنیوی و عقبیٰ فرماویں۔

دعا کا طالب۔ خاکسار غلام حسن خان پولیٹیکل تحصیلدار ...

تحصیل بھالیہ کے احمدیوں کو اطلاع

خادم کا تبادلہ بھالیہ ضلع گجرات کے ڈسٹرکٹ اسپیشل پر ہو گیا ہے۔ بھالیہ کے گرد و نواح کے احمدی بھائی خادم سے ملیں۔ تاکہ اس جگہ تبلیغی کام کیا جاوے۔ اس جگہ پہلے کبھی تبلیغ نہیں ہوئی ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ ارد گرد کے بھائیوں کی مدد سے اس جگہ مباحثہ کرا کر حق کا اظہار کرایا جائے۔ مضافات کے احمدی بھائی ضرور مجھ سے ملیں۔

احباب دعا فرماویں کہ میرا لڑکا جو بیمار ہے اسے صحت ہو۔

محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ انچارج بھالیہ

ولادت

برادرم عزیز احمد صاحب زرگر لاہور کے ان ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور دینداری کے لئے دعا کریں۔

برادرم مکرم محمد ایوب صاحب ... کے ہاں ۱۹ ... خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ عطاء الرحمٰن نام رکھا گیا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود کو والدین کے لئے مبارک بنائے۔ اور لمبی عمر پاکر دین کا خادم ہو۔

درخواست دعا

بندہ بفضلہ تعالیٰ اور برکت رسول کریم اور برکت مسیح موعود اور دعا خلیفہ صاحب اور کل جماعت کے ... واقعہ ... ۱۲ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مستقل مقرر ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ...

واسطے اور ... اپنی ... کرے اور مفید کرے اور مرضی مولا کے ماتحت چلنے کی توفیق ہو۔ اور مخلوق کا باعث ہوں۔ اور مسیح موعود کا تہ دل سے ... ہوں اور خدمت گذار ہوں۔ اگر کوئی غریب ہوں ... اخبار کی ضرورت ہو تو میں چندہ دینے کو تیار ہوں۔

الٰہی بخش خان ... پور ... خانپور ...

ایک احمدی بھائی ساکن ... ضلع ... تکالیف میں ہیں۔ ان کی مشکل کشائی کے واسطے خود دعا فرمائیں اور دوسروں سے کرائی جائے۔ وہ درخواست دعا کرتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

میڈیکل سکول امرتسر کے احمدی طلباء عنقریب امتحان میں شامل ہونگے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار عبدالرحمٰن احمدی، فورتھ ایئر کلاس

میں ان تمام حضرات سے جن کے ساتھ میرا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہوا ہے نہایت عجز سے عرض کرتا ہوں۔ کہ ... برادران ناچیز کے درد دل سے دعا فرماویں تاکہ وعدہ لا تقنطوا ... اپنا فضل کرے۔ والسلام۔ خاکسار عبدالقدوس ... ضلع ...

میرا ایک مقدمہ فوجداری شروع ہے۔ اس کی کامیابی کے واسطے جمیع احباب احمدیہ کی خدمت میں نہایت انکساری سے دعا کا خواستگار ہوں۔ والسلام

یوسف علی احمدی پٹواری چک ۱۳ ضلع ملتان

نماز جنازہ

چوہدری اللہ دتا صاحب احمدی نمبردار ... ضلع سیالکوٹ اور ان کا پوتا عزیز عبدالرحمٰن دونوں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کیلئے نماز جنازہ ادا فرماتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد مولوی فاضل قادیان

ایک احمدی مسمی جلال ... ضلع شیخوپورہ فوت ہو گیا ہے احباب اس کا جنازہ غائب پڑھیں۔

غلام محمد سکرٹری انجمن احمدیہ ... پورہ

پتھر کے دانت

مجھے کسی احمدی بھائی کے جو پتھر کے دانت وغیرہ بنانے کا کام جانتا ہو ضرورت ہے۔ اور وہ یہ کام دوسرے بھائی کو سکھلانے میں عار نہ کرتا ہو ... اس کام کا شوق ہے۔ اس فن کے ماہر مہربانی فرما کر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

شورشے افتادہ چوں اندر جہاں از کفر و کیں
آمدہ عیسیٰ نبی اللہ از چرخ بریں
نامدہ ہر دو منافق طبع را بروئے یقیں
قوم مسلم ترک کردہ میوہائے ایں زمیں
اہل یورپ را پسند آمد ثمار قادیاں

تابکے در خواب غفلت چادرے از سر کشی
تا کہ از برکات بیعت فضل رحمان کشی
ہاں مگو مندا ازیں بکود بر ما ایں خنجر کشی
اے برادر عمر خود ضائع مکن در سرکشی
ہمچو مسکیناں فرود آ در جوار قادیاں

گرچہ در لاہور رفتہ از دیار قادیاں
تیرہا بارد ہمیشہ بر حصار قادیاں
آتشے افروختہ در لاہور خوار قادیاں
نور عرفاں میدہد ایں طرفہ نار قادیاں
صورت گل آشکارا ہست خار قادیاں

چہلا بلد گشتند غائب از کنار قادیاں
خطہ لاہور شد دار الشرار قادیاں
دور شد تاریکی شرا ز جوار قادیاں
تیشہ بر انوار نیم روز گار قادیاں
فیض جو ہمہ دہر بیل و بہار قادیاں

خاکسار۔ محمد بہاء الدین خان حیدر آبادی

وی پی آتے ہیں

جن احباب کی قیمت الفضل ماہ اپریل میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام مئی کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا۔ وصولی فرما کر مشکور فرمائیں۔ اگر بذریعہ منی آرڈر احباب قیمت بھیجدیا کریں۔ تو ۵ پیسہ خرچ سے بچے رہیں۔

(مینیجر الفضل)

خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑانی کا مذہب

دربارہ مسئلہ وفات مسیح

جناب خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف کے ملفوظات و مکالمات جو ان کی اپنی زندگی میں بطور مسودہ بچہ کے قلمبند ہوتے رہتے ہیں۔ اور انکی عبارات صاحب موصوف کو روزانہ سنا کر صحیح کرائی جاتی رہیں۔ اسوقت پانچ حصوں میں ہیں۔ پہلے تین حصے مطبوعہ ہیں۔ اور آخری دو حصے قلمی ہیں۔ جو ان کے مریدوں کے پاس بکثرت موجود ہیں۔ مجھے ملفوظات فریدی حصہ چہارم مملوکہ مولوی امام بخش صاحب سکنہ جام پور کا جو کہ قاضی دین محمد صاحب سکنہ جام پور کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴ پر ذیل کی عبارت بتائید مسئلہ وفات مسیح درج ہے اگرچہ اس مسئلہ کی بحث احمدیوں کے لئے ایک باسی مضمون ہے۔ اور اس مسئلہ کی بحث پر احمدی جماعت کے بڑے بڑے مشتاق معاند بھی مقابلہ میں آنے سے کترا گیا۔ کیونکہ قرآن شریف حدیث شریف اقوال صحابہ اقوال ائمہ و معتبر مفسرین و خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات کی رو سے وفات مسیح کی صداقت آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہے۔ تاہم ایسے اصحاب کی دلچسپی کیلئے جو خواجہ غلام فرید صاحب سے حسن اعتقاد رکھتے ہیں یہ عبارت نقل کر کے شائع کی جاتی ہے:۔

"مقبوس شصتم بوقت زوال روز یک شنبہ بستم ماہ ذوالقعدہ یک ہزار و سہ صد و ثانزدہم ہجری المقدس دولت پابوس و زیارت حضرت اقدس کہ عبارت از وصلت است تہ است از یں نیست۔ در سخن درمیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام افتادہ یکے از حضار عرض کردہ کہ قبلہ! حضرت عیسیٰ بایں جسد عنصری مرفوع شدہ یا بعد موت عرفی روح پاک اوشاں مرفوع گردیدہ است؟

اسکے جواب میں اولاً حضرت ممدوح نے عیسائیوں کا عقیدہ اس بارے میں ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد ان کا اپنا عقیدہ یوں ذکر ہے :۔

"بعد ازاں حضور خواجہ بقاء اللہ تعالیٰ بہقائم فرمودند۔ کہ یک تعویذ است برائے دفع تپ غب نوشتہ میشود۔ وآں اینست کہ ولد عیسیٰ ادیا کو یا خرج عیسیٰ ادیا کو یا رفع عیسیٰ ادیا کو یا۔ پس ازیں تعویذ ایں چنیں فہم مے آید کہ مراد از ولد عیسیٰ تولد حقیقی حضرت عیسیٰ ام از بطن عفت حضرت بی بی مریم است۔ مراد از خرج عیسیٰ خروج اوشاں از قبر است بعد از دفن شدن۔ و مراد از رفع عیسیٰ رفع روح مطہر اوشان است بآسمان"

(منقول از ملفوظات فریدی قلمی صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذات صلیب پر چڑھائے گئے۔ اور قبر میں دفن کئے گئے۔ اور تائید الہی سے قبر سے زندہ سلامت نکل کر چلے گئے۔ اور اپنی طبعی موت سے بھی دیگر انبیاء کے فوت ہوئے۔ اور ان کا رفع بھی ہمچو دیگر انبیاء کے روحانی طور پر ہوا۔ اور یہی مذہب حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔

خاکسار۔ دوست محمد حجانہ۔ جام پور

اسلام کی پہلی کتاب پر ریویو

مڈل اور انٹرنس کے طالب علموں کو واضح ہو کہ منشی ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی کتاب اسلام کی پہلی کتاب کے ہر سہ حصہ (حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ) دیکھے ہیں۔ جن میں حضرت امام مہدی اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق کافی واقفیت کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ رسالہ کے مطالعہ سے مخالف معاندین کے قریباً تمام اعتراضوں کا جواب آسانی سے دیا جا سکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے ہر ایک دعویٰ اور جواب کو ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدی علماء کو خاموش اور شرمندہ کر سکتے ہیں۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اور عورتیں بڑی بڑی کتابیں نہیں پڑھ سکتیں وہ اسے دیکھیں۔ قیمت ہر سہ حصہ صرف ۱۵ ار

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ ادارہ الفضل

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اس میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں ہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ کسی قسم کی چکناہٹ نہیں ہے بڑی آسانی سے ایک ناظر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر سو ساٹھ کاغذ بہت خوبصورت اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں نیز تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہئیے۔ کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور جتنے وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے :-

کارڈ سائز ۵ ر۔ لیٹر سائز ۶ ر۔ فوٹ سیپ سائز ۸ ر۔ فلسکیپ سائز ۱۰ ر۔ سیاہی فی شیشی ۸ ر۔

محمد عادل مالک کارخانہ اعجازی پریس۔ قادیان پنجاب

انجینئرنگ سکول علی پور صیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۲۰ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں ابتدائی سال ۱۰ طلباء داخل ہوئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو تک پہنچ گئی اکتوبر ۱۹۲۱ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوچکے جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجنیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچر کام کرتے ہیں ہزاروں روپیہ کا سامان ڈرائنگ سرویئنگ، ورکشاپ وغیرہ کا تمام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ سکول پبلک اور گورنمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اسکول کے متعلق مفصل حالات معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر منگا سکتے ہیں۔

المشتہر سید احمد حسن منیجر والا سکول علی پور انجینئر پرنسپل

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف کو آپ نے بہت سے اور ہر قسم کے دیکھے ہونگے مگر جو عبادت کار سے قرآن مجید ہیں جو آپ نے شاید ہی کہیں دیکھی یا سنی ہو۔ یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورق پر نہایت صنعت کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ پھر خوبی یہ کہ باوجود بہت باریک لکھا ہونے کے صاف طور پر ننگی آنکھ سے پڑھا جاتا ہے یہ کمال [illegible] کیلئے ہے۔ [illegible]

قاعدہ یسرنا القرآن

نیا چھپ کر آگیا ہے

سابقہ فرمائشوں کی تعمیل کی جا رہی ہے۔ [illegible] صاحب کو ضرورت ہو جلد منگوا لیں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر دیر ہو جاوے۔ اور نیز [illegible] قیمت [illegible]

محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان سے طلب کریں

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱ - اس چھوٹے چاول پر تمام سورہ قل ھو اللہ نہایت باریک حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ اور بغیر دیکھے یقین نہیں آتا بڑی عجیب حیرت انگیز اور متبرک چیز ہے۔ قیمت ۸ ر فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲ ر

عجیب چاول نمبر ۲ - اس پر نہایت اور خوبصورتی کیساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا ہے۔ دوستوں کو بطور تحفہ اور غیر احمدیوں کو بطور تبلیغ دینے کے لئے عمدہ اور مفید شے ہے۔ قیمت چار آنے فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۶ ر

عجیب انگوٹھی - یہ حیرت انگیز انگوٹھی فن فوٹوگرافی کا بہترین نمونہ اور اہل یورپ کی صناعی کا اعلیٰ کرشمہ ہے جس میں ایک بہت ہی ننھا سا شیشہ لگا ہوا ہے جسکو ایک آنکھ بند کرکے دیکھیں تو مکہ شریف و مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور جھٹ تعجب [illegible] آنکھ کا بھی کیا حال ہے قیمت ۵ ر فی انگوٹھی

پتہ۔ حکیم محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس آہنی ہاتھ سے چلنے والا اور بیلنے ہر قسم کا قادیان میں تیار کئے جاتے ہیں دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

مستری غلام حسین محمد شفیع اشرف بیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دار الامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۳۰ مرلہ یعنی پانچسو مربع گز قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ خط و کتابت کریں

خاکسار

سید عزیز الرحمن مالک عزیز ہوٹل قادیان دار الامان

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام مع نقول سندات آنی چاہئیں

افسر ہائی سکول قادیان

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں۔

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

ان کو حکم ہوا تھا۔ کہ جو لوگ تمہارے راستہ میں روکیں ہیں اگر ان کو ہٹا دوگے۔ تو ہم دونو سلطنتوں کے وارث کر دینگے۔ اب صحابہ اس حکم کو بجا لائے۔ انہوں نے مال بھی جنگ میں خرچ کئے۔ اور لڑائیاں کیں۔ آج کل کی طرح نہیں۔ کہ تنخواہ لے کر لڑتے تھے۔ صحابیوں نے مال اور جانیں قربان کیں۔ اور اپنے خونوں کو اس طرح بہا دیا۔ کہ دوسرا پسینہ کو بھی اس آزادی سے نہیں بہاتا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ یہی کہ جو وعدہ رسول کریم ؐ نے خدا کی طرف سے ان سے کیا تھا۔ کہ قیصر و کسریٰ کے ملکوں کے تم کو بادشاہ بنا دینگے۔ وہ پورا ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کے وقت یہ جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت جب وہ بلاتے تھے۔ کہ فلاں علاقہ میں جہاد فی سبیل اللہ کی ضرورت ہے چلو۔ سننے والے لوگوں سے کوئی کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ میں جاتا ہوں۔ اس کو سردار بنا دیتے اور کہتے اپنی قوم سے آدمی چن لو۔ اور پھر کہتے۔ کہ خدا نے جن دو ملکوں کا مسلمانوں کو دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس میں سے کس موعود ملک میں تم جانا چاہتے ہو۔ وہ جس علاقہ میں جانا چاہتا کہہ دیتا۔ کہ فلاں ملک میں جانا چاہتا ہوں۔ اس طرف کی اجازت دی جاتی۔ دیکھو ان صحابہ نے جب فرمانبرداری کی تو پھر اس عظیم الشان کامیابی کو حاصل کیا۔ جو انکے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی۔

اب جس شخص نے یہ نظارہ دیکھا ہو۔ اس کے دل پر خدا کی محبت اور بڑائی ہو گی یا نہیں۔ اگر اس کے سامنے سلطنت کے خزانے آجائیں۔ تو بھی یاد نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کی محبت اور جلال اس کے سامنے ہونگے۔ اور وہ کھینچ کر لے جائیں گے۔ اسی طرح دوسری بات یہ ہوئی۔ کہ امت کو نبی کے ذریعے سکھایا جاتا ہے۔ کہ دعائیں کرو۔ جوں جوں کثرت سے اور بڑے امور میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا کی محبت ان کے دل میں گڑتی جاتی ہے اور اس قدر گڑ جاتی ہے۔ کہ پھر نکل نہیں سکتی۔ کیونکہ جب انسان دیکھتا ہے۔ کہ ایسی شان اور عظمت والے خدا نے میری بات مان لی ہے۔ تو اس کے دل میں کتنی عظمت بیٹھتی ہے۔ مگر یہ اپنی ذاتی ضرورتوں اور خواہشوں کے متعلق حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جہاد فی سبیل اللہ اور خدا کی شان و شوکت دنیا میں قائم کرنے کے متعلق ہو۔ تب ایسا ہوگا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے یہ معنی نہیں۔ کہ تلوار سے لڑائی کی جائے۔ بلکہ کوشش کرنا ہے خدا کی راہ میں اور ہمارے امام نے بتایا ہے۔ کہ اب تلوار سے نہیں۔ بلکہ قلم اور زبان سے کوشش کرنے کا زمانہ ہے۔

یہ دو باتیں ہیں۔ جن پر عمل کرو۔ تاکہ خدا کی عظمت اور محبت رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ اور تم نیکیوں پر قائم رہ سکو۔ اور بدیوں سے بچ جاؤ۔ خدا تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی آپ توفیق دے۔

کلام امام

(نوشتہ مسٹر محمد امین (ساگر چند) بیرسٹر ایٹ لا لاہور)

انشورنس کرانا بدوملہی نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے عرض کی۔ کہ چٹھیوں کو ڈاکخانے میں انشور کرانا جائز ہے؟ فرمایا۔ ہاں چٹھیوں کا پہنچا دینا ڈاکخانہ کا فرض ہے۔ لیکن کسی اور چیز کا یہ فرض نہ ہو۔ انشور کرانا جوئے کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔

فرمایا۔ ریل یا جہاز کی معرفت جو مال بھیجا جائے۔ اس کا ریل یا جہاز کی کمپنی سے انشور کرانا جائز ہے۔ لیکن اس میں آگ وغیرہ جس کا فرض اسباب کو پہنچا دینا نہیں۔ اس سے انشور کرانا ناجائز ہے۔

زندگی کا بیمہ کرانا فرمایا زندگی کا بیمہ کرانا جائز نہیں۔ مکانوں کو انشور کرانا بھی جائز نہیں۔ [illegible] عرض کی۔ کہ حضور پچاس یا سو آدمی مل کر ایک قسم کا فنڈ بنا لیں کہ جس میں سب چندہ دیا کریں۔ تاکہ اگر ان میں سے کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو اس کی مدد کی جائے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا۔ کہ ہندوستان میں بہت سی کوآپریٹو سوسائٹیاں بن رہی ہیں۔ جن کا مقصد لوگوں کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر لوگ مل کر ایک سوسائٹی اس مقصد کیلئے بنائیں۔ کہ سب چندہ دیا کریں۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک کا کچھ نقصان ہو جائے۔ جو کہ اسکی غفلت کا نتیجہ نہ ہو۔ تو اسکے ایسا ثابت کرنے پر اس کی مدد کی جائے تو جائز ہے۔ لیکن یورپ میں بہت سے لوگ اپنے مال کو انشور کرا کے خود اپنا نقصان کر لیتے ہیں۔ تاکہ بیمے کا روپیہ حاصل ہو جائے۔ بندہ نے لنڈن کے ایک مشہور امیر آدمی کا نام لیا۔ جو کہ اسی طرح امیر ہو گیا۔ کہ جب اس کی دوکان اسباب سے بھری ہوئی ہوتی۔ تو اس کا بیمہ کراتا اور سال کے آخر میں جب قریباً تمام مال بک گیا ہوتا۔ تو ہر سال آگ لگا کر کہیں چلا جاتا اور تمام اسباب کے بیمہ کا روپیہ وصول کر لیتا۔

مختصر نوٹ

حضور کی دعاؤں کا اثر پہلے یہ بات کئی دفعہ سننے میں آئی اور خود بھی دیکھا ہے کہ جب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کیلئے خط لکھتا ہوں تو بسا اوقات خط کے ڈاک میں ڈالتے ہی جس بات کیلئے دعا کیواسطے لکھا تھا وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اس سے میرے دل پر یہ بات نقش ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ جو کہ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہماری نیتوں کے بھی پھل دیتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ جو خط ہم حضرت اقدس کو لکھیں وہ ڈاکخانہ کی غفلت یا کسی اور سبب سے حضرت صاحب کو نہ بھی پہنچے۔ لیکن حضرت کو خط لکھتے وقت انکا جو خیال کیا جاتا ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کے بھی انعام مل جاتے ہیں۔

[illegible] صاحب کا ایک خط الفضل میں پڑھ کر بہت خوش ہوا کہ جس میں انہوں نے اپنا ایک ایسا ہی تجربہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے [illegible] حضرت اقدس کو دعا کیلئے لکھا اور خط کے لکھتے ہی انکو فائدہ ہونا شروع ہو گیا۔ جن جن احمدی بھائیوں نے حضرت اقدس کی دعاؤں کے تجربے دیکھے ہوں۔ اگر وہ انکا ذکر گاہے بگاہے الفضل میں چھپواتے رہا کریں۔ تو اس سے ایک دوسرے کا ایمان بڑھے گا۔

قادیان میں آنا جیسا کہ حضرت اقدس نے سالانہ جلسہ میں فرمایا تھا کہ احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ بار بار قادیان آیا کریں۔ اس پر عمل کرتا ہوا میں اب ہر مہینہ میں دو تین دفعہ قادیان جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور سب بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے مجھے بے شمار دینی اور دنیاوی فائدے پہنچ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ زمین قادیان اب محترم ہے۔ پس خواہ ہمارے جیسوں کو محسوس ہونے کی وجہ سے اس کا اثر نہ بھی معلوم ہو۔ لیکن قادیان جانے سے روح ایک خاص اثر لیکر آتی ہے۔ جس سے انسان کے اندر ہی اندر تبدیلیاں

خطبہ جمعہ

بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر قائم رہنے کا طریق

از مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب۔

(۲۲ - اپریل ۱۹۲۱ء)

پارہ ۲۳ رکوع ۴ کی آیات پڑھ کر فرمایا:۔

وعظ میں عموماً دو قسم کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ پہلا حصہ تو یہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں کام نہ کرو۔ دنیا میں مضر ہے یا آخرت میں یا دونوں میں مضر ہے۔ اس سے بچو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ شرک نہ کرو۔ حرام خوری نہ کرو۔ بدنظری نہ کرو شراب نہ پیو۔ یہ پہلی بات ہوتی ہے۔ جو انسان کو خدا کو راضی کرنے کے لئے اختیار کرنی پڑتی ہے۔ گویا بری باتوں کا چھوڑنا پہلا قدم ہے خدا کی طرف جانے کا۔ یہ وعظ کا پہلا حصہ ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اچھے اعتقاد اور خیال بتائے جاتے ہیں۔ کہ ان پر قائم ہو جاؤ۔ مثلاً خدا کو واحد ماننا۔ رسولوں۔ فرشتوں۔ خدا کی کتابوں کو ماننا۔ پھر اس جہان کے بعد اور جہان کو ماننا۔ جس میں اس جہان کے اعمال کی جزا سزا ہوگی۔ بہشت دوزخ کو ماننا۔ اسی طرح کچھ اچھے اخلاق ہوتے ہیں۔ جن پر کاربند ہونے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اسی طرح نیک اعمال ہوتے ہیں۔ ان کی پابندی کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ ہمسائیوں سے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا وغیرہ۔

لیکن غور کر کے دیکھنے سے ان وعظوں کے متعلق نظر آتا ہے کہ بسا اوقات ایسے ہوتے ہیں جنہیں پہلے حصے کے چھوڑنے اور دوسرے حصے کے کرنے کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ خیال تو پیدا ہوتا ہے۔ مگر عزم نہیں ہوتا۔ کہ کر لیں۔ پھر کچھ ایسے ہوتے ہیں اور نسبتاً تھوڑے ہوتے ہیں کہ جن کا [illegible] ان کو چھوڑتے ہیں۔ اور ان کے کرنے کا عزم کیا جاتا ہے۔ وہ کرتے ہیں۔ ہزاروں وعظوں اور بہت سی نصیحتوں کے بعد ایسا خیال ان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر ان میں سے بھی بہتوں کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ مسجد میں سے جب وعظ سن کے نکلے تو اسی وقت ان کا ارادہ ٹوٹ گیا۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ گھر جا کر توڑ دیتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے۔ کہ ہفتہ عشرہ تک قائم رہتے ہیں لیکن پھر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور بعض تو ایسے دیکھے ہیں کہ قسمیں کھاتے ہیں کہ فلاں فعل نہ کرینگے۔ مگر پھر اس قسم پر قائم نہیں رہتے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کونسی بات ہے؟ کہ ایسا نہ ہو۔ اور جو کوئی عزم کرے۔ اس پر قائم رہے۔ رسول کریم ؐ کی حدیث ہے کہ کوئی شخص ایسی سختی دین پر نہیں کریگا۔ کہ دین اس پر غالب ہو جائیگا۔ یعنی اس میں کمزوری آجائیگی۔ اسلئے کہا کہ سداد اختیار کرو۔ سداد کے یہ معنے ہیں کہ درمیانی حالت اختیار کی جائے۔

دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک تو انبیاء کہ خدا کی نافرمانی ان سے سرزد ہی نہیں ہوتی۔ اور دوسرے اولیاء اللہ ان سے بدی سرزد تو ہو سکتی ہے۔ مگر خدا ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ خاص لوگوں کا حال ہے۔ عام کیلئے نہیں ہو سکتا اسلئے یہی عام کو کرنا چاہیئے۔ کہ سداد اختیار کریں۔ اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی کمزوری ہو جاتی ہے۔ مگر کثرت سے فرمانبرداری ہی ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا فرماتا ہے:۔ لیس لک علیھم سلطان ان پر شیطان کا قبضہ نہیں ہو سکتا۔

قرآن اور احادیث اور اولیاء اللہ کی کتابوں کے پڑھنے سے جو کچھ سمجھ میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔ یا کم از کم ایک کا ہونا ضروری ہے جو یہ آجائیں۔ تو انسان نیکیوں پر قائم رہ سکتا ہے اور برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ (۱) خدا کی محبت (۲) خدا کا جلال اگر محبت نہیں تو جلال ہو۔ اور اگر جلال نہیں تو محبت ہو۔ ایک نہ ایک ضرور ہو۔ جب یہ ہو۔ تو انسان [illegible] اور عادت کے طور پر برائی اور بدی نہیں کرتا۔ شاذ و نادر ہو جائے تو اور بات ہے۔ بات یہ ہے کہ جس کے دل میں محبت ہو۔ اس کے خوش کرنے کو انسان وہی کرتا ہے۔ جو وہ پسند کرے۔ اسی طرح جلال رعب اور ڈر کی وجہ سے بھی انسان اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے اور اس میں شک نہیں۔ کہ اگر محبت کوئی چیز ہے۔ تو حقیقی طور پر خدا ہی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ محبت حسن اور احسان کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حسن وہ خوبیاں ہیں۔ جو اس ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور احسان وہ خوبیاں ہیں۔ جن کا فائدہ دوسروں کو پہنچے۔ یہ دونوں قسم کی خوبیاں بدرجہ اتم خدا ہی میں پائی جاتی ہیں۔ پس اس جیسا کوئی محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔

عظمت اور جلال طاقت سے دل میں بیٹھتا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ سب بڑائیاں اور طاقتیں اسی کا حصہ ہیں۔ اور جیسا جلال اس میں پایا جاتا ہے۔ اور کسی میں قطعاً نہیں پایا جاتا۔ تو یاد رکھو جس میں خدا کی محبت اور جلال ہو گا۔ اس میں اطاعت خدا بھی ہو گی۔ اور جس میں یہ نہ ہو گی یا ان میں سے ایک نہ ہو گی۔ وہ برائیوں میں بڑھا ہوا ہو گا۔ ان آیات میں خدا نے یہی بات بیان کی ہے فرماتا ہے کیا وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں شرک آیا۔ آگے بتایا۔ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ انہوں نے اللہ کے قدر کو نہیں پہچانا۔ اسی طرح سب بدیاں خدا کی عظمت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر دل میں خدا کی عظمت ہو۔ تو انسان بدی کے قریب نہ جائے۔ پہلے عظمت کو کھوتا ہے۔ پھر بدی کرتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ دو باتیں یعنی محبت اور عظمت خدا کی کس طرح پیدا ہو۔ اس کا طریق حصول جب سے دنیا بنی ہے۔ یہ رہا ہے۔ کہ خدا کسی کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے یہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ انسان جس قدر اس کی زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری کریگا۔ اسی قدر خدا کی محبت اور عظمت بڑھتی جائیگی۔

مثال سے بات کھل جاتی ہے اسلئے بیان کرتا ہوں صحابہ کچھ پارسیوں سے لڑے تھے۔ کچھ [illegible] سے کچھ [illegible]۔ کچھ کفار اور مشرکین سے آئے تھے اللہ و رسول کی [illegible]۔ بعض اور بعضوں نے فرمانبرداری کی۔ پھر دیکھو کس طرح خدا کی عظمت اور محبت انہیں پیدا ہو گئی۔

انہی دنوں اخبار بندے ماترم (?) وغیرہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ۲۴ اپریل کو لاہور کے ہندو یونیورسٹی کے ہال میں جہاں لیکچر کا امتحان ہو رہا تھا۔ یکایک ایک شور آ گیا جس نے طلباء کے کاغذات لئے اور انہیں کوٹنے لگا۔ [illegible] بہت سے [illegible] سامان [illegible] دروازے توڑ دیئے۔ ایک لڑکی جو امتحان دے رہی تھی۔ اس کی گھڑی کا شیشہ توڑ ڈالا اور کمرہ میں ہلچل مچادی۔ آخر طالب علموں کی کوشش سے وہ شور [illegible] گیا۔ [illegible] طلباء کہنے لگے کہ یہ مہاتما گاندھی کی روح (آتما) ہے جو نصیحت کرنے آیا ہے کہ دیش کی خدمت میں فوراً کمربستہ ہو جاؤ اور امتحان [illegible] دو۔

[illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے دفتر سے جو نتائج نکلے گئے ہیں۔ انہیں کس قدر معقولیت کو دخل ہے۔ [illegible] دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ یہ نتائج اخذ کرنے والے کون لوگ ہیں۔ [illegible] اخبار کا ایڈیٹر اور [illegible] نوجوان۔ جب ایسے لوگوں کی طرف سے اس قسم کے [illegible] مسٹر گاندھی کے متعلق شائع ہونے لگیں۔ تو عوام کو ان کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کیا چارہ ہوگا۔

ہندوؤں کے تسلیم [illegible] اور [illegible] بالمقابل طرف یہ کوشش بتا رہی ہے کہ مسلمان اس وقت تک [illegible] گاندھی [illegible] ہو چکے ہیں۔ اس کو وہ کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو وہ پہلا قدم قرار دے کر اور آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور ایسے رنگ میں مسٹر گاندھی کو پیش کر رہے ہیں کہ ان کو مسلمانوں کے تمام مذہبی عقائد اور خیالات پر اقتدار حاصل ہو جائے۔

اس کا جو کچھ نتیجہ ہوگا۔ اسے دوربین آنکھیں قبل از وقت دیکھ رہی ہیں۔ اور دور اندیش دل ابھی سے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس سے مسلمان کہلانے والوں کے دلوں سے اسلام کی رہی سہی محبت اور الفت بھی نکل جائیگی۔ اسلام کو وہ خشک اور بے ثمر شجر سمجھینگے۔ اسلامی عقائد اور اعمال ان کے نزدیک بے حقیقت ہو جائینگے۔ اور اس کی بجائے وہ مسٹر گاندھی کے مذہبی خیالات اور اعمال کے دلدادہ ہو جائینگے۔ کیونکہ جب انہیں ایک طرف مسٹر گاندھی کی فرضی اور بناوٹی کرامات سنائی جائینگی۔ اور دوسری طرف یہ کہا جائیگا کہ وہ اس زمانہ میں خدا سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں تو طبعاً ان میں خیال پیدا ہوگا کہ اسلام میں بھی کوئی ایسا آدمی ہے یا نہیں۔ اور جب انہیں تو فرضی کرامتوں کا غلط اور نادرست ہونا بتایا جائیگا۔ اور نہ کسی ایسے انسان کا پتہ دیا جائیگا۔ جس نے مسلمان ہو کر خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کیا۔ اور تجدید الہام پاکر دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا۔ بلکہ یہ کہا جائیگا۔ کہ اسلام میں الہام کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اور کوئی شخص اسلام میں رہ کر ملہم نہیں ہو سکتا۔ اور جو الہام کا دعویٰ کرے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ تو ان کے اپنے دلوں میں اسلام کے متعلق جو تھوڑی بہت محبت ہے۔ وہ بھی [illegible] ہو جائیگی۔ اور اگر وہ علی الاعلان مسٹر گاندھی کے مذہب میں داخل نہ ہو جائینگے۔ تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسلام سے وہ اس سے بہت زیادہ دور ہو جائینگے جتنے کہ اب ہیں۔

ہندوستان میں اسلام کی محبت اور الفت کا دعویٰ کرنے والے اور اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا ادعا کرنے والے دیکھیں اور غور کریں کہ مسٹر گاندھی کو کس حیثیت اور پوزیشن میں اب پیش کیا جانے لگا ہے۔ اس کو اگر عوام نے تسلیم کر لیا۔ تو پھر جس اسلام کا انہیں دعویٰ ہے۔ وہ کہاں رہیگی۔

آہ! جس قدر رونے کا مقام ہے کہ مسلمانوں سے غور و فکر کا مادہ اٹھ گیا۔ وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے سے قاصر ہو گئے۔ درست و نادرست میں تمیز کرنے سے عاری ہو گئے۔ ورنہ وہ انسان جسے خدا نے اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اسلام کے احکام پر چلنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری کرنے کی وجہ سے الہام سے مشرف کر کے بھیجا۔ اس کو قبول کرتے۔ اور مخالفین اسلام کی خواہشات کا ہدف بننے سے بچ جاتے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے مسلمان اس بات کو تسلیم کر لیں کہ الہام الٰہی کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے۔ اور یہ شرف صرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم اور آپ کا متبع ہو۔ اور اس کا ثبوت حضرت مرزا صاحب کا وجود باجود ہے۔ جن کے بیشمار الہام قبل از وقت شائع ہو کر پورے ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔

لیکن اگر مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول نہ کیا۔ اور اسی بات پر اڑے رہے کہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص الہام پاکر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جو مخلوق کی اصلاح کرے تو یاد رکھیں کہ وہ ایسے حالات میں گذرنے والے ہیں جو ان کا نام و نشان مٹا دینگے ؎

پرکاش کا دل آزار رویہ

[illegible] آریہ اخبارات کو جب ہماری طرف سے ترکی بہ ترکی جواب دیا جاتا ہے تو وہ چیخنے چلانے لگتے ہیں کہ احمدی اخبارات اتنی دل آزاری کرتے اور درشتی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن ہماری جوابی تحریروں اور مدلل و معقول اعتراضات پر شور مچانے والے ہمارے متعلق جس شوخی اور تہذیب کا ثبوت دیتے ہیں اس کا اندازہ ان کے لمبے چوڑے گندے اور دل آزار مضامین کو چھوڑ کر ایک چھوٹی سے چھوٹی تحریر سے بھی لگایا جا سکتا ہے

۲۴۔ اپریل کا پرکاش "احمدی شدھی سماچار" (?) کے عنوان سے ہمارے بنائے جانے والے ملعین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"یہ ایک بات [illegible] آریہ لوگ احمدیوں سے سبق لے سکتے ہیں۔ وہ مذہب کے لئے جوش ہے۔ ہم ان کی تنگ دلی اور کمینہ پن کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اپنے خیالات کے پرچار کے لئے جس جوش کا وہ اظہار کرتے ہیں۔ اس کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتے"

چونکہ اس موقعہ پر تنگ دلی اور کمینگی کا ہم پر الزام لگانا الزام لگانے والے کی اپنی کمینگی اور بے حیائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلئے اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے۔ البتہ ہم آریہ اخبارات سے [illegible] دریافت کرتے ہیں۔ کہ دل آزاری اور شرارت انگیزی کے جرم کا مجرم کون ہے۔

اسی پرچہ میں "قادیان کے مرزائیوں کی کمینہ حرکت" کے عنوان سے اس مختصر مضمون کو درج کر کے جو [illegible] کے متعلق الفضل میں شائع ہو چکا ہے پرکاش نے اپنی شرافت کا مزید ثبوت دیا ہے۔ اگر کسی دشمن اور بدترین دشمن کے متعلق اظہار حقیقت "کمینہ حرکت" ہے تو ویدوں میں [illegible] دشمنوں کے تباہ و برباد اور خوش ہونے کے متعلق جو دعائیں سکھائی ہیں ان کو کمینہ ترین حرکت قرار دینا پڑیگا۔ کیا پرکاش اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے؟

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دار الامان ۔ ۲۸ ۔ اپریل ۱۹۲۱ء

مسٹر گاندھی اور الہام

مسلمانوں کے لئے خطرہ کا مقام

الہام کا دروازہ صرف اسلام میں ہی کھلا ہے

لالہ جیت رائے جی نے ۶ اپریل کو بمبئی میں جو لیکچر دیا۔ اس میں مسٹر گاندھی کو ملہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ:۔

"قوموں کے اتہاس (تاریخ) میں ایسے سمے (وقت) آیا کرتے ہیں۔ جب پرماتما کی طرف سے کسی نہ کسی کو الہام ہوتا ہے۔ وہ الہام ۱۹۱۹ء میں مہاتما گاندھی کو ہوا۔ اور انہوں نے شاید ہزاروں سینکڑوں یا کم سے کم ۱۵۰ برس کے بعد ایک ایسی چیز کو پھر جنم دیا جس سے دیش بغیر کسی ہتیا کے یہ ظاہر کر سکتا ہو کہ وہ مستقل طور پر کسی خاص چیز کے برخلاف ہے۔ یہ طریقہ ۶ اپریل کو ہڑتال کے ذریعہ استعمال کیا گیا۔"

(بندے ماترم ۱۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

گویا ۶ ۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو مسٹر گاندھی نے ہڑتال کی جو تحریک کی تھی۔ وہ ان کی اپنی طرف سے نہ تھی۔ بلکہ اس کا انہیں خدا کی طرف سے الہام ہوا تھا۔

قطع نظر اس سے کہ مسٹر گاندھی نے اس وقت تک الہام کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ مسلمان جو مسٹر گاندھی کو نہ صرف ملکی بلکہ اپنے مذہبی معاملات میں امام بنائے ہوئے ہیں۔ اور جو لالہ جی کے ارشاد پر ۶ ۔ اپریل کی ہڑتال میں شامل تھے وہ لالہ جی کے اس نئے انکشاف کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور کہاں تک اس کی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ لالہ صاحب جیسے ذمہ دار شخص کی نسبت یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ انہوں نے بطور خود اور اپنے پاس سے گھڑ کر مسٹر گاندھی کی منشا کے خلاف ایسا دعویٰ پیش کر دیا۔ اسلئے مسٹر گاندھی کے "پیرو دوں"

کو چاہیئے کہ اب انہیں [illegible] کہاں ہیں اور ان [illegible] خدا کی طرف سے [illegible] الہام [illegible] صاحب وہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے الہام پاکر کھڑے ہوئے ہیں۔

احکام اسلام کو پس پشت ڈالنے والوں اور ایک مشرک کو اپنا مذہبی راہنما تسلیم کرنے والوں سے کوئی عجب نہیں کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اسلام میں اب کسی کو خدا کی طرف سے الہام نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی ملہم نہیں بن سکتا۔ مسٹر گاندھی کو ملہم مان لیں اور ان کو مورد الہام الٰہی یقین کر کے اسلام پر مشرکانہ عقائد کو فضیلت دے دیں۔ کیونکہ جب اس نہایت نازک زمانہ میں ان کے نزدیک اسلام میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو دنیا کی اصلاح کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر کھڑا ہو۔ بلکہ اس منصب پر مسٹر گاندھی کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جو ہندو مذہب کے پیرو اور عقائد کے لحاظ سے اسلام کے سخت مخالف ہیں۔ اور اسلام کو خدا کی طرف سے سچا مذہب یقین نہیں کرتے۔ تو صاف بات ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کے مذہبی عقائد اور خیالات کو اسلام سے برتر اور اعلیٰ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالیٰ کو وہی عقائد اور وہی اعمال پسند ہیں۔ جن کی تلقین مسٹر گاندھی کے مذہب میں کی گئی ہے۔ اور اسلامی عقائد اور اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشا کے بالکل خلاف ہیں۔ کیونکہ مسٹر گاندھی کو اپنے مذہب کے مطابق اعتقاد اور اعمال بنانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنا محبوب بنا لیا اپنے کلام سے مشرف کر دیا۔ اور دنیا کی ہدایت کیلئے منتخب کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں میں سے نہ کسی کو یہ رتبہ اور یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔

دراصل مسلمانوں نے مسٹر گاندھی کی پیروی کا فخر حاصل کرنے کے شوق میں اسلامی عقائد اور احکام کو جس بے دردی سے پاؤں کے نیچے روندنا شروع کیا ہے۔ اس سے ہمارے ہندو دوستوں کو یہ جرأت ہو گئی ہے کہ مسٹر گاندھی کو ایک ملکی لیڈر اور سیاسی مدبر کے درجہ سے بڑھا کر ایک مذہبی مصلح کی حیثیت سے پیش کریں۔ تا کہ ان کی اسلامی احکام میں کھلی کھلی دست اندازی بلکہ پامالی کو مسلمان گوارا کر سکیں۔

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ مسٹر گاندھی کی طرف عجیب و غریب باتیں بطور معجزہ کے منسوب کی گئی تھیں۔ مثلاً مشہور کیا گیا کہ اعظم گڑھ میں مسٹر گاندھی کے روحانی تصرف نے ایک گیہوں کے کھیت کو کانوں سے بدل دیا۔ اور گورکھپور میں دو گرے ہوئے درخت مسٹر گاندھی کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی طرح یہ کہ دو مردہ لڑکوں کو زندہ کر دیا۔ اور جن [illegible] کے منہ سے آواز آئی ہے۔ کہ گاندھی کی اطاعت کرو۔

اس قسم کی کرامات اور معجزوں کو مسٹر گاندھی کی طرف منسوب کر کے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شائع کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ عوام کے دلوں میں مسٹر گاندھی کی ایسی عزت اور وقعت قائم کر دی جائے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے مذہبی احساسات اور جذبات پر قابو پا لیں۔ اور پھر جس طرح چاہیں۔ انہیں تغییر و تبدل کر سکیں۔

کرامات گاندھی کا یہ سلسلہ ابھی حد تک ختم نہیں ہو گیا بلکہ دن بدن زیادہ زور کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اور اب تو اسکی آبیاری ان حلقوں میں کی جا رہی ہے۔ جو تعلیم یافتہ اور نئی روشنی کے دلدادہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں لاہور کے آریہ اخبار پرتاپ نے ایم کلیمنشو سابق وزیر اعظم فرانس کی طرف سے جو گذشتہ ایام میں سیر و سیاحت کے لئے ہندوستان آئے تھے۔ لکھا ہے کہ۔ "میں نے گوالیار میں صرف دو شیروں کا شکار کیا۔ اگرچہ میں چار دن اور چار رات ایک غار میں پڑا رہا یہ جانور جب انہیں کسی یورپین کی بو آتی ہے۔ تو بھاگ جاتے ہیں۔" اور اس کا یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس جواب سے ظاہر ہے کہ ان جانوروں تک بھی یورپینوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے۔"

گویا آجکل کی عدم تعاون جو مسٹر گاندھی کی ایجاد ہے۔ انسانوں سے گذر کر حیوانوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور وہ جان کے خوف سے کسی شکاری کے سامنے سے نہیں بھاگ رہے ہوتے۔ بلکہ عدم تعاون کر رہے ہوتے ہیں۔

غالباً پرتاپ نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے اس بات کا بھی تو علم پہنچایا ہوگا کہ جب کوئی عدم تعاون حامی اور دلدادہ شکار کے لئے نکلتا ہوگا۔ تو جانور دوڑ دوڑ کر اس کے پاس آتے اور اسکے سامنے لیٹ جاتے ہونگے۔

ہوتی رہتی ہیں جن کا اثر آخر ظاہر ہو جاتا ہے۔

پس میں سب پنجابی بھائیوں کو یہ ایک مشورہ دیتا ہوں کہ اول تو ہر ہفتہ اتوار کا روز یا کم از کم ہر ماہ کے آخری ہفتہ اور اتوار کی تعطیلوں کو قادیان میں گذارنے کی کوشش کیا کریں۔ اس سے بہت سے مختلف مقامات کے احمدیوں کو ایک دوسرے سے ملنے کا موقع بھی ملیگا۔ اور آپس میں محبت بھی بڑھیگی۔ اور ہم سب ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ لینگے۔

حضرت اقدس کے خطبے

مجھے حضرت اقدس نے اجازت دی ہے کہ جس قدر خطبے حضور کے چھپ چکے ہیں۔ میں انکو جمع کر کے چھپوا دوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے خطبے بہت ہیں۔ میرا ارادہ انکو مختلف جلدوں میں شائع کرانے کا ہے۔ چھپائی وغیرہ کا کام منشی فخر الدین صاحب احمدی ملتانی (مالک کتاب گھر قادیان) نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ احباب پہلے سے درخواستیں بھیجیں۔ یہ بہت ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ حضور کے خطبوں میں وہ علم بھرا ہوا ہے۔ جو اور کہیں دستیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور نے ہر مسئلہ پر نئی روشنی ڈالی ہے۔ اور یورپ امریکہ وغیرہ میں مبلغوں کے لئے تو حضور کے خطبے علم کے لاجواب خزانے ہیں۔ بہت دفعہ انگلستان میں میں نے حضور کے خطبوں سے خیالات لیکر انکو انگریزی جامہ پہنا کر نہایت تعلیم یافتہ انگریزوں کے سامنے پیش کیا جن کو سنکر وہ ہمیشہ کے لئے اسلام پر فریفتہ ہو گئے ہیں کوشش کروں گا۔ کہ ان کا ترجمہ جلد انگریزی۔ فرنچ۔ اسپرانٹو عربی۔ فارسی اور پشتو وغیرہ زبانوں میں بھی ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ارسی دار سروتہ

یہ نہایت خوبصورت پیتل کا سروتہ شیخ محمد محی الدین صاحب پیتلی سروتہ فیکٹری پانی پت کے ہاں سے ملتا ہے جس میں عمدہ نقش و نگاری کے علاوہ بہ جدت صناعی کاریگری کے ذریعہ خود بخود کھلتا ہے۔ اور پھل پر چھوٹی سی آرسی لگائی گئی ہے دار بنانے کی ہے اہل مذاق نے اسے بہت پسند کیا ہے اور قیمت وہ بھی تبائی ہے۔ بچے کی ۱۲ اور خورد کی ۱۴ ہے۔ امید ہے جو صاحب منگوائینگے۔ وہ دیکھ کر خوش ہونگے ٭

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

میں تمام بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کہ جس غرض کے لئے ہائی سکول کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس طرف سے اب معلوم ہوتا ہے کہ توجہ ہٹتی جا رہی ہے جسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ بورڈران کی تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے اور بھی ہو۔ لیکن میرا قیاس ہے۔ کہ احباب نے حضرت مسیح موعود کے فرمان کو بھلا دیا ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد ڈالتے ہوئے حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ اس سے نوجوان ایسے پیدا ہونگے جو زمانے کے زہر سے ہمیشہ محفوظ رہینگے۔ بلکہ قادیان کی پاک آب و ہوا میں رہ کر اپنے اندر وہ پاک روحانی اخلاقی۔ دینی تبدیلی پیدا کرینگے۔ کہ وہ دنیاوی حالت میں دوسرے سکولوں کے طالب علموں سے ہم پلہ رکھ کر بھی دین کے خادم ہونگے۔ آج تک یہ غرض اس مدرسہ کے قیام سے کہاں تک پوری ہوئی۔ اس کے بتانے کیلئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اسی سکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یکے بعد دیگرے اپنے تمام صاحبزادوں کو اسی سکول میں سکول کی آخری جماعت تک تعلیم دلائی۔ اور حضور کے نقش قدم پر چلکر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی اپنے بچوں کو اسی سکول میں داخل فرمایا۔ پھر اسوقت اطراف و اکناف دنیا میں اگر احمدی مبلغ ملینگے تو اسی سکول کے طالب علم ہونگے یا قادیان میں جن کی زندگی کا بہت سا حصہ اسی سکول کی تعلیم و تربیت میں گذرا۔ مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ مولوی غلام محمد صاحب بی اے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ یہ تو اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ پھر مولوی شیر علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کی زندگی کا بہترین حصہ اسی سکول میں کام کرتے گذرا ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر اور مولوی مبارک علی صاحب بی اے بھی اسی سکول میں کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب اور سید قاضی امیر حسین صاحب کا بہترین اولین زمانہ اسی سکول کے ساتھ گذرا۔ یہ صرف مختصر طور پر ہے۔ ورنہ دنیا کے مختلف شعبوں میں ہائی سکول کے احمدی فرزند جس طرح کام کر رہے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اگر کسی نے تربیت کا اثر دیکھنا ہو تو وہ دیکھ لے کہ ہائی سکول کے طالب علم جو اب مختلف کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے سٹرائکوں وغیرہ میں کس طرح احمدیت کے جھنڈے کو نمایاں طور پر کھڑا رکھا۔ اور کس جوش و مستعدی سے وہ احمدیت کے پھیلانے میں کوشاں ہیں مثال کے طور پر شیخ عبد الرحمٰن صاحب سابق منگل سنگھ ہیں۔ جو اس سکول کے طالب علم ہیں۔ یہیں حالت طالب علمی میں انہوں نے اسلام اختیار کیا۔ اب وہ بہت سے طالب علم سینڈیکل سکول کے احمدیت میں لا چکے ہیں۔ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے نام سے کون واقف نہیں۔ وہ بھی اسی سکول کے طالب علم ہیں۔ مصنف اختیار الاسلام کے نام سے کون ناواقف ہے۔ جن کو احمدیت کی دھن دن رات لگی رہتی ہے۔ وہ اسی سکول میں ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور جن کی خدمات آریہ سماج اور سکھوں کے متعلق سب پر روشن ہیں۔ اسی سکول میں بہت دیر تک کام کرتے رہے۔ نتائج اور کھیلوں کے لحاظ سے احباب پر روشن ہے کہ کس طرح یہ سکول دوسرے سکولوں کے دوش بدوش ہی نہیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر قدم مار رہا ہے۔ اس حالت میں احباب کا ہائی سکول کی طرف توجہ نہ کرنا قابل افسوس امر ضرور ہے۔ حضرت مسیح موعود کا صریح ارشاد موجود ہے کہ قوم اپنے بچوں کو یہاں بھیجے۔ تاکہ احمدیت کی فوجیں یہاں سے طیار ہو کر نکلیں۔ جیسا کہ کئی ایک جرار سورمے نکل چکے ہیں۔ کونسا وہ احمدی ہے۔ جس کا دل نہیں چاہتا۔ کہ حضرت ؑ کے حکم کو سر آنکھوں پر رکھے! اخراجات کا سوال راستہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گھروں میں رہکر بھی اتنا ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کون ہے جو اپنے بچوں کی فیسیں ادا نہیں کرتا۔ کھانے اور کپڑوں پر خرچ نہیں کرتا۔ کتابیں اور کاپیاں نہیں خریدتا۔ یہی خرچ یہاں ہیں۔ ممکن ہے زیادہ سے زیادہ ایک دو روپیہ کا

کا فرق ہو۔ لیکن وہ بھی وہی ہے۔ والا گھروں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ اور انسان اسکو خرچ تصور نہیں کرتا بلکہ اس سے کم خرچ کو خرچ تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اکٹھا دینا پڑتا ہے۔ بورڈروں کی تعداد کسی زمانے میں دو صد تک پہنچ گئی تھی۔ اور اب آہستہ آہستہ گھٹتے گھٹتے تیس تک آ رہی ہے۔ اور صرف بورڈنگ ہاؤس ہی ہے۔ جس میں بیرونی طلبا آکر قادیان کی برکتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ ورنہ سکول میں طلبا کی کمی نہیں۔ جو پہلے سے کہیں زیادہ ہیں لیکن وہ لوگ ہیں۔ اور پڑھ کر اپنے گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ جن کا کثیر حصہ ہندوؤں۔ سکھوں اور غیر احمدیوں کا ہوتا ہے۔ لیکن ہم تو انہوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ غیر تو ان نسل سے کے طریق ہیں۔ اصل غرض جماعت احمدیہ کے بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ جو ابھی تک ان سے بہت حد تک قابل افسوس غفلت میں ہے۔ جہاں لوگ اور قربانیاں کرتے ہیں۔ خدا کے لئے یہ قربانی بھی اپنے ذمہ لیں۔ امید ہے۔ احباب گذشتہ کمی کی تلافی فرما کر مشکور ہونے کا موقعہ دینگے۔

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ علاوہ رواجی تعلیم کے سکول میں قرآن شریف کا ترجمہ مع تفسیر ابتدا سے انتہا تک ختم کروایا جاتا ہے۔ حدیث کی کتابیں اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ رواجی تعلیم وہی ہے۔ جو سرکاری مدارس میں ہے۔ وہی کتابیں ہیں جو کہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔

خاکسار محمد دین ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان

ضروری اصلاح

اخبار الفضل نمبر ۸۰ میں ضمیمہ کی اجرت بالمقطع پانچ روپے لکھی ہے۔ یہ اجرت دس روپے سمجھی جائے۔ اور ۲ صفحے سے زائد فی صفحہ آٹھ آنے (۸/)

(مینیجر الفضل)

مخمس در جواب نظم پیغام

میرا ایک فارسی قصیدہ بعنوان "در مدح خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ" اخبار الفضل مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء میں شائع ہو کر زیر نظر ناظرین ہو چکا ہے۔ اس کے جواب میں ایک نظم پیغام صلح مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء میں کسی گمنام کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ میرا روئے سخن اس نادیدہ نشین محجوب الحقیقۃ کی جانب نہ تھا۔ مگر بقول کسے "دیوانہ را ہوئے بس است" نقطہ ہوئے آپ چراغ پا ہو گئے ہیں۔ اور بعنوان "در شمار مکر جوں ایدر شمار قادیان" ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ غالباً مسلک عالم اسلامی میں نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس عالم اسلامی سے عالم مجازی پیغامی یا عالم حقیقی اخبار مراد ہے۔ میرے متعلق جو چاہیں فرماویں۔ لیکن ان کا فتویٰ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کیا ہو گا جبکہ آپ سیرۃ الابدال کے صفحہ ۲ پر فرما چکے ہیں "جعلت قادیان کالنقادہ منتخبۃ و بلدۃ الامین" بازی بازی با ریش بابا ہم بازی۔ یہ دست درازی اچھی نہیں۔

بہرحال ہم اس مختصر جواب دینے کے بعد ایک مخمس میں نظم مذکور کا جواب دیتے ہیں:۔

احمدیت باغ ہست از احمد آخر زماں
لیک احمد گفتہ شاخ خشک برد باغباں
زیں سبب آمد بشیر الدین خلیفہ درمیاں
نہر کوثر شد رواں از آبشار قادیاں
آب حیواں درس قرآں مدیار قادیاں

چوں یکے گردید از بنان مردک گندم نمائے
ز آنکہ آمد یکے دیگر شدہ ہر دو سمائے
گشت تاریکی فزون تاریک گشتہ ہر سمائے
نور قرآں چوں نگرد مشعل ظلمت زدائے
پا نہادہ چوں مسیحا بر منار قادیاں

گفت عیسیٰ را مسیح قرا ایلیای در کماں
مصلح موعود گفتم ابن مہدی را مستاں

اشتہار مسیح وعدہ نام محمود جہاں
اے دل آشفتہ در کاہید چہ شنوی پیاں
مصلح موعود ہے ہم وعدہ آقائے ما
قادیاں را کم گفتہ کردہ ام من گرخطا
تا چہ فتویٰ مسیح بی بر مہدی بدر الدجیٰ
طرب دانی نیست محکم مظہر حق دعلا
مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکر چوں ایدر شمار قادیاں

دشمن دین متیں را روز تیرہ مے کند
بر شریران ناتواں را دست چیرہ میکند
بس نفوس مظلمہ را مستنیرہ مے کند
دیدہ ام برلبے اتقی چشم خیرہ مے کند
بلکہ پھول مہر او بوکہ بہار قادیاں

چوں یکے باغیر پیوستہ زما گشتہ جدا
دم ز آزادی زناں منکر ز حکم مقتدیٰ
بس فرستادہ از ینجا چند ناصر خدا
حامی دین متیں مشہر خدا نور ہدیٰ
تا بہ لندن کرد جاری جوئبار قادیاں

اے برادر تا بکے خواہی منود ایں ریشخند
تلبکے از جاہی بر آتشے ہم چوں سپند
مظہر آں حسن و احسانست پور ارجمند
اہل امریکہ برائے دیدن روئش طپند
در دل شاں شد مکیں عشق نگار قادیاں

کرد رابلد الامین گفتہ مسیحائے زمن
قادیاں دار الاماں گشتہ مقر پنجتن
تا قیامت ہست از اصحاب پیلاں در امن
رحم باید کرد ملایاں بجان خویشتن
بحذا جنگست یورش حصار قادیاں

فتنہ ہا برپا شد و ہر شہر شد چوں بے امان
دین حق مجروح شد از طعنہ ہائے دشمناں
سید ہر پیغام جنگے مسیح خواہ دشمناں
بوستان دین کہ پژمردہ است از باد خزاں
برگ و بار حق سید بادو بہار قادیاں

ہندوستان کی خبریں

کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ ۱۳ اپریل کو کوہاٹ میں ہندوستانی ہسپتال پر حملہ کیا گیا۔ دو ہندوستانی سپاہی ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔

ایک سکھ فوجی دستہ پر سرحدیوں کا حملہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۶ اپریل کو ۲۰ ویں سکھ پلٹن کے ایک دستہ پر جو بلاک ہوں کو جا رہا تھا۔ بنوں سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر سرحدیوں کے ایک گروہ نے جو قریباً ۸۰ ملاؤں پر مشتمل تھا۔ حملہ کیا۔ ۸ سکھ سپاہی ہلاک ہوئے۔

پنجاب پراونشل کانفرنس کے صدر کا فیصلہ راولپنڈی میں جو جولائی میں پنجاب پراونشل کانفرنس ہوگی اس کا صدر حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کو منتخب کیا گیا ہے۔

ایک قلی کو گولی مارنے کا مقدمہ یوروپین ملزم کی گرفتاری کچھ عرصہ ہوا لکھنؤ کے ایک یورپین کاشتکار مسٹر ریڈ نے ایک قلی کو اس کی لڑکی پر زبردست درازی کے سلسلہ میں گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور عدالت نے اسے بری کر دیا تھا۔ آخر کار کلکتہ ہائی کورٹ نے اس پر دوبارہ مقدمہ چلائے جانے کا حکم دیا تھا۔ اب خبر ملی ہے۔ کہ ۱۸ اپریل کو ملزم ڈپٹی کمشنر جیپار کی عدالت میں پیش ہوا اور اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ اور ضمانت نامنظور کی گئی۔

دریائے ستلج سے آبپاشی دریائے ستلج سے آبپاشی کرنے کی جو سکیم گورنمنٹ نے تجویز کی ہے اس سے جس قدر علاقہ کی آبپاشی ہوگی۔ اس میں ۳۰ لاکھ ایکڑ ریگستانی علاقہ شامل ہے اس سکیم کی تکمیل میں حسب ذیل رقوم کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ریاست بہاولپور ۲ کروڑ ۸۸ لاکھ روپیہ بیکانیر ۲ کروڑ سوا لاکھ۔ برٹش ۵ کروڑ ۹۱ ہزار۔

بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج گوالیار میں مرہٹہ ڈالیاں کی جو کانفرنس ہو چکی ہے۔ اس میں اس مطلب کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ گورنمنٹ پر زور ڈالا جائے۔ کہ وہ ہندوستان میں بحری اور بری فوج کی تعلیم کا کالج کھولے اور لازمی تعلیم کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے۔

مقدمہ منڈ لکانہ مقدمہ کی کارروائی تا حال جاری ہے۔ گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

نوآبادیوں میں رہنے والے ہندوستانیوں کی امداد کلکتہ میں مسٹر ڈبلیو آر گورلے کی زیر صدارت سر اسوتوش چودھری مسٹر سی ایف اینڈریوز۔ مسٹر سہروردی پنڈت بنارسی داس۔ ڈاکٹر ریک کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جو نوآبادیوں سے آنے والے ہندوستانیوں کی امداد کرے گی۔

سردار نرندر سنگھ پبلشر اکالی کو سزا سردار نرندر سنگھ "اکالی" لاہور نے سردار ہرنام سنگھ ایڈیٹر اکالی کے مقدمہ میں حلفیہ شہادت دینے سے انکار کیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اسے دو مرتبہ شہادت دینے کو کہا۔ سردار صاحب نے دونو مرتبہ انکار کیا۔ آخر ڈپٹی کمشنر نے پولیس سے سردار صاحب کی جامہ تلاشی کرائی۔ کوٹ کے نیچے سے ایک کرپان برآمد ہوئی۔ پولیس نے سردار صاحب کو ہتھکڑی لگائی۔ اور اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کر دیا۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا تم ضمانت پر رہا ہونا چاہتے ہو۔ ملزم نے اس سے بھی انکار کیا۔ آخر سردار صاحب کو چار ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

مہتر ایسوسی ایشن کا قیام بمبئی میں بھنگیوں یعنی مہتروں کی ایسوسی ایشن قائم ہوئی ہے۔ جو مہتروں کے معاشرتی، شہری اور اقتصادی مفاد کی نگہداشت کرے گی۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے بچوں کو مدرسوں میں داخل کریں گے۔ شراب سے پرہیز کریں گے۔ اور مقدمات کے انفصال کیلئے پنچایتیں قائم کریں گے اور شادیوں کے درج رجسٹر کرانے کے لئے باقاعدہ پنچایتیں قائم کریں گے۔

عدم تعاون میں نیا شاخسانہ الہ آباد سے ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ سوامی ستیہ دیو ساکن الموڑہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان کے خلاف جو حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جاری کیا گیا تھا۔ وہ ۹ مئی کو اس حکم خلاف ورزی کرنے کا قصد کر چکے ہیں۔

پہلا پنچما وکیل مدراس ہائی کورٹ کے پہلے پنچما وکیل ہوئے ہیں۔ پنچما قوم جنوبی ہند میں اچھوت سمجھی جاتی ہے۔

مردم شماری کے اندر غلط اندراج کی وجہ سے ایک قتل آگرہ ۱۶ اپریل لفٹننٹ کرنل این۔ اے۔ ٹی۔ گوڈن چھاونی مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں دو ملزمان کی پیشی ہوئی۔ جن پر ایک زمیندار کے قتل کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ملزمین کو مردم شماری کے فارموں میں چمار درج کیا گیا تھا۔ اس لئے ان کے اور مقتول زمیندار کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ چنانچہ ایک ملزم نے اسے پکڑے رکھا۔ اور دوسرے ملزم نے اسے مار دیا۔

سندربن میں ڈاکہ اور دو قتل سندربن میں تیس کے قریب ڈاکو چرن سہا کے مکان میں رات کے وقت آن گھسے۔ اور اس کو اور اس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔

شراب نوشی کا انسداد کرنیوالوں کو سزا ناگپور ۱۲ اپریل۔ ۱۱ اشخاص کے خلاف شراب کی ایک دکان توڑنے جانے کے سلسلہ میں ڈاکہ کا مقدمہ چل رہا تھا۔ ان ۱۱ اشخاص میں سے ۶ کو بری کر دیا گیا باقی پانچ کو ۶ ماہ سے لے کر ۲ سال تک قید کی سزا دی گئی ہے۔ فیصلہ میں لکھا ہے۔ ناگپور میں تحریک عدم تعاون کی وجہ سے بہت سنسنی پھیل رہی ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

ترکی و یونان

یونانی سرگرمیوں کا از سر نو آغاز لنڈن ۲۱ - اپریل - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونانی فوج نے بروسا کے محاذ پر پھر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ مگر ۱۴ - اپریل سے ترکوں کی زبردست جمعیتیں اوچاک کے محاذ پر یونانیوں پر حملہ کر رہی ہیں۔ اوچاک کے محاذ پر اب تک یونانی اپنے مورچوں پر قائم ہیں۔

یونانی بیڑا بحیرہ مرمورہ میں لنڈن ۲۲ اپریل۔ قسطنطنیہ کا اطلاع نامہ مظہر ہے کہ بابِ عالی نے دول متحدہ کے پاس احتجاج کیا ہے۔ کہ یونانی بیڑا بحیرہ مرمرہ اور دردانیال میں کیوں جنگی کارروائیاں انجام دے رہا ہے۔

سربرآوردہ ترکوں کا اخراج سمرنا کا ایک پیام مظہر ہے کہ یونانیوں نے کئی سربرآوردہ ترک جلا وطن کر کے ایتھنز بھیج دیئے ہیں۔

ترکی سپاہ کے جہاز کی گرفتاری لنڈن - ۲۲ - اپریل - قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے۔ کہ ایک یونانی جنگی جہاز نے بحیرہ مرمرہ میں ایک بلغاری جہاز گرفتار کیا ہے۔ جو ترکی سپاہ ایشیا سے اوچاک کو لے جا رہا تھا۔ یہ جہاز پریٹس میں لایا جائے گا۔ اور ترکی سپاہ اتار کر نظر بند کر لی جائے گی۔

برطانوی افسروں کی کوئی شرکت نہیں قسطنطنیہ ۲۱ - اپریل۔ برطانوی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ایشیائے کوچک میں یونان کی جنگی کارروائیوں میں برطانوی افسروں کی شرکت سے منع کیا ہے۔

بولشویکی کارروائیاں

ایرانی مورچوں پر بولشویکی جمعیت کی بلاوجہ گولہ باری الہ آباد ۲۲ - اپریل - پائونیر کا طہرانی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بولشویکی جمعیت نے رشت سے ایرانی کاسکوں کے مورچوں پر گولہ باری کی تھی جس پر ایرانی وزیر اعظم نے روسی وزیر کو جو آجکل پایہ تخت ایران سے چند منزل کے فاصلے پر ہے تار دیا ہے۔ کہ جب تک مذکورہ بالا واقعہ کی توجیہہ نہ کی گئی آپ آگے نہ بڑھیں۔ ماسکو سے بھی اسی قسم کا احتجاج کیا گیا ہے۔

روسی وزیر کو داخلہ طہران کی اجازت الہ آباد ۲۳ - اپریل - پائونیر کا طہرانی نامہ نگار ۲۳ اپریل کو تار دیتا ہے۔ کہ روسی وزیر کو طہران آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ کیونکہ اس نے ایرانی سپاہ پر گولہ باری کی معذرت پیش کی تھی۔ حکومت ایران نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر اس قسم کا واقعہ پھر پیش آیا۔ تو روسی وزیر کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔ بولشویک سپاہی روسی وزیر کا سامان لے کر طہران میں پہلے ہی پہنچ گئے ہیں۔

سرزمین انگلستان پر بولشویکی خطرے کے دلائل لنڈن - ۲۰ - اپریل - سر جے ایل بیرڈ نے مسٹر شورٹ کی جانب سے دار العوام میں بیان کیا کہ حکومت سرزمین برطانیہ میں بولشویکوں کی تحریک کو بخوبی دیکھ رہی ہے۔ یہ تحریک تین قسموں پر منقسم کی جا سکتی ہے۔ اول اشتراکی ملازموں کو تنخواہ جو ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ فی ہفتہ ہے۔ دوم انتہا پسند اخبارات کو وظائف۔ سوم باغیانہ کتب و رسائل کی مفت تقسیم۔ مسٹر شورٹ کے خیال میں کم از کم ۳۲ ہزار پونڈ ماہوار اس تبلیغ و اشاعت پر صرف ہوتا ہے۔

متفرق خبریں

ہندوستانی ڈاک کا ایک حصہ خراب ہو گیا لنڈن ۲۱ - اپریل - جنرل پوسٹ آفس کا اعلان ہے کہ ہندوستان اور مشرق بعید کی ڈاک کا ایک حصہ جو ۲۰ - اپریل کو لنڈن پہنچا ہے۔ بحیرہ روم میں طوفان باد سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ ڈاک کا اکثر حصہ تو تقسیم کر دیا جائیگا۔ لیکن بعض کے عنوان پڑھے نہیں جاتے۔

سن فینیوں کی طرف سے سخت سزا کی دھمکی لنڈن - ۲۰ - اپریل - سن فینیوں نے اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں جمہوریہ آئرلینڈ کے باشندوں کو آئرلینڈ چھوڑنے کی ممانعت کی ہے۔ اور جہازراں کمپنیوں کو منع کیا ہے کہ کسی سے کرایہ کا روپیہ وصول کریں اور کسی کو ٹکٹ دیں۔ ان کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو سخت سزا کی دھمکی دی ہے۔

وفد افغانیہ انگورا میں لنڈن ۲۱ - اپریل - انگورا کا مقیم قسطنطنیہ نامہ نگار رقمطراز ہے کہ دولت افغانستان کا سفارتی وفد انگورا میں پہنچ گیا ہے۔ رئیس وفد جناب سلطان احمد خان نے ایک تقریر کی جو انگریزوں کی مخالفت میں تھی۔ نیز کہا کہ تمام دنیائے اسلام کا فرض ہے کہ ترک احرار کو مدد دے۔

شیخ سنوسی کا عزم موصل لنڈن ۲۱ - اپریل - شیخ سنوسی موصل کی طرف سفر کر رہے ہیں۔

فیض کی بجائے کلپاک قسطنطنیہ ۲۲ - اپریل - انگورا کی قومی مجلس نے قرار دیا ہے کہ فیض کی جگہ کلپاک ٹوپی استعمال کی جائے۔ اور یہی ترکوں کی قومی ٹوپی متصور ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلپاک ملک میں بہت ارزاں تیار ہو سکتی ہے۔ اور فیض آسٹریا سے بنکر آتی ہے۔

سابق قیصرہ کی تدفین برلن ۲۰ - اپریل - سابقہ قیصرہ جرمنی کی تدفین کے ساتھ عجیب و غریب اظہار اطاعت ہوا۔ مقبرہ تک جنازہ کا جلوس دیکھنے کو تیس ہزار لوگ جمع تھے۔ قیصرہ کی تدفین اس انداز میں ہوئی جو زمانہ قدیم کی یادگار ہے۔ اس ماتمی جلوس میں وزراء خاندان ہوہنزولرن کے سابق فرمانروا۔ شہزادہ … فرڈینینڈ والئی بلغاریہ۔ مارشل وان ہنڈنبرگ۔ جنرل … جنرل میکنسن۔ جنرل وان کلک اور امیر البحر وان ٹرپٹز نے شرکت کی۔ یہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ تدفین کے بعد مجمع نے وان ہنڈنبرگ کے خیر مقدم میں نعرے بلند کئے۔

سکندریہ میں طاعون لنڈن ۲۱ - اپریل - سکندریہ میں طاعون نمودار ہوا ہے۔

(… پرنٹر … قادیان میں چھپ کر … شائع ہوا)

الفضل

قادیان

لیکن یہ ممکن نہیں کہ کوئی دوسرا شخص خدا کی ہدایت کو ترک کر کے اس کو ... (امام جماعت احمدیہ)

مضامین تمام ایڈیٹر کے نام

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت

منیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی — اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸ | مورخہ ۵ مئی ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ تار میر [illegible]

رمضان المبارک

[illegible]

عدم تعاون کے [illegible]

[illegible]

خطبہ جمعہ [illegible]

[illegible]

استفسارات — ۹

ہندوستان کی خبریں — ۱۰

غیر ممالک کی خبریں — ۱۲

مدینۃ المسیح

کل ۳ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حضور کی توجہ عالی آجکل بیرونی ممالک کی تبلیغ کی طرف ہے اور حضور جماعت کے نوجوانوں میں سادگی جفاکشی اور قربانی کی روح پیدا کر رہے ہیں۔

حضرت ام المومنین کے کان اور داڑھوں میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ احباب توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے۔

مبلغین کلاس جس میں قریباً تمام مولوی فاضل پاس اور فارغ التحصیل نوجوان ہیں۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کے زیر تربیت اپنے کورس کو جلد جلد پورا کر رہی ہے۔

جلسہ سالانہ کے قریب کسی قدر انتظار ہوا۔

نامہ نیر

(نوشتہ از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

معزز رؤسا سے ملاقات

مبلغ اسلام کی آمد پر خوشی کا اظہار

سیرالیون سے سالٹ پانڈ تک

۲۱ فروری کو ۵ بجے شام روانہ ہو کر جہاز بر دلو ۲۸ فروری کو ۴ بجے شام سالٹ پانڈ پہنچا۔ راستہ میں نصف کے قریب مانرو ویا پایہ تخت لائبیریا کے پانیوں میں پڑا۔ لنگر انداز ہوا۔ لائبیریا آزاد شدہ حبشی غلامان امریکہ کی جمہوری ریاست ہے۔ میری خواہش تھی کہ یہاں اتروں اور رئیس جمہوریہ اور اراکین جمہوریت کو پیغام حق دوں۔ مگر کپتان جہاز بر دلو نے کہا کہ وقت نہیں۔ اسلئے کنارہ پر نہ جا سکا۔ مانرو ویا کے بعد گرینڈ بیسا ۲ روز جہاز بندر سکنڈی میں ٹھہرا رہا۔ اور مسلمان نو سار تختہ جہاز پر ملاقات کے لئے آئے۔ ان کو تبلیغ کی اور مسیح موعود کی آمد سے آگاہ کیا۔ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے زمانہ کو پہچاننے کی نصیحت کی۔ ان کی خواہش تھی کہ میں انکے ہاں ٹھہروں۔ مگر حالات نے اجازت نہ دی۔ تختہ جہاز پر چونکہ میں اول درجہ میں تھا۔ اسلئے فرسٹ کلاس کے معزز مسافروں کو تبلیغ کا خوب موقع ملا۔ اور نوجوان افسران جہاز

رمضان المبارک میں درس قرآن

احباب کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ اب کے بھی رمضان المبارک میں جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ قرآن کریم کا درس دیا کرینگے اور کوشش کرینگے کہ سارا قرآن کریم رمضان میں ختم کر دیں۔ بیرونجات سے جو صاحب اس نعمت سے مستفید ہونا چاہیں تشریف لے آئیں۔

ہوئے سپاہیان جہاز پر زیر تبلیغ ہیں۔ ایک نوجوان انگریز کیبن کو آنحضرت صلعم کی احادیث اچھا اثر کر گیا ہے۔ عزیز ناخوش احمدیاد ان نہ صرف خود اسلام لے آئے ہیں۔ بلکہ وہ تیسرے دوسرے افسران جہاز کو بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور نماز اور احکام اسلام سیکھنے میں اچھا وقت صرف کرتے ہیں۔ الحمد للہ۔

برو ٹو کو الوداع

جہاز برو ٹو کو ۵ بجے شام ۱۰ اپریل کو اور کشتی پر جو کنارہ پر سے سب سے آئی تھی سوار ہوا۔ اللہ تعالے کا فضل ہے کہ جہاز سے اترتے وقت میں اجنبی نہ تھا۔ عزیز ... افسرانِ جہاز برو ٹو تازہ مسلم کی پیاری صورت افسران جہاز کی سیٹ میں رومال ہلانے والوں میں خاص امتیاز رکھتی تھی۔ یہ نوجوان بار بار ایک تختہ سے دوسرے تختہ پر دوڑ کر اسلئے آ تا رہا کہ مجھے آخری وقت تک دیکھے۔ مجھ سے چند بیعت فارم اس نے واپس لئے کہ اور لوگوں سے بعد تبلیغ دستخط کرا سکے گا۔ اللہ تعالے اس کی عمر میں ایک ... اور ... میں برکت ... سے رومال ہلا کر آخری سلام کرتے رہے۔ اس جہاز پر کپتان اور افسران جہاز نے نہایت احترام سلوک کیا۔ وہ سالٹ پانڈ اترتے وقت دل میں تازہ اور محرک دعا تھا اللہ تعالےٰ ان سعید انگریزوں کو نور اسلام سے منور کر دے۔ آمین۔

میزبان اور کمشنر پولیس

قصبہ میں میری آمد کی پورے طور پر اطلاع نہ تھی۔ تاہم مسٹر ... بیدرو میرا میزبان ساحل بحر پر موجود تھا۔ ساحل بحر کے قریب اصول جہاز کی مانند بند چٹانیں۔ ان کو دیکھ کر خوف آتا تھا آخر بصحیح سلامت کنارہ پر اترا۔ میزبان سے ملاقات کی اور الحمد للہ کہا۔

ساحل پر سلام کرنے والوں میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس تھے۔ جنہوں نے کمشنر صاحب پولیس کا سلام دیا اور کہا کہ وہ قریب ہی دفتر میں آپ کا انتظار کرتے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ یہ انگریز نوجوان افسر ہے۔ ... سلام کلام کے بعد میں نے اپنے کاغذات پاسپورٹ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب ... لندن ٹائمز کی رپورٹ اور اپنا کارڈ دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات بتائیں۔ لوا۔ ہنسی نے مشن کی غرض و غایت و اشاعت اسلام ظاہر کی۔ کمشنر صاحب سے سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔

سالٹ پانڈ

یہ قصبہ گولڈ کوسٹ کے وسطی ضلع کا صدر ہے۔ آبادی تخمیناً ... ہزار ہے۔ اصلی باشندے سب عیسائی ہیں۔ مسلمان بیگوس اور کانو سے ہیں۔ بیگوس کے نائیجیرین مسلمانوں میں احمدی اور احمدی نوجوان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی دو مسجدیں ہیں۔ اس قصبہ میں تین مشن ہیں۔ ... اور ... عیسائی مشن پہلے دونو فرقے کے گرجا اور مدرسے الگ الگ ہیں۔ فرقہ سوم کے چند ممبر ایک مکان میں گرجا کرتے ہیں۔ تمام علاقہ عیسائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمان خال خال ہیں۔ یہاں کنوئیں کا پانی میسر نہیں۔ نلکا ہے۔ دودھ مکھن شکر۔ روٹی۔ چاول تمام اشیائے خوردنی و پوشیدنی ولایت سے آتی ہیں۔ ضلع میں تجارت کا مرکز ہے۔ پام آئل۔ ربر۔ بندر کا چمڑا یہاں سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ گھوڑے یا بار برداری کے جانور دکھائی نہیں دیتے۔ صرف چھوٹی سی بکریاں ملتی ہیں۔ اخراجات لندن سے زیادہ ہیں۔ کوئی سیر گاہ یا تفریح کا مقام نہیں۔ البتہ ... کرنے اور ایمان کی پاک ... سے محظوظ ہو کر وقت گذارنے کا خوب موقعہ ہے۔ روزانہ کونین ... جلاب آور دوائی کھانا ضروری ہے۔

امیر فینٹی

اس علاقہ میں اصلی باشندے جو فینٹی کہلاتے ہیں۔ قریب تین ہزار مسلمان ہیں جو قریب و جوار سالٹ پانڈ میں بستے ہیں۔ ان کو ہوسا لوگوں سے نفرت ہے۔ اور ہوسا لوگ ... ہیں ... کا نام مہدی ہے۔ اس نے ۲۸ سال ہوئے تبلیغ اسلام شروع کی تھی۔ اب بوڑھا ہے۔ اس کی خواہش تھی کہ اسلام کو اپنی قوم میں تازہ کرے اور کوئی مبلغ بلائے۔ اس لئے اس نے کیپ کوسٹ کے ایک ... سے پتہ لیکر لندن مشن میں مفتی صاحب کو خط لکھوایا۔ اور روپیہ بھیجا۔ ابھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مگر ان کے دو سردار اور ایک نقیب خاص میری آمد کی تصدیق کرنے کیلئے آ چکے ہیں۔ اور امیر صاحب خود چند ایک روز میں آنیوالے ہیں۔ کیا عجب ہے۔ کہ ایک افریقی امیر کو حضرت امام مہدی کا حلقہ بگوش ہونا ہے۔ جہاں ان کا نام ہے۔

ہوسا اور یوروبا

نائیجیریا کی دو قومیں اسلام میں داخل ہیں۔ ہوسا عرب ... ہیں۔ یوروبا حبشی النسل ہیں۔ یہاں کے ہوسا ... کی لڑکیاں ... کے صحرائی گیت اسوقت ... گا رہی ہیں۔ ایک لڑکی ... پڑھتی ہے۔ باقی سب ... دوسرا ... میں۔ یہ لوگ صبح و شام ... کے لئے آگ جلاتے ہیں۔ اور آگ کی روشنی میں بچے قرآن کریم تلاوت کرتے ہیں۔ ہوسا لوگ قدیم کے مسلمان ہیں۔ کوئی جدید تہذیب ان کے لئے بدعت ہے۔ تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ان کی مسجد میں شاہ حجاز کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ یوروبا لوگ مذہب میں ... کا شغل رکھتے ہیں۔ ان کا ایک وفد میری ملاقات کیلئے آیا۔ میری مختصر تقریر کا جواب امیر وفد نے جو دیا۔ اس کا ایک فقرہ یہ تھا۔

"آج تک یہ لوگ ہم پر ہنستے تھے کہ سفید آدمی مسلمان نہیں۔ الحمد للہ اب White man وائٹ مین مبلغ اسلام ہو کر یہاں آ گیا"۔

دعا کا محتاج

احباب کرام! غریب و مسافر سلسلہ ... سب سے دور ... صحت کی ... غیر مہذب لوگوں کے درمیان اپنی تنہائی کا احساس کرتا ہوا دعا کا خواستگار ہے۔ خدا کے مسیح علیہ السلام کی رؤیا میں جمال باعث تسکین اور ایمان سے پیدا ہونیوالا اطمینان ڈھارس ہے۔ عزیزان! خدا حافظ۔ دعا دعا دعا۔

میرا پتہ

مجھے سب دوست خط لکھیں۔ اور سلسلہ کی خبریں بتائیں۔ ہندوستان کی خبریں لکھیں۔ کیونکہ میں اخباری دنیا سے باہر ہوں۔ میرا موجودہ پتہ یہ ہے۔

C/o Post Master Salt Pond
Gold Coast W. Africa.

درخواست دعا

میں خدا کے فضل و کرم ذیلدار ہو گیا ہوا ہوں اور غیر احمدیوں کی ... بر خلاف اپیل کیا ہوا ہے تمام بھائیوں سے التماس ہے کہ میرے واسطے دعا فرماویں ... ذیلدار ...

جھک جاتا ہے۔ اسوقت اس کی حالت ہوتی ہے وہ خدا کی بلندی اور بڑائی کو دیکھ کر تمام جہان سے الگ ہوتا ہے۔ اور اس کے احسانات کو دیکھ کر اللہ اکبر پکار اٹھتا ہے اور اسوقت زبان سے کہتا ہے۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ کہ میں اپنی تمام تر توجہ کو اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا خالص اسی کے لئے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یہاں انسان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا کی عظمت کے آگے تمام جہان کی عظمت کو بھول جاتا ہے۔ اور سب جہان کے تعلقات سے دست بردار ہوتا ہے

پھر وہ دربار میں چلا جاتا ہے یا مومن کو معراج حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی مومن کا معراج ہے۔ پھر وہ خدا کے حضور میں عرض معروض کرنے لگتا ہے۔ اور معراج انبیاء کا بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ ان کو دربار الٰہی میں خاص خاص معروضات پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خدا کی ثنا و حمد شروع کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین سب تعریفیں اس ذات واحد کیلئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پھر الرحمٰن الرحیم۔ وہ ربے مانگے دیتا اور مانگنے پر اچھے سے اچھے بدلے عنایت کرتا ہے۔ اور پھر وہ کہتا ہے۔ مالک یوم الدین کہ وہ رحیم ہی نہیں۔ بلکہ شرارتوں کے بدلے میں سزا و عقاب بھی دے سکتا ہے۔

یہاں تک تو اس کی تعریف اور حمد تھی۔ پہلے اسکی عظمت کا اقرار دنیا سے بے تعلقی تھی پھر اسکی تعریف ہوئی مگر صیغہ غائب میں۔ آگے پھر عرض شروع ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسکو دیکھتے ہو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو کم از کم اس طرح کہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔ اس کے مطابق گویا انسان خدا کے سامنے ہوتا ہے۔ اور رو در رو عرض کرتا ہے کہ ایاک نعبد اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اسوقت وہ اپنی اور تمام جہان کی حالت کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے کو کل زمین اشیاء میں سے سمجھتا ہے۔ پھر خدا کی عبادت کا اقرار کرتا اور اس سے استعانت چاہتا ہے۔

پھر اس مقام سے آگے قدم رکھتا ہے اور دعا شروع کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا ہمیں ہمارے تمام اعلیٰ مقاصد میں کامیاب کر اور تمام بھلائیوں سے حصہ وافر دے۔ وہ بھلائیاں جو تو نے پہلے کسی اپنے پاک گروہ کو دی ہیں۔

اگر ہم آگے رکوع اور سجدہ اور التحیات اور سلام تک کی حالت اور عبارت پر غور کریں تو یہی حالت نظر آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔

جو شخص اس طرح کی نماز پڑھے وہ کبھی بدی اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھر وہ ایک مُردہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے قبضہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے نئی زندگی پاتا ہے۔ جو شیطان کے تصرف سے باہر ہوتی ہے اور یہی حالت اس کے معراج کی ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا معراج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو بلاتا ہے۔ اور ان کی معروضات کو سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے اسیطرح مومن کا معراج نماز ہے اور اُسمیں جو معروضات انسان کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ سنتا اور قبول فرماتا ہے ؛

حدیث قدسی حدیث قدسی میں آتا ہے کہ بندہ جب الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کہتا ہے۔ تو اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حمدنی عبدی۔ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا بینی و بین عبدی پھر یہ حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ کبھی بادشاہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ مانگو جو چاہتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ جب انسان کہتا ہے۔ ایاک نستعین اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولعبدی ما سئل میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگتا ہے۔ ایسی نماز ہے۔ جس کے لئے کہا گیا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

نماز میں ذکر الٰہی دوسری بات نماز میں یہ ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولذکر اللہ اکبر۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد آ جاتی ہے۔

دُعا اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق دے جو اس کے نبیوں اور پیاروں نے پڑھی۔ اور اس سے وہ مقصد حاصل ہو۔ جو نماز سے اصل مقصد ہے۔ ہماری نماز محض ٹکریں نہ ہوں۔ بلکہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصل کے مطابق ہر قسم کی بدی اور ناپسندیدہ بات سے روکنے والی ہو۔ اور خدا کی یاد ہمیں اس سے حاصل ہو۔ آمین +

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے متعلق کچھ

موضع کوٹلی لوہاراں کے مباحثہ میں مولوی ابراہیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر جلد سے جلد بحث کرنے پر زور دیتے ہوئے یہ بات بھی کہی کہ چلو ہم عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے کے مسائل میں جھوٹے ہی سہی مگر جب اس سے یہ کہا گیا کہ دیکھنے کو کہا گیا تو ٹال گیا۔ گویا اس طرح سے اس نے ایک جھوٹ تو ضرور ہی بولا ؛

(۲) ایک اور بات جو اس کے منہ سے جوش میں نکل گئی وہ یہ تھی۔ کہ حضرت رسول کریمؐ کا رفع الی اللہ نہیں ہوا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ اس پر سب کے سب حیران رہ گئے۔ حافظ جمال احمد صاحب نے کہا قسم کھا کر کہو تو اس نے کہدیا کہ ایمان سے کہتا ہوں یہ ہماری مزید حیرانی کا سبب ہوا اور اسی حیرانی میں جب حافظ صاحب ایک لمحہ کیلئے خاموش ہو گئے تو بیہودہ لوگ یہ گروہ ہنس پڑا جب حافظ صاحب نے کہا کہ کیا رسول کریمؐ کی وہ دُعا یعنی ورفعنی جو ہر روز مانگتے تھے پوری نہیں ہوئی تو پھر وہ سخت گھبرایا اور ناچار اسکو ماننا پڑا کہ ہاں قبول ہوئی۔

(۳) بیہودہ بے ہودہ طرح جب کئی بار لوگوں نے تالیاں بجائیں اور اس پر مولوی ابراہیم کو متوجہ کیا گیا تو اس نے اپنے بلانے والوں کو ان کے منہ پر جاہل لوگ کہا۔

(۴) مولویصاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے سنہ ۱۹۲۰ء کے جلسہ کے دوران تقریر میں کہا تھا کہ جب قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ سے نکل جائیگا تو اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے۔ لیکن اب اتحادی مدت سے قابض ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں اُترے کیا وجہ ہے؟ ایک دعا بھی مولویصاحب نے کی تھی کہ خدایا مجھے (مولوی ابراہیم) اسوقت زندہ نہ رکھنا۔ جب قسطنطنیہ ترکوں کے قبضہ سے نکلے۔ مگر یہ بھی قبول نہ ہوئی۔ خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی ؛

جہلم میں غیر مبایعین کا جلسہ

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۴ء میں جہلم میں ایک اجتماع عظیم اور حضرت مولانا صدر الدین صاحب کا لیکچر۔ بابو عبد الحق صاحب سکرٹری انجمن اشاعت اسلام کی ایک مراسلت چھپی ہے۔ اس سے ہم کو کوئی غرض نہیں کہ آیا وہ اجتماع عظیم اور اژدہام کثیر تھا یا معمولی مجمع۔ اور حاضرین پر وجد کا عالم طاری تھا یا کہ لیکچر کے اختتام پر بہت سے غیر احمدیوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت نہ تھا۔ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت تھا۔ لاہوری پارٹی بھی مانتی رہی ہے۔ مگر غیر احمدیوں سے چندے وصول کرنے کی خاطر کہہ دیتے ہیں کہ دعویٰ نبوت نہ تھا۔ بابو عبد الحق صاحب نے جن کی عمر ماشاء اللہ ۷۰ سال کے لگ بھگ ہے۔ وہ سنت نبوی اور شعائر اسلام کی بے عزتی کہ ہر روز کار سنانہ کترنے کا تیزہ ہر استرہ ان کا چہرہ صاف کرتا ہے۔ تاکہ تھوڑی پر اتنا بال بھی نہ ہو جتنا کہ کرکٹ گراؤنڈ کا گھاس۔ اس نے چونکہ خواہ مخواہ ہمارا ذکر کیا ہے۔ اسلئے مجھے بھی لکھنا پڑا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت پر مولوی صدر الدین صاحب کا لیکچر بابو عبد الحق مذکور نے محض اسلئے رکھا کہ احمدیوں سے خائف غیر احمدیوں کو بھڑکایا اور اشتعال دلایا جائے۔ اور اس بات کا اسے اس قدر شوق تھا کہ مولوی صدر دین سے بھی اس نے دریافت نہ کیا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اٹھتے ہی کہا جو ختم نبوت کا مضمون میرے لئے رکھا گیا ہے۔ اگر مجھ سے دریافت کیا جاتا تو میں ہرگز اس پر لیکچر نہ دیتا۔ اب چونکہ مضمون رکھا جا چکا ہے۔ اور مشتہر بھی ہو چکا ہے اس واسطے میں اسکو نباہوں گا۔

اس مضمون کے متعلق مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں جو حقائق بیان کئے۔ ان پر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مولوی صاحب نے کہا۔ رسول کریم خاتم النبیین ہیں آپکے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اس کے ثبوت میں آیۃ خاتم النبیین پیش کی۔ لیکن اس آیت سے نفی نبوت کا استدلال غلط تھا۔ کیونکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت سے یہ مطلب نہیں سمجھتے تھے کہ میں نبیوں کو ختم کرنے آیا ہوں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آیۃ خاتم النبیین کے نزول کے قریب پانچ برس بعد حضور کے ہاں ایک صاحبزادہ پیدا ہوا۔ جس کا نام حضور نے ابراہیم رکھا۔ جو پیدائش سے کچھ عرصہ بعد بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ رسول کریم نے اس کا جنازہ پڑھتے وقت فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا یعنے اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اب اگر آیت خاتم النبیین کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ نبیوں کو بند کرنیوالے ہیں۔ تو کیا وجہ کہ آپ باوجود آیت کی موجودگی کے فرماتے ہیں۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ پس رسول کریم کا یہ فرمانا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا اس صحیح ہے۔ اب ثابت ہو کہ رسول کریم کے نزدیک آیۃ خاتم النبیین کسی نبی کے آنے کی مانع نہیں۔

دوسری بات مولوی صاحب نے یہ کہی کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ رسول کریم کے بعد کسی نبی کی آمد کو روکتی ہے۔ کیونکہ دین کامل ہو گیا۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ استدلال بھی غلط تھا۔ کیونکہ اس میں نبی کا تو ذکر ہی نہیں۔ بلکہ اس میں تو صرف اسلام کے کامل ہونے کا ذکر ہے۔ اگر قرآن مجید نے یہ بتایا ہوتا۔ کہ نبی اسلئے آتے ہیں۔ کہ نیا دین لاویں۔ تب بے شک اس آیۃ سے استدلال ہو سکتا تھا کہ چونکہ نبی آتے ہی اسلئے ہیں کہ نیا دین لاویں۔ اور آیۃ اکملت لکم دینکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب نئے دین کے آنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اسلئے معلوم ہوا کہ اب کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔ لیکن قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ نبی کی غرض دین جدید کا لانا ہے۔ اور جب قرآن کے نزدیک دین کا لانا نبی کی بعثت کے لئے ضروری نہیں تو اسلئے دین کا کامل ہونا کسی نبی کی آمد کے امکان کو باطل نہیں کرتا۔

تیسری بات مولوی صاحب نے یہ پیش کی کہ لا نبی بعدی میں رسول کریم فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر مولوی صاحب کا اس حدیث کو نفی نبوت میں پیش کرنا بھی غلط تھا۔ کیونکہ ساری حدیث سے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ رسول کریم جب جنگ تبوک پر تشریف لے گئے تو حضرت علی کو مدینہ کا حاکم مقرر کر گئے۔ حضرت علی نے کہا کیا حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے چلے ہیں۔ رسول کریم نے فرمایا کہ میرا تجھے اس جگہ چھوڑنا اسی طرح ہے جس طرح موسیٰ کا ہارون کو۔ ہاں ہارون موسیٰ کے بعد ان کی زندگی میں نبی تھا۔ مگر میری غیر حاضری میں نبوت نہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ یہاں پر بعدی سے مراد وفات کے بعد نہیں بلکہ بعدی سے مراد غیر حاضری ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تین دلائل ختم نبوت پیش کئے تھے جن کی بابت لکھا جاتا ہے کہ مولانا نے ایسے عالی شان معارف اور نکات بیان فرمائے۔ کہ سامعین سکتے کی حالت میں تھے۔ مولانا کے لیکچر کا بہت سا حصہ ترکوں کی تعریف وغیرہ میں خرچ ہوا تھا۔ جس کے اس جگہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم کو صرف مسئلہ ختم نبوت سے غرض ہے جس کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔

کیا بابو عبد الحق صاحب بتلائینگے۔ کہ اگر مولوی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر ایسی روشنی ڈالی تھی کہ مخالف اور موافق کے منہ سے بے اختیار مرحبا اور جزاک اللہ نکلتا تھا۔ تو پھر آپ کو کس بات کا ڈر تھا کہ میرزا حسین بیگ صاحب احمدی کے بار بار تحریک اور اصرار پر احمدیوں کو وقت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے تو بہت کہا تھا کہ ختم نبوت بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اگر فریقین یکے بعد دیگرے اسپر روشنی ڈالیں گے۔ تو اس سے سامعین کو فائدہ ہوگا۔ اور وہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکینگے۔ مگر آپ انکار پر ہی اڑے رہے۔ اور ہمارے دلائل سننے کی تاب نہ لا سکے۔

خاکسار شاہ عالم احمدی از جہلم

عفو گناہ کے متعلق مسیح موعود کا ارشاد

تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں ہے۔

الفضل کی ماہوار رپورٹ

ماہ اپریل میں ۴۳ خریدار الفضل کے بنے ہیں اور گھٹ گئے ہیں بوجہ واپسی بند ہوگئے۔ احباب جو ہمیشہ نام الفضل جاری کرا چکے ہیں۔ اس کے باوجود الفضل کی قدر ہونے کے بعض مشکلات پیدا ہوئے اور تاکی ... وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اخبار بند ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح ہر اخبار کے خریدار اس قدر سے کم نہیں ہیں۔ جو برداشت اخراجات ماہواری کے لئے کم از کم ہونی چاہیئے۔ تاہم میں ان احباب کا شکور ہوں۔ جو الفضل کی خریداری بڑھانے کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:-

(۱) چودھری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ ایک خریدار (۲) جناب سراج الدین صاحب ... ۱ خریدار (۳) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد ضلع گوجرانوالہ ۱ خریدار (۴) سید عبدالرحیم صاحب ... ۱ خریدار۔

(۵) مولانا شیر علی صاحب قادیان ۱ خریدار (۶) حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری ... ۲ خریدار (۷) مسٹر فضل کریم صاحب علی گڑھ ۱ خریدار (۸) جناب شوکت علی صاحب ... ۱ خریدار (۹) منشی عبدالخالق صاحب ... ۱ خریدار (۱۰) منشی محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازی خان ۱ خریدار (۱۱) خان بہادر عبدالحق خان صاحب بیلی بھیت ۱ خریدار

غریب فنڈ

۴- اپریل ۱۹۲۱ء کے الفضل میں جو حساب شائع ہوا تھا اس کی میزان ... روپیہ ہے اس کے بعد یہ رقوم وصول ہوئیں۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب عہ میاں عزیز محمد صاحب ڈیرہ غازیخان عہ میاں ثناء اللہ صاحب ... منشی محمد ابراہیم صاحب کلرک تعلیم و تربیت عہ میاں عبدالعزیز صاحب ... کل میزان ...

تقریباً تمام روپیہ غیر مستطیع اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے میں خرچ ہو چکا ہے۔ جن کے نام ابھی رجسٹر غریب فنڈ میں ہیں۔ اب احباب کو توجہ فرمانی چاہیئے۔ خوشی کی تقاریب وغیرہ ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اعجازی پریس ۲

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے اس میں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دوسرے پریسوں میں نہیں ہیں گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے کسی قسم کی چکناہٹ نہیں ہے بڑی آسانی سے ہر ایک شخص بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک گھنٹہ ... اشتہارات اور چٹھیاں چھاپ ... مدارس ... تبلیغ کرنے کے شائقین کو بھی چاہیئے کہ ... پاس رکھیں۔ اور ہفتہ وار جب چاہیں مضمون لکھ کر چھپا کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ ... فلسکیپ ... سیاہی فی شیشی ۸ ...

محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

عجائبات کا لکھنؤ ۱۲

عجیب چاول نمبر ۱- ایک چاول پر سورہ قل ہو اللہ بار یک و دف ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے قیمت ۸ فی چاول نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲

عجیب چاول نمبر ۲- اسپر صفائی اور خوشخطی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ لکھا ہوا ہے قیمت ۸ فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۸

عجیب انگوٹھی- فن فوٹوگرافی کا بہترین نمونہ۔ اس میں ایک بہت ہی ذرا سا شیشہ لگا ہوا ہے۔ جس کو ایک آنکھ بند کر کے دیکھیں تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں قیمت ... فی انگوٹھی

تمرغیوں سے زیادہ انڈے لینے کی ایک نہایت ہی آسان ترکیب صرف ۴ کے ٹکٹ بھیجکر ہم سے دریافت کریں۔

نوٹ:- کوئی چیز اشتہار کے مطابق نہ ہو تو واپس کر دیں محصول بذمہ خریدار

پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی - پانی پت

انجینیرنگ سکول لدھیانہ ۱۲

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلبا ۱۲۵ ہوگئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولی گئی ہے جس میں اسوقت اکثر بہتر طلبا داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجینیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور رائٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے انجینیرنگ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دیگا۔ ملنے اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر سید احمد حسن منیجر وال اسکول و بال انجینیر پرنسپل

فہرست گھڑی ۲

رمضان المبارک میں عمدہ گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن دوستوں کو گھڑی منگانا ہو صرف ایک کارڈ لکھکر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اس کے مطابق جو گھڑی چاہیں ہم سے منگوالیں۔ اگر بہت جلدی ہو تو قیمت کی تعیین فرمادیں۔ انشاء اللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیجدی جائیگی۔

المشتہر:- ایچ سنا وست علی احمدی واچ سیلز صدر بازار بھابہ شاہپور

ضرورت ۲

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام معہ نقول سندات آنی چاہئیں۔

افسر ہائی سکول قادیان

تحفہ ہائے "خوشخبری" کشمیر

جملہ تاجران و حکیم و عطار

صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ

ہر قسم کی اشیاء کشمیر حسب ذیل منگوانے کا فائدہ اٹھاویں

(۱) چند ادویات وجڑی بوٹیوں کی فہرست :۔ بسفائج اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ جدوار۔ تمیرا۔ تنتروالی خطائی زعفران اصل۔ موسیائی۔ سلاجیت اصل کستوری اصلی۔ زیرہ سیاہ۔ بارتنگ۔ چوب چینی۔ چاہ خطائی۔ گاؤ زبان۔ افسنتین۔ گل نیلوفر۔ افتیمون۔ بید مشک۔ بید سفید خرفہ۔ بابونہ۔ عنب الثعلب۔ بادرنجبویہ۔ ارنک۔ اجوائن۔ گل لالہ سورنجان۔ ابریشم۔ خطمی۔ خبازی۔ عناب۔ تخم کونچ۔ دیودار۔ پودینہ پہاڑی۔ ماہان آدم۔ زردآلو۔ سونٹ۔ پتریس۔ رائی تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ خیارین۔ تخم ریحان۔ پیاز کشمیری۔ چرائتہ چیریل۔ بچھ۔ جوگی سری۔ مٹھا تیلیاں۔ سکیبور رشتہ۔ شہد خالص سنگھاڑہ۔ کھمبیاں۔ اخروٹ۔ بادام۔ گری خوبانی۔ وغیرہ ہر قسم کی ادویات وجڑی بوٹی ۔

(۲) ہر قسم ریشمی۔ اونی و پشمینہ کا مال :۔ میز پوش و پلنگ پوش۔ ریشمی کامدار وغیرہ وغیرہ دھسے۔ فرد مردانہ و زنانہ کامدار۔ سادہ۔ نمدے کامدار و سادہ۔ لوئیاں۔ پٹو۔ چہارخانہ۔ دھابیدار وغیرہ۔ ہر قسم کا اونی مال کشمیری ۔

(۳) سوٹ کیس چرمی۔ بیگ چرمی اعلےٰ قسم ۔

(۴) جانوروں کے چمڑے مثلاً چیتا۔ لومڑی۔ چیتا۔ اشمر۔ چرو لداخی۔ چیتا۔ ریچھ وغیرہ ۔

(۵) اخروٹ کی لکڑی پر دستکاری کے منقش سامان۔ ڈبے میز۔ شمعدان۔ قلمدان۔ رحل وغیرہ ۔

(۶) پیپر ماشی یعنی کشمیر کا سامان اعلیٰ قسم مثلاً ڈبے فوٹو فریم۔ شمعدان۔ قلمدان۔ جیومیٹری بکس۔ رحل وغیرہ ۔

(نوٹ: آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم بھیجنی ضروری ہے ۔

محمد اسمٰعیل احمدی "احمدیہ سپلائنگ ایجنسی"
سرینگر۔ کشمیر

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے بیس سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ طاقت اور جسم کو بڑھاتا ہے علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ عہ ۸ ماشہ قیمت عہ۔

المشتہر۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

عشق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکما نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجزنما خواص وفوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورت کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ یہ میاں نور دین صاحب کا سے اتفاقیہ لیا گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے جو اصحاب خود بنانا چاہیں ہم سے ٹکٹ روانہ فرمادیں اس کا نام ہم نے روپیہ بہار رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن ایک روپیہ۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں بالمشافہ یا بذریعہ خط قواعد تجارت طلب فرماویں۔ حکیم حسین خاں صاحب احمدی ناظر محمد خیر نگر میرٹھ کا اس کے علاوہ ہر قسم کا مال میز کرسی سہری وغیرہ ساخت میرٹھ بھی قادیان میں موجود رہیگا جو اصحاب فرمائش کریں روانہ ہوگا۔ تاجروں کے واسطے فہرست بالکفایت روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کی نام بلٹی وی پی روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے پیشگی روپیہ آنے پر۔ اس کی شاخیں۔ بالفعل قادیان۔ پشاور۔ بریلی۔ منصوری قائم ہوئی ہیں۔ سید کو امیر ٹھ بھیجا ۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف تو آپ نے بہت سے اور بہتر سے بہتر دیکھے ہونگے مگر جیسا ہمارے قرآن مجید ہیں وہ آپ نے شاید ہی کبھی دیکھا ہو۔ یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورقوں پر نہایت صفائی کے ساتھ لکھا ہوا ہے پھر خوبی یہ کہ باوجود باریک لکھا ہونے کے صاف طور سے بلا تکلف بغیر عینک کے پڑھا جاتا ہے۔ یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ شیخ انوار الحق بٹالہ

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں ۔

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس یعنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں ۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰۰ مربع گز قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں خط و کتابت کریں ۔

خاکسار سید عزیز الرحمٰن مالک عزیز منزل قادیان دارالامان

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دار الامان - ۵ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

رمضان المبارک

قبولیت دعا کے ایام

وہ برکتوں اور سعادتوں کے دن جن کی شان میں خود خلاق زمین و زمان نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ ع ۲۳)

آ پہنچے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے یہ مہینہ پایا اور مبارک ہیں وہ جو ان ایام میں الٰہی رضامندی کے حصول کے لئے اپنی تمام جائز احتیاجات سے بھی دست بردار ہو جائینگے۔ اور اس گرمی کی شدت کے زمانہ میں بھوک اور پیاس کی سختیوں کو محض للہ برداشت کرینگے۔

یہ ماہ مبارک اپنے اندر بڑی بڑی فضیلتیں اور برکتیں رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں نہ ضرورت ہے نہ وقت۔ ہاں اس کی ایک ہی فضیلت جو ہزاروں پر بھاری اور اپنی شان میں خاص بلکہ اخص ہے یہ ہے کہ اس ماہ مبارک کو قبولیت دعا سے خاص تعلق ہے یہی وہ ماہ مبارک ہے۔ جس کے ذکر کے دوران میں اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کلام میں اپنے مجیب الدعا ہونے کا یہ شان خاص اعلان فرماتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو دعوت دیتا ہے۔ کہ آؤ میرا دروازہ فیض کھلا ہے اپنے دامنہائے مراد کو انوار و انعامات الٰہیہ سے پر کر لو۔

پس اللہ تعالیٰ نے تو اس شان سے اعلان فرما دیا ہے لیکن جو اس پر بھی اس سے نہ مانگے اس کے بدقسمت قطعی ہونے میں شائبہ و شک نہیں۔ اور جو شخص اس اعلان باری کے ہوتے ہوئے پھر دعا سے استغنا ظاہر کرے۔ گویا وہ اپنے آپ کو عبودیت کے حلقہ سے نکالتا اور عبداللہ ہونے سے انکار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (البقرہ رکوع ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جب تجھ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق۔ تو ان کو کہو کہ میں نزدیک ہوں (ثبوت یہ) کہ قبول کرتا ہوں دعا اس کی جو دعا مانگے۔ پس بندوں کو چاہئیے میرے احکام قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھلائی پائینگے۔

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے جو رمضان المبارک کے ذکر کے دوران میں فرمایا گیا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس مہینہ کو قبولیت دعا سے خاص تعلق ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ ہر وقت اور ہر زمانہ اور ہر حالت میں اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ لیکن یہ ایام وہ ہیں۔ جن کے متعلق اس کی طرف سے اعلان عام ہے کہ جو بھی عبودیت اختیار کرکے میرے حضور دست سوال دراز کریگا۔ اس کی سنی جائیگی۔ اور اس کے لئے برکات و بہبودی کے سامان کئے جائینگے۔

یہ اعلان تو عام ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانیوالے وہی خاص لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو تجربہ ہے۔ اور جو عادی ہیں کہ اپنی حاجت روائی خدا ہی سے کرائیں۔ دوسرے وہ جنہیں خبر ہی نہیں۔ اور اس نعمت سے کبھی بہرہ اندوز نہیں ہوئے ان کو چونکہ اس عالم سے تعلق اور واسطہ ہی نہیں۔ اسلئے جس طرح وہ ہمیشہ غافل رہتے ہیں۔ اور کبھی خدا کے حضور نہیں گرتے۔ ان ایام کو بھی لہو و لعب اور غفلت و جمود ہی میں کھو دیتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے قبولیت دعا کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کیلئے وہی نسخہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود نے رسالہ برکات الدعا میں تجویز فرمایا ہے کہ:۔

اے دعا کن چارۂ آزار انکار دعا
چوں علاج مے ز مے وقت خمار و التہاب

پس جس شخص کو دعا کی استجابت کا انکار ہو۔ اسکو مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق یہی جواب دینگے کہ اس آزار انکار دعا کا علاج یہی ہے کہ دعا کرو۔ دعا کرو پھر دعا کرو۔ اور کرتے رہو۔ آخر استجابت کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور پھر تم اس آزار انکار دعا سے شفا پا جاؤ گے۔

لیکن ہم تو وہ لوگ نہیں جو دعا کے اثرات کے منکر ہوں۔ بلکہ ہم تو وہ ہیں۔ کہ جن کے امام و مقتدا کو استجابت دعا کا معجزہ عطا ہوا تھا پھر ہم کس طرح ان ایام خاص کو غفلت میں گذار سکتے ہیں۔ اس کا تو وہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ یہ جو کچھ لکھا جا رہا ہے محض اس ارشاد خداوندی کی تعمیل میں ہے کہ:۔

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین (سورۃ الذاریات ع ۳)

یاد دلاؤ کہ یاد دلانا مومنوں کے لئے نفع مند ہے۔ پس میں احباب کرام کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس وقت کتنی مہمات دینی ہمیں درپیش ہیں اور ہمارے راستہ میں کیا کیا مشکلات ہیں۔ جن کے حل کرنے کے لئے ہمیں اس مبارک مہینہ میں خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اول تو یہی کہ ہمارے سلسلہ کے امام اعظم یعنی حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے۔ قریباً تین ہفتہ سے روزانہ بخار ہو جاتا رہا۔ پہلے چند روز تو حضور کو نزلہ سے سخت تکلیف رہی تھی۔ گلے اور ناک سے خون آتا رہا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے خون آنا تو بند ہو گیا ہے۔ لیکن بخار کی شکایت ابھی باقی ہے۔ گو پہلے کی نسبت کم ہے۔

حضور کو دین کے لئے جس قدر فکر ہے۔ اور قیام دین کے لئے حضور جس قدر محنت و مشقت برداشت کئے ہوئے ہیں۔ اور ان نازک ترین ایام میں خدمت دین کا جس قدر بار آپ پر ہے۔ اس کے ایک قلیل حصہ کو بھی مد نظر رکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور کو خاص ہی قوت اور طاقت بخشی ہے ورنہ انسانی قویٰ اس قدر بوجھ کو اٹھانے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کی طبیعت علیل اور ناساز رہتی ہے۔ اس کے متعلق ہمارا سب سے پہلا اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس مبارک ماہ میں نہایت الحاح و خضوع و خشوع سے دعائیں کریں۔ کہ مولا پاک اس وجود باجود کو تمام

قسم کی بدنی تکلیفوں اور امراض سے شفاء کامل بخشے تاکہ اس کا یہ بندہ اس کے دین کی خدمت اور زیادہ جوش سے کرسکے اے خدا تو اپنے دین پاک کی خدمت کے تصدق میں اپنے بندے کو صحت دے تاکہ یہ اپنی صحت کو تیرے ہی دین کی بیماریوں کے دور کرنے میں صرف کرے۔

دوسروں کا مضمون یا ماتحتوں کا کام معمولی کام نہیں۔ اسلئے اس مبارک مہینہ میں اپنے امام کی صحت کے لئے دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ تاکہ خدا اسکو صحت دے۔ اور اپنے دین کو قوت بخشے۔ کہ دین ہی کے غم نے ان کی صحت کو شکستہ بنا رکھا ہے۔

دوسرا کام ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سپرد کیا گیا ہے وہ تبلیغ دین ہے۔ اور یہ خدائی امانت ہمیں اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ودیعت ہوئی ہے۔ اور ہم سے توقع کی گئی ہے۔ کہ ہم اس امانت خداوندی کو ساری دنیا میں پہنچا دینگے ہم نے اس امانت کا امین بنتے ہوئے عہد کیا ہے۔ کہ اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دینگے۔ اور یہ عہد کرتے وقت ہم نے ان تمام دقتوں کا جائزہ لیا تھا۔ جو ہمیں اس راہ میں پیش آسکنے والی تھیں۔ اور ہم نے اقرار کیا تھا کہ ہم ہر حالت عسر و یسر میں اس خدمت کو بجا لائینگے ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم اس کے دین کی خدمت بجا لا رہے ہیں مگر اب [illegible] ابھی تک ہم اس راہ میں خدا کے فضل سے قتل کئے گئے۔ نہ ہم گھروں سے نکالے گئے نہ ہم پر کاروباری عافیت تنگ کی گئی نہ ہم سے دنیا نے اتنی دشمنی کی۔ جتنی پہلی جماعتوں سے ہو چکی ہے نہ ہمارے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے نہ گڑھے کھودے گئے۔ یہ سچ ہے کہ ان تمام باتوں کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمیں ملا لیکن نہ اس قدر جو ہمیں فتح و نصرت کے دروازے تک پہنچا دے۔ مگر اب سامان ہو رہے ہیں۔ اور دنیا اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ ہمیں پیس ڈالے۔ اور ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ اور ہمیں نیست و نابود کر دے اور ہمارے نام کو حرف غلط کی طرح محو کر دے۔ اور دنیا کے فرزند ہم سے نفرت و حقارت و دشمنی و عداوت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں اور ہمارے رشتہ دار ہمارے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ ہمارا امام ہم سے ان کو بدترین عیب کی شکل میں دکھلا رہا ہے۔ پس یہ وہ ایام ہیں کہ ہم سب مل کر اپنے مولا کی طرف جھک جائیں۔ اور اسکی دہلیز کو پکڑ لیں۔ اور ہمارا سر نہ اٹھے۔ جب تک کہ اس کی نصرت ہمیں دنیا میں سرخرو نہ کرے۔ ان ایام میں یہ خصوصاً دعائیں مانگی جائیں کہ اے خدا ہم تیرے دین کی عزت چاہتے ہیں تجھ سے عزت و غلبہ چاہتے ہیں۔ اپنے نفس کے لئے نہیں۔ پس تو ہم پر رجوع برحمت ہو۔ دنیا اسوقت ضلالت کے انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ اور سعید روحیں ہماری طرف تک رہی ہیں۔ مگر سانپ اور سانپوں کے بچے ہماری ایڑی ڈسنے کی فکر میں ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اے خدا تو ان زہریلے سانپوں کی کچلیاں توڑ دے۔ اور اپنے بندوں کو اپنے نام پر فتح دے تاکہ ہم تیرا نام جسے بھولی ہوئی دنیا [illegible] کے کان میں ڈالدیں۔

اسوقت ہمارے سامنے مشکلات کے پہاڑ ہیں۔ جن کو ہم تفصیل سے افسوس ہے کہ بیان بھی نہیں کرسکتے۔ ان مشکلات کے پہاڑوں کو اپنے رستہ سے ہٹانے کے لئے ہمارے پاس بجز اس کے اور کوئی سامان نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ ہی سے دعا کریں۔ کہ وہ خود اپنے فضل و کرم سے ان پہاڑوں کو ہباءً منثوراً کر دے۔ اور ہمارے لئے میدان کو صاف کرے۔

پھر ہمارا امام ہم میں سے بہت سے ایسے سرفروش چاہتا ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں پھیل جائیں۔ وہ آپ ہی کمائیں۔ اور آپ ہی کھائیں ان کے سر پر کفن ہو اور بغل میں قرآن۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جائیں۔ اور مسیح موعود کی آمد اور دین اسلام کی صداقت کے نعرے لگائیں۔ اور سعید روحوں کو سرچشمہ ہدایت کا پتہ دیں۔ ان کو سوائے اسلام کے نہ عزیز و اقارب کی نہ دوست و دشمن کی نہ مال و دولت کی نہ آرام و آسائش کی [illegible] کی تبلیغ و اشاعت کی فکر ہو۔ [illegible] کرو کہ خدا ہم لوگوں کے دلوں میں ایسا ولولہ اور جوش ڈالے کہ ہم دنیا کی تمام قیدوں اور زنجیروں کو توڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی منشاء کے ماتحت اس میدان میں آکھڑے ہوں۔

پھر اس دعا کی بھی ضرورت ہے۔ اور سخت ضرورت ہے کہ ہمارا سلسلہ بہت سی مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ان مشکلات کو بھی خدا تعالیٰ ہی دور کرسکتا ہے۔ کیونکہ مالی مشکلات کا سوال بھی اس قسم کا ہو چلا ہے۔ کہ بہت سے سلسلے کے کام جو دین کے لئے کئے جانے چاہئیں۔ محض مالی پہلو کی تنگی کے باعث معرض وجود میں نہیں آسکتے۔

علاوہ ازیں اسلام کے وہ فرزندان رشید جو اپنے اہل و عیال سے جدا ہو کر علیحدہ ہیں۔ اور ہزاروں میل کے فاصلہ پر غیر زمین میں غیر زبان اور غیر لوگوں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں بیٹھے ہیں۔ اور دین کے لئے اپنی تمام قوتوں کو صرف کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے لئے اپنی قربانیوں کا [illegible] پیش کر رہے ہیں۔ ان کی صحت و عافیت ان کے کاموں میں برکت پڑنے اور نیک نتائج برآمد ہونے کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو۔ اور ان کی آپ تربیت کرے۔

غرض یہ موٹے موٹے چند مقاصد ہیں۔ جن کے لئے جمہور جماعت احمدیہ کو اس ماہ رمضان میں بالخصوص دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رمضان ہمارے لئے اور دنیا کے لئے دینی لحاظ سے ترقیات کا موجب ہو۔ مخالفتوں کی آندھیاں بند ہو جائیں۔ اور دشمنیاں اور دشمن مٹ جائیں۔ اور ان میں سے جو شقی ازلی نہیں۔ ان کو ہدایت نصیب ہو۔

پس اے برادران! میں کہاں تک لکھوں رمضان آگیا۔ آپ اس کو رائیگان نہ جانے دیں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے اور سلسلہ حقہ اور اسلام کی فتح و ظفر کے لئے۔ کیونکہ اگر اسلام سربلند ہوگا تو ہمارے سر فخر سے آسمان تک پہنچ جائینگے۔ اور اگر اسلام کے لئے خدانخواستہ عزت نہیں۔ تو ہم جو اس کے نام لیوا ہیں۔ ہمارے لئے کوئی عزت نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلام کو معزز کرے اور خدام اسلام کو سرخرو اور فائز المرام کرے۔

آمین

مسٹر گاندھی کیسے خدا کے قائل ہیں

مسٹر گاندھی کے متعلق [illegible] کہا جاتا ہے کہ ان کو پرماتما کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما یعنی خدا تعالیٰ کی جو قدر و منزلت مسٹر گاندھی کے نزدیک ہے وہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

اخبار ایڈووکیٹ آف انڈیا میں مسٹر گاندھی کا ایک پیغام شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:-

"میری دلی خواہش صرف یہ ہے کہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۱ء کا یہ دن ہماری حالت غلامی میں آخری دن ہو لیکن یہ بات میرے اختیار میں نہیں۔ بلکہ یہ خدا کے بھی اختیار میں نہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ پرماتما ہمیں سوراجیہ دیگا۔ جو سوراجیہ خود ضبطی یا اپنے آپ پر حکومت پر مشتمل ہو۔ واقعی اسے خدا بھی نہیں دے سکتا۔ یہ صرف تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

(پرتاپ ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا الفاظ مختلف اخباروں میں "خدا بھی سوراجیہ نہیں دے سکتا" کے عنوان سے شائع ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ "مہاتما جی" پرماتما کو کس قوت و طاقت کا مالک سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر انہیں کس قسم کا ایمان اور یقین ہے۔

معلوم ہوتا ہے "مہاتما جی" خدا کے دینے کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے پر جو چیز حاصل ہو وہ خدا دیتا ہے۔ اور جسے انسان کوشش اور سعی سے حاصل کرے۔ اس میں خدا کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ممکن ہے جس مذہب کے مسٹر گاندھی پیرو ہیں اس کی یہی تعلیم ہو۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کو اتنا ہی درجہ دیا گیا ہو کہ انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ اپنی کوشش سے حاصل کرتا ہے اور خدا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ اور نہ کوئی خدا پرست انسان ایک لمحہ کے لئے اسکو ماننے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ پر یقین اور ایمان رکھنے والا ہر شخص یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اُسے جس قدر قوت یا طاقت حاصل ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اور اس کی ہر محنت اور کوشش کا نتیجہ خدا ہی مرتب کرتا ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو صرف دو لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں خدا تعالیٰ کی جو دو صفات (۱) رحمٰن اور (۲) رحیم بیان کی گئی ہیں۔ ان سے یہی بات بتانا مقصود ہے چنانچہ الرحمٰن کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ ہستی جس نے انسان کے ترقی کرنے اور فائدہ اٹھانے کی چیزیں بغیر انسانی محنت اور کوشش کے پیدا کی ہیں۔ اور الرحیم کے یہ معنے ہیں کہ وہ ہستی جو انسانی کوشش اور محنت کے نتائج مرتب کرتی ہے۔ یعنی انسان جب صفت رحمانیت کے ماتحت حاصل شدہ طاقتوں اور چیزوں کو استعمال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ صفت رحیمیت کے ماتحت ان کے نتائج پیدا کرتا ہے۔

اسلام کی یہ تعلیم ایسی اکمل اور افضل ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسی کیا اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کو اپنے مذہبی خیالات اور اعتقادات کی وجہ سے کہنا پڑا۔ کہ ممکن نہیں پرماتما ہمیں سوراجیہ دیگا۔ سوراجیہ صرف تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ حاصل ہوگا۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی مقصد کو پانے کے لئے تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی کچھ بھی قدر ہو۔ اس قسم کے الفاظ منہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کریگا کہ فلاں مقصد صرف تکالیف برداشت کرنے سے حاصل ہوگا۔ خدا کا اس سے کچھ تعلق اور واسطہ نہیں۔ کیونکہ وہ جانتا اور سمجھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اسی وقت وہ تکالیف کو برداشت کر سکیگا۔ جب برداشت کرنے کی طاقت اور ہمت اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ جو ہر ایک خدا پرست انسان کا ہونا چاہیئے اور ہے۔

مسٹر گاندھی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے جہاں خدا کے متعلق ان کے اعتقاد کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ان کا مذہب خدا کو کیسی ادنیٰ حالت میں پیش کرتا ہے۔ اگر ایسے ہی خدا کی طرف سے ان کو الہام ہوتا ہے۔ تو ضعف الطالب والمطلوب الہام کرنے والے اور الہام پانیوالے کی حقیقت معلوم۔

کیا مسٹر گاندھی کی روحانیت کا ڈنکا بجانیوالے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ان کے مذکورہ بالا خیالات پر غور کرینگے؟

عدم تعاون کے پیرو قیدی

وقتاً فوقتاً ان قیدیوں کے متعلق [illegible]

فتنہ و فساد پھیلانے کے جرم میں باقاعدہ مقدمہ چلا کر قید کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اخبارات میں اس قسم کی التجائیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے لئے جیل خانہ میں رہائش اور کھانے کا اور کپڑے کا خاص انتظام کیا جائے۔ اور ان کے آرام و آسائش کے تمام اسباب مہیا کئے جائیں۔ حال میں زمیندار نے اس غرض کے لئے اپنے دو پرچوں میں دراصل مسٹر ظفر علی کے لئے جو منٹگمری جیل میں ہیں اور ضمناً دوسروں کے لئے بہت کچھ لکھا ہے اور مسٹر ظفر علی کو ناز و نعم میں پرورش یافتہ قرار دیکر درخواست کی ہے۔ کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔

اسی طرح مولوی عطاء اللہ کے معاملہ میں کہا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک وہ قیدی جس پر جیل میں بے جا سختی کی جاتی ہو۔ اس قابل ہے کہ حکام بالا کو اس کی تکلیف کے انسداد کی طرف توجہ دلائی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو عدم تعاون کے پیرو بن کر سرکاری حکام سے بات تک کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ اور جو حکام سے کسی سوال کا جواب دینا گوارا نہ کرتے ہوں۔ اور جیل میں جانا اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوں۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے گورنمنٹ کے سامنے اس قسم کی التجائیں کرنا کہاں تک اصول عدم تعاون کے مطابق ہے۔

اخبار ذوالفقار لاہور ایسے لوگوں کے متعلق اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا ہوا۔ کہ جن حضرات نے اب عدم تعاون کو بالائے طاق رکھ کر گورنمنٹ سے اپنی اسامیوں کے واسطے لجاجت کے ساتھ التجائیں کی ہیں پوچھتا ہے۔ کہ کیا یہ لوگ جو بڑے ناز سے جیلخانوں میں جانے کیلئے بیتاب تھے۔ یہ سمجھتے تھے۔ کہ قیدیوں کو گرمیوں میں خدا کی ٹھنڈی پہاڑیوں پر بھیجا جائیگا۔ اور کسی قسم کی سختی لینے کی بجائے ان کیلئے اسباب عیش و عشرت مہیا کر دیئے جائینگے۔ اگر نہیں۔ تو اب کیوں اس قسم کی التجائیں کی جاتی ہیں؟

مولوی عطاء اللہ اور حضرت موسیٰ کی ہتک

ضمیمہ اخبار ذوالفقار لاہور کا خاص نامہ نگار مولوی عطاء اللہ کی عدالت کا حکم سنتے وقت کی یہ حالت بیان کرتا ہوا۔ کہ "حکم سن کر عطاء اللہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کہا کہ تین سال قید اور تین ماہ؟ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ تنہائی" لکھتا ہے۔ کہ عطاء اللہ نے ۲۵ مارچ ۱۹۳۱ء کو بروز جمعہ مسجد خیر الدین مرحوم واقع امرتسر میں مسٹر گاندھی مشرک کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر گاندھی کو یہ شخص بالقوہ نبی مانتا ہے۔ اس کے بعد سزا کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اپنی تقریر میں آنجناب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مسٹر گاندھی سے اور انگریزی حکومت کو فرعون سے تشبیہ دیتا ہوا لوگوں کو اشتعال ریز اور نفرت انگیز الفاظ سے برانگیختہ کرتا رہا۔ خدا کو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی یہ توہین منظور نہ تھی کہ ایک مشرک سے ان کا مقابلہ کیا جاتا اور مسلمانوں کو بد رستہ پر چلانے کی کوشش کی جاتی۔ اس واسطے مولوی عطاء اللہ صاحب اپنے کئے کی سزا کو پہنچ گئے"۔ ۱۳ اپریل ۱۹۳۱ء

مولوی عطاء اللہ نے جس بیباکی سے مسٹر گاندھی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دے کر ایک شخص کی وہ نبی الوالعزم پر ایک مسلمان کو عمل کو دکھانے والی تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ نہ صرف علماء نے بلکہ عام مسلمانوں نے بھی اس کو بلا تامل برداشت کر لیا۔ جس سے ان کے انبیاء پر ایمان [illegible]

خطبہ جمعہ

نماز کے اسرار

از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۹ - اپریل ۱۹۳۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اس وقت کسی اور مسئلہ کے بتانے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن خدا ہی اپنی حکمت جانتا ہے۔ کہ جب آج حضرت صاحب نے مجھے خطبہ پڑھانے کیلئے ارشاد فرمایا۔ تو بغیر کسی میرے ارادے کے میرے دل میں گویا القا ہوا۔ کہ میں نماز کے اسرار کے متعلق کچھ بیان کروں۔ اس لئے میں آج نماز ہی کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

نماز کے فوائد

اوّل میں نماز کے لئے اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نماز بہت بڑی عبادت اور عالیشان عبادت ہے۔ اگر انسان اس کو ادا کرے۔ تو اس کے فوائد عظیم حاصل ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے دو فوائد کھلے کھلے بیان ہوئے ہیں۔ (۱) ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ ان کو وہاں لاتے ہیں۔ جہاں تاکید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ میں لوگ نماز تو پڑھیں گے۔ مگر ان پر نماز کے وہ اثرات جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ ظاہر نہیں ہونگے اسلئے اس آیت میں فرمایا۔ کہ نماز ضرور ضرور بدکاریوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روک دیتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان پر وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ بدکاریوں اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ طبیب دوا بتاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ ممکن ہے عطار نے دوا ہی وہ نہ دی ہو۔ بلکہ غلطی سے دوسری دوا دے دی ہو۔ دوسری یہ بات کہ ممکن ہے طریق استعمال میں غلطی کی ہو۔ تیسرے ممکن ہے۔ کہ طبیب سے غلطی ہوگئی ہو کہ مرض کے مطابق دوا نہ دی ہو۔ بلکہ کوئی اور دوا تجویز کر دی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے غلط طریق بتا دیا۔ یہ کہا گیا کچھ اور دیا کچھ۔ ہاں یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ خدا نے جو نسخہ بتایا ہم اس کو اس طریق کے مطابق استعمال نہ کریں۔ کہ جس طریق پر وہ نسخہ مطلوب ہے۔

لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی نماز بے اثر ہوتی ہے

پس یہ وجہ ہے۔ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کی روح پر اثر نہیں۔ میں نے ایک بادشاہ کے ایک شخص کا ذکر کیا تھا کہ ایک دفعہ دربار شاہ میں کوئی اس کے پاس لے گیا۔ اور اس کو کہا۔ کہ یہ بیٹھے ہیں۔ اور دو ان کے پیچھے والے ہیں۔ ان کا مقصد ہے۔ اور یہ یہ ہے۔ دو ان کے گواہ [illegible] [illegible] وہ تسبیح پڑھ رہا [illegible] کا ذکر کر رہا تھا۔ ذکر کرنے [illegible] [illegible] یاد ہو گئے۔ [illegible] دو روپیہ [illegible] چار روپیہ۔ اور ساتھ ہی [illegible] رہا [illegible] حالت امتحان کیلئے گئے تھے۔ وہاں لگ گئے۔

[illegible] ان لوگوں کی حالت جو ذاکر و شاغل اور نماز خواں ہیں۔ مگر ان کی نماز کا کوئی اثر نہیں۔ طبیب کی بتائی ہوئی دوائی میں غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے تجویز کئے ہوئے نسخہ میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ نماز ضرور فواحش اور منکرات سے روکتی ہے۔ لیکن اگر پڑھی جائے۔

نماز کی ہر حرکت و عبارت پرحکمت ہے

اسلام روحانی فلسفہ ہے ڈھکوسلہ نہیں۔ اس کی ہر ایک عبارت جو نماز میں پڑھتے اور ہر ایک حرکت جو نماز میں کرتے ہیں۔ اس میں غور کریں۔ تو ایک خاص بات نظر آتی ہے۔ مثلاً جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو پہلے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اس کی تہہ میں یہ بات ہے۔ کہ مثلاً جب کوئی شاگرد استاد کے پاس جاتا ہے۔ یا کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اس وقت اس پر ایک حالت رعب طاری ہو جاتی ہے۔ یا وہ مریض جب حاذق طبیب کے پاس جاتا ہے۔ تو اس وقت جذبات اس کے اندر ہی اندر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان خدا کے دربار

ہندوستان کی خبریں

ہڑتال کی جبریہ کوشش ڈپٹی مجسٹریٹ پالاکونے زیر دفعہ ۷ ۔ احید نگر پٹنہ کے تین اشخاص کو تنبیہ کی ہے ۔ جنہوں نے بعض دوکانداروں کو جو پبلک کی ضروریات فروخت کرتے تھے فروخت کرنے سے باز رکھا تھا۔ اس قسم کا ایک نوٹس بہات پور میں جاری کیا گیا ہے ۔ وہاں کچھ خریداروں کی مزاحمت کی گئی تھی ۔

شکریہ انگلینڈ اور جذبات صبر کی تسلی گورنمنٹ ممالک متوسط نے کتب ملک معظم تمام منقول سائل شکریہ انگلینڈ اور جذبات صبر بنصد سید ابو الحسن بہاری و لا سید احمد حسین شاہ جہان پوری مطبوعہ شناختی پریس میرٹھ ضبط شدہ قرار دی ہیں ۔

غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی ناگپور ۲۸ اپریل ۔ ۲۸ مارچ کو ناگپور میں مجمع پر جو گولی چلائی گئی تھی ۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر ہوئی ہے ۔ اس کے صدر مسٹر جوالا پرشاد ہیں ۔

سوامی ستیانند پر مقدمہ الہ آباد ۲۹ اپریل اٹاوہ سے خبر موصول ہوئی ہے ۔ کہ سوامی ستیانند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بغاوت کے الزام پر پیش کئے گئے ۔ استغاثہ کی طرف سے گواہی دی گئی ۔ کہ سوامی نے ۲۰ اپریل کو ایک تقریر کے دوران میں کہا ۔ کہ جارج پنجم بادشاہ نہیں ہے ۔ بلکہ وہ ایک ڈاکو ہے ملزم نے اس سے انکار کیا ۔ اور کہا کہ میں انگریزی راج کا مخالف نہیں ہوں ۔ یکم مئی کو فیصلہ سنا دیا گیا ۔ ۱۸ ماہ قید بامشقت سزا ملی ۔

جموں سے اخبار نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی جموں کے ایک نوجوان گریجویٹ جموں سے ایک اخبار نکالنا چاہتے تھے ۔ اور انہوں نے حصول اجازت کیلئے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کی تھی ۔ کہ مہاراجہ صاحب نے نوجوان کی یہ درخواست منظور نہیں کی ۔ اور جواب دیا ہے ۔ کہ دربار جموں اسے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کئے جانے کی درخواست کو منظور کرنا مناسب خیال نہیں کرتا ۔

امرتسر میں سوامی شنکر اچاریہ کو نیچر کی ممانعت شاردا پیٹھ کے جگت گورو شری سوامی شنکر اچاریہ گذشتہ ہفتہ گوگورداوارہ پربندھک کمیٹی کے مدعو کرنے پر ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان چند اختلافات کو دور کرنے کی غرض سے امرتسر تشریف لے گئے ۔ اسی روز شام کے وقت آپکا دھرم کے مضمون پر ایک لیکچر ہونا تھا ۔ جس سے پہلے ایک جلوس بھی نکالنے کی تجویز تھی ۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے سیکرٹری و ممبران سوراجیہ آشرم کے نام ایک حکم صادر کیا ۔ کہ جلوس کی ممانعت کی جاتی ہے ۔ اور ایک اور حکم سوامی شنکر اچاریہ ۔ ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال اور لالہ گردھاری لال کے نام جاری کیا گیا جس میں جلسہ کی بھی ممانعت کی گئی ۔ مگر جلوس بھی ایک حد تک نکلا اور لیکچر بھی ہوئے ۔

تنسیخ قانون رولٹ کی توقع بنگال کے ایک ہمعصر کو معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے ۔ کہ برٹش وزارت نے قانون رولٹ اور مطابع کی منسوخی کا حکم دیدیا ہے ۔

راولپنڈی کانفرنس راولپنڈی پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۳۰ اپریل کو زیر صدارت حکیم محمد اجمل خاں صاحب شروع ہوا ۔ حکیم صاحب کے خطبہ کا مفاد یہ ہے ۔ کہ ہندوستان کے درد کا درمان سوراج ہے ۔ ذرائع کامیابی میں اکثر لوگوں کو اختلاف ہوگا اور ہے ۔ لیکن یہ وہ مطالبہ ہے جس کی معقولیت کو خود شہنشاہ معظم بھی تسلیم کر چکے ہیں ۔ ملک کی موجودہ حالت گورنمنٹ اگر اسی نظر سے دیکھے تو اس میں اس کا بے حد فائدہ ہے ۔

مولوی ظفر الملک سے زبردستی جرمانہ کی وصولی لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ مولوی ظفر الملک صاحب ایڈیٹر الناظر کے کی اہلیہ سے جرمانہ وصول کیا گیا ۔

مولوی سید سلیمان کی زبان بندی اعظم گڑھ کی خبر ہے ۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کیلئے مولوی سید سلیمان ندوی کی زبان بند کر دی ہے ۔

پنڈت ارجن لال سیٹھی پھر گرفتار ہو گئے اجمیر ۲۷ اپریل ۔ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو زیر دفعات ۱۲۴ و ۱۵۳ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا ۔ پولیس کے آدمی سیٹھی جی کو ہتھکڑی لگا کر سٹیشن پر لے گئے ۔

زبردست ڈاکہ سونی کوٹ موہن ضلع جھنگ ۲۲ و ۲۵ اپریل کی درمیانی رات کو پچاس مسلح ڈاکو قصبہ میں داخل ہوئے ۔ باوجود بہت شور و غل مچنے کے ڈاکو چار ہزار روپیہ نقد ۔ دو ہزار کا زیور اور ایک عورت ساتھ لے گئے ۔ دو عورتیں اور ایک آدمی زخمی کر گئے ۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے ۔

تلک ودیالہ الہ آباد کے ۶ طلباء کو سزائے قید الہ آباد ۲۹ اپریل ۔ تلک ودیالہ ۔ الہ آباد کے ۶ طلباء پرتاب گڑھ میں پنڈت موتی لال نہرو کا ایک دستی اعلان تقسیم کرنے کے لئے گئے ۔ اس اعلان کا عنوان کسانوں کے نام پیغام تھا ۔ ان سے ضمانت طلب کی گئی ۔ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا ۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو چھ ماہ قید کی سزا دے دی ۔

فوجی پولیس کی آمد پٹنہ ۲۹ اپریل اخبار ایکسپریس اس بیان کا ذمہ وار ہے

پلیڈروں اور نوکا ناروں کی گرفتاریاں کہ گری ڈیہہ میں ایک والنٹیئر عدم تعاون اور سب انسپکٹر پولیس کی ایک خادمہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ۔ والنٹیئر مذکور کو مجرمانہ حملہ کے الزام میں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا ۔ ایک ہجوم مسٹر گاندھی کے جے کے نعرے لگاتا ہوا احاطہ عدالت میں جمع ہو گیا ۔ ... پولیس اور کئی کانسٹیبلوں پر حملہ کیا ۔ اور ان کو زخمی کر دیا ۔ ...

ممالکِ غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سرکاری نقصانات لنڈن ۲۹ اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں ۱۰ اپریل سے ۲۳ اپریل تک سرکاری جمعیتوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ انہیں پولیس کے ۱۸ اور فوج کے ۷ سپاہی ہلاک ہوگئے۔ پولیس کے ۳۰ اور فوج کے ۱۱ اشخاص مجروح ہوگئے۔ باغیوں کے ۲۷ شہری جنہیں باغی بھی خیال کیا گیا ہلاک اور ۳۲ مجروح اور ۹ اسیر ہوئے۔

جنوری سے اب تک سپاہیوں سے ۴۳ حربی … او ۵۰ … کی گئی ہیں۔ اور تین کو قتل کر کے … گئے ہیں ان نقصانات میں وہ نقصانات شامل نہیں۔ جو … میں موٹر لاریوں اور ریل گاڑیوں پر حملوں سے عمل میں آئے۔

سرکاری استغاثہ لنڈن ۲۸ اپریل۔ … استغاثہ کے طور پر کی گئی ہیں جس سے سارجنٹ … کے قتل کا بدلہ لینا مقصود ہے۔

متفرق خبریں

معاملاتِ مصر لنڈن ۲۷ اپریل۔ قاہرہ کی سیاسی حالت میں سخت مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ کیونکہ زاغلول پاشا نے وزارت کو … کہا ہے کہ وہ مارشل لاء کو منسوخ کرے۔ اخبارات پر سے سنسر ہٹائے اور … میں جو … ہے۔ … کی … دی جائے۔ زاغلول پاشا نے کہا کہ وہ وزارت کی تائید صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ ممکن ہے کہ وزارت مستعفی ہو جائے۔ اور اس صورت میں پھر برطانیہ سے گفت و شنید کرنا پڑے گی۔

… میں بالشویکوں کا ہاتھ لنڈن ۲۰ اپریل۔

… ہوئے مسٹر … نے بیان کیا کہ ہندوستانی اخبارات کی اس اطلاع کی صحت کے متعلق میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ انگریزی امداد کے سپاہیوں پر سرحد پر حملے ہوئے اس میں حملہ آوروں کو … کی طرف سے امداد دی گئی تھی۔ مگر اس کی تحقیقات جاری ہے۔

مہاراجہ پٹیالہ کی پیرس کو روانگی لنڈن ۵ اپریل۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ پیرس کو روانہ ہوگئے ہیں۔

تاوان جنگ کی کمیٹی پیرس ۲۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مجلس صلح … رقم معاوضہ کی تعیین نے باتفاق رائے فیصلہ کیا ہے کہ معاوضہ کی رقم ایک کھرب ۳۲ ارب طلائی مارک مقرر کر دی جائے۔

فرانس مطمئن نہیں پیرس ۲۷ اپریل۔ امریکن حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ فرانس نے اپنے سفیر مقیم واشنگٹن کو اطلاع دی ہے کہ جرمن تجاویز قابل تسلیم نہیں۔

اتحاد پر بالشویکوں کے اعتراض لنڈن ۲۷ اپریل۔ قسطنطنیہ سے ترکیہ جدید کی حکومت … کا ایک پیغام مشتہر ہے کہ فرانسیسیوں اور اطالیوں کے ساتھ جو اتفاقات قرار پائے ہیں۔ ان پر انگورا کے نیشنل اسمبلی پر نہایت سختی سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ جہاں کہ انتہا پسندوں نے … کے مقام پر قوم پسندوں کی کامیابی کی وجہ سے اقتدار حاصل کر لیا ہے۔

اسمبلی نے ماسکو کے کمال … کو اختیار دیا ہے کہ وہ سویٹ روس کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کرے۔ انگورا کے بالشویک ایجنٹ … اور انگورا کے … صلح کرنے کے لئے نہایت سختی سے اصرار … ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ عارضی طور پر کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔

ترکوں سے … فتح … لنڈن ۲۹ اپریل۔ معلوم

ہوتا ہے کہ … کی … کارروائی کے آغاز کی خبر غلط ہے۔ یونانی اخبارات میں کہ اس خبر کا مقصد یہ ہے کہ ترکی … و … رفاہی … کیں۔

یونانی امیر البحر کی برطرفی ایتھنز ۲۸ اپریل۔ … امیر البحر … جو … کا کمانڈر ہے۔ اپنے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

… سپاہیوں کی طلب لنڈن ۲۹ اپریل۔ … کا نامہ نگار مقیم … ہے کہ قسطنطنیہ کی چار اور جماعتیں طلب کی گئی ہیں۔ جس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فوجی کمک ایشیائی علاقہ پر بھی جائے گی۔ کیونکہ یونانیوں اور ان کے … کی کشمکش کا اندیشہ ہے۔

کوئلہ والوں کی ہڑتال لنڈن ۲۳ اپریل۔ … کی نئی شرائط کے باعث … عام طور پر یہ امید کی جا رہی ہے۔ کہ … کا معاملہ … ریلوے ملازمین کو … جو … ہے۔ کہ وہ کوئلہ اٹھائیں۔ … ممکن ہے … کی فصل کی … کر دیا گیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ … ملازمین ان سے ہمدردی کے طور پر بھی کام چھوڑ دیں گے۔

ولیعہد جاپان … لنڈن … اپریل۔ … جاپان نے … جاپان کے … وقت … میں … مشہور … گئی۔

افغان … کی امداد پشاور ۲۸ اپریل۔ … وزیرستان کی حالت … اصلاح نہیں ہوئی۔ … افغان افسروں کی معرفت …

(باہتمام شیخ … صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا …)

الفضل

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح - اخبار احمدیہ
تحفۂ شہزادہ ویلز اور غیر احمدیوں کی فہرست
صداقت اسلام
غیر احمدیوں کے جلسہ پر ...
تقسیم گرفتاریوں کی حقیقت
اشتہارات
خبریں

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۸ | مورخہ ۹ مئی ۱۹۲۱ء | مطابق ۳۰ شعبان ۱۳۳۹ | نمبر ۸۸

مدینۃ المسیح

خطبہ جمعہ ۶ مئی ۱۹۲۱ء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ حضور کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔

حضرت ام المؤمنین کو خدا کے فضل سے اب آرام ہے۔

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے خاص طور پر تعلیم دین میں مصروف ہیں۔

مکرمی میر قاسم علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ کے لئے پچیس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائیگا۔

اخبار احمدیہ

انجمن کے قرضہ میں امداد

۲۱ اپریل کے الفضل میں ہماری مالی ضرورتیں اور ہماری مشکلات کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ نیز خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں کے عنوان سے جو ایڈیٹوریل درد دل سے لکھا گیا ہے اس کے ماتحت خادم مجلے ادائے قرض انجمن مبلغ چار روپیہ اور حضرت مفتی صاحب کے اخبار امریکہ کے واسطے ایک روپیہ ہمراہ انشاء اللہ دیگا۔ دوسرے بھائی بھی اس طرح انجمن کی خدمت نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔

خادم محمد طیب ... اللہ احمدی ... بسرت ... ضلع مظفر گڑھ

بذریعہ خط بیعت کرنیوالے صاحب اپنا پتہ لکھیں ایک صاحب

جنہوں نے حال میں خواب کی بناء پر بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی ہے۔ خط میں اپنا پتہ لکھنا بھول گئے ہیں مہربانی کر کے وہ اپنے پورے پتہ سے حضرت اقدس کو اطلاع دیں۔ خط حسب ذیل ہے۔

"بخدمت شریف جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز - السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خواب میں میری شکل نظر آوے۔ وہ خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا مجھے خواب آئی تھی - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلیفہ مہدی ہے۔ اور میں نے دیکھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا اور بعد اس کے منشی شہاب الدین سے وعظ کلام سنا تو زیادہ اعتقاد ہو گیا۔ میری بیعت قبول فرمایئے"

مسٹر [illegible] کا مذہبی اور الہامی تجربہ

مضمون کے متعلق ایک تحریک

اخبار الفضل مورخہ [illegible] میں جو [illegible] کا مضمون بعنوان [illegible] شائع ہوا ہے [illegible] یہ ایسا مضمون ہے کہ اس کی کثرت سے اشاعت ہو۔ تاکہ احباب الفضل کے ناظرین کے علاوہ بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر یہ تجویز منظور ہو جائے۔ تو میں دو روپیہ [illegible] کے لئے دونگا۔ خاکسار رشید عالم احمدی۔ جہلم

(ایڈیٹر) کیا دوسرے احباب بھی اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرماویں۔

احمدی جماعتوں کے امیر

حضرت اقدس نے جماعت شہر سیالکوٹ و جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کے امیروں کا تقرر بطریق ذیل منظور فرمایا ہے۔

(۱) سید عبدالسلام صاحب بی اے۔ شہر سیالکوٹ چھاؤنی سیالکوٹ اور جماعتہائے تحصیل سیالکوٹ جیسے انجمن اور [illegible] وغیرہ۔

(۲) چوہدری محمد عبداللہ صاحب ساکن [illegible] تحصیل ڈسکہ کی ان انجمنوں کے لئے جو ریلوے لائن وزیرآباد نارووال جانب مغرب واقع ہیں۔ بشمول [illegible]

(۳) چوہدری محمد حسین صاحب [illegible] باقی انجمنوں کے لئے جو امیر [illegible] ان کے علاقہ میں شامل ہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تلاش عزیز

عزیزی برادر محمد حنیف سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تم کو کچھ معلوم ہے کہ والدین کو تمہارے چلے جانے سے کس قدر صدمہ۔ غم اور پریشانی ہے۔ میں جب ۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی شب کو باہر سے واپس آیا تو مجھے تمہارے غائب ہونے کی خبر ملی مجھے خیال ہوا کہ تمہاری طبیعت گھبرائی ہو گی اسلئے [illegible] چلے گئے ہو گے۔ مگر صبح کو تمہارا ایک رقعہ میرے نام کا ایک کتاب کے اوراق میں ملا۔ تم لکھتے ہو کہ میں نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ جو مجھ سے کہتے ہیں تو اے کم بخت لڑکے! اٹھ اور اپنے دل کو اللہ اور اسلام کی تلاش میں لگا۔ پھر لکھتے ہو کہ اس خواب کی بناء پر میں نے کہیں چلے جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ خواب نہایت مبارک ہے۔ اور اللہ رحمن اور رحیم تم کو توفیق عطا کرے کہ تم جان و دل سے اپنے [illegible]

پھر تم کو یہ کیا سوجھا کہ [illegible] اب جلد اپنا پتہ ان کو بتلاؤ۔ اور اپنی کل حالت سے مطلع کرو۔ ہم لوگ نہایت بے چین ہیں۔ آج والد صاحب کا خط آیا ہے۔ نہایت مضطرب اور صدمہ سے چور ہیں۔

تمہارا دردمند بھائی محمد یوسف از باکی پورہ

احباب توجہ کریں

حکیم پیر محمد صاحب احمدی رجسٹرڈ اکونٹنٹ نمبر ۳ ریلوے بوجہ تبدیلی سیول کور از کالکا بمقام چھاؤنی جہلم اسی سیول کور نمبر ۳ کے ساتھ مورخہ ۲۰/۴ کو چھاؤنی جہلم جانے والے ہیں۔ احمدی احباب قرب و جوار جہلم ان سے ملیں۔ اور تبلیغی کوششوں میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔

الملتمس۔ عبدالغنی احمدی از کالکا۔

درخواست دعا

مہرالدین احمدی ساکن علیوال [illegible] کا بھائی حقیقی بعارضہ بخار عرصہ کا بیمار ہے۔ احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس کی صحت کے واسطے خدا تعالیٰ سے درد دل سے دعا کریں۔ نیز فضل دین مستری احمدی و سلامت اللہ پٹواری احمدی و مہرالدین دکاندار احمدی سب بھائیوں سے دعا کے خواستگار ہیں کہ خدا تعالیٰ حوادث زمانہ سے امن میں رکھے۔ اور تا مرگ احمدیت کا نور سینوں میں رہے۔

خاکسار کی اہلیہ بیمار رہتی ہے۔ اور مجھے خود چند مشکلات کے باعث دعاؤں کی از حد احتیاج ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار عبداللہ احمدی۔ شالوی اسلام دین بلڈنگس لاہور

میرے والد صاحب پیر حاجی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور سخت بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔

خاکسار سید پیر احمد احمدی ہوشیارپور متصل مسجد سبزی

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ اپریل شام کو میاں عبدالغفور کا نکاح پیر برکت علی صاحب نے دو صد مہر پر گلاب بی بی سے پڑھا۔ والسلام

عزیز احمد سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی

حقہ چھوڑنے والوں کی فہرست

(۶۲) غلام مرتضیٰ صاحب (۶۳) محمد [illegible] صاحب (۶۴) [illegible] (۶۵) پیر محمد صاحب (۶۶) محمد [illegible] صاحب (۶۷) [illegible] صاحب ساکنان [illegible] (۶۸) [illegible] (۶۹) عبدالرشید صاحب [illegible] (۷۰) [illegible] کوٹلہ ضلع گجرات (۷۱) محمد احمد صاحب [illegible] ضلع انبالہ (۷۲) شیخ [illegible] غیر احمدی نے تحریک پر حقہ چھوڑ دیا۔ (۷۳) غلام محمد ولد نور محمد صاحب (۷۴) قادر بخش صاحب ولد فضل دین صاحب (۷۵) [illegible] ولد شاہ [illegible] صاحب (۷۶) غلام رسول صاحب ولد [illegible] ساکن چانگریاں (۷۷) عبدالکریم صاحب [illegible] لاہور (۷۸) شیخ محمد بخش صاحب سکرٹری جماعت [illegible] ضلع ہوشیارپور (۷۹) عنایت اللہ صاحب [illegible] (۸۰) محمد شفیع صاحب [illegible] (۸۱) عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر " " "

(۸۲) محمد اکرم صاحب [illegible] (۸۳ تا ۹۰) [illegible] صاحب [illegible] و عیال ۷ کس (۹۱) شیخ غلام محمد صاحب [illegible] (۹۲) میاں محمد یعقوب صاحب (۹۳) میاں قادر دین صاحب ساکنان [illegible] (۹۴) چوہدری سردار محمد صاحب (۹۵) چوہدری امام دین صاحب۔ (۹۶) میاں غلام محمد صاحب (۹۷) میاں اللہ دتا صاحب ماچھی ساکن [illegible] (۹۸) مرزا بہادر بیگ صاحب فیروزپور (۹۹) غلام محمد صاحب میر (۱۰۰) محمد خضر صاحب میر (۱۰۱) غلام احمد صاحب میر۔ (۱۰۲) عبدالقادر صاحب میر اور ان کی چار [illegible] (۱۰۷) شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۸) اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب (۱۰۹) شیخ عبداللہ صاحب [illegible] شیخ عبدالغفار صاحب دو عورتیں (۱۱۲) (۱۱۳) خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۴) اہلیہ خواجہ جمال الدین صاحب (۱۱۵) غلام محمد [illegible] (۱۱۶) رمضان بٹ صاحب (۱۱۷) شیخ [illegible] ساکنان [illegible] کشمیر۔

نوٹ:۔ نمبر ۱۱۶ و ۱۱۷ یہ دونوں غیر احمدی ہیں اور احمدیوں کی تحریک پر حقہ نوشی ترک کردی ہے۔

الفضل

قادیان دارالامان۔ ۹ مئی ۱۹۲۱ء

صداقت اسلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

جو حضور نے ۹ مارچ ۱۹۲۱ء مالیر کوٹلہ میں فرمائی۔

تشہد سورہ فاتحہ اور سورہ نور کا رکوع پنجم تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ :-

مذاہب میں اختلاف مختلف مذاہب جو دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے دعاوی میں بھی اور اعمال میں بھی بہت فرق نظر آتا ہے۔ بڑے سے بڑا عقیدہ خدا کی ذات ہے۔ لیکن اسی عقیدے کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ کوئی ایک خدا مانتا ہے کوئی دو کوئی تین۔ کچھ ہیں جو کہتے ہیں کہ ۳۳ کروڑ خدا ہیں بعض ہر چیز کا جدا جدا خدا مانتے ہیں۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اسپر تمام مذاہب کی بنیاد ہے۔ لیکن اس پر بھی تمام مذاہب کا اتفاق نہیں ؂

صفات الٰہی میں اختلاف پھر صفات الٰہی ہیں۔ ان میں بھی اختلاف ہے کوئی کہتے ہیں کہ ہر چیز بے محنت ملتی ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ عمل کے بغیر کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ گناہوں سے ہی یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ کچھ کرو۔ خدا کا تعلق ہی کچھ نہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ خدا ہے۔ مگر گناہ نہیں معاف کرسکتا۔ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا کو جزئیات کا علم نہیں صرف بڑی بڑی باتوں کا علم ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ارادے سے کام نہیں کرتا۔ جس طرح مشین کام کرتی ہے اسی طرح خدا کرتا ہے۔ ایسے بھی انسان ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ جیسا کہ نیچرلا خدا نہیں۔ چیزیں خود بخود پیدا ہوتی ہیں۔ کچھ اور ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ صحت خدا سے آتی ہے اور بیماری اہرمن سے۔ یہ پارسی لوگ ہیں۔ اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ نیکی اہورا کی طرف سے آتی ہے اور بدی اہرمن کی طرف سے ؂

کلام الٰہی کے متعلق اختلاف غرض صفات یا افعال الٰہی میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح خدا کے کلام میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ خدا کی طرف سے کلام آتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جو انسان کے دل میں خیال آتا ہے وہ وحی ہے۔ اسی کے ماتحت رسالت بھی آجاتی ہے۔ رسولوں کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ رسول محض چٹھی رسان ہوتے ہیں۔ ان کا وحی کے مضمون سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ گنہگار بھی ہوتے ہیں۔ اور ان کی طرف عیب منسوب کرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے وجود اور ہمارے وجود میں کوئی فرق نہیں۔ اور بعض کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ خدا ہی کا وجود ہو جاتے ہیں۔ اور بشریت کی کمزوریوں سے بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کی صفات ان میں آجاتی ہیں۔ یہی حال کتابوں کے متعلق ہے۔ ان کے منکر بھی ہیں اور قائل بھی ؂

فرشتوں کے متعلق اختلاف پھر فرشتوں کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں وہ بھی گناہ کرتے اور سزا پاتے ہیں۔ بعض فرشتوں کو شہوانی خیالات میں ملوث کرکے کہتے ہیں کہ اب تک سزا پا رہے ہیں۔ بعض ان کو مجسم قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کی اور انسان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔

بعث بعد الموت میں اختلاف اسی طرح بعث بعد الموت کا عقیدہ ہے۔ بعض اس کے قائل ہیں۔ بعض اس کے منکر۔ بعض کہتے ہیں کہ انسان کی روح ہمیشہ مختلف قالب اختیار کرکے اس دنیا میں آتی رہتی ہے بعض کہتے ہیں۔ نہیں وہ پھر یہاں نہیں آتی۔ بعض کلیۃً اس کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان مر گیا۔ بس مر گیا۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ بعض کو اٹھنے کی کیفیت میں اختلاف ہے، بعض دوزخ و جنت کو مادی مقامات خیال کرتے ہیں بعض روحانی

غرض مذاہب کی کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جس میں اختلاف نہ ہو۔ خدا کی ہستی سے لیکر جنت و دوزخ تک میں اختلاف ہے ؂

دنیا کے مذاہب یہ غلط ہے جیسا کہ ہمارے ملک کے لوگ عموماً کہتے ہیں کہ مذہب صرف دو ہی ہیں ہندو اور اسلام۔ مذاہب کی اس قدر تعداد ہے کہ جن کا شمار نہیں اگر ان سب کے حالات لکھے جائیں تو بہت بڑا کتب خانہ تیار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یورپ والوں نے مذاہب کا انسائیکلو پیڈیا لکھنا شروع کیا ہے۔ جو اب تک اگرچہ مکمل نہیں ہوا۔ مگر جتنی اس کی جلدیں نکل چکی ہیں۔ ان میں ہزاروں مذاہب کے نام اور حالات جمع ہو چکے ہیں۔ اور ایک شخص ان حالات کو پڑھکر حیران ہو جاتا ہے کہ کس کو مانے اور کس کو چھوڑے ؂

اختلاف کی ابتداء پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ اختلاف اصل میں پیدائش سے شروع ہوتے ہیں جس گھر میں انسان پیدا ہوتا ہے۔ ان گھر والوں کے خیالات جیسے کچھ ہوتے ہیں۔ انہی خیالات میں وہ پرورش پاتا ہے اور وہی اس کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ قرآن کریم کو سمجھنا تو کیا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ کلمہ شہادت تک سے ناواقف ہوتا ہے۔ اور ساری عمر میں ایک آدھ دفعہ بھی کلمہ شہادت نہیں پڑھتا۔ مگر مسلمان کہلاتا ہے۔ اور اسلام کے نام پر دوسروں سے لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان مولوی اور ہندو پنڈت میں بحث ہو۔ تو مسلمان کو جھوٹا اور پنڈت کو سچا بتائیگا۔ اور پنڈت کے کہنے سے ہندو مذہب کے نام پر دوسرے کی جان کا دشمن ہو جائیگا۔ اور کہیگا کہ یہ مسلمان ہندو مذہب کی ہتک کرتا ہے۔ اور یہی حال مسلمان کا ہوگا۔ اگرچہ وہ دونوں مذہبی کتب کے شائع شدہ ترجمہ سے بھی ناواقف ہونگے۔ اور اس طرح اپنے عمل سے اپنے مذہب کی ہتک کرتے ہونگے۔

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم ہندو یا مسلمان کیوں ہو تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکینگے۔ ہاں یہ کہہ

گو یہ کہ فلاں بات ہمارے مذہب کی کتاب میں ہے۔ انہیں ہم نے
سنا ہے یا مولوی صاحب یا پنڈت صاحب سے سنا ہے ہم ان سے بتائی
سے اسلئے ہم ایسے ہیں۔

یہی حال ایک عیسائی کا ہو گا۔ وہ عیسائیت کے بیہودہ عقائد
سکھایا گیا۔ مگر اس کا جواب سننے سے انکار کریگا کہ وہ کیوں
عیسائی ہوا۔ ہاں یہ کہدے گا کہ میرے ماں باپ عیسائی
ہیں اس لئے میں نے سنا ہے۔ کہ عیسائی مذہب سچا ہے اور
ہم اس کے پیرو ہیں۔ اسلئے ہم بھی ایسا ہی سمجھا۔ یہ جہالت
اتنی پھیلی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

ایک بوڑھے حاجی کی اپنے مذہب سے بیخبری

سنہ ۱۹۱۲ء میں جب میں حج کو گیا تو ایک ہندوستانی بوڑھا ضعیف عبداللہ نام میرا ہمسفر تھا۔ حج کے بعد مدینہ کی وبا پھوٹ پڑی۔ اور چونکہ مدینہ شریف کے حالات اطمینان بخش نہ تھے۔ اور میری صحت بھی اچھی نہ تھی۔ اسلئے میں نے ارادہ کیا کہ اس سال مدینہ شریف کی زیارت کو ملتوی کر دیا جائے۔ پھر انشاء اللہ اگر موقعہ ملا تو کر لینگے۔ وہ بڈھا عبداللہ بہت عمر اور نہایت کمزور تھا۔ اور اس کے پاس زاد راہ بھی نہ تھا۔ میں نے اسکو کہا کہ تم بھی لوٹ چلو۔ اس نے کہا کہ میں مدینہ ضرور جاؤں گا۔ کیونکہ میرے بیٹوں نے کہا تھا کہ مدینہ ضرور جانا۔ میں نے اسکو بتایا کہ جس حال میں تم ہو۔ اس میں تم پر مدینہ شریف جانا شریعت کے رُو سے ضروری نہیں۔ مگر وہ جانے کے لئے بہت مصر ہوا۔ اور چلا گیا۔ غالباً اسی سفر میں فوت ہو گیا ہو گا۔ جیسے اس سے پوچھا۔ میاں عبداللہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ کہنے لگا۔ پھر بتا دوں گا۔ میں نے کہا یہ سوال تو ایسا نہیں جو تم پھر بتانے کے لئے رکھ چھوڑو۔ ابھی بتا دو۔ اس نے کہا پھر کبھی بتا دوں گا۔ میں اور حیران ہوا۔ پھر پوچھا تو اس نے کہا کل بتا دوں گا۔ آخر میرے اصرار پر کہنے لگا۔ آپ سوچ کر بتا دیں۔ میرا مذہب [illegible] ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ کونسا مذہب ہے۔ میں نے پوچھا یہ کونسا مذہب ہے۔ کہنے لگا میں نے تو دو تین دفعہ کی [illegible] کے بعد اس نے کہا۔ الغزرحمۃ اللہ علیہ میرا مذہب ہے جس سے اس کا مطلب تو معلوم ہو گیا کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گویا اس کی تمام عمر میں یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اس نے یہی کہیں بچپن میں ایسا سنا ہو گا۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔

مذہب سے بیخبری

اسی طرح میں نے ایک سوداگر تاجر کو اس وقت جبکہ حاجی لبیک لبیک کے نعرے لگا رہے تھے دیکھا۔ وہ گندے عشقیہ شعر پڑھ رہا تھا۔ میں نے بعد میں اس سے حج کی غرض پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہمارے ملک میں لوگ حاجی کا زیادہ لحاظ کرتے ہیں۔ اب میں یہاں سے جا کر اپنی دوکان پر بورڈ لگواؤں گا کہ حاجی فلاں۔ اس سے میری تجارت چمک جائیگی۔ یہ مسلمانوں ہی کی حالت نہیں۔ بلکہ میں نے ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں کو اکثر ٹٹولا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جس مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس سے قطعاً ناواقف ہیں۔ وہ دلائل سے کسی مذہب کے پابند نہیں۔ بلکہ آبائی طور پر پابند ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر ماں باپ اس کو یہودی یا مجوسی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ میں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمانوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کلمہ شہادت صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن مذہب کے لئے لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ہم ایک معمار، زمیندار یا سنار سے اس کے کام کے متعلق گفتگو کریں۔ تو وہ اپنے اپنے کام کی تشریح کر کے بتا دینگے۔ مگر ایک ہندو یا عیسائی یا ایک مسلمان اپنے مذہب کی حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیوں؟

مذہب سے اتنی بیخبری کیوں؟

اصل بات یہ ہے کہ لوگ مذہب کو لیتے ہیں سطحی طور پر۔ اور اس میں ان کو ظاہری فائدہ کوئی نظر نہیں آتا۔ لہذا وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر وہ غور کریں۔ اور ان لوگوں کی طرف توجہ کریں جو مذہب کا کچھ فائدہ جانتے ہیں تو ان کو حقیقت معلوم ہو۔ مگر وہ جن کے پاس جاتے ہیں وہ آپ اندھیرے میں ہیں۔ وہ ان کو بتاتے ہیں کہ اگلے جہاں میں اس مذہب کے بدلے میں یہ ثواب ملیگا وغیرہ۔ اس زندگی میں مذہب کا کوئی نتیجہ نہیں۔ حالانکہ لوگوں کی نظروں میں اگلا جہاں

تو دور کی بات ہے۔ جب یہ لوگ اس جہان کو ہی نہیں دیکھتے تو ان کو
معلوم ہو گا کہ مرنے کے بعد اگلے جہان میں کیا ہو گا۔ یہ خیال ہے
کوئی شخص کسی مذہب کے لئے غور و فکر محنت اور کوشش سے
کام لے سکتا ہے۔ کسی مذہب کو ماں باپ سے سنکر مان لینا کچھ
انعام کا موجب نہیں۔ جبتک انسان خود غور و فکر سے
کام نہ لے۔ اگر لوگ ماں باپ سے سنے ہوئے پر کفایت
کریں۔ بلکہ خیال کریں کہ وہ کیوں مسلمان ہیں یا سمجھیں تو غور
کریں کہ وہ کیوں ہندو ہیں۔ عیسائی غور سے کام لیں کہ وہ
کیوں عیسائی ہیں۔ تو فیصلے بہت کچھ ہو جائیں۔ اختلاف
بہت جاتے رہیں۔ اور حقیقت ان کے قریب ہو جائے۔ جب
لوگ اس طرح غور کرینگے۔ تو ان کا جو جواب ہو گا وہ قابل توجہ
ہو گا۔ لیکن لوگ ڈرتے ہیں۔ اسلئے کہ اگر ایک مسلمان انگریزی
پڑھا ہوا یا آزاد خیال یہ سوال محلہ کی مسجد کے مولوی صاحب
کے پاس لیجائے۔ تو وہ بجائے اس کو معقولیت سے
سمجھانے کے پہلے اس کو کافر اور مرتد قرار دیگا
اور کھانے کو دوڑے گی۔ اس صورت میں بھلا کوئی
شخص کس طرح مذہب کی حقیقت کیطرف متوجہ ہو سکتا ہے اور یہی حال دیگر
مذاہب کے لوگوں اور ان کے پنڈتوں اور پادریوں کا ہے میں کہتا ہوں کہ بات کا
آزادی سے کہا ہے کہ لوگ اپنے اپنے مذہب سے ناواقف ہیں اسی شہر کے لوگوں سے
پوچھا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے کیوں پابند ہیں تو سو فیصدی
ایسے نکلینگے۔ جو سوائے اس کے کچھ نہیں جواب دینگے۔ کہ
ہمارے ماں باپ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہمارے مولوی۔
پنڈت یا مہنت یہ کہتے ہیں۔ یا ہماری مذہبی کتابوں میں
یوں لکھا ہے۔ اور وہ خیال کرینگے۔ کہ یہ ہمارا جواب
درست ہے۔ حالانکہ یہ جواب غلط اور ناقابل التفات
ہو گا۔

مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اسپر سب سے پہلے توجہ
کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خدا ہے۔ تو اس کی تحقیق
سب سے پہلے کرنی چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو ہندو مسلمان
یا سکھ عیسائی سوسائٹی وغیرہ کے جھگڑے فضول ہیں۔

پہلا سوال کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے؟

پس اگر کوئی سوال سب سے
پہلے حل کرنے کے قابل ہے
تو یہی کہ مذہب کی ضرورت کیا
ہے۔ اور ہم کسی مذہب کو کیوں مانیں۔ اس کے متعلق

پتھر پر کدال ماری۔ لہٰذا اس میں سے شعلہ نکلا۔ تو آپ نے بلند آواز سے کہا۔ اللہ اکبر۔ صحابہؓ نے بھی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ دوسری دفعہ آپ نے کدال ماری۔ اور پھر شعلہ نکلا۔ پھر آپ نے بلند آواز سے کہا اللہ اکبر تو صحابہؓ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا۔ تیسری دفعہ پھر آپ نے کدال چلائی اور شعلہ نکلا۔ آپ نے زور سے اللہ اکبر کہا۔ اور صحابہؓ نے بھی کہا۔ پھر آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم نے کیوں اللہ اکبر کہا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ چونکہ حضور نے اللہ اکبر کہا اسلئے ہم نے بھی کہا۔ ورنہ ہم نہیں جانتے۔ کیا بات ہے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں نے پہلی دفعہ کدال ماری اور شعلہ نکلا۔ تو مجھے دکھایا گیا کہ مجھے قیصر کے ملک پر فتح حاصل ہوئی۔ اور دوسری دفعہ معلوم ہوا کہ کسریٰ کے ملک پاؤ۔ تیسری دفعہ حیرہ کے بادشاہوں کی حکومت زیر و زبر ہوتی دکھائی گئی۔ جب آپ نے یہ فرمایا۔ تو منافقین اور مخالفین نے ہنسنا شروع کر دیا۔ کہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ پاخانہ پھرنے کی تو ان کو اجازت نہیں اور کہا یہ جا رہا ہے۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں ہمیں ملینگی اور ہم ان پر قابض ہو نگے۔ لیکن ان کی ہنسی جھوٹی ثابت ہوئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔ اور اس سے ثابت ہو گیا کہ اسلام سچا ہے۔ اور اس کی دلیل ہے۔ کہ یہ جن گھروں میں ہے وہ بلند کئے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خدا تعالےٰ نے سورہ احزاب میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ زمین باوجود فراخی کے ان کے لئے تنگ ہو گئی تھی۔ اور دنیا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ مسلمان اب پس جائینگے۔ اسوقت خدا ان کو بشارت دیتا ہے کہ تم مخالفین کو پیس دوگے اور دنیا کی حکومت تمہاری ہی ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد مبارک میں شام فتح ہوا۔ یہ ترقی اور یہ شان اور ادنیٰ حالت سے بلندی پر قدم کا پہنچنا ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام سچا ہے۔ کیونکہ خدا نے بتایا تھا کہ ایسا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ اور دشمن سے دشمن کو اقرار کرنا پڑا کہ ہاں اسلام نے ترقی کی۔ اور اس کی ترقی کی اسوقت پیشگوئی کی گئی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کو اپنے گھر میں بھی کوئی آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔ مگر پھر حکومت آئی اور غریبوں اور فقیروں کو خدا تعالےٰ نے حکومتیں دیں

حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ ہے کہ جب وہ ایک علاقہ کے گورنر بنائے گئے۔ اور ان کے پاس کسریٰ کا ایک رومال تھا۔ جب کھانسی آئی۔ تو انہوں نے اس رومال سے منہ صاف کیا۔ اور کہا بخ بخ ابوہریرہ۔ اس کے معنے ہیں واہ واہ ابوہریرہ۔ آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے مگر ایک وقت تو تیری یہ حالت تھی کہ تجھ پر دو دو فاقے گذرتے تھے۔ اور تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس جاتا تھا کہ وہ بڑے صدقہ کرنیوالے تھے۔ اور ان سے آیۃ صدقہ کے معنے پوچھتا تھا اور وہ بتاتے تھے۔ حالانکہ معنے مجھ کو بھی آتے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ کے پاس جاتا۔ اور وہ بھی کچھ نہ کھلاتے۔ آخر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا۔ اور آپ چہرہ سے ہی پہچان جاتے۔ اور پوچھتے۔ ابوہریرہ بھوک لگی ہے۔ اور پھر آپ دودھ کا پیالہ منگواتے۔ اور مجھ سے پہلے اور لوگوں کو پینے کو دیتے۔ اور میں خیال کرتا کہ مستحق زیادہ میں تھا۔ آخر مجھ کو ملتا اور میں سیر ہوتا۔ اسی طرح کئی فاقے گذر جاتے۔ اور لوگ مجھے مرگی زدہ خیال کر کے مارتے۔ لیکن آج یہ حال ہے کہ گردن کش بادشاہوں کے خاص درباری رومالوں میں تو تھوکتا ہے۔ یہ کامیابی یہ عروج یہ رفعت کوئی معمولی نہیں ہے

فرانس کا ایک مصنف لکھتا ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ جب میں یہ سوچتا ہوں کہ کھجور کے ایک ادنیٰ درجے کے چھپر کے نیچے چند آدمی بیٹھے ہیں۔ جن کے جسم پر پورا کپڑا نہیں اور پیٹ بھی سیر نہیں۔ وہ باتیں کرتے ہیں۔ کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو فتح کرینگے۔ اور وہ کر کے بھی دکھا دیتے ہیں۔

پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو مذہب لائے وہ حق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جو نشان رکھا گیا تھا وہ پورا ہو گیا۔

مخالفوں کا اس دلیل پر ایک اعتراض

یہ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ لیکن اگر دشمن آج اس کو جھٹلائے۔ اور کہدے کہ یہ مسلمانوں نے بعد میں قرآن کریم میں آیتیں ملا دی ہیں۔ جیسا کہ مخالفوں نے کہا بھی ہے۔ اسلئے یہ اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ دیکھو اگر یہ دلیل ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج جبکہ مسلمانوں کی تعداد بے شمار ہے۔ وہ دن بدن شکست کھا رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں کو ترقی ملی۔ اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ اسلام نے یورپ میں برطانیہ کے کنارے تک اپنا اثر پہنچایا۔ چنانچہ بعض آثار معلوم ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساحل تک اسلام پہنچ گیا تھا اور ادھر چین تک اس کا اثر تھا۔ غرض جتنی دنیا اس وقت مہذب کہلا سکتی تھی۔ اور معلوم تھی۔ اس تمام پر اسلام کا اثر تھا۔ مگر یہ اسلام کی ترقی اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسلمانوں نے جب ترقی پالی۔ تب اس کو پیشگوئی بنا لیا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب مسلمان اسوقت سے بہت زیادہ ہوتے ہوئے ذلیل سے ذلیل تر ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ صاحبان غور کریں اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔

دیکھو ایک وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردم شماری کرائی۔ تو مسلمانوں کی تعداد سات سو معلوم ہوئی۔ اسوقت مسلمانوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم ہلاک ہو جائینگے۔ اور دنیا ہمیں پامال کر دیگی۔ حالانکہ اب تو ہم سات سو ہیں۔ یا تو یہ حال تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ مسلمانوں کی تعداد کروڑ ہا ہے۔ مگر وہ ہر طرف شکست پر شکست اور ذلت پر ذلت اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کے دل اس طرح کانپ رہے ہیں۔ جس طرح پتہ ہوا میں اڑتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب

مخالفوں کے اس اعتراض کے دو جواب ہو سکتے ہیں۔ یا تو ان کے اعتراض کو درست مان لیا جائے۔ اور کہدیا جائے کہ نعوذ باللہ یہ قرآن کا دعوےٰ باطل ہے۔ اور یہ مسلمانوں نے واقع میں بعد میں ملا لیا یا مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا چاہئیے۔ کہ مسلمان جھوٹے ہیں۔ گویا یا تو مسلمان خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا بنائیں یا خود جھوٹے بنیں۔ ان دو صورتوں میں سے

تیسری کوئی صورت نہیں۔ سو اگر ہم خدا تعالےٰ کو مجبور نہ مانیں گے کی بجائے یہ ماننا پڑیگا۔ کہ مسلمان سچے مسلمان نہیں رہے۔ اگر مسلمانوں کی حالت ٹھیک ہوتی۔ تو وہ بلند کئے جاتے اور عزت کے مقام ان کو مرحمت ہوتے۔ مگر مسلمانوں کو جس حالت میں دیکھتے ہیں۔ دنیا سے کمتر دیکھتے ہیں۔ دولت اور زمینداری ان کے پاس نہیں۔ اتفاق و اتحاد ان کے پاس نہیں۔ انتظام ان میں نہیں۔ تعلیم اور تنظیم ان میں نہیں۔ ظاہری تعلیم کے لئے جس قدر اچھے کالج ہندوستان میں ہیں۔ وہ سب ہندوؤں اور سکھوں کے ہیں اور مسلمانوں کے کالج بدترین حالت میں ہیں دیگر معاملات میں بھی ان کی حالت بہت خراب ہے۔ پھر یہ کیا وجہ ہے۔ کیا اسلام خدا کا سچا مذہب نہیں۔ یا کیا خدا بدل گیا اور پہلے خدا کی بجائے کوئی اور خدا آگیا یا اس کی طاقت میں کمی آگئی ہے۔ نعوذ باللہ یا وہ اپنے وعدے بھول گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ابھی سچا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی وہی ہے۔ اس کے وعدے بھی سچے ہیں۔ اس کی طاقت میں بھی کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ اپنے وعدوں کو بھی نہیں بھولا بلکہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور ان عقائد سے پھر گئے۔ اور رسمی اسلام کے پرستار ہو گئے۔ پس جب انہوں نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔ تو خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔ ابھی چند سال گذرے ہیں کہ عوام میں مشہور تھا۔ کہ قسطنطنیہ کے بادشاہ کے ساتھ یورپ کے بادشاہوں کے سفیر رکاب تھام کر چلتے ہیں۔ لیکن آج قسطنطنیہ کی زندگی اور موت یورپ کے لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ مسلمانوں کی حالت بگڑ گئی۔ جیل خانے ان سے بھر گئے۔ فواحش کی ان میں گرم بازاری ہو گئی۔

مسلمان اہل نہ رہے کہ خدا کے وعدے ان سے پورے کئے جائیں

پس ان حالات کی وجہ سے مسلمان خدا کے اس وعدے کے اہل نہ رہے۔ کہ ان کو بلند کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ان کے گھروں میں تسبیح و تحمید صبح و شام ہوگی۔ اور ذکر اللہ سے ان کی زبانیں تر اور سینے پر ہونگے۔ مگر آج کتنے مسلمان ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور کتنے ہیں جو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو اس مقصد سے واقف ہیں۔ جو نماز میں پوشیدہ ہے۔ وہ ثمرات جو خدا تعالیٰ نے رکھی تھیں۔ ان میں پائی نہیں جاتیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے کلام کی اور خدا کے اسلام کی اور خدا کی اور خدا کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ ہیں جانتے کس طرح خدا کے وعدوں کو پا سکتے ہیں۔ مسلمان جب تک خدا کی خدمت اور رسول کی اور اس کے کلام کی عزت قائم نہ کرینگے۔ ان کو کوئی عزت نہیں دی جائیگی۔

مسلمان آنحضرت کی ہتک کر رہے ہیں

ایک موٹا مسئلہ ہے اسی میں مسلمانوں کی حالت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ وہ کیسے ہیں۔ مسلمانوں نے یہ مان لیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو خاک کے نیچے مدفون ہیں۔ اور حضرت مسیح کو ذرا تکلیف پیش آئی۔ تو خدا نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور ان کے دشمنوں کو انہیں ہاتھ تک نہیں لگانے دیا۔ میں کہتا ہوں۔ اگر آسمان پر رکھے جانے کا کوئی اہل تھا تو وہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن یہ لوگ اسکو پسند نہیں کرتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ مدفون زیر زمین ہیں۔ اور مسیح کے لئے بڑے پرجوش قلب سے کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر ہیں۔ جب انہوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ہتک کی۔ تو خدا تعالےٰ نے بھی ان کو ذلیل کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ جس طرح یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھاتے ہیں اسی طرح ہم ان کو عیسیٰ کے نام لیواؤں کے مقابلہ میں گرا دینگے۔ اور خاک میں ملا دینگے۔ پس خدا کی غیرت نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہتک کو گوارا نہ کیا۔ اس لئے اس نے ان مسلمانوں کو ذلیل کیا۔ اور عیسائیوں کو ان پر غالب کر دیا یہ لوگ جوش سے کہتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بگڑی ہوئی امت کو مسیح ناصری سنوارینگے۔ خدا نے کہا بہت اچھا ہم مسیح کے ماننے کے مدعیوں کو ہی تم پر مسلط کرتے ہیں۔ پس جو کچھ ان کے ساتھ ہو رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کا نتیجہ ہے۔ اور جب تک یہ حضرت عیسیٰ کو آنحضرت سے افضل سمجھتے رہینگے۔ ذلیل رہینگے۔ کیونکہ خدا نے ان کو یہ سزا دی ہے اسلئے اس سزا میں ان کے گھروں کو عزت دینے کی بجائے ذلیل کیا جائیگا۔ اور برباد کیا جاویگا۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا۔ کہ وہ زندہ ہیں دکھاتے ہیں۔ پرندے بناتے ہیں مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اور جانور پیدا کرتے ہیں۔ جب ان کی یہ حالت ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ ان کی کیسے مدد کر سکتا تھا۔

قرآن کی حفاظت کے وعدے کا ایفاء

اب ایک اور سوال ہے کہ خدا نے جو وعدہ کیا تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ دیکھنا یہ ہے کہ خدا نے اسلام کی حفاظت اور قرآن کریم کی حفاظت کا کیا سامان کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے تو سامان کیا ہے۔ مگر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ خدا انکو مجبور کریگا۔ کہ وہ ادھر متوجہ ہوں۔ خدا نے ایک شخص کو اسلام کی خدمت کے لئے اور اسکو تمام دنیا کے مذاہب کے مقابلہ میں بلند کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جن کو ہم مانتے ہیں کہ وہ آنے والے مسیح نبی اللہ اور مہدی ہیں۔ انہوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرینگے۔ اور اس کے مخالفوں کے سر اس کے آگے جھکا دینگے۔ اور ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔

خدا نے اسلام کے لئے کیا کیا

دنیا ان پر طرح طرح کے اتہام لگاتی ہے۔ مخالف ان کو دجال۔ فریبی اور کاذب اور کیا کیا نام دیتے ہیں۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ اسلام جو خدا کا پیارا مذہب ہے۔ وہ تو مٹ رہا تھا۔ اور ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں تھا۔ خدا تعالےٰ نے بجائے اس کی حفاظت کے ایک اور ایسا شخص بھیجدیا۔ جو اسکو مٹائے۔ اور اسکو نابود کر دے۔ کیا یہ خدا کی اسلام سے محبت کا ثبوت ہے۔ یا عداوت کا۔ اگر اسلام خدا کا پیارا مذہب ہے۔ جیسا کہ واقعہ میں ہے۔ تو ضرور تھا۔ کہ اس مصیبت اور آفت کے وقت میں خدا تعالےٰ اس کی خدمت اور حفاظت کیلئے کوئی پاک انسان مبعوث کرتا نہ کہ الٹا اسکو پاؤں تلے روندنے کے لئے نعوذ باللہ ایک اور دجال کو بھیجتا۔ حضرت

مرزا صاحب کو لوگ نہ مانیں۔ انہیں گالیاں دیں۔ انہیں بدتر سے بدتر ٹھہرائیں۔ مگر اتنا تو سوچیں کہ خدا نے اسلام سے لئے یہی کیا کہ جبکہ اسلام ڈوب رہا تھا ایک ڈوبنے والا بھیجدیا۔ محبت کا تو تقاضا یہ تھا کہ خدا اسکی حفاظت کے سامان کرتا اور اسے دشمنوں سے بچاتا۔

عجیب ڈوری

مشہور قصہ ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور دو عورتیں جھگڑتی ہوئی آئیں۔ انہیں سے ایک عورت کے بچے کو بھیڑیئے نے کھا لیا تھا۔ وہ دوسری کے بچے کو اپنا بتاتی تھی اور کہتی تھی کہ اس کا بچہ مارا گیا ہے اسوقت معاملہ بہت ٹیڑھا تھا۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ چھری لاؤ۔ میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں بچے کو کاٹ کر آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو۔ اسوقت جس عورت کا بچہ تھا۔ فوراً بے تاب ہو کر بول اٹھی۔ کہ یہ بچہ میرا نہیں اسی کا ہے۔ اسی کو دیدیا جائے مگر دوسری خاموش رہی۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ یہ بچہ اسی کا ہے۔ جو کہتی ہے کہ میرا نہیں۔ کیونکہ اسکو اس سے ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور دوسری کو کچھ اثر نہ ہوا ؛

پس مسلمان رسول اللہ صلعم کے بچے کہلاتے ہیں اور دین خدا کا ہے۔ مگر لوگ اسپر غالب آرہے ہیں۔ اور دم بدم اسپر پتھروں کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں ایسی حالت میں بجائے پتھروں سے بچانے کے خدا ایک اور پتھر پھینکنے والے کو بھیجدیتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کیا یہ بات ہو سکتی ہے۔ اس خیال کے لوگوں سے تو ہندہ ابو سفیان کی بیوی ہی زیادہ سمجھدار رہی جب اور عورتوں کے ہمراہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے لگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک نہ کرنے کا اقرار کرایا تو وہ بے اختیار بول اٹھی۔ کہ کیا ہم اب بھی شرک کرینگے۔ حالانکہ ہمنے بتوں کی اس قدر مدد کی۔ مگر ان سے کچھ نہ ہو سکا۔ اور آپ اکیلے تھے۔ مگر آپ نے خدا اس قدر نصرت پائی۔ اگر یہ بت سچے ہوتے تو آپ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔

پس جب اسلام خدا کا پیارا ہے۔ اور اس کی نصرت وحفاظت کا وعدہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا بجائے اظہار محبت کے اسکو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں کرتا۔

عام مسلمان اور احمدی

آج وہ لوگ جن کی ساری عزت ہی رسول کریم صلعم کی اولاد ہونے کے باعث تھی۔ عیسائی ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گندی سے گندی گالیاں دیتے ہیں اور لکھوکھا انسان عیسائی ہو چکے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کو کوئی حمایت اسلام کا خیال نہ پیدا ہوا۔ مسلمانوں کا ایک خیال کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ یہی ایک ایسا خیال ہے۔ جو اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں ٹھہرنے نہیں دے سکتا۔ اور کوئی مسلمان واعظ عیسائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا عیسےٰ زندہ ہے۔ اور محمد صلعم فوت ہو گئے۔ اسوقت مسلمانوں کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے ایسے وقت میں اسلام کی یہ خدمت کی۔ اور اپنے شاگردوں کو ایسا تیار کیا کہ ان کے آگے سے پادری اس طرح بھاگتے ہیں۔ جس طرح لاحول سے شیطان عیسائیوں کے مقابلہ میں ہمارا ایک لڑکا چلا جائے۔ تو پادری گھبرا کر وہاں سے چلے جاتے ہیں۔

احمدیت کا اثر

میں نے ایک دوست کو عربی کی تکمیل تعلیم کے لئے مصر بھیجا تھا۔ وہاں ایک مسلمان قریب تھا۔ کہ عیسائی ہو جائے۔ وہ ان کو ملا۔ انھوں نے اسکو وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ پھر وہ پادری کے پاس گیا اور گفتگو کی۔ وہ پادری بے اختیار بول اٹھا۔ انت من القادیان۔ اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو یا تو وہ وقت تھا کہ یورپ امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے۔ یا اب ہمارے مبلغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں سے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں۔ یہاں تلوار نہیں طاقت نہیں۔ محض خدا کی تائید ہے۔ جو اپنا کام کر رہی ہے۔ اب یورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ ہم نہیں ہوتے۔ جب تک کہ حضرت مرزا صاحب ؑ پر درود نہ بھیج لیں۔ اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکلکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں ؛

حضرت مرزا صاحب ؑ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ اب اسلام کی ترقی آپ کے ذریعہ دنیا میں ہوگی اور باقی مذاہب آہستہ آہستہ ہٹا کر اسلام ہی قائم کیا جائے گا۔ اب ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ میں نے حج کے دنوں میں آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دیکھا تھا۔ تب میں نے اسی حالت میں اپنے نانا صاحب کو۔ کہ وہ بھی میرے ہمراہ حج میں تھے۔ کہا کہ وہ دیکھو اور پھر کہا آنیوالے آئینگے۔ پس یہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔

اگر حضرت مرزا صاحب جھوٹے ہیں تو اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں

اگر حضرت مرزا صاحب ؑ جھوٹے ہیں تو مسلمانوں کے پاس اسلام کی صداقت کی کوئی دلیل نہیں۔ لوگ ان کو دجال اور جھوٹا وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں مگر وہ نہیں خیال کرتے کہ اگر آپ اسلام کے دشمن ہوتے تو آپ اسلام کی تائید میں سینہ سپر کیوں ہوتے اور اسلام کے دشمنوں سے جنگ کیوں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا گیا کہ یہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں تو شیطان کے خلاف وعظ کہتا ہوں کیا شیطان بھی شیطان کے خلاف وعظ کر سکتا ہے پس اسی طرح جو لوگ حضرت مرزا صاحب ؑ کو اسلام کا دشمن کہتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ کیا کوئی دشمن کی خدمت کے لئے اتنی کوشش کیا کرتا ہے

حضرت مرزا صاحب سے خدا کا وعدہ

پس حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں لوگوں کو غور اور فکر سے کام لینا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے وعدہ دیا ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ اسلام کے انوار اب دوبارہ دنیا میں پھیلینگے۔ ایک وقت میں آپ اکیلے تھے۔ مگر آج کئی لاکھ کی جماعت آپ کے کام کو دنیا میں جاری کرنے کیلئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے اور وہ دن قریب ہیں۔ جو دنیا میں آپ ہی کی جماعت نظر آئے گی۔ لوگ مخالفت کرتے رہیں۔ آپ کو جسقدر بُرے ناموں سے یاد کر سکتے ہیں کریں مگر ان کی تمام مخالفتیں بے اثر ہونگی۔ اور خدا تمام دنیا میں عزت اور غلبہ دیگا خدا نے حضرت مرزا صاحب کو فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ لوگ تو شب و روز آپ کو جھٹلانے میں مصروف ہیں۔ مگر خدا اپنے زور آور حملوں سے آپ کی سچائی دنیا کے کناروں تک پھیلا رہا ہے۔

پس آج مسلمانوں کے پاس اسلام کی صداقت کا اگر ثبوت ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ بھی اسی طرح خدا کے وعدے کے مطابق مبعوث کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ آپ کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔ تو ان کے پاس اسلام کی صداقت کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔ وہ یا تو آپ کو قبول کریں۔ یا اگر آپ کو چھوڑتے ہیں۔ تو ان کو اسلام بھی چھوڑنا پڑے گا۔ کیونکہ صداقت اسلام کی جو دلیل تھی۔ وہ انکے پاس نہیں۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعے نظر آ رہی ہے۔

دنیا کی حالت

دنیا میں تغیرات آ رہے ہیں جنگوں نے دنیا کو بے حال کر رکھا ہے اور زلزلوں نے زیر و زبر کر دیا ہے۔ بیماریاں ہلاکت کے باعث ہو رہی ہیں۔ اور یہ عذاب دنیا کا پیچھا نہیں چھوڑینگے۔ جب تک دنیا اصلاح کی طرف نہیں آئیگی۔ غور تو کرو۔ کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ پھر وہ کیوں اس قدر پے در پے عذاب دنیا پر بھیج رہا ہے۔ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو۔ تو خدا کیوں اس کو مصیبتوں میں ڈالے۔ وجہ یہی ہے۔ کہ لوگ خدا کے مامور و نبی کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اب تک کر رہے ہیں۔ معمولی بادشاہ یا لیڈر کا حکم ٹالا جائے تو لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ پھر جب خدا کے ایک مامور کی ہتک ہو اور خدا کی نافرمانی ہو پھر دنیا کیسے امن میں رہ سکتی ہے۔ دنیا آج جن عذابوں میں مبتلا ہے۔ آج سے چالیس سال پہلے ان عذابوں کا نام و نشان نہ تھا۔ لیکن آج ایسے عذاب آ رہے ہیں۔ کہ لوگ حیران ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب میرا گھوڑا اڑتا ہے۔ تو میں سمجھ لیتا ہوں۔ کہ میں نے خدا کی نافرمانی کی ہے کیونکہ اگر میں نے خدا کی نافرمانی نہ کی ہوتی تو میرا جانور میری نافرمانی نہ کرتا لیکن لوگ اسقدر نفس پرستی میں غرق ہیں اسقدر خدا کو بھولے ہوئے ہیں کہ وہ ٹھوکریں کھا کر بھی نصیحت نہیں لیتے۔ خوفناک عذاب کے ہزاروں کوڑے برس رہے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کیا لوگوں کے دل مر گئے۔ کیا ان کے کان میں کسی دردمند کی نصیحت کی آواز نہیں جاتی اور دل پر اثر نہیں کرتی۔

نصیحت

میں آپ کو دردمند دل کیساتھ اور خیرخواہ قلب کیساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔ اور اپنی حالت پر غور کرو اپنے اعمال سے اسلام کی ہتک نہ کرو۔ اور اس کو جھوٹا ثابت نہ کرو۔ ذرا اپنی اصلاح کرو۔ خدا کی نشانیوں کو غور سے دیکھو۔ اسلام کیلئے شرم کا موجب نہ ہو۔ بلکہ فخر کا موجب ہو۔ اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔

اللہ تعالےٰ آپ کو سمجھ دیوے۔ اسلام سچا ہے اسکی سچائی دنیا میں پھیلیگی۔ خدا سے توفیق چاہو تا اسلام کی صداقت ثابت کرنے کا موجب ہو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ تم اپنی موجودہ حالت میں اسلام کو جھوٹا ثابت کر رہے ہو۔ اس سے ثابت ہے کہ اسلام تم میں نہیں ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ اسلام تمہیں بلند نہ کرتا۔ تم اسلام کو مانتے ...

غیر احمدیوں کا جلسہ فسخ بیعت کرنیوالوں کی حقیقت

غیر احمدیوں کے اس جلسہ کا جو قادیان میں ہوا۔ بڑے سے بڑا نتیجہ یہ تھا کہ دو شخصوں کو بیعت فسخ کرنے والوں کے طور پر پیش کیا گیا۔ اگرچہ گھروں میں جا کر ان علماء نے شعر مرقت الدیمۃ السماء کے مصداق مولوی ... یہاں کنہیا لال سے کام لیا کہ بیعت فسخ کرنے والوں کی تعداد پچاس تک پہنچائی گئی۔ اس کے متعلق ہماری طرف سے علیحدہ چیلنج دیا جا چکا ہے۔ جس کے متعلق ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ اسے قبول کرنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے۔

مذکورہ بالا دو شخصوں میں سے ایک تو قادیان کے قریب کا ہی ہے۔ جس کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور مخبوط الحواس سا آدمی ہے۔ اور دوسرا شاہ آباد ضلع کرنال کا تھا۔ جس کو بڑے فخر سے پیش کیا گیا۔ اس کی حقیقت بھی ہم ظاہر کر چکے ہیں۔ حال میں اس کے متعلق ہمارے پاس اس کے وطن کے دو معزز آدمیوں کی شہادتیں پہنچی ہیں۔ جنھیں درج ذیل کرتے ہیں۔ ان سے اس کی حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائیگی۔ پہلی شہادت یہ ہے۔

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی خان پٹھان شاہ آباد ایک مراقی آدمی ہے۔ اس کی طبیعت پر استقلال نہیں ہے۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ ہے۔ محمد صدیق خان نمبردار تعلیم خود ساکن شاہ آباد ضلع کرنال۔

دوسری شہادت

فقیر محمد خان ولد عبد الغنی قاضی مخبوط الحواس آدمی ہے۔ اور اس کا حواس تقریباً عرصہ ۵ یا ۶ سال سے ایسا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ کوئی ملازمت نہیں کر سکتا ہے۔

حکیم قاضی محمد صدیق ساکن شاہ آباد ضلع کرنال

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء

چنانچہ سب سے پہلے میں ایک مذہب کے شخص کو یہی نصیحت کروں گا۔ کہ وہ غور کرے۔ کہ وہ جس مذہب کا پابند ہو کیوں ہے۔ وہ اسکو دنیا اور دوسرے مذاہب کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھے۔ ہر ایک مذہب کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ غور کریں اور غور کرنے کے بعد جس مذہب کو سچا پائیں اس کو قبول کریں۔ اور جس کو سچا نہ پائیں۔ خواہ وہ پہلے انکی طرف منسوب ہو۔ اسکو رد کریں۔

میں نے چونکہ اس مسئلہ پر خود غور کیا اور اسلام میں بمقابلہ دیگر مذاہب کے خوبیاں پائیں۔ اور میں نے معلوم کیا کہ مذہب کی غرض کو یہی مذہب پورا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو قبول کیا اسلئے میں اس کی طرف سے کھڑا ہوا ہوں۔ میں پہلے بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے نزدیک ہر مذہب کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ اپنا دعویٰ اور دلائل خود پیش کرے۔ یہ نہیں۔ کہ دعویٰ وہ کرے اور دلیلیں کہیں اور سے اس کے لئے لائی جائیں۔

خدا اپنی ذات اور اپنے رسولوں کو خود منواتا ہے۔

اگر خدا ہے۔ تو اسپر حق ہے کہ وہ اپنے صفات آپ ظاہر فرمائے۔ اور ہم سے اپنی ذات منوائے۔ اسی طرح اگر وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص اس کا رسول ہے۔ تو وہ دلائل اس کو دے۔ جس کے ذریعہ سے ہم اس کو مانیں۔ اور اسی طرح دیگر مسائل کے لئے ہے کہ وہ خود بتائے +

اسلام کا دعویٰ

پس اس عقیدے کے مطابق میں اسلام کی صداقت کے دلائل قرآن کریم کے ہی بتائے ہوئے بیان کروں گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے۔ اور اسلئے اس کی صداقت کے دلائل خود پیش کرتا ہے چنانچہ یہ رکوع جو میں نے پڑھا ہے۔ اس میں اللہ فرماتا ہے۔ اللہ نور السموات والارض کہ اللہ آسمان وزمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسا کہ ایک طاق ہو۔ اور اس کے نیچے کوئی سوراخ نہ ہو۔ اس کے اندر چراغ ہو۔ ایسے طاق کے چراغ کی روشنی ایک طرف پڑتی ہو۔ اس سے روشنی محفوظ ہو کر جدھر پڑتی ہے۔ بہت زیادہ پڑتی ہے۔ اور چراغ ایک گلوب سے ڈھکا ہوا ہے اور گلوب بھی نہایت صاف اور مجلیٰ ہے۔ جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے۔ اور اسکی روشنی تارے کی مانند صاف ہے۔ اور چراغ ایسا جو روغن ڈالا گیا ہے۔ وہ مبارک درخت سے نکالا ہوا ہے۔ ایسا درخت نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنے وہ ایسا درخت ہے۔ جس پر ہر طرف سے دھوپ پڑتی ہے۔ ایسے درخت کی نشو و نما خوب ہوتی ہے۔ اور وہ تیل بھی اپنی صفائی میں ایسا بڑھا ہوا ہے۔ کہ بوجہ صفائی کے قریب ہے۔ کہ خود بخود اسکو آگ لگ جائے۔ جیسا کہ پٹرولیم ہوتا ہے۔

ایسا چراغ جس میں اتنے صفات ہوں۔ اسکی روشنی کا کیا کہنا۔ اسلئے فرمایا کہ نورٌ علیٰ نور وہ نور ہے۔ اور پھر اسپر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک اور نور نازل ہوتا ہے۔ اور پھر جس کو چاہتا ہے۔ اللہ ہدایت دیتا ہے۔

اللہ نے لوگوں کے لئے اسلام کا دعویٰ پیش فرمایا ہے۔ کہ اسلام خدا کا نور ہے۔ اور سچا مذہب ہے۔ اور اس کی روشنی تمام مذاہب کی روشنیوں سے اعلیٰ ہے۔ اور اس کی تعلیمات سب سے اکمل اور اتم ہیں۔

صداقت اسلام کی دلیل

مگر یہ سارا بیان ایک دعویٰ کی صورت میں ہے۔ اسلئے آگے اس کی دلیل دیتا ہے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال کہ یہ نور ایسے گھروں میں ہے۔ جو آج کل میں پس اور غریب اور ادنیٰ نظر آتے ہیں۔ مگر خدا نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ان کو اٹھایا جائیگا اور ان کو بلند کیا جائیگا اللہ کا ان مکانوں کو بلند کرنا اور عزت دینا ثبوت ہوگا اس امر کا کہ یہ مذہب اسلام خدا کی طرف سے ہے۔

اسلام کی صداقت کیلئے یہ دلیل ہے کہ اسکے ماننے والے دنیا میں معزز و مکرم ہونگے۔ اور ان کو ایک روشنی دی جائے گی۔ جس کے مقابلہ میں دنیا میں تاریکی ہوگی اسلام کے گھر بلند کئے جائینگے۔ اور مخالفوں کے گھر ان کے مقابلہ میں نیچے کئے جائینگے۔ اور یہ اسلام کی صداقت کی دلیل ہزارہا ثبوتوں میں سے ایک ہے۔

آنحضرت صلعم کی حالت دعوےٰ سے پہلے

اب ہم دعویٰ اور دلیل کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف دیکھتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اسوقت آپ کی دنیاوی حیثیت کوئی بڑی نہ تھی۔ ابھی آپ شکم مادر ہی میں تھے۔ کہ آپ کے والد فوت ہو چکے تھے۔ اور بہت چھوٹی عمر تھی کہ ماں فوت ہوگئی آپ کو کوئی بڑا ترکہ بھی نہیں ملا تھا اس کے بارے میں متفرق روایتیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ آپ کو ملا وہ ایک اونٹ اور پانچ بکریاں تھیں۔ آپ کی کوئی ذاتی تجارت نہیں تھی۔ بلکہ بڑی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہ رضہ کی تجارت کرنے لگے اور نفع ان کو دیتے تھے۔ اور وہ کچھ معاوضہ آپ کو دیدیتی تھیں۔ عرب میں کوئی حکومت نہ تھی۔ مگر مکہ والوں نے جو "دارالندوہ" قائم کر رکھا تھا۔ اس کے بھی آپ ممبر نہ تھے دنیاوی علوم آپ نے حاصل نہ کئے تھے۔ آپ کو لکھنا پڑھنا نہیں آتا تھا اس تمام ضعف اور کمزوری پر طرفہ یہ کہ جب آپ نے دعوےٰ کیا تو تمام عرب مخالف ہو گیا۔ آپ وہ بات کہتے تھے جو جمہور عرب کے خلاف تھی اور عرب اسکے ماننے میں اپنی ہلاکت دیکھتے تھے +

آنحضرت صلعم اور مسٹر گاندھی

دنیا کی جس قدر بھی اچھی ... ہوئے اور ترقی یافتہ ہیں جن کے ساتھ دنیا چلتی ہے۔ مثلاً آج ہمارے ہندوستان میں مسٹر گاندھی ہیں۔ ان کی جے کے نعرے بھی آج ہندوستان میں لگائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ آنحضرت کے ساتھ اگر دنیا ہو گئی تو کیا ہوا۔ مسٹر گاندھی کے ساتھ بھی تو لوگ ہو ہی گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ آنحضرت عرب سے وہ بات منوا رہے تھے۔ جو عرب ماننے کیلئے تیار نہ تھا۔ مگر مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں۔ جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ کہ کسی جیسے ایک چیز میں ... ہونے لگا۔ کسی جگہ ... یا کسی نے کہہ دیا۔ ایک شخص نے جو زمیندار ہی کا ایک آدمی تھا۔ کھڑا ہو کر کہا۔ کہ اس کو گڑ گھول کر پلاؤ۔ تو مریض نے جب یہ بات سنی کہا۔ کہ ہائے اس کی بات کوئی نہیں سنتا۔ تو وہ بات جو مسٹر گاندھی کہہ رہے ہیں لوگوں کے مطلب کی اور ان کی منشا کے مطابق ہے اس لئے اس کو ماننے کیلئے تیار ہیں۔ ایک اور مثال ہے۔ جو اگرچہ ظریفانہ ہے مگر حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے۔ ایک اونٹ کہیں جا رہا تھا۔ آگے سے چوہا ملا۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ اور جدھر اونٹ جا رہا تھا۔ ادھر ہی چل پڑا۔ تھوڑی دور جا کر چوہے نے خیال کیا۔ میں ہی اس کو چلا رہا ہوں۔ آخر ایک دریا پہ پہنچے اور وہاں اونٹ رک گیا۔ چوہے نے کہا۔ میں نے کہا۔ نہیں چلتا۔ ... اونٹ چلا چلا۔ اب دا نہیں چاہتا۔ جہاں میں چاہوں گا۔ تو چوہا کہہ ان لیڈروں کی زبان سے وہی نکل رہا ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر لوگ ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے خلاف وں کی منشا کے ...

نہیں کی۔ ان کے بتوں کی مخالفت بھی کی جن پر چڑھاوے چڑھتے تھے اور جن سے ان کی گذر اوقات ہوتی تھی۔ مگر آپ نے ان کے اس پیشہ کے رزق کو بند کر دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ ان خداؤں کو چھوڑ دو اور ایک خدا کو مانو۔ پس مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کی مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی ہوا ... جدھر ... کو چلتی جائے۔ اور ایک شخص پیچھے ... ہے۔ اور کہے کہ میں اس کو چلا رہا ہوں۔ لیکن آنحضرت نے جدھر کو ہوا چل رہی تھی ادھر سے اس کا رخ پھیر کر دوسری طرف کو پھیر دیا۔ قریش جو خداؤں کے قائل تھے۔ آپ نے ان سے یہ عقیدہ چھڑوایا۔ عیسائی حضرت مسیح ناصری کو ... کا کفارہ بنا کر اپنی نجات ان کی صلیبی موت میں جانتے تھے۔ اور اسی پہ بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔ آپ نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ جو ان کے دینی خیالات کو جڑ سے اکھیڑ کر گئی۔

قوم نے آنحضرت سے کیا سلوک کیا

آپ کی قوم آپ کی بات ... کے لئے تیار نہ تھی بلکہ آپ کے خلاف کھڑی ہو گئی۔ اور تیرہ سال تک آپ کو تکلیف دیتی رہی۔ پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہوتے۔ ان پر نئے نئے مظالم توڑے گئے۔ ... کو ... دھوپ میں ... گرم ریت پر لٹا دیا گئے۔ اور ان کو مارا گیا۔ اور اتنا مارا گیا۔ کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ اور جب ان کو ہوش آئی۔ بتوں کو ان کے سامنے پیش کیا جاتا۔ مگر پھر بھی جب وہ خدا کا ہی نام لیتے۔ تو ان کو اور عذاب دیتے۔ اس فتنہ کا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوذر غفاری نے جب سنا۔ کہ مکہ میں ایک شخص نے خدا کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو انہوں نے اپنے بھائی کو بھیجا۔ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اس کو پہنچنے نہ دیا۔ اور واپس چلا گیا۔ پھر وہ خود گئے۔ مگر ...

پہنچ ... کوئی ... حضرت علی سے ملاقات ہوئی۔ جن ... کے ... اپنا مقصد ظاہر کیا۔ کہ میں آنحضرت کو دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت علی نے ان کو کہا۔ کہ میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ جب کوئی غیر شخص نظر آئیگا۔ تو میں ایک طرف ہو کر بیٹھ جایا کروں گا۔ اور تم آگے نکل جایا کرو۔ اسی طرح حضرت ابوذر حضرت علی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پہنچے۔ اور ایمان لے آئے۔ ... ہوا کہ ایمان لا کر خاموش نہ ... سے نکلتے ہوئے کلمہ شہادت زور سے پڑھا۔ اس پر لوگ جمع ہو گئے۔ اور آپ کو مارنے لگے۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ بعض لوگوں نے آپ کو چھڑا دیا۔ اور اسی طرح ہوش آنے پہ آپ نے پھر ایسا ہی کیا۔ لوگ پھر مارنے لگے۔

ایسی ایسی مصائب تھیں جو آنحضرت اور ... کو پہنچائی گئیں۔ ان حالات میں آپ کے اصحاب کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ اور کفار نے ان کا حبشہ تک تعاقب کیا۔ مگر حبشہ کے دربار میں جب مسلمان پیش ہوئے۔ اور انہوں نے صفائی سے اپنے عقاید بتا دیئے۔ تو کفار کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔ لیکن ایسی مصائب کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ آپ کو پھر تکالیف پہنچائی گئیں۔ اور آپ نے حضرت ابو بکر کو ساتھ لے کر مکہ سے ہجرت کی۔ پھر کفار نے پیچھا کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی۔

اس حالت میں کون کہہ سکتا تھا۔ کہ جس کے چند ساتھیوں کی جمعیت بھی منتشر ہو گئی۔ اور جس کو وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ وہ کبھی غالب ہو گا جب آپ مدینہ میں پہنچے۔ تو ان لوگوں نے وہاں بھی آرام نہ لینے دیا۔ بار بار چڑھ کر گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ جنگ احزاب میں دس ہزار کی جمعیت سے کر مدینہ پہ چڑھ کر گئے۔ اور آنحضرت صلعم کو ... کے گرد خندق کھودنا پڑی۔ صحابہ کے ساتھ آپ بھی خندق کی کھدائی کے کام میں شریک تھے۔ احادیث و تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ جب آپ نے کدال چلائی اور ایک ...

پہلے اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار مشتہر ہے نہ الفضل ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مقصد سرمہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا چشمہ ا

نور سرمہ سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہیں۔ سنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پاک کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کما سکتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے اسے سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ تشحیذ میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا

الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

یہ اصلی سرمہ اور ممیرا کو پیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد پورا ہو اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ :۔

"جملہ امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود خرچ مہنگے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا خالص فی تولہ۔ یہ سرمہ دکھتی آنکھیں دکھتی ہوں تو لگانے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع ہر دو قسم طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی و جوست درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

مجرب المجرب ادویات ؎

(جن کا مفصل اشتہار ۱۳ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے)

اطریفل نور۔ دھند غبار۔ جالا۔ کے لئے اکسیر فی تولہ عہ

حب اکسیر مقوی۔ پٹھوں کو دوبارہ زندگی دینے والی عہ

روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنیوالا عہ

سفوف چار۔ دور کرنیوالا اعصاب کی کمزوری دور کرتا عہ

حکیم عطا محمد۔ قادیان۔ پنجاب

ایک سوال ؎

ہماری ایجاد کردہ مشین کی سویاں بنانے کی مشین خریدنا کیوں ضروری ہے؟ جواب۔ اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت رائگاں جانے سے بچا لیا ہے۔ اور تھوڑی سی کرنا یا نہ بچا سکنا ہے چیزیں مختصر اور مضبوط ہیں۔ اور پار وغیرہ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکالتی ہے۔ وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے۔ دوسری مشینوں کی طرح لٹے بھی نہیں نکالنا پڑتا۔ اور اسمیں اپنا پنا لگا ہوا ہے۔ کہ جہاں چاہو لگا لو۔ اور قیمت بھی صرف ؎

بغیر پیچ۔ ؎ قلعی شدہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ

پتہ :۔

فضل کریم۔ عبدالکریم۔ قادیان۔ پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ؎

یہ بات مانی ہوئی ہے۔ کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالے روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے۔ مال وی پی بھیجا جاتا ہے۔ بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جبکہ محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے اختصاری لفاظی سے اس اشتہار میں کام نہیں لیا گیا صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے۔ فقط

المشتہر عبدالحکیم۔ معرفت ڈاکخانہ نا تھ نگر۔ بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی ؎

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی جو ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پانی پت کی قدیمی صنعت نیز دلیسی دستکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی۔ چمک۔ خوشنمائی خوبصورتی۔ نفاست ستائش کے قابل ہے۔ پائیداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق قدردانوں سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصلی موتیوں کی مانند گول صاف اور بہت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی خوشنمائی اور نفاست ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب ہو جائیں تو باآسانی سے چمکدار اور مجلا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کار آمد رہتے ہیں۔ نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں اور ہر طرح بنانے نقشوں اور بالیوں وغیرہ میں ڈالنے کیلئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان میں سوراخ ہیں۔ اگر موتی [illegible] ہوں۔ تو واپس فرماکر قیمت منگالیں۔ قیمت [illegible] صرف تین روپیہ فی درجن ہے۔ ملنے کا پتہ :۔ شیخ انوار الدین۔ پانی پت۔ محلہ انصار

مجرب دوائیں ؎

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

روغن مقوی۔ اس روغن کے صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہر قسم کی کمزوری کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی [illegible]

بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کا مجرب علاج ہے۔ اور بادی بواسیر کو بھی نافع ہے۔ مسوں کو خشک کرتی ہے بارہا تجربہ کیا گیا اور مفید پایا قیمت دو روپیہ۔

ہر قسم کی ادویات ملنے کا پتہ۔ احمدیہ شفاخانہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

بالخطبہ ؎

دو نوجوان لڑکوں کیلئے واسطے جن کی تنخواہ ۵۰ اور ۱۰۰ روپیہ ماہوار علے الترتیب ہے۔ رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک۔ مقبول صورت ہوں۔ خط و کتابت۔ ایم۔ ایس۔ معرفت ناظر امور عامہ قادیان ہووے ؎

ناظر امور عامہ

ہندوستان کی خبریں

انتخاب میونسپل کا بائیکاٹ دہلی میں کانگرس مجلس نے میونسپل کمیٹی کے آئندہ انتخاب کا بائیکاٹ کیا ہے۔ اور وہ لوگوں کو پرچیاں دینے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

میونسپل مظالم موضع چوپلاو ضلع گنٹور (مدراس) کے باشندوں پر میونسپلٹی نے جو ٹیکس لگایا ہے باشندوں نے بطور احتجاج گاؤں خالی کر دیا ہے۔ تمام لوگ باہر کھیتوں کے دیہاتوں میں جا رہے ہیں۔ لوگ جو اسباب چھوڑتے جاتے ہیں میونسپلٹی نیلام کرتی جاتی ہے۔

شب برات کی آتشبازی سے آگ شب برات کے روز آتشبازی کی چنگاری سے حافظ محمد علیم تاجر چرم کانپور کا گودام واقعہ ۔۔۔ جل کر خاک ہو گیا!

ضلع پرتاپ گڈھ میں مسٹر گاندھی سے بیزاری پرتاپ گڈھ میں سینکڑوں چرخے جلا دئیے ہیں۔ اور مسٹر گاندھی کی جے کا نعرہ اب عام نہیں رہا۔ پچھلے دنوں پرتاپ گڈھ سے چند والنٹیئر بھیجے گئے تھے جنہوں نے ضلع الہ آباد میں ایک شفاخانہ قائم کرنا چاہا۔ ان کو ہجوم نے گھیر لیا۔ اور دھمکی دی۔ کہ اگر تم گاندھی کے پیرو ہو۔ تو تمہاری مرمت کی جائے گی۔ ہجوم کو والنٹیئروں نے یقین دلایا کہ ہمارا مسٹر گاندھی یا ان کی تحریک عدم تعاون سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم سیوا سمتی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسٹر ظفر علیخان کا جرمانہ ۲۰۔ اپریل کو وزیر آباد کے تحصیلدار معہ اہلکاروں کے کرم آباد گئے۔ اور مسٹر ظفر علی خان کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے چار بھینس۔ دو گھوڑیاں چھ بیل اور گنے بیلنے کا ایک بیلن بطور قرقی قبضہ میں لے لئے۔

میونسپل بورڈ الہ آباد اور مسٹر گاندھی الہ آباد میونسپل بورڈ کے جلسہ میں تحریک ۔۔۔

پنجاب میں فصل کی حالت سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ تمام صوبہ کی زمین بغیر بارش کے مردہ پڑی ہے۔ نہری فصل امید افزا ہے۔ مگر بارانی زمین سوکھی پڑی ہے۔ جیسے چارے کے نہ ملنے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔ بعض اضلاع میں گندم کا نرخ بڑھ گیا ہے۔

مارشل لا کے بیرونی کمیٹی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہز اکسلنسی گورنر پنجاب نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ان نقصانات کے معاوضے کے متعلق فیصلہ کرے گی۔ جو اپریل ۱۹۱۹ء میں امرتسر۔ لاہور اور گوجرانوالہ کے فسادات کے موقعہ پر ظہور میں آئے تھے۔

دختر شادی لال کی شادی آنریبل سر جسٹس شادی لال چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کی دختر کی شادی آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ مظفر نگر کے صاحبزادے لالہ ہری راج سروپ کے ساتھ ۹ اپریل کو لاہور میں ہوئی۔

بازاری عورتیں کانگرس میں دہلی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے اراکین کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ بورپ کیا ہے کہ چاوڑی بازار کی تمام بازاری عورتیں بھی اس سلک میں منسلک ہو گئی ہیں۔

حامیان عدم تعاون کا تشدد دربھنگہ میں تین مسلمانوں کو اس جرم میں سزا دی گئی ہے کہ انہوں نے پنچایت کر کے ایک شخص کو شکنجہ کی سزا دی تھی اس نے دعوے کر دیا۔ ملزمین کو چھ چھ ماہ قید سخت اور ایک ایک سو روپیہ جرمانہ ہو گیا۔ مگر ان کو اپیل میں رہا کر دیا گیا ہے۔

مہنت اُدے داس کا استغاثہ مہنت نرائن داس اور اس کے چچا مہنت دیو داس نے ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ کی عدالت میں گوردوارہ کمیٹی کے چند اراکین کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے کہ انہوں نے گوردوارہ کی اراضی پر جبراً قبضہ کر لیا ہے۔

گوردواروں کا قانون غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی گورنمنٹ پنجاب نے سردست گوردواروں کے متعلق نیا قانون بنانے کی تجویز ۔۔۔

ممالک غیر کی خبریں

مصری وفد میں پھوٹ قاہرہ ۳۰۔ اپریل۔ وزارت مصر اور لنڈن کانفرنس ۔۔۔ ناکامل ہاشا کے رویہ کے متعلق مصری وفد میں پھوٹ ۔۔۔

لارڈ کرزن پر جرمانہ ۲۴ مارچ کو لارڈ کرزن پر تیز چلانے کے قصور میں عدالت میری لیبون پر برائٹن میں پانچ پونڈ جرمانہ کیا گیا۔ ایک کانسٹیبل نے بیان کیا کہ وہ ۳۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر لے جا رہے تھے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ ۲۳ سال سے میں موٹر چلا رہا ہوں۔ کبھی خطرناک رفتار کی بنا پر طلبی نہیں ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ گیارہ مرتبہ ان پر مقررہ رفتار سے بڑھ جانے کا الزام لگایا جا چکا ہے۔

مصر میں پھر ہنگامہ ہوا۔ گورنر کی موٹر جلا دی گئی لنڈن ۔۔۔ قاہرہ کے تار میں مرقوم ہے کہ طنطا مقام پر بعد نماز جمعہ ایک عام مظاہرہ میں شریک ہجوم پولیس کو بھگا دیا۔ بعد کو پولیس نے مجمع پر گولیاں چلائیں۔ جس سے دو یا تین آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ جب ہنگامہ کے موقع پر گورنر نمودار ہوئے۔ تو مجمع کے لوگ بھاگ گئے۔ لیکن بعد گورنر کا موٹر جلا دیا گیا۔ اور ان کے محل کو لوگوں نے گھیر لیا۔ گورنر کی استدعا پر قاہرہ سے مصری فوج کے ایک سو آدمی بھیجے گئے ہیں۔

فلسطین میں ہنگامہ لنڈن۔ یافہ کے نزدیک ایک ہنگامہ ہوا جس میں ۲۷ یہودی مارے گئے اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ بہت سی دوکانیں لوٹ لی گئیں۔

روئی کے ذخیرہ میں سخت آتشزدگی اسکندریہ ۱۳ اپریل۔ یہاں ذخیرہ روئی میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ اور روئی کے ۱۴ ہزار گٹھے خاکستر ہو گئے۔

ترکی شہزادہ کا فرار انگورا کو لنڈن ۔۔۔ قسطنطنیہ سے ایک برقی پیام مظہر ہے کہ شہزادہ عمر فاروق آفندی خلف ولیعہد عبد المجید آفندی ۔۔۔ فرار ۔۔۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۸

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

یہ ہی الفضل ہے کہ اک ہے بہر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ابھی وقت ظہور کے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر - غلام نبی - اسسٹنٹ - مہر محمد خان

اشتہارات ... فی سطر ۱۱-۱۲

نمبر ۸۶ | مورخہ ۱۶ مئی سہ شنبہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۸ رمضان مبارک ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۱
اخبار احمدیہ
تنائی چاہئے
مذاق کس سے
اسلامی کالج
مولوی ... اللہ
ایک ...
مولوی ... اللہ صاحب
مولوی عطاء اللہ صاحب کی مراجعت ... ۸
بیل کے ... دیرینہ نسخے ...
... ہرم اور ... ۹

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ خطبہ جمعہ (۱۳ مئی) حضور کی بجائے مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ رمضان کے مبارک ایام میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے لئے خاص دعائیں کرنی چاہئیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۲۷ لڑکے میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۱۹ پاس ہوئے۔

امسال جن اصحاب نے مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے وہ کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضروری اعلان

افریقہ کے تازہ آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تار کی غلطی سے پہلی تار کا مضمون غلط چھپ گیا۔ اصل مسٹر عبداللہ صاحب کا تار تھا کہ 7 anti moslems نے حق قبول کیا۔ تار والوں نے الیف کو اڑا کر anti moslems کر دیا جس کے معنے غیر مسلم کے ہو جاتے ہیں مگر جیسا کہ اس تفصیلی خط سے جو ہم اگلے نمبر میں شائع کرینگے اور اس کے بعد آنیوالے خطوں سے معلوم ہوتا ہے بیسیوں مسیحی

اور بت پرست لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں اور چار ہزار فینٹی قوم کے لوگ جو نام کے مسلمان تھے۔ اور ختنہ تک نہ کراتے تھے۔ سلام کرنا نہ جانتے تھے۔ اور عیسائی ہونے پر آمادہ تھے۔ نہ صرف مسیحیت کا ارادہ ترک کیا۔ بلکہ پورے طور پر اسلام پر عمل کرنے کا عہد کر کے احمدیت میں داخل ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں نے ہمارے مبلغ کے راستہ میں روکیں ڈالنی شروع کر دی ہیں۔ اور سخت مخالفت پر آمادہ ہیں۔

اخبار احمدیہ

سیر کشمیر جو احباب اس سال کشمیر کی سیر کو تشریف لے جاویں۔ وہ یہ خاص خیال رکھیں کہ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کے پریذیڈنٹ میر غلام رسول صاحب کشمیری مخاصمت انجمنوں کی بربادی کے لئے چاہتے ہیں کہ جو بزرگ اس ملک میں جاویں۔ وہ لینے وقت کا ایک حصہ ان کے مذہبی اور اخلاقی معاملات کی ترقی اور اخوت کے بڑھانے میں بھی صرف فرمایا کریں کشمیر جانیوالے احباب جس طرح وہاں کے مناظر اور سیر سے جسمانی نفع اٹھا لیتے ہیں۔ اسی طرح ضروری ہے کہ وہاں کی کمزور جماعتوں کو اس کے عوض کچھ روحانی فائدہ بھی پہنچایا کریں۔ والسلام۔ خاکسار ناظر تعلیم و تربیت

احمدی مستورات اور انبالہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں مستورات جمعہ میں تقریباً ایک سال سے شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مسجد کے اندر ہی پردہ کا انتظام کیا جاتا تھا۔ مگر اب خدا کے فضل سے علیحدہ مسجد تیار کی گئی ہے۔ جس میں چندہ زیادہ تر مستورات کا ہے۔ (ابھی اس پر بہت بڑی باقی ہے۔) ماہواری چندہ تقریباً تمام مستورات باقاعدہ ادا کرتی ہیں ان کے چندہ کا رجسٹر علیحدہ ہے۔ وصولی چندہ کا کام خاکسار کی خالہ صاحبہ کرتی ہیں۔ گذشتہ سال کے خاتمہ پر جب مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری نے ہمارے حسابات کی پڑتال کی۔ تو انہیں مستورات کے چندہ کا رجسٹر ملاحظہ فرما کر بہت خوش ہوئے۔ اور تحریر دیا کہ میں نے بہت سی احمدی انجمنوں کے رجسٹروں کی پڑتال کی۔ اگرچہ اور کئی جگہ مستورات چندہ دیتی ہیں۔ مگر جو باقاعدگی مستورات کے چندہ کے متعلق یہاں دیکھی گئی ہے۔ وہ اور کسی جگہ نہیں دیکھی۔ اور یہی بات میرے لئے سب سے زیادہ خوشی کا موجب ہوئی ہے۔

خادم فضل الرحمٰن عفا اللہ عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ

درخواست دعا ڈاکٹر محمد عمر صاحب اسسٹنٹ سرجن سخت علیل ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ خاکسار محمد زبیر ناظر

احباب میرے بچہ احمد دین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

خاکسار الہ دین موضع شکریال۔ ڈاکخانہ جاتلی

ہم تین بھائیوں پر ایک ہندو نے جھوٹا دعویٰ کر دیا ہے۔ اب تک کچھ جھوٹ تو اس کا ثابت ہو گیا۔ مگر دعا کی بہت ضرورت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔

خاکسار غلام حیدر سکرٹری انجمن احمدیہ بدوملہی ضلع گوجرانوالہ

میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی خدمت میں دردبھرے دل سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے خوب الحاح کے ساتھ دعا فرماویں کہ رب العالمین مجھے محض اپنے فضل سے خادم دین بنادے۔ آمین"

عاجز سید صمصام الدین۔ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

نماز جنازہ خاکسار کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے اناللہ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

اقبال حسین احمدی بڑہ پور

مولوی ثناء اللہ کے متعلق تازہ اشتہار اس اخبار میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ یہ الگ بھی چھپا ہے۔ احباب اسے اپنے ہاں تقسیم کرنے کے لئے بحساب ... علاوہ محصول ڈاک صاحب دفتر اخبار فاروق قادیان سے منگالیں۔

موصیوں کو اطلاع سماۃ عمر بی بی موصیہ ہمشیرہ میاں عمر الدین صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ کے فوت ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ نے بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے سوال پر فرمایا کہ "جب تک وصیت ادا نہ ہو جائے کوئی لاش مقبرہ میں دفن نہ ہو" اسلئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اسوقت تک کسی کی لاش دفن نہ کی جاوے گی۔ جب تک کہ وصیت کی ادائگی نہ ہو جایا کریگی۔ یعنے زر وصیت وصول نہ ہو جایا کرے گا۔ کیونکہ واقعات ایسے ہو گئے ہیں کہ اسوقت وصیت کا پچاس ہزار کے قریب روپیہ موصیان کے ورثاء کے ذمہ ہے جو وصول نہیں ہوتا۔ زر وصیت یا تو زندگی میں ادا ہو جانا چاہیئے تاکہ ورثاء سے وصول کرنے کی نوبت نہ پہونچے یا پھر اسوقت تک کہ جس وقت تک زر وصیت کا ادا نہ ہو جاوے بطور امانت لاش کو کسی دوسرے قبرستان میں دفن رکھا جاوے۔ آیندہ اسپر عمل کیا جایا کریگا۔ افسر بہشتی مقبرہ

نماز مترجم میں تصحیح نماز مترجم کے آخر میں ضروری احکام کے عنوان کے ماتحت چھپا ہے کہ:۔

"جو شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی مسعود نہیں سمجھتا۔ یعنی انکار کرتا ہے۔ خواہ منکر ہے۔ مکذب ہے یا متردد ہے اس کے پیچھے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں اور ... ایسے شخص کا بلا اس کے کسی بچہ کا بھی جنازہ پڑھنا درست نہیں"

جہاں نقطے ہیں۔ وہاں سے لفظ "نہ" رہ گیا ہے جو پتھر پر سے چھپتے ہوئے اڑ گیا۔ پہلے ایڈیشن میں لفظ "نہ" موجود ہے۔ احباب اس غلطی کو درست کریں۔

محمد یامین تاجر کتب قادیان

ایک کارندہ کی ضرورت خان بہادر محمد عبدالحق صاحب آنریری مجسٹریٹ بیلی بھیت کو ایک کارندے کی ضرورت ہے۔ جو اردو یا انگریزی مڈل پاس ہو۔ تنخواہ پندرہ روپے ماہوار کے علاوہ کھانا مکان اور سواری بھی دینگے۔ جو صاحب جانا چاہیں ایڈیٹر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ احمدی کو ترجیح ہوگی۔

اتالیق نمبر ۷ و ۸ جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب فرید آباد نے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اتالیق کے نام سے بلاتعیین تاریخ جو رسالہ جاری کر رکھا ہے۔ اس کا نمبر ۷ و ۸ اکٹھا حال میں شایع کیا ہے۔ جس کے مضامین دلچسپ اور بچوں کے مذاق کے ہیں۔ مستقل خریداروں کو تو پہنچ چکا ہوگا۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ ۴ر قیمت سے منگالیں۔ اور اپنے بچوں کے نام مستقل طور پر جاری کرادیں۔

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان - ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء

ثنائی چالیں

مولوی ثناء اللہ کی کذب بیانیاں

الفضل کے گذشتہ دو پرچوں میں غیر احمدیوں کے جلسہ کی جو مفصل روئداد شائع ہو چکی ہے۔ وہ چونکہ مسیح تھی جو چودھویں صدی کے "خدا" کی اہانت علمی۔ اخلاقی اور انسانی حالت کے تنزل کی آئینہ تھا۔ جیسے اس صدی کے ان علماء کا بروز مولوی ثناء اللہ جن کے متعلق محمد صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرمن تحت ادیم السماء فرمایا ہے۔ فراموش نہ رہ سکا۔ مگر اس لیے کہ جو کچھ اس کی زبان قلم سے نکلتا ہے۔ وہ بجائے پردہ پوشی کے ان لوگوں کی اور زیادہ پردہ دری کا موجب ہے۔ کیونکہ باوجود اس روئداد کے جواب میں قلم اٹھانے کے مولوی ثناء اللہ ان متعدد امور کے متعلق جن کو نہایت مفصل طور پر پیش کیا گیا تھا ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکا۔ اور ان کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اس نے ان کے صحیح اور ناقابل تردید ہونے کی تصدیق کر دی ہے مثلاً الفضل میں ان علماء کی آپس میں جوتی پیزار اور گالی گلوچ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کی نسبت وہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکا۔ کیونکہ اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ باوجود جھوٹ اور کذب اور افترا اور دروغگوئی کی عادت کے وہ ان واقعات پر ذرا بھی پردہ نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ان دوسری باتوں کے متعلق اس کے لئے سد راہ تھی۔ جن کا اس نے ذکر تک نہیں کیا۔

۲۲ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مضامین کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں اول تو اپنی تعریف میں قصیدے پڑھے ہیں۔ اور پھر اس اشتہار کے متعلق بیہودہ سرائی کی ہے۔ جس میں ہماری طرف سے دو سو روپیہ انعام کے ساتھ ایک حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ اشتہار الفضل ۴ اپریل میں درج ہو چکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اس اشتہار کا ذکر تو کیا مگر حلف کے الفاظ اور اس کے متعلق تمام کارروائی کو بالکل ہضم کر گیا۔ جن الفاظ میں حلف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ یہ تھے کہ:۔

"میں (ثناء اللہ) خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں نازل ہو گا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے اور حضرت عیسےٰ بن مریم زندہ آسمان میں نہیں بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی اور بچوں پر نازل ہو۔ تا دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر۔" اللھم آمین۔

اور اس حلف اٹھانے کا طریق یہ رکھا گیا تھا کہ ثناء اللہ مسجد میں کھڑے ہو کر ان الفاظ میں قسم کھائے۔ اور قسم کھانے سے پیشتر [illegible] ایک شخص [illegible] سے چند آیات مع ترجمہ پڑھ کر مولوی [illegible] کو سنا دیگا۔

اس طریق حلف اور مذکورہ بالا الفاظ حلف کو تو مولوی ثناء اللہ بالکل [illegible] گیا۔ اور صرف [illegible] ذیل الفاظ کو لیکر [illegible]

"دیکھو قسمی معاملہ [illegible] ہے کہ ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ مسیح زندہ ہے۔ آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا اس پر اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر واقعی تیرا ایمان ہے۔ تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے۔ اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے۔"

ان الفاظ کو لے کر جن میں مختصر اً اس شرط کی غیرت دلائی گئی تھی۔ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ:۔

"قسم اس بات پر مطلوب تھی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور بس۔"

یہ الفاظ ثنائی چالوں کا ایک نمونہ ہے۔ اور [illegible] جو عبارت پیش کی گئی ہے۔ اس کا بھی صرف یہ مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بھی حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر جانے اور پھر آنے کا ذکر ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ جب حلف کے الفاظ معین کر دئے گئے تھے۔ تو پھر ثناء اللہ کو ان میں [illegible] و تبدیل کرنے اور اپنے پاس سے ان کا مطلب گھڑ کے بیان کرنے کا کیا حق ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہمارے اشتہار سے قسم کا وہی مضمون ثابت تھا۔ جو ثناء اللہ نے پیش کیا ہے تو اس نے کیوں [illegible] سے اس بات کو تسلیم کروا کر وہ دو سو روپیہ نقد وصول نہ کر لیا۔ جو ہماری طرف سے پہلے ہی دے دیا تھا۔ اور جس کو دیکھ کر ثناء اللہ کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اصل میں اس وقت ثناء اللہ ایسا حواس باختہ ہو رہا تھا کہ اسے اپنے سر پیر کی بھی خبر نہ تھی اور تمام چالیں بھول گیا تھا اور اس قوت [illegible] کی طرف سے دریافت کرنے پر سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ میں پیش کردہ الفاظ پر حلف نہیں اٹھاتا۔ اور اسی پر انہوں نے کہا کہ پھر ہم روپیہ واپس کرتے ہیں۔ لیکن گھر جا کر اسے یہ [illegible] سوجھی ہے۔ جس سے سوائے اس کے کہ اس کی ذلت اور رسوائی میں اور اضافہ ہو۔ کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

اگر ثناء اللہ کو ابھی حسرت باقی ہے۔ تو ہم اسے بڑے زور کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ بعد الفاظ ہیں

آئے۔ اور اب اس اشتہار کے مطابق جو اس کا تھا
بیں دوسری جگہ درج ہے۔ خلقت فوج در فوج آئے گی
یا تیرے پاس بڑے بڑے تحائف لائے جائیں گے۔ چاہے وہ اس کے لیے تیار
ہو گا یا نہیں۔ گلی کوچے میں اس کی شہرت پھیل جائے گی۔

دوسری بات جس پر مولوی ثناء اللہ نے ہنسی
اڑائی ہے۔ وہ الفضل کا ان لوگوں کے قادیان
آنے کو حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک نشان بتلا
دینا ہے۔ اسے خواہ ثناء اللہ کتنا ہی ہنسی میں اڑاوے
مگر کیا وہ اس سے انکار کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کا الہام یاتون من کل فج عمیق
اس وقت دنیا میں شائع ہوا جبکہ قادیان کو دنیا نہیں
جانتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود بالکل گمنامی کی حالت
میں تھے۔ پھر قادیان کا مقام بلحاظ اپنے محل وقوع
اور اپنی شہرت اور حالت کے اپنے اندر کوئی ایسی
بات نہ رکھتا تھا۔ جو لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو سکتی
مگر جب مذکورہ بالا الہام شائع ہوا۔ تو اس کے بعد دنیا
میں قادیان کی شہرت ہونے لگی۔ اور لوگوں کی آمد
شروع ہو گئی۔ پیر خواہ مصدق عقیدت اور خلوص
سے اور مکذب عناد اور دشمنی سے آئے۔ لیکن آئے
اور آپ کی وجہ سے آئے۔ اور آپ کی پیشگوئی کو پورا
کرنے والے ٹھہرے۔ اب بھی ہر ایک وہ شخص جو
آپ کی وجہ سے آئے گا۔ آپ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا
ہو گا۔ کیا مولوی ثناء اللہ اس بات سے انکار کر سکتا
ہے۔ کہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی قادیان
آنے کی وجہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نہیں تھا ہرگز
نہیں۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لیکچرار جس نے شب
لب کشائی کی۔ اس کا موضوع کلام حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہی
رہی تھی۔ اس لئے اگر کہا جائے کہ ان لوگوں کا قادیان آنا
حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہے۔ تو یہ بالکل
درست ہے۔ اگر یہ لوگ اگر حضرت اقدس اور آپ کے
سلسلہ کا ذکر نہ کرتے۔ تو اور بات تھی۔ مگر ان
کا آنا اور اگر سوائے حضرت مسیح موعود کی ذات
آپ کے سلسلہ کے اور کوئی ایک لفظ کہنا ہوتا

ہے اس امر کی کہ الفضل نے کہ گروہ مولویاں مسیح کی
پیشگوئی کو پورا کیا۔

مولوی ثناء اللہ نے الفضل کی اس پیشگوئی
کی جو زبانی اور گروہ مولویاں کو اپنا نشانہ بنایا
ہے۔ کہ الفضل نے ان کے لئے شریر ترین کا نام
لیا ہے۔ حالانکہ اس کے ساتھ ہی یہ بات کے لفظ
مسیح موعود کی مولویوں سے کلام پاک سے ہی نقل
لفظ کو پیش کیا ہے۔ جو حضرت نے الہام میں آ کر
شعرا اور اہل شریر و فتن اور وہ صفت مولویوں
کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے
خیال حق کی تائید کے لئے جھوٹے قول بنائے
اور دنیوی اغراض کے لئے جھوٹ بولے اور ان جھوٹوں
کو ہر لفظ میں پھیلایا۔ لیکن اگر وہ صرف نظر سے
دیکھے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ حضرت صاحب
نے ان الفاظ میں اس قسم کے مولویوں کے حق میں
کچھ بھی زیادتی نہیں کی۔ کیونکہ جیسا کہ سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطاب ایسے مولویوں کو دیا
ہے۔ وہ یہ ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء
کہ ان کے مولوی آسمان کے نیچے بدترین اور
شریر ترین مخلوق ہوں گے۔ بتاؤ مولویوں کے لیے
جنھیں کہ اگر وہ صفات فرقہ مولویاں حضرت صاحب
نے دہرایا تو کیا غضب ہو گیا۔ جب کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے ان کے
کو پہلے ہی "بدترین فرقہ مولویان" اور تمام
جہان میں بدترین مخلوق فرقہ مولویان کا خطاب مل چکا ہے

ایک اور بات جس پر مولوی ثناء اللہ بہت بگڑا
ہے۔ وہ یہ ہے کہ الفضل نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی
کی حماقت کا ذکر بدیں الفاظ کیا تھا کہ:

جو مولوی ابراہیم کے لیکچر میں خاص بات تھی
کہ تقریر تو پنجابی میں تھی۔ مگر انجیل کے حوالے
انگریزی میں سناتا تھا۔ اس کی انگریزی خوانی
جہاں پر قابل مضحکہ تھی۔ وہاں یہ بات بھی قابل غور
تھی کہ سامعین جن کے اکثر اچھی طرح اردو بھی نہ سمجھ
سکتے کی وجہ سے پنجابی میں تقریر کی جا رہی

کوہاں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ اور یہ
بتلاتا کہ پنجابی سامعین کے لئے ان
انگریزی حوالے پیش کرنا جہالت نہیں
تھا۔ اگر کہو کہ مولوی ابراہیم کی انگریزی دانی
سے آگاہ ہو جائیں۔

اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ لکھتا ہے

کہ مولوی ابراہیم صاحب کی انگریزی دانی کا
تقریر تو پنجابی میں کرتے تھے۔ مگر انگریزی
ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھتے تھے۔ کہ
یہ انگریزی بتاتا تھا۔ پہلا مولوی صاحب سے
کہ انگریزی دانی کا انکار کیا جاتا نہیں کیا لیکن
مرزا صاحب نے جو براہین احمدیہ میں انگریزی الہام
لکھا کہ زبان انگریزی دان کو کوئی نہیں
یہ الہام ہے ترجمہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کیا اس سے
ایسا کہنے انگریزی کی جہالت کا اظہار ہوا
معلوم ہوتا ہے۔ ثناء اللہ نے بات کے جواب میں
بھی بات بنائی ہے جو محض بے جا ہے۔ کیا
وہ بتا سکتا ہے۔ کہ الفضل نے مولوی ابراہیم کے
انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھنے کے متعلق
کہاں لکھا ہے۔ اگر اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت
پیش کر سکے تو پیش کرے۔ ہرگز اس کا کوئی ثبوت
نہیں دے سکے گا۔ اور یہ الفاظ اس کے جھوٹے ہونے کا
کھلی اور تازہ ترین شہادت ہے۔

الفضل نے مولوی ابراہیم کی انگریزی خوانی کے متعلق
جو کچھ لکھا تھا وہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ جس کا خلاصہ
یہ ہے۔ کہ انگریزی انجیل کے الفاظ بے ضرورت پڑھے
گئے۔ کیونکہ جب اردو میں انجیلیں ہیں۔ تو انگریزی
میں حوالے پڑھنا اور بالخصوص ایک ایسی مجلس میں پڑھنا
جس میں اکثر اردو دان بھی نہ ہوں۔ محض بے ضرورت
اور جہالت ہے۔

مانا کہ مولوی ابراہیم صاحب کو انگریزی آتی ہے مگر
جاہلوں میں بے ضرورت اس کا اظہار محض جہالت اور
گندی حالت نہیں تو اور کیا ہے۔ باقی رہا یہ کہنا کہ جیسے
سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ میں الہام

[illegible] کے وقت جب کہ [illegible] کوئی انگریزی دان
نہیں [illegible] اس کے [illegible] الہام [illegible] کرتا
ہوں [illegible] انگریزی [illegible] کا اظہار کیا
مگر [illegible] تو سمجھ جاؤ گے
[illegible] نہیں بلکہ [illegible] سے
[illegible] اور [illegible]
[illegible] الہام [illegible] نے کیا [illegible]
[illegible] زبان کو [illegible]
[illegible] اظہار [illegible] واری [illegible]
کا اعلیٰ ثبوت ہے۔ اس کے مقابلہ میں انگریزی
کی [illegible] اور [illegible]
انگریزی [illegible]
[illegible] قابل نفرت فعل ہے۔ کیا مولوی
ثناء اللہ کی عقل اس قدر [illegible] ہے کہ ان
دونوں میں کوئی تمیز نہیں رکھتا۔

آخر میں مولوی ثناء اللہ نے [illegible] کے متعلق
مولوی ابراہیم کے چیلنج کا ذکر ہے۔ [illegible]
[illegible] اپریل کے [illegible]
مولوی ابراہیم [illegible] اور اس مضمون میں [illegible]
نے [illegible] اس اشتہار کا ذکر کیا ہے جو مولوی
ابراہیم کے چیلنج کے جواب میں شائع کیا تھا۔ ان
ثناء اللہ لکھتا ہے:

"مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت
شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیے۔
پھر [illegible] ہوگا"

مگر اس میں بھی ثناء اللہ نے اپنی معمولی عادت کو
[illegible] کام لیا ہے [illegible] اس اشتہار میں
مولوی ابراہیم [illegible] کے چیلنج کے جواب میں ان کے [illegible]
[illegible] شائع ہوا تھا [illegible] ایک جگہ [illegible]
[illegible] شرائط کا تصفیہ کریں اور [illegible]
[illegible] مجبور کریں۔ مگر اس کے متعلق ان کی
طرف سے [illegible] کا سوال ہوا۔ [illegible]
[illegible] کا مقام [illegible] تجویز نہیں کیا۔ اگرچہ [illegible]
مذہبی جلسوں کی ممانعت نہیں ہے کہ اس عذر کی بنا پر ثناء اللہ اپنی جان چھڑا سکے۔ بلکہ گورداسپور کو بھی تجویز کیا ہے۔ بہرحال ہم تو چیلنج منظور کر چکے ہیں۔ اب منتظر ہیں کہ مولوی ابراہیم یا ان کا دوست ثناء اللہ پہلے شرائط کا تصفیہ کرے۔ پھر جہاں کے متعلق فیصلہ ہو۔ وہاں مباحثہ کرے۔ مگر امید نہیں کہ ان میں سے کوئی سامنے آسکے۔ یہ لگا [illegible] اندازات ہیں۔ اور مقابلہ کے لئے سامنے آنا اور بات ہے۔

مذاق کس سے کیا گیا

"مسٹر گاندھی اور اسلام" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس میں ضمناً دو باتوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں ایک ایڈیٹر صاحب پرتاپ کی یہ گوہر افشانی تھی۔ کہ "جانوروں تک بھی بوہنیوں کے ساتھ عدم تعاون کا اثر پہنچ گیا ہے" اور دوسری ہی اسلامیہ کالج کے طالب علموں کا لنگوٹ کو مسٹر گاندھی کا قاصد قرار دینا تھا۔ پہلی بات کے متعلق ایڈیٹر صاحب پرتاپ پرکاش میں لکھتے ہیں کہ "اس میں محض مذاقیہ پیرایہ رکھا گیا ہے" اور دوسری کے متعلق فرماتے ہیں "یہ محض طالب علموں کی دل لگی تھی"۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی تہذیب و شرافت کا مزید ثبوت بھی دیا ہے۔ ہم انہیں ایسے شرافت سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرنے میں تو معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس شخص کے نقش قدم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ جس کی شیریں زبانی کا ثبوت ستیارتھ پرکاش موجود ہے۔ ہاں ہم یہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا مذکورہ بالا باتوں میں مسٹر گاندھی اور ان کی تحریک عدم تعاون کے متعلق مذاق اور دل لگی کی جا رہی تھی۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسے لوگوں کی تہذیب اور متانت کا اندازہ لگانے میں واقعی غلطی کی۔ جو عدم تعاون کے حامی ہو کر اور مسٹر گاندھی کو مہاتما اور لیڈر سمجھ کر ان سے مذاق اور دل لگی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جن لوگوں کی شرافت اس درجہ گر چکی ہو۔ وہ کسی اور کے متعلق بیہودہ گوئی اور مجازاس کرنے میں بے شک معذور ہیں۔ اور اسی لئے ہمیں ایڈیٹر صاحب پرتاپ و پرکاش پر کوئی افسوس نہیں۔

اسلامیہ کالج لاہور کا پرنسپل

اخبار الراعی نے اسلامیہ کالج لاہور کی جنرل کونسل کی مختصر جو روئداد شائع کی ہے۔ اس کا خلاصہ ہمعصر وکیل نے ان الفاظ میں دیا ہے کہ:

"کونسل میں بہت دیر تک اس بات پر بحث ہوتی رہی۔ کہ اب ایک انگریز یا ایک ہندوستانی یا ایک مسلمان پرنسپل کو مقرر کرنا چاہیئے کونسل کے تمام ممبر اس امر میں متفق تھے۔ کہ اگر ایک مسلمان پرنسپل انگریز پرنسپل کی نسبت کسی قدر کمتر لائق بھی مل جائے۔ تو اسے ترجیح دینی چاہیئے لیکن اگر ایسا لائق مسلمان نہ مل سکے جو علاوہ تعلیمی استعداد کے انتظامی قابلیت بھی رکھتا ہو۔ تو ان صفات سے متصف انگریز کو مقرر کیا جائے اس پر مسٹر ولسن کو پرنسپل مقرر کر لیا گیا"۔ (وکیل ۲ رمئی)

ہم انگریز پرنسپل کے تقرر کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ کہ حکمت اور علم جہاں کہیں سے پاؤ حاصل کرو۔ اسلئے اگر ایک انگریز کے پاس علم و حکمت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کے انگریز ہونے کے باعث اس سے حاصل نہ کریں۔ مگر وہ لوگ جو عدم تعاون کے جوش میں مسٹر مارٹن کو نکالنے کے درپے تھے۔ اور کالج کے احمدی طلباء کو اس لئے دکھ اور تکلیف دیتے تھے کہ وہ بھی کیوں ان کے ساتھ ایجی ٹیشن میں شامل نہیں ہوتے۔ وہ بتائیں کہ کیا مسٹر ولسن انگریز نہیں ہیں اور اسی قوم سے تعلق نہیں رکھتے جس سے مسٹر مارٹن رکھتے تھے پھر ایک کی بجائے دوسرے کے آنے سے کیا فرق واقع ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ کالج کے بائیکاٹ کی تحریک اس قدر

[illegible]

[redacted]

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباہلہ

ایک ہزار روپیہ انعام

باجازت حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہزار روپیہ انعام لے کر قادیانی خلیفہ اور اسکے اشتہار پر مباحثہ کرو۔ اس کے جواب میں گزارش ہے۔ کہ مباحثات تو کافی سے زیادہ آپ کے ساتھ ہو چکے ہیں۔ اب صرف وہی ایک طریق آپ کیلئے باقی ہے۔ جس سے آپ کو ہمیشہ انکار و حیلہ کرکے فرار کرنا پڑا ہے۔ اس لئے ہم آپ کو نہایت آسان طریق سے جس میں نہ فریق ثانی کا جھگڑا نہ دونوں تک لوگوں کے جمع ہونے کا بکھیڑا ہے۔ بلا شرط آپ کا وہی حق یعنی ایک ہزار روپیہ پیش کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ آپ بغیر کسی حیلہ و حوالہ اور ہیرا پھیری کے مندرجہ ذیل الفاظ میں حلف اٹھالیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام پائیں۔ الفاظ حلف میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہوگی۔ بعینہ انہی الفاظ میں قسم ہوگی۔ اور قسم سے پیشتر روپیہ [illegible] ہم پہلے [illegible] جس کے بعد حلف ہوگی۔

"میں ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر حلفیہ [illegible] قادر و جبار عزیز ذو انتقام قادر توانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ مسیح ناصری کی بجائے ایک غیر شخص کو اس کا ہم شکل بنا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا۔ اور عیسیٰ بن مریم کو جبرئیل آکر ایک کھڑکی کے سوراخ سے اٹھا کر آسمان پر [illegible] لے گیا۔ وہ اب تک با جسد عنصری زندہ موجود ہے۔ اور وہی آخری زمانہ میں اسی خاکی جسم کے ساتھ زمین پر نازل ہو کر دجال کو جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ قتل کریگا اور تمام یہود و نصاریٰ اس پر ایمان لائینگے۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے

اور مرزا غلام احمد قادیانی جو وفات مسیح اور مسیح موعود و مہدی معہود اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی تھے [illegible] بعض پیشگوئیاں [illegible] آخری فیصلہ [illegible] کے متعلق ان کو جھوٹا ثابت کرنے [illegible] ہوئی تھی [illegible] کی غرض سے [illegible] فیصلہ ان کی [illegible] کے واسطے [illegible] خدا تعالیٰ نے کیا تھا۔ اور تیرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا۔ جس پر میں پورا ایمان اور یقین رکھتا ہوں۔ اور [illegible] کے مباحثہ کے بعد بھی میں اسی ایمان اور یقین پر قرآن و حدیث و واقعات حقہ قائم ہوں۔ اور تمام دلائل [illegible] مقابل نے [illegible] صداقت مرزا صاحب کے پیش کئے ہیں وہ سب غلط ہیں۔ ان سے وہ دعویٰ مسیحیت و مہدویت و ماموریت میں صادق ثابت نہیں ہوتا۔ اور جو میں نے ان کے [illegible] دلائل دیئے ہیں وہ [illegible] کلام ربانی اور آیات قرآنی کے [illegible] جن سے وہ [illegible] الکاذب اور مفتری علی اللہ ثابت ہو چکا ہے۔ پس اے قادر توانا تو جو اصل حقیقت سے واقف ہے اگر میری یہ شہادت تیرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے۔ یا میں اصل حقیقت کو دل میں چھپا کر کوئی امر اس کے خلاف کہتا ہوں۔ اور مرزا واقعی تیرا مامور اور مسیح موعود ہے۔ تو مجھے اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر برباد اور مورد لعنت و عذاب بنا۔ تاکہ دوسروں کے لئے یہ فیصلہ باعث عبرت ہو اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین"

یہ حلف بلا کسی تغیر و تبدل و ترمیم کے مندرجہ بالا الفاظ میں بمقام مالیر کوٹلہ جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تین بار اٹھانی ہوگی۔ جس کے آخر میں ہر بار ہم آمین کہیں گے۔ اس کے بعد فوراً [illegible] آپ مسجد سے باہر نکلیں گے۔ [illegible]

علاوہ ازیں [illegible] آپ کی [illegible] کہ [illegible] آپ کی [illegible] ایسے [illegible] کے پاس ہم امانت رکھیں گے [illegible] حلف اٹھانے پر [illegible] آپ [illegible] اٹھانی ہوگی [illegible] تعیین عذاب یا تعیین حلف وغیرہ کا تعین کریں یا موت وغیرہ کے عذاب [illegible] کہیں کہ ساری دنیا [illegible] نہیں [illegible] کا انسان نہیں ہوتا ہے۔ کہ کہیں بھی قرآن و احادیث میں [illegible] کی کسی معین [illegible] کتب میں نہیں لکھا۔ کہ جب تک [illegible] حلف اٹھانے والا حلف کے نتیجہ کی تعیین فریق ثانی سے نہ کرالے۔ وہ حلف نہ اٹھائے۔ [illegible] کہ آپ بتائیں کہ کس آیت یا حدیث کی رو سے ہم کو اپنی طلب کیلئے مجبور کرتے یا موت وغیرہ کو عذاب [illegible] کرنے کا [illegible] قرار دیتے ہیں۔ آپ کا یہ عذر کہ ہم [illegible] کو عذاب [illegible] قرار دیتے ہیں [illegible] نہیں۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے تو اس [illegible] آپ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ [illegible] نقصان ہوگا۔ کہ ایک تو ہزار روپیہ جاتا رہے گا۔ دوسرے دنیا ہماری [illegible] پہنچے گی۔ اور [illegible] کا فیصلہ آسانی سے کر سکے گی۔ کہ حق [illegible] ساتھ نہیں ہے۔ پس یہ عذر آپ کا محض حیلہ ہے۔ ورنہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جھوٹی قسم کا عذاب یا سزا اسی ذات کی طرف سے ملتی ہے۔ جس کی عدالت میں [illegible] کا نام لے کر وہ حلفیہ جھوٹی گواہی دی گئی ہے۔ [illegible] قسم دلانے والے یا قسم اٹھانے والے کا حق نہیں کہ وہ کوئی سزا معین کرے۔ یا کسی [illegible] کو سزا سے [illegible] لہذا یہ عذر [illegible] آپ واقف قرآن ہو کر کبھی [illegible] اس سے آپ کی [illegible] کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے عقائد مندرجہ حلف بالا کو یقینی نہیں سمجھتے۔ اور [illegible] ہیں۔ کہ [illegible] حلف اٹھائی تو موت آئی [illegible] تو آپ موت کو [illegible]

[illegible] مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] اپریل [illegible]

سے جو ... لکھتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آپ کو ان ... کی وجہ سے بصیرت ... کر دیا ہے۔ ورنہ کوئی ... [illegible] ... آپ ... بتایا ہے ... وہ نہیں ... آپ ... کون حلف ... [illegible] ... نہیں ... سے ... آپ کے ... کی کوئی ... نہیں کر سکتا ... بات ... جو ہزار ... کرنی چاہیے۔ ... [illegible] ... اس حلف کے ... آپ ... کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ... وقت ... آپ کو خدا کے ... کے ... ہے۔

نیز جناب خان احسان علی خان صاحب ... واسطہ الوصید الشہداء شہید کربلا کا واسطہ دیکر ... ہوں کہ آپ جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب ... مباہلہ کرایا ہے۔ اسی طرح ایک ... فیصلہ کیلئے ... زیادہ وقت صرف ہوگا اور نہ کسی قسم کی الجھن ہے۔ فقط ... مسجد میں کھڑے ہو کر تین دفعہ ... زبان سے بیان کر دیا ہے۔ جس کے ... لیکن ... ملتا ہے۔ ... آپ کے ... مولوی ثناء اللہ صاحب ... ہوں گے کہ آپ کے ذریعہ ایسا کھلا کھلا فیصلہ لوگوں کی ہدایت اور صادق کی ... ہو جائیگا جس ... مولوی ثناء اللہ ... ہیں۔

... [illegible] ... قرآن ... ہو کر ... مقدمہ ... زبان میں ... جھوٹا ... صادق کے ساتھ ... غالب ...

نوٹ: ... جواب ... رجسٹری شدہ خط کے ... اور ... کرکے ... اطلاع ...

مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب سید عطاء اللہ صاحب کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ اور گواہوں کے بیانات شائع ہوئے۔ تو میں نے ایک مضمون لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے قول

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگہدار
کآخر کنند دعوی حب پیغمبرم

پر عمل ... اخبار سیاست مورخہ ۲۶ اپریل میں ایک مضمون بعنوان سید عطاء اللہ شاہ اور قادیانی جماعت دیکھ کر تحریک پیدا ہوئی کہ یہ مضمون ... حق ... پہنچا دیا جائے۔ اور دیکھو کہ ایڈیٹر صاحب سیاست جو مولوی عطاء اللہ صاحب کے متعلق حق بات لکھنے سے ... انبیاء علیہم السلام کے ... کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

اب تو ایڈیٹر صاحب سیاست ہمارے ... مشفق ... کہاں سے ... جب کہ مولوی عطاء اللہ ... خدا کے ... ہمارے سردار ... سب ... کیا کہ وہ اسلام کا علم بردار ... خارج کے ... تھا۔ ... جواب میں اسلام کا پیغام سنانے کے لئے امریکہ ... نہیں سید عطاء اللہ صاحب کے قید ہونے کی کوئی خوشی نہیں۔ ایسے نوٹ شائع کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس بات کو سمجھ لیں کہ:

دنیا میں اگرچہ ہوگی سو قسم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے برا ہے

ایک یہ بات ... سلطان ... قرآن ... دنیا ... حضرت موسیٰ کی مثال ... انبیاء ... اسلام ... نبی کی ... ہمارا ... کہیگا۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کی مولویت

آہ! ایک ... اسلام کو جس کی آواز نے دشمنان اسلام کے دل ہلا دئے۔ جس کے خادم ... اپنے ملک ... اہل و عیال ... تمام دنیا کی روحوں کو فتح کرنے کے لئے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ جس نے خدا سے حکم پاکر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ... علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی موجودگی میں اعلان کیا کہ

چو کافر ... ستم ... مسیح را
غیوری خدا ... کرد ...

اس کی نادانوں نے ہر رنگ میں مخالفت کی۔ اور خدا کے اس مرسل خادم اسلام کو اسلام کے دائرہ سے خارج کہا۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی تباہی کے خواہاں ہوئے۔ آخر حق سے عداوت رکھنے کا لازمی نتیجہ جو ہونا تھا۔ وہی ہوا۔ ان لوگوں کا جو قدم اٹھا۔ حضرت مسیح موعود کے حسب ذیل قول کی تصدیق کرنے والا تھا کہ:۔

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

ذرا ایک عالم کی قرآن فہمی غیرت اسلامی اور خشیت اللہ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسری کے مقدمہ میں گواہوں نے جو بیان دئے۔ انہیں سے صرف چودھری عبدالسبحان کی گواہی پر مولوی صاحب نے لعنت اللہ علی الکاذبین ... کر دیا کہ یہ گواہ جھوٹ بول رہا ہے (ملاحظہ ہو اخبار زمیندار ... اپریل ۱۹۳۷ء) اور باقی گواہوں کے بیان جو زمیندار مورخہ ۵۔ اپریل میں شائع ہوئے۔ ان پر خاموش رہکر تسلیم کر لیا کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی گرفتاری امرتسر میں ہوئی۔ اور ہر گواہ نے بتایا کہ مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کی مثال ... گاندھی سے دی۔ اور ان کے کارناموں میں ...

ان کے سامنے ... حاصل ہوا۔

اس سے ... [illegible]

یا خدا کا بت اپنے لئے ... حضرت موسیٰ علیہ السلام ... [illegible] ... کے نام لے کر ...

حضرت موسیٰ علیہ السلام ... اور اپنے بھائی ہارون نبی اللہ کو اپنا خلیفہ ... بنی اسرائیل میں بھی گوسالہ کی پرستش ... موجود ہونے کے سبب ... سامری کی ترغیب سے گوسالہ کی پرستش کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ... [illegible]

نے وہ الانسان ... اپنے بھائی نبی اللہ کے ... ایسی سختی سے پیش آتا ہے ... [illegible] ... (سورہ طٰہٰ ع ۴) اور ... نہیں کرتا ... آگ سے ... اس کی خاک ... [illegible]

مگر دوسری طرف مسٹر گاندھی ہیں ... لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے ... کر چکے ہیں۔ کہ میں ... ہندو ہوں ... تینتیس کروڑ دیوتاؤں کا پجاری ... اس امر کا اظہار بھی کیا ... زیادہ ... ہوں اور گاؤکشی ... جائز سمجھتا ہوں۔

ناظرین دنیا کے زوال کے عاشق اور حکومت کے ... پولیٹیکل ... تو یہ واقعہ ایک معمولی ... مگر ... ہمارے آقا سرور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام سے مماثلت دی ہے چنانچہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً ... [illegible] ... آہ یہ حال ہے اسلام کے شیدائی ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کا ... شیخ مشتاق حسین۔ گوجرانوالہ

بائبل کے تحفے اور ہمارے فلسفے [illegible]

... [illegible] ... بائبل ... کتاب پیدائش ... عورت ... [illegible]

... پادری ... عورت ... [illegible]

... پادری صاحب ... [illegible] ... (دیکھو ... انجیل ...)

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم پادری صاحبان کو صحیح بات بتا دیں۔ پادری صاحبان آپ پہلے بائبل ... کو پڑھیں۔ اور ... سزا وغیرہ کی بابت غور فرما دیں۔ وہاں لکھا ہے کہ خداوند نے عورت سے کہا کہ میں تیرے ... درد کو بڑھاؤں گا ... اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہو گا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ (پیدائش ...)

اگر یہ فرمان خدا ہے۔ تو ... ہونا چاہیئے ... اب ہم پادری صاحب سے دریافت کرتے ہیں ... عورت ... [illegible] ... جانوروں اور پرندوں ... [illegible]

... [illegible] ... صاحبان ... [illegible]

... پادری صاحبان ... [illegible]

... عبد الخالق ... [illegible]

اعلان متعلق وصیت کنندگان [illegible]

[illegible]

ویدک دھرم اور عقل

آریہ معترض نے اسلام پر جو اعتراض کیا تھا کہ اس میں عقل کو دخل نہیں۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ اعتراض دراصل ویدک دھرم پر عائد ہوتا ہے۔ اس میں واقعی اس قسم کی تعلیم ملتی ہے کہ وید کے پیرو دھرم میں بدھی کو دخل نہیں۔ ایسا کرنے والے کو تمھوکی بھی دھمکی دی گئی ہے ملاحظہ ہو منو سمرتی۔

"یو ادمنیت تے مولے ہیتو شاستر آشریا دوجہ۔
سادھو بھر بہشکاریو ناستکو وید نندکہ۔"

(منو ۲/۱۱)

یعنی وید ہمیشہ شروتی ہے اور دھرم شاستر سمرتی ہے۔ یہ دونوں شاستر کے لائق نہیں اور نہ دلیل کرنے کے لائق ہیں۔ یہ شاستر کا حکم ہے۔

"شروتی تو وید و گیے یو دھرم شاستر تو وئی سمرتی۔ تے سروارتھیشو امیمانسیے تابھیام دھرمو ہی نربھو۔" (منو ۲/۱۰)

یعنی یقین کرکے شروتی وید کو جاننا چاہیے اور یقین سے دھرم شاستر کو سمرتی جاننا چاہیے۔ مذکورہ بالا دونوں (وید شاستر) ...... دلیل کرنے کے لائق نہیں انہیں دلیل کا کام نہیں۔ اندھا ایمان لاؤ کیونکہ ان دونوں سے ہی دھرم روشن ہے۔

اور دیکھو :-

"یو ادمنیت تے مولے ہیتو شاستر آشریا دوجہ۔ سادھو بھر بہشکاریو ناستکو وید نندکہ۔"

ترجمہ :- جو عالم عقلی دلائل (ترک شاستر) سے مذکورہ بالا دونوں (وید اور دھرم شاستر دھرم کی اصل جڑ شروتی (وید) سمرتی (شاستر) کا رد اور (ہتک یا بے عزتی) کرتا ہے۔ وہ ویدوں کا نندک (مذمت کرنیوالا) ناستک (دہریہ) ہے۔ اسلئے ویدک دھرمی اسے اپنی جماعت اور فرقہ سے باہر نکالدیں۔"

منو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ جو وید اور دھرم شاستر کو عقل سے پرکھتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ ویدوں کی ہجو کرنے والا ہے۔ اور دلیل سے کام لینے سے آگو منو جی مہاراج دہریہ کا ڈگلو مہ دیتے ہیں (دست ہے)

آریہ بھترو! تمہاری زبان سے اکثر یہی سنا جاتا ہے کہ اسلام میں عقل کو دخل نہیں۔ اب ذرا مذکورہ بالا شلوکوں کو دیکھ کر بتاؤ کہ تمہارے اعتراض کا مورد اسلام ہے یا ویدک دھرم۔ ہاں مترو یہ فیصلہ تمہیں پر چھوڑا۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ خود وید بھگوان ایسے وید نندکوں کے متعلق کیا احکام صادر فرماتا ہے۔

"اُستا بزو منتو نا بدانی الیت رچینتا رت دویانہ اندر سے اینا دُو۔"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۱۳۳ منتر ۳)

اس کا لفظی ترجمہ سوامی دیانند جی مہاراج نے بایں الفاظ لکھا ہے :-

"جو کہ پرمیشور کی سیوا کو دھارن کئے ہوئے سب دنیا دھرم اور پر شارتھ میں ورتمان ہیں۔ تو ہم لوگوں کے لئے سب ودیاؤں کا اپدیش کریں۔ اور جو کہ ناستک (دہریہ) نندک (مذمت کرنیوالا) دوجورتا (ٹھگ) آدمی ہیں۔ وہ سب ہم لوگوں کے نواس ستھان (جائے رہائش) سے دور چلے جاویں۔ کنتو (بلکہ) نشچے کرکے (یقین کرکے) اور دیشوں (ملکوں) سے بھی دور ہو جائیں۔ یعنے ادھرمی (ویدک دھرم کے مخالف) آدمی کبھی بھی دیش (ملک) میں نہ رہیں۔"

دوستو! وید بھگوان ارشاد فرماتا ہے کہ جو وید کے نندک (اس کی شرح منو جی کر چکے ہیں کہ جو عقل سے وید پرکھتا ہے) اور ناستک ہیں وہ کبھی بھی جگہ نہ لینے پاویں۔ پھر وید بھگوان کہتے ہیں

"وجانی ہی آریان یہ چہ دسیوا برہش متے رندھیہ شاست ابرتان شاکی بھو بھیا جہ ذرتا وشوا ایت تلتے سدھا دیشو تا کن"

(رگوید منڈل ۱ سوکت ۵۱ منتر ۸)

اس منتر کا ترجمہ بھی بانی آریہ سماج نے اپنی کتاب آریہ بھونے صفحہ ۱۳۲ پر یوں کیا ہے۔

"یہ لیے سب قبیلہ سب کو جاننے والے ایشور!..... اور جو ناستک (ایشور کی تعریف رہتی ہے جو منو جی نے بتائی ہے) ڈاکو۔ چور۔ وشواس گھاتی مورکھ وشے سیوا ہنسا آدمی دوش یعنے اُلٹ کرم میں دُکھ دینے والے سوارتھی .... وید ودیا ورودھی اور ویدک علوم کے مخالف (عیسائی مسلمان وغیرہ) انارج (غیر آریہ) ... ان سب دشٹوں کو آپ مول سہت (جڑ سمیت) ناش (فنا) کر دیجئے۔"

مسلمانو! ہم تمہیں پھر متنبہ کرتے ہیں کہ ابھی سے بطور حفظ ماتقدم اپنے بچاؤ کی تدابیر سوچو۔ ورنہ وہ دن سامنے کھڑا ہے جب تمہیں تمہارے ہی یاران وطن حسب الارشاد وید بھگوان جڑ اور بنیاد سمیت نابود کرینگے۔ محض اس وجہ سے کہ تم ناستک اور نندک ہو۔ کیونکہ تم ویدوں پر ایمان نہیں لاتے اور وید کی کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو عقل کے خلاف ہو۔

مہاشہ صاحب بتلائیں کہ ان کا یہ اعتراض کہ "مسلمانوں کو حکم تھا کہ مذہب میں عقل کا دخل نہ ہونے دیں" قرآن حکیم کی عاقلانہ اور فلسفیانہ تعلیم پر عائد ہوتا ہے۔ یا ویدک دھرم کی ہنسکا (تعلیم) پر۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

وفات مسیح۔ اس نام سے جناب سردار عبدالرحمن صاحب بی اے مدرس ہائی سکول قادیان سابق مہر سنگھ نے ایک مختصر رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں قرآن۔ حدیث۔ تفاسیر اور انجیل کے حوالجات سے وفات مسیح کا ثبوت دیا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق یہ بہت مفید رسالہ ہے۔ قیمت ۲/ سردار صاحب موصوف سے احباب منگا لیں۔

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل [illegible]

مجرب المجرب ادویات

(جن کا مفصل اشتہار [illegible] کے الفضل میں نکل چکا ہے)

سرمہ نور [illegible] جانا [illegible] اکسیر [illegible]

حب اکسیر [illegible] زنگ بچنے والی [illegible]

روغن اکسیر [illegible] کرنیوالا [illegible]

غوث [illegible] کرنے والا [illegible] دور

کرتا ہے [illegible]

حکیم عطا محمد - قادیان پنجاب

ایک سوال

ہماری ایجاد کردہ [illegible] کی مشین خرید نا

کیوں ضروری ہے؟

جواب - اسلئے کہ اس مشین نے پبلک کا قیمتی وقت [illegible]

سے بچا لیا ہے - اور خوبی یہ کہ [illegible] چلا سکتا ہے [illegible]

مختصر اور مضبوط ہیں - اور بارہ تیرہ منٹ میں ایک سیر [illegible]

نکالتی ہے - وزن بھی تقریباً سوا سیر ہے - دوسری مشینوں کی

طرح [illegible] نہیں نکالنا پڑتا [illegible]

کر جانا [illegible] اور قیمت بھی صرف [illegible]

اور قلعی شدہ ہونے پر ایک روپیہ زیادہ -

پتہ - فضل کریم عبد الکریم - قادیان پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے

بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے - ہم خود تیار کرتے اور کرا تے ہیں

ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے کپڑے [illegible]

جاتے ہیں - بالخصوص لنگیوں اور صافوں [illegible] کا

ہمارے یہاں خاص انتظام ہے - مال [illegible] بھیجا جاتا ہے -

بشرطیکہ ناپسند ہو ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں جس میں

محصول [illegible] خریدار [illegible] ہے - اشتہاری [illegible]

[illegible] اشتہار میں کام نہیں لیا گیا - صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع

[illegible] فقط

[illegible] بھاگلپور

چاندی کے عجیب موتی

خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما [illegible]

[illegible] نہایت ہی دیدہ زیب [illegible]

[illegible] خوشنمائی خوبصورتی [illegible]

[illegible] کی تعریف اور تصدیق [illegible]

[illegible] گول - صاف

[illegible] خوشنمائی اور نفاست [illegible]

[illegible] نہایت [illegible]

[illegible] خوشنما [illegible]

[illegible] حیثیت رکھتے ہیں [illegible]

اور [illegible] موتیوں کی طرح ان کے

درمیان [illegible] - اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس

[illegible] قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

شیخ محمد انوار الدین - پانی پت - محلہ انصار

(قادیان کا مشہور و معروف علمی رسالہ)

تشحیذ الاذہان

جو ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو اپنے مقررہ حجم

پر شائع ہوتا ہے - اور جس کا ہر ایک مضمون

مستقل تصنیف کا حکم رکھتا ہے - اور جسکے

تازہ نمبر میں آریہ سماج کے ہر چہار بنیادی سوالوں

پر ایک زبردست اور فیصلہ کن مضمون نکلنے

والا ہے - ہر سالانہ پر منگو لیجئے - آپ کو ہر مہینے

اسلام اور احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی

تردید میں کافی اور زبردست میٹیریل ملیگا -

مینجر تشحیذ قادیان سے ہر روز خوشنتہ خرید اری کیجئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا

پسند فرمودہ سرمہ ممیرا اور حضرت خلیفہ ثانی کا [illegible]

سرمہ ممیرا اور بست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جس کی امراض چشم کیلئے [illegible]

سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور [illegible]

سامنے [illegible] پیش کیا - آپ نے اسے بہت پسند فرمایا

اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے [illegible]

[illegible] حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد [illegible]

اور رسالہ [illegible] میں اسے شائع کر دیا - اور خدا کا شکر ہے کہ

بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا - اور ہم نے بھی نفع اٹھایا

[illegible]

میں اس سرمہ ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے تیار کرتا ہوں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پسندیدہ ہے - اور نیز

یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ کردہ ہے - جو لوگ امراض

چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر

چشم [illegible] وہ اس سرمہ کا استعمال کریں - حضرت حکیم الامۃ

نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ:-

"براے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ [illegible] اور سرخی اور ابتدائی [illegible]

اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ ممیرا

[illegible] کے [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] سرمہ [illegible] آنکھیں دکھتی ہوں

ان کیلئے بہت مفید اور مقوی البصر ہے [illegible]

بست سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا - جس کی [illegible] مقوی

[illegible] معدہ [illegible] مشتہی طعام [illegible]

بواسیر و بلغم و [illegible] مفتت سنگ گردہ و مثانہ [illegible]

[illegible] کیلئے بہت مفید ہے

[illegible] استعمال کریں

قیمت [illegible]

المشتہر

احمد نور - تاجر جڑی بوٹی - قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

پنڈت ارجن لال سیٹھی کو سزا

سیونی سے ایک مراسلہ فقرہ میں موصول ہوا ہے۔ جو ظاہر ہے۔ کہ پنڈت ارجن لال سیٹھی کو دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف کے ماتحت ۱۲ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پنڈت ارجن لال نے صفائی پیش کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور بیان کیا تھا۔ کہ انہوں نے بغاوت کا وعظ نہیں کیا۔

الہ آباد میں ہیڈ ونگی گرفتاری اور پنڈت موتی لال نہرو

الہ آباد میں ان دنوں کانفرنس ہو رہی ہے۔ اور ساتھ ہی پنڈت موتی لال نہرو کی لڑکی کی شادی ہے۔ سنسنی خیز افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ کل برادران گرفتار ہونگے۔ بعض کا خیال ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو ان کے صاحبزادے یا ان میں سے ایک ضرور گرفتار ہوگا۔ چنانچہ اسی بنا پر الہ آباد میں پولیس اور فوج معمول سے زیادہ جمع ہے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اہل شہر کے نام ایک پیغام شایع کیا ہے۔ جس میں لوگوں کو تلقین کی ہے۔ کہ ان گرفتاریوں سے کوئی اندیشہ نہ کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے مواقع پر مطمئن رہیں۔ یہ افواہ بھی مشہور ہے۔ کہ انگریزوں کو فساد کا اندیشہ ہے۔ اور وہ اپنے اہل وعیال کو قلعہ میں بھیجنے کا خیال کر رہے ہیں۔ یہ بات بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ تیسری افواہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگوں کا ارادہ ان دنوں دوکانیں لوٹ لینے کا ہے۔ پنڈت جی اپنے پیغام میں لکھتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہوگی۔ کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈر یہاں آئے۔ اور اس مسرت افزا موقعہ پر لوگ اپنی دوکانیں بند رکھیں۔ کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہیئے۔

راجپور میں جلسوں کی ممانعت کا قانون توڑ دیا گیا

(ڈیرہ دون ۷ مئی) راجپور میں دفعہ ۱۴۴ توڑ دی گئی۔ سوامی وچار آنند سرسوتی نے ۸ مئی کو بوقت ۵ بجے شام راجپور میں کہ جو ڈیرہ دون اور مسوری کے درمیان واقع ہے۔ دفعہ ۱۴۴ توڑنے کیلئے ایک جلسہ کیا۔ اس مقام پر فوج اور پولیس کا خوب پہرہ لگا ہوا تھا۔ لیکن سوامی جی نے نصف گھنٹہ تک ایک لیکچر دیا۔ حاضری تخمیناً تین ہزار تھی۔

ہندو یونیورسٹی بنارس کے ارکان

معاصر لیڈر (الہ آباد) کی اشاعت مورخہ ۸ مئی میں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کا ایک اعلان نظر سے گذرا ہے۔ کہ یونیورسٹی کو مالی امداد دینے والوں نے مسٹر گاندھی اور لالہ لاجپت رائے کو یونیورسٹی کے قواعد کے ماتحت کثرت رائے سے یونیورسٹی کی مجلس منتظمین کے ارکان کی حیثیت سے منتخب کیا ہے۔

حکومت بنگال اور بالشویک

کلکتہ ۷ مئی۔ حکومت بنگال نے مزید ایک سال کیلئے دو پولیس انسپکٹروں کو بنگال میں بالشویکوں کے مبلغین اور کتب کی اشاعت کی روک تھام کے لئے متعین کیا ہے۔

ایک چمار کو ایک لاکھ کا ہیرا مل گیا

احاطہ مدراس کے ضلع بلاری میں پچھلے دنوں ایک بھاری ہیرا ملا ہے۔ جو ہتھیلی کی شکل کا ہے۔ اوپر اور نیچے کی سطح میں ۱½ انچ ربع ہے۔ اس کی اونچائی ¾ انچ ہے۔ یہ ایک چمار کے ہاتھ لگ گیا۔ جب کہ وہ واجرہ کرور کانوں میں ایک ہیرے پیدا کرنے والی زمین پر چل رہا تھا۔ اس چمار نے یہ ہیرا ایک ساہوکار کے پاس دو ہزار میں بیچ دیا۔ وہ ساہوکار اسے بنگلور میں لے گیا۔ اور اس کی چالیس ہزار قیمت مانگی۔ ماہرین نے بتلایا۔ کہ اس کی قیمت ایک لاکھ روپیہ ہے۔ واجرہ کرور کانوں سے بڑے بڑے تاریخی ہیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

سٹیشن ٹباری پر شدید ریلوے ٹکر

(لاہور ۹ مئی) آج صبح ۴ بجے سٹیشن ٹباری پر کہ جو لدھیانہ لائن پر امرتسر سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دو مال گاڑیوں کی ٹکر واقع ہوئی۔ اطلاع ہے۔ کہ مال گاڑی کا گارڈ ڈیوس نامی مارا گیا۔ اور کئی گاڑیاں الٹ گئی ہیں۔ مستقل راستہ کو نقصان پہنچا ہے۔ گاڑیوں کی آمدورفت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

مالیگاؤں میں کارکنان خلافت و سوراج

مالیگاؤں کے تمام کارکنان خلافت و سوراج کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چالیس کے قریب آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ اور ان کے ہتھکڑیاں لگادی گئی ہیں۔ خلافت کمیٹی کا دفتر پولیس کے قبضہ میں ہے۔ شہر کے ساتھ آمدورفت کا تمام سلسلہ منقطع ہے۔ کوئی شخص شہر میں سے باہر نہیں جا سکتا۔

سردار پرتاب سنگھ ایڈیٹر اکالی نے معافی مانگ لی

اکالی کے ایڈیٹر سردار پرتاب سنگھ بی اے پر ایک باغیانہ مضمون کی بنا پر جو اخبار اکالی میں شایع ہوا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں بغاوت کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اب انہوں نے سرکار سے معافی مانگ لی۔ لہذا سرکار نے مقدمہ واپس لے لیا۔

حیدرآباد دکن میں اصلاحات

سکندرآباد ۹ مئی۔ حضور نظام نے عدالتی اور انتظامی محکموں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کا فرمان شایع فرمایا ہے۔ ۱۵ لاکھ روپیہ قحط زدوں کی امداد کے لئے منظور کیا گیا ہے۔ اس سے پینے کا پانی نیز دیگر ضروریات مہیا کی جائیں گی۔

نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا مقدمہ

(کوہ آبو ۷ مئی) نواب ٹونک کے خلاف سازش کرنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ ۱۷ بری کر دیئے گئے۔ اور ۷ پر نواب اور گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے کی سازش کرنے کا جرم زیر دفعہ ۱۲۴ الف ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ ایک کو تو نواب نے فیصلہ سنانے سے پہلے معاف کر دیا۔ دو کو بری کر دیا گیا۔ اور سات سزایاب ہوئے۔ ان میں سے ایک کو ایک سال قید سخت اور دوسروں کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

افغانی معاہدے لنڈن - ۶ مئی - دارالعوام میں [illegible] کو جواب دیتے ہوئے مسٹر ہارمزورتھ نے افسوس کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انگریزی افغانی اور ترکی افغانی معاہدات کی گفتگو کے متعلق [illegible] مفاد کو [illegible] نظر کر کے وہ کوئی اعلان نہیں کر سکتے۔

بالشویکوں کی عایت انگریزوں کو کوپن ہیگن ۶ مئی - [illegible] ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ حکومت بولشویکی نے [illegible] کے قبول کے لئے شرائط [illegible] کہ اگر انگریزی رعایا ست [illegible] جتنا [illegible] جو اتفاقی کمیٹی سے لگی [illegible] بالشویکی [illegible] آ جائیگا۔ [illegible] خود [illegible] کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ لیکن [illegible] علاقہ [illegible] جو وہاں ہوگا۔

وزیر اعظم سے آئرلینڈ کی ملاقات لنڈن [illegible] ولایتی گورنمنٹ [illegible] وفد [illegible] کے جو آئرلینڈ کے [illegible] سے [illegible] مقرر کئے گئے ہیں۔ جمعرات کی شام کو اور کل سہ پہر کو وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ غالباً اب تمام سیاسیات کا نشو و ارتقا اس سوچ بچار تک پہنچا ہے کہ حکومت اور سن فین جماعت کے درمیان براہ راست گفت و شنید کی کوئی صورت نکالی جائے۔

مصنوعی موتی لنڈن ۵ مئی۔ ایک جاپانی کمپنی نے مصنوعی موتی اس خوبی و لطافت سے تیار کئے ہیں کہ لنڈن کے جوہری دنگ رہ گئے ہیں۔ جب ان موتیوں کی جانچ کی گئی تو ان کو اصلی موتیوں جیسا پایا گیا۔ اس نئی ایجاد سے جوہریوں کے طوطے اڑ گئے ہیں۔

جرمنی کے خلاف امریکہ بھی لنڈن ۸ مئی - واشنگٹن کا اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو گیا ایک تار مظہر ہے کہ

فیصلہ کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل یا سفیروں کی کونسل میں کوئی سرکاری نمائندہ مقرر نہ کیا جائے۔ جرمنی کو معاوضہ وصول کرنیوالے کمیشن پر مسٹر رولینڈ بوٹین اس وقت پیرس میں امریکہ کے کمشنر ہیں۔ امریکہ کی طرف سے قائمقامی کرینگے۔

ایم برانڈ نے کہا اگر جرمنی نے جملہ تجاویز کو منظور کر دیا تو تاوان اسپیر جبراً عائد کیا جائیگا۔ ۱۲ مئی کو الٹی میٹم کے خاتمہ پر کوئی نئی گورنمنٹ نہ ہوگی اور اس دن دو افواج کو جو رور کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں پیش قدمی کریگی۔ حیثیت اس لئے کہ یہ افواج منتشر کی جائیں۔ تمام شرائط منظور کرائی جانی چاہئیں۔

یورپ سے براستہ ہند آسٹریلیا لنڈن ۸ مئی۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ تک شاہی ہوائی راستہ قائم ہے کہ مسٹر چرچل کے دورہ کا نتیجہ ہوا کہ تجویز عراق عرب کا ایک خودمختار عرب ریاست بنایا جائیگا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ایک نئی پالیسی کا آغاز ہوگی جس کے دو بڑے اصول یہ ہونگے (۱) یورپ سے براستہ ہندوستان آسٹریلیا تک ایک شاہی ہوائی راستہ قائم کیا جاوے۔ (۲) مشرق وسطیٰ کو خودمختار دیسی ریاستوں کی ایک زنجیر کی طرح ترتیب دیا جائے۔

عراق عرب کو ایک آزاد عرب ریاست بنایا جائیگا جس کا سردار ایک دیسی شہزادہ ہوگا۔ اس عہدہ کے لئے عربوں کے سامنے امیر فیصل کا نام پیش کیا جائیگا۔ سول بجٹ۔ شاہی خزانہ کی امداد سے آزاد ہوگا۔ تاریں اور ریلیں جو کہ دوران جنگ میں تعمیر کی گئی تھیں۔ وہ غالباً ذاتی ہاتھوں میں سونپ دی جائینگی لیکن ان کو درست حالت میں لانے کے لئے ۱۹۲۱ء میں ساڑھے تین لاکھ پونڈ خرچ کئے جائینگے۔

جارڈن کے اس طرف علاقہ میں ایک علیحدہ خودمختار صوبہ بنایا جائیگا کہ جو برطانوی مشیروں کی امداد سے امیر عبداللہ کی عارضی گورنمنٹ کے ماتحت ہوگا۔

دنیا میں سب سے بوڑھا آدمی ہمارا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک کرد رہتا ہے۔ جو اس وقت ڈیڑھ سو برس کی عمر کا ہے۔ ستر یا اسی برس ہوئے کہ یہ کرد حمال کا کام کرتا تھا۔ سال گذشتہ ترکی سینیٹ نے اس شخص کے لئے ایک خاص الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔

جنگ میں انگریزی نقصانات لنڈن ۷ مئی۔ آج دفتر جنگ کی طرف سے جو سرکاری اعداد و شمار جنگی نقصانات کے متعلق شایع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ میں انگلستان نے کل ۹۵ لاکھ فوج جمع کی تھی نقصانات کے اعداد یہ ہیں:-

۹ لاکھ ۳۰ ہزار ہلاک ہوئے۔ تقریباً دو لاکھ قید ہوئے ۲۱ لاکھ سپاہی زخمی ہوئے۔ اس طرح نقصانات کی کل میزان ۳۲ لاکھ ہوتی ہے۔

یونانیوں کی معاہدہ شکنی سمرنا ۷ اپریل۔ اگرچہ معاہدہ سیورے صریحاً یونانیوں کو منع کرتا ہے۔ کہ وہ عثمانی رعایا کو اپنی فوج میں بھرتی کریں۔ تاہم وہ ایسا کر رہے ہیں۔ اور یورپی سوداگر اتحادی ہائی کمشنروں کے پاس غضب آلود صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ سوداگر اپنے ملازمین کو ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔

جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا پیرس کا ایک تازہ تار مظہر ہے۔ کہ جرمن پارلیمنٹ نے الٹی میٹم منظور کر لیا ہے۔ ۲۲۱ رائیں حق میں اور ۱۷۵ مخالف تھیں۔

ولی عہد جاپان لنڈن میں لنڈن ۹ مئی۔ آج ولی عہد جاپان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ جب وہ ہمراہی پرنس آف ویلز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچے۔ شاہ معظم ڈیوک آف یارک ڈیوک آف کناٹ۔ جاپانی سفیر۔ مسٹر لائڈ جارج اور بہت سے دیگر سرکردہ اصحاب وہاں موجود تھے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا)

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دنیا کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

ایڈیٹر - غلام نبی ✻ اسسٹنٹ ایڈیٹر [illegible]

نمبر ۸۷ | مورخہ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | ج

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گذشتہ ایام کی نسبت کسی قدر اچھی ہے۔

صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب روزانہ ایک پارہ قرآن کریم [illegible] کو سناتے ہیں۔ اور جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ ایک پارے کا درس دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بیرونی احباب میں سے بہت کم ان فیوض سے فائدہ اٹھانے کے لئے آئے ہیں۔

مسجد مبارک میں قریباً روزانہ کسی نہ کسی صاحب کی طرف سے افطاری کے لئے شربت کا انتظام ہوتا ہے۔

جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور مولوی جلال الدین صاحب فاضل [illegible] مضمون کی بنا پر حکیم ابو تراب عبد الحق امرتسری [illegible]

امریکہ میں پہلی مسلمان مبلغہ خاتون

ممالک متحدہ امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ کے مقامی اخبار ڈیٹرائٹ نیوز نے اپنے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں صدیقۃ النساء راحت اللہ نو مسلمہ کا فوٹو دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک مختصر سا آرٹیکل بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ساتھ ہی ہم اس معزز خاتون کے کلام میں سے ان دو شعروں کا ترجمہ بھی درج کرتے ہیں۔ جو اس اخبار نے اس کے فوٹو کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ ان دو شعروں سے ہی ناظرین اس خاتون کے نور اسلام سے محبت اور تبلیغی جوش کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

صدیقۃ النساء راحت اللہ جو قبول اسلام (اسلامی نام اختیار کرنے) سے قبل مسز ایلا مے ([illegible]) مسز [illegible] کہلاتی تھیں۔ ممالک امریکہ میں اسلام و قرآن کی تبلیغ کرنے والی پہلی مسلمان ہیں۔ وہ مفتی محمد صادق صاحب کی ڈیٹرائٹ میں تبلیغی کوششوں میں مدد کرینگی۔ راحت اللہ خاتون امریکہ کی باشندہ ہیں۔ [illegible] میں پیدا ہوئیں۔ اور کئی سال سے مذہب کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

وہ ایک [illegible] بحر الکاہل کے ساحل کی طرف گئیں۔ جہاں انہیں ایک سوسائٹی سے جس نے مشرقی علوم کے مطالعہ میں مہارت حاصل کی تھی۔ دلچسپی پیدا ہو گئی [illegible] ڈیٹرائٹ کو واپس آنے پر ان کی [illegible] سابق [illegible] [illegible] سلسلہ [illegible]

تھے۔ واقفیت پیدا ہو گئی۔ چونکہ گیلانی صاحب
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے تھے وہ کہتے
ہاؤس نے ان کا احترام سے استقبال کیا۔ آخر لیانت
سے نے قبول اسلام کا استقبال ہو گیا۔

تھی محمد صادق صاحب ہندوستان سے امریکہ
آئے۔ لیکن سنہ اور مسز گار ریگی گیلانی
بے واقفیت کا علم ہونے پر انہوں نے اس خط و کتابت
سے ان کتابت شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے
اسلام قبول کر لیا۔ اور اپنے لئے صدیقہ نام پسند کیا جو
عربی زبان میں سچی اور وفادار کو کہتے ہیں۔ اور رحمت اللہ
کے معنے ہیں۔ جسے اللہ کا امن حاصل ہو۔

اپنی قبولیت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مسز گار ر
بیان کرتی ہیں۔ کہ مسلمانان امریکہ نے میرے ساتھ نہایت
ہمدردانہ سلوک کیا۔ اور مجھے ایسی تسلی بخش واقفیت
اسلام کے متعلق حاصل ہوئی۔ کہ میرے اسلام میں داخل ہونا
میرے لئے آسان ہو گیا۔

مسز گار ر نے کئی ایک تبلیغی غزلیں اور گیت
تصنیف کئے ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کی امریکہ میں تبلیغی
مہم میں لائی جائیں گی۔ احمدیہ سلسلہ احمدیہ کی طرف
مانا ہے۔ جو ہندوستان میں پیدا ہو کے ہیں
ایک مدرسہ ایسے مبلغین کے لئے جو دنیا
ملوں میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے لئے
جا رہے ہیں۔ قائم کیا ہے۔ مسز گار ر جیسا کر
رہی ہیں۔ مقامی تبلیغی کوششوں کے اختتام
ڈیپارٹمنٹ سے ہندوستان بغرض تعلیم بطور معلم
قرآن و مبلغ سلسلہ احمدیہ جائیں گی۔

ترجمہ اشعار :-

(۱) میں اسلام کی خوب ورتی کو عالم جو اس کے چمکتے ہوئے
نور کی مشعل سے روشن ہے۔ رات میں دیکھتی ہوں۔

(۲) رات کی ظلمت میں میں اس سفر میں پہنے
آپ کو اس طرح آگے بڑھتے ہوئے پاتی ہوں۔
جس طرح دریا وادیوں میں سے چکر لگاتا ہوا
جاتا ہے۔

اخبار احمدیہ

والی جموں و کشمیر کا شکریہ

احمدیہ جماعت کو جنرل راجہ سر ہری سنگھ صاحب بہادر
کے سی۔ آئی۔ ای۔ والی ریاست جموں کشمیر نے جو نہایت
عمدہ حیثیت و حمایت سے اطلاع دی جاتی ہے۔ جو محمد احمد
خوشنویس ان کی تخت نشینی کے موقعہ پر انہیں بطور تحفہ دیا ہے جس کا
تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی دینی اور دنیوی بہتری کے
لئے دعا کرتے ہیں۔ چندہ کی طرف سے حکیم خواجہ کرم داد صاحب
احمدی جموں نے کی تھی۔ ناظر امور عامہ قادیان

ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں خدا کی صداقت کا نشان

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں ایک حافظ قرآن شریف ہے جو کہ امام مسجد اہلسنت والجماعت ہے۔ آٹھ سال کا ہوا جبکہ یہاں چوہدری محمد حسین صاحب دفتر ڈاک بنگہ میں تھے۔ اور ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ہسپتال میں بطور اسسٹنٹ سرجن تھے۔ ان دونوں احمدی احباب مسجد کشمیریاں میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حافظ صاحب اہل حدیث ہیں۔ احمدی صاحبان کے ساتھ ہمیشہ برسر پیکار رہتے تھے۔ اور ان کو تنگ کرنے کا بہانہ لڑائی کے لئے ڈھونڈتے رہتے تھے۔ ایک روز حافظ مذکور نے مسجد میں قفل لگا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا کہ مسجد میں قفل لگانے کی کیا وجہ ہے۔ جس پر حافظ طیش میں آ گیا۔ اور چوہدری صاحب و ڈاکٹر صاحب موصوف کو غلیظ گالیاں دینے لگا۔ آخر خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے آ گیا۔ اس وقت سے لیکر اب تک یہ مرض جنون میں مبتلا ہے۔ اور قرآن شریف کلیۃً بھول گیا ہے۔ اور سورہ فاتحہ بھی نہیں جانتا۔ اب ایک نانبائی کی دوکان پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور ہوا کو گالیاں نکالتا ہے اور ہر شخص کو ڈنڈے مارتا ہے۔ کیا کوئی سعید روح اس سے عبرت حاصل کرے گی۔

نیاز مند قائم الدین۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال

درخواست دعا:- تمام احمدی برادران سے التماس ہے
... بندہ کے بھائی کو اچھی ملازمت ...

ہے ... سلسلہ ... قابل اکمل جمعیت ... اسلام کی خدمت
کا موقع بہت بہت مل سکے۔ ... احمدی از رو بڑی
اہلیہ عزیز حکیم ولی الدین ... اہمیت سخت بیمار ہے
احباب سے منت التجا ہے کہ مریضہ کی صحت یابی کے لئے
دعا فرماویں۔ عبد الغفار احمدی ... ضلع کشمیر

نایاب کتابوں کی طباعت

دفتر تالیف و اشاعت حسب ذیل نایاب کتب چھپوا رہا ہے۔ ان کتب کی خریداری کے لئے جو احباب پیشگی قیمت ادا کریں گے۔ ان کو بہت خفیف سی رعایت دی جائے گی۔ کتب تو ختم ہو چکی ہیں لیکن نادرہ اٹھانے کا بہت اچھا موقع ہے۔ حسب ذیل کتابیں چھاپی جائیں گی۔ جن کی قیمت کا سرسری اندازہ پیش کیا جاتا ہے

نام کتاب	سابقہ قیمت	قیمت اندازاً ...
(۱) حقیقۃ الوحی	للعہ	عہ
(۲) ازالۂ اوہام	عہ	۸
(۳) سرمہ چشم آریہ	۱۲	۳
(۴) حقیقۃ النبوۃ	۶	۱

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

وی پی الفضل کے

میں ایک سے زیادہ دفعہ عرض کر چکا ہوں کہ خریداران الفضل سے جن صاحب کی قیمت ختم ہو وہ بذریعہ منی آرڈر اپنے ذمہ کی قیمت بھیجا کریں وی پی میں بہت تکلیف ہے اول تو ہمارا کام بڑھ جاتا ہے دوسرے اس کے لئے ایک کلرک بھی زائد رکھنا پڑتا ہے پھر تیسرے بعض او قات قیمت وصول نہیں ہوتی ... کہ میں نے ... سلسلہ بھی جاری کیا تھا کہ قیمت ختم ہونے سے پہلے ... کارڈ اطلاع کی لکھ دیا کریں ... جن احباب نے ... کی تھی وہ وی پی سے پہلے ہی اطلاع ... ناکہ ... ہو ... مفید ثابت ہوا ... ہے کہ ... قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کی بجائے لکھنا شروع کر دیا ... قیمت بھیجیں۔ فی الحال اخبار جاری رکھیں ... بلحاظ ... ضرورت قلت ... مجبوری ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ مئی ۱۹۳۱ء

افریقہ میں احمدیت

چار ہزار احمدی

دار التبلیغ کے مستقل قیام کی تجاویز

اصلاحات کا نفاذ

پہلی احمدیہ گولڈ کوسٹ کانفرنس عید الضحیٰ پر

سالٹ پانڈ ہندوستان سے ۱۴ ہزار میل کے فاصلہ پر براعظم افریقہ کے مغرب میں گولڈ کوسٹ کی نوآبادی کے اندر ایک چھوٹا سا قصبہ سالٹ پانڈ کے نام سے مشہور ہے۔ نوآبادی کے صوبہ وسطی کا صدر اور فینٹی قوم کا مرکزی مقام ہے۔ آبادی صرف ۳ ہزار نفوس ہے۔ مقامی مسلمان کوئی نہیں۔ بورنو سے آئے ہوئے ہوسا لوگ ڈیکوس کے باشندے مسلمان ہیں۔ جو بغرض تجارت یہاں بستے ہیں۔ ان لوگوں نے مسجدیں بھی بنائی ہیں۔ دو مسجدیں ہیں۔ اصل آبادی تمام عیسائی یا بت پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ [illegible] مدارس دو گرجا ہیں۔ انہیں سے ویزلین گرجا بہت شاندار ہے۔ تجارت کی وجہ سے یہاں کی رونق بڑھ رہی ہے۔ نصف درجن سے زیادہ یورپین یہاں کام کرتے ہیں۔ جو ہر سال یا [illegible] کے بعد چھ ماہ کے لئے ولایت چلے جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک [illegible] فرانسیسی ہیں۔ [illegible]

اب اپنا خرچ کا [illegible] کے قابل ہیں۔ [illegible] کے ممبر [illegible] گرجوں کو چندہ [illegible] کا سبب [illegible] بعدہ گرجوں کے چندوں میں [illegible] مسلمان [illegible] مقامی وغیرہ مقامی [illegible] ہمارا دوست مسٹر عبد الرحمن پیٹو جو لیگوس کا رہنے والا ہے صرف ایک پڑھا لکھا مسلمان ہے۔ اور اچھا عہدہ [illegible] منصب رکھتا ہے۔ جہاز [illegible] اور مسٹر [illegible] کا اپنے خرچ پر [illegible]

فینٹی مسلمان اور سفید مبلغ کی ضرورت

علاقہ فانٹی میں ۱۸۹۰ء سے اسلام شروع ہوا اور اب وقت چار ہزار سے زیادہ فینٹی مسلمان ہیں۔ ان لوگوں میں ایک قاعدہ نظام ہے گو جاہل ہیں۔ یہ نظام [illegible] پابند ہونے کے سبب ان کی ہستی قائم ہے۔ ہر مقام پر ایک امیر، ایک امام اور ایک مؤذن اور مسجد ہے۔ امیر Chief کہلاتا ہے۔ اور ان سب امیروں پر ایک امیر الامراء [illegible] ہے۔ اس وقت ان مسلمانوں کا امیر اعظم مہدی نام بوڑھا فینٹی چیف ہے۔ اس خدا پرست بوڑھے نے ۳۵ برس ہوئے اسلام قبول کیا۔ اور اس وقت سے برابر تبلیغ میں مصروف رہا۔ اور جس قدر فینٹی مسلمان ہیں۔ اس کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اس کی آنکھیں [illegible] ہو گئی ہیں اور بہت بوڑھا ہے۔ [illegible] اس کے بعد یہ مسلمان جو جاہل ہیں۔ جن کو اسلام درست طور پر نہیں سکھایا گیا۔ کہیں مرتد نہ ہو جائیں اور سفید عیسائی پادری کے رعب میں آ کر اسلام کو خیرباد نہ کہہ دیں۔ اس لئے اس کی سعید روح کو خیال ہوا کہ ایک White man (سفید مبلغ) بلایا جائے۔ کیپ کوسٹ [illegible] گولڈ کوسٹ میں [illegible] ایک شامی مسلمان [illegible] وہاں رہتا ہے۔ اس نے مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ دیا۔ اور چیف مہدی نے چندہ جمع کر کے لنڈن بھیجا تا سفید مبلغ سیاہ فام لوگوں میں آ کر تبلیغ اسلام کرے اور اسلام پھیلائے۔

[illegible]

[illegible] ہو گئی تھی اور [illegible] گئے تھے۔ [illegible] ہو گیا کہ کوئی سفید آدمی نہیں آئے گا اور سفید آدمی مسلمان ہی نہیں ہوتے۔ جب ہی انگلستان سے اپنی روانگی کی اطلاع [illegible] دیا۔ اور [illegible] سکتی ہے۔ ان باتوں پر بہت اعتبار نہ کیا گیا۔ جب میں سالٹ پانڈ پہنچا [illegible] خبر ہوئی۔ تو تمام آدمی مختلف گاؤں سے خبر کی تصدیق کے لئے پہنچ گئے۔ [illegible] امیر کا نقیب آیا کہ مجھے دیکھ جائے۔ اس تسلی کے بعد [illegible] اکراقل نامی مقام پر جہاں امیر مہدی رہتے ہیں۔ جانا قرار پایا۔ اور میں مع ترجمان موٹر میں [illegible] اس ملک میں اور کوئی سواری نہیں۔ گھوڑے گدھے بیل مفقود ہیں۔ ساحل سے ۲۴ میل [illegible] لے گیا۔ اور سیدھا [illegible] فینٹی [illegible] کرایا گیا۔

افریقہ کے ایک گاؤں میں غریب [illegible] لوگوں کا یہ مجمع قابل ذکر اور میرے سفر تبلیغ [illegible] ہے۔ امیر کے جھونپڑی مکان کے سامنے [illegible] ایک مجمع تھا۔ اور بوڑھا مہدی بدوی لباس پہنے مجمع میں اپنے امراء کے حلقے کے اندر بیٹھا تھا سامنے دوسری طرف میز لگایا گیا۔ میرے ترجمان صاحب [illegible] امام [illegible] اردگرد تھے۔ نقیب [illegible] منصب [illegible] امیر اور اس کے [illegible] طرف سے مجھے خوش آمدید کہا اور اس کے بعد خود امیر مہدی نے تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا: "۳۵ برس ہوئے میں مسلمان ہوا مجھے صرف اللہ اکبر آتا تھا۔ [illegible] مسلمان [illegible] اس وقت [illegible] لوگ [illegible] بورنو کے مسلمان باشندے [illegible] آئے تھے۔ یہ سب لوگ [illegible] آئے اور انہوں نے ہمیں اسلام سکھایا۔ ہم جاہل ہیں۔ اسلام [illegible] سفید آدمی [illegible] ہوں۔ مجھے [illegible] تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان [illegible]

خدا کا شکر کرتا ہوں [illegible] زندگی میں [illegible]
اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں انشاء اللہ [illegible]
[illegible] دین سکھایا جائے گا"

اس تقریر کا جواب میں نے عربی میں [illegible] الفاظ میں دیا
بتایا کہ اللہ نے تمہاری دستگیری کی۔ اور تمہاری سعادت
دیکھا۔ اور اس جماعت کی طرف کھینچ لایا۔ جو سچا
اسلام پیش کرتی ہے۔ اور جو اس زمانہ میں صحابہ کی مثیل
جماعت ہے۔ میری آنکھوں نے مسیح موعود مہدی معہود کو
دیکھا ہے۔ کانوں نے اس کے مقدس منہ سے نکلے
ہوئے الفاظ کو سنا ہے۔ اقرار لے کر ہیں [illegible]
اسلام کے پایاں کو [illegible] ہیں مبارک ہو [illegible] تمہاری
مدد کی۔ اور اب انشاء اللہ فینٹی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت
کا کام احمدی جماعت کرے گی۔

خطبہ جمعہ عربی میں

چونکہ یہاں خطبہ جمعہ عربی میں پڑھنے کا رواج ہے۔ اور رواج کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اسلئے میں نے پہلے مشورہ دیا کہ عربی ہی میں پڑھا جائے۔ انگریزی کی نسبت یہ لوگ فینٹی مسلمانوں میں زیادہ ہیں۔ پہلے [illegible] پڑھا گیا۔ اور اسمیں وفات مسیح اور مسیح موعود کی آمد سے اور اسلام کے اصول کو اطلاع دی گئی۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے عربی میں وعظ کیا۔ [illegible] اور توفیق کس طرح ملی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

رؤسا کا نذرانہ

رؤسا فینٹی نے حسب دستور اکرام میں نذریں پیش کیں۔ اور یہ نذریں اپنے اپنے ذاتی مرتبہ کے مشتمل تھیں۔ کوئی انڈے لایا۔ کوئی مرغی لایا۔ کوئی یام (دیسی خوراک) لیکر آیا۔ کوئی کیلے اور ناریل اور کوئی بڑا آدمی بھیڑ لایا۔ جو ۵۰ روپیہ کی تھی۔ [illegible] کا گزشتہ [illegible] مجرب تھا۔

یہ سب تحائف شکریہ کے ساتھ قبول کر کے ان کے سپرد کئے گئے۔ اور لوگوں کا اخلاص دیکھ کر [illegible] اور آپ نے [illegible] اور ان غرباء کیلئے دعا کی۔

اکرا فول کو واپسی

امیر مہدی نے درخواست کی کہ میں اکرافول میں ایک ہفتہ ٹھہروں۔ آرام [illegible] کی سخت ضرورت تھی۔ میری غرض طبیعت اجازت نہ دیتی تھی کہ اس ساحل سے دور جا ٹھہروں۔ مگر ان لوگوں کے اخلاص کو دیکھ کر میں نے منظور کر لیا کہ اچھا میں اس حالت میں بھی واپس آ جاؤں گا۔ اس وعدہ کے مطابق [illegible] ۱۲ مارچ کو اکرافول واپس آیا اور ایک ہفتہ ٹھہرا۔ گاؤں کے لوگوں کو جمع کر کے انہیں گاؤں [illegible] تبلیغ کی۔ اور [illegible] تعلیم یافتہ نوجوان انہیں ایک بیرسٹر تھا۔ ملنے کے لئے آئے اور فینٹی کی جیتی دنیا میں اسلام کی تعلیم حضرت مسیح موعود کی بعثت کا پیغام سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور پھر ملنے کا وعدہ کیا۔ کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد اسلام میں داخل کر دے۔ مسلمان یہاں بھی عام طور پر غریب ہیں۔ مگر [illegible] اکثر اطراف میں ہمارے بعض دوست خیال کیا کرتے ہیں کہ مبلغین کی

تبلیغ کا کام سہل نہیں

زندگیاں راحت و آرام سے گذرتی ہیں۔ میں جب لنڈن میں بھی کثرت کام سے گھبرا کر حلق بیٹھے ہوئے اور جسم تھکان سے چور ہونے کی حالت میں اس خیال کی غلطی کا احساس کیا کرتا تھا۔ مگر افریقہ نے تو یہ امر ثابت کر دیا کہ تبلیغ جان جوکھوں کا کام ہے۔ اگر آپ یہی غور آپ نظر کریں تو آپ سادہ شوربا جیسی چیزیں بالکل نہیں ملاحظہ کرینگے پانی کی جگہ جائے۔ اگر پی جائے تو خطرہ ہے کہ کہیں گنی ورم (Guinea worm) ایک قسم کا کیڑا اندر نہ چلا جائے۔ کیونکہ پانی ندی یا بارش کا ہے۔ دودھ عام کو نہیں۔ ڈبوں کے دودھ کا استعمال ہے اور ایک چھوٹا گلاس ۱۲ آنہ کو ملتا ہے۔ روزانہ ۵ گرین کونین اگر نہ کھاؤں تو بخار کی آمد کا خطرہ ہے۔ اگر فروٹ سالٹ نہ پیئوں۔ تو قبض ہو جاتی ہے۔ جب تک غریب ہندوستانی گولڈ کوسٹ کی نظر ہو چکے ہیں۔ اور ۳۵ یورپین پادریوں کی ہڈیاں افریقہ کے اس ساحل کی خاک میں مدفون ہیں۔ ہندوستانی سندھی سوداگر سات سال کے بعد اپنے آدمی [illegible] میں پالی میں بدلتے ہیں جو افریقہ سے ہی تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور یورپین

حکام و سوداگر وغیرہ ۱۸ ماہ بعد چھ ماہ کی رخصت پر ولایت چلے جاتے ہیں۔ غرض افریقہ کے اس ساحل پر تبلیغ کا کام جہاں تک جسمانی آرام کا تعلق ہے سہل نہیں۔ باوجود ان حالات کے میں نے اپنے میزبان امیر مہدی کی درخواست قبول کی۔ اور ۱۸ میل موٹر میں جا کر افریقہ کے چار میل مگر ہندوستان کا گھنٹہ کا راستہ جنگل میں سے پیدل چلکر طے کیا۔ سورج تیزی سے باتیں کر رہا تھا۔ پیاس بھی سے جنگ کر رہی تھی۔ پیاس بجھانے کی گولیاں جو میرے دوست مسٹر سکواجی [illegible] اور یاسین [illegible] نے ساتھ کر دی تھیں اب کام نہ دیتی تھیں۔ قریباً غشی کا سا عالم تھا۔ اور علاقہ جمیر پور میں قصبہ [illegible] جاتے ہوئے کل پہاڑ نام مقام پر جس طرح مجھے غش آیا تھا۔ اور جس طرح رو پڑنے والی پر تبلیغ عبور کر کے راجپوت [illegible] آئے تھے حالت تھی۔ وہی سماں تھا۔ مگر ہندوستان میں پانی مل سکتا تھا۔ شربت مل جاتا تھا۔ دودھ کی لسی میسر تھی۔ اور پھر محمد یوسف لڑکا ساتھ تھا۔ یہاں نہ کوئی امیری [illegible] اللہ نہ میں ان کی سمجھوں۔ ترجمان H₂O کی جگہ SH₂O کی جگہ HO بولتا ہے اور بعض اوقات پڑھنے پر مطلب نہیں سمجھتا۔ ایسی حالت میں غریب نیم برہنہ مسلمان مرد و عورتیں اخلاص سے اس گاؤں کے تمام برہنہ پنجے اور نیم برہنہ صرف جسم کے نچلے حصہ کو ڈھکے ہوئے عورتیں سفید آدمی کے دیکھنے کی غرض سے جمع تھیں۔ میرا دل ایک طرف رونے کو چاہتا تھا اور دوسری طرف غریب مسلمانوں کی محبت پر خوشی سے پُر تھا۔ خدا پیاس سے مجبور ہو کر سڑا ہوا بدبودار پانی پینے پر آمادہ تھا۔ ایک مسلمان ناریل توڑ کر اس کا پانی لایا۔ اور میں نے اللہ کا شکریہ ادا کر کے پی لیا۔ اور راستہ میں دو تین ناریل کا تازہ پانی پی کر گذارہ کیا۔ غریب لیب کے صدر میں پہنچ کر جب ملازم سے کہا کہ چائے بناؤ اور چند منٹ اس امید میں صرف کئے کہ اب چائے آتی ہے۔ مگر ملازم نے آکر جواب دیا Tea no moina salt. صاحب! چائے نہیں سالٹ باقی [illegible]

... دیکھ سکتا ہے۔ کہ قلب کی کیا حالت
تھی۔ اور کس طرح الحمدللہ کہکے رات والی بستی کو
چھوڑ کے ایک گاؤں سے چاہے کا چھوٹا سا ٹین
تیرہ روپے میں خرید کر دیا۔ اور پانی کی مشکیں ۲ روپے ہو گئیں۔
ان اخراجات کے ساتھ اگر اس امر کو بھی شامل کر لیا جائے
... روپیہ نہیں پہونچا۔ غرض یہ دیہاتی کال
... ہونے کے باعث اخراجات برداشت نہیں
کر سکتے۔ خرچ اندازے سے زیادہ ہے۔ تو پھر پیچھے
مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور یہاں کام آسان
نہیں۔ انسان یہ کیسا بھول گیا کہ یورپ کے ... لوگ
جو مسلمانوں کے ایک طرح مذہبی حکمران بنے ہیں۔
تبلیغی آمد کے مخالفات اور ہم سے مخالف ہیں۔

الحمدللہ کہ میں بہت خوش ہوں

باوجود ان مشکلات کے میں بہت خوش ہوں اور الحمدللہ ... کے فضلوں پر نازاں ہوں۔

سرد ملک و عشرت کے ملک سے رخصت ہو کر گرم سخت زندگی کی سرزمین میں کام کرنے پر رضامند ہو کر بطیب خاطر یورپ سے افریقہ آ گیا اور اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس ناچیز قربانی کو قبول کیا۔ اور اس قلب کو جو اس امر پر رضامند ہے۔ کہ اگر جان بھی جائے تو کیا ہے

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

دیکھ لیا۔ جیسے ان ایام میں حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اور پھر سیدنا مسیح پاک کو دیکھا۔ اور حضرت خلیفہ اول و خلیفہ ثانی کی زیارت کی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ شیخ ... صاحب ... قاضی عبداللہ صاحب۔ ... صاحب ... اور عبدالسلام ... خلیفہ اول کو دیکھا اور ان سب کے علاوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کی ہے۔ یہ سب رؤیا ہیں۔ اور اس مشن کی مقبولیت پر دال ہیں۔ اور الحمدللہ کہ میں اس عزت پر خوش ہوں ◆

دوسرے جلسہ کی تیاری

۱۰ مارچ کو دوسرا جلسہ اکرا میں قرار پایا تھا۔ اور ...

کی شب سے جلوس تھے اور بہت سے ... (جو عموماً ... سے دیہاتی طرز پر ... کے سامنے سے گزرنے شروع ہوئے جو جلوس کے ساتھ ایک جھنڈا اور نعت پڑھنے والے ہیں یعنی نعت پڑھنے والے

صل علیٰ محمد سیدنا محمد صل علیٰ محمد سیدنا محمد

پڑھتے اور بعض ... جسم ہلا کر پڑھتے ہیں مگر یہ منظر قابل دید اور نہایت سرور پیدا کرنے والا تھا خصوصاً میرے لئے جن میں تو تعریف الٰہی کی لہریں جاری تھیں میں اپنی سابقہ و موجودہ حالت پر غور کر کے اپنی ... سے سوال کرتا ... جلوس کیوں لیتے ہیں؟ لوگ عمدہ عمدہ لباس پہن کر کیوں آئے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کیوں پڑھی جاتی ہے؟ ان سوالات کا جواب ایک نہایت دل لبھانے والی میٹھی دلربا آواز نے بالفاظ ذیل دیا۔

"تمہاری آمد کی خوشی پر"

میری آمد ہاں ہاں تمہاری آمد پر۔ آنسوؤں کی بوچھاڑ اور زبان کی تیز حرکت کے ساتھ ... جلوس ... والے نیز تیرے جلوس کے ساتھ صل علیٰ محمد سیدنا محمد صل علیٰ محمد سیدنا محمد پڑھا اور مسیح موعود اور اس کے مقدس خلفاء پر سلام بھیجے۔

ایک اور جلوس اور درد

یہاں یہ بھی دیکھنے کے قابل ... نہ ہو گا کہ راستہ میں

ایک گاؤں کے مسلمان مردوں اور عورتوں نے نعتیہ جلوس نکالا اور مجھے حلقہ میں لے صل علیٰ محمد پڑھتے اور ناچتے ہوئے اپنے گاؤں کے سردار کے پاس لے گئے۔ جہاں ترجمان کی مدد سے میں نے اس سردار کو تبلیغ کی۔ اور اس سردار نے اظہار اخلاص کے طور پر ملاقات بازدید کی اور ... شلنگ کی نذر پیش کی یہ چھوٹا سا واقعہ ہے۔ مگر ان مسلمانوں کی محبت کا اظہار کرتا ان کے قلب کی حالت بتاتا اور ان کے نیم برہنہ ہو کر گانے اور ناچنے کی ... اصلاح رسم کا انکشاف کرتا ہے۔ اور کام بہت وقت کر ... کیا جا سکتا ہے۔ ہر جگہ خرچ کی ضرورت ہے۔ دل چاہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا نام لینے والے یہ غریب اپنے پڑوسی عیسائیوں کی طرح تعلیم یافتہ خوشحال اور مہذب کہلا...

جلسہ تقریر اور خطبہ

۱۱/۲ بجے ... مکان کے سامنے چوک میں قریباً ایک ہزار مخلوق خدا کا مجمع تھا۔ بعض ۱۲ اور ۲۰ میل سے چل کر آئے تھے نقیب کی آواز پر محمد رسول اللہ کے بروز مسیح موعود کا ادنیٰ غلام سبز پگڑی اور لمبا چغہ پہنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہم وطن ہم رنگ لوگوں کے مجمع میں پیغام حق سنانے کے لئے اپنی فرودگاہ سے اترا اور سرِ چبوترہ کھڑا ہو کے ... عوام کو السلام علیکم کہکر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور سورہ جمعہ کی تلاوت کر کے انبیاء و خلفاء کے کام بتا کر (جیسا کہ منصب خلافت میں ہے) مسیح موعود کی آمد اور ... لوگوں پر اللہ کے فضل کا اظہار کیا اور انکو دعوت دی کہ وہ اپنے کل متبعین جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ اور خلیفہ ثانی کا قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ... جو اصلاحات چاہتا ہوں۔ ان پر توجہ کریں ... تقریر کی اور ترجمان نے خوب حق ترجمانی ادا کیا۔ جزاہ اللہ اسکے بعد خطبہ جمعہ میں جو انگریزی میں پڑھا گیا۔ ... ترجمہ ترجمان نے ساتھ ساتھ کیا تقریر کو جاری رکھا گیا اور ضروری عمل کے ساتھ تبلیغ حق اور رسومات کی اصلاح اور سچے مسلمان بننے کی ہدایت کی ◆

مجوزہ اصلاحات

الف۔ ... مکانوں کی بہت سی باتیں قابل اصلاح ہیں۔ نماز میں اصلاح کی ضرورت ہے۔ عادات میں اصلاح کی ضرورت۔ شادی و مرگ کی رسومات قابل اصلاح ہیں۔ طرز زندگی بدلنے کے قابل ہے مگر یہ سب آہستگی کے ساتھ ہوگی اور میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اصلاحات تو بہت ہیں جو آپ لوگوں کو کرنی ہوں گی مگر سردست میں ذیل کی چند باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہیں

(۱) آپ لوگوں کے رخساروں پر جو صلیب کا نشان بچپن میں بنایا جاتا ہے جو چہرہ کو خراب کرتا اور غلامی عیسائیت کی علامت ہے اسے ترک کیا جائے اور آج کی تاریخ سے تمام فینٹی مسلمان بچوں کا چہرہ اس نشان سے پاک ہو (واضح رہے کہ مغربی افریقہ کی تمام سیاہ فام اقوام اپنی اپنی قوم کی علامت رکھتی ہیں اور بعض کے رخساروں پر ... کے نشان ... (۱) اور بعض کے دوسری قسم کے نشانات بنائے ہیں)

(۲) آئندہ تمام فینٹی لڑکوں کا ختنہ کیا جاوے اور ... (۳) عورتیں چھاتیاں ننگی نہ رکھیں (۴) مرد جسم کے ... پر کوئی لباس پہنیں (۵) السلام علیکم اور وعلیکم السلام کے سوا اور سلام کی ضرورت نہیں (۶) گھٹنوں کے بل جھک کر آئندہ کسی کو سلام نہ کیا جائے ◆

ہزار احمدی کالو اور اصلاحات کا نفاذ

تقریر کے خاتمہ پر میں نے بیٹے امیر اور ان کے افسران وغیرہ عوام کو دعوت دی۔ کہ وہ بیعت کا تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجیں اور اصلاحات کے نفاذ کا فیصلہ کریں۔ نیز ایک ہزار پونڈ جمع کر کے سالٹ پانڈ میں دار التبلیغ بنائیں بچوں کی تعلیم کیلئے مدارس کھولیں۔ دو کا [illegible] کی دوکانیں اور آئندہ ہر شخص کچھ ماہوار چندہ مقرر کرے۔ جیسے اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ہم مشورہ کر کے جواب دیں گے۔ چنانچہ دوسری صبح کو Council of Notables کی مجلس کر کے فیصلہ کیا۔ کہ ہم سب لوگ ابھی بالقبول بیعت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہم حلف کیلئے تیار ہیں۔ ہم غریب دعا کے محتاج ہیں ہمیں اسلام سکھلایا جائے۔ وہ تمام اصلاحات کے لئے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ۲۰ پونڈ حسب الارشاد حضرت الامام چندہ جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔

میں نے اس فیصلہ پر امیر اور اس کے رؤسا کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے لئے دعا کی۔ اور مغربی افریقہ مشن کی طرف سے ایک خاص آدمی نو احمدیوں کی مردم شماری پر مقرر کر دیا۔ اور مشن کی طرف سے ختنہ کرنے والا آدمی بھی عنقریب انشاء اللہ مقرر کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک عربی دان لڑکے کو جو تھوڑی عربی بول سکتا ہے۔ دین سکھلانے اور انگریزی پڑھانے کیلئے ساتھ لے لیا۔

احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ یہ سیدھے سادے غریب نو احمدی ۲۰ ہزار دیگر [illegible] غیر مسلموں اور [illegible] گولڈ کوسٹ کے ۱۵ لاکھ باشندوں کیلئے راہ ہدایت دکھلانے کا موجب ہوں۔

امیر جہدی سے رخصت اور ان کی ایک رؤیا

بوڑھا امیر جہدی مجھے رخصت کرتے وقت رو دیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہماری غربت اور مفلسی ہمارے راستہ میں روک کا باعث ہے۔ ہم جو چاہتے ہیں۔ وہ کر نہیں سکتے۔ میں نے تسلی دی۔ اور کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح انشاء اللہ اس دور افتادہ جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے مناسب سامان کریں گے۔ اور احمدی جماعت اپنے ان افریقن بھائیوں کی دستگیری میں پوری کوشش کرے گی۔

یہ شخص با فہم آدمی ہے۔ اور جس قدر اسلام کے احکام تعلیم [illegible] میں موجود ہیں وہ سب انہی کی [illegible] تبلیغ کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے مخلصانہ عمل کو پسند کیا۔ اور [illegible] اسلام کا پیغام پہنچا دیا۔ اور پھر اسے قبول کرنے کی توفیق بھی بخشی۔ یہ وہ بہت خوش ہے۔ جس روز میں سالٹ پانڈ پہنچا۔ امیر جہدی بیان کرتے ہیں۔ کہ اس شب انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔

رؤساء کے پیغام اور عباسا میں قیام

اکرافل کے قریب ایک بڑا امیر یعنی رئیس اعظم رہتا ہے۔ جو اکرافل سے [illegible] ہے۔ اس کی طرف سے پیغام آیا۔ کہ جب آپ دوسری دفعہ آئیں۔ تو مجھے بھی تبلیغ کیجیا۔ ایک گاؤں عباسا نام اکرافل کے قریب ہے۔ وہاں کے رئیس کا خط اور سواری مجھے لینے کیلئے آئی۔ اور چار آدمی جو اسے اٹھاتے ہیں۔ آئی۔ اس گاؤں کے مسلمانوں نے انہیں کو آمادہ کیا تھا۔ کہ وہ مجھے اپنے ہاں بلائے۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور رئیس نے میرے قیام کا انتظام کیا۔ اور بت پرست [illegible] ویزلین چرچ کا بہت مضبوط گڑھ ہے۔ تقریر سننے کیلئے آئے۔ میں نے اسلام کے اصول بیان کئے۔ مجھ سے درخواست کی گئی۔ کہ میں اوامر و نواہی بیان کروں۔ شادی غمی کے احکام سنائے۔ چنانچہ ۴ گھنٹہ تک یہ سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا اور گاؤں کے سربراہ اور وہ لوگوں نے میرے پیغام کو توجہ سے سنا۔

چھ نو مسلم

اکرافل میں روانگی سے قبل [illegible] نے اسلام قبول کیا۔ اور عباسا میں وہاں کے ایک رئیس نے جس کا مکان عالی شان اور جس کے مکان میں اندرون افریقہ کا ایک گاؤں تصور کرتے ہوئے۔ نہایت ہی پرتکلف اور اعلیٰ درجہ کا سامان فرنیچر۔ میز۔ کرسیاں۔ لیمپ موجود تھا۔ سوالات کا جواب سننے کے بعد مجھے ایک رات اپنے مکان پر ٹھہرایا۔ اور قبول اسلام کیا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا اور ویزلین چرچ سے تعلق رکھتا تھا۔

انگریزی بولنا [illegible] ہے۔ جو پہلے اکرافل کے [illegible] کا نام [illegible] رکھا گیا [illegible] عباسا کے [illegible] اور [illegible] ان کا نام [illegible] رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ [illegible] بھی انشاء اللہ اسلام قبول کرے گا۔ [illegible] ایک شخص نے اعلان اسلام کیا۔ اور اس کا نام بلال Bilal رکھا گیا۔ اللہ [illegible]

بہت لوگ زیر تبلیغ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس ملک میں مسلمان ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں روزانہ ہو گی۔

افریقہ میں اسلام کی ترقی کیلئے جدوجہد کی ضرورت

ہندوستان اور دنیا کے مسلمان اس شخص کی شہادت کو صحیح سمجھیں۔ جو ساحل افریقہ کے میدان عمل میں [illegible] اور واقعات پر نظر [illegible] اگر [illegible] چاہتے ہیں [illegible] کہ مسیحی مشنریوں کا [illegible] افریقہ میں [illegible] تمام [illegible] مسیحی ملک کوشش بھیجے اور روپیہ [illegible] اور مسلمانوں کو غفلت میں رکھنے کی غرض [illegible] اصل حالت یہ ہے کہ علم۔ عزت۔ دولت و ثروت۔ سرکاری عہدے سب عیسائیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ہر گاؤں میں گرجا اور مسیحی واعظ اور مسیحی جماعت ہے۔ اور مبلغین مسیح ہر ذریعہ سے جاہل و تعلیم یافتہ بت پرست لوگوں کو [illegible] بنا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے جن لڑکوں نے تھوڑی انگریزی پڑھی ہے۔ وہ سب عیسائی ہیں۔ سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں ایک بھی مسلمانوں کا ایسا مدرسہ نہیں۔ جس میں عربی و انگریزی کی تعلیم ہو۔ مسلمان تعلیم کی ضرورت کی طرف متوجہ نہیں۔ انگریزی کو کفر اور کافروں کی زبان سمجھتے ہیں۔ اب یا تو کوئی بچہ بھی انگریزی کو [illegible] پڑھے۔ اور جاہل رہ کر عیسائیوں کے مقابلہ پر ذلیل زندگی بسر کرے یا اگر پڑھے۔ تو واقعی کافر بن کر پڑھے۔ اور مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر [illegible] اور افسوس ان کو نہ صرف عیسائیوں کی نظر میں ذلیل کر رہی ہیں۔ بلکہ [illegible] بت پرست بھی ان کو اور ان کے مذہب کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اسلام افریقہ میں مشہور ہے جتنا عیسائیت ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ عیسائیت کا ہر جگہ غلبہ ہے۔ البتہ یہ امر کہ بالکل صحیح ہے کہ نئی تعلیم نے تعلیم یافتہ لوگوں کو حق کا متلاشی بنا دیا ہے۔ اور تعلیم یافتہ افریقن ابھی یہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ کونسا مذہب بہتر ہے۔ مذہب کا متلاشی ہے۔ خلاصہ یہ کہ افریقہ میں جو کچھ بھی اسلام ہے۔ وہ بالکل بیکار ہے۔ اس کی حفاظت پہلے مسلمانوں اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے محبت رکھنے والوں کا اہم فرض ہے۔ اور اس حفاظت کے ساتھ اشاعت کے لئے بھی واقعی تعلیم یافتہ عیسائیوں اور ہر طبقہ کے بت پرستوں کے درمیان بہت بڑا میدان ہے۔

پس ضرورت ہے کہ مستعد اور عمدہ صحت رکھنے والے نوجوان جو بہت بیابانی کی پروا نہ کریں۔ اور جن کو اللہ کے راستہ میں جان تک دینے میں دریغ نہ ہو افریقہ میں حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے حضرت خلیفۃ ثانی کے حضور درخواستیں بھیجیں۔

جو لوگ میری اس شہادت اور اپیل کے بعد باوجود استطاعت اس طرف توجہ نہ کریں گے وہ یاد رکھیں کہ روز قیامت وہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے ذمہ وار ہونگے۔ اور ہر مسلمان بچہ جو مسلمان کہلا کر جاہل رہیگا اور بت پرستوں کی طرح بے ختنہ اور برہنہ پھرے گا اور ہر مسلمان تعلیم یافتہ جو عیسائی رہے گا یا ہر عیسائی جو باوجود اسلام سے پر آمادہ ہونے کے اسلامی انجمن کی کمزور حالت کے باعث اسلام نہ لائیگا۔ ان سب کا عذاب مسلمانوں کی گردن پر ہوگا۔ کاش عیسائیات کے انہماک کی نسبت نصف توجہ بھی اسلام کی طرف کی جاتی۔

سلسلہ سوال و جواب میں جہاں جاتا ہوں فقہ کے مسائل شادی و مرگ کی رسومات واحد کا مسئلہ اور حلال و حرام پر سوالات ہوتے ہیں۔ اور لوگ پوچھنے لگے ہیں۔ ہم کو صحیح اسلام نہیں سکھایا گیا۔ مگر میں ان لوگوں کو کہتا ہوں کہ غریب ہوں ... لوگوں سے اخلاص و محبت سے پوچھے جاتے تھے سکھایا ... ادا کر ... علم جو انسان

بعد از نماز ... دوبارہ ... اسے سیکھو۔

ساحل سمندر اور دعا اس ... تنہائی میں جبکہ ایک طرف کام کا بوجھ کندھوں پر ہے۔ اور قدرت کے اونچے پہاڑوں پر سے قدرت سمندر بلند کا کہ ... سوائے دعا کوئی سہارا نہیں ہیں۔ گرنڈ سالٹ پانڈ کے گستاخ ٹکڑوں پر اچھال ... لہریں ... اور چمکدار ریتلے ساحل کے ساتھ کھیلتی ہیں اور ... اور جن کے کھیل کو گولڈ کوسٹ کے سیاہ فام ... نیرالسگاہ ... کاسٹے دیو دل کی طرح سفید ... کے صبح ہی کو ... ایک ان کے لئے دریچہ پر ہم کرتے ہیں) جا بیٹھتا ہوں اور اپنے محسن اپنے اعزا اپنے احباب کو سمندر کے پار ہندوستان اور جزائر میں بسنے والوں کو یاد کرکے خیر کا سائل ہوتا ہوں۔ اور پیارے مولوی غلام رسول صاحب کی جھوک ایسی جگہ جہاں اسے کوئی نہیں سمجھتا خوب مزا دیتی ہے۔ اور میں جو کچھ شوق سے اور رقت کو پڑھتا ہوں وہ حسب ذیل ہے:۔

کون کوئی ہاتھ چائے دسیں سول ...
حال سناوے جیہڑا اسے مقبول ...
کرم دی نظر اک واں سرکار ...
میں بھی ہاں بندی اکے ایسی دربار دی
سب گناہ ... بدکار میں
حال دکوئی کو میں لنگھاں گی پار میں
کون نی سیو میں ... دکھڑے ونڈے نی
دردال ... سول چبھن دکھانے گنڈے نی
کو کاں ... تتی ... گنڈ چھاوار دی
ہوئی اداس ... کوئی پہاڑ دی
... جہانیاں گذرے بیڑا اضروڑے
پار لنگھا دیں میتوں پہلے پور ...

دیرنہ ... کرتی عرض منظور وے

جھوک مہدی والی

خاکسار عبدالرحیم نیر از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ

مغربی افریقہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۲ مئی ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز مغرب)

تبلیغ کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت عیسائی مشنریوں کی تبلیغی کوششوں کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ لوگ نہایت استقلال اور مستقل مزاجی سے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے کام کے نتائج کا بڑے صبر کے ساتھ لمبے عرصہ تک انتظار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو کچھ وقعت نہیں دی جاتی تھی۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ ان کی کون سنتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ جالیس لاکھ کے قریب عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور اگر ہندوستانیوں نے اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کی۔ بلکہ پہلے کی طرح چپکے بیٹھے رہے۔ تو بہت جلدی علاقوں کے علاقے ہو جائیں گے۔ عیسائیوں کو یہ کامیابی ان کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ جو کئی سال کرتے چلے آرہے ہیں۔ بعض ممالک میں تو قریباً سو سو سال تک بیٹھے رہے ہیں۔ اور پھر جا کر کوئی عیسائی ہوا ہے۔ ریق عیسائی مشنریوں کے جو حالات پڑھے ہیں انہیں جاوا کے متعلق لکھا ہے کہ وہاں ۱۸۱۸ء میں عیسائی مشنری گئے تھے اور انہوں نے کوشش شروع کی۔ مگر ۱۹۰۸ء سے پہلے کسی ایک شخص نے بھی عیسائیت کو قبول نہ کیا اور ۱۹۰۸ء میں جا کر ایک شخص عیسائی ہوا جس کے بعد عیسائیت کا دروازہ کھل گیا۔ اس عرصہ میں وہاں کے مشنری جو رپورٹیں بھیجتے تھے انہیں یہی لکھتے تھے کہ بڑی کامیابی ہو رہی ہے اور وہ اس طرح کہ ابتدا میں لکھتے۔ اب لوگوں میں ہمارے متعلق پہلے کی نسبت کم نفرت رہ گئی ہے۔ پھر لکھتے اب لوگ ہم سے نفرت نہیں کرتے پھر لکھتے اس سال ایک یا دو آدمیوں نے ہماری باتیں سنی ہیں۔ اگلے سال اس سے زیادہ تعداد بتلاتے۔ پھر لکھتے کہ اتنے آدمیوں نے ہمارے ٹریکٹ لئے اور ان کو پڑھا۔ اس قسم کی باتوں کو وہ اپنی عظیم الشان کامیابی بتاتے۔ اور محسن کی طرف سے ان کی بڑی تعریف

خطبہ جمعہ

روزے کا فلسفہ

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۳ مئی ۱۹۲۱ء

آیات شریفہ از یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام (الی) ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون (سورہ البقرہ رکوع ۲۳)

اللہ بندوں کے لئے آسانی چاہتا ہے

خداوند تعالیٰ حکیم خدا ہے اس کا کلام عجیب طرز پر شروع ہوتا ہے اور اس میں عجیب عجیب باتیں آتی ہیں۔ روزہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو مشکل چیز خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً آجکل گرمی شدید ہے۔ ہر روزے میں شخص کو ایسی پیاس بے حال کر دیتی ہے۔ اگر انسان کو روزے میں ایسی باتیں نہ بتائی جائیں۔ تو مشکل تھا کہ انسان روزے کا بوجھ اٹھاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے روزے کو فرض کرتے وقت [illegible] بات بتائی۔ کہ یرید اللہ بکم الیسر۔ اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اس میں عجیب فلسفے کی طرف اشارہ فرمایا۔ انسان کے اعمال کا اول مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدا کی ناراضگی سے بچے۔ دوسرا مقصد ہوتا ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور اس کے فضل حاصل ہوں۔

انسان کی روح

نجات کیلئے ایک کٹھن راستہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور اس کو حاصل کرنا مشکل ہے۔ قرآن میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا (الاحزاب رکوع ۹) ہم نے ایک امانت زمین و آسمان اور پہاڑوں کے پیش کی انہوں نے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے

اور انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا۔ [illegible] امانت کیا تھی وہ شریعت تھی۔ [illegible] اٹھانے کا اہل تھا۔ انسان کے اندر کئی ایسی [illegible] دو وصف ہیں۔ اول یہ کہ انہ کان ظلوما یعنی وہ اپنی جان کو بھی اس امانت کے لئے [illegible] حقیقی ہو اس کے لئے اپنی جان اور تکلیف [illegible] ان دونوں صفات کے باعث یہ اس قابل ہو گیا کہ وہ امانت جس کے اٹھانے سے دوسرے عاجز تھے یہ اسکو اٹھا لے۔

امانت کے بارے میں حکم

امانت کے متعلق یہ حکم ہے۔ ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا۔ (پارہ پنجم رکوع پنجم) کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ خدا نے مختلف امانتیں دی ہیں۔ یہ اس کی امانتیں ہیں۔ ان کے ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ امانت کے دو طریق ہیں۔ اول یہ کہ جب امانت دینے والا طلب کرے اس وقت واپس کر دی جائے۔ دوم یہ کہ امانت دینے والا بتا دیتا ہے کہ کہاں کہاں اس کو صرف کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے جو امانت دی ہے۔ اس کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ ہم اس کو کہاں کہاں صرف کریں۔ اور یہ بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم ان چیزوں کو جو خدا نے ہمیں دی ہیں۔ اپنے نفس پر بھی خرچ کر لیا کریں۔

انسان کے اخلاص کی شہادت

ہم دیکھتے ہیں کہ امانت کے وہ مواقع نہیں۔ جو ہم خدا کی امانتیں پورے طور پر ادا کر سکیں۔ جیسا کہ آج ہم اپنی جانیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسے مواقع رکھے ہیں۔ جو گویا ہمارے لئے بطور شہادت کے ہوتے ہیں کہ اس شخص کو اگر موقعہ ملتا۔ تو یہ جان و مال خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا۔ انہی مواقع میں سے ایک موقعہ روزہ بھی ہے۔ جو شخص خدا کیلئے روزہ رکھتا ہے اس کا یہ روزہ شہادت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا موقعہ اس شخص کو ملتا تو یہ ضرور دیتا۔

بقائے شخصی و نسلی

انسان کی شخصی بقاء کے لئے کھانا پینا ضروری ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک خاص وقت تک انسان کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے۔ گویا اس نے اپنے بقائے شخصی کو قربان کر دیا۔

کی جاتی۔ اور جب قسمت سے پیسہ کی ضرورت پیش ہوتی مہیا کیا جاتا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج بڑی کثرت کے ساتھ وہاں عیسائی ہیں۔

لیکن ہمارے آدمی بہت جلدی گھبرا جاتے ہیں اور کہہ اٹھتے ہیں کہ ایک آدھ آدمی کے مسلمان ہو جانے سے کیا ہو سکتا ہے۔ یا کسی طرح تو خواہ مخواہ روپیہ ضائع ہو رہا ہے یا مثلاً نومسلموں کی ابتدائی حالت کی وجہ سے کوئی کمزوری دیکھیں تو کہہ دیتے ہیں ایسے مسلمان بنانے کا کیا فائدہ۔ حالانکہ کام کی ابتدائی حالت میں جس قدر بھی کامیابی ہو رہی ہے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ اگر ہم ہمت اور استقلال سے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو خدا کے فضل سے بہت اعلیٰ اور بہت اچھے نتائج رونما ہوں گے۔ میں تو ایک عیسائیوں کے مسلمان ہونے کی مثال ایسی سمجھا کرتا ہوں جو شطرنج ایجاد کرنے والے کی بیان کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں جس نے شطرنج ایجاد کیا۔ جب بادشاہ کے پاس اس ایجاد کو لے گیا تو بادشاہ بہت خوش ہوا کہا جو مانگنا چاہو مانگو میں تم کو دوں گا۔ بادشاہ کا ارادہ اگر نصف سلطنت بھی مانگے تو دے دوں گا۔ مگر اس نے اور کچھ نہیں مانگا۔ آپ مجھے شطرنج کے خانوں پر اس حساب سے رکھ کر دیں کہ ہر دوسرے خانے میں پہلے کی نسبت دوگنی قیمت ہو۔ بادشاہ نے سمجھا اس نے نادانی سے کچھ نہیں مانگا۔ اس لئے کہا کیا مانگتے ہو۔ کچھ اور مانگو۔ مگر اس نے اسی پر اصرار کیا۔ آخر بادشاہ نے کہا اسے جاؤ اسی طرح دے دو۔ خزانچی جا کر جب دینے لگا۔ تو ابھی تھوڑے ہی خانوں کے حساب سے دیا تھا کہ خزانہ خالی ہو گیا۔ اور بادشاہ کو آ کر کہا کہ اب کیا کیا جائے اس پر بادشاہ کو بھی بہت تعجب ہوا۔ تو گو اس وقت ایک ایک دو دو آدمی مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئیں ان شاء اللہ ہی معلوم ہے۔ خدا کے فضل سے ایک وہ دن بھی آئیگا کہ دنیا دیکھ کر حیران رہ جائیگی۔ مگر اس کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے مبلغین اسی طرح استقلال سے لگے رہیں اور ہم لوگ سال لگا دیں وہ ہمت نہ ہاریں۔ اور ان کی امداد کی جائے تو بہت اعلیٰ نتائج نکل سکتے ہیں گو اسلام ایک ایسی صداقت ہے کہ اسکے سوا [illegible] کچھ اسقدر انتظار نہیں کرنا پڑیگا جسقدر عیسائیت کیلئے کیا جاتا ہے تاہم اس کیلئے کچھ ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔

دل سے کام لے کر جو شہادت ملتی ہے کہ اگر اس کو اللہ کے
لئے جان دینے کا موقعہ ملتا تو یہ ضرور دے دیتا۔ پھر بقاء
نسل کے لئے بیوی سے ملاپ صحبت پر ہے۔ اس سے بھی
ایک خاص وقت تک روکا جاتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں
کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے نفس اور
نسل کو قربان کرنے کو تیار ہے۔ ایک طرف نجات کے
متعلق احکام کو دیکھو اور دوسری طرف اس بات کو دیکھو کہ
کس طرح خدا تعالیٰ نے ان احکام کے ادا کرنے کے موقع نکال
دئے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ جو کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ
مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے۔ وہ درست ہے۔ بیشک
روزہ رکھنا مشکل ہے۔ لیکن اگر اس کا مقابلہ کیا جائے
کہ یہ روزہ جان دینے اور نسل خدا کی راہ میں قربان کرنے کا
قائم مقام ہے۔ تو کس قدر آسان معلوم ہوتا ہے۔

پہلے تو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا
ہے۔ اس لئے روزے کی وقت مقرر کی۔ پھر دوسری
بات یہ فرمائی کہ روزے پہلوں پر بھی فرض ہوتے تھے۔ اس
احکام کو واضح کر دیا۔ اب یہ بتایا کہ رمضان میں فوائد کی
اور سے بڑا فائدہ یہ بتایا کہ:-

روزے کے اور فوائد

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدی والفرقان

اس آیت کے معنوں میں مفسرین نے کئی باتیں بتائی ہیں۔ مگر
میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان شریف میں
شروع ہوا۔ اب بتایا کہ وہ کتاب جو رمضان میں نازل ہونی
شروع ہوئی وہ کیسی ہے۔ فرمایا۔ اول وہ جامع شریعت ہے
اور دوسرے اس میں ہدایت کی کھلی باتیں ہیں۔ پس اس سے
پتہ لگا کہ رمضان کا یہ فائدہ ہے کہ اس میں الہام الٰہی نازل ہوتا ہے

وحی کا نزول

وحی کے لئے صرف نیک اعمال ہی کی ضرورت
نہیں ہوتی۔ بلکہ صفائی قلب اور اعلیٰ
روحانی فطرت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ہر ایک پر قرآن
کی طرح وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ ان محمد صلعم کی فطرت چونکہ
اعلیٰ درجہ کی تھی آئینہ قلب بہت صاف تھا۔ اسلئے ان پر
قرآن نازل ہوا۔ ہاں جو شخص رمضان کے احکام پر خدا کیلئے
عمل کریگا۔ وہ اپنی فطرت کے مطابق الہام الٰہی کی نعمت سے
حصہ پاتا ہے۔

قبولیت دعا

پھر بتایا کہ دوسری برکتوں میں ایک بڑی برکت دعا
کی قبولیت بھی ہے کہ وہ اس ایک خاص خصوصیت رکھتی ہے لیکن
اس کے لئے بھی دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو شخص خدا سے بات منوانا
چاہتا ہے۔ ضروری ہے کہ وہ خدا کی باتیں مانتا ہو۔ خدا کی
فرمانبرداری کرے۔ دوسرے یہ کہ ولیومنوا بی وہ مجھ پر ایمان
رکھے۔ حدیث میں ہے۔ انا عند ظن عبدی بی کہ
اللہ کے متعلق اللہ کا بندہ جس قسم کا گمان رکھتا ہے۔ خدا
اس سے ویسا ہی سلوک کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود بار بار فرمایا
کرتے تھے۔ کہ خدا کے جو برگزیدہ بندے ہوتے ہیں ان کا خدا بھی
اور ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا بدل
جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے خدا کا سلوک بدل
جاتا ہے۔

پس جب انسان اپنی حالت میں تبدیلی کر لیتا ہے۔ اور خدا
کی باتیں مانتا اور اس پر ایمان و یقین رکھتا ہے۔ تو اس کی
دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

پس رمضان اول مومن کے لئے بطور شہادت کے ہو
جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم کا بیٹے کو ذبح کرنے کے
لئے تیار ہونا ثبوت تھا اس امر کا کہ اگر حکم ہو تو وہ بیٹے
کو ذبح کرنے میں دریغ نہ کریں گے اسی طرح مومن کے
لئے روزے میں تمام جائز چیزوں سے باز رہنا
شہادت ہو جاتا ہے۔ پھر خدا کی ہمکلامی کا شرف
اپنی حیثیت کے مطابق ملتا ہے۔

بعض لوگ روزے کو ضائع کر دیتے ہیں

حدیث میں ہے کہ لوگ روزہ رکھتے
ہیں۔ مگر ان کا روزہ روزہ
نہیں ہوتا۔ بلکہ محض فاقہ کشی
ہوتی ہے۔ ان کے لئے کوئی اجر نہیں ہوتا۔ وہ روزے
ایسے ہوتے ہیں کہ منہ کا اور پیٹ کا روزہ ہوتا ہے مگر
زبان اور کان اور آنکھ کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس لئے
تمام مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں ممنوع ہیں۔ ان سے
پرہیز کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو قبول کرے۔ اور ہمارے
روزے محض پیٹ کے روزے نہ ہوں۔ بلکہ ہمارے ہر عضو
کے روزے ہوں + جب دوسرے خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو
فرمایا کہ آنحضرت صلعم رمضان میں جبرئیل سے دور کیا کرتے تھے
اس مہینہ میں قرآن کی کثرت سے تلاوت ہونی چاہیئے جیسی
ہمارے یہاں ہوتی ہے۔ دوسرے آنحضرت صلعم ان ایام میں بہت
صدقہ کرتے تھے اسلئے صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنا چاہیئے

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اس میں بہت سی نئی خوبیاں
ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام
دیتا ہے۔ کسی قسم کی چیز کا برش نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایک
نوعمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر بیسیوں
کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے
حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں۔ یہ پریس
بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے
والوں اور انجمنوں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے
کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور حسب ضرورت جب چاہیں
مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ
ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے:-

کارڈ سائز تین روپے۔ لیٹر سائز [illegible]۔ رولڈ پیپر سائز [illegible]
فلسکیپ سائز [illegible] سیاہی فی شیشی [illegible]

محمد جمال مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱۔ اس معمولی چاول پر تمام سورۃ قل ہو اللہ
نہایت باریک حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ
دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے اور بغیر دیکھے یقین نہیں آتا۔ بڑی
عجیب حیرت انگیز اور متبرک چیز ہے۔ قیمت [illegible] فی چاول۔
اپنا نام بھی لکھوائیں تو [illegible]

عجیب چاول نمبر ۲۔ نہایت صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ
حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا ہے
دوستوں کو بطور تحفہ اور عزیزوں کو بطور تبرک دینے کیلئے عمدہ اور مفید شے ہے
قیمت [illegible] فی چاول اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو [illegible] نمونہ

عجیب انگوٹھی۔ یہ حیرت انگیز انگوٹھی فن فوٹوگرافی کا بہترین
اور اعلیٰ یورپ کی صناعی کا اعلیٰ کرشمہ ہے۔ اسمیں ایک بہت ہی ذرا سا
شیشہ لگا ہوا ہے جسکو ایک آنکھ بند کر کے دیکھیں تو مدینہ منورہ اور
دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور جسم کے
ذرا سے شیشے میں دیکھ کر آدمی کی عقل چکرا جاتی ہے قیمت [illegible] فی انگوٹھی

پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

روغن مسیحائی

بہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ [illegible] صاحب احمدی [illegible] شاہ آباد [illegible] سال تجربہ کے بعد [illegible] درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ [illegible] بالوں کو [illegible] اور جسم کو [illegible] علاوہ اس کے [illegible] اکسیر کا حکم رکھتا ہے [illegible] وقت تک جس کے [illegible] گھر میں [illegible] یہ مرض [illegible] پایا جاتا ہے۔ [illegible] ماشہ [illegible]

المشتھر ۔ سید عزیز الرحمن قادیان دارالامان

عشق زوجام

اس نسخہ کو تمام حکما نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے [illegible] خواہ ابھی [illegible] ثابت ہوا ہے [illegible] مردوں کے [illegible] کیلئے بھی [illegible] ذیابیطس [illegible] ہے [illegible] جو احباب خود [illegible] ان کا نام [illegible] قیمت [illegible]

المشتھر ۔ سید عزیز الرحمن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں۔ اس [illegible] قواعد تجارت طلب فرمائیں۔ [illegible] صاحب احمدی ناظر [illegible] اس کے علاوہ [illegible] مال [illegible] وغیرہ ساختہ [illegible] قادیان میں موجود رہیگا۔ جو احباب فرمائش کریں [illegible] ہوگا۔ تاجروں کے واسطے براہ راست [illegible] روانہ کیا جاویگا۔ [illegible] تاجروں کے نام [illegible] وی پی روانہ ہوگی [illegible] قادیان [illegible] قائم ہو [illegible]

سید عزیز الرحمن ۔ قادیان دارالامان

فہرست گھڑی

رمضان المبارک [illegible]

گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن دوستوں [illegible] منگانا ہو صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اگر [illegible] تو قیمت کی تعیین فرما دیں [illegible] گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیج دی جائے گی۔

المشتھر

[illegible] احمدی [illegible]

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام [illegible] آنی چاہئیں

افسر ہائی سکول قادیان

الخطبہ

دو نوجوان لڑکوں کے واسطے جن کی تنخواہ ۲۵ اور ۲۸ روپیہ ماہوار [illegible] الترتیب ہے رشتہ کی خواستگاری ہے۔ لڑکیاں کنواری۔ نیک [illegible] صورت ہوں۔

[illegible] ناظر امور عامہ

الخطبہ

سید قوم کی دو بالغ لڑکیوں کے رشتہ کیلئے [illegible] ناظر امور عامہ

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

[illegible]

شیخ نور الدین پانی پت

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ بہ [illegible] صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ [illegible] اطلاع بخشیں۔

مینیجر سلور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

[illegible] ہر قسم [illegible] تیار [illegible]

[illegible]

ایک نادر موقعہ

[illegible] شہر قادیان دارالامان [illegible] مسجد مبارک [illegible]

[illegible] قادیان دارالامان

ہندوستان کی خبریں

[illegible] کے ایک افسر کا انتقال

سرحدی [illegible] جو زمانہ غدر کے چند باقی ماندہ لوگوں میں سے تھے [illegible] جنگ افغانستان میں بھی کام کیا تھا۔ پنشن لینے کے بعد شوبرا (متصل [illegible]) میں سکونت پذیر تھے۔ گزشتہ ہفتہ کو شوبرا میں انتقال ہو گیا۔

کلکتہ میں ریلوے پٹھانوں کا باہمی فساد

ایسوسی ایٹڈ پریس ایجنسی کا ۱۳ مئی کا برقی پیغام کلکتہ سے مظہر ہے کہ مشرقی بنگال ریلوے کے کارخانوں میں [illegible] ہڑتال گزشتہ تین ماہ سے جاری تھی۔ اس کا نتیجہ نکلا کہ کل ایک سخت فساد پٹھانوں کے درمیان پیدا ہوا۔ پٹھانوں کی ایک بڑی تعداد جنہوں نے کام شروع کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ کارخانہ کی طرف جا رہی تھی کہ ہڑتالیوں نے جو کام پر جانے کو ناپسند کرتے تھے ان پر حملہ کیا۔ جس میں کئی ہزار آدمی شامل تھے۔ اور ان میں [illegible] کے دس سے زیادہ آدمی مجروح ہوئے۔ پولیس بلائی گئی۔ اور اس کی مدد سے [illegible] بلوائیوں کو گرفتار کیا گیا۔

دفتر مرشد میں آتشزدگی

چھپرہ ۱۱ مئی۔ آدھی رات کو [illegible] اخبار [illegible] کے دفتر میں آگ لگ گئی۔ فائر انجن اور ہزاروں لوگوں کی جانفشانی کوششوں کے باوجود آگ فرو نہ ہو سکی۔ نقصان کا اندازہ ۰۰ ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

سکھ ابھی ستیہ گرہ نہ کریں

ستیہ گرہ کے متعلق سردار [illegible] سنگھ مسٹر گاندھی سے مشورہ لینے گئے تھے۔ انہوں نے یہ مشورہ دیا۔ کہ ابھی ستیہ گرہ نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ [illegible] کل طور پر کر جانا چاہیے۔ اور اپنی اندرونی کمزوریوں کو دور کرنا چاہیے۔

وائسرائے کی [illegible] کو لفٹیننٹ [illegible]

الٰہ آباد ۱۳ مئی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر پر جو حال ہی میں بمقام شملہ ہوئی تھی [illegible] نے ذیل کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے ان خطرات کی [illegible]

[illegible] سے [illegible] استدعا کی ہے کہ [illegible] کے ممبروں کو موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ پھر ان لوگوں کی صفوں میں شامل ہو سکیں جو اپنے سیاسی عقاید کی تبلیغ و اشاعت کیلئے وہ طریق کار [illegible] ہیں۔ جو حکومت خود اختیاری کی [illegible] تجویز کے مطابق ابھی قائل ہیں۔

حج اور حکومت ہند

شملہ ۱۰ مئی۔ سرکاری اطلاع ہے کہ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ رمضان حاجیوں کو [illegible] فنڈ کھولا جائے۔ جس کا انتظام غیر سرکاری [illegible]

جرمنی میں تار و ٹیلیگرافی

شملہ ۱۰ مئی۔ جرمنی کو تار [illegible] کوئی [illegible] تار نہ بھیجا جائے گا۔

زمین زیر زراعت کے [illegible] مسودات قانون

مسٹر [illegible] لال [illegible] پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں [illegible] مسودہ قانون حصول اراضی [illegible] بغرض [illegible] صنعت [illegible] پیش کریں گے۔ جس سے ان تکالیف کا سدباب ہو جائے گا جو قوانین [illegible] وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔

سوراج والوں کو اتنا چندہ نہیں ہوا جتنا مخالفین کو

الٰہ آباد ۱۰ مئی۔ لیڈر مظہر ہے کہ دو ہفتہ میں [illegible] مخالف [illegible] مجالس کے لئے اس سے بہت زیادہ چندہ جمع ہوا ہے۔ جتنا کہ گزشتہ چار ماہ میں تلک سوراج فنڈ کے لئے ہوا ہے۔

مسٹر یعقوب حسن کی گرفتاری پر دو ہزار انعام

کالی کٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ [illegible] نے چند پولیس افسروں اور کانسٹیبلوں کو دو ہزار روپیہ انعام دینے کیلئے منظور کیا ہے۔ جنہوں نے مسٹر یعقوب حسن وغیرہ کو گرفتار کیا تھا۔

مسٹر [illegible] کا [illegible] کو نوٹس

مسٹر [illegible] سابق کمشنر لاہور نے اخبار [illegible] کو نوٹس دیا ہے کہ اخبار [illegible] شائع ہوا ہے۔ جس میں [illegible] کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کے متعلق پانچ دن کے اندر اندر معافی مانگیں۔ ورنہ ہرجانہ کی نالش کی جائیگی۔

ریاست بھوپال میں شراب کی قطعی بندش

معلوم ہوا ہے کہ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنے ۵ مئی کے فرمان میں یہ حکم صادر کیا ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء سے حدود ریاست میں شراب قطعی فروخت نہ ہوگی۔

پنجاب میں تلک سوراجیہ فنڈ کی فراہمی

۸ مئی تک تلک سوراجیہ فنڈ میں پنجاب سے ۲ لاکھ [illegible] ہزار روپیہ آیا۔

مسٹر گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات

۱۳ مئی کو وائسرائے نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی اور ۱۵ مئی دوپہر کے بعد عیدگاہ میں ایک بھاری جلسہ ہوا۔ مہاتما گاندھی سے اپیل کی گئی۔ کہ وائسرائے کے ساتھ آپ کی جو ملاقات ہوئی ہے اس کا نتیجہ بیان فرمائیں۔ مسٹر گاندھی نے فرمایا کہ میں پنڈت مدن موہن مالوی کی درخواست پر لارڈ ریڈنگ سے یہ خیال لے کر ملنے آیا تھا۔ کہ عدم تعاون کا معاملہ ان کے سامنے پیش کروں۔ ایک سرکاری افسر کے سامنے اپنا معاملہ پیش کرنے میں کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ شملہ پہنچ کر میں نے وائسرائے کو ملاقات کیلئے چٹھی لکھی۔ ملاقات منظور کر لی گئی۔ وائسرائے کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی۔ انہوں نے میرے خیالات کو بڑے تحمل سے سنا۔ میں نے یہ اچھی طرح واضح کر دیا۔ کہ [illegible] عدم تعاون کیا چاہتے [illegible] دوسری طرف سے لارڈ ریڈنگ نے بھی حکومت کی مشکلات پیش کیں۔

ہندوستانی وفد کی مراجعت

بمبئی ۱۳ مئی۔ ڈاکٹر انصاری انگلستان کے سفر سے واپس ہو کر آج علی الصباح جہاز [illegible] سے [illegible] پہنچے۔ [illegible] ہندوستانی وفد [illegible] لندن روانہ ہوا [illegible] جس [illegible] کے عالم میں انگلستان پہنچا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہم وہ مفید کام انجام نہ دے سکے جو [illegible] ہندوستان میں [illegible] کانفرنس میں شریک [illegible] وزیر ہند اور وزیر اعظم ہندوستان کی نازک حالت کو محسوس کرتے ہیں۔ وزیر اعظم کے خیالات اب اس قدر مخالفانہ نہیں رہے۔

ممالک غیر کی خبریں

سویڈن میں سزائے موت کی موقوفی
لنڈن ۸ مئی۔ اسٹاک ہالم کا تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں نے ایک مسودہ قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے سزائے موت موقوف کر دی گئی ہے۔

افواج کی واپسی
اخبار "بابو نیوز" کا طہرانی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ منگولیا سے انگریز اور بولشویک دونوں اپنی فوجیں واپس بلا رہے ہیں۔

فوجوں کے ہنگامے
کوئلہ کی کانوں کے متعلق تازہ خطرہ یہ ہے کہ فوجوں کا جس قسم کا ہنگامہ ایڈنبرا میں ہوا تھا ویسے ہی ہنگامہ مانچسٹر اور ڈونکاسٹر میں ہوئے ہیں۔ جو کمیونسٹوں کی انگیخت کا نتیجہ ہیں۔

کوائف افغانستان
سرحدی قبائل کے تقریباً جملہ فوراً صیام کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ انگریزی اور افغانی معاہدہ کے متعلق ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ اور والی ملک ان کو کابل میں سنی سنائی باتوں سے پتہ چل سکا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انگریزوں اور افغانوں کے درمیان معاہدہ صلح کا ہو جانا بہت اغلب ہے۔

انگریزوں کے ساتھ امیر کابل کی شرائط صلح
اخبار انڈی پنڈنٹ کو معلوم ہوا ہے کہ افغانستان نے انگریزوں کے سامنے عہدنامہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پیش کی ہیں:۔

(۱) گورنمنٹ ہند کے ذمے افغانستان کا جس قدر بقایا امدادی روپیہ ہے۔ ادا کر دیا جائے۔ نیز سابق امیر کے عہد میں انگریزوں نے جو روپیہ ادا نہیں کیا تھا۔ وہ بھی ادا کر دیا جائے۔

(۲) گورنمنٹ ہند ٹیکس کے بغیر اسلحہ اور گولہ بارود افغانستان کی طرف گذرنے دے۔

(۳) وزیرستان کو افغانستان کے حوالے کر دیا جائے۔

(۴) افغانستان کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ غزنی قندھار اور جلال آباد میں غیر ملکی سفیر رہیں۔ نیز اس حق کا احترام کیا جائے۔

ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہیں
لنڈن ۱۰ مئی۔ دارالعوام میں اعلان کیا گیا ہے کہ اس کے ممبروں کی تنخواہیں بڑھا دی گئیں۔ سگار پر ٹیکس نہیں لگایا جائیگا۔ اور ان کو لنڈن سے ان کے حلقہ تک موٹر ہیر کا سفری بخشش دیا جائے گا۔

کردوں کے خلاف مہم
ایتھنز ۱۱ مئی۔ ایک نیم سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کردوں نے مصطفےٰ کمال پاشا کی ایک رجمنٹ پکڑ لی ہے۔ جو نورالدین پاشا کی ماتحتی میں تھی۔ اس وجہ سے مصطفےٰ کمال پاشا نے نشاط پاشا اور نوری پاشا کو کردوں پر چڑھائی کے لئے بھیجا ہے۔ جارجیا کی فوج بھی اس میں ممد ہوگی۔

البانیہ میں بولشویزم
ایتھنز ۱۱ مئی۔ البانیہ کی اطلاع سے ظاہر ہے کہ بالشویکی اور کمال کے ایجنٹ البانیہ میں اپنے خیالات کی اشاعت کر رہے ہیں۔

سیلیشیا میں جنگ عظیم کا اندیشہ
لنڈن ۱۰ مئی۔ اپر سیلیشیا کی حالت نازک ہے۔ پولینڈ اور جرمنی کے درمیان ایک عظیم جنگ کے چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ ہزاروں مسلح جرمنوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔

قسطنطنیہ۔ دردانیال اور باسفورس کی غیر جانبداری
لنڈن ۱۱ مئی۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دول متحدہ کے کمشنروں امرا البحر اور جرنیلوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں قرار پایا کہ قسطنطنیہ۔ باسفورس اور دردانیال کو یونانی اور ترکوں کی آویزش میں غیر جانبدار سمجھا جائے۔ چنانچہ یونانی۔ قسطنطنیہ کو اپنا فوجی مرکز نہ بنا سکیں گے۔

ان کی فوج انتہائی [illegible] کم کر دی جائیں [illegible] کے جنگی جہاز [illegible] سے پیچھے ہٹا دئے۔

ہندوستانی پلٹنوں کی تعداد
لنڈن ۹ مئی۔ [illegible] میں مسٹر [illegible] نے ذکر کیا ہے۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کی پیادہ پلٹنوں کی تعداد اسی قدر رکھنے کی تجویز ہے۔ جس قدر کہ جنگ سے قبل تھی۔

جرمنی میں صورت معاملات کی نزاکت
لنڈن ۹ مئی۔ عنقریب برلن میں ایک اہم سیاسی مسئلہ کا تصفیہ ہونیوالا ہے۔ جس کا اثر یورپ کی سیاسی صورت حالات پر بہت گہرا اثر پڑیگا۔ ہر [illegible] پیرس کو مجلس مصالحت مرتب کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ [illegible] تازہ ترین تجاویز کو رد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

نیروبی میں یورپین اور ہندوستانیوں کی بے نتیجہ کانفرنس
لنڈن ۹ مئی۔ نیروبی کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ حق انتخاب حق ملکیت اراضی اور قانون علیحدگی کے متعلق جملہ مضامین پر غور کرنے کے لئے زیر صدارت جنرل نارتھی یورپین اور ہندوستانی نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس منعقد ہوئی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

ڈیوک کا ہندوستانی دورہ
ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کے سابق شاہانہ دورہ ہند کے متعلق متحرک تصاویر انگلستان میں دکھائی جا رہی ہیں۔

عام ہڑتال کا اندیشہ
لنڈن ۱۰ مئی۔ شمالی انگلستان میں اضلاع کی میٹنگوں میں ریزولیوشن پاس کر کے کارکن حکام سے مطالبہ ہڑتال کیا ہے اس سے عیاں ہے کہ ملازمان ریل اور باربرداری کی انجمنیں ایک عام سٹرائک کی طرف جا رہی ہیں۔

یونان ترکی اور برطانیہ
لنڈن ۱۰ مئی۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے معتبر ذرائع کی بنا پر پیرس کی اس اطلاع کو غلط بتایا ہے کہ برطانیہ ایتھنز اور حکومت انگورا کے مابین مصالحت کرانے کی غرض سے درمیانی شخص کی حیثیت کام کر رہا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کمیٹی شائع ہوا)

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

نعرہ تکبیر کے لئے اک آسمانی شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر

الفضل

ایڈیٹر۔ غلام نبی | اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۸	مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء	مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۳۹ھ	جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ ۔۔۔ ص ۱
اعلانات ۔۔۔ ص ۲
مسیح موعود و جماعت غیر مبائعین ۔۔۔ ص ۳
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری
مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت معنے
رسول اللہ کا الٹی میٹم
مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط ۔۔۔ ص ۹
احمدی مستورات کا چندہ سیلون ۔۔۔ ص ۹
اشتہارات ۔۔۔ ص ۹ لغایت ۱۲

مدینۃ المسیح

تاحال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اس قابل نہیں کہ حضور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے۔ اسلئے ۲۰ مئی کو خطبہ جمعہ مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

رمضان المبارک اور گرمی کی شدت کی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدارس کے اوقات کم کر دیئے گئے۔ گرمی نہایت سخت پڑ رہی ہے مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ روزہ داروں کو روزہ رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور خاندان مسیح موعود کی دوسری خواتین مسجد اقصیٰ میں تراویح پڑھنے کے لئے تشریف لاتی ہیں اور بہت سی مستورات بھی آتی ہیں۔ اسی طرح جناب حافظ روشن علی صاحب کے درس قرآن کریم میں مستورات کافی تعداد میں حاضر ہوتی ہیں۔

اخبار احمدیہ

احمدی طلباء کو مشورہ اپنی جماعت کے ایسے نوجوان طلباء کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ جو آئندہ کسی لائن مثلاً میڈیکل۔ انجینئرنگ۔ ایگریکلچر وغیرہ میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں کہ جس لائن میں وہ جانا چاہتے ہوں۔ اس کالج یا سکول کے پراسپکٹس منگوا کر فوراً اپنی اپنی درخواستیں و پس محکمہ متعلقہ میں بھیج دیں۔ اور اگر ہماری مدد درکار ہو۔ تو ہم کو فوراً لکھیں۔ امور عامہ ان درخواستوں کو اپنی سفارش کے ساتھ آگے بھیج دیگا۔ ناظر امور عامہ قادیان

حیدرآباد میں درس قرآن حسب دستور قدیم کیم رمضان سے ایک پارہ قرآن شریف کا درس و تفسیر کے ساتھ اخویم قاضی عبد الرحیم صاحب نے مکان انجمن میں حسب الحکم حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب احباب کو سناتے ہیں۔

رات کو تراویح میں یادگیر کے حافظ غلام محمد صاحب دو پارہ سناتے ہیں۔

اس سال سکندرآباد چھاؤنی میں بھی بفضلہ تعالیٰ بکوشش اخویم مکرم سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب و الہ دین ابراہیم بھائی صاحب تراویح کی باجماعت نماز کا انتظام ہو گیا ہے چنانچہ الہ دین بلڈنگس میں جناب حافظ محمد اسحق صاحب ایک پارہ سنایا کرتے ہیں۔

خاکسار سید بشارت احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔

درخواست دعا چونکہ خاکسار کی والدہ اور میرے خالو صاحب حکیم محمد بخش احمدی کابل پور میں عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی

لئے دعا کریں۔ نیز ہمارے ایک احمدی بھائی [illegible] صاحب دو ہفتے سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے واسطے دعا کی جائے۔ خاکسار کرم بخش احمدی [illegible]

سب برادران احمدیت سے التجا ہے کہ اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو علم اور ایمان عطا فرمائے۔ اور زندہ مذہب کا سچا خادم بنائے۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی کنجاہی۔ سب دوستوں سے درخواست ہے کہ میرے بچے تین برابر ایک ماہ سے مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اور والدہ [illegible] بھی خواستگار ہوں۔ ان ہر دو امور کے لئے احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام

بندہ خدا بخش احمدی۔ [illegible]

نماز جنازہ

شیخ حاجی محمد حنیف صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون بتاریخ ۲ مارچ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

شیخ عبد الحمید احمدی۔ ڈیرہ دون

میرے برادر چوہدری [illegible] احمد صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور قابل رشک احمدی تھے۔ دار الامان اور الفضل سے خاص محبت تھی۔ جوش تبلیغ بہت تھا۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیوے۔

خاکسار نذیر احمد سکرٹری انجمن احمدیہ [illegible]

الفضل کی پہلی جلد دس روپے میں

الفضل کی پہلی جلد جو حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کی ایڈیٹری میں نکلی تھی۔ اس میں یہ التزام تھا۔ کہ ہر پرچے میں ایک صفحہ صداقت اسلام پر ہو۔ جس میں ایک نئی سے نئی طرز پر اسلام کی [illegible] بیان کی جاتی۔ اسی طرح صداقت مسیح موعود پر ایک نئی دلیل پیش ہوتی۔ [illegible] علاوہ بہت سے علمی اور تاریخی مضامین نکلے۔ صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود کے متعلق بے مثال [illegible] کم [illegible] جلد دس روپیہ میں [illegible] چندہ [illegible] جو احباب منگوانا چاہیں منگوا لیں۔ مینیجر الفضل

اعلان ضروری

بخدمت جملہ سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سلسلہ کے تمام اخراجات اور کام چندہ پر چل رہے ہیں۔ اور چونکہ یہ جماعت بلحاظ کیفیت افراد کے دنیا میں بہت ہی چھوٹی جماعت ہے۔ اور نصب العین اس کے تمام جماعتوں سے اونچے ہیں۔ اس لئے باوجود قلت اموال کے اس کے کام دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے مقدم کام تبلیغ کا ہے۔ اور اگر دیکھیں سب مراد یا فائدہ [illegible] تو تمام چندہ سے [illegible] چندہ صرف [illegible] کے لئے درکار ہے۔

اموال کے معاملہ میں جہاں اور دقتیں ہیں۔ وہاں ایک بڑی دقت یہ بھی آ پڑی ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں کے بہت سے لوگ بلا زاد راہ کے یہاں آ جاتے ہیں۔ اور بعض یہاں جب آ رہتے ہیں۔ [illegible] کپڑوں اور دیگر ضروریات کا۔ اور جب واپس جانے لگتے ہیں۔ تو زاد راہ کا مطالبہ نظارت سے کرتے ہیں۔ اور انہیں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ پھر بعض لڑکے یہاں تعلیم کی غرض سے آتے ہیں کہ وہ انگریزی مدرسہ کے قابل ہوتے ہیں نہ مدرسہ احمدیہ کے۔ کوئی سرے سے یسرنا القرآن قاعدہ شروع کرنا چاہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے فلاں کتاب پڑھا دو۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے طب پڑھنی ہے۔ کوئی فقہ کے حصول کا مطالبہ کرتا ہے۔ غرض بہت سے آدمی مختلف قسم کے علوم کی تحصیل کیلئے یہاں آ جاتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ان علوم کی ہوتی ہے۔ جن کے بعض اوقات وہ اہل نہیں ہوتے۔ یا ہمارے خیال میں وہ علم حاصل کرنا سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ یا ہم ان کے لئے کوئی بندوبست کر نہیں سکتے۔ بعض دفعہ ایسے آدمی بیکار ہفتوں اور مہینوں پڑے رہتے ہیں۔ اور ان کا وقت بہت سا ضائع بھی ہوتا ہے

اور تمام [illegible] ان کا [illegible] اپنے [illegible] ہیں [illegible] علم پڑھنے کی نیت سے آنے [illegible] جب تک کہ وہ پہلے خط و کتابت کر کے ایسے شخص کو یہاں پڑھنے کی بابت [illegible] نہ دیں [illegible] اسی طرح وہ ایک شخص کو جو یہاں علاج [illegible] آتا ہے [illegible] دیں۔ کہ اپنا زاد راہ بھی کچھ [illegible] اور کپڑے اور بستر وغیرہ [illegible] کہ یہاں [illegible] اگر ایسا نہ ہو گا۔ تو پھر وہ امر جو تبلیغ و دیگر ضروری کاموں کے لئے احباب بھیجتے ہیں۔ وہ دوسرے غیر ضروری کاموں میں [illegible] اور اس کا نتیجہ [illegible] نقصان ہوتا ہے۔ امید ہے کہ سیکرٹری صاحبان اس معاملہ [illegible] سمجھیں گے۔ اور آئندہ [illegible] قومی خزانہ پر [illegible] بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش میں ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔ والسلام

خاکسار ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

رمضان شریف میں اخبار

کوشش کی گئی تھی کہ رمضان مبارک میں بھی اخبار حسب معمول شائع ہوتا رہے۔ لیکن گرمی کی زیادتی اور شدت جو روزہ دار کو سارا دن کام کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہے۔ اور برکات رمضان اور درس قرآن تلاوت قرآن۔ تراویح سے پورے طور پر مستفیض نہ ہو سکنے کی وجہ سے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ رمضان شریف کے بقیہ ایام میں اخبار ہفتہ میں ایک بار شائع ہو۔ جو ۱۲ صفحہ کی بجائے ۱۶ صفحہ کا ہو گا۔ امید ہے کہ احباب ہماری اس معذوری کو قبول فرمائیں گے۔ اور [illegible] رعایت [illegible] نہ کریں گے۔ کیونکہ الفضل [illegible] کسی مجبوری [illegible] کی [illegible] کرے گا۔ رمضان کے بعد انشاء اللہ اخبار حسب معمول شائع ہوا کرے گا۔ احباب مطمئن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۳ مئی [illegible]

مسیح موعود کا بعثت انبیاء میں شامل ہونا

(از [illegible] اسمٰعیل آدم)

۲۳ - اپریل کا پیغام [illegible] مضامین [illegible] منشی [illegible] [illegible] سے [illegible] کی فضا [illegible] صورت [illegible] کا [illegible] نہیں ہو سکے۔ میرے [illegible] ایک [illegible] لایا ہے۔ [illegible] [illegible] اسمٰعیل آدم کا [illegible]

انا تو ہوں جنکل میں ان سے کبھی کبھی

[illegible] ہوں تو یہ بھی برا نہیں

شیخ صاحب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں جو لکھا ہے کہ مجھے نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا" ایسا کونسی نبوت مراد ہے۔ اور کس آیت میں ایسی نبوت کا دعویٰ منع لکھا ہے۔

حضرت! میں کیا چیز ہوں اور میری ہستی ہی کیا ہے بلکہ میں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی اس اہم مسئلہ میں کہوں جس پر کفر و اسلام کا دار و مدار ہے۔ میں حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کرتا ہوں کہ حضور (۱) خاتم النبیین کے کیا معنے فرماتے ہیں۔ (۲) کس قسم کی نبوت بند مانتے ہیں۔ اور (۳) کس قسم کی نبوت جاری۔ اور (۴) جو نبوت جاری ہے اسکو پانے والے امت محمدیہ میں [illegible] کن افراد کو مانتے ہیں یا ایک ہی (۵) اس نبوت پانے والے کا درجہ بلحاظ حقوق نبوت کیا ہے۔

امر اول۔ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں:-

"ماحصل اس آیت (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کا یہ ہے کہ نبوت گو [illegible] شریعت ہو سابق طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر [illegible] [illegible] وہ نبوت [illegible] [illegible] سے کہ [illegible] [illegible]

([illegible])

[illegible] قرآن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین × × × مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبی و رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] اور [illegible] اور وہ والی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض بھی آپ ہی کے [illegible] اور [illegible] [illegible] ملیگا" [illegible]

امر دوم۔ سوم (یعنی کس قسم کی نبوت جاری ہے اور کس قسم کی بند) کا جواب بھی اوپر دو حوالوں میں آگیا۔ مگر میں مزید واسطے عرض کرتا ہوں:-

"قرآن شریف کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی انسان کو خداتعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل ہو۔ اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پائے۔ تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہ ہوسکتے۔ اس پر کیا دلیل ہے۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے الگ ہوکر کیا جاتا ہے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف [illegible] خداتعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے خلاف نہیں"

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱)

حوالہ دوم۔

[illegible] محمد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اس [illegible] نزول [illegible] [illegible] [illegible] لایا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں [illegible] ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

حوالہ سوم۔ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بلا شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کا نبی ہو سکتا ہے (اور نبی سے مراد صرف اسقدر ہے کہ خداتعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ مخاطبہ پاتا ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱) مگر وہی جو پہلے امتی ہو یعنی

"جب تک کوئی امتی [illegible] کی حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور حضرت محمد کی غلامی کی طرف منسوب نہیں۔ تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت کے بعد ظاہر نہیں ہو سکتا۔ (ریویو بر مباحثہ)

اور یہ کہ ایسے نبی کا جو امتی ہو آنا ممتنع ہے۔ کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملیگا کہ آنحضرت کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو امتی نہیں [illegible] انکی پیروی سے فیضیاب نہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶)

"مگر ایک امتی کا نبی [illegible] [illegible] [illegible] نہیں۔ [illegible] [illegible] ایسا ہو۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کے ... اور نیز اس لئے امت کا ... منتہی ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ...)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب باوجود اس کے ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ وہ آج تک سوائے مسیح موعود کے کسی اور کو بھی ملی یا صرف حضرت اقدس ہی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اس کا جواب بھی حضور ہی کے الفاظ میں سنئے:۔

"یعنی امت میں ... نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور خود ہی فرماتے ہیں۔ دوسرے تمام لوگ (اولیاء، صلحاء، مجددین امت) اس نام کے مستحق نہیں ہیں کیوں؟ اسلئے کہ وہ کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ سے مشرف نہیں۔

آپ لوگ کہا کرتے ہیں کیا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہما ناقص تبع تھے۔ اور دیگر اولیاء امت کثرت مکالمہ سے مشرف نہ تھے۔ جو ان کو یہ نبوت نہ دی گئی۔ اور مسیح موعود کو دی گئی۔ اس کا جواب حضرت اقدس نے خود ہی دے دیا ہے:

"میرے سے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اسلئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

دیکھئے حضور نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ دیگر مومنین، مجددین و اولیاء امت نبی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں

اس کو نبوت کا درجہ ہرگز نہیں ملا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضرت مسیح موعود جماعت مجددین میں سے ہی ہیں۔ صرف الگ نبی کہا گیا۔ اور دوسروں کو نہ کہا گیا بلکہ حضرت مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل ہیں۔ اور دوسرے صلحاء اس جماعت میں نہیں ہیں۔

پانچواں سوال۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو جو نبوت ملی ہے۔ [کیا] باعتبار حقوق و درجہ کے انبیاء سابقین کی نبوت کے برابر ہے یا اس سے گھٹیا درجہ کی۔ اور غالباً یہی وہ نکتہ ہے جس پر ... اختلاف ... میں عرض کرتا ہوں۔

آپ کا حوالہ جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کا ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو دیگر مسلمہ امت سے الگ کر دیا ہے۔ اور صاف کہہ دیا ہے کہ میں اس جماعت (مجددین) سے بالاتر جماعت (انبیاء) میں شامل ہوں۔ وہ سب اس نام کے مستحق نہیں اور میں اکیلا ہی اس نام (نبوت) کا مستحق ہوں۔ اس بنا پر حضور نے متعدد مقامات پر اپنے آپ کو دیگر مجددین و اولیاء سے ممتاز کیا ہے۔ ورنہ جب وہ بھی مامور تھے۔ اور کثرت مکالمہ سے مشرف۔ تو پھر ان کی جماعت سے الگ اپنے آپ کو کیوں دکھایا۔ دیکھئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸

"اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔"

یہاں ہزار ہا اولیاء کا الگ نام لیا۔ اور اس شخص وجود کا الگ۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اگر امتی نبی مبعوث ہوتا ہے۔ اور اس کی نبوت دیگر انبیاء کی نبوت سے گھٹیا درجہ کی ہوتی ہے۔ تو پھر ایک وہ بھی کہہ کر الگ دکھانے کی کیا ضرورت؟ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ امتی نبی۔ ایک ہی ہوا۔ اور اس کی نبوت کوئی کم درجہ کی نہیں۔ اور اسے زمرہ محض اولیاء میں داخل نہیں کر دیتی۔ اب میں اور حوالے پیش کرتا ہوں جن سے آپ پر کھل جائے گا کہ حضرت مسیح موعود

کی نبوت باعتبار نفس نبوت و حقوق نبوت دیگر انبیاء کے برابر ہے نہ کم درجہ کی۔

[illegible]

حضرت اقدس ... فرماتے ہیں:۔

"... یہ امر ہرگز ... کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے"

(صفحہ ۱۵۷)

اس حوالہ سے واضح ہے کہ ایک غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ مگر کلی فضیلت کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ لیکن حضرت مسیح موعود صاف الفاظ میں مسیح ناصری نبی اللہ پر کلی فضیلت کا دعویٰ فرماتے ہیں چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ پر فرماتے ہیں۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔"

فقرہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے۔ سے ظاہر ہے کہ پہلے حضور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے۔ اور مسیح پر جزئی فضیلت کے قائل بھی اسی وجہ سے تھے۔ مگر پھر اس عقیدہ پر قائم نہ رہے۔ یعنی حضرت مسیح ناصری پر کلی فضیلت کے قائل ہو گئے۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ اپنی نبوت اور ان کی نبوت میں باعتبار نفس نبوت و حقوق نبوت کے فرق نہ سمجھنے لگے۔ اگر آپ کی نبوت ان کی نبوت سے کم ہوتی۔ جو اگلے انبیاء میں تھی تو کبھی یہ نہ فرماتے۔

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو

میں پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر
ہے۔" (دیباچہ ... صفحہ ۱۵۰ حقیقۃ الوحی)
پہلے آپ تریاق القلوب میں فرما چکے ہیں کہ ایک غیر نبی کو
نبی پر جزوی فضیلت ہو سکتی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی میں یہ
بتلایا کہ مسیح ابن مریم کو نبی اور اپنے آپ کو غیر نبی سمجھنے
کی وجہ سے میں جزوی فضیلت کا قائل تھا۔ مگر خدا کی
وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ پس اس
عقیدہ پر قائم نہ رہنے کی وجہ بھی اور ثابت ہی تھی کہ پہلے
حضور نبی کی ایک اور تعریف ذہن میں رکھتے ہوئے
اپنے آپ کو نبی نہ سمجھتے تھے۔ اور کثرت مکالمہ
مخاطبہ والی نبوت کو محدثیت کی حد تک محدود رکھتے
تھے۔ لیکن پھر کیا ہوا۔

"صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا۔ مگر اس طرح
سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے
امتی۔" (صفحہ ۱۵۰)

یہ حوالہ بھی بتا رہا ہے کہ امتی ہونا نبوت کے
کے مرتبہ و حقوق کو کم نہیں کر دیتا۔ آپ لوگ کہا کرتے
ہیں۔ کہ حضور کو ہم نبی قرار دیتے ہو۔ کہ انہیں خدا تو فرمائے
کہ تم نبی ہو۔ اور وہ کہیں میں نبی نہیں۔ پھر ان کو نبی کی
تعریف بھی معلوم نہیں تھی۔ سو اس کے متعلق کیا عرض
کروں۔ حضور کے اپنے الفاظ آپ کے سامنے ہیں
آپ پر سوال ہوتا ہے کہ پہلے آپ فرماتے تھے۔ مسیح ابن مریم
سے جزوی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے
اور اب آپ فرماتے ہیں۔ مسیح موعود اس پہلے مسیح سے
اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ خلاصہ اعتراض یہ کہ
ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔ تو اس کے جواب
میں حضرت مسیح موعود یہ نہیں فرماتے۔ کہ تناقض کوئی
نہیں۔ امت محمدیہ کے ایک فرد کو بنی اسرائیل کے
نبیوں پر کلی فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔ یا میرا پہلا قول
دعویٰ مسیح موعود سے پہلے کے متعلق ہے۔ (کیونکہ
تریاق القلوب مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں یہ فقرہ درج تھا۔
جبکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی تھا) اور نہ یہ جواب
دیا کہ فضیلت کلی کا دعویٰ بہ اعتبار مجدد و حکم ہونے

کے ہے (جو ۱۹۰۱ء سے پہلے بھی آپ تھے) بلکہ صاف
تسلیم کیا:-

"پس یہ بات ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض
کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔"
(حقیقۃ الوحی ص۱۴۹)

پس ان دونوں فقروں میں تطبیق کی کوئی صورت نہیں بلکہ
تناقض ضرور ہے۔ اور اسکو تسلیم فرما لیا۔ اب ہم کون ہیں
جو حضرت سے زیادہ خیر خواہ اور عقلمند بنیں۔ پھر
کہیں کہ تناقض نہیں۔ اور ۱۹۰۱ء سے پہلے اور ۱۹۰۱ء کے بعد
تعریف نبوت کے متعلق ایک ہی مذہب تھا۔ ہرگز نہیں
پہلے اسی حقیقت (کثرت مکالمہ مخاطبہ) کا نام محدثیت
رکھتے۔ پھر اسی کا نام نبوت رکھنے لگے۔ پہلے آپ
اپنی مجازی و بروزی و ظلی و امتی نبوت کے حقوق محدثیت
کے برابر قرار دیتے تھے۔ مگر بعد ازاں فرما دیا کہ نہیں
میں جماعت محدثین (جو نبیوں سے قطعاً کلی فضیلت
نہیں رکھ سکتے) سے بالاتر ہوں۔ اور حقوق میں نبیوں
کے برابر اور باعتبار درجہ کئی نبیوں سے بڑھ کر۔
"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے"
(۱) مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص
کر کے وہ مجھ سے پہلے ہو چکا اور عنایت کی گئی جو اس پر
نہیں لگیگی۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۳)
(۳) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا نفس اس مسیح سے
کچھ بڑھ کر ہے۔ جو مجھ سے پہلے گذر چکا ہے
جیسے آئینہ میں اس کا چہرہ زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا
جو اسکا آئینہ میں ہوا تھا۔" (خط بنام ندوی)
(۴) خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری
زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار
دیا ہے۔"

غرض جو جو وجوہ فضیلت کسی دوسرے کو ہو سکتی ہیں حضور نے علیٰ
مسیح ابن مریم اپنے اندر ثابت کر کے اور اپنے نفس کو پیش کر کے
جانچنے میں حوالے دے چکا۔
پس سیٹھ صاحب مجبور ہیں کہ ان الفاظ کی موجودگی
میں جو حضرت مسیح موعود کو راستباز، مامور من اللہ اور ہادی

وہ مقتدا مانتا ہوں۔ کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ:-
(۱) آپ (مسیح موعود) مدعی نبوت نہ تھے جبکہ حضور نے خود
اپنے لئے یہ لفظ لکھا۔

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے
مہینہ میں کبھی یہ دو گرہن جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ
مطلب ہے۔ کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے
وقت میں کبھی یہ دو گرہن جمع نہیں ہوئے۔"
(حقیقۃ الوحی ص۱۹۶)
(۲) اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے
اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی
نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

(۳) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔"
(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(ب) پھر میں کس طرح کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ کو جس قسم
کی نبوت ملی۔ وہ نبوت امت محمدیہ کے کسی اور فرد
کو بھی اس سے پیشتر مل چکی ہے۔ جبکہ وہ خود
فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کو اس نعمت کو پورے
طور پر پانے سے روک دیا گیا اور یہ کہ دوسرے
تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔
(ج) پھر میں یہ کیونکر کہوں۔ کہ آپ کی نبوت
محدثین والی نبوت تھی۔ جب کہ آپ ایک
طرف تو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ غیر نبی کو نبی پر
جزئی فضیلت ہو سکتی ہے۔ کلی فضیلت
نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری طرف یہ فرماتے
ہیں۔ کہ میں پہلے ابن مریم سے تمام شان میں
بڑھ کر ہوں۔

میں امید کرتا ہوں۔ سیٹھ صاحب اور ان کے ہم خیال
اس پر غور فرمائیں گے۔ اور حضرت مسیح موعود کے کلام یا
قرآن و حدیث سے مجھے دکھلائیں گے۔ کہ ایک غیر نبی نبی
سے فضیلت کلی رکھ سکتا ہے۔

اکمل عفا اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۵ مئی ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

بچوں کے نام ایک شخص نے لڑکے کا نام پوچھا [illegible] کے متعلق [illegible]

حافظ روشن علی صاحب [illegible] کے متعلق یہ بھی [illegible] کو چھوڑنا نہیں [illegible] نام تجویز کر کے [illegible] تو وہاں سے [illegible] کا یہی نام ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ان [illegible] ہے۔

قادیان ہجرت کر کے آنا قادیان ہجرت کر کے آنے کے متعلق ایک شخص کا خط پیش ہوا۔ جو دفتر نظارت امور عامہ میں بھیجنے کے بعد فرمایا ہجرت کرنے سے پہلے سوچنا ضروری ہے۔ کہ یہاں گذارہ کی کیا صورت ہوگی۔ مدینہ میں جب ہجرت کر کے حضرت علی جاتے تھے تو ضرورت پڑنے پر [illegible] تنگ آ جاتے تھے [illegible] یہاں اگر بعض لوگ اگر وطن میں یہ کام کرتے تو [illegible] اس کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے۔ فرمایا لوگوں میں اس قسم کی [illegible] کی ضرورت ہے کہ [illegible] اور [illegible] کی زندگی اختیار کر سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارادہ حج پھر حج کا ذکر چلا۔ فرمایا آرزو ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو پھر حج کروں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ میں نے حضرت خلیفہ اول کے وقت میں دیکھا کہ میں حج کو گیا [illegible] جب عرفات کے پاس پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ مجھے تو حج کرنا آتا نہیں۔ لوگوں سے پوچھا۔ انہوں نے [illegible] اللہ [illegible] اور کہا ہم نہیں دیکھتے [illegible] [illegible] ہی [illegible] سے آپ کو خشکی [illegible] اور [illegible] آدمی سے پوچھا۔ کہ حج کس طرح کرتے ہیں [illegible] کو [illegible] اسلام ہے۔ ابن عباس کی [illegible] کے [illegible] احرام باندھ بیٹھے ہیں۔ اور پھر وہاں سے

[illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] اس کے بعد [illegible] کہا [illegible] [illegible] احرام [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] سے حضرت حج سے واپس تشریف لے گئے۔

[illegible] کے متعلق [illegible] دیکھا ہے۔

عراق و بہار کی حالت [illegible] حافظ روشن علی صاحب نے [illegible] کہ آج کل سب سے پہلے [illegible] حالات کیسے ہیں۔ فرمایا۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں کا بہار کی حکومت پر [illegible] ہے [illegible] اپنی [illegible] ہے [illegible] اگر [illegible] [illegible] اقتدار [illegible] قبول کرے تو ہم [illegible] سے نکلتے ہیں اور [illegible] سیاست [illegible] کو [illegible] کی [illegible] [illegible] عرب [illegible] بہار کا [illegible] ہے۔ شاہ حجاز کے بعد وہ عراق کو چھوڑ کر حجاز میں نہیں جا سکیگا۔ بلکہ عراق سے حجاز پر حکومت کرے گا۔ اور اس طرح [illegible] حجاز میں بھی ہو جائیگا۔ اگر وہ ارادہ میں [illegible] ہے۔ تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔

[illegible] نہیں چاہئے ایک نوجوان کو جسے [illegible] کا والد [illegible] [illegible] کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خط لکھا [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible] کا جواب [illegible] معلوم ہوا کہ آپ کے والد [illegible] اور [illegible] اور آپ کو صداقت سے [illegible] اس [illegible] کر کے آپ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] [illegible] بہت خوشی ہوگی۔ [illegible]

[illegible]

سوال [illegible]

[illegible] سوال [illegible]

جواب۔ [illegible] نہ کوئی شخص کسی غیر احمدی [illegible] اپنی لڑکی [illegible] [illegible] کہ ایسا آدمی [illegible] [illegible] ان کی کوئی قدر نہیں۔

[illegible] نکاح [illegible]

جواب۔ [illegible] [illegible]

[illegible]

مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت جھوٹ

(۱)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث کے مختلف نمبروں میں بعنوان "کذبات مرزا" ایک سلسلہ مضمون قائم کیا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں فلاں فلاں جھوٹ لکھا ہے۔ حالانکہ دنیا سے ایک بھی جھوٹ نہیں۔ چنانچہ ان منگھڑت جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ جو کہ مولوی صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں"

"صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جنمیں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئیگی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔" شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱

اس قدر لکھنے کے بعد مولوی صاحب احمدیوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرماتے ہیں :-

"احمدی ممبرو۔ مسیح کے حواریو۔ اگر تم مرزا صاحب کی نسبت افترا کا لفظ منسوب ہونا غلط جانتے ہو۔ تو اس حدیث کا صحیح بخاری میں دکھا دو ورنہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو۔"

پھر معمولی سمجھ کا انسان اسبات کو سمجھ سکتا ہے کہ اگر فی الواقع کسی سے کوئی غلط حوالہ لکھا جائے۔ تو وہ سبقت قلم کہلائیگا نہ کہ لکھنے والے کا جھوٹ۔ لیکن مولوی صاحب جس کو عمداً دیدہ دانستہ حماقت کی وجہ سے اسے بھی جھوٹ ہی قرار دیتے ہیں۔ میں مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر واقعی ایسا سہو کسی مصنف یا مولف یا مضمون نگار کا جھوٹ ہی قرار دیا جائیگا۔ تو کیا وہ شخص جھوٹا اور کذاب کہلائیگا یا نہیں۔ جو اسی اخبار اہلحدیث کے صفحہ ۷ پر مسیح موعود کی کتاب کا غلط حوالہ دے کر یوں لکھتا ہے :-

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گذر گیا۔ اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔" سیرۃ الابدال"

کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں کہ مسیح موعود کی ۱۹۰۳ء والی سیرۃ الابدال کہاں ہے۔ جسمیں عبارت مذکورہ بالا درج ہے۔

اسکے بعد ہم مولوی صاحب کو بتاتے ہیں کہ مسیح موعود کی حدیث مہدی کے متعلق بخاری کا حوالہ دینا محض سبقت قلم ہے۔ ورنہ مسیح موعود اسبات سے بخوبی واقف تھے کہ بخاری میں مہدی کے متعلق کوئی حدیث نہیں۔ اور اسبات کا ثبوت بھی ہم مسیح موعود کی تحریر سے دیتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۸

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کیلئے ایک لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا۔ تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقعہ کو صرف اس خیال سے ترک نہ کر دیتے"

اس سے صرف مصنف مزاج پر کہ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا شہادت القرآن صفحہ ۴۱ پر حدیث مہدی کا حوالہ دینا آپ کا محض ایک سبقت قلم ہے۔ جو کہ ایک کثیر التصانیف زود نویس شخص سے سرزد ہونا بعید نہیں۔ لیکن ایک مولوی فاضل کا حوالہ کی غلطی کو جھوٹ قرار دینا قابل حیرت و استعجاب ضرور ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جو غلطی بھی مگر ہذا خلیفۃ اللہ المہدی کی حدیث موجود کہیں تو ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مشکوٰۃ شریف جو حوالہ کے لئے دیکھو مجتبائی صفحہ ۳۶۶ دو روایتیں آمدہ کہ فرشتہ باشد برسر وے۔ و ندا کنندہ

ھذا خلیفۃ اللہ المہدی فاسمعوا واطیعوا

اخرجہ ابونعیم

محمد بہاء الدین خان حیدرآبادی

دفتر السیف و اشاعت قادیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النبی الاُمّی

سودی لین دین کرنیوالوں کو

(نمبر ۲)

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

آجکل سود کا نجس اور خبیث معاملہ روز بروز ترقی پکڑتا جاتا ہے۔ پس جہاں ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ دوسرے تمام مذاہب باطلہ کی سرکوبی کرے۔ وہاں اس جماعت کے فرائض میں سے ایک بڑا فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنے عملی نمونہ سے دکھا دے کہ قرآن مجید کی عالمگیر تعلیم کبھی اور کسی زمانہ میں غلط نہیں ٹھہر سکتی۔ اور یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اس زمانہ میں کاروبار اور لین دین اور تجارت اور زمینداری بغیر سود کے چل نہیں سکتیں۔ ۱۳۰۰ سال مسلمان دنیا میں حکومت اور تجارت اور زمینداری کے کام بڑے سے بڑے پیمانہ پر چلاتے رہے۔ اور بغیر سود کے چلاتے رہے مگر اب چونکہ اسلام کے کفر دنیا پر حاوی ہو گیا ہے اور وہ اس کوشش میں ہے کہ اسلام کے مسائل کی کمزوری دکھا کر دنیا سے اسکو مٹا دے۔ مگر ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس کفر کے مقابل اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ اس کے جھوٹے دعووں کو پاش پاش کرے۔ اور اس کے ادعائی دلائل کو پارہ پارہ کرکے دکھلائے۔ نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کیونکہ وہ جو ہم کو خدا کی طرف سے ہدایت کرنے آیا تھا۔ اس کا یہ خصوصی امتیاز تھا۔ کہ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ۔ یعنی دین کو زندہ کریگا۔ اور شریعت محمدی کو قائم کریگا۔ پس اس جماعت کا بھی یہی فرض منصبی ہے۔ کہ وہ اس کی اتباع میں دین کو زندہ کرے۔ اور شریعت کو قائم کرے۔ اللھم اجعلنا منھم۔

آجکل سب سے زیادہ سودی لین دین کے مرتکب جو دیکھا گیا ہے یا تو زمیندار ہیں یا تاجر پیشہ لوگ۔ پس ہماری جماعت میں سے خصوصاً ان لوگوں کو بہت ہی نیک

اور اعلیٰ نمونہ ان معاملات میں دکھانا چاہیئے کہ دشمن بھی دیکھ کر متاثر ہو جائے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے مخالفین ہماری عبادات اور ہماری روحانیات کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ انکی نظر سب سے پہلے ہمارے معاملات اور ہمارے اخلاق پہ پڑتی ہے۔ اور یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہمارے مخالفین ہماری جماعت کے ایک فرد کے معاملات میں بھی سودی لین دین کا شائبہ پائینگے۔ تو ان کیلئے سلسلہ حقہ کی طرف آنے میں بڑی بھاری روک بن جائیگی۔

گذشتہ نمبر میں سے کلام الٰہی سے یہ بات پیش کی تھی۔ کہ بموجب نص قرآن مجید سودی لین دین قطعاً حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی معرفت سود کو بالکل مٹا دینا چاہتا ہے۔ آج میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سود کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔

(١) صحیح مسلم میں ایک حدیث رسول ﷺ کی حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ جو یہ کہ آپ نے سود کھانیوالے اور کھلانے والے اور کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی۔ اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

(٢) صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سب سے آخری آیت قرآن مجید کی جو رسول ﷺ پر نازل ہوئی وہ یہ تھی :- یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوٰا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ..... وھم لا یظلمون۔ یعنی اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور باقی سود چھوڑ دو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے۔ تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ ..... الخ۔ یہ آیت قرآن کے نزول کے وقت سب سے آخری تھی۔ گویا مسلمانوں کو وصیت کے طور پر رسول ﷺ کے وصال کے قریب بتائی گئی تھی۔ اور موت کے وقت کی باتیں بہ نسبت پہلی باتوں کے انسان کے لئے زیادہ موثر ہونی چاہئیں خصوصاً جب اس شد و مد سے بیان کی جائیں جیسا کہ آیت کا مضمون ہے۔ سو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا مسلمانوں کے دلوں میں اس آخری آیت کی وہی قدر و منزلت ہے جو ہونی چاہیئے؟

(٣) اسی طرح صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سود کھانے اور دوسرے کو سود کھلانے دونوں سے منع فرمایا ہے۔

(٤) پھر حدیث صحیح بخاری میں ایک کشف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ عالم روحانی میں مجھے دو شخص ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ پھر آگے فرماتے ہیں۔ کہ ایک جگہ ہم ایک نہر پر پہنچے جس میں بجائے پانی کے خون بہ رہا ہے۔ اور اسکے کنارے پر ایک مرد کھڑا ہے۔ جس کے آگے پتھر کے ڈھیر لگے ہیں۔ اور نہر کے اندر ایک دوسرا شخص ہے۔ جو باہر نکلتا ہے۔ اور جب وہ باہر نکلنا چاہتا ہے۔ تو باہر والا آدمی پتھر اسکے منہ پر اس طرح مارتا ہے۔ کہ اندر والا پھر اپنی جگہ واپس چلا جاتا ہے۔ آگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رفیق سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو جواب ملا کہ نہر میں جو کھڑا ہے۔ وہ سود خوار ہے۔ فقط۔ یہ کشف آپ ﷺ کا دراصل سود لینے والے شخص کی ماہیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ یعنی سود خوار دراصل سود نہیں۔ بلکہ اپنے ابنائے جنس کا خون نچوڑتا ہے۔ اور اپنے بنی نوع کا خون نچوڑنے والا کس قدر نفرت کے قابل ہے!!! اور یہی فعل اس کا آخرت میں اس عذاب کی صورت میں متشکل ہو جائیگا۔ اللھم احفظنا۔

انشاء اللہ تعالے آیندہ میں عرض کرونگا کہ سود کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا فتویٰ ہے۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ سودی قرض کے لین دین سے اجتناب کریں اور اس کے پاس تک نہ جائیں۔ کیونکہ یہ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کرنا ہے۔

مسٹر گاندھی کے نام کھلا خط

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے کہ آپ ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہیں۔ ان سے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ قدا کی طرف سے الہام پاتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں یہ نہیں صرف ذمہ وار ہندو اصحاب دیتے ہیں بلکہ بدقسمت مسلمانوں کے آجکل کے لیڈر اور علما بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

ان حالات میں انجمن احمدیہ کلکتہ کے پریذیڈنٹ نے تبلیغی فرض کو محسوس کرتے ہوئے ایک کھلا خط مسٹر گاندھی کے نام ہندی میں لکھ کر سٹیٹسمین کلکتہ میں شائع کرایا ہے جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا فی الواقع آپکو الہام ہوتا ہے اور ترک موالات کی تحریک آپنے اسی کے ماتحت جاری کی ہے۔

اگر مسٹر گاندھی نے ان سوالات کا جواب صاف الفاظ میں دیدیا تو بات کھل جائیگی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ انہیں وہ درجہ دیا جا رہا ہے جسکے وہ خود بھی مدعی نہیں ہیں۔

ہاں اگر مسٹر گاندھی ان سوالات کے جواب کی طرف متوجہ ہوں۔ تو لفظ "الہام" کا وہی مفہوم مد نظر رکھیں جو اسلام میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اسلامی اصطلاح ہے۔

ذیل میں ہم مذکورہ بالا خط کا ترجمہ درج کرتے ہیں:-

بخدمت مہاتما گاندھی صاحب!

جناب عالی احمدیوں اور عام پبلک کے متعلق مادی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک نہایت ہی ضروری سوال درپیش ہے۔ اور میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس ضروری مسئلہ کو بالکل صاف کیا جائے۔ اور اسکی نسبت آخری فیصلہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس سے ہم احمدی لوگوں کو کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (خدا تعالےٰ کی آپ پر رحمت ہو) کے پیرو ہیں۔ فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔

مولوی اے۔ ایم عبد الماجد صاحب کی جن بڑا پول جاتی

میں نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ خدا نے مہاتما گاندھی کو ہمارے زمانے کے لئے مصلح یا مذکر بنا کر بھیجا ہے۔ (مذکر ایک ایسی اصطلاح ہے۔ جو قرآن مجید میں صرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کی گئی ہے)

پھر مسٹر عبد المجید لکھنوی ایک ساجو اردو رسالہ "صبح امید" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا یہ ایک مقرر کردہ قانون ہے۔ کہ جب کوئی قوم گمراہ ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو اپنے بندوں کے لئے بطور نجات دہندہ بھیج دیتا ہے۔

پھر لالہ لاجپت رائے نے اپنے لیکچر میں جو انہوں نے بمبئی میں بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۲۱ء دیا۔ صاف طور پر علانیہ بیان کیا۔ کہ گاندھی جی خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ کہ جو آپ کو ۱۹۱۹ء میں ہوا ہے۔

لہذا میں مہاتما گاندھی کی اعلیٰ ضمیر کو بوسیلے اخبار سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات سے مطلع کیا جائے۔

۱۔ کیا یہ حق بات ہے کہ مہاتما جی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ جو ہم سب کا خالق اور مالک ہے۔ کوئی الہام ہوا ہے؟

۲۔ کیا مہاتما جی کو خدا کی طرف سے براہ راست بذریعہ وحی یہ حکم ملا ہے کہ وہ خدا کا مقرر کردہ مصلح الزمان ہے اور کہ مسئلہ عدم تعاون کسی ایسی وحی الٰہی کے ماتحت اٹھایا گیا ہے؟

ہم احمدی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ریفارمر اور انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس قسم کے انبیاء اور ریفارمروں کے ضروری کام اللہ تعالیٰ کی وحی اور منشاء کے تحت ہوتے ہیں۔ مہاتما جی کے پیرو کے اس قسم کے بیانات نے ہمیں سخت حیرت میں ڈال دیا ہے۔

پس میں مہاتما جی سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مذکورہ بالا سوالات کا ایک صاف جواب دیں تاکہ ہم آپکے اور آپکی تحریک کے متعلق کسی خاص نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

لطف الرحمٰن پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ کلکتہ

احمدی مستورات کی خدمت میں اپیل

عموماً ہماری احمدی بہنیں نور ہسپتال قادیان کے نام سے واقف ہونگی جسے صدر انجمن احمدیہ نے دو سال سے دار الامان کی پر فضا زمین میں بنا رکھا ہے۔ اس ہسپتال سے روزانہ سینکڑوں مرد و زن فائدہ اٹھاتے ہیں علاوہ ازیں ہسپتال میں بغرض علاج آنیوالے مریضوں کو داخل بھی کیا جاتا ہے اور ہر طرح ان کی آسائش کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں مردوں کے ٹھہرنے کے لئے تو وارڈ موجود ہیں۔ مگر ابھی تک زنانہ مریضوں کے قیام کیلئے کوئی وارڈ نہیں۔ چونکہ اس ہسپتال کی شہرت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ اور آنکھ اور دیگر ہر قسم کے اپریشنوں کی وجہ سے مریضوں کا زیادہ رجوع ہوتا ہے۔ اسلئے زنانہ مریضوں کی صورت میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ زنانے کے لئے الگ وارڈ نہ ہے اور نہ وہ مردوں کے ساتھ ایک ہی وارڈ میں رکھی جا سکتی ہیں۔ اسلئے تجویز ہے۔ کہ ہسپتال کے اندر عورتوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک لمبا کمرہ مع برآمدہ و صحن کے بنایا جاوے۔ جس میں بارہ مریض ایک وقت میں باآرام رہ سکیں۔ اس پر میرے اندازہ میں کم سے کم چار ہزار روپیہ خرچ آویگا۔

اس خرچ کے مہیا کرنے کے لئے میں احمدی بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور جس قدر ادا ان سے ہو سکے۔ وہ اس کام کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہر احمدی عورت اپنی طاقت کے موافق اس کام کے لئے چندہ دے تو جلدی ہی ایک معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور تب ہم سرکار کو لکھ سکتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کی عورتوں نے اس قدر رقم مہیا کی ہے۔ باقی رقم سرکار اپنے خزانہ سے دے۔ امید ہے کہ بقیہ رقم سرکار کی طرف سے مل جائیگی اور یہ مکان تعمیر ہو سکیگا۔ چونکہ یہ کام محض عورتوں کے آرام کیلئے ہے۔ اسلئے ہماری بہنوں کو اسطرف بہت ہی توجہ کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ جماعت کے سکرٹری صاحبان اپنی جماعت کی عورتوں میں اس امر کی تحریک کرینگے اور جو رقم وصول ہوگی وہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ارسال فرما دینگے۔ اور محاسب صاحب کو لکھ دینگے۔ کہ یہ رقم نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کیلئے ہے۔ سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ صرف اس تحریک کے پڑھتے ہی چندہ وصول کرنے کے کام کو ختم نہ سمجھیں۔ بلکہ ہر ماہ اس فنڈ میں تھوڑا سا کچھ نہ کچھ قادیان میں بغرض تعمیر بھیجتے رہیں تاکہ جلد سے جلد باقی رقم جمع ہو کر تعمیر کا انتظام کیا جاوے۔ والسلام۔ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال قادیان

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم

بشارت (ماہ رمضان شریف میں قیمت کم کر دی گئی) بشارت

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے دکھتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گید اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں کے) چھایا رہتا ہو یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک یکساں مفید اور بے ضرر ہے کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ کئی اصحاب (احمدی و غیر احمدی و دیگر مذاہب والوں) نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ بعض تو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس بھی ہو چکے تھے۔ اور وہ تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحتیاب ہو گئے۔ اور بعض نے تحریر فرمایا کہ اگر تریاق چشم کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ کی بجائے دس روپیہ تولہ ہو۔ تو بھی کم ہے۔ ان اصحاب کی فہرست اخبار الفضل ۹ دسمبر ۱۶ء و ۱۸ جون ۱۷ء میں شائع کر چکا ہوں۔ غرضیکہ حفظ ما تقدم کے طور پر بھی تریاق چشم کا ہر گھر میں رکھنا نہایت ضروری ہے ہم نے مخلوق خدا کی ہمدردی کو مد نظر رکھ کر اور ماہ رمضان شریف میں ثواب حاصل کرنے کیلئے آخیر ماہ رمضان تک قیمت پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے تین روپیہ فی تولہ کر دی ہے تاکہ عوام الناس اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتھر:۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گڑھی شاہ ولہ صاحب گجرات پنجاب

ماہ رمضان میں خاص رعایت

(۱۵ ماہ رمضان - ۱۵ ماہ شوال تک)

آج کل کتابوں پر اتنی گراں کمیشن اور رعایت ہے [illegible] رعایت نہیں [illegible] بعض احباب [illegible] کو اختراما میں [illegible] رعایت کی جاتی ہے [illegible] دوکاندار [illegible] رقم سے [illegible] فوراً [illegible] کتاب [illegible] بھیجیں [illegible]

قیمت رعایتی	قیمت اصل	نام کتاب
[illegible]	[illegible]	احمدی [illegible] شریف مترجم
[illegible]	[illegible]	قرآن شریف مترجم مع تفسیر [illegible]
[illegible]	[illegible]	حضرت خلیفہ اول جلد

تصانیف حضرت مسیح موعود

قیمت رعایتی	قیمت اصل	نام کتاب
۱۲	[illegible]	درمکنون فارسی نظم
۹ر	۱۲ر	درثمین اردو مکمل مجلد
۵ر	۱۰ر	بحر العرفان
۱۲ر	۳ر	رہنمائے خاتون
۲ر	۵ر	ملفوظات [illegible]
[illegible]	۱ر	آخری لیکچر
۲ر	۵ر	تصدیق النبی
۲ر	[illegible]	لیکچر لاہور
[illegible]	۸ر	جنگ مقدس
[illegible]	۱ر	پیشگوئیات احمدیہ
۱ر	[illegible]	خطبہ عید الفطر

تصانیف حضرت خلیفہ ثانی

قیمت رعایتی	قیمت اصل	نام کتاب
۲ر	[illegible]	چشمہ توحید

قیمت رعایتی	قیمت اصل	نام کتاب
[illegible]	۱ر	ملائکۃ اللہ [illegible]
۹ر	[illegible]	[illegible] اسلام پر / [illegible] لیکچر
۲ر	[illegible]	[illegible]

تبلیغی رسائل

[illegible]	[illegible]	ایک [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲ر	تبلیغی احمدیہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] سوالات
		[illegible] المسیح الموعود [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] حضرت مسیح موعود
[illegible]	۲ر	[illegible] درباره امام الزمان
		صداقت اسلام
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵ر	۲ر	النبوۃ فی القرآن
		طریق النجات
۳ر	[illegible]	دعاؤں کا مجموعہ

پنجابی کتب

[illegible]	۲ر	گلزار احمدی
[illegible]	۲ر	پیغام بیان اول
[illegible]	[illegible]	[illegible] وفات مسیح
[illegible]	[illegible]	[illegible] احمدی
[illegible]	۲ر	[illegible] احمدی
۳ر	۵ر	شہادت مولوی عبد اللطیف

احمدیہ کتاب گھر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ سرمہ [illegible] اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا [illegible]

سرمہ [illegible] اور [illegible] سلاجیت

اصلی [illegible] ایک [illegible] چیز ہے جو [illegible] کیلئے بہت مفید ہے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] سرمہ [illegible] بہت پسند فرمایا [illegible] حضور علیہ السلام [illegible] ہزاروں [illegible] لوگوں نے فائدہ اٹھایا [illegible] الحمد للہ علیٰ ذالک [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح اول [illegible] تجویز کردہ ہے [illegible] سرمہ کا استعمال [illegible] حضرت [illegible] اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ

"[illegible] چشم [illegible] مفید [illegible]"

یہ سرمہ [illegible] اور [illegible] تبدیل [illegible] مفید ہے [illegible] قیمت سرمہ [illegible] قسم اول [illegible] باوجود [illegible] تین روپیہ کے [illegible] روپیہ فی تولہ [illegible] فی تولہ [illegible] بہت مفید اور [illegible] ہے [illegible] طلباء کیلئے

[illegible] سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا [illegible] جمیع [illegible] دافع [illegible] وسیلان [illegible] کیلئے بہت مفید ہے [illegible] کے وقت [illegible] استعمال کریں [illegible] قسم اول [illegible] تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر [illegible] قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

شراب کی فروخت اور نوشی رنگون ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ان لوگوں کا شراب کی دکانوں کے سامنے پکٹنگ کرنا دو ماہ کے لئے ممنوع قرار دیا ہے جو شراب نوشی کا انسداد کرنا چاہتے ہیں۔

مہاراجہ پٹیالہ کی روانگی (؟) ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ ... کی شرکت کے لئے یورپ تشریف لے گئے ہیں۔

مہاراجہ الور کی چوری کلکتہ ۱۷ ارمئی ۔ مہاراجہ ... کے بارکپور والے ... قیام سے گزشتہ چہارشنبہ کو تقریباً سترہ ہزار روپیہ کے جواہر و نقدی کی چوری ہو گئی۔

گوردوارہ کمیٹی کے حق میں فیصلہ ننکانہ صاحب ۱۷ ارمئی ۔ گوردوارہ جنم استھان کی زمین کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری جو مقدمہ چل رہا تھا ۔ اس کا فیصلہ آج گوردوارہ کمیٹی کے حق میں ہو گیا ہے ۔ اس زمین پر کمیٹی کا قبضہ بحال رکھا گیا ہے۔

سیٹھ یعقوب حسن کو پولیٹکل کانفرنس کا صدر مدارس ۱۰ ارمئی ۔ مدراس پراونشل کانفرنس جس کا اجلاس تنجور میں ہونے والا ہے ۔ اس کی استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایک جلسے میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ مسٹر یعقوب حسن سیٹھ کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کیا جائے ۔ توقع ہے ...

جعلی ننکانہ آچاریہ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ شری ستاد واہیجے کے جگت گورو ننکانہ آچاریہ نے اپنے وکیل کی معرفت سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع بھیجی ہے کہ اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ایک شخص امرتسر اور دیگر مقامات میں شری جگت گورو ننکانہ آچاریہ شاردا پیٹھ کے نام سے تقریریں کر رہا ۔ اصل ننکانہ آچاریہ کی نسبت گورنمنٹ اور پبلک کی نظروں میں کم ...

کرتا ہے ۔ یہ شخص ایک جعلی ... کرشن ... نامی ہے جسے ننکانہ آچاریہ کا لقب اختیار کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

ترچناپلی کے جیل سے قیدیوں کا فرار مدراس ۱۶ ارمئی ۔ اخبار ہندو کا نامہ نگار ترچناپلی رقمطراز ہے کہ ۱۳ ارمئی کو ترچناپلی کے سنٹرل جیل سے ۴۹ قیدی فرار ہو گئے۔

پنجاب کی پریس برانچ کا سپرنٹنڈنٹ خانصاحب شیخ عبدالعزیز جائنٹ سیکرٹری پبلسٹی لیبل پنجاب سول سیکرٹریٹ کی پریس برانچ کے سپرنٹنڈنٹ ہو گئے ہیں۔

کولمبو میں بارش کولمبو ۱۶ ارمئی ۔ کولمبو میں گذشتہ ہفتہ سے بارش کے چھینٹے پڑ رہے ہیں ۔ مگر ابھی تک مسلسل برسات کی بارشیں شروع نہیں ہوئیں بلکہ ... کے سوا سب جگہ درجہ حرارت ترقی پر ہے۔

حضور وائسرائے سے لیڈروں کی ملاقات شملہ ۱۸ ارمئی ۔ حضور وائسرائے نے کل صبح مسٹر گاندھی کو آج صبح لالہ لاجپت رائے کو اور کل سہ پہر پنڈت مدن موہن مالویہ کو شرف ملاقات بخشا۔

وزیریوں کی سرکوبی پشاور ۱۶ ارمئی ۔ جن وزیریوں نے ہماری چوکیوں پر حملہ کیا تھا ان کے خلاف تعزیری کارروائی شروع کر رکھی ہے ان کے کئی ایک سرغنہ گرفتار ہو چکے ہیں ۔ ایک شخص گلہ بانی چھپانے کی کوشش میں تھا ۔ گولی کا نشانہ بنایا گیا۔

لاہور چھاؤنی میں آتشزدگی لاہور ۱۸ ارمئی ۔ سہ شنبہ کی شب کو سپلائی ڈپو (بی) گودام میں آگ لگ گئی ۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ روپیہ کا کیا جاتا ہے ۔ تقریباً ایک لاکھ روپے کے سگرٹ اور چائے کے ڈبے جل کر راکھ ہو گئے۔

بمبئی میں پراسرار ڈاکوؤں کی گرفتاری (بمبئی ۱۷ ارمئی) بمبئی کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو بہت سے ڈاکہ کے مقدمات پیش ہیں جنہیں قریباً چالیس آدمیوں کے خلاف مدراس کے نواحی اضلاع میں پچاس سے زیادہ ڈاکے ڈالنے کا الزام لگایا گیا ہے ۔ بیان کیا گیا ہے کہ گروہ احاطہ مدراس سے آیا تھا ۔ اور اس کا تعلق ایک بے باک مجرم قوم سے ہے ۔ ان کی عورتیں چرائے ہوئے سونے کے زیورات کو پُراسرار طور پر ہضم کرنے کا ڈھنگ جانتی ہیں۔

مسٹر باورنگ کا "اکالی" کے خلاف مقدمہ مسٹر باورنگ سپرنٹنڈنٹ سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ پنجاب نے ایڈیٹر پبلشر اور کمیٹی گوردوارہ اخبار "اکالی" کے خلاف ۱۰ ہزار روپیہ کی ہرجانہ کی نالش کی ہے ۔ کیونکہ اخبار مذکور میں تحقیقات ننکانہ کے متعلق ان کے خلاف الزامات لگائے گئے تھے۔

بمبئی میں طوفان شملہ ۱۸ ارمئی ۔ بمبئی کے نواح میں طوفان کی وجہ سے تاروں کا سلسلہ بالکل درہم برہم ہو گیا ہے ۔ اس موقعہ پر ہر سال یہ طوفان آیا کرتا ہے ۔ لیکن چند گھنٹے سے زیادہ دیر تک نہیں رہتا ۔ امسال یہ طوفان .... دو دن ان جاری رہا ہے۔

بمبئی میں پانی کی قلت بمبئی ۱۷ ارمئی ۔ شہر میں پانی کی اتنی کمی ہے ۔ یہاں تک کہ گورنر بمبئی نے گورنمنٹ ہاؤس میں پانی کا استعمال کم کر دیا۔

قانون انکم ٹیکس کی اصلاح معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی ترمیم و اصلاح کے سوال پر غور کرنے کے لئے حکومت پنجاب عنقریب ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔

سرحدی ڈاکو کی ہلاکت پشاور ۱۶ ارمئی ۔ مشہور ... ڈاکو مسمی زیری گل گولی سے مار ڈالا گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں آتشزدگی گوجرانوالہ ۱۸ ارمئی ۔ سیالکوٹی دروازہ کے قریب ... میں آگ لگ گئی ۔ لاہور سے انجن پہنچا ۔ دس دکانیں جل گئیں ۔ ۲۰ ہزار کا نقصان ہوا ہے ۔ ایک شخص کے ۱۵ ہزار روپیہ کے نوٹ جل گئے۔

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ میں مقید لیڈر کو چھڑانے کی کوشش لنڈن ۱۳ مئی۔ آج ڈبلن میں باغیوں اور سپاہیوں کی ایک مڈبھیڑ ہوئی۔ جس میں ایک سپاہی مارا گیا۔ اور ایک زخمی ہوا۔

اسکے بعد سن فینر آرمڈ کار جلدی سے جیل خانے کے آگے جا پہنچے۔ اور سن فینر برطانی افسروں کی وردی پہنے ہوئے موٹر سے اُترے۔ اور اسناد دکھلانے پر جیل خانے کے اندر داخل کئے گئے۔ سن فینروں نے مسٹر آرتھر گرفتھ کو جو سن فینروں کا پریذیڈنٹ ہے۔ اور ۲۰ دوسرے قیدی سن فینروں کو کوٹھڑیوں سے نکالا۔ مگر وارڈروں کے ... چھوڑ جانے پر مجبور ہوگئے۔ اس کے بعد سن فینر گولیوں کی بوچھاڑ میں دو ٹرک موٹروں میں سوار ہو گئے۔ اور بچ کر نکل گئے۔

جرمنی نے اتحادی شرائط صلح منظور کرلیں لنڈن ۱۱ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ورتھ نے اتحادی شرائط کے متعلق نہایت سنجیدگی سے تقریر کرتے ہوئے اور آخر میں کہا کہ جرمنی کے لئے اتحادی خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

ڈاکٹر ورتھ نے دوران تقریر میں کہا کہ اگر ہم اتحادیوں کی مجوزہ شرائط کو مسترد کردیں۔ تو اتحادی فی الفور رہور پر قبضہ کرلینگے۔ جس سے ہماری صنعت وحرفت کا یک قلم خاتمہ ہوجائیگا۔ اور نہ صرف ہماری ہستی بلکہ آزادی خطرہ میں پڑ جائیگی۔

عقل اسی طرف رہبری کرتی ہے کہ اتحادیوں کی شرائط کو بجبر استطاعت قبول کرلیا جائے۔

پارلیمنٹ آئرلینڈ کے انتخاب لنڈن ۱۳ مئی۔ پارلیمنٹ ... کے انتخاب میں سن فینروں کی کامیابی ... میں سن فینر بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ قوم پرستوں نے اپنا کوئی قائم مقام نامزد نہیں کیا تھا۔ مصالحت پسندوں کو کوئی امید نظر نہیں آتی۔

ہندوستان کروڑوں پونڈ کا مقروض لنڈن ۱۳ مئی۔ ایک سفید کاغذ مظہر ہے کہ انگلستان میں ہندوستان کے لئے جو قرضہ لیا جارہا ہے۔ اس طرح اب تک اس کی مقدار ۲۰۰۰۸۹۶۸ پونڈ تھی۔ حالانکہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو اس قرضہ کی مقدار ۱۷۰۹۸۱۰۹۳ پونڈ تھی۔

نئی ترکی جمعیت قسطنطنیہ ۱۳ مئی۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ اتحادی آئندہ کیا فیصلہ کریں۔ لفٹننٹ جنرل ہیرنگٹن برطانی کمانڈر کے ماتحت ترکی جنڈارمری کی دو کمپنیاں اور ترکی رسالہ کا ایک دستہ ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ قسطنطنیہ اور اسمد کے درمیانی علاقہ میں لٹیروں کی سرکوبی کی جائے۔

سن فینن لنڈن میں لنڈن ۱۵ مئی۔ لنکاشائر میں سن فینن بلوے کثرت سے ظہور میں آرہے ہیں۔ لورپول۔ بیڈسی اور وولوچ میں بھی اسی قسم کی بد امنی ہورہی ہے۔ پانچ اشخاص گولی سے مار کر ہلاک کردیئے گئے۔ ایک زخمی کے جانبر ہونے کی امید منقطع ہوچکی ہے۔

ٹرکی اور جاپان قسطنطنیہ ۱۵ مئی۔ آج سلطان المعظم نے کونٹ ... ایلچی جاپان کو شرف ملاقات بخشا۔ اور اس طرح ٹرکی اور جاپان کے درمیان سیاسی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی۔

بکر سمیع بے کا استعفاء بکر سمیع بے کے استعفیٰ کی تصدیق ہوگئی ہے جنرل فیوری حکومت انگورا کے وزیر خارجہ کی جگہ عارضی طور پر کام کرینگے۔

عہدنامہ ہند و افغانستان لنڈن ۱۳ مئی۔ عہدنامہ ہند و افغانستان کے متعلق حالات امید افزا ہیں گورنمنٹ ہند کو گورنمنٹ انگلستان نے اس عہدنامہ کو انجام دینے کے لئے کامل اختیارات دیئے ہیں۔

لارڈ ولنگڈن کا مشورہ لنڈن ۱۸ مئی۔ ہندوستانی ... اور جرنلسٹ ... مقصود ... میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ولنگڈن نے کہا کہ انگریز ہندوستانیوں سے بلکہ دنیا کے دوسرے حصوں میں مشترک مقصد بنانے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

ٹیلیفون کے متعلق اہم تجربات لنڈن ۱۴ مئی۔ ٹیلیفون کے جو تجربات حال ہی میں ہوئے ہیں۔ ان سے حیرت انگیز ... کی امید کی جارہی ہے۔ ٹائمز کے ... زند ووٹ کے نامہ نگاران ٹیلیفون کے ذریعہ ... کولائنگ اسٹیشن سے ... کرکے ایک گھنٹہ ... اطمینان کے ساتھ بات چیت کرتے رہے۔ اس اثنا میں آواز نہایت صاف سنائی دیتی ... جن میں سے اول الذکر مقام انگلستان کے ساحل پر اور موخر الذکر آئرلینڈ کے ساحل پر واقع ہے۔

ایک ہفتہ میں چھ سو طلاق لنڈن۔ گذشتہ ہفتہ میں ۶۰۰ مقدمات طلاق پیش ہوئے کہ جو سب سے زیادہ ہیں۔ ۱۵ اپریل کے بعد ۱۹۲۵ میں سے ۱۲۶۱ طلاق منظور کئے گئے ہیں۔

عراق عرب کی افواج میں تخفیف لنڈن ۱۶ مئی۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ یکم مئی کو عراق عرب میں تخمیناً ۱۱۲۰۰ برطانوی افواج تھیں۔ اس میں یکم جنوری کے بعد ۵۲۰۰ کی تخفیف کی گئی ہے۔ مزید تخفیف عنقریب کی جائیگی۔

ولایت میں ہندوستانی طلباء لنڈن ۱۲ مئی۔ مسٹر مانٹیگو نے ولایت میں تعلیم حاصل کرنیوالے ہندوستانی طلباء کی خبر گیری کے لئے کمیٹی کا تقرر ... طلباء کے تمام مسائل کا امتحان کرنے اور یونیورسٹیوں میں انکو داخلے کے متعلق جو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

دنیا کا امن خطرہ میں مسٹر لائڈ جارج نے اپنی ایک تقریر میں آئرلینڈ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر آئرلینڈ کے باغیوں کے ساتھ ... انصاف سے کام ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر ... قادیان سے شائع ہوا)

اخبار الفضل قادیان دارالامان ۔ ۲۴ مئی ۱۹۳۱ء

رجسٹرڈ

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ اخبار احمدیہ

قادیان آریوں کی نظر میں

آریوں میں بیوہ کا بیاہ

سلسلہ احمدیہ ...

سالانہ جلسہ ...

مسئلہ وفات مسیح کا ...

ڈاکٹر سید محمد حسین کا ...

حدیث کا ...

اشتہارات

خبریں ۱۵-۱۶

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر ۔ غلام نبی   اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۔ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۱ء ۔ ۷ محرم ۱۳۵۰ھ

جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

۲۲ ۔ ۲۳ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مالی معاملات کے متعلق مجلس مشاورت منعقد فرمائی جس میں دونوں دن کئی کئی گھنٹے رونق افروز ہونے کے علاوہ آخری دن حضور نے قریباً دو گھنٹے تقریر فرمائی جس سے حلق کی تکلیف بڑھ گئی ۔ اور حضور کی طبیعت خراب ہو گئی احباب رمضان کے آخری عشرہ میں خاص طور پر حضور کی صحت کے لئے دعا فرماویں ۔

صاحبزادہ میاں ناصر احمد نے قریباً بیس پارے نماز تراویح میں سنائے ہیں اسکے بعد چار پارے چھوڑ کر جو ابھی دہرائے نہیں آخری پارہ سنایا

۲۰ مئی کی ... سے مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور جناب حافظ روشن علی صاحب کے علاوہ ... اصحاب معتکف ہیں

اخبار احمدیہ

جماعت حیدرآباد کا امیر

حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت حیدرآباد دکن کے قائم مقام امیر بجائے مولوی غلام اکبر خان صاحب کے جناب مولوی ابو الحمید صاحب ناظم عدالت دیوانی سرکار حیدرآباد کو مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

لاہور میں احمدی بیرسٹر

احباب سلسلہ کو اس سے پیشتر بھی اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہمارے سلسلہ کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور شیخ ... صاحب ... بیرسٹر لاہور میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ ... احباب ان کی خداداد قابلیت اور دیانت ... ... سے مخلص ...

ایک شاتم رسول کا اخراج دکن

محمد عظیم ... سے حیدرآباد کو جو کہ سلسلہ احمدیہ کا سخت دشمن اور بد زبان مخالف تھا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے کی پاداش میں اعلیٰحضرت حضور نظام دکن نے اپنی روشن خیالی سے خارج البلد کر دیا ہے ۔ جس کا اعلان ۱۳ مئی کے صحیفہ ... میں ہوا ہے ۔

جلسہ اور مباحثہ کے متعلق ضروری اعلان

ہمارے احباب اکثر ایسا کرتے ہیں کہ کسی جلسہ مباحثہ وغیرہ کے موقعہ پر مخالفین سے مناظرہ کرنے کا اقرار اور معاہدہ کر لیتے ہیں ۔ اور اس کے بعد یہاں اطلاع بھیجتے ہیں ۔ مبلغ اور مناظر بھیجے جائیں ۔ اور بعض اوقات وقفہ ایک دن بلکہ نصف دن بھی نہیں ہوتا اور ایسے وقت میں انتظام کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مخلصین کا ایک خالص خوشی کا موقعہ ٹل جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے احباب [illegible] شائع [illegible] انتظام بھی نہیں کیا گیا۔

پس تمام احباب ایسا سنہ کو دوسٹ کو ہی ایسا کہ کوئی ایسے وہ لٹریچر [illegible] متعلق کوئی معاہدہ کریں۔ ضروری ہے کہ ہم سے دریافت کر لیا کریں۔ کہ [illegible] یا نہیں۔

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

[illegible] ڈاک کا اعلان

جملہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آجکل محکمہ ڈاک نے قانون پاس کر دیا ہے۔ کہ جس لفافہ کا وزن ڈیڑھ تولہ سے زیادہ ہو اسکو بیرنگ کر دیا جائے۔ خواہ اس پر دو پیسے کے ٹکٹ چسپاں ہی کیوں نہ ہوں۔ چونکہ اکثر احباب کو اس قانون کا علم نہیں۔ اور لاعلمی کی وجہ سے بہت سے لفافے بیرنگ ہو کر آتے ہیں۔ اسلئے آئندہ احباب محتاط رہیں یا تو اس کے ٹکٹ [illegible] یا لفافہ کا وزن ڈیڑھ تولہ سے بڑھنے نہ دیا جائے [illegible] بیرنگ [illegible] جائے۔

افسر ڈاک حضرت اقدس

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی [illegible] ایک کھانا پکانے والی اور ایک [illegible] رکھنے کے لئے۔ لہٰذا جملہ لجنہ کی صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ بہت جلد دو ایسی احمدی عورتوں سے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے گھر ملازمت کرنا چاہتی ہوں اور معتبر بھی ہوں۔ پوچھ کر امور عامہ کو اطلاع دیں۔ کھانے کے علاوہ تنخواہ بھی ملیگی۔ عمر چالیس سال یا قریب اسکے ہو۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی فیروزپور میں

احباب فیروزپور کی درخواست پر اس سال جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نماز تراویح میں روزانہ قرآن سنانے کے لئے فیروزپور بھیجے گئے۔

دعا

ہمارے ایک بھائی۔ ڈبلیو۔ ایم۔ طٰہٰ جو کہ سیلون اخبار کے اول درجہ کے سرپرست ہیں۔ برنچ [illegible] اکسچینج میں کمی واقع ہو جانے کی وجہ سے ان کی تجارت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔

کے۔ ایم۔ حسن۔ طالب علم سیلونی۔ قادیان

بندہ ایک سال سے بیماری سو وہ [illegible] احباب سے [illegible] دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

خاکسار عبد اللہ احمدی گوڑال۔ ملابار

میری ہمشیرہ اور سب سے چھوٹا لڑکا محمد اعظم اور برادرم ابو احمد ہی صاحب بیمار [illegible] ناظرین ان کی صحت کے واسطے خلوص دل سے [illegible]۔

خاکسار محمد عبد اللہ احمدی [illegible] بستی [illegible] سرگودہ

احباب عاجز کی والدہ و بھائی کی صحت [illegible] کے لئے درگاہ باری تعالیٰ میں دعا فرمائیں۔

حکیم سراج الدین احمدی [illegible] کارخانہ [illegible] شاہدرہ لاہور

نماز جنازہ

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دراز تک بعارضہ سل بیمار رہ کر [illegible] اس دار فانی سے دار جاودانی رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

دار الامان میں ماہ رمضان

آؤ پیارے دوستو! دار الامان میں
ماہ صیام خوب کٹے قادیان میں
دن رات ہے تلاوت قرآں بذوق و شوق
ہے تذکرہ حدیث کا پیر و جوان میں
درس حدیث دیتے ہیں قاضی امیر حسین
ہیں باخدا بزرگ ہمارے زمان میں
کیا رونقیں ہیں مسجد اقصیٰ میں آجکل
اک نور ہے صدائے [illegible]
مینار پر اذاں کی صدائیں ہیں پانچ وقت
تکبیر ذو الجلال ہے ہر ایک کان میں
دیتے ہیں درس ظہر کو روشن علی سے مرد
اک حافظ علیم ہیں دور رواں میں
عالم ہیں باعمل تو وہ حافظ ہیں اہل [illegible]
روشن ہے ان کا نام سب ہندوستان میں
با ترجمہ [illegible] سیپارہ ایک روز
سمجھتے بیان [illegible]
[illegible] ہیں کیا معارف آیات [illegible]
گویا نزول تازہ ہے یہاں [illegible]
ہوتا ہے [illegible]
[illegible] رمضان کی شان میں
یا احمد و محمد و محمود [illegible]
تازہ ہے بہار [illegible] گلستان [illegible]
[illegible] میرزا ناصر سرور دل
ہے [illegible] بوستان میں
قرآن کا ایک پارہ وہ سنا کے [illegible]
شیرینی [illegible] کی بسی ہے جنکی زبان میں
ہوگا ابھی یہ عمر میں دس سال کے قریب
ہر وصف سے [illegible] ہے [illegible]
ناصر تمہارا حافظ و ناصر خدا
[illegible]
[illegible]
بچھڑے [illegible] سب سے جہاں میں
مدحت سرا ہیں اہل زمیں [illegible]
صلوٰۃ کہتے ہیں [illegible] آسمان میں
آجائیں جنکو شوق ہے قرآن سننے کا
یہاں فرق کچھ نہیں ہے کسی میہمان میں
تقسیم ہو رہے ہیں فیوضات مہدوی
شہرہ ہے خاص و عام میں خورد و کلاں میں
لیکن جو بے نصیب ہیں کہتے نہیں قبول
کچھ اور ہی خیال ہیں ان کے گمان میں
افسوس ہے کہ دولت اصلی کو چھوڑ کر
نقل تلاش کرتا ہے جاہل نشان میں
کہدو مخالفوں کو کہ آجائیں راہ پر
کیوں [illegible] پھرتے ہیں [illegible] میں
کرلیں تشفی آکے جو اہل شکوک ہیں
پائینگے نور وہیں نہاں و عیاں میں

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ پہلے انبیاء کی اُمتوں میں جو ایسے لوگ پیدا ہوئے جن سے خدا تعالیٰ کلام کرتا تھا وہ محدث تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نبی بھی ہوا۔ جو اُمتی ہو کر نبی تھا۔ وہ نبیوں میں جا کر ان کی صف میں کھڑا ہو گا۔ اور بعض سے اپنی شان میں بڑھ کر بھی ہو گا۔ مگر پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہی ہو گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کالج کا ایک لڑکا جو چھوٹے مدارس کا خواہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہو جائے۔ لیکن جب کالج میں آئے گا۔ بحیثیت ایک سٹوڈنٹ کے ہی ہو گا۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ آپ کی شاگردی میں ایک انسان وہ درجہ حاصل کر سکتا ہے کہ بعض دوسرے انبیاء سے بڑھ سکتا ہے۔ اس کی مثال چاندنی ہے۔ جس کے سامنے ستارے ماند ہو جاتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال سورج کی ہے کہ آپ کے سامنے چاند بھی ماند ہے۔

رسول کریم کی اُمت میں نبی

پس ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں نبی ہو سکتے ہیں۔ وہ اس زمانہ میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ ایمان دنیا سے اُٹھ جائے گا اور علماء بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔ میری اُمت یہودیوں کے قدم بقدم چلے گی۔ یہاں تک کہ اگر یہودیوں میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہو گا۔ تو ان میں بھی ایسے ہوں گے اس وقت ان کی اصلاح کے لئے مسیح نازل ہو گا۔ اس کے لئے آپ نے نزول کا لفظ رکھا۔ جو احترام اور عزت کے طور پر آتا ہے۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ وہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جو اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اور وہ اس درجہ پر فائز تھے۔ جو نبوت کا درجہ ہے۔ چنانچہ آپ نے بتایا ہے۔ کہ میں وہ مسیح موعود ہوں۔ جس کی خبر دی گئی تھی۔ اور میں ہی وہ مہدی ہوں۔ جس کے آنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ میں ہی وہ کرشن اور زردشت ہوں۔ جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔

مسیح موعود کے مختلف نام

بات دراصل یہ ہے کہ وہ سب قومیں جنہیں نبی آئے۔ ان کو بتایا گیا۔ کہ آخری زمانہ میں تم میں ایک نبی آئیگا۔ اور ہر قوم نے اس کا الگ الگ نام رکھا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے۔ جس کے مختلف قوموں اور مذہبوں نے مختلف نام رکھے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ سب قوموں میں جو زمانہ موعود نبی کے آنے کا بتایا گیا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ پھر جو آثار بتائے گئے ہیں۔ وہ بھی قریباً ملتے جلتے ہیں۔ اور یہ آثار اس زمانہ میں پورے ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ممکن نہیں کہ سینکڑوں سال کی خبریں جو پوری ہو رہی ہیں۔ اور جو خدا کے سچے اور پیارے بندوں نے دی ہیں۔ ان کے مطابق آنیوالے ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ فلاں زمانہ میں مسیح آئے گا۔ اور یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اس زمانہ میں کرشن آئے گا۔ یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا ہو کہ اسی زمانہ میں زردشت آئیگا اور یہ سب علیحدہ علیحدہ وجود ہوں۔ جو آ کر ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں۔ بات یہی ہے کہ مختلف زبانوں میں یہ مختلف نام ہیں۔ اور آدمی ایک ہی ہے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے اسلئے آپ کے بروز میں بھی سب کمال پائے جائینگے اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے رہے کہ میں ہی آؤں گا۔ گویا یہ سب کمال اس آنیوالے میں ہونگے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں۔ میں مسیح ہوں۔ میں کرشن ہوں میں زردشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے اسلئے کہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عکس تھے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جیسا انسان خود ہو۔ ویسا ہی اس کا عکس بھی ہو گا۔ اب جو انسان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہو گا۔ اس میں وہ خوبیاں ہونگی۔ جو رسول کریم میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن اگر اس میں کوئی خوبی نہ پائی جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ گویا رسول کریم میں ہی وہ خوبی نہیں۔ دیکھئے اگر کوئی شخص شیشے کے سامنے کھڑا ہو اور شیشے میں جو اس کا عکس نظر آ رہا ہو اس میں ناک نظر نہ آئے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ اس شخص کے چہرہ پر ناک نہیں ہے۔ تو ہمارا یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عکس ہیں۔ اور ان میں وہ خوبیاں بتوسط رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پائی جاتی ہیں۔ جو آپ میں ہیں۔

احمدیت میں داخل ہونیوالے کے فرض

یہ اعتقادات ہیں جن کو معلوم کرنے کے بعد بیعت کرنی چاہیئے۔ اور جب کوئی ان اعتقادات کو معلوم کر کے بیعت کرتا ہے۔ تو پھر اس کا فرض ہے۔ کہ ان ذمہ واریوں کو بھی اُٹھائے۔ جو بیعت کرنے کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ جو شخص فوج میں بھرتی ہو گا۔ اس کا فرض ہو گا کہ لڑائی کے لئے جہاں اسے جانا پڑے۔ جائے۔ اسی طرح مسیح موعود کے سلسلہ میں داخل ہونیوالے کا بھی فرض ہے۔ کہ جس طرح صحابہ کرام نے دین کے لئے اپنا مال اپنا وقت اپنا وطن اپنے رشتہ دار حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کر دی تھی۔ وہ بھی اس کے لئے تیار رہے۔ اور ایسا نمونہ بنکر دکھلائے۔ کہ دنیا دیکھے۔ اور معلوم کرے۔ کہ ان میں کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ہم میں نہیں ہے۔ پھر ایسے سلسلہ میں داخل ہونیوالوں پر ابتلا بھی آتے ہیں۔ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ تکالیف بھی پہنچتی ہیں۔ ان کو برداشت کرنا چاہیئے۔

دشمنوں کے شبہات

پھر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ دشمن اور شریر لوگ طرح طرح کے اتہام لگایا کرتے ہیں۔ اور کئی رنگ گمراہ کرنے کے اختیار کرتے ہیں۔ اگر انسان بغیر تحقیقات کے اور بغیر دشمنوں کے اتہاموں سے واقف ہونے کے داخل ہو۔ تو جب اس قسم کی باتیں سُنے گا۔ تو اسے ٹھوکر لگیگی۔ کہ یہ کیا ہو گیا۔

ہر قوم میں نبی

مثلاً ایک ناواقف آدمی جب یہ سُنے کہ حضرت مرزا صاحب نے کرشن کا دعویٰ کیا ہے۔ تو کہیگا وہ تو ہندو تھا۔ لیکن مسلمان ہو گیا۔ مگر جب اُسے یہ معلوم ہو گا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح اور قوموں میں نبی آتے رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے لوگوں میں بھی نبی آئے

کیا حضرت کرشن نبی تھے۔ اور قرآن شریف میں آیا ہے کہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نبی نہ آیا ہو۔ اس آیت پر ایمان رکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں حضرت کرشن نبی آئے تھے ... اگر حضرت مرزا صاحب نے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو یہ ٹھیک اور صحیح ہے۔ اگر یہ دعویٰ ہے۔ تو جیسے ... رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سب انبیاء کے کمال تھے۔ اسلئے آپ کے ... میں حضرت کرشن کے کمال بھی ہونے چاہئیں۔

مسیح موعود اور مہدی ایک ہی ہیں

مسلمان مسیح موعود اور مہدی کو دو علیحدہ علیحدہ وجود قرار دیتے ہیں۔ مگر دراصل یہ ایک ہی ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ... کہ تمہارا امام تم میں سے ہی ہو گا۔ بتایا ہے اور یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی نام ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

پھر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں ہیں۔ ان کے متعلق مخالفین شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اگر پوری تحقیقات حاصل کرکے انسان اس سلسلہ میں داخل نہ ہو۔ تو ٹھوکر کھانے کا خطرہ ہے۔ لیکن جب پہلے ہی پوری تحقیقات کر لے۔ تو پھر خواہ کتنے شبہات پیدا کئے جائیں۔ پھر ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ مثلاً جب کوئی شخص سورج کو دیکھ لے۔ تو پھر کسی وقت اندھیرا ہو جانے پر خواہ کوئی اسے ہزار بار کہے کہ سورج کا انکار کر دو۔ تو وہ نہیں کرے گا۔ ہاں یہ کہہ دیگا۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ اندھیرا کیوں ہے۔ اور اسکی کیا وجہ ہے۔ مگر سورج کا میں انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سورج کے ہونے کا میرے پاس کافی ثبوت ہے۔ تو کسی امر کے متعلق ایک ہوتے ہیں۔ اس کی صداقت کے ثبوت۔ اور ایک شبہات۔ شبہات سے صداقت کے ثبوت باطل نہیں ہو جایا کرتے۔ مثلاً ایک پتھر میں سے پانی نکلتا ہو۔ اور انسان اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ تو یہ نہیں کہیگا کہ پانی نہیں نکلتا۔ ہاں کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ کیونکر نکلتا ہے۔

اگر یہ ... کی وجہ سے ہے ... انکار نہیں کر سکتا۔ یا یہ کہ آگ ہے۔ ... ایک ظنی بات ہے۔ لیکن ... معلوم ہو کہ ... ماننے سے بھی آگ ظنی ہے۔ اس کے سامنے آگ نکلنے پر وہ نہیں کہیگا کہ آگ نہیں۔ کوئی مخفی چیز ہے۔ بلکہ وہ یہی سمجھے گا کہ پیچھے آگ سلگ رہی ہو گی ... اور اسکو اندر ... سے جلاتا ہے۔ اسلئے یہ ہرگز نہیں مان سکتا کہ آگ نہیں ہے۔ ہاں یہ مجھے معلوم نہیں کہ کس جگہ سے کیونکر آگ لگی ہے۔

انبیاء کی صداقت کے معیار

یہی طریق انبیاء کے پہچاننے کا ہے ان کی صداقت کے کئی ثبوت ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ صداقت کی تحقیق کرنی چاہئیے۔ کیونکہ اگر اسطرح کیا جائے۔ تو کئی ایسی باتیں ہو سکتی ہیں۔ جن کو گمراہ کرنیوالے لوگ پیش کرکے دھوکہ دے دیتے ہیں۔ لیکن جب انسان صداقت کو صداقت سمجھ کر مانے۔ تو ایسی باتوں سے ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ اول تو کوئی شبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر پیدا ہو۔ تو انسان اس کے ازالہ کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن صداقت کو نہیں چھوڑتا۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جس شخص نے سمجھ سوچ کر مانا ہو۔ اور جو آپ کی صداقت کے دلائل اور براہین سے واقف ہو۔ اس کے دل میں اگر کوئی لاکھوں شبہات صداقت رسول کریم کے متعلق ڈالنا چاہے۔ تو وہ یہی کہیگا۔ کہ مجھے ان کی وجہ معلوم نہیں۔ یا میں ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر سکتا۔ کوئی شبہ ہو۔ میرے علم کا ثبوت ہو کہ رسول کریم سچے ہیں۔ کیونکہ آپ کی صداقت کے ثبوت میرے پاس ہیں۔ اب مسلمان کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی صداقت کے ثبوت انہیں معلوم نہیں۔ وہ چونکہ باپ دادا سے سنتے آئے ہیں۔ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم سچے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس خدا کے فضل سے رسول کریم کی صداقت کے ثبوت ہیں۔ اور اگر کوئی

... اگر ... کسی بات کو دیکھا جائے۔ تو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے متعلق ایسی شبہ نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ ہم نے آپ کو اس طرح مانا ہے۔ جس طرح سورج کو مانتے ہیں۔ پس اول تو خدا کے فضل سے ہم ایک امر بھی ایسا ... لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کسی امر کی ... تو اس سے رسول کریم کی صداقت کا انکار نہیں کیا جائیگا۔ کیونکہ ہم نے آپ کو یونہی نہیں مانا۔ بلکہ آپ کی صداقت کے دلائل کو دیکھ کر مانا ہے۔ اور پورا پورا یقین ہے کہ وہی دلائل ہیں۔ جو سچے نبی کے لئے ضروری ہیں۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل

اسی طرح ہم حضرت مرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ آپ کی صداقت کے لئے نئے دلائل کی ضرورت نہیں بلکہ ان کے لئے بھی وہی دلائل ہیں۔ جو رسول کریم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء کے لئے تھے۔ اب اگر کوئی ان دلائل کے ہوتے ہوئے آپ کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ تو اس طرح پہلے انبیاء بھی ... ان دلائل کی وجہ سے ... ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب کو بھی ... جب کوئی شخص ان دلائل کو معلوم کرے ... واقف ہو کر آپ کو مانیگا۔ تو پھر اس کے دل میں کوئی شبہ نہیں پڑ سکیگا۔

رسول کریم کو ابوبکر نے کیونکر مانا

دیکھئے حضرت ابوبکر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس دلیل سے مانا تھا۔ اور پھر کبھی ان کے دل میں آپ کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں پیدا ہوا۔ اور وہ ایک دلیل یہی تھی۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن سے دیکھا تھا۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی شرارت نہیں کی۔ کبھی گندی اور ناپاک بات آپ کے منہ سے نہیں نکلی۔ پس یہ وہ جانتے تھے۔ اس سے زیادہ یہ وہ کسی شریعت کے جاننے والے تھے۔ کہ اس کے بتائے ہوئے معیار سے ...

سلسلہ احمدیہ میں داخلہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی ایک تقریر

۲ مئی بعد نماز مغرب ایک صاحب جو ناگڑھ (کاٹھیاواڑ) سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ چونکہ ان کو دارالامان آئے ہوئے دو تین ہی دن ہوئے تھے اور ایک ایسے علاقہ سے آئے تھے۔ جہاں احمدیت کے متعلق واقفیت رکھنے والے بہت کم لوگ ہیں اسلئے حضور نے بیعت لینے سے قبل انہیں مخاطب کرکے ایک تقریر فرمائی۔ جو اندھیرے میں جس قدر ضبط کی جا سکی۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ احباب اس سے جہاں خود فائدہ اٹھائیں۔ وہاں غیر احمدیوں میں بھی اس کی اشاعت کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں کس طرح اور کن لوگوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

بیعت کا معاملہ چونکہ ایک اہم معاملہ ہے۔ اسلئے قبل اسکے کہ آپ بیعت کریں۔ میں چند باتیں آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

سمجھ کر بیعت نہ کرنے کا نقصان

اگر آپ اسوقت پوری تحقیق کرکے سلسلہ میں داخل نہ ہوئے۔ اور اچھی طرح سمجھ کر بیعت نہ کی۔ تو ممکن ہے۔ جب آپ مخالفین کی باتیں سنیں۔ تو اپنے اقرار پر قائم نہ رہ سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کے دل پر ایک زنگ لگ جائیگا۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے۔ تو اسلئے کہ آپ نے جلد بازی سے کام لیا۔ اور پوری تحقیق کئے بغیر اسکو اختیار کر لیا۔ اور اگر سچا ہے۔ تو اسلئے کہ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور ہو گئے۔

احمدیت میں داخل کرنے کی غرض

ہمارا یہ طریق نہیں ہے کہ لوگوں کو یونہی سلسلہ میں داخل کر لیں۔ بلکہ ہماری غرض لوگوں میں تقوےٰ طہارت پیدا کرنا اور انہیں برائیوں اور فواحش سے بچا کر اسلام پر قائم کرنا ہے۔ اسلئے ہم ہر ایک کو یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ پہلے تحقیقات کرے۔ اور اچھی طرح سمجھ لے۔ پھر احمدیت کو قبول کرے۔ اس میں جلد بازی نہ کرے۔ کیونکہ اگر وہ جلد بازی سے قبول کرتا ہے۔ اور پھر ٹھوکر کھا کر سلسلہ سے علیحدہ ہوتا ہے تو ایک ایسا آدمی ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا۔ جس کے آنے کی پہلے تو توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن اب اس کا آنا اگر محال نہیں۔ تو پہلے کی نسبت بہت زیادہ مشکل ضرور ہو گیا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ درخت پر جب کچا پھل لگا ہو۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ پکیگا۔ اور پک کر ہاتھ میں آئے گا۔ لیکن اگر پہلے ہی توڑ لیا جائے۔ تو پھر وہ نہیں پک سکیگا۔

ساری دنیا ہمارے لئے باغ ہے

چونکہ ہم ساری دنیا کو سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے باغ ہے اسلئے ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی پھل کچا توڑیں۔ ہم چور کی طرح نہیں کہ جو کچھ ملے کچا ہی سہی۔ کیونکہ خدا نے دنیا کو ہمارے لئے ہی بنایا ہے۔ اگر آج نہیں تو کل۔ کل نہیں تو پرسوں۔ یا سال۔ دو سال یا دس بیس سال حتیٰ کہ ہزار دو ہزار سال تک آخر دنیا کو اسی سلسلہ میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور اسی کے قدموں میں گرنا ہوگا جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی کچا پھل توڑ لیں اس لئے ہر ایک اس شخص کو جو سلسلہ میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ خوب سمجھ سوچ لے۔ ہاں جب اسے سمجھ آ جائے۔ تو پھر یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ ایک منٹ کی بھی دیر لگائے۔ کیونکہ کیا معلوم کب جان نکل جائے۔

یہ پہلی نصیحت ہے۔ جو میں آپ کو کرنا چاہتا ہوں اسکے بعد میں خلاصۃً سلسلہ کی تعلیم سناتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ آیا یہی باتیں آپ نے سمجھی ہیں یا نہیں یا کچھ کمی ہے۔ اور آپ کو مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

رسول کریم آخری نبی ہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ کیا بلحاظ اسکے کہ آپ کی لائی ہوئی کتاب (قرآن کریم) کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ اور کیا بلحاظ اس کے آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں۔ لیکن اسی سے ہم ایک اور نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو چیز ہمیشہ رکھنے کے لئے ہوتی ہے۔ اسمیں اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے۔ تو اس کی فوراً اصلاح کی جاتی ہے۔ مثلاً وہ کپڑا جو کئی سال پہننا ہو۔ اسمیں اگر سوراخ ہو جائے۔ تو فوراً رفو کرا یا جاتا ہے۔ لیکن جو کپڑا اتار کر کسی کو دے دینا ہو۔ اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ پس چونکہ یہ شریعت آخری شریعت ہے۔ اسلئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جب اسمیں کوئی رخنہ پڑے۔ فوراً خدا تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ اس شریعت نے قیامت تک چلنا ہے۔ اگر بدل جانا ہوتا۔ تو پھر ایسی ضرورت نہ تھی۔ لیکن چونکہ یہ دین۔ یہ کتاب ... کے لئے ہے۔ اس لئے ... پیدا ہو جائیں ان کا دور کرنا ضروری ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ ایسے وقت کہ جب دین میں فتنہ پیدا ہو۔ ایسے لوگ ہوتے رہینگے۔ جو اس کی اصلاح کرینگے۔

رسول کریم کے غلام کی شان

اس کے ساتھ ہی ہم یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درجہ عظمت اور عرفان میں سب انبیاء سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کے شاگردوں اور غلاموں میں سے جو لوگ دین کی اصلاح کے لئے کھڑے ہونگے۔ وہ پہلے انبیاء کی امتوں میں سے کھڑے ہونیوالوں سے بڑھ کر ہونگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ خدا ان سے کلام کرتا تھا۔ اس امت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے انبیاء کے ذریعے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات گذشتہ تمام انبیاء کے کمالات سے بڑھکر ہیں۔ تو اسی وجہ سے

اور خدا کا اظہار کر رہا ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ برگزیدہ خدا جو قادیان میں پیدا ہوا۔ اور جس کی اطاعت اور فرمانبرداری ہم دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس نے اپنے حلقہ اطاعت میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے جو شرائط رکھی ہیں۔ انہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ :-

"یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے"

پھر جب کہ ہر ایک شخص ان الفاظ پر کاربند ہونا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہے۔ اور ان سے انحراف موجب خسران جانتا ہے پس ہم نہ کسی کو کوئی ناجائز تکلیف دینا پسند کرتے ہیں اور نہ کسی کو ہم سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم یہاں سے آریوں کی کوشش ہوئی ہے۔ کہ اس کا طرز عمل اس عہد کے مطابق ہے جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو قبول کرتے وقت

"ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

اس عہد کی پابندی جو ہر ایک احمدی کے لازمی ہے ضمانت ہے اس امر کی کہ احمدی کسی کے خوف اور ڈر کا باعث نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی کسی خوش آمدی یا سچائی کے اصول کو مد نظر رکھ کر ڈرتا اور خوف کھاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے لئے بیہودہ اور بے سروپا شور مچانا کچھ مفید نہ ہوگا۔ بلکہ اپنے طرز عمل کی اصلاح مفید ہوگی۔ کیا آریہ گزٹ اپنے بھائیوں کو یہ شور مچانے کے لئے کہتا ہے

آریہ گزٹ نے احمدیت کی جو ترقی قادیان کی روز افزوں شہرت اور ترقی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ مخالفین احمدیت کا جب حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا۔ اس وقت سے جبکہ وہ تیس سال گذرنے میں مقابلہ کر رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ یہ خدا کی خاص نصرت اور تائید کا ثبوت نہیں ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب کو حاصل ہوئی۔

ہمیں خیال ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آریہ گزٹ کے مذکورہ بالا جن مخالفین احمدیت کی نظر سے گذرے ہونگے ان کے لئے سخت رنج کا باعث ہوئے ہونگے۔ اور خاصکر غیر احمدی اور غیر مبائع کو ان سے سخت دکھ پہنچا ہوگا۔ مگر خدا کی شان ہے کہ ایک طرف تو وہ دن بدن مرکز احمدیت کو ترقی بخش رہا ہے۔ اور دوسری طرف مخالفین سے اس بے نظیر ترقی کا اعتراف کرا رہا ہے۔ لیکن ابھی کیا۔ قادیان کو حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے ماتحت وہ ترقی اور عروج حاصل ہوگا۔ کہ دنیا حیران رہ جائیگی۔ سمجھدار اور حقیقت شناس اصحاب کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اعتراف کریں اور اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سامان مہیا کریں۔

آریوں میں بیوہ کا بیاہ

۵ مئی کے آریہ گزٹ میں "ضلع مظفر نگر میں بدھوا وواہ" کے عنوان سے سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا ضلع مظفر نگر مقام کیرانہ کی ایک مراسلت شائع ہوئی ہے۔ جس میں اگروال قوم کی ایک بیوہ لڑکی کے نکاح ثانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"ضلع مظفر نگر میں بدھوا وواہ (بیوہ کی شادی) کا رواج عام ہوتا جاتا ہے۔ کئی بیوہ گوڑ براہمنوں اور ویش اگروالوں میں کرائے جا چکے ہیں۔ اور یہ نہایت مسرت ہے کہ ان بیاہوں کی کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اس ضلع میں نہیں۔ بلکہ برادری کے خاص و عام لوگ بڑی خوشی سے شریک ہوتے ہیں"

چونکہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے بدھوا وواہ (بیوہ کا نکاح ثانی) کی سخت مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "وہ سب دو جوں میں برہمن کشتری ویش ایک سے زیادہ بیاہ کبھی نہ ہونے چاہئیں" (ستیارتھ پرکاش ص ۱۳۰)

اور اس کی بجائے نیوگ کا ارشاد فرماتے ہوئے لکھا کہ "اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں" (ص ۱۳۰)

اسلئے جب آریہ صاحبان کے اس طرز عمل کو ان کے مذہب کے خلاف بتایا جاتا ہے۔ تو وہ مجبور ہو کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ بیوہ کے نکاح کا رواج ادنیٰ اقوام میں رائج ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں پروفیسر رام دیو صاحب کے سامنے جب اس مسئلہ کو پیش کر کے دکھایا گیا کہ آریہ سماج اپنے عقائد سے پھسل رہی ہے تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا کہ :-

"آریہ گزٹ نے اگر یہ کہدیا کہ گرے ہوئے لوگ ودھوا وواہ کر سکتے ہیں۔ تو اس سے آریہ سماج کے کسی عقیدہ کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی"

اگرچہ پنڈت دیانند صاحب نے گرے ہوئے لوگوں کی استثنا نہیں کیا۔ بلکہ سب کو رد کیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے لیکن آریہ گزٹ کا تازہ اقتباس جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ بتا رہا ہے کہ "گرے ہوئے لوگ" نہیں بلکہ اعلیٰ قوم کے لوگ بھی بیوہ عورتوں کی شادیاں کرتے ہیں۔ اور بڑی خوشی سے انہیں شادیاں سمجھتے ہیں۔

کیا پروفیسر صاحب اب بھی تسلیم نہ کرینگے کہ آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کے اس ارشاد کی کہ بیوہ بیاہ نہیں ہونا چاہیئے۔ خلاف ورزی کر کے اپنے ایک عقیدہ کی کمزوری ثابت کر رہے ہیں۔

مسٹر گاندھی اور خلافت

حال میں مسٹر گاندھی نے ڈاکٹر اسکاٹ بنگ سے درخواست کی کہ جو ملاقات ان کی ہوئی۔ اس کے متعلق کچھ شائع نہ کیا جائے اور یہ کہ اگر کچھ لکھنا ہی ہو۔ اگرچہ خود مسٹر گاندھی نے باوجود دریافت کرنے کے انہیں بتایا کہ کیا گفتگو ہوئی اور کوئی امید پر گفتگو لائے گئے لیکن انگلستان کے ایک اخبار میں جو مخصوص حالات شائع کرائے ہیں ان میں اسباب کا کوئی ذکر نہیں کہ مسٹر گاندھی نے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی کچھ کہا ہو۔ امیدوار لوگ جو خلافت کے حامی اور قیام چاہتے ہیں مسٹر گاندھی پر سارا دارومدار رکھتے ہیں۔ ہلچل سی پیدا ہو گئی ہے اور وہ حال پر کہہ رہے ہیں کہ مہاتما گاندھی جیسے عظیم الشان ... سے یہ کیسے توقع ہو سکتی ہے جو خلافت کے

[illegible]

آریہ گزٹ کا خیال ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے "ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی" لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ حضرت مرزا صاحب کوئی نیا مذہب نہیں لائے۔ بلکہ آپ نے اصل اسلام کو جسے مسلمان کہلانیوالے بھلا چکے تھے۔ پیش کیا ہے۔ اور تمام عمر اس اسلام کی خدمت میں گذار دی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے چنانچہ اس کا ثبوت آپ کی تحریروں اور تقریروں سے نہایت وضاحت کے ساتھ مل سکتا ہے۔ اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیہ لٹریچر سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے۔ اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اسی اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنا جماعت احمدیہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔

"آریہ گزٹ" نے مخالفین کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب کے کامیاب ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "آخر آپ قادیان میں اپنی گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے" اگر یہاں "گدی" کا لفظ نادانستہ استعمال ہو گیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب باوجود مخالفین کی دراندازیوں کے ایک جماعت بنانے اور قادیان کو اس جماعت کا مرکز قرار دینے میں کامیاب ہو گئے تو خیر۔ لیکن اگر جان بوجھ کر حضرت مرزا صاحب کے سلسلہ کو اس قسم کی گدیوں سے مشابہت دی گئی ہے۔ جو آجکل کے پیروں نے بنا رکھی ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ اور آریہ گزٹ کی ناواقفیت کا ثبوت۔ اور باتوں کو چھوڑ کر ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا آریہ گزٹ نہ صرف پنجاب۔ اور ہندوستان میں بلکہ تمام صفحہ دنیا میں کسی ایسی "گدی" کا پتہ بتا سکتا ہے جسمیں [illegible] جیسا کہ جماعت احمدیہ میں خود اس نے تسلیم کیا ہے اور دنیا کی کوئی گدی" وہ کام کر رہی ہو۔ جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کوئی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی اور اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی پس اس صورت میں جماعت احمدیہ کو "گدی" کہنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ آریہ گزٹ کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کوئی گدی قائم نہیں کی۔ بلکہ ایسا سلسلہ اور ایسی جماعت قائم کی ہے۔ جو نہ صرف گدیوں کو بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کو نیچا دکھا رہی ہے۔ اور ان کی بجائے حقیقی اسلام کو قائم کر رہی ہے۔ اور اپنا مال و جان اسلام کی اشاعت میں لگا رہی ہے۔ اور دن بدن جس قدر کامیابی اور کامرانی اسے حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اعتراف آریہ گزٹ نے بھی کیا ہے۔ اب یا تو وہ کسی گدی کے ایسے کارنامے ثابت کرے یا سلسلہ احمدیہ کو گدی کہہ کر اپنے ہی الفاظ کی تردید نہ کرے۔

ایک اور بات آریہ گزٹ نے یہ لکھی ہے۔ کہ احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "یہ ہماری ریاست ہے۔ اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے" اگرچہ اس کے متعلق یہ لکھ کر کہ "یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو" خود اس نے اس کو مشتبہ بنا دیا ہے لیکن اس بارے میں ہم اسقدر اصلاح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہوں یا نہ سنائی دیتے ہوں۔ وہ "حقیقت" جو آریہ گزٹ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ "اپنے افسر، پوزیشن، اپنی ملکیت، اپنا رسوخ ہوتے ہوئے خواہ مخواہ ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے" وہی ہر ایک آریہ کے کان میں ضرور پھونکتی ہوگی کہ خبردار یہ احمدیوں کی ریاست ہے اور کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس میں دخل اندازی کرے۔

آخری بات جس کے متعلق ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ آریہ گزٹ کا قادیان کی مردم شماری کے اعداد کے متعلق یہ لکھنا ہے کہ "ایسے شمار کردہ اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھدار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور کسمپرسی کی حالت میں ہیں" لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ اگر کسی قوم یا فرقہ کی دوسروں کے مقابلہ میں تعداد کی کمی سے یہ ایک سمجھدار یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ کم تعداد لوگ کتنی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ تو کیا آریہ گزٹ اس سوال کو وسعت دیکر بتا سکتا ہے کہ "آریہ ورت" میں بیچارے مسلمان کیسی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہیں۔ جہاں ان کے مقابلہ میں ہندوؤں کی تعداد تین گنا کے قریب ہے۔ اور پھر اس وقت ان کی کیا حالت ہوگی۔ جب ہندوستان کو "سوراجیہ" حاصل ہو جائیگا۔ اگر ایک چھوٹے سے قصبے میں آبادی کے تناسب کو پیش کر کے شور مچایا جا سکتا ہے۔ اور ہندوؤں کے جذبات کو غلط طور پر بھڑکایا جا سکتا ہے۔ تو کیا اسی اصل کی بنا پر اگر ہندوؤں کے مطالبہ "سوراجیہ" سے علیحدہ رہنے کے لئے مسلمان آواز اٹھائیں۔ تو آریہ گزٹ کو ناگوار تو نہیں گذریگا۔ اور وہ اسے جائز اور ضروری قرار دیگا۔

دراصل بات یہ ہے کہ اسوقت تک ہندوؤں کا اپنی کثرت کی وجہ سے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک رہا ہے یا اب بھی باوجود ہندو مسلم اتحاد کے راگ گانے کے ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں بھی مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ وہاں مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہونگے۔ جیسا کہ ہندو اس جگہ کے مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جہاں مسلمان کم تعداد میں ہیں۔ اور اسی وجہ سے آریہ گزٹ نے ہندوؤں کی بے کسی اور بے بسی کا [illegible]

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے اس جماعت کے متعلق اپنا جو طرز عمل رکھا ہے۔ اور اب بھی جسپر وہ کاربند ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہماری طرف سے ہمیشہ درگذر اور حسن سلوک سے ہی کام لیا گیا ہے۔ کوئی موقع جسے انہوں نے ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے لئے موزوں سمجھا ہے۔ کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور ہمارے خلاف زور آزمائی کرنے میں کبھی کمی نہیں کی۔ گذشتہ ایام میں ہی غیر احمدیوں نے ہمارے خلاف [illegible] اور جسمیں [illegible] ہندوؤں نے ہر طرح کی امداد کی اور پورا حصہ لیا۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا سلوک دیکھئے کہ اب بھی ہمارے حکیم اور ڈاکٹر ان کا علاج کرتے اور ہمارے شفاخانوں سے وہ دوائیں لیتے ہیں۔ اور تمام وہ فوائد اٹھاتے ہیں۔ جن کی ان لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی کوئی ملکیت نہیں رکھتی۔

آریہ گزٹ اگر قادیان کے ہندوؤں کے اس طرز عمل کے نتیجہ میں جو ان کا ہمارے ساتھ ہے۔ خود بخود گھبرا

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۳۰ مئی ۱۹۲۱ء

قادیان آریوں کی نظر میں

چند ہی دن ہوئے۔ ہم نے ایک آریہ اخبار "پرکاش" کے وہ الفاظ شائع کئے تھے۔ جو اس نے زمانہ مردم شماری کے شمار و اعداد کو مد نظر رکھ کر قادیان کے متعلق لکھے تھے اور مختصراً بتایا تھا کہ اب جس گاؤں کو "احمدیوں کی بستی" کہنے کے لئے مخالف سے مخالف مجبور ہو رہے ہیں۔ وہ وہی بستی ہے۔ جس میں ایک وقت بانی احمدیت اور احمدیوں کا رہنا محال تھا۔ مخالفین طرح طرح کے دکھ پہنچاتے اور ہر ممکن طریق سے ستاتے تھے۔ کہ ہم اس پودے کو اکھیڑ کر پھینک (دیں)۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ چند ہی سال کے اندر اندر احمدی انہیں یا آریہ لوگ "احمدیوں کی بستی" کہنے لگ گئے ہیں۔

یہ تغیر اور یہ انقلاب کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ مخالفین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اور علی الاعلان وہ باتیں کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جن کے کہنے کے لئے ان کے دل تیار نہیں ہیں۔

"پرکاش" کے بعد "آریہ گزٹ" نے جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا آرگن ہے۔ ۱۹ مئی کے پرچہ میں "کیا قادیان کا علاقہ چھوڑ دیا جائے؟" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ جس کی اصل غرض تو آریہ سکول کی جو قادیان میں ہے ابتر حالت کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ حاصل کرنا ہے۔ لیکن اپیل کو موثر بنانے اور آریوں کو جوش دلانے کے لئے جو "قادیان" کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ:

"قادیان گورداسپور میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کے برابر اور جس سے بڑے اور بہت سے قصبے موجود ہیں۔ مگر باہر انہیں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن قادیان ایک قسم کا قصبہ ہے۔ جو کہ نہ صرف اپنے علاقہ میں نہ صرف پنجاب میں نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی مشہور ہو چکا ہے۔ اور اس کی اہمیت و فضیلت بہت سے پُرشان اور بارونق شہروں اور دارالخلافوں سے بھی بڑھ چکی ہے اس کی ایک وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سو برس ہوا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ہتھکنڈوں سے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ اس کے لئے دکھ بھی ہم مذہبوں کے طعنے برداشت کئے۔ اور آخر آپ قادیان میں اپنی ایک گدی قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان جسے آج سے پچاس سال پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب مذہبی لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

قادیان میں احمدیوں کا کام

قادیان میں احمدی گدی کو مضبوطی سے قائم رکھنے کے لئے جو سامان تیار کئے گئے ہیں۔ وہ بھی بڑے زبردست ہیں۔ چنانچہ اس وقت حسب ذیل انسٹیٹیوشن احمدی جماعت کی طرف سے چل رہے ہیں:-

(۱) ایک ہائی سکول جس میں قریباً پانصد طلباء تعلیم پا رہے ہیں اور سوا دو سو بورڈر ہیں۔
(۲) ایک عربی کا کالج۔
(۳) دینیات کا ایک سکول جس میں مذہبی پرچارک تیار کئے جاتے ہیں۔
(۴) ایک گرلز پاٹھ شالہ جس میں کافی تعداد لڑکیوں کی پڑھتی ہے۔
(۵) ایک ہسپتال جس میں ہزارہا مریض ہر سال آتے ہیں۔
(۶) کئی پرائمری سکول جو قادیان کے گردونواح میں جاری کئے گئے ہیں۔
(۷) پانچ اخبارات شائع ہوتے ہیں جن میں سے (۱) الفضل احمدی گدی کا حامی اور سرکاری گزٹ ہے (۲) نور سکھوں اور عیسائیوں کے خلاف مضامین نکالتا رہتا ہے (۳) الفاروق آریوں اور ہندوؤں کے خلاف لکھتا ہے (۴) الحکم بھی آریوں کے خلاف لکھتا ہے۔
(۸) احمدیوں کو دنیوی فائدہ بہم پہنچانے کے لئے ایک کوآپریٹو سٹور کھلا ہوا ہے۔ جہاں سے ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اور احمدیوں کو حکم ہے کہ وہ کوئی چیز کسی غیر احمدی سے نہ خریدیں۔
(۹) احمدیوں کی اپنی کورٹ ہے۔ اور احمدیوں کا کوئی مقدمہ سرکاری عدالت میں نہیں جانے پاتا۔

ان مذکورہ بالا امور کے علاوہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیان میں کل زمین کے مالک احمدی گدی کے نشین ہیں۔ اور کسی غیر احمدی کی کوئی زمین نہیں۔ ان حالات کے ماتحت احمدی قادیان میں رہتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ یہ ہماری ریاست ہے اور کسی غیر احمدی کا حق نہیں۔ کہ وہ ہماری سلطنت میں دخل اندازی کرے۔ یہ بات صداقت پر مبنی ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ان کے انسٹیٹیوشن۔ ان کی ملکیت اور شمار نے مل کر ان کے خیال کو ایک سلطنت کی صورت پیدا ہو جانی ہے۔ یہ امر بھی ظاہر ہے۔ کہ قادیان میں سب سے زیادہ آبادی احمدیوں کی ہی ہے۔ چنانچہ مردم شماری کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں ۲۰۴۳ احمدی۔ ۱۱۰۰ مسلمان۔ ۱۱۷۰ ہندو ۲۷۵ سکھ۔ اور باقی دوسرے بھنگی وغیرہ ہیں۔ ان شمار و اعداد کی موجودگی میں ہر ایک سمجھدار انسان نتیجہ نکال سکتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں ہندو کتنی بے بسی اور بے کسی کی حالت میں ہیں۔ جبکہ ہندوؤں کی نہ صرف تعداد ہی تھوڑی ہے۔ بلکہ ملکیت بھی کوئی نہیں۔ ہندو عموماً غریب ہیں۔ اور ساتھ ہی غیر تعلیم یافتہ اور بے روزگار بھی ہیں۔"

مذکورہ بالا سطور میں جو کچھ "آریہ گزٹ" نے [illegible] بالکل [illegible] ہیں۔ [illegible]

کیا کبھی تم نے کسی قانون کے پیرو دیکھے۔ بلکہ مشرک تھے انہیں کچھ معلوم نہ تھا کہ خدا کا رسول کیا ہوتا ہے۔ اور اس کی صداقت کے کیا دلائل ہوتے ہیں۔ وہ صرف یہ جانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کبھی نہیں بولا۔ وہ ایک سفر پر گئے ہوئے تھے جب واپس آئے۔ تو راستہ میں کسی نے انہیں کہا کہ تمہارا دوست (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انہوں نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کہتا ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ انہوں نے کہا پھر وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کچھ کہتا ہے۔ سچ کہتا ہے۔ کیونکہ جب اس نے کبھی بندوں پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو خدا پر کیونکر جھوٹ بول سکتا ہے۔ جب اس نے انسانوں سے کبھی ذرا بھر دغا نہیں کی۔ تو آپ ان سے اتنی بڑی بے دینی کس طرح کر سکتا تھا۔ کہ ان کی روحوں کو تباہ کرے۔

صرف یہ دلیل تھی۔ جس کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مانا۔ اور اسی کو خدا تعالے نے بھی لیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ میں ایک عمر ... اس میں میں نے تم سے کبھی غداری کی ... اب خدا سے کیوں غداری کرنے لگا

یہی وہ دلیل تھی۔ جو حضرت ابو بکرؓ نے لی اور کہدیا۔ کہ اگر وہ کہتا ہے۔ کہ خدا کا رسول ہوں تو سچا ہے۔ اور میں مانتا ہوں۔ اس کے بعد نہ کبھی ان کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا۔ اور نہ ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش آئی۔ ان پر بڑے بڑے ابتلا آئے۔ انہیں جلا دیں اور وطن چھوڑنا اور اپنے عزیزوں کو قتل کرنا پڑا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں کبھی شبہ نہ ہوا۔

ایک اور صحابی کا ذکر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی سے لین دین کا معاملہ تھا۔ اس کے متعلق رسول کریم نے جو کچھ فرمایا۔ اسے سنکر صحابی نے کہا۔ یا رسول اللہ یہی درست ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے کہا۔ یہ معاملہ تو میرے اور اس کے درمیان ہے تم کو کس طرح معلوم ہے۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہ درست ہے۔ صحابی نے کہا یا رسول اللہ جب آپ خدا کے متعلق باتیں بتاتے ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ سچی ہیں۔ تو اب جبکہ آپ ایک بندہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ جھوٹ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں۔ درست ہے۔ یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے متعلق فرمایا۔ اس کا ایسا ہی حال ہے۔ کہ جہاں دو آدمیوں کی شہادت کی ضرورت ہو۔ وہاں اس اکیلے کی ہی کافی سمجھی جائے۔

ان لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کیوں اس طرح گڑ گئی تھی۔ اور کیوں انہیں کبھی ذرا بھی کوئی شک وشبہ نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ انہیں رسول کریمؐ کی صداقت کے دلائل معلوم ہو گئے تھے۔

یہ تھے حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ اور چند موٹی موٹی باتیں بتائی ہیں۔ اب آپ کی صداقت کے متعلق بیان کرتا ہوں۔

حضرت صاحب کی صداقت کی پہلی دلیل

فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون کے ... کو ہی رکھیں۔ اس زمانہ میں ... گاؤں میں ہندو اور غیر احمدی رہتے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب سے ملتے اور آپ سے تعلق رکھتے تھے۔ انکو مخاطب کر کے آپ لکھتے ہیں۔ کہ بتاؤ میں نے کبھی کسی سے فریب۔ دھوکہ۔ دغابازی کی۔ کسی کا مال ناجائز طریق سے لیا۔ کسی پر کوئی ظلم اور سختی کی۔ کبھی جھوٹ بولا۔ اگر نہیں۔ تو پھر میں خدا پر کس طرح جھوٹ بولنے لگ گیا۔

پھر ایسے بھی لوگ موجود تھے۔ جو آپ کے دشمن تھے۔ آپ سے عداوت رکھتے تھے۔ اور آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ مگر کوئی سامنے کھڑا نہ ہو سکا۔ اور محمد حسین بٹالوی جس نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اس نے بھی اقرار کیا۔ کہ پہلی زندگی اچھی تھی۔ اس سے ہر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب پہلی زندگی اعلیٰ درجہ کی اور پاک تھی۔ تو دعویٰ کے بعد کیا ہو گیا۔ وہ زندگی کیوں ایسی نہ رہی۔

پھر خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک یہ معیار بیان فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین کہ اگر یہ ہم پر جھوٹ بولتا۔ تو ہم اسے تباہ کر دیتے۔ اور یہ بات عقلاً بھی درست ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ بولنے والے کو تباہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر افترا کرنیوالا بچ رہے تو کوئی پہچان ہی نہ رہے۔ کہ فلاں خدا کی طرف سے نبی ہے دیکھو اگر کوئی شخص دنیاوی گورنمنٹ کا افسر ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ تو گورنمنٹ اسے گرفتار کر لیتی ہے پھر جو شخص نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اسے خدا تعالیٰ کیوں نہ پکڑے۔ قرآن کریم نے اس دلیل کو رسول کریمؐ کے متعلق پیش کیا ہے۔ اور یہ صرف آپ ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ عام ہے۔ لیکن اگر اسکو صرف رسول کریمؐ کے لئے قرار دیا جائے۔ تو یہ دلیل ہی نہیں رہتی۔ کیونکہ اگر پہلے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اس دلیل کے ماتحت ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ تو رسول کریمؐ کے وقت بھی اسکو پیش کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اگر پہلے ہلاک نہیں ہوئے۔ تو پھر اس کا پیش کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ یہ ایسی دلیل ہے۔ کہ ہر زمانہ میں اپنا اثر دکھاتی رہی ہے۔ اسلئے رسول کریمؐ کے وقت بھی پیش کی گئی۔ اور اب حضرت مرزا صاحب کے وقت بھی پیش کی جا سکتی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو دعویٰ کے بعد کتنی زندگی عطا ہوئی۔ اتنی اگر جھوٹے نبی کو بھی مل سکتی ہے۔ تو پھر یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل نہیں رہ جاتی۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے الہامات شائع کرنے سے لیکر قریباً تیس سال زندگی حاصل ہوئی۔ جو کہ رسول کریمؐ کی دعویٰ نبوت کے بعد کی زندگی سے زیادہ ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے تیس برس کے الہام اب بنائے گئے ہیں۔ مگر آپ کی اسوقت کی کتابیں گورنمنٹ کے ہاں موجود ہیں اور ان میں الہامات درج ہیں

دوسری دلیل پھر آپ کو جو الہام ہوئے وہ نہایت عظیم الشان ہیں اور بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ کو الہام ہوا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس وقت آپ ایک معمولی حیثیت میں تھے۔ پھر آپ کو بتایا گیا۔ کہ تیرے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ پھر آپ کو کہا گیا۔ کہ تیرے پاس لوگ دور دور سے آئینگے یأتون من کل فج عمیق۔ اب دیکھ لو کتنی دور دور سے آتے ہیں۔ یہاں دنیاوی لحاظ سے کوئی قابل کشش چیز نہیں ہے۔ کہ جسے دیکھنے کے لئے کوئی آئے۔ مولوی کہتے ہیں کہ جو اسے مانے گا اسلام سے خارج ہو جائیگا اور لوگوں کو روکتے ہیں اور بڑا زور لگاتے ہیں۔ باوجود اس کے حضرت مرزا صاحب کا الہام لوگوں کو کھینچ کھینچ کر یہاں لا رہا ہے۔ کوئی کچھ۔ یہاں لوگ بیعت کے طور پر آ جاتے ہیں۔ مگر انہیں یہ بھی تو خطرہ ہوتا ہے کہ ایمان جاتا رہیگا۔ کیونکہ ان کے علماء نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ جو شخص احمدیوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کو اچھا سمجھتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے لوگ آتے اور آ رہے ہیں جو ثبوت ہے اس بات کا کہ یأتون من کل فج عمیق خدا کی طرف سے الہام ہے جو پورا ہو رہا ہے۔

تیسری دلیل ایک اور ثبوت انبیاء کی صداقت کا خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہماری ذمہ واری ہے کہ ہم رسولوں کو ان کے مخالفین پر غالب کرتے ہیں اور یہ ایسی سنت ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتی۔

اس ثبوت کی رو سے بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہے۔ کیونکہ ساری دنیا آپ کے مقابلہ پر آئی۔ اور آپکی باتوں کو رد کیا جاتا۔ مگر آپ کا سلسلہ پھیل ہی گیا۔ اور دن بدن پھیل رہا ہے۔

تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار رہنا چاہئے یہ ایسے معیار صداقت ہیں کہ جو سب انبیاء کیلئے مشترک ہیں۔ اور یہ سب حضرت مرزا صاحب کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر اور سمجھ کر جو شخص بیعت کریگا اسے اگر کسی امر کے متعلق شبہ پیدا ہوگا تو ایسی بات ہوگی کہ وہ کہیگا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں اس کے متعلق تحقیقات کرونگا کہ وہ صداقت کو سمجھ چکا ہے۔ اس کے لئے تیار ہو [illegible]

اس شخص کا فرض ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہونا چاہے کہ اس طرح سمجھ کر اور تحقیقات کر کے داخل ہو۔ اور جب داخل ہو جائے۔ تو پھر خواہ اس پر کوئی مصیبت آئے اس کی پرواہ نہ کرے۔ اب تو وہ مصیبتیں اور تکلیفیں نہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت صحابہ رضوان اللہ علیہم کو برداشت کرنی پڑی تھیں۔ اس وقت تو عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارے گئے۔ تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ اونٹوں کو باندھ کر چیرا گیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ جو ہماری جماعت کو نہیں پہنچیں۔ مگر ایسا ایمان ہو کہ انسان کہے کہ اگر ایسی تکلیف آئی۔ تو بھی برداشت کرونگا اور اس سے زیادہ ہوئیں۔ یہ خیال دل میں نہ ہو کہ اب اس قسم کی تکالیف کا زمانہ نہیں رہا۔ اسلئے نہیں آئینگی۔ بلکہ یہ کہے کہ گو زمانہ ایسا نہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی تکلیف آ سکے۔ تو میں اسے برداشت کرنیکے لئے تیار ہوں۔ اگر مجھے وطن سے نکالا جائیگا۔ تو نکلونگا۔ اگر میرا مال چھین لیا جائیگا تو پرواہ نہیں کرونگا۔ اگر قتل کیا جائیگا تو اس کیلئے بھی تیار ہونگا۔

الحمدللہ ہیں۔ لیکن کابل میں ہماری جماعت میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اس قسم کی تکالیف کو برداشت کیا گیا۔ اور ابھی ہماری جماعت ابھی کم ہے۔ وہاں احمدیوں کی عورتوں کا جبرا دوسری جگہ نکاح کر دیا گیا۔ جائدادیں چھین لیں اور بھی کئی طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں مگر احمدیوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

پس جب انسان صداقت کو قبول کرے تو اس طرح کرے کہ پھر اس کے لئے ہر ایک چیز جو اسے قربان کرنی پڑے کرے۔ اور جب اپنے آپ کو اس بات کے لئے تیار پائے۔ تب بیعت کرے۔ ان باتوں کے سننے کے بعد اگر آپ بیعت کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہی نصیحت کرتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر بیعت کریں۔ اور ان تکالیف اور مشکلات کو برداشت کرنے کے لئے اپنے آپکو تیار کر لیں جو انبیاء کی جماعتوں پر آئی ہیں۔

امیر حبیب صاحب موصوف نے کہا کہ میں بالکل مطمئن ہوں اور بیعت کرنیکے لئے تیار ہوں تو بیعت لی گئی۔ اور اس کے بعد حضور نے تبلیغ کرنے اور سلسلہ سے زیادہ تعلق بڑھانے کی تلقین فرمائی۔

حضرت علیؑ چھوڑنیوالوں کیلئے بہترین نمونہ

بعض دوستوں کی یہ عادت ہے [illegible] کہ اپنے [illegible] جب [illegible] رہتے ہیں [illegible] ایسی [illegible] ہے۔ جو آپ حضرت [illegible] حضرت علی نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئیگا کہ تم میں ایمان ہوگا تو [illegible] وہ دل جائینگے۔ کیا آپ صاحبان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حواری ہو کر یہ نہیں سنا کہ فرمایا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

اتنا نہیں کہہ سکتے کہ حقہ پینا چھوڑ دیں۔ مجھے امید کہ اپنے احباب ضرور توجہ فرمائینگے۔ اور عید الفطر تک میں ان کے نام اپنے دفتر میں موجود پاؤں گا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الفضل ان کی فہرستوں کے چھاپ۔

عید کارڈ

عید والے دن ایک دوسرے کو عید کارڈ بھیجنے کی ایک رسم ہو گئی ہے جو آجکل نوجوانوں میں خصوصیت سے رائج ہے۔ ہمارے مہربان صاحب نے اس رسم سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ ایک کارڈ پر صدقۃ الفطر اور فطرانہ کے مسائل نہایت خوشخط چھپوائے ہیں۔ یہ ایک نہایت عمدہ تحفہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک کارڈ پر [illegible] بیعت اور [illegible] سلسلہ احمدیہ چھپوائے ہیں۔ ہمارے احباب کو چاہئیے کہ یہ کارڈ بہت سی تعداد میں خرید کر اپنے بزرگوں اور دیگر احباب میں تقسیم کریں اور دوسرے بھائیوں کو بھی دیں تاکہ وہ ان ضروری مسائل سے واقف اور آگاہ ہو جائیں۔ صیغہ تربیت نے یہ کارڈ پسند کئے ہیں۔ تمام سیکرٹریان تبلیغ و صدر انجمن ہائے و جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔ ناظر صیغہ تربیت

سالانہ جلسہ کے لئے تیاری

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء پر چندہ چار ہزار سو روپیہ قریب آیا ہے۔ یہ خرچ ایسا نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ اس زیادتی کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ اشیاء عین جلسہ کے موقعہ پر خریدی گئیں۔ اور فوری طور پر خریدنے سے تمام اشیاء گراں خریدی پڑیں۔ اسلئے یہ سوچنے تجویز کیا ہے کہ ابھی سے اشیاء کی خرید شروع کی جائے۔ اور ساتھ ہی اور گذشتہ سال ایک وہ چیز ڈالی گئی جو پہلے سے نہیں لی جاسکیں۔ تمام اشیاء ابھی سے جمع کرکے رکھی جاویں۔ انجمن کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں تمام ضروری اشیاء کی فہرست شائع کرتا ہوں اور احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ فی الفور ... ہمیں بھیجدیں یا ان کی قیمت ارسال فرماویں تاکہ ... سے خریدی جاویں۔ یہ بھی ... جو صاحب کوئی چیز دینا چاہیں وہ پوری ... نہیں۔ بلکہ جائز ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق پوری یا ایک حصہ اپنی طرف سے بطور امداد دیں۔ مثلاً مٹی کے تیل کے پچیس کنستر خرچ ہونگے۔ اب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پچیس کے پچیس دیں اور یہ بھی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ بہت سے شخص ایک ایک پیپہ لے لیں۔ میں اس فہرست کو شائع کرکے احباب کی توجہ کا منتظر ہوں کہ وہ اس کار خیر میں کہاں تک حصہ لیتے ہیں۔ علاوہ تمام احباب کی توجہ کے بالخصوص انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹریوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ یہ تحریک اپنی جماعت کے تمام افراد کو سنادیں اور خود بھی تحریک کرکے اپنی جماعت کے افراد سے اس فہرست کی اشیاء کا انتظام فرماویں۔

یہ بھی عرض ہے کہ جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ روپیہ یا اشیاء بھیجنے سے قبل اطلاع ضرور مجھے ایک خط کے ذریعہ اس امر کی اطلاع دیں اور میرے جواب آنے پر وہ رقم یا چیز ارسال فرمایں۔

احباب کی توجہ اور جواب کا منتظر

سید محمد اسحٰق ۔ افسر جلسہ سالانہ

نام شے	مقدار یا تعداد	قیمت
آرد گندم	۶۰۰ من پختہ	۲۴۰۰ روپیہ
لکڑی	۲۰۰۰ " "	" ۲۰۰۰
دال ماش	۳۰ " "	" ۲۴۰
دال مونگ	۱۰ سیر "	" ۴
دال مسور	۴ من پختہ	" ۳۲
نمک	۱۴ من پختہ	" ۵۶
ہلدی	۴ من	" ۴۰
دھنیا پسا ہوا	۳ "	" ۳۰
چینی دانہ دار	۴ "	" ۱۶۰
گرم مصالحہ		" ۵۰
چاول باسمتی	۵ من	" ۹۵
چاول ٹوٹا باسمتی	۱۵ من	" ۱۲۸
گھی	۱۰ من	" ۹۰۰
مرچ سرخ عمدہ چاہے پسی ہوئی	۳ من	" ۶۵
پیاز	۱۰ من	" ۴۰
لہسن	۲ من	" ۲۶
چھلکا جید		" ۱
چٹائیاں خورد کھجور کی	۶۰ عدد	" ۴۰
" کلاں " "	۲۰ عدد	" ۴۰
دریاں سُتی کی	۲۵ "	۱۱ر ۴ "
تنور	۲۰ "	" ۶۰
کپڑا کھدر موٹا	۱۰۰ گز	" ۲۵
کنالیاں	۳۵ عدد	" ۹
رنگ زردہ	۱ ڈبہ	" ۲
الائچی خورد	۰	" ۲
الائچی کلاں	۰	" ۲
زیرہ سیاہ اصلی	۰	" ۵
لونگ	۰	" ۲
دار چینی		۲ روپیہ
مرچ سیاہ		" ۲
گھڑے مٹی کے	۳۰۰	" ۶۵
لوٹے مٹی کے	۵۰۰	" ۳۱
پیالے " "	۶۴۰۰	" ۱۰۰
آبخورے " "		" ۲۵
دستر خوان		" ۱۶۰
تیل مٹی	۲۵ کنستر	" ۱۳۰
چمنیاں ہری کین / چمنیاں دیوار گیر ہر قسم		" ۱۰۰
تیل نکالنے والا نلکہ		" ۱
پیپ تیل مٹی نکالنے والا		" ۱
دیا سلائی		" ۲
صابن سن لائٹ		" ۱
دوات	۵۰ عدد	" ۳
ہولڈر	۵۰ عدد	" ۱ /۸
سیاہی	۴ عدد شیشی	" ۶
بلاٹنگ	۰	/۸
کاغذ سفید	۴ رم	" ۲۵ /۸
پنسل	۲ درجن	" ۱ /۸

تالہ ۔ ۸ گولے ۱۲ر ۔ کیل آہنی ۲۰۰ ۔ ایک روپیہ

سادے لفافہ ۴۴ عدد ۔ ... کارڈ ۴۴ عدد ۔ ...

ٹوکریاں ۱۰۰ عدد ۔ ... فنائل ۲ ٹین ...

مجمع [illegible] عدد ۔ ... چائے دانی ۔ ۵ عدد ۔ ...

پیالہ ۲ درجن ... چمچیاں ۲۰ درجن ۔ ...

چمچہ کلاں ۔ ۱ درجن ... چمچہ خورد ۸ درجن ...

قفل آہنی ۱۰۰ عدد ... قینچیاں ۲ عدد ...

بجرم ... ... ۲۰ من ...

چھتے سیر ... چائے پتی ۳ من ... آلو

۲۰ من ... شلغم ۲۰ من ... کیر ۔ ۵ گز ...

ادرک ۴ من ... کوئلہ ... پختہ اینٹ ...

قلعی کرانا ... لالٹین ... لیمپ ۲۰ عدد ...

موم بتی بنڈل ... کلاں ... رسہ مضبوط ...

بالٹی ... عدد ... کاپیاں ۲۰ عدد ...

مضمون وفات مسیح کا امتحان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ایک منشاء یہ تھا کہ جس طرح سلسلہ کی کتب حضرت مسیح موعود کا امتحان ہر سال ہوا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ لیاقت والے لڑکوں اور مبلغین بننے والے اصحاب کا ایک اور امتحان بھی اسی موقعہ پر اس قسم کا ہوا کرے۔ کہ اس میں صرف خاص کتابیں کورس میں داخل نہ ہوں۔ بلکہ ایک خاص مسئلہ سلسلہ احمدیہ کے عقائد کا داخل امتحان ہو یعنی کسی ایک کتاب کے سب مضامین کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ سب کتب میں سے ایک خاص مضمون کا۔ اور مثلاً مضمون اس قسم کے ہونگے۔

وفات مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ مسئلہ نبوت مسیح موعود۔ مسئلہ کفر و اسلام۔ صداقت اسلام عیسائیت و اسلام کا مقابلہ۔ آریہ مذہب و اسلام کا مقابلہ۔ مذہب کی ضرورت۔ پیشگوئیوں کے مقصد و اصول۔ معجزہ وغیرہ۔

چنانچہ اس سال کے لئے حضور نے مسئلہ وفات مسیح ناصری کو امتحان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور اس مضمون میں امتحان دینے والوں کو حضرت صاحب کی جملہ کتب میں سے یہ مضمون جہاں جہاں ہے۔ تلاش کرکے یاد کرنے امتحان کے لئے [illegible] ہوگا۔

چونکہ تلاش کرنا اس ایک مضمون کا ہی بہت وقت چاہتا ہے اسلئے امیدواروں کی سہولت کے لئے مفصلہ ذیل حوالجات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ہی عنایت فرمائے ہیں۔ تاکہ بجائے ہر کتاب کو اول سے آخر تک پڑھنے کے امیدواران ہر کتاب میں سے اس مضمون کو فوراً نکال لیں۔ ممکن ہے کوئی حوالہ رہ گیا ہو۔ اور اگر کسی دوست کو ملے۔ تو وہ مطلع فرما دیں کہ دوسرے احباب کی اطلاع کی خاطر اسے بھی شائع کر دیا جائے۔

امیدواران اپنے اپنے امتحان کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔ یہ امتحان انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر ہوگا۔ اور اسی روز ہوگا۔ جس روز حضرت صاحب کی کتب کا امتحان ہوگا۔ اگر کوئی دوست اس امتحان میں سے نہ چاہیں تو دوسرے میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ایک وقت میں دونوں امتحان میں کوئی شخص شامل نہیں ہو سکتا۔ یا امتحان کتب مسیح موعود میں داخل ہو یا امتحان مسئلہ وفات مسیح میں۔

حوالجات حسب ذیل ہیں:۔

فتح اسلام ۱۳ حاشیہ۔ توضیح مرام ۵۔ ۱۰۔ ازالہ اوہام [illegible] حاشیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ آئینہ کمالات ۴۱۔ ۴۲۔ ۳۸۔ ۳۲۱۔ ۴۲۱۔ تحفہ بغداد ۷۔ اعجاز مسیح ۸ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۸۱۔ ۔ ۔ اربعین اول و دوم ۲۳۔ کتاب البریہ ۲۴۔ ۳۴ نوٹ ۱۸۶ حاشیہ ۱۸۸ حاشیہ۔ انجام آتھم ۲۳۔ ۸۲۔ ۸۶۔ ۱۱۸۔ ۱۳۰۔ ۱۴۸۔ نوٹ ۱۵۲۔ ضمیمہ انجام آتھم ۴۷۔ ست بچن ۱۹۲ حاشیہ۔ حقیقت المہدی ۲۱۔ انوار الاسلام ۲۳۔ اعجاز احمدی ۱۳۔ ۱۷۔ ۲۲۔ لیکچر سیالکوٹ ۳۰۔ ۳۳۔ حمامۃ البشریٰ ۱۵۔ ۲۱۔ ۲۹ حاشیہ ۲۹ حاشیہ ۳۱۔ ۳۸۔ ۵۲۔ حاشیہ ایام الصلح ۳۸۔ ۸۱۔ ۸۸۔ ۱۱۹۔ ۱۳۸۔ انجام [illegible] خطبہ الہامیہ ۱۵۲۔ تحفہ گولڑویہ ۵۔ کشتی نوح ۱۵۔ ۲۹۔ مواہب الرحمن ۳۳۔ ۶۹۔ ۷۵۔ لاہور کی تقریروں کا مجموعہ ۱۲۔ ۲۱۔ ۳۵۔ ۵۰۔ ۳۳۔ آسمانی فیصلہ ۷۔ مباحثہ دہلی ۳۰۔ ۷۶۔ ۸۴۔ تذکرۃ الشہادتین ۱۸۔ ۲۰۔ الوصیۃ ۱۳۔ تحفہ گولڑویہ ۳۰۔ ۳۴۔ ۱۱۵۔ ۱۲۶۔ تریاق القلوب ۳۶ حاشیہ۔ لیکچر لاہور ۵۔ رسالہ [illegible] ۵۸۔ چشمہ مسیحی ۴ حاشیہ ۹ حاشیہ۔ الہدیٰ ۹۳۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۰۹۔ ۱۱۳۔ براہین پنجم ۳۰۔ ۳۳۔ ضمیمہ براہین پنجم ۱۱۹۔ ۱۲۳۔ ۱۲۵۔ ۱۲۹۔ ۱۴۹ حاشیہ۔ ۱۵۳ حاشیہ ۱۵۳۔ ۲۰۲۔ ۲۲۳۔ ۲۰۵۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۔ ریویو جلد سوم ۱۹۸۔ حقیقۃ الوحی ۳۱۔ ۵۹ حاشیہ۔ ۲۱۶۔ ۲۲۰۔ ۲۳۵۔ مجموعہ اشتہارات ۲۰۸۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] والسلام۔ خاکسار [illegible]

ڈاکٹر سید محمد حسین [illegible] کی ہجرت کابل میں

اخبار احسان میں [illegible] صاحب اقبال شیدائی کے [illegible] ہے۔ جو آجکل کابل میں ہجرت کی سیر و سیاحت [illegible] کر رہے ہیں۔ آپ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وہ مفلس [illegible] [illegible]
[illegible] ہوئے۔ اور [illegible] افغانوں کی
نظروں میں ذلیل کر گئے۔ ([illegible])

کیا بغیر آنجناب کی ذات و الاصفات کے سب مہاجرین جو گھر بار [illegible] سے روانہ ہوئے تھے۔ نفس پرست اور روپیہ کے بندے تھے۔ اور اپنے آپکو افغانوں کی نظروں میں ذلیل کر گئے۔ [illegible]

ان صاحبان کو مبارک ہوں جو [illegible]
لیڈروں کا اتباع کرتے ہیں۔ اور
میں تو اپنے مکرم [illegible] سید محمد حسین شاہ

پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مرزا محمد اقبال شیدائی سیالکوٹی نہیں۔ جو ایک مرتبہ [illegible] کے شاہی [illegible] کرتے رہے ہیں۔ اور آپ کی اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی صحبت قدسی سے مستفیض ہوتے رہتے۔ اور یہ ایک عرصہ دراز سے [illegible] سے [illegible] بیشک شیدائی صاحب تو جہادی خیالات کے ہیں۔ [illegible] ان کا [illegible] [illegible] صحبتیں اسی لئے ہوئی ہیں۔ جو [illegible] کریں۔ شاید آپ بھی [illegible] [illegible] [illegible] کابل میں جا رہا [illegible] [illegible] شیدائی صاحب [illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] بلا حصول اجازت چلے گئے ہیں۔ اور [illegible] کوئی [illegible] ہوتا۔ تو [illegible] [illegible]

آتا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کچھ خاص پیغام یا کام لیکر یہاں آئے تھے
ان کے متعلق کچھ بھی کہہ نہیں سکتے۔ آپ کے بہتر
ہونے کی بابت یہاں یہ خبر نکلا ہے جس سے ہمیں بھی معلوم
ہوتا کہ شیدائی صاحب بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں ۔ جواب
حضور انور کی ہی خواہش ہے کہ اسی طرح ایک شخص ان الہام
کی بابت بھی ایک خط لکھا تھا جس کے اندر وہ درس کرنے
کے لئے مقالہ لکھا ہوگا ۔ سیاہی مضمون پیغام صلح
اللہ فضل سے ایک اچھا ہے اس سے بھی علاج
کیا تھا جس سے خوب راز کی باتیں تھیں ۔ ان
اس کے حالات کی تصدیق کرتے ہیں شیدائی صاحب
کابل کی سرزمین آزادی میں بہ اطمینان ہیں ۔ اور وہ ہی ہے
اپنے ہم وطنوں پر آوازے کس رہے ہیں ۔ اور انہیں
فتنہ پرست وہ ہے کہ جنہیں سمجھتے ہیں اور یہ لوگ
کے بے غیرت کو خطاب دیتے ہیں ۔ غالبا اس لئے کہ
ہندوستان کے لوگوں سے کیوں بھاگ گئے ۔ لیکن شیدائی صاحب
کی خدمت میں اگر کوئی دیکھا گیا تو یہ عرض کرتے ہیں کہ
حضرت ! آپ بھی تو وہی طلب فرماتے ہیں ۔ چنانچہ
الزام
فنشا کمیٹی سے تین ہزار روپیہ
جو کچھ ہے اور کچھ منصوبہ اور
تھی ۔ بہتر ہے کوئی تجربہ کار ڈاکٹر صاحب
بھی تشریف لیجائیں ۔ اور مجھے جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ
صاحب کے روز افزوں ایثار سے توقع ہے کہ وہ اس
خدمت کو بخوشی اپنے ذمہ لینگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ
کابل کے سب سے اچھی قسمت ہے" حضرت امیر ایدہ اللہ
کے ساتھ ہیں ۔ اس جماعت کو بھی تشریف لیجائینگی ۔ اور
اگر وہ اپنے قیمتی جناب شیخ مولا بخش صاحب بلاشبہ فرد ہیں
اپنا کاروبار وہاں منتقل فرمالیں ۔ تو پھر اگر کوئی نیا ہو گیا
نہ ہوگا ۔ اور کم از کم "فسخ بیعت" کا تماشا ضرور بند ہو
جائیگا ۔ لیکن اس سے بہتر ہوگا کہ میرے خلاف مشورے پر
اگلی مجلس مشورت میں ضرور غور ہوگا ۔ اگر میں اس کا ممبر ہوں مگر
امید ہے کہ کوئی ممبر صاحب خصوصاً میری صدر ممبر مرزا
شیخ محمد یوسف صاحب مرزا آبادی ضرور اس سوال کو پیش کر کے
مجھے ممنون فرمائینگے ۔ نیازمند محمد اکمل قادیان

حدیث کا حوالہ مولوی عطاء اللہ کو

کچھ عرصہ گذرتا ہے ۔ میں نے ایک نوٹ لکھا تھا
عطاء اللہ کو حدیث کا حوالہ مل گیا ۔ اسپر پیغام صلح
نے تبصرہ سے آئینہ تحریر میں اپنا چہرہ دیکھا ۔ اور کہنے
لگا ۔ اب میرے دوست گذشتہ اتحاد نے کچھ
قلم فرسائی فرمائی ہے مجھے افسوس ہے ۔ کہ میری
تحریر کو اس کی اصل سپرٹ میں نہیں دیکھا گیا ۔ میں نے
ہرگز مولوی عطاء اللہ صاحب کے قید ہو جانے
پر استہزا نہیں کیا ۔ میں نے تو یہ لکھا تھا ۔ کہ وہ جس
حدیث کے حوالہ کیلئے اس قدر بے قرار تھے ۔
عملی طور پر ان کو سمجھا دیا گیا ۔ کہ واقع میں اللہ تعالیٰ
اپنے بعض پاک بندے ایسے پیارے ہوتے
ہیں جیسے ماں کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے ۔

ایڈیٹر صاحب اتحاد نے لکھا ہے کہ ا۔
" اگر مرزائی انا انزلناہ قریبا من القادیان
قرآن کی آیت کہیں ۔ اور کوئی پوچھ بیٹھے ۔ کہ
قرآن میں کہاں ہے ۔ تو پھر اتفاق سے مر جائے
یا اس کے مکان کو آگ لگ جاوے تو
پھر یہی حضرات کہیں گے ۔ اسکو قرآن کا
حوالہ مل گیا "

مگر یہ مثال درست نہیں ۔ کیونکہ نہ " مرزائی "
انا انزلناہ کو قرآن کی آیت کہتے ہیں ۔ نہ کسی کو پوچھنے
کی ضرورت ۔ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ مطلق سوال
یا اختلاف مذہبی پر کسی کو اس دنیا میں عذاب آتا
ہے ۔ البتہ پاکان خدا کے مقابل میں شوخی و
شرارت سے کام لینے پر ضرور اسی دنیا میں
سزا ملتی ہے ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کی نسبت
آپ ہی ایمان سے کہہ دیجئے ۔ کہ آیا ان کا طرز عمل
ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر میں شریفانہ اور
مومنانہ تھا ۔

۱۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ لیکچر عیسائیوں کے خلاف تھا ۔ اور
اسلام کی تائید میں اور قطعاً کوئی بات فیما بین احتلافی
مسائل کے متعلق نہ تھی ۔
۲۔ کیا کسی کے لیکچر میں بولنا اور حوالہ حوالہ پکارنا باوجود یہ
جواب دیا جانے کے کہ حوالہ لیکچر کے بعد دیا جائیگا (جبکہ
مناظرہ بھی نہ ہو) شور مچانا اور گلا پھاڑنا اور آمادہ فساد
ہو جانا جائز ہے ۔
۳۔ آپ ہی ایمان سے کہئے کہ جو حوالہ سید عطاء اللہ صاحب نے پوچھے
تھے ۔ وہ انکو معلوم تھا یا نہیں ۔ اگر معلوم تھا اور پھر بھی
باصرار پوچھتے تھے تو یہ محض شرارت ہے اور فساد انگیزی ۔ اور
لیکچر میں خواہ مخواہ دخل اندازی ۔ اور اگر معلوم نہیں تھا تو انکو
اقرار کرنا پڑیگا کہ مولوی عطاء اللہ صاحب سخت جاہل ہیں اور
علوم دین سے کورے ۔ کیونکہ یہ حدیث متداول کتب حدیث میں
موجود ہے ۔ اور ہمارے مدارس عربیہ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی
اسکو جانتے ہیں ۔ بلکہ ان کے سبق میں آتی ہے ۔ جو شق آپ
مناسب سمجھیں ۔ اختیار کریں ۔
۴۔ باقی رہا یہ کہ ہم نے اسوقت حوالہ کیوں نہ بتا دیا ۔ اسکی وجہ
اوپر لکھی جا چکی ہے تا کہ سید عطاء اللہ کی جہالت پورے طور پر ظاہر
ہو جائے ۔ دوم اس لئے کہ پوچھنے والے کی نیت حق طلبی
نہ تھی ۔ وہ محض فساد انگیزی چاہتا تھا اور لیکچر کو روکنا ۔
آپ خود ہی انصاف فرمائیے ۔ کیا کوئی شخص اسطرح لیکچر
سن سکتا ہے ۔ اور حاضرین کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھ
سکتا ہے ۔ جیسے فقرہ فقرہ پر ٹوکا جائے ۔ جب ایک حوالہ
دیدیا جاتا اور اصولاً اس بات کو مان لیا جاتا کہ ہم سوالات کا
جواب لیکچر کے دوران ہی میں دینگے ۔ تو پھر سوالات کا
ایک سلسلہ شروع ہو جاتا اور لیکچر نہ ہو سکتا ۔ اسلئے کہدیا گیا کہ
لیکچر کے بعد حوالہ بتا دینگے ۔ آخر خدا و ندکریم نے فعلی رنگ
میں حوالہ دیدیا ۔ اور ہم نے لیکچر کے بعد بذریعہ اشتہار مکمل حوالہ
چھپوا دیا جس کے غلط ہونے پر تا حال کوئی تحریر آپ لوگوں کی
طرف سے شائع نہیں ہوئی ۔ آپ یقین کیجئے کہ سید عطاء اللہ کے
قید ہو جانے پر ایک دوسرے کو مبارکباد میں آپ لوگوں نے دی ہیں
نہ کہ ہم نے ۔ ہمیں تو انکے قید ہو جانے کا رنج ہے کہ وہ خدا کے مامور
کو نہ پہچان کر ہلاکت کی راہ پر چلے اور انکو اسکی سزا ملی ۔ (اکمل)

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ افضل [illegible]

روغن مسیحائی ۴

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی [illegible] حسین خاں صاحب [illegible] شاہ آباد کا ہے جنہوں نے ۲۰ سال تجربہ کیا ہے یہ روغن [illegible] نہایت مجرب و مفید ثابت ہوا ہے۔ سِل کے کیڑوں کو [illegible] اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور [illegible] کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت [illegible] کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ [illegible] مستورات میں یہ مرض [illegible] پایا جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] چھ ماشہ [illegible] ماشہ [illegible]

المشتہر:- سید عزیز الرحمٰن قادیان دار الامان

عشق زوجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ [illegible] مجرب [illegible] [illegible] میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورتوں کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ ڈیمانڈ اور [illegible] سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو صاحب خود بنانا چاہیں۔ ہم سے نسخہ روانہ فرما دیں۔ اس کا نام ہم نے در [illegible] رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی [illegible]

المشتہر

سید عزیز الرحمٰن - قادیان دار الامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں اس پتہ سے قواعد تجارت طلب فرمائیں۔ [illegible] حسین خاں صاحب احمدی [illegible] محلہ خیر نگر میرٹھ۔ اسکے علاوہ ہر قسم کا مال فرنیچر کرسی، مسہری [illegible] ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا۔ جو احباب مالش [illegible] تاجروں کیواسطے براہ راست بکفایت روانہ کیا جائیگا۔ [illegible] کے نام بذریعہ وی پی روانہ ہوگی۔ باقی احباب [illegible] روپیہ آنے پر اس کی شاخیں [illegible] قادیان۔ پشاور۔ بریلی اور منصوری قائم ہوئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میرٹھ رہیگا۔

المشتہر:- سید عزیز الرحمٰن قادیان دار الامان

ایک پیسے کی چکی ۴

[illegible] ہے کا فرمن [illegible] چلانے والا اور بعید [illegible] ہر قسم کا رخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر [illegible] کا کام ہر قسم کا عمدہ [illegible] تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا [illegible] دل بستہ فیصلہ کریں۔

المشتہر

مستری [illegible] حسین محمد شفیع [illegible] کمپنی [illegible] ضلع گوجرانوالہ

ایک نادر موقعہ

متصل [illegible] قادیان دار الامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی [illegible] اندازاً ۲۰ مرلے [illegible] قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ [illegible]

خاکسار سید عزیز الرحمٰن [illegible] قادیان دار الامان

چاندی کے عجیب موتی ۱۲

خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو بالکل سچے موتیوں کے مشابہ اور پائیدار [illegible] کی قدیمی صنعت نیز دیسی صنعتکاری کا بہترین نمونہ ہیں۔ انکی دلفریبی عمدگی خوشنمائی خوبصورتی نفاست نزاکت چمک دمک پائیداری اور مضبوطی کی تعریف اور تصدیق وہ [illegible] جن سے زیادہ اخبارات و رسائل بذریعہ ریویو کر چکے ہیں۔ یہ اصلی موتیوں کی طرح گول، صاف اور نہایت ہی چمکدار ہیں۔ دلفریبی، خوشنمائی اور نفاست [illegible] کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ بد احتیاطی سے خراب یا میلے ہو جانے پر نہایت آسانی سے چمکدار اور اجلے ہو سکتے ہیں لہذا ہمیشہ خوشنما چمکدار اور کارآمد رہتے ہیں نیز ہر وقت مالی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہار اور [illegible] بنانے [illegible] اور [illegible] وغیرہ میں ڈالنے کے لئے عام موتیوں کی طرح ان کے درمیان سوراخ ہیں۔ اگر موتی [illegible] کے مطابق نہ ہوں تو واپس [illegible] قیمت منگا لیں۔ قیمت علاوہ محصول [illegible] فی دانہ [illegible]

[illegible] شیخ محمد انوار الدین [illegible]

ایک سوال ۴

[illegible] ایجاد کردہ [illegible] کی میں اپنے [illegible] نہ کیا [illegible] ہے؟

جواب:- [illegible] اور [illegible] مسئلہ میں [illegible] [illegible] دوسری [illegible] [illegible] [illegible]

پتہ:- فضل کریم۔ عبد الکریم۔ قادیان۔ پنجاب

بھاگلپوری ٹسری کپڑا ۱۲

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ ٹسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے۔ ہم خود تیار کرتے اور کراتے ہیں۔ [illegible] سے ہر قسم کے کپڑے [illegible] بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں [illegible] مال [illegible] بھیجا جاتا ہے بشرط ناپسند [illegible] [illegible] [illegible] کا علم نہیں لیا گیا۔ [illegible] کے واقعات کی اطلاع [illegible] مسلمان کا کام ہے۔ [illegible]

المشتہر:- عبد الحکیم احمدی۔ ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

آریوں کے چار بنیادی مسائل ۴

تناسخ۔ قدامت روح و مادہ۔ [illegible]

ایک احمدی کی نظر تنقید

ماہ جون کے تشحیذ میں مندرجہ عنوان [illegible] چھپا ہے جو صاحب خریدار نہیں [illegible] [illegible] خریداروں کے لئے [illegible]

تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی ایکٹ کمیٹی کلکتہ۔ ۲۵ مئی اسٹیٹسمین کا نامہ نگار [illegible] ہز ایکسیلنسی نے مجلس قانون ساز کے ایک ممبر کی یادداشت پیش کر قانون مطابع [illegible] اور قانون اخبارات مجریہ ۱۹۱۰ء کے منسوخ [illegible] کا مشورہ دیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کا تقرری شملہ ۲۳ مئی مسٹر جی۔ ایف ڈی [illegible] نے گورنمنٹ پنجاب کے چیف سیکرٹری [illegible] چیف سیکرٹری کے عہدہ کا چارج [illegible] ہے۔

سفیر کابل کا انتقال شملہ ۲۲ مئی۔ خبر آئی ہے کہ [illegible] کابل کے خان بہادر غلام [illegible] پولیٹیکل [illegible] اور پرنسل سیکرٹری افغان مشن [illegible] کٹ رک جانے سے کابل میں انتقال ہوگیا۔

الہ آباد ۔ [illegible] مئی ۔ یہ دیکھ [illegible] کرشنا کانت [illegible] نائب صدر [illegible]
[illegible] ہو رہا ہے۔ [illegible] تحقیقاتی کمیشن بیٹھا تھا کمشنران نے پنڈت صاحب [illegible] کو ناجائز قرار دیا ہے۔

اسیسری سے انکار حیدرآباد سندھ ۔ ۲۲ مئی ۔ مسٹر جے رام داس دولت رام اور [illegible] کے [illegible] جرمانہ بھائی گھوسن مل کو بین [illegible] کیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے حیدرآباد کی عدالت [illegible] میں بطور اسیسر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ [illegible] نے جرمانہ ادا کرنے سے بھی انکار کر دیا اس لئے ان کی منقولہ جائیداد کی قرقی کے وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔

[illegible] الہ آباد ۔ ۲۴ مئی ۔ پاؤنیر کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ [illegible] سے خبر آئی ہے [illegible] کا اجرا [illegible] گذشتہ ہفتہ [illegible] لانے [illegible] کا افتتاح کیا گیا۔

مسٹر تھامسن کی دفتر خارجیہ میں تقرری شملہ ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے مسٹر تھامسن سابق پرائیویٹ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو دفتر خارجیہ میں خدمات سرانجام دینے کیلئے منظور فرمایا ہے۔

شہنشاہ معظم کا یوم ولادت ہفتہ کے روز چار جون کو ہندوستان میں بادشاہ سلامت کی پیدائش کا دن منایا جائیگا۔

کالی داس کا مجسمہ کلکتہ ۲۱ مئی کل مسٹر جسٹس [illegible] کو مشہور و معروف شاعر کالی داس کا سنگ مرمر کا ایک نہایت عمدہ مجسمہ [illegible] ملا جس پر پانچ مختلف شکلیں منقش ہیں۔ مرکزی تصویر کالی داس کی ہے۔

مقدمہ قتل ننکانہ صاحب مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کو سیشن سپرد کر دیا۔ تحت زیر دفعات [illegible] کے ملزم سیشن سپرد ۳۰۲ و ۱۴۹ و ۱۲۰ الف تعزیرات ہند اور زیر دفعات [illegible] زیر تعزیرات ہند سکھوں کا ننکانہ صاحب کے گوردوارہ کے اندر یا باہر قتل یا ترغیب قتل کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔ اور [illegible] سنگھ کو گولی مارنے اور شہادت کو لاپتہ کرنے کا الزام بھی عاید کیا گیا ہے۔ باقی پچاس ملزمین پر بھی اسی قسم کا الزام زیر دفعات مذکورہ لگایا گیا ہے۔ ان سب کو سیشن سپرد کر دیا گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا الاؤنس شملہ ۲۴ مئی وائسرائے نے لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا روزانہ الاؤنس ۱۵ روپیہ کے بجائے ۲۰ روپیہ کر دیا ہے۔

مسلمان لیڈران اور [illegible] معاصر ہمدم لکھتا ہے۔ ایک معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہے [illegible] اور جدید وائسرائے ہز ایکسیلنسی لارڈ ریڈنگ بہادر نے جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور علی برادران سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور مسٹر گاندھی [illegible] کہ وہ ہز ایکسیلنسی کی اس خواہش سے مذکورہ صدر چاروں مسلمان لیڈران کو اطلاع دیدیں۔ اور ان کے [illegible] آمادگی ظاہر کرنے پر اوقات وغیرہ کا تعین کرا دیں۔

مسز بیسنٹ ولایت کو مسز بیسنٹ اپنے اخبار نیو انڈیا میں لکھتی ہیں۔ کہ میں اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے ولایت جا رہی ہوں۔ میری درخواست پر اس مقدمہ کو دو مرتبہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب میں تیسری بار اس کے التوا کی درخواست نہیں کر سکتی۔

سرحد پر لڑائی شملہ ۲۵ مئی ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۳ رسالہ کے ایک دستہ پر دشمن نے ۱۲ مئی کو [illegible] کے قریب حملہ کیا۔ دشمنوں کے آدمیوں کی تعداد قریباً ۸۰ تھی جو [illegible] اور [illegible] تک پہنچنے پر فوراً پسپا ہو گئے۔ تین ہندوستانی سپاہی ہلاک اور دو مجروح ہوئے [illegible] سے بجانب غروب ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اشتہار

عید کا تحفہ

قاعدہ ہے۔ کہ عید کے موقعہ پر لوگ بچوں کو آپس میں تحفے تحائف دیتے ہیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے بڑی تقطیع پر سرخ و سبز رنگ کا نہایت خوبصورت قطعہ شرائط بیعت کا طیار کرایا ہے۔ کاغذ نہایت قیمتی اور چمکیلا ہے قیمت صرف ۲ ہے۔ یکمشت منگانے والوں کو روپیہ کے چھ عدد دیئے جائینگے۔ ایک دو قطع منگانے والوں کو ۲ کے حساب سے ٹکٹ بھیج دینے چاہئیں۔ ڈاک [illegible] زائد اخراجات سے بچیں۔

ملنے کا پتہ

احمدیہ کتاب گھر قادیان

ممالک غیر کی خبریں

مصر میں فساد

قاہرہ اور سکندریہ میں نازہ حالات قاہرہ ۲۰ مئی۔ سلطنت
قریب ہی سخت فساد ہوا
اس کی وجہ ظاہر ہے کہ انتہا پسند اس مصری وفد کو روکنا
چاہتے ہیں۔ جو کہ عدلی پاشا وزیر اعظم مصر کی زیر صدارت
لنڈن کو جا رہا ہے۔ تا کہ برٹش گورنمنٹ مصر کے ساتھ
متعلق بات چیت کرے۔ مظاہرہ کرنے والوں نے سوار
پولیس پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کیا۔ اور بوتلوں میں
ریت اور لوہے کے ٹکڑے بھر کر پھینکے۔ تین سو تیس
گھوڑے زخمی ہوئے۔ پولیس کے بہت سے آدمی زخمی
ہوئے۔ کیونکہ انہیں گولی چلانے کی اجازت نہیں ہے
مصری علم برداروں نے مداخلت کر کے فساد رفع کیا۔
یونانیوں میں سے ایک مارا گیا۔ کئی زخمی ہوئے۔

مصری رسالے کا دھاوا لنڈن ۲۱ مئی۔ جو لوائی کل
مارا گیا تھا۔ اس کے جنازے
پر پھر فساد ہوا۔ لوگ پولیس پر برابر حملہ کرتے رہے تین
گھنٹے بعد مصری رسالہ طلب کیا گیا۔ اس کے دھاوے میں
تین آدمی مارے گئے۔ اور گیارہ زخمی ہوئے۔ پولیس کی
خاموشی کی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔ یورپینوں پر پتھر
پھینکے گئے۔ ریوٹر کا نامہ نگار بڑی مشکل سے بچا۔
اسکندریہ میں تمام دن زاغلول پارٹی کی حمایت میں
مظاہرے ہوتے رہے۔ فساد بھی ہوا۔ جس میں کئی مارے گئے۔

مصر میں یورپینوں پر حملے لنڈن ۲۳ مئی۔ سکندریہ کا
ایک پیام مظہر ہے کہ حالت
خطرناک ہے۔ ایک افواہ پھیلی تھی۔ کہ کسی یونانی نے ایک مصری کو
مار ڈالا ہے۔ اس پر مصری یونانیوں اور دوسرے یورپینوں پر
پل پڑے۔ کہتے ہیں کہ بہت سے اشخاص مارے گئے۔ زخمیوں
کی گاڑیاں رات بھر زخمیوں کو شفا خانے پہنچاتی رہیں۔
لنڈن ۲۳ مئی۔ سکندریہ کا ایک سرکاری
پیام مظہر ہے۔ کہ فساد فرو ہو گیا ہے۔ کچھ بلا وجہ لوگوں
سے جھگڑے ہو گئے تھے بعض لوگ جیل سے نکل کر لوٹ مار
کی غرض سے مظلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ۲۳ اشخاص ہلاک
اور ۴۳ مجروح ہوئے ہیں۔ کسی برطانی جان کا نقصان
نہیں ہوا۔

یورپینوں کا نقصان سکندریہ ۲۴ مئی۔ اس فساد میں
یورپین مقتول اور ۸۰
مجروح ہوئے ہیں۔

امن قائم کر دیا گیا نظارت خارجہ مظہر ہے کہ مصر
میں امن و امان قائم کر دیا گیا ہے
۴۳ بلوائی سکندریہ میں اور تین قاہرہ میں ہلاک ہوئے کل
۴۴ مصری سپاہی مجروح ہوئے ہیں۔

اسکندریہ پر قبضہ برٹش افواج نے اسکندریہ شہر پر
قبضہ کر لیا ہے۔ یورپینوں نے
ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

متفرق خبریں

حکومت افغانستان کو الٹنے کی کوششیں پشاور ۲۳ مئی۔ کابل کا ایک اخبار
لکھتا ہے کہ بخارا میں ایک افغانی
انقلابی سوسائٹی بنی ہے جس کا
مقصد افغانستان کی موجودہ حکومت کو الٹ دینا ہے۔

جرمنی نے شرائط پوری کر دیں لنڈن ۲۱ مئی۔ برلن کا ایک تار
مظہر ہے۔ نیم سرکاری طور پر بیان
کیا گیا ہے کہ جرمنی نے اپنی فوج
کو غیر مسلح کرنے کے متعلق اتحادیوں کے الٹی میٹم کی شرائط
پوری کر دی ہیں۔

فرانس کا یادداشت سیلیشیا کے متعلق یادداشت فرانس نے برطانیہ عظمیٰ کے نام بھیجی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ بالائی سیلیشیا
کی حالت یا خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ جرمن فوجوں کو وہاں تک
پہنچنے دینا ہے۔ علاقہ جب کہ ریفرنڈم پر شوں نہ سنبھالیں۔

پرتگال میں انقلاب لنڈن ۲۳ مئی۔ لزبن سے متعلق
پرتگال سے آمدہ تار مظہر ہیں
کہ وہاں پر امن انقلاب ہو گیا ہے۔ فوج نے وزارت کو
مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ سابق حکومت کو دوبارہ قائم
کرنے سے اس تحریک کا کچھ تعلق نہیں۔

انگورا کی وزارت کا استعفا قسطنطنیہ ۲۲ مئی۔ انگورا کی
وزارت نے استعفا دے دیا ہے۔
قوم پرست ترکوں کی گورنمنٹ کی پالیسی یہ معلوم ہوتی ہے کہ
بولشویکوں سے مکمل اتحاد حاصل کیا جائے۔

پولینڈ کی کمک برلن ۲۳ مئی۔ برلن کا ایک تار ظاہر کرتا ہے کہ
پولینڈ والوں کی کمک پہنچ گئی ہے۔ اور انہوں
نے بالائی سیلیشیا پر یورش کر دی ہے۔ روز نبرگ کے نواح
میں جنگ بھی ہوئی ہے۔

جرمنوں کی کامیابی جرمنوں نے اوڈر کے ذریعہ حملہ کیا تھا
اپنی ابتدائی کامیابی پر قائم ہیں۔
روز نبرگ۔ نتل وور اور کرز پیرز میں لڑائی ہو رہی ہے
اور بے شمار جانوں کا نقصان ہوا ہے۔

تین سمت سے حملہ لنڈن ۲۴ مئی۔ جرمنوں نے شہر
اوڈر پر سخت جنگ کے بعد قبضہ کر لیا
جس میں ہزاروں سپاہ کی ایک فوج نے پولش لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا۔
روز نبرگ ریلوے پر
ایک صنعتی بستی میں
سے کمک پہنچ

کر رہے ہیں۔
فوجیں ہی حلقوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔

مجرمین جنگ عدالت میں لنڈن ۲۳ مئی۔ لیپزگ کی اطلاع
موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں جنگ
کے مجرمین کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے
سب سے پہلا ملزم جو عدالت کے سامنے پیش ہوا۔ اس کا
نام سرجنٹ ہیمن ہے۔ اسیر جنگی قیدیوں کے ساتھ بد سلوکی
روا رکھنے کا جرم عاید کیا گیا ہے۔

جمعیۃ الاقوام کی کونسل کا جلسہ جنیوا ۲۲ مئی۔ جمعیۃ الاقوام
کی کونسل کا جلسہ ۱۷ جون سے
ملتوی ہو گیا ہے تاکہ
بعض ممالک کے نمائندے جنہیں ۱۷ جون کو ضروری مصروفیتیں
ہیں۔ بعد میں آکر شریک جلسہ ہو سکیں۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر الفضل کمپنی شائع ہوا)

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۹۱ ، ۹۲ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۲۱ء ۔ ۲۵ رمضان سنہ ۱۳۳۹ھ ۔ جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے باوجود ناسازئی طبع ۳ جون کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آپ کے صدقۃ الفطر فی کس صاع غلہ کی قیمت دو روپے کی ۸ فی کس کے حساب سے وصول کی گئی ہے۔ اور عید سے قبل جمع کرکے مستحقین پر خرچ کی گئی۔

مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تالیف و اشاعت ایک ضروری کام کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے۔ اب واپس آگئے ہیں۔ دفتر تالیف سے جن احباب کو خطوط کا جواب توقف سے ملا ہو۔ وہ اس کی وجہ جناب سید صاحب کی عدم موجودگی خیال فرمائیں۔

گزشتہ اشاعت کے بعد مسجد اقصیٰ میں معتکفین کی تعداد ۲۹ تک پہنچ گئی تھی۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بیرونجات سے بہت سے احباب تشریف لائے۔

انشاء اللہ ۶ جون کو جناب حافظ روشن علی صاحب سارے قرآن کا درس ختم کریں گے۔

مسجد مبارک میں جہاں سحری کو نماز تراویح ہوتی تھی کئی دن سے قرآن کریم ختم ہو چکا ہے اور مسجد اقصیٰ میں ۵ جون کی رات کو ختم ہوگا۔ سورہ ق سے آخر تک صاحبزادہ میاں ناصر احمد نے قرآن سنایا۔

بیرونی احباب چاند دیکھ کر عید کریں۔ قادیان میں جس دن رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ اس کا حساب لگا کر عید نہ منائیں۔

نامہ لندن

(نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۲۱ء)

ایک اور نو مسلم

ڈاکٹر ٹیگو سے ملاقات

میں قریباً ایک ماہ سے خط نہیں لکھ سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بیمار رہا ہوں۔ ایک قسم کا انفلوئنزا تھا جس کی وجہ سے قریباً دو ہفتہ تک طبیعت خراب رہی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔

نئے حالات: یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیمار

نئے مکان پر کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے۔ اور ہمسایہ لوگوں سے تعارف بھی ہو چکا ہے۔ [illegible] پرانے دوستوں اور واقفوں کے علاوہ ایک [illegible] کے قریب قریب ہو سکے لوگ آ سکے۔ جو اس بات کے لحاظ سے ایک خاص تعداد ہے۔

ایک اور نو مسلم خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نو مسلم بھائی عطا فرمایا ہے۔ ان کا نام [illegible] ہے۔ احباب ان کی استقامت کیلئے دعا کریں۔

ڈاکٹر ٹیگور بنگال کے مشہور شاعر آجکل لنڈن میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے مکان پر جا کر ان سے ملاقات کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ آپ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان [illegible] کو ایک نبی بھیج کر اس بات سے مشرف فرمایا۔ کہ ایشیا بھی یورپ کی طرح ایک اجتماعی رنگ میں اپنے علوم و فنون کا اظہار کر سکے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ لوگ بھی اس یونیورسٹی میں ایک چیئر قائم کریں۔ تا آپ لوگوں کے خیالات سے بھی طالب علم کو پوری پوری واقفیت ہو سکے۔ اور مجھے تاکید سے کہا [illegible] ہندوستان جا رہا ہوں۔ جب آپ وہاں آئیں تو مجھے ضرور یونیورسٹی کے ہیڈ کوارٹر میں ملیں۔ [illegible] کے متعلق میں نے عرض کیا کہ یورپ کے اتحاد کی اصل وجہ [illegible] ہے۔ اگرچہ یورپ میں کئی ایک فرقے ہیں [illegible] عیسائیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام [illegible] مشرق میں اتحاد پایا جاتا ہے [illegible] اسلام [illegible] ہندو مذہب اور بدھ مذہب کوئی ایسی طاقت ہوتی [illegible] کہاں تینوں مذہبوں کی جگہ ایک [illegible] مذہب کر دے۔ [illegible] ایشیا بھی ایسا ہی [illegible] جیسا کہ یورپ ہے۔ مذکورہ بالا تینوں مذہبوں میں سے صرف اسلام ہی بین الاقوامی مذہب بننے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لہذا ہندو اور بدھ مذہب کے لوگوں کو مسلمان ہو جانا چاہئے۔ اسپر ڈاکٹر ٹیگور صاحب نے فرمایا کہ [illegible] مذہب اسلام کے خلاف کوئی تعصب نہیں۔ میں قرآن بھی بعض دفعہ پڑھتا ہوں۔ جب یونیورسٹی قائم ہو جائیگی۔ اور وہ اصحاب ایشیا کے لئے ایک علمی مرکز قائم ہو جائیگا۔ تو پھر مذہب کے متعلق بھی فیصلہ ہو جائیگا۔

تبلیغی لیکچر اپریل کے مہینہ میں [illegible] اور [illegible] میں ہفتہ وار لیکچر جاری رہے ہیں۔ اسکے علاوہ مختلف مقاموں میں بھی لیکچر جاری ہیں۔ [illegible] میں لیکچر ہوئے۔

۷ اپریل کو [illegible] میں اسلامی قانون پر ہوا۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب شروع ہوئے۔ اور اس کے بعد پریزیڈنٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہماری مملکت انگلستان میں بھی [illegible] قوانین جاری ہیں۔ جو اسلام کی طرح حق و حکمت پر مبنی ہوں۔ یہ لیکچر ۱۰ اپریل کو ہوا۔

۱۹ اپریل کو سوسائٹی آف فلاسفی میں مولوی مبارک علی صاحب کا لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولانا خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حالات پر ہوا۔ جو کہ لوگوں نے پسند کیا۔ اور ممبروں نے درخواست کی کہ اس مضمون پر ایک اور لیکچر دیا جائے۔

۲۴ اپریل کو لنڈن کی ایک سوسائٹی جس کا مقصد یہ ہے کہ مشرق و مغرب میں اتحاد پیدا ہو جائے۔ مجھے ایک لیکچر کی تحریک کے لئے دعوت دی۔ وہاں بھی ان لوگوں کے سامنے اسلام کے روحانی فوائد پیش کرنے کا موقعہ ملا۔

نور ہاسپٹل قادیان اور احمدی مستورات

الفضل نمبر ۸۰ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء میں احمدی مستورات کی خدمت میں ایک اپیل اسکے متعلق نور ہاسپٹل قادیان کیلئے ایک زنانہ کمرہ کی تیاری کے لئے چندہ کی تحریک کر چکا ہوں چونکہ مجمل الفاظ میں سامنے آنیوالی تحریکیں دوسری تحریکوں کی نسبت جلد بھول جاتی ہیں۔ اسلئے میں اپنی بہنوں کو اس اپیل کی طرف پھر متوجہ کرتا ہوں۔ اور اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمدی سلسلہ کے مرکزی مقام میں جو کہ روحانی امراض کیلئے اس زمانہ میں ایک ہی ہسپتال ہے جسمانی امراض کیلئے شفاخانہ کا ایک سا بہتر حالت میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ لازم ہے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور مخلص دوست نور الدین خلیفہ اول طبیب [illegible] آکر مقیم ہونا۔ اور لاکھوں انسانوں کیلئے فیض کا ہونا۔ یہ محض اس وجہ سے تھی کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکا خاندان علم طب سے باہر ہونے کے اور ان کے خدام کو اس [illegible] سے لاکھوں انسان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور پھر ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت طب کے ایک جدید طریق سے نافع الناس ہونے کا ہنر سیکھا ہے۔ انکی ضرورت بھی اسلئے بڑی ضرورت تھی بلکہ لازمی تھا کہ ایسا ہوتا۔ کیونکہ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی مختلف تقریروں اور تحریروں میں ظاہر فرمایا ہے کہ روحانی ترقی کیلئے جسمانی صحت لازمی ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ بہت سے گناہ محض جسمانی بیماریوں کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ جلسہ پر آنیوالی معزز بہنوں نے نور ہاسپٹل کی عمارت کو دیکھا ہوگا۔ ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ مدرسہ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ایک شفاخانہ بھی قائم ہو گیا ہے۔ مگر یہ دیکھکر انہیں معلوم ہوا کہ ابھی اسکی زیادہ [illegible] ضرورت باقی ہے۔ [illegible] کس طرح دور دراز سے بڑے شوق سے جلسہ پر آنیوالی بہنوں جو اتفاقاً راستہ میں بیمار ہو گئیں شفاخانہ میں زیر علاج رہیں انہیں کوئی پنجابی ہے کوئی ہندوستانی اور کوئی بنگالی ہے اور کوئی سیلونی۔ جو کم از کم تین چار دفعہ جا کے بغیر گذارہ ہی نہیں کر سکتی پھر انہوں نے قادیان میں بیمار ہونیوالے غریب بھائیوں کو شفاخانہ میں لیٹے ہوئے نہ دیکھا ہوگا کہ کس طرح بہ علاج سے [illegible] مستفید ہو سکتے ہیں۔ الغرض جو کچھ بھی ہے قابل شکریہ ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا بیمار صرف مرد ہی ہوتے ہیں اور کیا جسمانی امراض سے سہ مائی پاک رکھنا ہوں [illegible] اور روحانی ترقی حاصل کرنے کیلئے صرف مردوں ہی مخصوص ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جہاں نور ہاسپٹل میں مردوں کیلئے قیام گاہ ہو۔ وہاں عورتوں کیلئے نہ ہو۔ مگر مردوں میں ایک صاحب دل ہیں جو اخراجات مردوں نے اپنی گاڑھی پسینہ کی کمائی میں سے پیسہ پیسہ جمع کیا اور ایک کمرہ قائم کر دیا ہے جس کا اکثر مرد اور کم و بیش عورتیں بھی فائدہ اٹھاتی ہیں کیا عورتوں میں ایسی کوئی [illegible] جو اس طرح [illegible] اور [illegible]

مولوی ثناء اللہ کے منگھڑت جھوٹ

(۲)

تیسرا کذب جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے وہ بھی قابل ملاحظہ ہے۔ پہلے مولوی صاحب پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۳ پر تذکرۃ الشہادتین کی مندرجہ ذیل عبارت اس طرح نقل کرتے ہیں:۔

"اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۷)

اور اس کے بعد احمدیوں سے ان الفاظ میں مخاطب ہوتے ہیں:۔

"یہ احادیث جن کا اشارہ حضرت اقدس نے یہاں حوالہ دیا ہے۔ کس کتاب میں ہیں؟"

ممکن ہے کہ ناظرین مولوی ثناء اللہ صاحب کا مطلب اچھی طرح نہ سمجھے ہوں۔ اسلئے میں مذکورہ بالا عبارت کی توضیح و تشریح بھی مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں کر دیتا ہوں۔ مولوی صاحب اپنے مطلب کی توضیح و تشریح اہلحدیث مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"یعنی ہمیں کوئی حدیث میں دکھاؤ کہ واقعہ صلیب (جو بقول یہود و نصاریٰ ہے اور حسب اعتراف مرزا راز حقیقت صفحہ ۳) جو حضرت مسیح کو ۳۳ سالہ عمر میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد ۱۲۰ سال عمر حضرت ممدوح نے پائی۔"

پھر اسی اخبار میں لکھتے ہیں:۔

"راز حقیقت کو ہماری پیش کردہ عبارت متن اہلحدیث ۱۸ اپریل سے ملا کر دیکھو تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ (بقول مرزا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساری عمر ۱۵۳ سال تھی۔ اس ۱۵۳ سال کے ثبوت کا ہم نے مطالبہ کیا تھا۔"

مولوی صاحب کی مختلف عبارتوں کا لب لباب یہی نکلا کہ حضرت مرزا صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ واقعہ صلیبی حضرت عیسیٰ کو ۳۳ سالہ عمر میں پیش آیا تھا۔ اور باوجود اس اعتراف کے تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ "اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ۱۲۰ برس عمر پائی" یہ صاف دلالت کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب یہاں پر کسی ایسی حدیث کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہ جس میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ سال قرار دی گئی ہے۔ اس کے متعلق مولوی صاحب کا مطالبہ ہے۔ کہ مجھے اس حدیث کا پتہ دیا جائے کہ جس میں حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۵۳ سال بتلائی گئی ہو۔ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ کی عمر باختلاف روایات کہیں ۱۲۰ برس لکھی ہے۔ اور کہیں ۱۲۵ برس۔ لیکن کسی کتاب میں بھی آپ نے حضرت عیسیٰ کی عمر بحوالہ حدیث ۱۵۳ سال نہیں بیان کی۔ ثناء اللہ صاحب جن کو مسیح موعود کی کتابوں سے واقف ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور جنہوں نے لکھا ہے:۔

"بفضلہ تعالیٰ مدعی کے ہی گھر سے ہم اتنے واقف ہیں کہ ہم کو کسی اور گواہ کی حاجت نہیں۔ اور نہ کبھی ہوئی۔ بلکہ نہ ہوگی۔ انشاء اللہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا جی کے مرید مرزائی ملفوظات کو ہم سے زیادہ نہ جانتے ہونگے۔"

(اہلحدیث مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء)

بہتر معلوم ہو ۱۵۳ سالہ حدیث کا حوالہ مولوی صاحب نے مسیح موعود کی کس کتاب میں پڑھا ہے کہ جس کی بنا پر یہاں ۱۵۳ سالہ عمر کا مفہوم نکال رہے ہیں۔ بہتر ہوتا۔ کہ پہلے ان کتابوں کو کسی احمدی سے پڑھ لیتے۔

اگر مولوی صاحب کہیں کہ یہ ۱۵۳ برس عمر والا مفہوم خود حضرت مرزا صاحب کی عبارت سے واضح ہے۔ تو اس کے جواب میں مولوی صاحب یاد رکھیں کہ یہ غلط مفہوم ہرگز عبارت مذکورہ بالا سے نہیں نکل سکتا۔ ہاں اس صورت میں نکل سکتا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کا تذکرۃ الشہادتین والا فقرہ یوں ہوتا "اور احادیث میں آیا ہے۔ کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ۱۲۰ برس اور عمر پائی۔" لیکن جبکہ آپ کی عبارت میں لفظ "اور" نہیں۔ تو اس سے ۱۵۳ برس عمر کا مفہوم نکالنا بناء فاسد علی الفاسد ہے۔

رہا یہ کہ حدیث مذکور بیان کرتے ہوئے "اس واقعہ کے بعد" سے کیا مراد ہے۔ یاد رہے کہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود نے ایک وہم کے ازالہ کی غرض سے استعمال کئے ہیں۔ ممکن تھا کہ بعض لوگ حضرت عیسیٰ کی ۱۲۰ برس عمر والی حدیث کو تسلیم کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے۔ کہ اس واقعہ کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی۔ اور بعد میں وہ آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ چنانچہ بعض غیر احمدی حضرات نے حدیث مذکور کے متعلق یہ لکھ بھی دیا ہے۔ دیکھو صحیفہ رحمانیہ نمبر ۵ صفحہ ۲۷۔

"جس وقت حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۲۰ برس کی تھی۔ بعد نزول جو عمر آپ کی ہوگی۔ وہ اس میں محسوب نہیں ہے۔"

پس ضرور تھا کہ مسیح موعود حدیث مذکور بیان کرتے ہوئے اس توہم کا ازالہ بھی کر دیتے۔ جیسے آخر ایک نہ ایک روز ظاہر ہونا تھا۔

بالآخر ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کے سمجھانے کے لئے کہ حضرت عیسیٰ کی کل عمر ۱۲۰ برس ہوئی تھی۔ اور واقعہ صلیبی درمیان کا واقعہ ہے۔ اور مسیح موعود کے تذکرۃ الشہادتین والے فقرہ کا وہ مطلب نہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب سمجھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی ہی عبارت پیش کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ مولوی صاحب کو ایک احمدی استاد کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ مسیح موعود کی عبارتوں کو صحیح طور پر سمجھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب راز حقیقت میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ۱۲۰ برس کی عمر ہوئی تھی۔ لیکن تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ تب

پیش آیا تھا۔ جبکہ حضرت مصلح کی عمر صرف ۳۳ برس کی تھی۔ اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بفضلہ تعالیٰ نجات پاکر باقی عمر سیاحت میں گذاری تھی (حاشیہ از مصنف۔ …)

حوالہ مذکورہ بالا پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ باقی عمر سے واقعہ صلیبی کے بعد کے ۸۷ سال مراد ہیں جو ۱۲۰ برس پورا کرتے ہیں۔ نہ کہ صلیب کے بعد ۱۲۰ برس جیساکہ مولوی صاحب نے خود غلط سمجھا ہے یا دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے۔

محمد بہاء الدین خان از دفتر تالیف و اشاعت قادیان

کشتۂ امرتسری کا نرالا منطق

پیغام الفضل میں ان لوگوں کو جو قادیان سے ناکام واپس جاکر یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ ۳۰۔ ۳۵ احمدیت سے مرتد ہوئے۔ یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ ایسے اصحاب کی ایک فہرست شائع کریں جس میں ان کا نام اور پتہ درج ہو پھر یہ ثابت کیا جائے۔ کہ وہ پہلے احمدی تھے باقاعدہ چندہ دیتے۔ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز قطعی حرام سمجھتے۔ اس کے جواب میں منشی مولا بخش صاحب کشتہ ایڈیٹر اتحاد رقمطراز ہیں کہ :۔

"اپنے تمام رجسٹر ۳ دن کے اندر اندر میرے پاس بھیج دیجئے۔ اور حلفیہ بیان دیجئے کہ کوئی رجسٹر باقی نہیں رکھا گیا۔ میں ان کا چندہ دینا ثابت کر دوں گا۔ جب چندہ دینا ثابت ہوگیا تو باقی باتیں خود ہی ثابت ہو جائیں گی۔"

میں بار بار ان فقرات کو پڑھتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ میرے دوست کشتہ کو کیا ہو گیا۔ وہ کیوں اس قدر بہکی بہکی باتیں کرنے ہیں۔ جن کو پڑھکر مجھے سخت شرم آرہی ہے۔

حضرت! پہلے آپ نام اور پتہ تو نہیں چھپنے لگا

پالیسی اوری کا اتفاق فرمایئے۔ جو غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقعہ پر احمدیت سے تائب ہوئے۔ اس کے بعد تو شک ہوگا۔ فرد مجرم کا ثبوت بھی چاہیئے ایسا عجیب اپنے آدمی ہی آپ پیش نہیں کرسکتے۔ تو چندہ وہ نماز پر گفتگو کی نوبت ہی کب آئیگی۔ پھر ایک نہایت نامعقول مطالبہ ہے۔ کہ صدر انجمن جو ایک رجسٹرڈ انجمن ہے۔ اس کے تمام رجسٹر غالباً بیس بیس سال کے آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ اور آپ نہایت اطمینان سے اپنے فارغ اوقات میں ان کا ملاحظہ فرمادیں۔ اور اتنا عرصہ انجمن کے تمام کاروبار بند کر دیئے جائیں۔ کیونکہ رجسٹر تو آپ کے پاس ہونگے دفتر میں بیٹھے کیا کرینگے۔ پہلے تو سنتے آئے تھے کہ بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے مگر اب سودیشی عدالتوں کا اجرا ہے۔ اور اس کا پہلا نمونہ جناب الارشاد گاندھی صاحب لفتوی مولوی ثناء اللہ صاحب یہ قرار پایا ہے۔ کہ ثبوت بذمہ مدعا علیہ ہو۔ حالانکہ صاف بات ہے جو شخص آپ پیش کریں گے۔ اس کی نسبت ہم عرض کر دیں گے۔ کہ یہ چندہ نہیں دیتا تھا۔ تو آپ صدر انجمن کی رسید پیش کرسکتے ہیں۔ جو دستی یا بذریعہ ڈاک ہر رقم پر دی جاتی ہے۔ بھلا رجسٹر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر ایسی ضرورت پیش آنے پر آپ کے لئے سہولت بہم پہنچا دی جائیگی۔ فی الحال آپ صرف نام اور پتہ ہی شائع کریں۔ جو احمدیت سے غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقعہ پر قادیان میں احمدیت سے مرتد ہوئے۔ ورنہ بہتر ہے۔ کہ آپ خاموش رہیں۔ پہلے ہی بہت فضیحت ہو چکی ہے۔ اب اس سے زیادہ آپ اپنی پردہ دری کرکے مجھے شرمسار نہ کیجئے۔

افسوس ہمارے مخالفین میں حق طلبی کا مادہ نہیں رہا۔ وہ ہمارے مقابلہ میں اسقدر دلیری اور جرأت سے جھوٹ بولیں۔ اور پھر اس طرح مصر ہوں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ اس … قادیان

ایک ضروری درخواست

سب سے پہلے تو میں اپنی محترم اور مکرم بہنوں اور قابل احترام بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اپنی جو کہ ایک سال سے وجہ سے بیمار ہے۔ ایسی بیمار ہوگئی۔ اور دو ماہ میں ایسی حالت ہوگئی کہ چلنے پھرنے سے معذور ہوگئی ہوں۔ رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں میری صحت کے لئے بہت بہت دعائیں فرمائی جاویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کامل بخشے۔ نیز میں نے نذر مانی ہے۔ کہ زنانہ ہسپتال کے لئے چندہ احمدیہ مستورات سے وصول کرکے پیش کروں۔ سو میری مخلص بہنیں اپنی اس قومی خدمت اور مفید تحریک پر لبیک کہیں۔ اور میری مرضی ہے کہ سب … بعض عزیزہ بہنیں جن کو نام بنام تحریک کرتی ہوں۔ وہ اپنے اپنے علاقہ کی مستورات سے چندہ وصول کرکے دفتر محاسب صدر انجمن میں بھجوا دیں اور مجھے ضرور اطلاع دیں تاکہ میں اخبار الفضل میں ایسی بہنوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اور اس طرح تحریک بھی ہوگی اور ہر ایک چندہ دینے والی بہن کو رسید بھی مل جائیگی۔ اسکے علاوہ میں اپیل چندہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی بیوی نے بھی کی ہوگی۔ سو میں امید ہے۔ زور اور باقاعدہ کام کرنا چاہتی ہوں اور اپنی مفصلہ ذیل مکرم بہنوں کو امید رکھ والی ہوں۔ کہ میری بہنیں کرتے ہوئے یہ کام کریں گی۔ الا ماشاء اللہ رب سب سے پہلے معزز مکرم بہن اہلیہ ملک غلام نبی صاحب خلف الرشید چوہدری نصراللہ … اہلیہ شیخ … امیر بخش خان کوٹ قیصرانی … صاحب لاہور سے۔ اہلیہ … اللہ بخش صاحب … ہماری اخلاص مند سلطان بیگم حیدرآباد دکن سے … عبداللہ الہ دین … سکندرآباد سے … بیگم لاہور سے۔ گجرات۔ … سیالکوٹ۔ فیروز پور … ہندوستانی بہنیں اور … بیگم … امید ہے اسی طرح … مخلص بہنیں ہیں۔ جن کے اسماء … میری اخلاص مند بہنیں وہ سب شامل کریں اور چندہ کے لئے … تاکہ ہم بھی ان کے … الہم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ جون ۱۹۲۱ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک تقریر

"پرکاش" کے غیر معقول اعتراض

لوگ کیوں مسٹر گاندھی کے ساتھ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پچھلی بار کراچی کی تقریر میں جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ بیان فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے جو لوگ آتے ہیں۔ ان میں اور جو خود بخود کھڑے ہو جاتے ہیں ان میں کس قدر فرق ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسٹر گاندھی کی مثال پیش کر کے فرمایا تھا۔

"دنیا میں بڑے بڑے فاتح ہوئے ہیں۔ اور لوگ بھی ہوئے ہیں جن کے ساتھ لوگ چل پڑے۔ مثلاً آج کل ہندوستان میں مسٹر گاندھی ہیں۔ ان کے نعرے بھی آج ہندوستان میں لگائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ آنحضرت کے ساتھ لوگ ہو گئے۔ تو کیا ہوا۔ مسٹر گاندھی کے ساتھ بھی تو لوگ ہو گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی میں زمین آسمان کا فرق ہے کیونکہ آنحضرت وہ بات منواتے تھے جو عرب ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ مگر مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔"

اس امر کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ "مسٹر گاندھی وغیرہ لیڈروں کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی گاڑی یا موٹر جدھر جا رہی ہو ادھر چلتی جائے۔ اور ایک شخص پیچھے ہاتھ رکھ کے اور کہے کہ میں اسکو چلا رہا ہوں۔ مگر آنحضرت نے جدھر گاڑی چل رہی تھی۔ ادھر سے اس کا رخ پلٹ کر دوسری طرف کو پھیر دیا۔"

مذکورہ بالا الفاظ کے متعلق اخبار پرکاش اپنے ۱۵ مئی کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"ہمارے خیال میں مرزا محمود احمد صاحب نے اچھا نہیں کیا جو اس طرح مقابلہ کیا ہے۔ اول تو Comparisons are always odious. مقابلہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے۔ دوم ایک مردہ اور ایک زندہ شخص میں مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ سوم۔ دونوں کے کام کا دائرہ مختلف ہے۔ کئی آدمی ایسے ہونگے۔ جو ایمانداری سے مہاتما گاندھی کو حضرت محمدؐ سے بہتر انسان سمجھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اس خیال کا اظہار کرینگے۔ تو حضرت محمدؐ کے متعلق مسلمانوں کی جو عقیدت ہے۔ وہ اس اظہار رائے کو برداشت نہ کرینگی۔ مسلمانوں کے اندر حضرت کے متعلق کچھ اس قسم کی عقیدتمندی ہے کہ خدا کے متعلق تو سب کچھ سن لیتے ہیں۔ لیکن حضرت محمدؐ کے متعلق ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں۔ عیسائیوں کی حالت مختلف ہے وہ برا نہیں مناتے۔ اگر کسی شخص کا عیسیٰ سے مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ کئی انگریز اپنے مضامین میں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کر چکے ہیں۔ اگر مہاتما گاندھی کا حضرت محمد سے مقابلہ کیا جائے۔ تو اندیشہ ہے کہ کئی مسلمان ناراض ہو جائیں۔ اسلئے مرزا محمود احمد صاحب کو آئندہ اس قسم کے مقابلہ سے محترز رہنا چاہیئے۔"

پرکاش کو چاہیئے تو یہ تھا کہ جس امر کے متعلق مسٹر گاندھی کی مثال پیش کی گئی تھی۔ اس کی نسبت کچھ لکھتا۔ اور یہ ثابت کرتا کہ مسٹر گاندھی لوگوں سے کوئی ایسی بات منوا رہے ہیں۔ جسے وہ نہیں ماننا چاہتے۔ اور انہیں ادھر لئے جا رہے ہیں۔ جدھر جانے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔ تا کہ مسٹر گاندھی کی طاقت اور قوت کا پتہ لگتا۔ اور معلوم ہو سکتا۔ کہ عوام کو اپنے پیچھے چلانے کی ان میں کس قدر قابلیت اور اہلیت ہے لیکن چونکہ پرکاش نے اس پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور اس بات کو لے بیٹھا ہے۔ کہ مقابلہ ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ "مقابلہ ہمیشہ خراب ہوا کرتا ہے" اسلئے ہم بھی پہلے اسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعد میں بتلائینگے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسٹر گاندھی کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

پرکاش نے اپنے اس دعویٰ کی کہ "مقابلہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے" بنیاد ایک انگریزی مقولہ پر رکھی ہے جس کے متعلق اول تو ہم کہتے ہیں۔ اس نے یہ کیونکر سمجھ لیا ہے۔ کہ اس مقولہ کو سارا دنیا صحیح اور درست سمجھتی ہے۔ اور یہ ماننے کے لئے مجبور ہے۔ ہر قوم میں بیسیوں نہیں سینکڑوں مقولے مشہور ہیں۔ کیا ان سب کو پرکاش درست سمجھتا ہے۔ اور ان کے خلاف کرنا ناجائز قرار دیتا ہے؟ نہیں تو اس کا کیا حق ہے۔ کہ ہمارے خلاف بطور دلیل کے ایک انگریزی قول کو پیش کرے۔

دوم۔ اس کا یہ لکھنا کہ "کئی انگریز اپنے مضامین میں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کر چکے ہیں" ثبوت ہے اس امر کا کہ جو انگریزی مقولہ پرکاش نے پیش کیا ہے۔ اسکو خود انگریز درست نہیں سمجھتے۔ اور اس کے خلاف کرنا ان کے نزدیک برا نہیں ہے۔ ورنہ وہ کیوں گاندھی اور عیسیٰ کا مقابلہ کرتے۔ اس بات کو تسلیم کر کے پرکاش نے اپنی دلیل کو آپ رد کر دیا ہے۔

سوم۔ اہل مغرب کے نزدیک مقابلہ ہمیشہ برا ہو تو ہو۔ اہل مشرق تو کہتے ہیں۔ جب تک دو چیزوں کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ ایک کا حسن اور دوسری کا قبح پورے طور پر واضح نہیں ہو سکتا۔ اسی بات کو حضرت مرزا صاحب نے اپنے فصیح و بلیغ کلام میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
[illegible]

[redacted]

گر لیفنا تدے جیسے کار در جہاں نہ مرد
سے شستہ جو یائی تفسیر علی آشا مہا
دوشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
ورنہ جہالت ناست عیب وقر معقل رامہا

کیا ان اشعار میں جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس کا کوئی عقلمند انسان انکار کر سکتا ہے اور کیا کہہ سکتا ہے کہ ایک چیز کا دوسری سے مقابلہ کرنا ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی قدرت کے اس قانون کو رد کر سکتا ہے جس کے ماتحت دن کے مقابلہ میں رات، شکھ کے مقابلہ میں دکھ، آرام کے مقابلہ میں تکلیف، میٹھے کے مقابلہ میں کڑوا، گرمی کے مقابلہ میں سردی، عقلمند کے مقابلہ میں کم عقل، عالم کے مقابلہ میں جاہل اور اسی قسم کی بیسیوں باتیں رکھی گئی ہیں تو اس کا اختیار ہے کہ وہ "مقابلہ" کو ہمیشہ کے لئے برا کہہ دے یا ان متضاد باتوں میں وہ کوئی فرق نہیں پاتا۔ یہی مرکا حق ہے۔ کہ جو لوگ مقابلہ کے ذریعہ انہیں فرق قرار دیتے ہیں۔ ان کے خلاف کھڑا ہو جائے۔ لیکن اگر ایسا نہیں تو وہ مقابلہ کو برا بھی نہیں کہہ سکتا۔

چہارم۔ کیا مقابلہ کو ہمیشہ کے لئے برا قرار دیتے ہوئے پرکاش کو یہ یاد نہیں رہا۔ کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب ستیارتھ پرکاش میں بھی اسی مقابلہ سے کام لیا ہے۔ اس کیلئے ہم ذیل میں ایک دو حوالے پیش کرتے ہیں:-

پنڈت صاحب موصوف ہندوستان میں آریوں اور دوسرے لوگوں یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کی حکومت کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جب سے غیر ممالک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گئے وغیرہ کے ذبیحہ اور شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے بتدریج آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔"
ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۲۵۳-۲۵۲

پھر لکھتے ہیں:-

"آریہ ورت میں غیر ملک کے لوگوں کا راج ہونے کے باعث آپس میں پھوٹ۔ اختلاف مذہب، برہمچریہ نہ رکھنا علم نہ پڑھنا پڑھانا ...... وغیرہ بد عادات ہو گئی تھیں تو کا پرچار نہ ہونا وغیرہ سے کام بگڑا" صفحہ ۲۹۵

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:-

"اب بدقسمتی آریوں کی سستی اور غفلت اور بے اتفاقی کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خود آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا کامل آزاد، خود مختار اور بے خوف راج نہیں۔ جو کچھ ہے سو بھی غیر ملک والوں سے پامال کر رہے ہیں" صفحہ ۲۹۵

کیا ان حوالجات سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ پنڈت دیانند صاحب نے آریوں کی گذشتہ زمانہ کی حکومت کا انگریزوں کی موجودہ حکومت سے مقابلہ کر کے اول الذکر کو ہر طرح اعلیٰ اور مفید قرار دیا ہے۔ اور موخر الذکر کو ہر قسم کی بری عادتوں اور برائی کے پھیلانے والی اور ہندوستانیوں پر ظلم و ستم کرنے والی بتایا ہے۔

اس بات کو چھوڑ کر کہ پنڈت صاحب موصوف نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے اور وہ کن جذبات اور خیالات کے ماتحت لکھا گیا ہے ہم پوچھتے ہیں۔ کیا اس مقابلہ کو بھی پرکاش برا قرار دے گا۔ اگر نہیں تو کیوں جبکہ اس کا خیال ہے کہ مقابلہ ہمیشہ برا ہوا کرتا ہے۔

دوسری بات پرکاش نے یہ لکھی ہے کہ "ایک سادھو اور ایک بدمعاش شخص میں بھی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔" چونکہ پرکاش نے پہلے جہاں ایک انگریزی فقرہ سے استدلال کیا تھا۔ وہاں اب اتنا بھی نہیں کر سکا اور نہ اپنے اس دعویٰ کی کوئی دلیل دے سکا ہے۔ اس لئے یہ بات قابل التفات ہی نہیں۔ اور اس کے جواب میں ہمارا اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ لیکن ہم کسی قدر وضاحت کئے دیتے ہیں کہ ایک انسان جس کے کارنامے صفحہ دنیا پر موجود ہوں اور پکار پکار کر اس کی عظمت اور شان کو ظاہر کر رہے ہوں وہ اپنے اعمال کے لحاظ سے بُرا نہیں کہا جا سکتا اور اس کی برتری اور فضیلت ثابت کرنے کے لئے ایک بدمعاش شخص کے کام کی مقابلۃً حقیقت ظاہر کرنا [illegible]

کے متعلق [illegible] شہرت [illegible]
[illegible] اس کے [illegible] ہے۔ جو
اول تو شہرت یافتہ شخص کی زندگی میں [illegible]
کے بعد اس کے ساتھ [illegible] جاتا ہے [illegible]
کے نزدیک یہ مناسب [illegible]
اس وقت [illegible] جاتا۔ جب لوگ [illegible]
[illegible]
چکے ہیں۔ یا اس وقت ان کی شہرت کی اصل وجہ بیان کی جاتی ہے۔ جبکہ بچے بچے کی زبان پر ان کا نام ہے۔ اگر پرکاش غور کرتا۔ تو اسے معلوم ہو جاتا کہ کونسا وقت اس بات کے لئے مناسب اور موزوں تھا۔

تیسری بات پرکاش نے یہ لکھی ہے کہ "مذہبی لیڈر یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسٹر گاندھی کا معاملہ مختلف ہے۔" یہ بالکل صحیح ہے۔ مگر [illegible] چونکہ ایسے نادان ہیں۔ جو الفاظ پرکاش [illegible] سے مہاتما گاندھی کو حضرت محمد سے بہتر انسان سمجھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات [illegible] صفات کو جو فضیلت حاصل ہے وہ ظاہر کی جاتی۔ اور ان لوگوں کو اس غلط فہمی سے نکالا جائے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ دوسری یہ بات کہ مسلمان خدا کے متعلق تو سب کچھ سن لیتے ہیں۔ لیکن حضرت محمد کے متعلق ایک لفظ بھی سننے کو تیار نہیں۔ تو ہم نہیں سمجھتے وہ کیسے مسلمان ہیں۔ جو خدا کے متعلق سب کچھ سن لیتے ہیں۔ ایسے لوگ پرکاش کے نزدیک مسلمان ہوں گے۔ اسلام ان کو مسلمان قرار نہیں دیتا۔ ہر ایک سچا مسلمان جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بھی نازیبا لفظ سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف بھی کوئی لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں باوجود یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ایک بھی نازیبا لفظ رسول کریم کے متعلق سننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتے پرکاش کے "مہاشے" چلاّت یا قیر صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق [illegible]

کہتے ہیں۔ اور جنہیں پرکاش سکے چودہ سو برس ہی اب بھی موجود ہے۔ کیا وہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کامیابی ہوئی کہ مسلمانوں کی سخت مخالفت کے مقابلہ پر جمے رہے ہیں۔ اور مسلمان بڑے صبر سے کام لے سکتے ہیں۔

پرکاش نے اپنی طرف سے جو کچھ لکھا تھا۔ اس کا جواب دینے کے بعد ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں جو کچھ فرمایا تھا۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کامیابی ہوئی۔ وہ ایسی حالت میں ہوئی۔ کہ آپ نے لوگوں سے وہ کچھ منوایا جس کے ماننے کے لئے لوگ تیار نہ تھے۔ لیکن اور لوگ جن کو شہرت حاصل ہوئی۔ انہوں نے لوگوں کی خواہش اور منشاء کے ماتحت چل کر شہرت حاصل کی۔ اس بات کو مثال کے ذریعہ سمجھانے کے لئے آپ نے مسٹر گاندھی کو پیش کیا۔ کہ ان سے بڑھ کر سامعین کے لئے واضح مثال اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور فرمایا۔ ان کے ساتھ لوگوں کے ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ مسٹر گاندھی وہ بات کہتے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ اب اگر اس بات میں کسی کو شک ہو۔ اور وہ اسے درست نہ سمجھتا ہو۔ تو اس کا حق ہے۔ کہ اسے غلط ثابت کرے۔ اور ثبوت دے کہ مسٹر گاندھی لوگوں کو ایسی طرف لے جا رہے ہیں جس طرف چلنے کے لئے وہ تیار نہ تھے۔ لیکن کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پرکاش نے اس بات کو چھوا تک نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسٹر گاندھی کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ وہ ایسا بدیہی ہے کہ غالباً اس کے ثبوت کا مطالبہ کرنے کی کسی کو ضرورت ہی نہ ہوگی۔ تاہم ہم اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

حال میں مسٹر گاندھی نے "الٰہ آباد" سے ہندوستان کو ... کی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے ... کے اس جملہ میں جس میں مسٹر گاندھی بھی موجود تھے۔ اپنی تقریر میں فرمایا۔

"میں سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ میں یہ کہہ دوں۔ کہ ملک میں اس قدر جوش و خروش ہے۔ کہ اگر ناممکن ممکن ہو جائے۔ اور مہاتما گاندھی حکومت سے کوئی سمجھوتہ کر کے سوراجیہ کے اصول کو چھوڑ دیں۔ تو ملک مہاتما جی کی تقلید نہیں کریگا"

(زمیندار ۔ ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء)

لالہ لاجپت رائے جیسے مسلم لیڈر کے یہ الفاظ نہایت صاف اور واضح طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ ملک مسٹر گاندھی کی تقلید محض اس لئے کر رہا ہے کہ وہ اس کی منشاء اور مرضی کے مطابق چلکر سوراجیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ اس مطالبہ سے ذرا اِدھر اُدھر ہو جائیں۔ یعنی ملک کی منشاء کے خلاف ایک لفظ بھی کہیں۔ تو ملک ان کو چھوڑ دے گا۔ اور ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کریگا۔ جو ان سے پہلے متعدد لیڈروں کے ساتھ محض اسی وجہ سے کر چکا ہے کہ انہوں نے حسب منشاء چلنے میں لیت و لعل کی۔

اب لالہ لاجپت رائے جی کے الفاظ کو سامنے رکھ کر دیکھ لیا جائے۔ کہ یہ ان الفاظ کی کیسی صفائی کے ساتھ تصدیق کر رہے ہیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مسٹر گاندھی کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں۔

پھر یہی نہیں۔ خود ایڈیٹر پرکاش نے اپنے روزانہ اخبار پرکاش ۲۶ مئی میں لالہ لاجپت رائے جی کے مندرجہ بالا الفاظ کو دوہراتے ہوئے لکھا ہے کہ

"یہ ہمارے جیسے بے حیثیت شخص بھی لالہ لاجپت رائے کا ہم نوا ہو کر یہ کہنے کو تیار ہیں۔ کہ جس اصول پر گورنمنٹ کے ساتھ موجودہ جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر مہاتما گاندھی گورنمنٹ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کریں گے تو ہم ان کی پیروی ہرگز نہ کریں گے"

کیا ان الفاظ سے ظاہر نہیں ہے کہ ایڈیٹر پرکاش جیسے بے حیثیت انسان بھی اسی وقت تک مسٹر گاندھی کی پیروی کر رہے ہیں۔ جب تک کہ وہ ملکی مرضی اور منشاء کے ماتحت چل رہے ہیں۔ اور جب ذرا اِدھر اُدھر ہونگے ایسے لوگ بھی فوراً ہٹ جائینگے۔

اب ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہی وہ بات نہیں ہو۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بیان فرمائی ہے۔

عجیب بات ہے۔ اِدھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ الفاظ شائع ہوئے جنہیں بتایا گیا ہے کہ مسٹر گاندھی کے پیچھے لوگوں کے چلنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کی خواہش اور مرضی کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور وہ بات کہہ رہے ہیں جس کا مطالبہ خود ہندوستان کر رہا ہے۔ اُدھر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ایک مسلم لیڈر کو لکھنا پڑا کہ جس بات کا مطالبہ ہندوستان کر رہا ہے اگر مسٹر گاندھی اسکو چھوڑ دینگے۔ تو ملک بھی انکو چھوڑ دیگا۔ اور پھر یہی بات اس اخبار کے ایڈیٹر کو خود کہنی پڑی جس نے چند ہی دن قبل اس پر آگ بگولا ہو کر ... چڑھائے تھے۔

کیا اب بھی ایڈیٹر پرکاش کہہ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے مسٹر گاندھی کے پیچھے لوگوں کے چلنے کی جو وجہ بتائی وہ درست نہیں۔ اگر درست ہے۔ تو اس کے بیان کرنے میں کیا غضب آ گیا جس کے لئے پرکاش کو نقض در نقض ہونا پڑا۔

ایڈیٹر صاحب وکیل کی معذرت

اخبار وکیل نے اپنے ۲۶ مئی کے پرچہ میں افریقہ کے چار ہوا احمدیوں کے متعلق ایک ایسا ایڈیٹوریل شائع کیا تھا۔ جو دیانت اور امانت کے خلاف ہونے کے علاوہ غلط بیانیوں سے بھی پر تھا۔ مثلاً وکیل کا یہ لکھنا کہ "اتفاق سے کسی نے مفتی محمد صادق صاحب کو خبر کر دی۔ اور انہوں نے ناصر عبدالرحیم کو وہاں بھیجا جنہوں نے ان کا نام وہاں بھیجا ہوا ہی رکھ لیا" بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان کے رئیس القوم نے ان کو مبلغ کیلئے لکھا اور ... بعد سفر خرچ جناب مفتی صاحب کو بھیجے اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ۔ وہ لوگ پہلے عیسائی تھے بعد میں مسلمان ہوئے بلکہ پہلے وہ بت پرست تھے۔

"وکیل" کے اس مضمون کا مفصل جواب ہم شائع کرنے ہی کو تھے۔ کہ ۹ مئی کے اخبار میں یہ معذرت

کی گئی ہے کہ "ریویو کی اشاعت میں جو خرافات کی بنا پر دکھایا گیا تھا کہ افریقہ میں چار ہزار عیسائیوں کو احمدی بنانے کی جو خبر الفضل نے شائع کی تھی۔ وہ غلط تھی۔ وہ اصل پیرو ان مسلمان تھے۔ جن کا نام احمدی رکھ لیا گیا۔" چونکہ اس بیان میں ایک [illegible] غلطی کے ذریعے جاتے ہیں کہ مرکز [illegible] کی غلطی سے [illegible] ہو گیا تھا۔ اور اسے ایڈیٹر الفضل نے قدرتاً یہ سمجھ کر کہ اسقدر عیسائی احمدی ہوگئے ہیں۔ [illegible] بھی مانتے ہیں کہ یہ حقیقت الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جو افسوس ہے کہ ہماری نظر سے نہیں گذری۔ ورنہ ظاہر ہے کہ وکیل میں بھی اس قسم کی تنقیہ شائع کی جاتی۔ بہرحال اب ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرتے اور اپنے خیالات کو واپس لیتے ہیں۔

اگرچہ وکیل کو چاہیئے تھا کہ مسٹر محمد اسلم کا وہ مضمون شائع کرتا جس سے اسے اپنی غلطی پر اطلاع ہوئی۔ تا کہ وکیل کے ناظرین کو بھی مفصل طور پر حقیقت حال معلوم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ انہوں نے اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اپنے خیالات واپس لے لیئے ہیں اس لیئے ہم اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ اس بات پر اظہار حیرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ حقیقت جس کے نظر سے نہ گذرنے کا وکیل نے عذر کیا ہے۔ وہ جبکہ ۱۹ ستمبر کے الفضل کے پہلے صفحہ پر بالفاظ جلی شائع ہو چکی ہے۔ اور الفضل باقاعدہ ایڈیٹر وکیل کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ کیوں نظر سے نہ گذری۔

حضور نظام کی رعایا پروری

حکومت نظام کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام نے بوجہ قحط اورنگ آباد اور بیر کے اضلاع میں ایک سال کے لئے مالگذاری کی معافی کا اعلان فرمایا ہے۔ اور صدر اعظم نے قحط زدہ علاقوں میں روزانہ مزدوری کی شرح اسقدر بڑھا دی ہے۔ کہ ایک مزدور کم از کم ۱۸ روپے ماہانہ [illegible] حضور نظام کا یہ عمل رعایا نوازی کی ایک نہایت عمدہ

مثال ہے۔ اسی قسم کی باتیں رعایا کے دلوں میں اپنے حاکم کے متعلق محبت و شکر گذاری اور جان نثاری کے جذبات پیدا کرتی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حضور نظام کو اپنی رعایا کے ہر طبقہ اور ہر گروہ کی بہبودی کا خیال رہے گا۔ اور ہر جماعت کی خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوں۔ جائز ضروریات اور حاجات کو پورا کر کے زیادہ احسان فرماتے رہیں گے۔

فریدکوٹ کا فرضی مباحثہ

اخبار اہلسنت کے راست گو ایڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار کیم ستمبر میں لکھا ہے کہ:

"فریدکوٹ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزائیوں کا مباحثہ ہوا ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ مرزائیوں کو شکست ہوئی ہے۔ اور حاضرین و سامعین پر حق ظاہر ہو گیا ہے۔"

ہمیں معلوم نہیں کس معتبر راوی سے جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلسنت کو فریدکوٹ میں مباحثہ ہونے کی خبر ملی ہے۔ [illegible] ہمیں معلوم ہے کہ وہاں دونوں فریق میں کوئی مباحثہ نہیں ہوا۔ اور جب کوئی مباحثہ ہی نہیں ہوا۔ تو اس میں شکست کے کیا معنے؟

معلوم ہوتا ہے مخالفین اب ہماری فرضی شکستوں سے عوام کو دھوکہ دینا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھیں۔ یہ خوشی انہیں بہت مہنگی پڑیگی۔

انعام دینا جوئے بازی نہیں

مدینہ کے پرکاش میں بعنوان "ایک ہزار روپیہ انعام" جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان کے اس اشتہار کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں ثناء اللہ کو الفاظ مشتہرہ میں حلف اٹھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام دینے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ پرکاش نے اس انعام کو جوئے بازی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اس قسم کے اشتہارات سے لوگ دھرم کی سیوا [illegible] نہیں کرتے۔ بلکہ وہ غلط راستے پر چلنے لگتے ہیں۔ [illegible] اپنے کام میں [illegible] کامیابی ہوئی ہے۔ [illegible] اسی قسم کے اشتہارات کی بدولت [illegible] کی طرح [illegible] کی گئی تھیں۔"

اس کے جواب میں اسقدر [illegible] خیال کرتے ہیں کہ انعام اور جوئے بازی دو مختلف امور ہیں۔ انعام کو جوا قرار دینا پرکاش ہی کا کام ہے۔

ایڈیٹر صاحب پرکاش کا اس قسم کے اشتہارات کو اپنی مذہبی سپرٹ کے خلاف قرار دینا ان کی مذہبی سپرٹ کی [illegible] کی دلیل ہے کیونکہ مسلمان تو [illegible] خدا کو [illegible] معطل نہیں مانتے۔ بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ [illegible] اور اپنے بندوں کی مدد کرتا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لئے [illegible] احقاق حق اور ابطال باطل [illegible] فیصلہ [illegible] کرتا ہے اور [illegible] کیونکہ [illegible] تا کہ [illegible] آمادہ ہو سکیں۔

باقی [illegible] کی کامیابی جوئے بازی کی وجہ سے قرار دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کوئی کہے کہ [illegible] کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ محض [illegible] کی بدولت ہوئی ہے۔ [illegible] سب [illegible] نہیں ہو سکتا۔

اگر پرکاش اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے۔ [illegible] مرزا صاحب پر [illegible] جوئے بازی کی طرح [illegible] پیش کرنے کا الزام لگانے کے جواب میں کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہ سمجھیں گے۔ [illegible] جوئے بازی کی حقیقت بتانے کے لئے اس مشہور واقعہ کی طرف توجہ دلائیں گے۔ جس کا ذکر ان کی مقدس کتاب مہابھارت میں موجود ہے۔

خطبہ جمعہ

تقوےٰ

از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۵ مئی ۱۹۳۲ء

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفاسقون (پ ۲۸ ع ۱۹)

تقویٰ کا حکم قرآن کریم میں سب حکموں سے زیادہ جس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ تقویٰ ہی ہے۔ تقویٰ کہا جاتا ہے۔ یہ کہ خدا کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ اور نجات حاصل کی جائے۔ یہ تقویٰ ہے اور اس کی دو شاخیں ہیں۔ اول وہ کام جن کے کرنے سے خدا تعالیٰ منع کرتا ہے۔ ان سے بچا جائے۔ (۲) وہ جن کا حکم دیتا ہے۔ کہ کئے جائیں۔ ان کو کیا جائے۔ قرآن کریم میں بار بار تقویٰ کرنے کا حکم ہے لیکن اب سوال ہوتا ہے۔ کہ تقویٰ کیسے پیدا کیا جائے۔

ہر ایک کام کے لئے ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے سو اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسکے کرنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔ اگر کسی کام کا ارادہ نہ کیا جائے۔ خواہ ہزار اس کے متعلق وعظ سنے جائیں۔ کبھی اس کام کے کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی۔ بعض امور میں ارادہ ہوتا بھی ہے لیکن وہ قائم نہیں رہتا۔ یہی حال تقویٰ کا ہے کہ بہت لوگ قرآن میں اس کا حکم پڑھتے ہیں۔ مگر ان کا ارادہ نہیں ہوتا۔ بعض کا ارادہ ہوتا ہے لیکن جلد وہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے۔ اسلئے تقویٰ کے پیدا کرنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ اول تقویٰ کا عشق و ارادہ پیدا ہو جانا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ جو ارادہ ہو وہ قائم رہے اور مٹنے نہ پائے۔ تو کم ہی نہ ہو ۔

تقویٰ ہر کام کیلئے ضروری ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک کام میں ضروری ہوتا ہے۔ سوائے اور ہر کام کے وقت اس کا عزم چاہئے۔ تو وہ ہو سکتا ہے۔ انسان جب بیدار ہوتا ہے۔ تو دیکھتا ہے۔ کہ نماز کا حکم ہے۔ اب نماز کے اور اس کے لئے جس قدر احکام ہیں۔ ان سب کو پورا کرے۔ اگر تاجر ہے۔ تو دن بھر میں جتنے سودے کرتا ہے۔ ان کے متعلق بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ان سودوں میں ان احکام الٰہی کی پابندی کرے۔ گھر والوں سے تعلقات اور معاملات میں حاکم اور رعایا ہونے کی حیثیت میں کچھ احکام الٰہی ہیں۔ الغرض ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کرنا یہی تقویٰ ہوتا ہے۔ اگر انسان کا ارادہ ہو گا۔ تو وہ تقویٰ کر سکیگا اگر نہیں۔ تو پھر تقویٰ قائم نہیں رہیگا ۔

تقویٰ پیدا کرنے کا پہلا ذریعہ ان آیات میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تقویٰ کا ارادہ کیسے پیدا ہوتا ہے۔

پہلے فرمایا کہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ خیال کرے اور سوچے کہ وہ کل کیلئے کیا کر رہا ہے۔ دیکھو زمیندار کاشت میں محنت کرتا ہے اسلئے کہ سال کے بعد کسی حصہ میں اس کی محنت کام آئے۔ یا کوئی شخص تجارت کیلئے باہر جاتا ہے تو وہ وہاں اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ محنت کرتا اور تجارت میں تندہی سے کام لیکر روپیہ کماتا ہے۔ اسلئے کہ جب وہ وطن میں واپس آئے۔ تو یہ جو اس نے وطن سے باہر رہ کر کمایا ہے۔ اسکے کام آئے۔ اسی طرح انسان کا یہاں آنا محض کھانے پینے اور پہننے کے لئے نہیں۔ بلکہ انسان کا یہاں آنا عارضی ہے اور اس نے جانا کسی اور جگہ ہے۔ جہاں اس کو ہمیشہ رہنا ہے پس جس طرح ایک زمیندار سال کے باقی حصہ کیلئے اور تاجر اپنی وطنی زندگی کے بآرام بسر کرنے کے لئے محنت کرتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا فرض ہے کہ اس جہان میں ایسے کام کرے جو اس جہان میں جہاں اس نے جانا ہے عزت و آرام پا سکے۔ پس ہر انسان دیکھے کہ اس نے کیا کمایا ہے۔ اسلئے چاہیئے کہ ہر روز انسان اس پر غور کرے کہ وہ کیا کرتا ہے اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور کس کام کو چھوڑنا چاہیئے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ کہ خدا کے حساب لینے سے پہلے اپنا روزانہ حساب خود لینا چاہیئے پھر آگے فرمایا آتا ہے کہ ان الذین اتقوا اذا مسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا (پ ۹ ع ۱۴) وہ لوگ جو متقی ہیں جب انکو کوئی چھینٹا ہوا شیطان کا لگ جاتا ہے یا وسوسہ آتا ہے تو فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ پس مومن پر اگر غفلت آئے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس غفلت کو دور کرے۔

تقویٰ پیدا کرنے کیلئے دوسری بات دوسری بات جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے وہ یہ کہ اتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے۔ دیکھو ماسٹر کی موجودگی میں کوئی شخص ارتکاب جرم نہیں کرتا۔ لیکن جس شخص کو یہ یقین ہو کہ خدا دیکھتا ہے۔ اور وہ میری ہر حالت کو دیکھ رہا ہے۔ اور میری کوئی حرکت اس سے پوشیدہ نہیں وہ کیسے خلاف تقویٰ امر کی جرأت کر سکتا ہے پس دوسری یہ بات ضروری ہے کہ دل کو یقین ہو کہ میں اور میرے کام خدا کی نظر سے پوشیدہ نہیں جب یہ بات ہو گی تو انسان سے کوئی کام خلاف تقویٰ سرزد نہ ہو گا۔

تقویٰ پیدا کرنیکیلئے تیسری بات تیسری بات اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پیدا کرنے کی یہ فرمائی ہے۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ چونکہ خدا نے اس جرم کی یہ سزا دی کہ ان کے نفس انکو بھول گئے۔ جو لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں وہ شرک میں مبتلا ہو کر بہت ہی ذلیل ہو جاتے ہیں۔ شرک کیا ہے یہی کہ خدا کو اسکے درجہ سے گھٹا کر بتوں کے برابر لے آنا اور بتوں کو بڑھا کر خدا کے برابر کر دینا۔ یہی خدا کا بھلا دینا ہے انکی سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ملتی ہے کہ ایسے لوگ اپنی عظمت کو بھول جاتے ہیں۔ اور اپنے آپکو انسانیت کے درجہ سے گھٹا ہوا خیال کرتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی عظمت کو سامنے رکھا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کبھی کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو گا جو تقویٰ کے خلاف اور خدا کی ناراضگی کا موجب ہو۔ خدا کی عظمت و بزرگی کو سامنے رکھنا ایسا ہی جیسا اعلیٰ درجہ کا معیار جس سے انسان کے اخلاقی، اعمالی یا اعتقادی گناہ دیکھے جاتے ہیں اگر ان تینوں باتوں پر عمل کیا جائے تو تقویٰ پیدا ہوتا ہی اور انکو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے تو وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور وہی کام پسندیدہ ہوتا ہے جس پر دوام ہو جیسا کہ رسول کریم کی ایک حدیث بھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ دربارہ سود

(نمبر ۳)

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت [illegible])

زمانہ اب بنکوں سے جس میں سود رائج ہوا ہے ... وہ زمانہ جس میں لوگوں کو سودی قرض کی وجہ سے ... کرتے تھے۔ اب زمانہ میں تمام ... گئے ... ہیں اسلامی جماعت کے سود کی وجہ سے دلوں کو ... گیا۔ تب سے حضرت ... کے مسائل سمجھ ... گئے۔ سادہ زندگی جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ... ہو یا پرائیویٹ ... سود کو ... تو ان سے بچنا ... گیا۔ چونکہ تجارت کے ... سود کے بغیر مشکل نظر آیا۔ تو سب احکام ... دنیا کے رسول کریمؐ پر پانی پھیر دیا ... سے فتاوی ... گئے۔ سود کے ... بڑی باریک ترکیبوں سے علماء کے سامنے پیش کئے گئے۔ حتیٰ کہ نتیجہ یہ ہوا۔ ایک حصہ مسلمانوں کا ... کرنا قابل عمل ... ہو گیا۔ اور دوسرے نے ... کی آڑ لیکر اسے جائز کیا۔ اور تیسرے نے خفیہ خفیہ اسپر عمل کرنا شروع کر دیا ۔

اور خیر امت کہلانے والوں کی وہی حالت ہو گئی۔ جو آج سے دو ہزار برس پہلے والی ایک امت کی ہو گئی تھی۔ کہ ... انکو صرف سود خوری سے منع کیا تھا۔ مگر باوجود منع کرنے کے انھوں نے اللہ کے حکم کو پیچھے ڈال دیا۔ اور دنیا کے چند سکوں کے بدلے انھوں نے اپنے محسن خدا ... سے ہمیشہ کے لئے ... کر لی۔

اسلئے آقا حضرت مسیح موعودؑ سے بھی سود کا مسئلہ بار بار بڑی بڑی ترکیبوں سے پوچھا گیا ہے۔ مگر کبھی بھی حضور نے کسی رنگ میں ایسے معاملات کرنے یا ایسے روپیہ کے لینے اور خرچ میں لانے کی اجازت نہیں دی۔ ذیل میں ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ... [illegible]

... اپنے ... [illegible] ... ہماری جماعت ... [illegible] ... بیت المال ... [illegible]

(۱) فرمایا: ... [illegible] ... روپیہ ... [illegible] ... جاتا ہے ۔

(۲) ... [illegible] ... ایک شخص ... [illegible] ... سود ... [illegible] ... ہو گیا ۔

(۳) سوال ہوا کہ ... سود ... [illegible] ... کیا حکم ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: حرام ہے۔

(۴) سوال ہوا کہ اگر ضرورت سخت ہو۔ اور سوائے سود کے کام نہ چل سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے اس کی حرمت مومنوں کے واسطے مقرر کی ہے۔ اور مومن وہ ہوتا ہے جو ایمان پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اسلام میں کروڑہا ایسے آدمی گذرے ہیں۔ جنہوں نے نہ سود لیا نہ دیا ... آخر ان کے حوائج بھی پورے ہوتے ہی تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سود نہ دو نہ لو۔ جو ایسا کرتا ہے۔ گویا خدا کے ساتھ لڑائی کی تیاری کرتا ہے۔ ایمان ہو تو اس کا صلہ خدا بخشتا ہے۔ ایمان بڑی بابرکت شے ہے۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ اگر اسے خیال ہو۔ پھر کیا کہے تو کیا خدا کا حکم بھی بیکار ہے؟ اس کی قدرت بہت بڑی ہے۔ سود تو کوئی شے ہی نہیں ہے۔ اگر اللہ کا حکم ہو تا کہ زمین کا پانی نہ پیا کرو۔ تو وہ ہمیشہ بارش کا پانی آسمان سے دیا کرتا۔ اسی طرح ضرورت پر وہ خود ایسی راہ نکال ہی دیتا ہے۔ کہ جس سے اس کی نافرمانی بھی نہ ہو۔ جب تک ایمان میں میل کچیل ہوتی ہے۔ تب تک یہ ضعف اور کمزوری ہے۔ کوئی گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔ جب تک خدا نہ چھڑائے ...

... [illegible] ... آئین ... [illegible] ... علماء ... [illegible] ... ہم ... [illegible] ... کو نہیں ... [illegible] ... دائر ہوں۔ علاوہ ان کے ... [illegible] ... سمجھتے ہیں۔ ... [illegible] ... رشوت خوری کرتے ہیں۔ اور ... [illegible] ... گناہ نہیں چھوڑا۔ ... [illegible] ... جانتے ... [illegible] ... ہے۔ کہ ... [illegible] ... کی کتاب ... [illegible] ... ذکر ... [illegible] ... چھوڑا ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... (فتاوی احمدیہ)

(۵) فرمایا: ... [illegible] ... احباب ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... حرام ہے ۔

(۶) فرمایا: ... [illegible] ... اگر سود کا روپیہ ... بالکل حرام ہے۔ ... [illegible] ... شخص ... [illegible] ... خرچ کرنے ... [illegible] ... مصارف میں خرچ کرنے ... [illegible] ... دینے کا ... [illegible] ... سب حرام ہے۔ ... [illegible] ... خرچ کی ... [illegible] ... اور قرآن شریف ... [illegible] ... خیال ... [illegible] ... اس سود کو ... [illegible] ... نہیں کر سکتے ... [illegible] ... اور اس کا کھانا حرام ہے۔ (فتاوی احمدیہ)

انشاء اللہ اگلے نمبر میں حضرات خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ اس کے بارے میں احباب کے سامنے پیش کروں گا ۔

حقہ چھوڑنیوالوں کی چوتھی فہرست

(۱۱۸) چوہدری ... [illegible] (۱۱۹) ... [illegible] ... حاسد ... [illegible] ... قاسم صاحب (۱۲۱) رحمت علی صاحب (۱۲۲) ... [illegible] ... سالکان ... نمبر ... [illegible] (۱۲۳) ... [illegible] ... عبدالرحمن صاحب ... [illegible] ... حبیب ... [illegible] ... صاحب ... [illegible] (۱۲۷) صادق محمد صاحب ... [illegible] (۱۲۸) ... [illegible]

امرتسری کو ایڈیٹر اہلحدیث کا جواب

([illegible])

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا اشتہار بعنوان [illegible]
[illegible] آپ نے [illegible] الذی ایک ہزار معہ
امرتسری [illegible] کے جواب میں [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کے تعجب ہوا
[illegible] آپ نے [illegible] بیٹھے [illegible]
تمھی میں [illegible] لئے کل [illegible] کی ہے اور خیال
کر لیا ہے کہ اشتہار آپ کی [illegible] بڑھ [illegible] کر جائے
گا [illegible] نہیں [illegible] اور جو حقیقت سے [illegible]
[illegible] آپ نے [illegible] رکھنی چاہی ہے [illegible]
[illegible] یاد رہے کہ جہاں عقلمند اور ذی شعور
انسانوں سے [illegible] آپ کی چالاکی چھپی نہ
[illegible] اس حالت میں کہ آپ کا حریف جو آپ کی چال
کو آپ سے زیادہ سمجھتا ہے۔ [illegible] دیگا

مولوی صاحب! سنئے! ہم نے آپ کو ایک
ایسی حلف کی دعوت دی۔ جو آپ کے ایمان و عقیدہ
کے متعلق آپ کی ہر تحریر و تقریر میں پائی جاتی ہے
لیکن میں اسکو آپ کے نفاق پر بہ بناء واقعات صحیح
محمول کرتا ہوں۔ اور یقیناً جانتا ہوں۔ کہ آپ کا
[illegible] علیٰ وجہ البصیرۃ یہ ایمان و عرفان نہیں بعض لوگوں
کو دھوکہ دینے کی نیت سے اقرار باللسان بغیر تصدیق
قلبی ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ آپ سے آپ کی
اندرونی حالت کا انکشاف کراؤں۔ اور ایک [illegible]
آپ کو دکھاؤں آپ سے ایسی حلف لوں جس سے آپ کا
[illegible] آپ کے منافق ہونے پر عام فہم دلیل ہو جائے [illegible]
[illegible] آپ کے لئے وبال جان ہو گیا ہے۔ اس کے جواب
کی [illegible] آپ کے [illegible] یا آپ بلا خوف
[illegible] پیش کردہ حلف اٹھا کر ایک ہزار
نقد بلا شرط واپسی معاوضہ لیکر میری تکذیب کر دیتے
یا انکار کر کے [illegible] اپنے نفاق پر مہر لگا کر
میری تصدیق کریں۔ اس کے سوا کسی اور طرف جانا یا
اپنی طرف سے بھی کوئی شرط لگا کر حلف پیش کر دینے
گریز اور [illegible] نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ نے اس اشتہار کو چھوڑ کر جس نے آپ کو
[illegible] پر ایک ہزار [illegible] وقت [illegible] کا
اشتہار دیا ہے۔ اس کے پیشوا اور مقتداء کو جو خلیفہ
[illegible] کیا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی
[illegible] نے آپکو ایک ہزار کی رقم بطور معاوضہ حلف دینے
کا اعلان کیا ہے۔ جو آپ نے ان کو جواب دیا ہے؟
[illegible] نے آپکو یہ معاوضہ دینا چاہا ہے؟ یہ بھی اگر
[illegible] آپ کو دعوت حلف دی۔ اور میں ہی آپ کو ایک ہزار
روپیہ کا معاوضہ دیتا ہے۔ پھر امیر المومنین امام [illegible]
خلیفۃ المسیح ثانی [illegible] کو جواب کیسا؟

دوم۔ آپ نے اپنی طرف سے جو بصورت عدم نزول
[illegible] کے اور ہمارے امام کے [illegible] کے اعلان
کی شرط لگائی ہے۔ اس کا آپ کو کیا حق ہے؟ کیا آپ
نے بھی کوئی رقم انعامی یا معاوضہ [illegible] دینے کے لئے اشتہار
دیا تھا۔ جس سے آپ کو بھی بالمقابل کوئی حق کسی شرط
کے پیش کرنے کا حاصل ہو چکا ہے؟ یہ بھی ظاہر ہے
کہ آپ کا کوئی اعلان اپنے لئے کسی حلف پر معاوضہ وغیرہ
دینے کا نہیں ہے۔ تو پھر آپ کو ہمارے اوپر کسی شرط کے
واجب قرار دینے کا کیا حق ہے؟ اور طرفہ یہ کہ آپ اپنی
شرط پیش کرنے کے انصافاً حقدار بنتے ہیں۔ اور لکھتے
ہیں کہ چونکہ آپ نے میری بربادی کے لئے ایک سال کی
مدت لگائی ہے۔ اسلئے انصافاً میرا حق ہے کہ
میں آپ سے مندرجہ ذیل اقرار شائع کرنے کا تقاضا
کروں جو وجوباً آپ کو ماننا چاہیئے" سبحان اللہ
[illegible]

[illegible]

حضرت کرامت فضیلت مآب کے ہوش و حواس درست نہیں
رہے۔ یا خوف حلف سے ہوش رفو چکر ہو گئے ہیں۔ جو
ایسی بات ہماری طرف منسوب کرتے ہیں جس کا ہمارے
اشتہار انعامی ایک ہزار میں بطور جملہ شرطیہ کے ذکر تک
نہیں۔ ورنہ امرتسری کی تکذیب بتائے۔ کہ ہمارے
اشتہار میں کس جگہ لکھا ہے۔ کہ ثناء اللہ ایک سال تک
برباد ہو جائیگا۔ اور اگر جہالت سے حلف کے اندر
جو امرتسری کی زبان سے ایک سال تک وعید عذاب
کی درخواست [illegible] یہ لکھا ہے۔ تو فضیلت کی لیاقت
ہی ڈبو دی۔ امرتسری نادان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ
یہ میعاد سال جو حلف میں لکھی گئی ہے۔ اس کی اپنی خواہش
اور تحریر [illegible] کے مطابق لکھی ہے۔ جو اس نے [illegible]
میں لکھ کر دی تھی۔ کہ نتیجہ حلف کے لئے میعاد ایک سال
ہونی چاہیئے۔ ہم تو کوئی عذاب معین کرتے ہیں نہ کوئی
میعاد اپنی طرف سے لگاتے ہیں۔ میعاد آپ کی اپنی تحریر
کے مطابق ہے۔ اور عذاب منجانب اللہ معین ہو گا
ہم نے تو بلا کسی شرط کے حلف مندرجہ اشتہار انعامی
ایک ہزار آپ کو دینی ہے۔ اور نتیجہ کو اللہ پر چھوڑا ہے
خواہ وہ عذاب نازل کرے یا نہ کرے۔ ہمیں اس سے
تعلق نہیں۔ اسی لئے تو ہم واپسی روپیہ کی کوئی شرط
نہیں لگاتے۔ اگر ہماری طرف سے نزول عذاب میعاد
ایک سال اس حلف کے نتیجہ میں بطور شرط قرار دیا جاتا۔ تو
ہم اس طرح کرتے کہ اگر ایک سال کے اندر تم پر عذاب نازل
ہو گیا۔ تو یہ ایک ہزار تم کو یا تمہارے ورثاء کو واپس
دینا ہو گا۔ یا ایک سال تک یہ روپیہ امانت رہیگا اگر
عذاب نازل نہ ہوا۔ تو پھر تم کو امین یہ روپیہ دیدے۔
چونکہ ہماری طرف سے ایسی کوئی شرط ہی نہیں ہے بلکہ
بلا شرط حلف اٹھاتے ہی ایک ہزار نقد آپ کو دیدینا
ہے۔ اس لئے ہماری طرف کسی میعاد یا نوعیت عذاب
کا منسوب کرنا نادانی ہے۔ پس آپ کا کوئی حق انصافاً
نہیں کہ ہم پر کسی تقاضا کا وجوب لازم کریں۔ کیا ہی
ظالمانہ جواب ہے۔ کہ چونکہ آپ نے مجھے حلف اٹھانے
پر ایک ہزار روپیہ معاوضہ دینا چاہا ہے۔ اسلئے انصافاً
میرا حق ہے۔ کہ میں بھی کچھ زائد معاوضہ کا علاوہ ایک ہزار
روپیہ کے آپ سے تقاضا کروں۔ جو وجوباً آپ کو
ماننا چاہیئے۔ کیوں جی امرتسری فاضل؟ ایسا ہی
تقاضا آپ ہم پر واجب کرتے ہیں۔ اس بھلے مانس کو
اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ جو شخص ایک [illegible] حلف کا معاوضہ
ایک ہزار روپیہ دیتا ہے۔ جس حلف کو بلا معاوضہ [illegible]

سو بار بھی اگر کوئی چاہے تو ایک جماعت کا [illegible]
[illegible] ۔ تو کیا [illegible] اعتراض ہے [illegible]
[illegible] کتنے سے [illegible] اور [illegible]
چلے ایک مکان [illegible] اور اس کی رجسٹری کرا دو
[illegible] تو یہ شخص [illegible]
تو کیا ہے؟ بہرحال [illegible]
چارہ نہیں۔ [illegible] اشتہار [illegible]
ایک ہزار [illegible]
[illegible]
پیشانی پر لگا کر اپنے نفاق [illegible] کے
علاوہ ہمارے مقابلہ میں اس کا کوئی حق نہیں۔

البتہ ایک طرح سے [illegible]
تیار بیٹھے ہیں۔ اور وہ اسی طرح کہ اگر وہ ہم سے
بالمقابل اعلان توبہ کی شرط [illegible] ہے۔ اگر ہم
[illegible] ہیں۔ جو
بصورت حلف نہیں۔ بلکہ بصورت مباہلہ ہو سکتی ہے
کہ وہ حسب آیت مباہلہ ہم سے مباہلہ کریگا۔ اور یہ
[illegible] ہے۔ جس کو مسیح موعود علیہ السلام کے
سامنے ہمیشہ [illegible] ہے۔ اور اس کے بعد حضرت [illegible]
علیہ السلام کے خدام کے مقابلہ میں [illegible]
۔ جیسا کہ ۲۵ اکابرین سلسلہ کے دستخطوں سے
قادیانی غیر احمدیوں کے جلسہ پر ہم نے اسکو اور
دیگر غیر احمدی مولویوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا جس
کو وہ آج تک زبان پر لانے سے گھبراتا ہے۔ اور پھر
۱۹۔ اپریل کو مناظرہ [illegible] میں اسکو للکارا۔ مگر اسکو
سانپ سونگھ گیا۔ اور ادھر منہ بھی نہ کیا۔ آج پھر یہ
شرط [illegible] اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے
ساتھ مباہلہ کرلے۔ اور اگر اس کو خواہش ہو۔ تو یہ شرط
لکھ لے۔ کہ جو فریقین کے [illegible] کی ایک جماعت فریق مخالف
کے لیڈر کو [illegible] ہے۔ کہ اگر اس میعاد کے اندر
فریق مخالف پر عذاب نہ آیا۔ تو ہم توبہ کرینگے۔ اور اس
فریق کے مذہب میں داخل ہو جائینگے۔ جسقدر آدمی
مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے [illegible] ۔ بات کہہ دینگے
کہ اگر اس مباہلہ کے نتیجہ میں لعنت اللہ علی الکاذبین

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے متعلق ایک [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible] آپکی خواہش اور شرط [illegible]
[illegible] اخبار اہلحدیث [illegible]
[illegible] کے شائع کردہ [illegible] مباہلہ [illegible]
[illegible] کی طرف سے
[illegible] ۔ جو اشتہار [illegible]
[illegible] ہیں۔ اور [illegible]
[illegible] آپ [illegible] اعتقاد کے متعلق [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] فاروق نے [illegible]
[illegible] آپ کا [illegible] ۔ جس نے آپ کو [illegible]
[illegible] علیہ السلام کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] امام [illegible]
طرف [illegible] نہ کریں۔ نہ آپ کسی جماعت کے امام
ہیں۔ نہ آپ کی شخصیت اتنی بڑی ہے کہ مجھ سے سنبھال
نہ جاسکے۔

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم
بندۂ بارگاہِ سلطانیم

لہذا میں اور آپ ایک ہی نبوت لینگے۔ اور انشاء اللہ میں آپکی
ہر طرح اور ہر وقت ہر تمنا اور خواہش پوری کرنے کو
بدل و جان آمادہ ہوں۔ اگر مجھ سے آپ کی ناز برداری نہ
ہو سکے۔ تو پھر آپ دوسری جانب جھکیں۔ اور ذرا سر پر
برف رکھ کر جواب لکھا کریں۔ اور باقی جو کچھ شاہی اصول
تحریریں آپ نے سفارشاً علماء سے بچنے کیلئے
پیش کی ہیں۔ ان کا جواب علیحدہ حاضر خدمت کرونگا
منتظر رہیں۔

خاکسار
قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

اسلامک [illegible] تبلیغ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ضلع [illegible] (۹) میاں عبد اللہ صاحب ۔ وشہرہ (۱۰)
قادر بخش صاحب لدھیانہ (۱۱) ماسٹر [illegible] صاحب [illegible]
(۱۲) مولوی غلام نبی صاحب [illegible] (۱۳) [illegible]
صاحب [illegible] (۱۴) میاں محمد داؤد صاحب [illegible]
(۱۵) چوہدری غلام احمد صاحب [illegible] (۱۶) منشی
محمد حسین صاحب [illegible] (۱۷) مولوی محمد عبد العزیز صاحب
[illegible] (۱۸) ابو اقبال محمد خان صاحب
[illegible] (۱۹) میاں حامد حسین صاحب [illegible] (۲۰) مولوی
سراج الحق صاحب [illegible] (۲۱) مولوی محمد اعظم صاحب
[illegible] غلام نبی (۲۲) حکیم عطاء ربانی صاحب [illegible] (۲۳)
صادق علی صاحب [illegible] (۲۴) مسٹر عبد اللہ [illegible]
علی گڑھ (۲۵) چوہدری نور الدین صاحب چک [illegible]
ضلع منٹگمری۔

ابو الفضل محمد خان صاحب [illegible] ۔ مولوی غلام نبی صاحب
اور [illegible] میاں محمد [illegible] جنہوں [illegible]
ادا کرنے میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو
جزائے خیر دے۔

میں امید کرتا ہوں کہ باقی مقامات کے احباب بھی اس طرف
توجہ فرمائیں گے تاکہ بہت جلد اسلامک [illegible] تبلیغ کی دوسری
فہرست شائع کرنے کے قابل ہو سکوں۔

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

احمدی مستورات اور دینی خدمات

میری اہلیہ کو ابھی کوئی ہفتہ نہیں گذرا جب ... الفضل میں دیکھا کہ لاہور کی مستورات نے ایک جلسہ ... قرآن مجید ... میں کیا۔ اور مولانا مولوی محمد علی صاحب کی نہایت پُر اثر تقریر سنی ... سلسلہ سے آگاہ فرمایا پھر ... زیورات وغیرہ صدقات ... جو بھی احمدی عورتیں چندہ جمع کر ... گیا۔

میری معزز بہنو! ... پیارے مسیح ... اسلام کیلئے تشریف لائے ... کہ ... ہماری ... کی ... کر دیا ہے ... وہ تیرہ سو برس ... کی بعثت ... قرآن کریم کی ایک تعلیم پر عمل کرانا ... تھا۔ سو پیارے رسول اللہ ... فرماتا ہے۔ والذین استجابوا لربهم واقاموا الصلوٰة وامرهم شوریٰ بینهم ومما رزقنٰهم ینفقون۔ حقیقی مومن کہلانے کا ... اس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ مبارکہ میں فرمائی ہے۔ کہ جو اپنے پروردگار کا حکم سنتے ہیں اور ان کے بتائے کام میں۔ آپس کے مشورہ سے ... ہیں اور ہم نے جو ان کو دے رکھا ہے وہ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں گویا اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن بننے کے لئے چار باتیں بتائی ہیں (۱) خداوند کریم کے حکموں کے آگے سر تسلیم خم کرنا (۲) نماز پڑھنا (۳) جو کام کرنا آپس کے صلاح مشورہ سے کرنا (۴) جو کچھ خدا نے دے رکھا ہے راہ خدا میں خرچ کرنا۔ یہ چاروں باتیں ہماری باقاعدہ انجمنیں قائم کرنے سے پوری ہو سکتی ہیں ... جب تک باقاعدہ چندے کی وصولی کا اہتمام نہ کیا جاوے۔ ہر جگہ کی مستورات کا ہفتہ وار یا ماہوار ایک جلسہ ہونا چاہیئے جس میں قومی ضروریات کی آگاہی ہو جایا کرے۔ عورتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احساس کا مادہ موجود ہے۔ اگر ان کو قومی اور دینی ضروریات سے باقاعدہ طور پر آگاہ کیا جاتا رہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ مردوں کی طرح ایثار و استقلال سخاوت اور قربانی کا نمونہ دکھا سکیں۔

وفات مسیح

پرچہ اہلسنت مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان "ایک آریہ صاحب کے سوالات اور ان کے جوابات" شائع ہوا ہے۔ تاسع نمبر ۹ سوال "خدا کل مذہبوں کا ایک ہے یا الگ الگ" کا جواب دیتے ہوئے تحریر کیا ہے:-

"اس معبود حقیقی کے سوا کسی دوسرے کو خدا ماننا شرک کہلاتا ہے۔ اللہ کا یعنی قرآن شریف اسی کے ادعا اور اسکی عبادت کرنا بتلاتا ہے اور دیوتا یا فرشتوں وغیرہ کی پرستش سے نفرت دلاتا ہے۔ اس کا ذکر بہت سی مواقع پر موجود ہے۔ صرف بخوف طوالت صرف دو حوالہ درج کئے جاتے ہیں جس میں مشرکوں کی سزا اور ان کے معبودوں کی حقیقت دکھلائی ہے۔ انه من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنة وماواہ النار وما للظالمین من انصار۔ یعنی جو کوئی اللہ کے سوا شریک کہے۔ تو اللہ جنت کو اس پر حرام کر چکا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ (پارہ ششم سورہ مائدہ ع ۱۰) دوسری جگہ ارشاد ہے جو کہ مشرکوں کے معبودوں کی حقیقت دکھلائی گئی ہے۔ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ یعنی اور جن معبودوں کو یہ شریک اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بیکار مرے ہیں۔ ان میں جان نہیں۔ اور انکو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جاوینگے (پارہ ۱۴ سورہ نحل ع۲)"

میں پوچھتا ہوں جب یہ معبودان باطلہ کو اس آیت کی رو سے مردہ قرار دیا جاتا ہے۔ کیا اسی آیت کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کو مردہ قرار نہیں دیا جا سکتا جبکہ انکی نسبت قرآن مجید میں صریح طور پر وارد ہے کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم (سورہ مائدہ ع۱۰) اور لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثة (سورہ مائدہ ع۱۰) کہ جو لوگ مسیح کو خدا کہتے تثلیث فی التوحید کے قائل ہیں وہ کافر ہیں مسیح ناصری کو بھی معبود من دون اللہ مانا جاتا ہے۔ پس بذریعہ شکل اول ان دونوں آیات کے ملانے سے نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور شکل اول اسطرح ہے

صغریٰ۔ مسیح علیہ السلام معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں

کبریٰ۔ اور جس قدر معبود من دون اللہ مانے جاتے ہیں وہ مُردے ہیں۔ انہیں جان نہیں۔ اور انکو معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جاوینگے۔

نتیجہ۔ پس نکلا کہ مسیح علیہ السلام مردے ہیں انہیں جان نہیں اور انکو معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جاوینگے۔

صغریٰ اور کبریٰ مسلم فریقین ہیں۔ اسلئے نتیجہ بھی صحیح ہے کیا اہلسنت اسکو تسلیم کریگا۔

جلال الدین شمس مولوی فاضل (سیکھوانی)

التقریظ

رسالہ وفات مسیح — میں نے کتاب مذکور کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ اپنے اختصار اور سادگی تحریر کے لحاظ سے مجھے پسند آئی ہے۔ اسوقت بعض سکرٹریان تبلیغ جو نظارت تالیف و اشاعت کے انتظام کے ماتحت مقرر ہوئے ہیں۔ اس قسم کے رسالے مانگ رہے ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ میں ان کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک کتاب لکھوں۔ مگر پیشتر اس کے کہ وہ کتاب تیار ہو سکے۔ احباب مکرمی ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے کی کتاب سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کتاب میں تین غلطیاں ہیں:-

(۱) صفحہ ۳۱ پر۔ امام مالک کی بجائے مالک لکھا ہے۔

(۲) صفحہ ۳۲ پر۔ حوالہ نمبر ۵ کے نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو عیسائیوں کی روایت ہے۔

(۳) اسی صفحہ پر حوالہ نمبر ۶ میں حقیقة الموت کی بجائے حقیقة الموت چاہیئے۔

جو سکرٹری صاحبان تبلیغ اس رسالے کو لینا چاہیں وہ مجھ کو لکھیں میں کوشش کرونگا کہ بجائے ۴ کے کم قیمت پر انکو دلوا دوں

ماہ رمضان میں خاص رعایت

صرف ۱۰ شوال تک

بعض احباب کے بار بار اصرار کرنے پر یہ رعایت دی گئی ہے چونکہ مصول ڈاک دوگنا ہو چکا ہے اس لئے نا امید احباب سے التجا ہے کہ جو احباب کتب طلب کرتے ہوئے قیمت و محصول ڈاک ساتھ بھیجیں گے

نام کتاب	اصل	رعایتی
احمدی حمائل شریف مترجم	[illegible]	[illegible]
قرآن شریف مترجم مع تفسیر احمدی	[illegible]	[illegible]
حضرت خلیفہ اول مجلد	[illegible]	[illegible]

تصانیف حضرت مسیح موعود

نام کتاب	اصل	رعایتی
درثمین فارسی نظم	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
[illegible] مجلد	[illegible]	[illegible]
[illegible] مجلد	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
رہنمائے خاتون	[illegible]	[illegible]
ملفوظات احمد	[illegible]	[illegible]
آخری لیکچر	[illegible]	[illegible]
صدق النبی	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
تحفہ مقدس	[illegible]	[illegible]
بینات [illegible]	[illegible]	[illegible]
خطبہ عید الفطر	[illegible]	[illegible]

تصانیف حضرت [illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
چشمہ توحید	[illegible]	[illegible]
دلائل ہستی باری تعالیٰ	[illegible]	[illegible]
اختلافات سلسلہ	[illegible]	[illegible]
عظیم الشان لیکچر	[illegible]	[illegible]
[illegible] معرفت	[illegible]	[illegible]

تبلیغی رسائل

نام کتاب	اصل	رعایتی
ایک [illegible]	[illegible]	[illegible]
فتح اسلام (ٹریکٹ)	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام کتاب	اصل	رعایتی
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] حضرت مسیح موعود	[illegible]	[illegible]
[illegible] اسلام	[illegible]	[illegible]
صداقت اسلام / شہادت [illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرق

نام کتاب	اصل	رعایتی
النبوۃ فی القرآن	[illegible]	[illegible]
طریق النجات / [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
اشعار حضرت مسیح موعود [illegible]	[illegible]	[illegible]

احمدیہ کتاب گھر قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور حضرت خلیفہ اول سیدنا مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ سرمہ اور حضرت خلیفۃ اول کا بتایا ہوا

سرمہ نور اور ست سلاجیت

اصل ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور [illegible] کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جو لوگ ہزار ہا روپیہ کو [illegible] ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے [illegible] کے اخبار بدر الحکم اور رسالہ [illegible] میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو محض اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا تھا۔

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ حسب بالا حکیم الامت اور عزیز [illegible] اور بینائی کو تیز اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت عجیب ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود [illegible] مہنگا ہونے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ اصل ممیرا [illegible] فی تولہ یہ سرمہ ان کی آنکھیں [illegible] ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی ثابت ہے حضور [illegible]

ست سلاجیت

[illegible] سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء ، نافع ضعف [illegible] ، [illegible] ، بواسیر بلغم و [illegible] [illegible] وغیرہ [illegible] ، [illegible] اور مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ [illegible] کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول [illegible] فی تولہ

المشتہر

احمد نور تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی [illegible] انگوٹھی کا خوبصورت اور چمکدار نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ نہایت ہی خوشنما [illegible] ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ [illegible] قیمت [illegible] اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپے۔ [illegible]

[illegible] قیمت دو روپیہ چار آنے [illegible]

ملنے کا پتہ: شیخ محمد اسماعیل احمدی [illegible]

کشمیر کے مال کے متعلق

[illegible] کے متعلق [illegible] اس موسم میں [illegible] سہولت [illegible] فائدہ اٹھانا چاہیں [illegible] ہو جاتی ہے

احمدیہ [illegible] ایجنسی زینہ کدل سرینگر کشمیر

[illegible] صاحب جج ... ریاست ...

[illegible] ضلع [illegible]

ہرنام سنگھ ولد ... سنگھ ذات ... سکنہ موضع ... پرگنہ ... علاقہ ریاست نابھہ ... مدعا علیہ	مقدمہ ... مدعی

دعویٰ دلا پانے ... روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ہرنام سنگھ مدعا علیہ بجواب نالش تعمیل سمن نہیں ہوئی۔ اور رپورٹ تعمیل کنندہ سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور مفقود الخبر ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے کہ تاریخ پیشی ۱۳ جون اصالتاً یا وکالتاً مدعا علیہ حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کرے ورنہ اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔

۲۱ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

دستخط

(محمد نواب خان ثاقب)

اعلان

کھیوڑہ سالٹ مائن کے واسطے ایک سرویئر کی ضرورت ہے جو کھیوڑہ واسٹ ڈرائنگ اور اسٹیمیٹ وغیرہ بخوبی جانتا ہو امیدوار ۲۵ سال کے قریب ہو۔ ملازمت پنشن ایبل ہے۔ تنخواہ ۹۰ روپیہ سے ۱۲۰ روپیہ تک کا سکیم ہے ۔ ۲۵۰ – ۵ – ۸۰ تک عنقریب ہو جائیگی۔ امیدوار ذیل پتہ پر جلد سے خط و کتابت کریں۔ قاضی عبد الحمید سرویئر انسپکٹر کھیوڑہ سالٹ مائن کھیوڑہ۔ ضلع جہلم۔ ناظر امور عامہ قادیان

امرتسری مکذب کو جواب

[illegible] عنوان سے ثناء اللہ کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے ... [illegible]

ہندوستان کی خبریں

ایک سرکاری اعلان مظہر

حکومت ہند اور علی برادران ہے کہ حکومت ہند نے اس بات کا فیصلہ کیا تھا کہ مسٹر شوکت علی اور مسٹر محمد علی پر ان تقریروں کی بنا پر مقدمہ دائر کیا جائے جو انہوں نے گزشتہ چند ماہ ... [illegible] ... کی تھیں یہ تقریریں حکومت کے خیال میں لوگوں کو فساد پر آمادہ کرنے والی تھیں۔

جب حکومت استغاثہ دائر کرنے کا فیصلہ کر چکی تو اسے یقین دلایا گیا کہ اس کا مقصد بغیر عدالت میں چارہ جوئی کرنے کے حاصل ہو سکتا ہے۔ حکومت نے اس کو التوا میں ڈال دیا۔

اب حکومت نے مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی کے بیان کے شائع ہونے پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان تقریروں کے متعلق سر دست کسی قسم کا استغاثہ دائر نہ کریگی۔ جب تک مسٹر ... اپنے قول و اقرار پر قائم رہیں گے۔

ہاں اگر کوئی وعدہ خلافی کی گئی۔ تو حکومت ہند اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ ان کو ان کی سابقہ تقریروں کی بنا پر گرفتار کرلے۔

وائسرائے کے ڈنر ہمعصر ہمدم اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ ایک ہفتہ سے زائد عرصہ ہوا۔ **میں مسٹر شفیع** وائسرائے نے شملہ میں جو دعوت دی تھی۔ اس میں میاں محمد شفیع کے ساتھ مسز شفیع بھی رونق افروز دعوت ہوئی تھیں۔

کولمبو۔ ۳۰ مئی

لنکا میں بارش کی خوشخبری موسم کا حال معمولی ہے۔ برسانی ہوا (مون سون) نہایت تیز ہے۔ ہفتہ گزشتہ میں خوب بارش ہونے سے ندیوں میں سیلاب معلوم ہوتا ہے۔ ایک وسیع علاقہ سیراب ہو گیا ہے۔ پہاڑی کولمبو کی طرف بادل بڑھ رہے ہیں۔

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی بھی قدر ہونے لگی مدراس ۲۸ مئی

آل انڈیا سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ... یونین کی پراونشل کانفرنس کے صدر میجر گرے نے دوران تقریر میں کہا کہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کی کل تعداد کے ۱۵ فیصدی کو دس سال کی خدمت کے بعد اسسٹنٹ سرجن بنایا جائیگا۔

پشاور ۲۷ مئی۔ کوہاٹ

سرحدی قبائل کی آپس میں جنگ کو کہروتی اور سنگال میں سرحد پر کچھ پریشانی ہوئی۔ سنگالیوں کی چند بکریاں برطانوی سرحد کے نزدیک چر رہی تھیں۔ کہروتی ان کو ہانک کر لے گئے۔ تو سنگالیوں نے گولیاں چلانی شروع کیں۔ گولیوں کی آواز سنکر بہت سے قبیلے اکٹھے ہو گئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک کہروتی اور ایک افغان سپاہی مارے گئے۔

ایک بنگالی خاتون ریل میں

وزیر ہند کو نالش کا نوٹس سفر کر رہی تھی۔ منزل مقصود پر پہنچ کر جب وہ ٹرین سے اترنے لگی۔ تو گارڈ نے سیٹی دیدی۔ اور ریل چل دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مع اپنے بچے کے پلیٹ فارم پر گر پڑی۔ اور اس کے بڑی چوٹ آگئی۔ اب اس نے وزیر ہند کو نالش کا نوٹس دیا ہے۔

بمبئی کرانیکل کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے

ڈائر اور اوڈوائر کی ملاقات کے بارہ میں لکھتا ہے کہ **کی پنشن بند** وائسرائے کی دعوت پر مسٹر گاندھی نے حامیان ترک موالات کے جملہ مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔ اور انکو اگزیکٹو کونسل کی رائے کے ساتھ وائسرائے نے کابینہ برطانیہ کے پاس بھیج دیا ہے۔ اغلب ہے کہ پنجاب کے تعلق میں تمام ... [illegible] ... کر دئیے جائینگے۔ اور ڈائر اور اوڈوائر کی پنشنیں بند کر دی جائینگی۔

بارش کے متعلق امید افزا خبریں

بارش کی توقعات چلی آرہی ہیں۔ اور توقع ہے کہ جلد بارش شروع ہو جائیگی۔ شملہ بر خلاف گرمی کے بعد ۳۰ مئی سے قبل کی شب میں خوب بارش ہوئی۔ اور شملہ کے جنگلات میں جو روزانہ آتشزدگیاں ہوتی تھیں۔ ان کا انسداد ہو گیا۔

پٹنہ میں ہندو مسلمان کا

آیندہ بقرعید اور صوبہ بہار ایک جلسہ ۲۹ مئی کو ہوا جس میں ریزولیوشن منظور کیا گیا کہ ہندو مسلمانوں کا ایک ثالثی بورڈ مقرر کیا جائے جو آیندہ بقرعید کے متعلق ہندو مسلم اختلافات کا فیصلہ کرے۔

ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ میں بندر کا جنازہ

لکھنؤ [illegible] کا ایک [illegible] گیا تھا جو کہ [illegible] شاندار

جنازہ نہایت دھوم سے نکالا گیا تھا۔ حال میں ایک بندر جو بو ہسپیل لکھنؤ ریلوے سٹیشن کے ورکشاپ میں [illegible] کے تار سے ہلاک ہو گیا تھا۔ ورکشاپ کے آدمیوں نے چندہ کر کے اس بندر کی نہایت شاندار ارتھی اٹھائی اور جلوس کے ساتھ کریا کرم کئے گئے۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس [illegible] کے آخری ہفتہ میں بمقام کراچی منعقد ہو گا۔

کیا گورنمنٹ پشاور خالی کرنے پر غور کر رہی ہے

کابل کے اخبار امان افغان کا نامہ نگار مقیم پشاور لکھتا ہے بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ سوچ رہی ہے۔ کہ اگر پشاور میں شور و شر کی یہی حالت رہی۔ تو اس سے یہی بہتر ہو گا کہ پشاور کو خود بخود خالی کر دیا جائیگا۔

کہا جاتا ہے کہ سرحدی قبائل سے گورنمنٹ صاف صاف کہہ رہی ہے۔ کہ یا تو اہل شورش اور فساد کا جو پیدا ہوا انسداد کیا جائے۔ ورنہ سرحدی حکومت باشندوں کے حوالہ کر دی جائیگی۔

میونسپلٹی کی امداد سوراجیہ فنڈ میں

مدراس۔ [illegible] مئی۔ اخبار ہندو کو معلوم ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹی [illegible] نے تلک سوراج فنڈ میں ۵۰۰ روپیہ چندہ دیا ہے۔

قومی سکول گورنمنٹ کی نظر میں

سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جو قومی سکول جاری کئے گئے ہیں گورنمنٹ انہیں ایسے پرائیویٹ سکول خیال کرتی ہے جنہیں محکمہ تعلیم نے تسلیم نہیں کیا۔ اور وہ سرکاری رسوخ کے طریق سے خارج ہیں۔

عازمان حج کیلئے اطلاع

شملہ۔ [illegible] مئی۔ سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ جو عازمان حج کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حجاز حکومت کے تحت انہیں چاہئے اگر کوئی شکایت ہو تو جتنی جلدی ممکن ہو سکے حکام حجاز سے شکایت کریں۔ بصورت دیگر اگر ان کو حجاز سے چلے آنے کے بعد اپنی شکایت کی شنوائی نہ ہوگی۔

قسطنطنیہ اور اناطولیہ

ایتھنز۔ [illegible] مئی۔ حکومت یونان نے اتحادیوں کے غیر جانبدار رہنے کے اعلان کے جواب میں کہا ہے کہ قسطنطنیہ اور دردانیال وغیرہ کو غیر جانبدار رہنا ہے۔ لیکن ایک جہاز کی تلاشی لی گئی جو یورپین ساحل سے ایشیائی ساحل کی طرف مصطفی کمال کی فوجی کمک لے جا رہا تھا۔ اتحادیوں کی ہم رسانی بھی اس طرح قطعاً بند ہونی چاہیئے۔

فوجی تحقیقاتی عدالت

لنڈن ۲۶ مئی۔ جرنیل النبی نے سکندریہ کے فسادات کے لئے ایک فوجی تحقیقاتی عدالت قائم کی ہے۔ جس کے صدر کرنل [illegible] ہیں۔

سرکاری مددگی کی تخفیف

سکندریہ کا ایک پیام مظہر ہے کہ مددگی کا سلسلہ گورنمنٹ میں [illegible] ہے۔ اور دس ہزار کھٹیوں کے بند ہونے کا اندیشہ ہے۔

صوفیہ میں بم

پیرس ۲۶ مئی۔ صوفیہ کا ایک پیام مظہر ہے کہ قومی دن کی تقریب میں اسکولوں کے بچے شاہی محل کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک بم پھینکا گیا۔ بادشاہ بالا خانہ میں کھڑے تھے۔ بچے اور عورتیں زخمی ہوئیں۔

سائیلیشیا کے شہر روزنبرگ کی تباہی

لنڈن ۲۶ مئی۔ پولوں نے شہر روزنبرگ کی باقاعدہ تباہی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ انہیں جرمن حملہ کا اندیشہ ہے۔ بظاہر پول سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں یہ شہر چھوڑنا پڑیگا۔ اس لئے وہ جرمنوں اور دنیا کو سبق دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر انہیں صنعتی علاقے سے بزور نکالا گیا۔ تو اس علاقہ کا کیا حشر ہو گا؟

ریلوے سٹیشن اور ریل کا بڑا پل بارود سے اڑا دئے گئے ہیں۔ اور بہت سی عمارت کو آگ لگا دی گئی ہے۔

مولانا [illegible] کی بہن [illegible] کے ساتھ [illegible] سلوک ہوا ہے

امریکن کارتوس ڈبلن میں

لنڈن ۲۶ مئی۔ [illegible] جہاز [illegible] امریکن کارتوس ۲۶ ڈبے ڈبلن میں پکڑے گئے ہیں۔

ڈبلن میں [illegible]

کسٹم ہاؤس [illegible] جو آگ سے جل رہا ہے [illegible] ہر وقت [illegible] کے گرنے کا ڈر ہے۔ بیشمار ہجوم [illegible] کو دیکھنا [illegible] کے [illegible] اسکے [illegible] آئرلینڈ کے اخبارات جو [illegible] کی صلح کی امید [illegible] ظاہر کرتے ہیں۔

۲۵ ہزار ریلوے ملازم برخاست

قاہرہ ریلوے کے ملازمین [illegible] کر دی جاتی تھی۔ وہ [illegible] نہیں ہوئی۔ ۲۵ ہزار ملازموں کو برخاست کر دیا گیا ہے۔ اگر ان کو بحال بھی کیا گیا۔ تو ان کے حقوق کچھ ضرور سلب کئے جائیں گے۔

اسکندریہ کے فسادات کی وجہ

[illegible] پاشا نے [illegible] کہا ہے کہ اسکندریہ کے فسادات سیاسی نہیں۔ بلکہ ان کا [illegible] ہے۔ کہ یونانیوں نے کمالی مظاہرین پر فائر کئے ہیں۔

جیل خانے سے نکل کر وزیراعظم

طہران ۲۰ مئی۔ خراسان کا سابق گورنر کرم سلطان وزیراعظم بننے کے لئے جیل سے نکل آیا ہے۔ اس [illegible] میں مشہد میں اس کے حالات کی تحقیقات ہو گی وہ وثوق الدولہ کا بھائی ہے۔

مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کی نیابت

لنڈن ۲۷ مئی۔ ایک سفید کاغذ شائع کیا گیا ہے جس میں مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق [illegible] اور حکومت ہند کی خط و کتابت شائع ہوئی ہے۔ حکومت ہند نے زور دیا تھا۔ کہ کونسل میں ہندوستانیوں کو مناسب نیابت دی جائے۔ ان کے [illegible] اصول پر حق قائم کیا جائے۔ اور نسلی امتیاز دور کیا جائے۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں اب پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو۔

ایڈیٹر۔ غلام ... اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۸ | نمبر ۹۶ | مورخہ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۱۳ شوال ۱۳۳۹ھ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

افتتاحیہ

اخبار احمدیہ

مسیحی مصنفین اور ... کے نزدیک مسیح ...

ہندو ہندو ہیں اور مسلمان مسلمان

ابن ظفر علی خان اور ذوالفقار

... عبداللہ ... حقیقی عید کیا ہے

خدا ... شان ... شرم ...

اشتہارات

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جمعہ (۱۷ جون) کی صبح کو لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت اور سفر لاہور کے متعلق مفصل ڈائری رپورٹ صفحہ ۲ پر درج ہے۔

خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ اور افریقہ میں دس ہزار بیعت کرنے والوں کی خوشخبری سنائی۔

مسجد اقصیٰ کے سامنے صحن کے لئے نہایت عمدہ اور خوبصورت سائبان بن کر آگئے ہیں۔ جن پر دو سو روپیہ کے قریب روپیہ صرف ہوا ہے۔ جماعت فیروز پور نے ان کی تیاری میں بہت مدد دی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش

ایک عظیم الشان بشارت

افریقہ میں دس ہزار نفوس احمدی

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ احمدیت کی طرف سے ۱۷ ماہ حال کو حسب ذیل تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لیگوس (افریقہ) سے بھیجا ہے۔

Khalifa-tulmasih Qadian. BATALA.

Recovered. Accept ten thousand Baiat. Pray "NAYYAR."

جس کا ترجمہ یہ ہو کہ میری صحت بحال ہو گئی ہے۔ دس ہزار آدمیوں کی بیعت قبول فرمائیے۔ اور دعا کیجئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے اس خاص فضل پر سجدات شکر بجا لانے اور بہت بہت دعائیں کرنی چاہیئیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان نئے بھائیوں کو سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ نیز مکرم نیر صاحب کو بھی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کا کام اور ان کی ذمہ داریاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت

احباب نے ۱۳ رجون کے الفضل میں حضرت خلیفہ ثانی کی حالت کا حال پڑھ لیا ہوگا ۔ ۱۰ ، ۱۱ رجون تک کے حالات تھے ۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت بہتر ہونی شروع ہوگئی ۔ اور میں نے بذریعہ خطوط معرفت دفتر ڈاک بعض احباب تک ۱۳ رجون تک کے حالات پہنچانے کی کوشش کی ۔ اس دن شام کو حضور ڈاکٹری مشورہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے ۔ سفر اور دیگر ضروری مشاغل کی وجہ سے ۱۳ رجون سے بعد کے حالات ۱۶ رجون کے اخبار میں نہ چھپ سکے ۔ اب اس اخبار میں مفصل حالات احباب تک پہنچاتا ہوں اگرچہ پرانے ہیں ۔ مگر محبت رکھنے والے دوستوں کے لئے نئے ہونگے ۔

۱۴ رجون کو حضرت صاحب کو بخار سے بفضلہ تعالیٰ آرام رہا ۔ اور ۱۳ رجون کو زیادہ سے زیادہ حرارت ۹۹ ہوئی ۔ سانس جلدی درجہ صحت تک آگئی ۔ مگر کمزوری بدستور رہی ۔ اسی روز اتفاق سے ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر ملک عبدالرحمن صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس جو حال ہی میں ولایت سے تشریف لائے ہیں ۔ حضور کو ملنے آئے ۔ اور حضرت صاحب کا معائنہ کیا ۔ اور کہا کہ :۔

میری رائے میں آپ کو ایک سال کے لئے تقریر بند کر دینی چاہیئے ۔ اور آج ہی پہاڑ پر چلے جانا چاہیئے ۔

حضور نے فرمایا :۔

آپ نے جو کہا ہے کہ تقریر بند کر دوں آپ سے پہلے تمام کے تمام ڈاکٹروں نے یہی رائے دی ہے ۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں ڈاکٹر انیسورتھ صاحب کو جب گلا دکھلایا تو انہوں نے کہا کہ تقریر بند کر دینی چاہیئے ۔ [illegible] ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ پھر میرے علاج سے زیادہ فائدہ کی توقع نہیں ۔ مگر ایک کام کے

[illegible] ۔ [illegible]

[illegible] حضرت صاحب [illegible] لاہور تشریف [illegible]

اسی روز لاہور سے اطلاع آئی کہ ڈاکٹر [illegible] صاحب نے [illegible] ۱۵ رجون تک [illegible] حضرت صاحب [illegible] ۱۳ کی شام [illegible] لاہور [illegible] ہوئی [illegible] بخار [illegible]

[illegible] حرارت [illegible] ۔ اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] ۔

خدا کے فضل سے [illegible] ہوا ۔ شام کو ڈاکٹری معائنہ ہوا [illegible] اور چھاتی کے معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ناک میں [illegible] پر چونکہ دو بار اپریشن ہو چکا ہے اور اسی وجہ سے گلے میں پرانی Congestion ہے اور [illegible] زخم [illegible] بالکل نہیں ہے [illegible] چھاتی [illegible] کوئی نقص نہیں ہے ۔ البتہ [illegible] کچھ عرصہ کے لئے [illegible] پہاڑ پر چلے جانا چاہیئے اور ناک کی [illegible] Cauterise کروا [illegible] آجائے ۔

چونکہ [illegible] کی وجہ سے سخت تکلیف رہی [illegible] صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible] کی رائے [illegible] اپریشن [illegible] حالت موزوں نہیں ۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو بھی [illegible] اتفاق ہو گیا ۔ [illegible] آرام کے بعد حضور ۱۹ رجون کی شام کو واپس [illegible] اور [illegible] میں حضور کی طبیعت [illegible] کہ نماز [illegible] یا مغرب [illegible] عشاء کی نماز خود پڑھائی اور [illegible] جمعہ کا خطبہ بھی خود ہی پڑھا جو [illegible] پر مشتمل تھا ۔ [illegible] حضور کی [illegible] نے [illegible] سلسلہ میں [illegible] ہونے کی ۔ [illegible] حضور

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس [illegible] کو [illegible] عطا فرمایا ہے ۔ جس کا نام سلیم احمد [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح [illegible] احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار غلام قادر [illegible]

درخواست دُعا

احباب [illegible] کے لئے دعا فرمائیں [illegible] ایک [illegible] کا میابی کے لئے احباب دعا فرمائیں ۔ [illegible]

نمازِ جنازہ

میری دو لڑکیاں سید [illegible] اور [illegible] [illegible] اور [illegible] جون ۱۹۲۲ء فوت ہوگئی ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ہر دو کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ خاکسار قاضی فضل الٰہی [illegible]

آج بتاریخ ۷ ماہ حال جناب والد بزرگوار منشی تاج الدین صاحب احمدی فوت ہوگئے ۔ جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے بہت پرانے مخلص خدام میں سے تھے ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں ۔ سردار محمد خلف منشی تاج الدین صاحب

میری لڑکی غلام فاطمہ چند دن بیمار رہ کر فوت ہوگئی ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں ۔

خاکسار محمد الدین [illegible]

چوہدری غلام حیدر [illegible] سکرٹری انجمن احمدیہ [illegible] کی والدہ اور بھائی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔ چوہدری صاحب [illegible] کی والدہ [illegible] تھا ۔ محمد علی [illegible] قادیان

ایڈیٹر کی ضرورت

[illegible] صاحب ایڈیٹر الحکم [illegible] الحکم [illegible] کے لئے ایک ایڈیٹر کی ضرورت [illegible] مضامین نویسی کا شوق رکھنے والے احباب درخواستیں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۲۱ء

دیوبندیوں کی بار بار ذلت و رُسوائی

مُباہلہ و مُناظرہ سے فرار کا اعتراف

اور

مُضطربانہ حرکات

ہمارے مقابلہ میں علماء دیوبند کو جس قدر رسوائی اور ذلت اٹھانی پڑی۔ وہ واقعی نہایت قابل عبرت ہے کہ ہمارا اشتہار ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو شایع ہوا۔ اور بذریعہ رجسٹری اسی وقت ان کو پہنچا دیا گیا۔ اس کے متعلق قلم اٹھانے کے لئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ تک انہیں توفیق نہ آئی۔ حالانکہ اس دوران میں ہماری طرف سے ایک بار نہیں۔ دو بار نہیں بلکہ متعدد بار پُر زور الفاظ میں جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ اسی اشتہار ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کے بعد ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کے الفضل میں "کہاں ہیں علماء دیوبند" کے عنوان سے دیوبند کے قریباً تمام کے تمام مولویوں کو نام بنام مخاطب کرتے ہوئے لکھا گیا۔

"علماء دیوبند کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں۔ پردہ ظہور پر جلوہ فرما ہوں۔ ہم مشتاق ہیں۔ منتظر ہیں۔ راستہ تکتے ہیں۔ مگر آہ!

وہ تو غفلت کے لحافوں میں لپٹے پڑے ہیں

حضرات علماء دیوبند ہمارے آخری اشتہار کو پڑھیے اور سب مل جل کر جواب مرحمت فرمائیے"

اسی مضمون کو جماعت احمدیہ میرٹھ نے بذریعہ علیحدہ اشتہار شایع کر کے خاص دیوبند اور نواح دیوبند میں بکثرت تقسیم کرایا۔ لیکن دیوبندیوں کی مدہوشی میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس کے بعد ۳ جون سنہ ۱۹۲۰ء کے الفضل میں "کیا علماء دیوبند ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے" ایک اور مضمون لکھا گیا۔ اور اسے بھی جماعت احمدیہ میرٹھ نے الگ چھپوا کر شایع کیا۔ اور دیوبند پہنچایا اس میں دیوبندیوں کے وہ دعوے درج کر کے جو اشتہارات میں بڑے زور شور کے ساتھ پیش ہوئے تھے۔ بتایا گیا کہ:

"شاید وہ لوگ جو ہمارے مقابلہ میں ہر کس و ناکس کی تحریر کو وقعت دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ دیوبندی اشتہارات کے اس قسم کے فقرات میں بھی کچھ حقیقت سمجھتے ہوں۔ اور انہیں خیال ہو۔ کہ جب اس زور شور سے علماء دیوبند کی طرف سے مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی جا رہی ہے تو وہ ضرور مباہلہ کر کے ہی رہیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کو ہم نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ علماء دیوبند نے اپنے قول و قرار کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور اپنے ہوا خواہوں کی امیدوں کا خون کرتے ہوئے مباہلہ کے معاملہ میں بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ان کی تمام نعرہ بازیاں ختم ہو گئی ہیں۔ ان کا سارا جوش و خروش کافور ہو گیا ہے"

ہمارا یہ مضمون بھی دیوبندیوں کی مہر خموشی کو نہ توڑ سکا اور انہوں نے ایک لفظ تک ہمارے جواب میں نہ لکھتے ہوئے مباہلہ سے فرار کو خود تسلیم کر لیا۔

اس کے بعد جب قادیان میں غیر احمدیوں کے جلسہ کا اشتہار شایع ہوا۔ اور اس میں شامل ہونے والے لوگوں میں مولوی عبد السمیع کا نام ہماری نظر سے گذرا۔ تو ہم نے ۲۴ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے "الفضل" میں "مولوی عبد السمیع صاحب دیوبندی متوجہ ہوں" کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا جس میں لکھا کہ:

"کیا ہم امید رکھیں کہ اگر مولوی عبد السمیع صاحب نے قادیان آنے کی جرأت کی۔ تو ہمارے اشتہار کا جواب بھی ساتھ لیتے آئیں گے۔ اور وہ وجوہات پیش کریں گے جن سے مجبور ہو کر انہیں مباہلہ سے فرار اختیار کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور اس لئے آج تک ہمارے اشتہار کا جواب نہ دیا"

اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا گیا تھا کہ:

"ہم مولوی صاحب کو قبل از وقت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ضرور ہمارے آخری اشتہار کا جواب لیکر آئیں۔ ورنہ اندازہ کر لیں۔ کہ انہیں کس قدر شرمندگی اور ندامت برداشت کرنی پڑیگی"

یہ مضمون بھی مولوی عبد السمیع کو پہنچا دیا گیا۔ اب جب انہوں نے اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ہمارے مواخذہ سے بچنے کا ان کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اور غیر احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت جس کے لئے نہ معلوم انہوں نے کیا کیا خیالی پلاؤ پکائے ہونگے۔ اور کیا کیا امیدیں باندھی ہونگی۔ ان کے لئے کوئی آسان بات نہیں ہے تو جنوری سنہ ۱۹۲۱ء کا چھپا ہوا ایک رسالہ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء میں ہمارے پاس بھیجدیا۔ اور اس سے اپنے دل کو تسلی دے لی۔ کہ شاید اس طرح مطالبہ جواب سے رستگاری حاصل ہو جائے۔ لیکن چونکہ یہ ہمارے اشتہار کا قطعاً جواب نہیں تھا جیسا کہ آگے چل کر ثابت کیا جائیگا۔ اس لئے ہم نے غیر احمدیوں کے جلسہ پر بذریعہ اشتہار بڑے زور کے ساتھ جواب کا مطالبہ کیا۔ اور لوگوں کو ان کے فرار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا کہ:

"اگر آپ لوگوں کو ان کے (دیوبندیوں کے) فرار میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو۔ تو مولوی عبد السمیع صاحب دیوبندی سے بالمشافہ پوچھ لیجئے کہ انہوں نے بحیثیت قائم مقام علماء دیوبند کیوں ہمارے اس اشتہار کا جواب شایع کر کے ہمیں نہیں بھیجا۔ جسے ان کے پاس پہنچے ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس سوال کا جواب ان کے پاس سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ علماء دیوبند مباہلہ سے بھاگ گئے"

ہمارے اس اشتہار کے جواب میں یہاں نہ تو مولوی عبد السمیع کو کچھ کہنے کی جرأت ہوئی۔ نہ مولوی انوار اللہ صدر مدرس دیوبند نے کچھ کہا۔ اور نہ مولوی حبیب الرحمن نائب مہتمم دیوبند

نے کچھ ارشاد فرمایا۔ حالانکہ ان کو تقریر کرنے کے لئے سب سے زیادہ کافی وقت ملا تھا۔ لیکن جیسا کہ اشتہار کو شائع ہوئے قریباً دو ماہ گذر چکے۔ تو ۱۰ مارچ ۱۹۲۱ء کو دیوبند سے شائع شدہ ایک اشتہار ہمیں پہنچا۔ جس میں مولوی عبدالسمیع نے اپنی بدزبانی اور گند دہنی کا کافی سے زیادہ ثبوت دیتے ہوئے ہم پر جھوٹ مکاری۔ دھوکہ دہی عیاری اور حیلہ سازی کا الزام لگایا ہے۔ اور یہ ثابت پیش کیا ہے کہ:-

"ناظرین خیال فرمائیں کہ ہمارا اشتہار نمبر ۱۲ جو جماعت قادیان کے آخری اشتہار نمبر ۱۱ کا جواب ہے۔ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو دیوبند سے روانہ ہوا۔ جس کو ... صاحب کے نام علیحدہ اور ایڈیٹر الفضل کے نام علیحدہ جوابی رجسٹری کی گئی۔ ۱۴ مارچ کو یہ دونوں رجسٹریاں دونوں کو وصول ہو گئیں۔ اور اسی روز ہی انجمن اسلامیہ قادیان میں یہ اشتہار بھیجے گئے۔ اور اس کے علاوہ ۱۹ مارچ کو ہم نے خود قادیان میں یہ اشتہار تقسیم کئے۔ اس حالت میں ۱۷ مارچ کو اس مضمون کا اشتہار شائع کرنا کہ مولوی عبدالسمیع صاحب نے ہمارے اشتہار کا جواب شائع کر کے ہمارے پاس کیوں نہیں بھیجا کیا جماعت قادیان کا صریح جھوٹ نہیں ہے؟ اور کیا اس کا مقصود مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالنا نہیں ہے؟"

اس فضول گوئی سے مولوی عبدالسمیع کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اشتہار پر ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کی جو تاریخ ثبت ہے وہ درست نہیں۔ کیونکہ ۱۷ مارچ کو اس کی طرف سے ہمارا آخری اشتہار کا جواب نہیں مل گیا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ۱۷ مارچ کو جو کچھ نہیں ملا۔ اور جسے مولوی عبدالسمیع نے ۱۹ مارچ کو خود تقسیم کرنے کا دعویٰ کیا۔ وہ ہمارے اشتہار کا جواب بھی ہے یا نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر یہ ہمارے اشتہار کا جواب تھا۔ تو کیوں اسوقت نہیں بھیجا گیا۔ جبکہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کے الفضل میں ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ پھر اسوقت کیوں نہ ارسال کیا گیا۔ جبکہ ۳۰ مارچ کے الفضل میں مکرر دریافت کیا گیا۔ اور اگر ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے لیکر (جبکہ ہمارا آخری اشتہار شائع ہوا) جنوری سنہ ۱۹۲۱ء تک (جو کہ دیوبندی اشتہار پر ثبت ہے) سال بھر دیوبندیوں کو ہمارے اشتہار کا جواب تیار کرنے میں مصروف رہنا پڑا۔ تو کیوں انہوں نے جنوری ۱۹۲۱ء میں اسے چھاپ کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑا۔ اور ہمارے پاس نہ بھیجا۔ اگر وہ اسے ہمارے اشتہار کا فی الواقع جواب سمجھتے تھے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اسے ہم سے چھپا رکھتے اور ہمارے پاس بھیجنے کی جرأت نہ کرتے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ ہماری طرف سے بار بار پر زور الفاظ میں جواب کا مطالبہ ہو رہا تھا۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ دیوبندیوں نے لکھنے کو تو ۲۰ صفحہ کا رسالہ لکھ دیا۔ لیکن جو کچھ اس میں لکھا۔ اس کی حقیقت سے ناواقف نہ تھے۔ اور خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ سوائے اس کے کہ ... شائع کر کے ہمارے جواب میں ان سے کچھ نہیں بن پڑا۔ اس لئے اس رسالہ کو ہمارے پاس پہنچانے کی انہیں جرأت نہ ہوئی۔ لیکن جب غیر احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت کا شوق انہیں چرایا۔ اور ادھر ہماری طرف سے اطلاع دی گئی۔ کہ اگر آؤ تو جواب لیکر آنا۔ تو اپنی ندامت اور شرمندگی کو یہ کہہ کر چھپا سکنے کے لئے کہ ہم نے تو "قادیانی اشتہار کا جواب مفصل و مبسوط سوا دو جزو میں" دیدیا ہے۔ غیر احمدیوں کے جلسہ سے چند دن قبل وہی بوسیدہ رسالہ ہمیں بھیجہ دیا جو پہلے کسی تہ خانہ میں چھپائے بیٹھے تھے۔

پس جبکہ دیوبندیوں نے اپنے اس رسالہ کو خود جلسہ پر آنے کے ارادہ اور اس موقعہ پر ہماری طرف سے مطالبہ سے قبل اسے ہمارے اشتہار کا جواب ہی نہیں سمجھا تھا۔ اور بطور جواب ہمارے سامنے پیش کرنے کی جرأت ہی نہیں کی تھی۔ تو پھر ہمارا اشتہار مشتہرہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو جس میں جواب کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کس منہ سے دھوکہ دہی قرار دے دیا گیا۔ ہم نے اسی لئے مذکورہ بالا اشتہار شائع کیا تھا کہ اسوقت تک دیوبندیوں سے ہمارے اشتہار کا کوئی جواب نہیں بن پڑا تھا۔ اور جو رسالہ اس موقعہ پر نہیں دیا ایک حیلہ تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جس رسالہ کو ہمارے اشتہار کے جواب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کو خود دیوبندیوں نے باوجود ایک سال کی محنت اور مشقت کے بعد تیار کر لینے کے اس قابل نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ چھپوا کر اسے گھر میں محفوظ رکھنا ہی مناسب قرار دیا تھا۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ رسالہ بھی اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ یہ ہمارے اشتہار کا جواب نہیں ہے بلکہ مباہلہ سے کھلے کھلے فرار کا اقرار موجود ہے۔

وہ سب احباب جو شروع سے ہماری اور دیوبندیوں کی تحریروں سے واقف ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ ہم انہیں مباہلہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور وہ اس کے متعلق ایچ پیچ کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ ان کا بڑا اصرار مناظرہ پر رہا۔ حالانکہ مباہلہ کے لئے اس قسم کے مناظرہ کی جو یہ پیش کرتے تھے کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر جب ان کی اس ہٹ کو بھی توڑ دیا گیا۔ اور مناظرہ اور مباہلہ کے متعلق شرائط پیش کئے گئے۔ تو وہ ان پر اڑ بیٹھے۔ اور نہایت بیہودہ اور لغو نکتہ چینیں شروع کر دیں۔ تاکہ نہ شرائط طے ہو سکیں اور نہ مناظرہ اور مباہلہ کی نوبت آنے پائے۔ آخر جب ہم نے اس پہلو میں بھی ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور ان کی بیہودہ عذر داری کو پبلک میں واضح کر دیا۔ تو بالکل ساکت ہو گئے۔ اور ایک سال تک باوجود مطالبہ کرنے کے کچھ بھی نہ لکھ سکے۔ آخر جوں توں کر کے مجبوراً ایک رسالہ لکھا۔ جس میں اپنی خلاصی کے لئے مناظرہ اور مباہلہ سے فرار کا ثبوت یہ لکھ کر دیدیا کہ:-

"مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہ رہی۔ بلکہ مباہلہ سے جو غرض غائت تھی۔ یعنی امتیاز حق و باطل بطلان مذہب قادیانی تھی۔ وہ حاصل ہو گئی۔ کیونکہ جماعت قادیان مباہلہ و مناظرہ تو مرزا صاحب کے نبی و مرسل من اللہ ہونے پر کرتے ہیں۔ اور جبکہ طلسم نبوت کا قصر منہدم ہو گیا۔ تو اب مباہلہ کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔"

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ کیا جس رسالہ میں یہ الفاظ درج ہوں۔ وہ ہمارے اس اشتہار کا جواب کہلا سکتا ہے؟

جنہیں مناظرہ اور مباہلہ کی طرف لانے کی کوشش کی گئی ہو یا مباہلہ اور مناظرہ سے فرار کا اقرار نامہ ہے۔ جیسا ظاہر ہے۔ کہ یہ مناظرہ اور مباہلہ سے فرار کا کھلا کھلا اعتراف ہے۔ پس اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد بھی ہمارا حق تھا کہ ہم اپنے اشتہار کے جواب کا مطالبہ کرتے اور اسی لئے ہم نے غیر احمدیوں کے جلسہ پر دیوبندیوں کے آنے کو غنیمت سمجھ کر ان سے ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کے اشتہار میں مطالبہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں وہ ایک لفظ بھی لکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور اب ایک عرصہ کے بعد جب اس ناکامی اور نامرادی کا کچھ اثر اترا۔ تو انہیں تاویلیں آنے پر نصیب ہوئی ہیں۔ اور جبکہ مضمون کو ہم غیر احمدیوں کے جلسہ کی روئداد مندرجہ الفضل میں صراحتاً شائع کر چکے ہیں۔ تو لگے باتیں بنانے۔

مولوی عبد السمیع صاحب سن لے۔ اور خوب اچھی طرح کان کھول کر سن لے۔ کہ جس اشتہار کا جواب دیکر وہ اب یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ ایسا ہمارے اشتہار کا قریباً سوا سال کے طویل عرصہ کے بعد جواب دیا گیا ہے۔ وہ جواب نہیں ہے۔ بلکہ مناظرہ و مباہلہ سے فرار کی دستاویز ہے۔ جو اس نے سارے دیوبندیوں کی طرف سے ہمیں لکھ کر دی ہے۔ اس صورت میں نہ صرف ہمارا ۱۲ مارچ ۱۹۲۱ء کو اشتہار شائع کرنا بالکل جائز اور درست تھا۔ بلکہ اب بھی ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہے۔ جو اس اشتہار میں کہا گیا۔

باقی رہا اس کا یہ کہنا کہ "مباہلہ و مناظرہ کی حاجت باقی نہیں رہی" یہ کیوں اس لئے کہ "مباہلہ سے جو غرض و غایت تھی۔ یعنی امتیاز حق و باطل و بطلان مذہب قادیانی تھی۔ وہ حاصل ہو گئی" اور جبکہ مرزائیت کا قصر منہدم ہو گیا۔ تو اب مباہلہ کس غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیوبندیوں کو اس ذلت و رسوائی کے صدمہ نے بصیرت کے ساتھ بصارت بھی چھین لی ہے۔ اور وہ لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون کے پورے پورے مصداق بن گئے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو دن بدن احمدیت کی صداقت اور حقانیت کے عظیم الشان ثبوت پیش کر رہا ہے۔ روز بروز سینکڑوں اور ہزاروں انسان احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور تمام دنیا میں احمدیت کا شور پڑ گیا ہے۔ لیکن دیوبند سے آواز آتی ہے۔ کہ انہیں "بطلان مذہب قادیانی" کی غرض حاصل ہو گئی۔ اور ان کے ذریعہ "مرزائیت کا قصر منہدم ہو گیا" کیا کسی مذہب کے بطلان کی غرض اسی طرح حاصل ہوا کرتی ہے۔ کہ اس کی ترویج اور اشاعت میں نہ صرف کسی قسم کی کمی نہ واقع ہو۔ بلکہ وہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا جائے۔ اور دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اس کا غلغلہ بلند ہوتا جائے۔ اگر اسی طرح حاصل ہوتی ہے۔ تو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دیوبندیوں کو حاصل ہو گئی۔ پھر اگر کسی قصر کے منہدم ہونے کا یہ مطلب ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ روز بروز زیادہ بلند ہوتا جائے تو ہم مانتے ہیں۔ کہ دیوبندیوں کو اس میں کامیابی ہو گئی لیکن اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو جبکہ دیوبندی اپنی ساری قوت اور طاقت صرف کر دینے اور ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگانے کے باوجود قصر احمدیت کی ایک اینٹ کو سرکا بھی نہیں سکے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ممالک غیر میں بھی احمدیت کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور ہزاروں آدمی اس کے نیچے جمع ہو رہے ہیں۔ تو دیوبند کے شپرہ چشم مولویوں کی اس بکواس پر کون کان دھر سکتا ہے۔ کہ احمدیت کا قصر منہدم ہو گیا

دراصل مناظرہ اور مباہلہ سے بچنے کے لئے یہ ایک عذر تراشا گیا۔ لیکن یہ ایسا بدترین عذر ہے۔ کہ جس نے دیوبندیوں کی ذلت اور رسوائی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ احمدیت کی روز افزوں ترقی اور بے نظیر کامیابی کو دیکھ کر کوئی ہے۔ جو ایک لمحہ کے لئے بھی اس لغو ترین عذر کو تسلیم کرکے دیوبندیوں کو مباہلہ و مناظرہ سے فرار میں حق بجانب قرار دے سکے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اگر اس کے مقابلہ میں یہ کہا جائے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی وجہ سے دیوبندیوں کا گھاس پھونس کا چھپر جل کر راکھ سیاہ ہو گیا ہے۔ اور وہ اس ڈر سے کہ ان کا اپنا بھی صفایا نہ ہو جائے۔ مباہلہ سے بھاگ گئے ہیں۔ تو درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب دیوبند کی حالت ایسی خطرناک ہو گئی ہے کہ جیسی اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ ہمارا خیال یا ہماری رائے نہیں۔ بلکہ دیوبندیوں کا اپنا بیان ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے مدرسہ دیوبند کے مہتمم کی طرف سے "دار العلوم دیوبند کی مالی حالت اور مسلمانان ہندوستان کی فوری توجہ کی ضرورت" کے دوسرے عنوان سے اخبارات میں ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس میں بہت کچھ رونا روتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ:۔

"دار العلوم دیوبند کی مالی حالت اس سال اس درجہ کمزور ہو گئی۔ کہ ۵۷ سال میں بھی یہ نوبت نہ آئی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر دار الحدیث جیسی ضروری عمارت کو درمیان میں ملتوی کر دینا پڑا۔ لیکن اندیشہ یہ ہے۔ کہ اگر یہی حالت رہی۔ تو شروع سال تعلیمی یعنی شوال میں داخلہ طلباء نہ ہو سکیگا"

(زمیندار ۱۰ مئی ۱۹۲۱ء)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ دیوبندیوں نے پیٹ پوجا کا جو ذریعہ بنا رکھا ہے۔ وہ اب کس حالت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ کیسے فکر اور تردد میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ چونکہ انہوں نے مباہلہ اور مناظرہ سے فرار اختیار کر کے ان لوگوں کو جو ان سے بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے۔ بددل کر دیا ہے۔ اور انپر ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ یہ اپنے پیٹ کے ہی بندے ہیں۔ کسی کام آنیکے قابل نہیں ہیں اسلئے انہوں نے اس طرح "خیرات وصدقات" دینے بند کر دئے ہیں۔ جس طرح انہیں ۵۷ سال سے دیتے چلے آتے تھے۔ اور اب دیوبندیوں کا ناک میں

دم ہو رہا ہے۔ اسے نہیم اور درست طریق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیوبندیوں کو مباہلہ کی گفتگو نے دکھ کا پہلا نہ کھا تا گا۔

معلوم ہوتا ہے۔ دیوبندیوں سے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو برقرار رکھنے اور عوام کو پہلے کی طرح ہی صدقہ خیرات دینے پر مائل کرنے کے لئے مباہلہ سے بھاگ کر یہ طریق ان بوسیدہ اور فرسودہ اعتراضات کو دہرانا شروع کر دیا ہے۔ جو قبل ازیں وہ اور دوسرے مخالفین پیش کرتے رہے ہیں۔ اور جن کے جوابات ہماری طرف سے کافی اور شافی دئیے جا چکے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے، وہ مرد سے آگے بڑھ کے پر مناظرہ کو وہ کیونکر اپنی خوبی سمجھتے ہیں۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کی مضطربانہ اور بیہودہ حرکات نہ تو ان کی رسوائی پہ پردہ ڈال سکتی ہیں۔ اور نہ ہمیں ان کے متعلق نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ ہم مباہلہ پر آمادہ کرنے کے لئے ساری تگ و دو کر رہے تھے۔ جس کا آخر کار یہ نتیجہ ہوا۔ کہ دیوبندیوں نے کھلا کھلا فرار اختیار کر کے اپنی پیشانیوں پر شکست کا ٹیکہ لگا لیا ہے اور شکست تسلیم کر لی۔ اور نہ وہ مقابلہ نکلا ہے۔ اور اس طرح دنیا نے جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ دیکھ لیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مولوی ثناء اللہ کا خطاب اہالیان امرتسر کو

جس بات پر انسان خود عمل پیرا نہ ہو۔ اس پر کاربند ہونے کے لئے دوسروں کو تلقین کرنا ایک نہایت ہی مضحکہ خیز حرکت ہے۔ لیکن ان لوگوں کو کون سمجھائے۔ جو جان بوجھ کر صرف اپنی مولویت جتلانے کے لئے اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حال میں مولوی ثناء اللہ نے اپنے شہر کے رہنے والوں کو ان کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے حیوان اور وہ بھی سینگ دار حیوان قرار دیتے ہوئے یہ تلقین کی ہے کہ:۔

تم نے اپنے سینگ نیچے کر دو۔ اور اعتدال پر آجاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری آئے دن کی حرکات کسی کو یہ کہنے کا موقع دے۔ کہ ہندوستانی ابھی امن کے اہل نہیں جس کا دعویٰ کرتے ہیں"

لیکن "اسپرٹ وکیل" اول تو یہ لکھا ہے کہ:۔

"اگر ہندوستانیوں میں اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ تو مذہبی معاملات میں اس کی بدرجہ اولیٰ احتیاج ہے۔ مذہب میں رخنہ اندازی بہت زیادہ خراب نتائج کا موجب ہوا کرتی ہے اس کو ہم عرض کرینگے۔ کہ اہلحدیث اور اہل فقہ و حنفی اور شیعہ اور سنی احمدی اور غیر احمدی تمام اپنی اپنی جگہ پر سپر ڈال دیں۔ اور اشتہار بازی اور مسلمانوں سازی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہدیں"

اور پھر خاص طور پر مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ:۔

"کیا ہم ان سے یہ استدعا کر سکتے ہیں کہ وہ سبقت کریں۔ اور خود اپنے پیش کردہ اصول کے ماتحت "اپنے سینگ کو نیچے کر لیں"۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ ایسا کرینگے۔ تو وہ قوم پر ایک بڑا بھاری احسان کرینگے"۔

اگرچہ "وکیل" نے مولوی ثناء اللہ کے متعلق حسن ظن سے کام لے کر یہ توقع رکھی ہے کہ وہ اپنے قول پر عمل کر کے اپنا سینگ نکال لیں گے۔ لیکن ایسے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ اس کی "استدعا" بھی قبولیت کا شرف حاصل کریگی۔ مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے۔ دوسروں کے لئے لکھا ہے نہ کہ اپنے لئے۔ ورنہ وہ دوسروں کو سینگ نیچے کرنے کی نصیحت کرنے سے قبل خود اپنے سینگ نیچے کر لیتا۔

ہم اور ہمارے مخالفین

یہی یہ بات کہ "وکیل" نے دوسروں کے ساتھ ہمیں بھی "سپر" ڈال دینے کے لئے کہا ہے۔ اس کے متعلق ہم صاف طور پر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اگر مخالفین ہمارے راستہ میں روک کا ڈھیر نہ ڈالیں۔ ہمارے خلاف غلط بیانیاں اور افتراء پردازیاں کر کے عوام کو دھوکہ دیں۔ ہمیں دکھ اور تکلیف نہ پہنچائیں۔ ہمارے خلاف بدزبانی اور بیہودہ سرائی نہ کریں۔ تو ہم کبھی ان کو مخاطب ہی نہ کریں۔ ہمارے سامنے کام کرنے کا نہایت وسیع میدان پڑا ہے۔ اور ہم اپنی ساری طاقت اور پوری قوت اسی میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب پیچھے سے ہمارے دامن کو پکڑ کر کھینچا جاتا۔ اور ہمیں آگے بڑھنے سے روکا جاتا ہے تو ہمیں مجبوراً ادھر متوجہ ہونا پڑتا ہے۔

چونکہ ہمارے مخالفین کو نہ اسلام کا خیال کرتے ہیں نہ اچھے اور نہ مسلمانوں کی فکر ہے کہ اسلام سے دور ہو گئے ہیں نہ وہ اشاعت اسلام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس لئے اگر ہمارے ساتھ نہ الجھیں۔ تو اور کیا کریں۔ مگر ہم یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں ان کو مخاطب کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور ہم اطمینان اور تسلی کے ساتھ اشاعت اسلام کے مقدس فرض کو ادا کرتے رہیں۔

کیا "وکیل" جو خود ہمارے مخالفین میں سے ایک ہے۔ اس بارہ میں ہم اپنے دوسرے ساتھیوں کے کوئی نتیجہ خیز کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے یا صرف مولوی ثناء اللہ کو ملزم قرار دینے کے لئے اس نے ہمارا بھی ذکر کر دیا ہے کہ یہ مساوی سمجھے لوگ مولوی ثناء اللہ کی ناراضی کا نشانہ بننے سے بچ جائے۔

اخبارات پنجاب کا ذکر سرکاری رپورٹ میں

گورنمنٹ پنجاب کی تازہ انتظامی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۲۰ء میں بابت سنہ ۱۹۱۹-۲۰ء میں شائع ہونیوالے اخبارات و رسائل کی تعداد ۲۷۹ بتائی گئی ہے۔ جنہیں سب سے زیادہ لاہور سے۔ دوسرے درجہ پر امرتسر سے اور تیسرے درجہ پر ضلع گورداسپور سے شائع ہوتے ہیں۔ اس ضلع سے شائع ہونیوالے پرچوں کی تعداد ۱۰ لکھی ہے۔ جنمیں سے آٹھ قادیان سے شائع ہوتے ہیں۔ گویا ضلع گورداسپور کو پنجاب کے اخبارات کی فہرست میں تیسرا درجہ صرف ہمارے اخبارات کی وجہ سے حاصل ہے۔

پنجاب کے مشہور اخبارات کی ذیل میں "الفضل" کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔ جہانتک ہمیں علم ہے۔ سرکاری رپورٹ میں ہمارے اخبار کا اسطرح ذکر پہلی بار آیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

ایک کتاب کی ضبطی الہ آباد ۱۱ جون گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ گرنتھ صاحب جمعیت سنگھ تراسنے منضبط کر لی گئی ہے اس میں مختلف شعرا کی سیاسی نظمیں درج ہیں۔ یہ کتاب خلافت کمیٹی جونپور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔

الہ آباد میں گرمی کی شدت الہ آباد ۱۴ جون پچھلے دنوں الہ آباد میں گرمی کی شدت سے متعدد آدمی مر گئے۔

پنسل گدوانی گرفتاری حیدرآباد (سندھ) ۱۱ جون مسٹر گدوانی گجرات حیدرآباد سندھ کے پرنسپل کو فوجداری شکنجہ قانون میں اجارہ پر یرواڈہ میں تقریریں کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ چل رہا ہے۔

ایک نہنگ سنت کی طرف سے ایڈیٹر کو نوٹس سنت تیل سنگھ نرملا اتارئی نے ... صاحب ایڈیٹر لائل گزٹ کو نوٹس دیا ہے کہ چونکہ **لائل گزٹ کو نوٹس** انہوں نے ۵ جون ۱۹۲۱ء کے لائل گزٹ میں زیر عنوان "تیل سنگھ نرملا کی کرتوت" ایک ہتک آمیز بیان شائع کیا ہے اس لئے وہ ۱۰ دن کے اندر غیر مشروط معافی مانگیں۔ ورنہ ان کے خلاف مقدمات دائر کئے جائیں گے۔ ایڈیٹر لائل گزٹ نے جواب دیا ہے آپ جو کارروائی چاہیں کریں میں جوابدہی کیلئے تیار ہوں۔

لاہور میں کانگرس کمیٹی لاہور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے متنبہ کیا ہے کہ لاہور کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری کا ... اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی جانب سے ... کانگرس کمیٹی سے جو اجازت ... کی تھی وہ ... ذریعہ ... حاصل ہوا۔ آپ کی کمیٹی کے اجلاس ... خلافت کے متعلق ورکنگ کمیٹی وآل انڈیا کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی جب ... منظوری ...

سرکاری احکام کی فرمانبرداری یعنی ہتیہ آگرہ کیا جائے۔

اکالیوں نے کھانا ترک کر دیا ۱۰ جون کے ۱۴ اکالیوں کی گرفتاری کے متعلق خبر شائع ہوئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ سردار سنت سنگھ جتھہ دار کے مقدمہ کی پیشی پر ننکانہ صاحب آئے تھے کہ ... اسٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ یہ ... کہتے ہیں کہ ان کی کرپانیں چھین لی گئیں۔ اس لئے انہوں نے کھانا ترک کر دیا ہے۔

مولوی محرم علی چشتی ملک برکت علی وکیل لاہور نے جو درخواست مولوی محرم علی چشتی کا انتخاب ناجائز قرار دینے کیلئے دی تھی۔ اور جس میں شہادت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اور مولوی محرم علی صاحب کا انتخاب جائز رہا۔ اور تحقیقاتی عدالت نے مولوی صاحب کو ملک صاحب سے ۳۰۰ روپیہ دلائے جانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

ڈکہ میں نہر بالشویک انجنیئر ڈاکہ میں ایک چھاؤنی کی تجویز کر رہے ہیں۔ کابل اور ہرات کو افغانی چھاؤنی کے درمیان ایک پختہ سڑک بنا رہے ہیں تاکہ سپاہیوں ... نقل میں سہولت ہو۔

دو جہازوں کا تصادم رنگون ۱۱ جون پیر کی رات کو برٹش انڈیا سٹیم نیویگیشن کمپنی کے جہاز ... ایکماہ اور انگورہ میں تصادم ہو گیا۔ اول الذکر میں رنگون کی ڈاک تھی۔ ایکماہ کا مقدم حصہ شکستہ ہو گیا۔ اور انگورہ کے آخری حصہ پر ضرب آئی۔

ایبو الادو مدار ستارہ کولمبو ۱۱ جون سیلون میں طلوع ہونے والے دمدار ستارہ کے دیکھنے کے لئے خاص تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ یہ ستارہ ۲۵ جون کی رات کو طلوع ہو گا۔

لاہور میں گرم آندھی ۱۱ جون اور ۱۲ جون کی درمیانی رات لاہور میں گرم آندھی چلی۔ رات بھر لوگ اس کی تپش سے بیتاب بے قرار رہے۔ محلہ شاہ ... میں سخت آتش زدگی ہوئی۔ تین چار مکان جل گئے۔

آگرہ میں پانی کا قحط آگرہ ۱۰ جون۔ دریائے گنگ کی نہروں میں پانی نہ آنے سے آگرہ کے نہروں میں کئی دن سے پانی نہیں آیا۔ چنانچہ آگرہ کے باشندوں نے حکومت سے استدعا کی ہے کہ دریا کا تمام پانی نہروں میں نہ دیا جائے۔ اس پر حکومت نے ایک اعلان میں بیان کیا ہے کہ گرمی کی وجہ سے دریا کی تہ بالکل خشک ہو گئی ہے۔ اور جو پانی نہروں سے بچا کر اس میں بھیجا جاتا ہے وہ تمام تر ... نجاست بن کر رہ جاتا ہے۔ حکومت ... نہروں کو صاف کرکے ان کے ذریعہ پانی بہم پہنچائے گی۔

موپلاؤں کا بائیکاٹ کالی کٹ ۱۳ جون والوونڈ کی پولیس چند موپلاؤں کی ایک درخواست کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ہم کو بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ اور ممبران خلافت نے ہمیں دق کیا ہے۔

ضمانت اور عدم تعاون کالی کٹ ۱۰ جون۔ ارناڈ اور والوونڈ میں والوں کے لائسنس منسوخ خلافت اور عدم تعاون سے تعلق رکھنے والوں کے لائسنس اسلحہ منسوخ کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی میں اچھی بارش بمبئی ۱۳ جون۔ جنوب مشرق کی برساتی ہوا جس سے بمبئی میں بہت بارش ہوئی ہے بمبئی میں حالات امید افزا ہیں۔ کئی دن بارش ہوتی رہی۔ اور بارش کا اندازہ دس انچ لگایا گیا ہے۔

پنجاب میں بارش کے آثار شملہ ۱۲ جون۔ آج کی موسمی رپورٹ مظہر ہے کہ دونوں برساتی ہوائیں زور سے چل رہی ہیں۔ خلیج بنگال کی برساتی ہوا اب ان گنگا تک آ پہنچی ہے۔ مغرب کی برساتی ہوا کشمیر پر اثر کر رہی ہے۔ جو پنجاب اور صوبجات متحدہ میں بھی پھیل جائے گی۔

حکیم اجمل خاں اور گورنمنٹ انڈی پنڈنٹ کے نامہ نگار کو حکیم اجمل خاں صاحب نے کہا ہے کہ گورنمنٹ انگورہ کے مطالبہ میں جو آگ کی چنگاریاں ...

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ رجون

مسٹر گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات

میں وسکونٹ کرزن ملاقات کے متعلق دیوان چمن لال نے اس امر کی تصدیق کی کہ مسٹر گاندھی نے عام طور پر بیان کیا ہے کہ لارڈ ریڈنگ کو غالباً ... سوالات کی تحریک کے ساتھ ہمدردی ہے مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا۔ کہ ان کی نظر سے ایسا کوئی بیان نہیں گذرا۔ اگر یہ درست ہے۔ تو کوئی شخص اس پر یقین نہیں کر سکتا۔

وسکونٹ کرزن نے مسٹر مانٹیگو سے پرزور لہجہ میں کہا

لارڈ ریڈنگ گاندھی کی ملاقات کا حال شائع ہونا چاہیئے

کہ مسٹر گاندھی اور لارڈ ریڈنگ کی ملاقات کے متعلق حکام کی طرف سے ایک مستند بیان شائع کر دیا جائے۔

مسٹر مانٹیگو نے اسے غیر ممکن خیال کیا۔ اور کہا کہ جب گورنر جنرل نے ایک خلاف دستور بحث و تمحیص کے لئے ملاقات کی ہے۔ تو اس کا شائع کرنا بھی خلاف دستور ہے۔ اگر لارڈ ریڈنگ اسے شائع کرنا چاہیں گے تو شائع کریں گے

وسکونٹ کرزن نے کہا کہ مسٹر گاندھی نے

مسٹر گاندھی نے شرائط کو پورا کیا

اس ملاقات کی غرض و غایت کے حالات شائع کئے جا چکے ہیں۔ مسٹر مانٹیگو نے جواب دیا کہ انہیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے انہوں نے سنا ہے کہ مسٹر گاندھی نے ان شرائط کو بہ احسن وجوہ پورا کیا ہے۔

لنڈن ۸ رجون۔ کمال پاشا کے

انگورہ کے رویہ سے برطانیہ کی ناراضگی

ساتھیوں کا رویہ برطانیہ کے بہت خلاف ہوتا جاتا ہے۔ انگورہ میں برٹش رعایا کے دو کمی آدمی گرفتار کر لئے گئے مصطفیٰ صغیر کی موت کے متعلق انگورہ کی گورنمنٹ نے جو جواب دیا ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ برٹش لارڈ جارج وزیر اعظم کی علالت کے باعث ابھی انگورہ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی تجویز نہیں کی۔

برطانیہ عظمیٰ سے ترکوں کو شکایات

برطانیہ عظمیٰ سے جو قید سے رہا کئے گئے ہیں۔ انہیں ایک قوم پسند لیڈر نہیں۔ دوسرے لنڈن کانفرنس مسائل قفقاز کی نسبت خاص طور پر کام رکھی ہے۔ جو ترکی کے لئے سب سے زیادہ حیات بخش ہے۔ تیسرے برطانیہ عظمیٰ کے روپیہ کے متعلق افواہات اور یونانی مظالم کی بحث پر برطانیہ عظمیٰ کا تعصب ہے۔

لنڈن ۸ رجون۔ بعض اخبارات

مشرق قریب میں جنگ کا خطرہ

لکھتے ہیں کہ مشرق قریب میں جنگ کا نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ان اخبارات نے لکھا ہے کہ یونانیوں کو کمال پاشا کے خلاف مدد دینے کے لئے برطانیہ کے جنگی جہاز قسطنطنیہ میں پہنچ گئے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے ان خبروں کی تردید کی گئی ہے۔

لنڈن ۸ رجون پارلیمنٹ

یونانیوں کی زیادتیاں ثابت

میں گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ ایشیائے کوچک میں مسلمانوں پر یونانیوں کی زیادتیاں ثابت ہو گئی ہیں۔ اور ان پر گورنمنٹ یونان کو توجہ دلائی گئی ہے

ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ

ہانگ کانگ میں بردہ فروشی

ہانگ کانگ میں علانیہ بردہ فروشی ہو رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں دلالوں کے ذریعے فروخت ہو رہی ہیں لڑکیوں کو قحبہ خانوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور جب مقامی قحبہ خانوں میں ضرورت نہ ہو تو دیگر ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ لڑکوں سے گھروں میں مشقت لی جاتی ہے۔

پیرلو ۸ رجون۔ یہاں طوفان

امریکہ میں خطرناک طوفان

آب اس قدر تندی سے آیا کہ گھروں کے گھر تباہ ہو گئے۔ نقصان جان کا صحیح اندازہ نا [illegible]

لنڈن ۸ رجون

سن فینوں کی سازش کا انکشاف

[illegible] کا شکار ہوتے ہوتے بچ گیا۔ سن فینوں نے انتظام کیا تھا کہ لنڈن اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پٹاخے کے ذریعے کو تباہ کر دیا جائے۔

لنڈن ۷ رجون۔ [illegible]

کابل کا مشن جرمنی میں

کا نامہ نگار مظہر ہے کہ افغان مشن جو ۱۰ اپریل کو برلن اس غرض سے پہنچا کہ امیر کی گورنمنٹ کے جرمن حکومت تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔ اس مشن کی بہت خاطر تواضع کی گئی ہے۔ اس مشن کی ایک تجویز کے جواب میں کہا گیا کہ جرمنی افغانستان کو کوئی بھاری مدد نہیں دے سکتا۔

سونا (امریکہ) کی کونسل [illegible]

کنوارے مردوں اور عورتوں پر ٹیکس

قانون میں ایک مسودہ قانون پیش ہے جس کی رو سے ۲۱ اور ... کے درمیان تمام مرد اور عورتوں پر جو شادی کرنے سے انکار کریں۔ اور جن کا کوئی دوسرا مددگار نہ ہو ... ٹیکس دینا پڑے گا۔ اور یہ روپیہ ریاست کی بیواؤں اور غریبوں کی امداد پر صرف کیا جائیگا۔

ایتھنز ۸ رجون سرکاری

شاہ یونان سمرنا جا رہے ہیں

طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ یونان معہ ولی عہد وزیر اعظم اور وزیر جنگ کے ہمراہ سمرنا جا رہے ہیں۔

لنڈن ۸ رجون [illegible]

مشرق قریب کی قابض فوج

میں [illegible] بیان کیا۔ کہ اس وقت قسطنطنیہ میں ۲۰۰۰ انگریز [illegible] ہندوستانی مصر میں ۸۰۰۰ انگریز ۲۲۰۰۰ ہندوستانی فلسطین میں [illegible] انگریز ۱۰۸۰۰ ہندوستانی اور عراق میں ایک ہزار انگریز اور [illegible] ہندوستانی [illegible]

ایرانی وفد انگورہ میں

[illegible] کے ساتھ [illegible] قائم کرنے کے سوال پر گفتگو کرنے کے لئے انگورہ پہنچ گیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۔ مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۲۱ء دوشنبہ مطابق ۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ جلد ۸

خلافت ...
کلام ...
حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک معزز ... کا خط
اسلام نے دنیا کو کیا نفع پہنچایا
فہرست نومبایعین صفحہ ۱۰
ہندوستان کی خبریں صفحہ ۱۱
ممالک غیر کی خبریں صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حسب مشورہ کے مطابق ۵ جون کو بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے ڈلہوزی کیلئے تشریف لیگئے۔ ایک جم غفیر حضور کو مشایعت کے باہر تک الوداع کہنے کے لئے آیا۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ جناب حافظ روشن علی صاحب اور چند اور خدام حضور کے ہمرکاب ہیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا اور حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح کی ساتھ تشریف لیگئی ہیں نیز حضرت خلیفۃ ...

حضور وائسرائے کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کے لئے جو اصحاب گئے تھے ۲۳ تاریخ واپس آگئے۔ ان کے ساتھ مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ جناب میر بشارت احمد صاحب حیدرآباد۔ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپور۔ میاں محمد یحییٰ صاحب۔ اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب کلکتہ۔ چودہری نصراللہ خان صاحب سیالکوٹ بھی تشریف لائے۔ نیز خانصاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے آئے۔

امسال مولوی فاضل کا امتحان چند صاحبان نے دیا تھا۔ انہیں سے حسب ذیل پانچ پاس ہوئے ہیں (۱) مولوی غلام نبی صاحب مدرس احمدیہ سکول (۲) مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مدرس احمدیہ سکول (۳) مولوی عبداللہ صاحب بدوملہی (۴) مولوی مبارک احمد صاحب (۵) حافظ مبارک حسن صاحب۔

جماعت احمدیہ کا وفد حضور وائسرائے کی خدمت میں

حضور وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ کے خیر مقدم کا وفد جماعت احمدیہ کی طرف سے بمقام شملہ ۲۳ جون ۱۹۲۱ء کو گیا۔ جو وائسریگل لاج میں پیش ہوا۔ ممبران وفد کی تعداد بیس تھی۔ جو ہندوستان کے مختلف صوبجات سے آئے تھے۔ اور اپنے اپنے علاقہ کے لباس پہن کر گئے تھے۔ چار فوجی افسران بھی اپنی وردیوں اور تمغوں میں موجود تھے۔ تمام جماعت فرودگاہ سے رکشوں میں بیٹھ کر وائسریگل لاج کی طرف روانہ ہوئی۔ رکشوں کی لائن قریباً ایک فرلانگ لمبی تھی۔ اس کا شہر والوں پر خاص اثر ہوا یعنی یہ بھی گویا ایک قسم کی تبلیغ ہو گیا۔ کیونکہ سب دیکھ دیکھ کر پوچھتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا بات ہے؟ دروازہ پر استقبال کیلئے حضور وائسرائے کا اے ڈی سی کا نائب حاضر تھا۔ جب سب ممبران وفد اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو حضور وائسرائے تشریف لائے۔ اور آپکے پرائیویٹ سیکرٹری نے سب سے پہلے چودہری ظفراللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور سیکرٹری وفد کو انٹروڈیوس کرایا۔ بعدہ چودہری صاحب نے ممبران وفد کا ایک ایک کر کے انٹروڈیوس کرایا۔ اور حضور وائسرائے صاحب سب سے ہاتھ ملا کر اپنی کرسی پر تشریف لیگئے۔ اس کے بعد چودہری صاحب موصوف نے ایڈریس پڑھکر سنایا جس میں حضور وائسرائے کا سلسلہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا تھا اور حضرت مسیح موعود کے خاندان اور آپ کی تعلیم کا ذکر تھا نیز گذشتہ جنگ عظیم میں سلسلہ کی خدمات برائے قیام امن کا تذکرہ تھا اس کے بعد ہندوستان کی موجودہ حالت اور بے چینی کا ذکر تھا۔ اور اسی ضمن میں بعض باتوں کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ایڈریس ختم ہونے کے بعد حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے ایک کاسکٹ میں ایڈریس پیش کیا۔ اسکے بعد حضور وائسرائے نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور قریباً بیس پچیس منٹ تک تقریر فرمائی اور سلسلہ کی خدمات کا اعتراف اور ان پر گورنمنٹ کی طرف سے اظہار خوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمام حالات کے ماتحت گورنمنٹ آپ کی جماعت کی مدد پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ اور جن امور کی طرف حضور وائسرائے کو توجہ دلائی گئی تھی۔ ان کا بھی سوائے ایک امر کے جس کا نام لیکر جواب میں ذکر نہیں آیا اپنے نقطہ خیال سے مفصل جواب دیا۔ اور آخر میں پھر سلسلہ احمدیہ اور ممبران وفد کا شکریہ ادا کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ ایڈریس اور اسکا جواب ہم انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں شائع کرینگے۔ حضور وائسرائے

اخبار احمدیہ

کلکتہ میں تبلیغ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہاں دو جگہ درس قرآن ہوتا ہے۔ ایک پنجاب موٹر ورکس مشکات اسٹریٹ میں۔ دوسرے مولوی لطف الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کے ہاں اسمٰعیل اسٹریٹ میں۔ دو ٹریکٹ الدعوۃ اور البشارۃ شائع کئے گئے ہیں۔ اور چار ہزار کی تعداد میں چار قطعات اشتہار بھی۔ پہلے جب ویلنگٹن اسکوائر میں سلسلہ تقریر شروع کیا گیا تو چند مولوی صاحبان نے بہت کچھ شور و شغب کیا۔ جمعہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ ہفتہ وار جلسہ بھی ہوتا ہے لیکن غیر احمدی صاحبان بھی آتے ہیں۔

ابو محمد محفوظ الحق علمی احمدی مبلغ اسلام ۳۵ جعفر لین کلکتہ

احمدی بیرسٹر ملک محمد حسین صاحب جو ولایت بیرسٹری کے امتحان کے لئے گئے تھے صرف چھ ماہ کے عرصہ میں اپنا آخری امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ یہ پڑھائی عام طور پر تین سال میں ختم کی جاتی ہے۔ اب وہ لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ مبلغین احمدیت کو ان کے کام میں مدد دینگے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک نیک تحریک ناظر صاحب بیت المال کی جانب سے ایک اور عظیم الشان خوشخبری کی سرخی سے افریقہ میں دس ہزار افراد کے احمدی ہونے کی اطلاع ملی۔ بیحد خوشی ہوئی۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔ عاجز یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ کہ اس خوشخبری پر ہر احمدی ایک ایک روپیہ ضرور ہی دے۔ اگرچہ یہاں احمدی جماعت کے آدمی کم ہیں لیکن جتنے ہیں۔ ان سے ایک ایک روپیہ وصول کر کے اور باقی اپنے صدقہ کی رقم جو میرے پاس جمع تھی۔ ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں ارسال کر دئے ہیں۔

نیازمند سید صادق علی فارسٹر۔ اسپارڈی۔ ضلع ڈیرہ دون

حقہ نوشی ترک کرنیوالوں کے نام (۱۳۱) چودھری علی محمد صاحب۔ (۱۳۲) چودھری محمد علی صاحب۔ (۱۳۳) میاں احمد صاحب (۱۳۴) چودھری برکت علی صاحب (۱۳۵) مہر غلام محمد صاحب ساکنان بھیرہ جھمی۔ بذریعہ مولوی سلطان علی صاحب سکرٹری (۱۳۶) اللہ جوایا صاحب (۱۳۷) مسماۃ جیوائی۔ (۱۳۸) فضل الدین صاحب (۱۳۹) فیض صاحب المعروف بھنڈو عیسائی (۱۴۰) فقیر محمد صاحب (۱۴۱) علی محمد صاحب (۱۴۲) سردار محمد صاحب۔ (۱۴۳) عبد الرحمٰن صاحب جھمی و برہان علاقہ شرقپور (۱۴۴) مولا بخش صاحب (۱۴۵) پیر بخش صاحب (۱۴۶) صدیق خان صاحب (۱۴۷) حسین صاحب (۱۴۸) رحمت اللہ صاحب (۱۴۹) علی محمد صاحب ساکنان محمود پور۔ (۱۵۱) خیر الدین صاحب روال (۱۵۲) غلام رسول صاحب بسرا ساکن چک نمبر ۹۹ سرگودھا (۱۵۳) سید دلاور شاہ صاحب لاہور۔

ناظر تربیت قادیان

احباب مطلع رہیں کل بتاریخ ۱۹ بروز اتوار عصر کے وقت ایک شخص جس نے اپنا نام شاہ محمد بتلایا۔ گورا رنگ قد درمیانہ بالکل بیتی اپنا وطن ایبٹ آباد ظاہر کرتا ہے۔ آیا۔ اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کیا۔ رات کو ایک احمدی بھائی اسے گھر لے گیا۔ اور اچھی خدمت کی۔ باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ وہ درحقیقت احمدی نہیں۔ محض احمدیوں کو فریب دیکر کچھ لینا چاہتا تھا۔ احباب اس سے مطلع رہیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از ترگڑی

اعلان نکاح شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کا نکاح بابو فیروز علی صاحب اسٹیشن ماسٹر خیرآباد کی لڑکی مبارکہ بیگم سے ایک ہزار روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ بابرکت کرے۔

درخواست دعا میری اہلیہ بہت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی للو پوکھر

تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جناب مولانا مولوی سید عبد الواحد صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے مغربی بنگال میں ہماری ایک بہت بڑی جماعت قائم ہوئی ہے۔ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ خاکسار ظل الرحمٰن بنگالی۔

بندہ آج کل سخت مشکلات میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم بندہ کی مشکلات کو دور فرمائے۔

محمد ثناء اللہ نظامی احمدی پھنڈری آگھسور علاقہ جموں

سب برادران کی خدمت میں گذارش ہے کہ خاکسار کی دینی و دنیوی حسنات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

خاکسار بقا محمد مدرس مدرسہ سوہاوہ۔ ضلع جہلم

خاکسار کی نامزدگی برو بیشری ڈپٹی کلکٹری کے لئے ہوئی ہے۔ کامیابی کے لئے احباب سے عاجزانہ التماس دعا ہے۔ محمد حسین ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسکولز گورکھپور

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں عطا فرمائی تھیں۔ مگر بعد میں اس گنہگار کی شامت اعمال کی وجہ سے پانچوں لڑکے اور چار لڑکیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف واپس طلب فرما لئے۔ اب صرف ایک لڑکی زندہ باقی ہے سو وہ تقریباً ایک ماہ سے بیماری تپ و درد وجع معدہ سے بہت بیمار ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اسلئے نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس بیمار لڑکی کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت عطا فرمائے۔

خاکسار محمد سبحان مدرس بیجا بالی۔ ضلع گوجرانوالہ

بندہ کی اہلیہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احمدی احباب دعا فرماویں کہ اہلیہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا کرے۔ نیازمند محمد دین از شاہدرہ

نماز جنازہ منشی سلطان عالم صاحب ساکن گوڑیالہ کا بڑا لڑکا محمد شریف فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

احباب جماعت احمدیہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب حقیقۃ الوحی آئینہ کمالات اسلام۔ سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام وغیرہ ختم ہیں بعض لوگوں نے اس موقعہ سے یوں فائدہ اٹھانا چاہا ہے کہ اصل قیمت سے دگنی سہ گنی چوگنی قیمت پر کتابوں کا بیچنا شروع کر دیا ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی بیس بیس روپے بلکہ پچیس پچیس روپے پر فروخت ہوئی۔ یہ طرز عمل حضرت خلیفۃ المسیح کے نوٹس میں آیا۔ تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۷ جون ۱۹۲۱ء

"یدخلون فی دین اللہ افواجاً"

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام مسیح موعود)

سعادتمندوں کیلئے قبول حق کا موقع

باطل پرستوں کا بغض و حسد

ہمارے لئے مزید کوشش کرنے کا وقت

خداتعالیٰ کی تائید و نصرت کا وہ نظارہ جو آج سے تیرہ سو سال قبل دیکھا گیا تھا۔ آج پھر دنیا کے سامنے ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خداتعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا کہ جب خدا کی نصرت اور فتح آئیگی۔ تو دین حق میں فوج در فوج لوگ داخل ہونگے۔ اور یہ وعدہ اپنے وقت پر پورا ہوا۔ اسی طرح اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ تیرے ساتھ بھی یہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تیرے ذریعہ بھی دنیا کو فتح و نصرت کے یہ نظارے نظر آئینگے۔ کیا اب بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ خدا کا وہ وعدہ محض اسی کے فضل سے آج ہمارے زمانہ میں جبکہ مسیح موعود کا زمانہ ہے پورا ہو رہا ہے۔ اور دنیا کو نظر آ رہا ہے کہ سلسلہ حقہ احمدیہ میں فوج در فوج لوگ ٹھیک اسی طرح جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ داخل ہوا کرتے تھے۔ داخل ہو رہے ہیں۔

آج جبکہ اہل دنیا کا قبلہ مقصود صرف دنیا ہے۔ ایک ادنیٰ و حقیر ایک ہی جماعت ایسی ہے جس کا قبلہ توجہ خدا اور اس دین ہے۔ دنیا کے لوگ اپنی محبوب چیز کے حصول کیلئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ لیکن یہ فئہ قلیلہ جس نے اپنا مقصد خدا اور اس کا دین ٹھیرایا ہے۔ ساری دنیا سے الگ دین کی تبلیغ اور خدا کے نام کے بلند کرنے میں مصروف ہے۔ اور اس کی تمام کوششیں اور تمام قابلیتیں اور تمام ذرائع اسی ایک مقصد کے لئے خرچ ہو رہے ہیں۔

خداتعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ اسکی طرف سے جو سلسلے ہوتے ہیں۔ انکی ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی نے دعویٰ کیا ہو اور معاً دعویٰ سنتے ہی تمام دنیا نے اس کو تسلیم کر لیا ہو۔ دنیا تسلیم نہیں کرتی جب تک کہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور نہیں ہو جاتی۔ پہلے کوئی ایک آدھ شخص مانتا ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ ترقی ہوتی ہے جو مخالفین اور معاندین کی نگاہوں میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی اور جسے وہ قابل التفات ہی نہیں سمجھتے لیکن پھر وہ وقت آتا ہے۔ جبکہ فوج در فوج لوگ داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسوقت خواب غفلت سے ماتوں کی بھی آنکھیں کھلتی ہیں۔

سلسلہ احمدیہ نے اسوقت تک جس قدر ترقی کی ہے وہ عظیم الشان ترقی ہے۔ کہ لاکھوں آدمی اس میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے گھروں سے نکلکر داخل ہو چکے ہیں۔ جو آٹھوں پہر احمدیت کے مٹانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ لاکھوں آدمی ایک ایک دو دو کی تعداد میں ان سے نکلے اور احمدیت میں داخل ہوگئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے احمدیت کی قوت اور اثر کو محسوس ہی نہیں کیا۔ مگر اب چونکہ خداتعالیٰ کے محض فضل اور کرم سے وہ وقت آ گیا ہے۔ جبکہ گروہوں کے گروہ احمدیت میں داخل ہوں۔ اسلئے امید ہے کہ ان کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور انمیں سے جو سعید روحیں ہیں۔ وہ خداتعالیٰ کی اس نصرت اور تائید کو دیکھ کر حق قبول کر لینگی۔ اور جو شقی ہیں۔ وہ بغض و کینہ کی آگ میں جلنے لگ جائینگی۔

احباب کرام افریقہ میں چار ہزار نفوس کے یکدم داخل سلسلہ ہونے کی خوشخبری کے بعد گذشتہ ہفتہ سے پیوستہ پرچہ میں دس ہزار اور افراد کے بیعت کرنے کی فرحت بخش خبر جو بذریعہ تار پہنچی ہے پڑھ چکے ہیں۔ خداتعالیٰ کا یہ فضل اور یہ کرم ثبوت ہے اس بات کا کہ احمدیت کی عظیم الشان فتوحات کے دن آ گئے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے نظارے رونما ہو رہے ہیں۔ یہ وقت ہمارے لئے جہاں فسبح بحمد ربک کے ماتحت خداتعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کا ہے۔ وہاں واستغفرہ کے ماتحت اپنی کمزوریوں۔ کوتاہیوں اور نقصوں کے متعلق بخشش مانگنے کا بھی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس نصرت اور فتح کی وجہ سے حق کے قبول کرنے اور باطل سے پیار کرنے والے دونوں گروہوں کی آنکھیں کھل جائینگی۔ وہ اپنی اپنی غفلت اور بے توجہی کو اب برقرار نہیں رکھ سکینگے۔ بلکہ اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کی طرف متوجہ ہونگے۔ اس لئے اس موقعہ کے لئے جہاں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ حق قبول کرنے والوں کے سامنے حق پیش کریں۔ اور انکی صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کریں۔ وہاں یہ بھی کام ہوگا۔ کہ مخالفین کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کا رد کریں۔ اور ان کی غلط بیانیوں اور دروغ بافیوں کو دور کریں۔ اس کے لئے ہمیں جس قدر تیاری اور سامان کی ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔

مخالفین احمدیت کے لئے تو چار ہزار آدمیوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر ہی صاعقہ ثابت ہوئی تھی اب دس ہزار کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خبر تو ان کے لئے بالکل پیام موت ہی ہوگی۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۷ رمئی میں "قادیانی گپ" کے عنوان سے چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے کی خبر پر اس طرح پردہ ڈالنا چاہا تھا کہ:۔

"الفضل مورخہ ۱۶ رمئی میں لکھا ہے کہ چار ہزار احمدیوں والے تار میں غلطی ثابت ہوئی۔ افریقہ میں ایک قوم ہے۔ جس کا نام فنٹی ہے۔ یہ لوگ مسلمان تھے مگر اسلام سے ناواقف بالکل اس طرح ہونگے۔ جس طرح ضلع کانپور۔ مین پوری وغیرہ میں ٹھاکر لوگ

مسلمان کہلاتے تھے۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ اس قسم میں مبالغہ کیا ہوگا۔ جس طرح ٹھاکر یہاں دھوکا جاتے ہیں۔ جیسے کہ کے اسلامی احکام سنائے جاتے تھے۔ انہیں سے کسی ایک نے اپنی غفلت پہ شرمندہ ہو کر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہوگا۔ ممکن ہے۔ اثنائے گفتگو میں یہ بھی ذکر آگیا ہو کہ قادیان میں ایک بزرگ گذرا ہے۔ جو اس کے قریب ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ عام قاعدہ ہے ایسے موقع پر کہا ہوگا۔ کہ ایسا بزرگ بھی اس کے قریب ہو بہت اچھا ہوگا۔ یہ ایک معمولی سی بات ہے جو بالکل قرین قیاس ہے۔ سا پھر وزدی مبلغوں نے نادرو بہ یا کہا کہ یتیمی مسلمان احمدی ہوگئے۔"

اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ نے بغض اور حسد سے جل بھن کر جس رنگ اور جس طریق سے بیہودہ سرائی کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کی اس خبر کے سننے سے کیا حالت ہوئی ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے شرارت کی اور کوئی صورت نہ دیکھ کر اپنے پاس سے ایک فرضی داستان گھڑلی کہ یوں ہوا ہوگا۔ اگر اس میں ذرا بھی حق پسندی کا مادہ ہوتا۔ تو اس طرح یاوہ گوئی نہ کرتا لیکن حق پسندی تو وہ جنس ہے۔ جس سے یہ لوگ بالکل تہیدست ہو چکے ہیں۔ پھر اس کو یہ نظر کس طرح آئیں۔ مولوی ثناء اللہ نے افریقہ کے چار ہزار بیعت کرنے والوں کی وقعت کم کرنے کے لئے ان کی مثال ضلع کانپور اور مین پوری کے ٹھاکروں سے دی ہے۔ اول تو یہ اس کا رجم بالغیب ہے۔ لیکن اگر اسے درست بھی مان لیا جائے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کیا مولوی ثناء اللہ نے ان ٹھاکروں کو ان کی حالت کو جانتے ہوئے کبھی تبلیغ کی۔ ان کے سامنے اسلام کو پیش کیا۔ اور ان سے "آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" کرایا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا اس کے لئے یہ ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ احمدیت کے مبلغ کی اس کوشش اور سعی کے متعلق کہ وہ ہزاروں کوس دور جا کر افریقہ کے گرم اور تپتے ہوئے ریگستانوں اور بیابانوں میں پھر کر بقول مولوی ثناء اللہ ان لوگوں کو جو "اسلام سے بالکل ناواقف" ہیں۔ "اسلامی احکام" سناتا ہے اور وہ ان احکام کو سن کر "اپنی غفلت پر شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کرتے ہیں۔" اس کی نسبت یہ کہتا ہے کہ "یہ ایک معمولی سی بات ہے۔" اور پھر اس کی صداقت کا اس طرح اعتراف کرتا ہے کہ "یہ بالکل قرین قیاس ہے۔" لیکن خود اس سے آج تک کبھی اتنا بھی نہیں ہو سکا۔ کہ ضلع کانپور اور مین پوری کے ٹھاکروں کی اس حالت کو جانتے ہوئے کہ "وہ لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف" ان کے پاس گیا ہو۔ ان کو "احکام اسلام" سنائے ہوں۔ اور "انہیں سے کسی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہو کر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہو۔" حالانکہ کانپور اور مین پوری کے ضلعے کسی دور دراز ملک کے ضلعے نہیں۔ بلکہ اسی ہندوستان کے ضلعے ہیں۔ جہاں مولوی ثناء اللہ رہتا ہے۔ اور وہ اپنے مطلب کے لئے ان سے زیادہ دور کا سفر کئی دفعہ کر چکا ہے۔

"اسلام سے بالکل ناواقف" ٹھاکروں کی مثال مولوی ثناء اللہ نے تو ہمارے مبلغ کی سعی تبلیغ پر پردہ ڈالنے کے لئے پیش کی ہے۔ لیکن اس نے ثابت کر دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اس کے ساتھی صرف باتیں بنانا جانتے ہیں یا مبلغین اسلام کے رستے میں روڑے اٹکانا۔ ورنہ اسلام سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔ اور اسلام سے ناواقف لوگوں سے کوئی غرض نہیں۔ ورنہ وہ کیوں آج تک ان ٹھاکروں کو "احکام اسلام" سے واقف کرنے کی طرف آج تک توجہ نہیں کرتے یا اب نہیں کرتے۔ اور کیوں ان سے "آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ" نہیں لیا یا اب نہیں لیتے۔

بات اصل میں یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں نہ اسلام کا درد ہے۔ نہ اسلام کی صداقت پر ایمان ہے۔ اور نہ احکام اسلام کی حقانیت ناواقف لوگوں کو بتلانے کی اہمیت وہ رکھتے ہیں۔ اس لئے غیر قوم کے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرنا تو الگ رہا ان لوگوں کے سامنے بھی جو بقول ان کے مسلمان کہلاتے ہیں؟ اسلام کو پیش کر کے ان کے [illegible]۔ اور یہ ہر وقت اس کے حق پر [illegible] کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا ہماری تبلیغی کوششوں پر چڑانا اور بالکل لغو اعتراض کرنا سوائے بے حوصلگی یا حسد کے اور کیا ہے؟

کیا اگر یہی بات مان لی جائے۔ جو مولوی ثناء اللہ کہتا ہے۔ کہ احمدی مبلغ نے افریقہ کے ان لوگوں کو جو اسلام سے بالکل ناواقف تھے۔ احکام اسلام سنائے اور ان سے آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا عہد کرایا۔ تو پھر کوئی ایسی بات ہے جسے "قادیانی گپ" کہا جا سکتا ہے۔ سمجھدار اور حق پسند اصحاب جانتے ہیں۔ اور خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام سے ناواقف لوگوں کو احکام اسلام سنانا اور ان کی پابندی کرانا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کام ہے۔ اور اگر تمام وہ مسلمان کہلانے والے اس پر کاربند ہو جائیں۔ تو ایک پل میں نہ صرف ان کی اپنی حالت بدل سکتی ہے۔ بلکہ دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے پس یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو معمولی کہہ سکتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اسے "ایک معمولی سی بات" کہدیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں وہ یہ کام کر کے تو دکھلائے۔ افریقہ کے مسلمان کہلانے والے مگر اسلام سے ناواقف لوگوں کو جانے دے۔ کانپور اور مین پوری کے ٹھاکروں کو چھوڑ دے۔ امرتسر کے ہی مسلمانوں کو جن کے متعلق اس کا اپنا یہ اقرار موجود ہے کہ وہ مسلمان اور سکھ تمیں مذہب میں کمزور ہیں؟ ان سے ہی "اپنی غفلت پر شرمندہ" ہونے کا اقرار کرائے۔ اور "پابندی اسلام کا وعدہ" لے لے۔ اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا اور ان لوگوں میں رہ کر نہیں کر سکتا۔ جنہیں وہ سالہا سال سے رہتا ہے۔ جہاں کے شہر والے ہیں۔ جن کی زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور پھر ان دنوں مخالفت کے جوش میں اسلام کے شیدائی بنے ہوئے ہیں۔ جو ہم پر یہ [illegible] سے اعتراض کرتا ہے۔ جبکہ ہمارا صرف ایک مبلغ افریقہ میں جا کر بالکل ناواقف اور اجنبی لوگوں کو ایک غیر زبان بولنے والوں

کو احکام اسلام سناتا ہے۔ اور آئندہ کیلئے پابندی اسلام کا عہد کر لیتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ جیسے دشمنان حق کے لغو اعتراضات نے خدا کے فضل و کرم سے آج تک نہ ہمارا کچھ بگاڑا ہے۔ اور نہ آئندہ بگاڑ سکتے ہیں۔ ہمارا قدم روز بروز آگے بڑھ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ آگے ہی بڑھتا جائیگا لیکن اس قسم کے اعتراضات سے یہ ضرور ظاہر ہے کہ اس خیال کے لوگوں کے دلوں میں ہماری کس قدر عداوت اور دشمنی ہے۔ اور ان کے قلوب میں کتنا بغض اور کینہ ہے۔ اور ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کی تازہ بتازہ نصرت اور تائید دیکھ کر وہ کس طرح جل رہا ہے۔

ایسے ایسے لوگوں کی پہلی جلن ہی ٹھنڈی نہ ہوئی تھی کہ ایک شدید ضرب اللہ تعالیٰ نے ان کے حاسد قلوب پر لگائی۔ اور دس ہزار نفوس کو داخل سلسلہ کر کے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دکھا دیا ہے۔ دشمن خواہ کتنے ہی جلتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ اور تمام دنیا کو مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع کریگا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس کے لئے جماعت احمدیہ کا بھی فرض ہے کہ اپنی پوری طاقت اپنا سارا زور اور اپنے سارے ذرائع صرف کر دے۔ اور اسوقت جبکہ خدا کی خاص فتح و نصرت اپنا جلوہ دکھلا رہی ہے۔ پوری پوری سرگرمی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ میں لگ جائے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور رحم ہے کہ وہ ہماری نہایت ہی حقیر کوششوں کو اتنا بار آور کر رہا ہے کہ ہم اس کے فضلوں کی بارش کے آگے اپنے کسی فعل یا کوشش کو خواہ وہ کیسی ہی ہو کوشش کا خطاب نہیں دے سکتے۔ ہماری کوششیں ہمارے کام اور ہماری قربانیاں اتنی نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات ہم پر جلب کریں مگر خدا تعالیٰ اپنی شان کے مطابق رحم اور فضل فرماتا ہے۔ اور ہمیں وہ کچھ دے رہا ہے جس کے ہم اپنی کوششوں کے لحاظ سے ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ پھر کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہو گا کہ ہم اپنی حالت کے مطابق بھی اس کے دین کی خدمت میں مصروف نہ ہوں۔ اور اپنی ساری قوت اور پوری طاقت کو نہ صرف کر دیں پس اے برادران ملت اب سستی کا وقت نہیں۔ بلکہ اب ضرورت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنے کی دعوت پر لبیک کہا جائے اور جماعت کے نوجوان اس میدان میں بڑھیں۔ اور دنیا کے تمام گوشوں میں ایک ہنگامہ مچا دیں۔ یہ چودہ ہزار کی جماعت جو افریقہ میں ابھی کم [illegible] اس کیلئے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اکیلے کافی نہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کے دست و بازو بننے کیلئے نوجوان ہوں جو ان کا اس اہم کام میں ہاتھ بٹائیں۔ اسوقت ضرورت ہے کہ بکثرت ہماری جماعت کے نوجوان اور دیگر حضرات زندگی وقف کریں۔ اور دوسرے لوگ اپنے اموال کو خدا کیلئے اور اس کے دین کیلئے دیدیں۔ کیونکہ کام کرنیوالے آدمیوں کے ساتھ ہی تبلیغ کا کام بہت سے روپیہ کا محتاج ہے۔ پس آپ لوگ خدا کی راہ میں مستعدی سے کام لیں اور دنیا کا نقشہ بدل کر دکھا دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خلافت کمیٹیوں کے کارندوں کی کارگذاری

دوسرے اخلاق و عادات کے ساتھ مسلمانوں میں دیانت اور امانت کی صفت جس قدر بڑھی ہوئی ہے اس کا قیاس اس سے کیا جا سکتا ہے کہ نہ صرف مختلف مقامات کی خلافت کمیٹیوں کے حسابات کے متعلق کارکن لوگ نیز خود بزرگ الزام لگا چکے ہیں بلکہ مرکزی خلافت کمیٹی کے کارندوں کو بھی ملزم بتایا جا رہا ہے۔

اسوقت تک اخبارات میں جو کچھ آچکا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

(۱) مولوی محمد داؤد غزنوی امرتسری چھ ہزار روپیہ مسٹر شوکت علی سے لائے جس کو غزنوی صاحب نے پرائیویٹ طور پر لیا کہتے ہوئے بتایا کہ اس کو پبلک فنڈ سے کوئی تعلق نہیں" (وکیل ۷ جون) لیکن جب مسٹر شوکت علی سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا! "یہ مولوی محمد داؤد غزنوی صاحب کو بغرض اشاعت و تبلیغ کے لئے دیا گیا تھا" (وکیل ۵ جون ۱۹۲۱ء) مگر مولوی محمد داؤد صاحب حساب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور انپر مقدمہ چلانے کی تجویز ہو رہی ہے۔

(۲) خلافت کمیٹی امرتسر کے حساب کے متعلق جس کے سکرٹری مولوی محمد داؤد صاحب ہی ہیں۔ ڈاکٹر کچلو نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں جناب یہ لکھا ہے کہ:۔

"رجسٹر تاریخوار حساب خلافت کمیٹی امرتسر بابت اکتوبر ۱۹۱۹ء سے لیکر دسمبر ۱۹۲۰ء یعنی پندرہ ماہ کا حساب تاریخوار درج ہے۔ مگر اس کو ایک ہی وقت میں ایک ہی قلم سے لکھا گیا ہے جس کو سکرٹری صاحب خود تسلیم کرتے ہیں"

دوران تحقیقات یہ بھی انکشاف کیا کہ:۔

"بہت جلسوں میں جو طلائی و نقرئی زیورات اور نقد رقوم وصول ہوئیں۔ انکے متعلق کوئی باقاعدہ کا اندراج رجسٹر موجود نہیں۔۔۔۔ فہرست زیورات سے یہ بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ زیورات کا کیا حشر ہوا وہ بطور امانت جمع ہیں یا فروخت کر دیئے گئے۔ اور اگر بطور امانت جمع ہیں تو کس کے پاس ہیں" (وکیل ۹ جون)

(۳) ڈاکٹر کچلو صاحب سے امرتسر کے ایک حکیم عبدالشافی نے حسب ذیل تین سوال کئے ہیں (۱) ڈاکٹر صاحب نے جناب خلافت کمیٹی سے جو ایک ہزار روپیہ انکوائری کمیٹی کیلئے لیا تھا۔ باوجود خلافت کمیٹی کے بار بار مطالبہ کے اس کا حساب کیوں نہیں دیا (۲) سوراجیہ آشرم کے حساب کس طریق پر رکھے جاتے ہیں۔ یہ کس کی تحویل میں ہے۔ اخراجات کس کی منظوری سے ہوتے ہیں (۳) بزم اسلام جس کا روپیہ آپکی تحویل میں ہے۔ اس کا کیا حساب ہے؟ (پیسہ ۹ جون)

(۴) مجلس خلافت پنجاب میں غبن بتایا جاتا ہے جس کی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی لیکن نتیجہ پردہ راز میں ہی ہے۔

(۵) پشاور خلافت کمیٹی کے صدر آغا مقبول شاہ صاحب کے متعلق پنجاب خلافت کمیٹی کی طرف سے اخبارات میں اعلان کیا گیا ہے کہ ان کو کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔

(۶) خلافت کمیٹی گورکھپور کے متعلق اخبار مشرق لکھتا ہے کہ:۔

"گورکھپور میں بھی ایک خلافت کمیٹی ہے۔ یہاں بھی لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ چار ساڑھے چار ہزار کا حساب کتاب نہیں ملتا"

(۷) مرکزی خلافت کمیٹی پر اخبار مفید روزگار بمبئی اندھا دھند خرچ کا الزام لگا رہا ہے۔ اور اخبار وکیل مرکزی کمیٹی کے پریذیڈنٹ سیٹھ چھوٹانی کے افغانستان میں خلافت کمیٹی مقرر کرنے اور اس کیلئے ۹ ہزار کی رقم خلافت فنڈ سے دینے کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"قومی سرمایہ کے خرچ میں اس قسم کی خودروی ہرگز روا نہیں رکھی جانی چاہیئے۔ یہ اسی خودرائی کا نتیجہ ہے کہ جا بجا خلافت فنڈوں کے حسابات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں" (۷ جون)

(بقیہ دیکھو چھٹا کالم)

کلام امام

خطبہ نکاح

دو چیزوں کے ملنے کا نتیجہ

[illegible] دونوں ایک نکاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل خطبہ پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ کہ دنیا میں اجتماع ہوتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے خواہ کیسی ہی اشیاء ہیں۔ ان کے ملنے کا نتیجہ تیسری چیز ہوگی خواہ وہ تیسری چیز نیا اور مستقل وجود رکھتی ہو۔ خواہ ظاہر میں نہ ہو۔ مثلاً ہم دو رنگوں کو ملا کر رکھ دیں۔ تو تیسری رنگتی چیز تو پیدا نہ ہوگی۔ البتہ شکل ضرور تیسری پیدا ہوگی جو دونوں کے الگ الگ رکھے ہونے سے نہیں ہو سکتی تھی

ہر خطبہ میں حمد الٰہی

غرض اجتماع اپنے اندر ایک اہمیت رکھتا ہے کیونکہ کوئی اجتماع نہیں جس کا نتیجہ تیسری بات یا تیسری چیز نہ ہو۔ اسلئے شریعت نے اس طرف توجہ کو پھیر لیا ہے کہ خطبہ عید ہو یا خطبہ جمعہ یا کوئی اور خطبہ یا جہاں اجتماع ہو۔ وہاں ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جن میں خدا کی حمد بیان ہو۔ نماز میں حمد رکھی۔ اور خطبہ بھی الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ سے شروع ہوتا ہے۔ خواہ کوئی خطبہ ہو۔ اس میں حمد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کیونکہ جب خزانہ کی طرف نگاہ کی جائے۔ تو انسان اپنی احتیاج کے مطابق اس میں سے لے سکیگا۔ اگر خزانہ سامنے نہ ہو۔ تو احتیاج کے باوجود لینے کیلئے ہاتھ نہیں بڑھا سکتا۔ بلکہ یونہی بھٹکتا پھرے گا۔ کسی کو جنگل میں پیاس لگے اول وہ پیاس کو دبائیگا جب ناقابل برداشت ہوگی۔ تو ادھر ادھر دوڑتا پھرے گا۔ لیکن اگر پانی کا خزانہ معلوم ہو۔ تو تھوڑی سی پیاس پر بھی سیر ہو کر پانی پئیگا۔

جب انسان کو خیال ہو۔ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائیگی۔ تو اس وقت وہ اس کے لینے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے حمد الٰہی کو بیان کیا اور بتایا کہ تمام خوبیوں کا خزانہ تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اور چونکہ اجتماع کا نتیجہ ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے جس مفید چیز کی ضرورت ہو۔ وہ اس خزانے سے ہی مل سکتی ہے۔ جب معلوم ہے مفید چیز یہاں سے آتی ہے۔ کس کی عقل ماری گئی ہے کہ اس کو چھوڑ دے۔

نکاح میں حمد الٰہی کی طرف توجہ دلانے کی وجہ

نکاح کے موقعہ پر بھی حمد کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہی حمد والا ہے۔ اور دوسرے بھی حمد اس سے مانگتے ہیں۔ جو بھی تعریف ہوگی۔ وہ خدا سے آئیگی۔ جو حمد خدا سے نہیں وہ جھوٹی ہے۔ بندے کو آگاہ کیا۔ کہ نکاح کے معاملہ میں توجہ ہے کا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے حمد مانگے۔ اور یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ کیونکہ حمدوں کا خزانہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ بات اور یہ غرض بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ خطبہ کو رسم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نکاح میں جتنی آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کا براہ راست نکاح سے تعلق ہو۔ نکاح صرف اعلان سے ہو جاتا ہے۔ اگر جانبین قبول کر کے اعلان کر دیتے ہیں۔ تو نکاح ہو جاتا ہے۔ ایجاب قبول ہی نکاح ہے اگر یہ آیات نہ پڑھی جائیں صرف ایجاب قبول کرا لیا جائے تو نکاح ہو سکتا ہے۔ ان آیتوں کے پڑھنے سے کوئی ثواب نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ان آیتوں کے پڑھنے کی غرض محض نصیحت ہے۔ ورنہ ان آیتوں اور خطبوں اور دعاؤں سے نکاح نہیں پڑھا جاتا۔ اس خطبہ میں محض نکاح کی ذوالقین کو غرض بتائی جاتی ہے۔ کہ نکاح کے بعد مرد کے عورت پر اور عورت کے مرد پر اور دونوں کے رشتہ داروں پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کمی ہو تو اس کو کیسے پورا کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے اور عام غیر احمدیوں کے نکاحوں میں فرق

ہمارے نکاحوں اور غیر احمدیوں کے نکاحوں میں ایک فرق ہے۔ عموماً ان کے نکاح بطور رسم کے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے نکاحوں میں ایک حقیقت ہوتی ہے۔ مسلمانوں نے نکاح کے خطبے کو ٹونا سمجھا ہوا ہے۔ لیکن ہم اس کو ٹونا نہیں سمجھتے۔ بلکہ جو اس کی غرض ہے۔ وہ پورا کرتے ہیں تاکہ [illegible] وہ لوگ سمجھتے ہیں۔ اس لئے حمد کے خزانے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ہم بتاتے ہیں۔ کہ اس میں تمہیں حمد کے خزانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور تمہیں جس نعمت کی ضرورت ہو۔ وہ اس سے مل سکتی ہے۔ لوگوں نے اس کو بھلا دیا ہے۔ کہ توجہ نہ دی۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس فرض کو پورا کرے۔ اس کا اصل خلاصہ یہ ہے کہ خدا کا خزانہ ہے۔ تم اس سے مانگو جس نعمت کی تمہیں ضرورت ہے پھر تمہیں کبھی کوئی برائی نہیں ہو سکتا۔

ایک دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ کہ

اسلام میں ہر ایک کام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

آیتیں اور یہ عبارت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے موقعہ پر ثابت ہے۔ ان میں نکاح کے احکام اور اس کی غرض بیان کی گئی ہے۔ میں اس وقت تفصیل سے نہیں بیان کر سکتا۔ مختصراً بتاتا ہوں۔ کہ اسلام نے سب کاموں کی بنیاد تقویٰ پر رکھی ہے۔ اور تقویٰ کی مثال ایک بیج کی ہے۔ جس سے آئندہ زندگی کا درخت تیار ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ہر کام میں تقویٰ مدنظر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک بات کے متعلق حکم بتانا مشکل اور ناممکن ہے۔ کیونکہ انسان کو بے شمار کام زندگی میں پیش آتے ہیں۔ اگر ہر ایک کام کے متعلق کہا جاتا کہ یوں کرنا۔ تو یہ مشکل ہے۔ اس کے لئے ایک گر بتا دیا کہ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب انسان اس گر کو اختیار کریگا تو اس کے سب کام درست ہو جائیں گے۔ خدا سے خلوص یہی تقویٰ ہے۔ سینکڑوں باتیں ہیں۔ کہ ان کے متعلق شریعت نے حکم نہیں دیا۔ اور چیز کی تفصیل شریعت نے نہیں بیان کی۔ بلکہ ایک گر بتا دیا کہ تقویٰ اللہ کو مد نظر رکھو۔ اور تقویٰ کے ذریعہ وہ روح پیدا کر دی۔ کہ اس کے ماتحت جو کام ہوگا۔ وہ درست ہوگا۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ سب دینی اور دنیاوی کام جو اس کے ماتحت ہونگے۔ وہ درست ہونگے باقی نہیں۔

تقویٰ کیا ہے

تقویٰ اس روح کا نام ہے جس کے ماتحت انسان محض خدا کی رضا کے لئے اس کے خوف کو مد نظر رکھ کر کام کرتا ہے۔ اور یہی خدا کے قرب کی راہ ہے اور اسی گر کو نکاح کے خطبے میں بیان کیا۔

شریعت کی اصولی تعلیم

شریعت نے ہر چیز کی تفصیل نہیں کی۔ کیونکہ ہر انسان کو روزانہ ہزاروں واقعات پیش آتے ہیں۔ اور ساری عمر میں کروڑوں اور اربوں ہو جاتے ہیں۔ اگر ان تمام واقعات کے متعلق احکام لکھے جائیں۔ تو وہ کتابیں تمام زمین پر پھیل جائیں اور پھیلیں آسمان کی طرف کو اوپر چڑھا کر رکھی جائیں۔ ایسی حالت میں ان احکام کا پڑھنا تو کہاں ممکن ہو انسان کے لئے رہنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک گر بتا دیا کہ ہر ایک بات تقویٰ کے ماتحت رکھو۔ جو بات اس گر کے ماتحت ہوگی۔ وہی درست ہوگی۔ باقی غلط۔

(بقیہ از صفحہ ۵ کالم ۲)

ان حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت کمیٹیوں کی کیا حالت ہے اور ان کے کارندے کیا کر رہے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اخبارات کے ان اقتباسات کو بھی درج کر دیا جائے جنہیں خلافت کمیٹیوں میں کام کرنے والوں کی خدمات کی داد دی گئی ہو۔ اخبار وکیل اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے:۔

"خلافت کمیٹیوں کے ارباب حل و عقد اپنی مرضی سے بڑی بڑی رقمیں صرف کر دیتے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ کی رقوم اٹھا کے غیر معتبر خود غرض اشخاص کے ہاتھوں میں دیتے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ روپیہ کو یا تو نہایت بیدردی سے قومی کاموں کے بہانے صرف کرتے ہیں یا بالکل ہی ہضم کر جاتے ہیں۔"

اخبار مشرق لکھتا ہے۔ "کئی جگہ کا حال معلوم ہوا ہے کہ سکرٹری صاحب سرگرم کار کن چال چلن مشکوک ہے۔ کوئی صاحب سزا یافتہ ہے کوئی صاحب نمبر دس کے بدمعاش ہیں۔"

پنجاب خلافت کمیٹی کے ایک ممبر نے خلافت کمیٹی سے حساب کی صفائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "لوگ کہتے ہیں کہ ارکان خلافت کی ایک جماعت کا مجموعہ ہے کہ نصف لی فـ [illegible]

[illegible] هذا قوم جاهلون"

ان اقتباسات سے جہاں ارکان خلافت کی کارگذاری پر روشنی پڑتی ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ جس قوم کے لیڈر و [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک معزز نومبائع کا خط اور اس کا جواب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال ہی میں ایک پارسی کے ایک معزز اہلکار نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے۔ اور حضور نے اپنے قلم سے اس کا جواب دیا ہے۔ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے۔ امید ہے کہ یہ بیعت اہل دل اور اہل حال دوستوں کیلئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی اور سلوک کی منزلیں طے کرنے والوں کیلئے رہبر کا کام دیگا۔

والسلام۔ علی محمد۔ افسر ڈاک۔

مولانا جی۔ السلام علیکم۔ عرصہ سے دل میں طلب حق کی ایک تڑپ تھی جس نے بے چین کر رکھا تھا۔ آخر حصول مدعا کا وقت آگیا۔ اگرچہ اب تک مجھے تامل تھا تو محض اس قدر کہ اس پاک سلسلہ میں داخل ہونا ایک بڑی ذمہ داری سر پر لینا ہے اور یہ بھی اندیشہ تھا اور ہے کہ مجھ جیسے سیاہ کار اس سلسلہ میں داخل ہو کر اس کی بدنامی کا باعث نہ ہوں۔ لیکن مجھ ایسے خدا کی رحمتوں سے مایوسی کی جھلک نظر آئی اور اس پاک سلسلہ کی وسعت پاکیزگی پر بدگمانی کا شائبہ دکھائی دیا اس واسطے پہلے امر کو ہیچ گن کر تصور کیا اور دوسرے امر کی نسبت مجھ پر یہ خیال ہوا کہ مجھ جیسے چند تلخ قطرے اس دریائے لال کے بحر ذخار میں اگر شامل بھی ہو جائیں تو اسکو خراب نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ میں کیوں کہوں کہ یہ چند قطرے ہمیشہ تلخ رہینگے یہ تلخی دور ہوگی اور انشاء اللہ ضرور دور ہوگی۔ میں آ رہا ہوں مگر تاخیر کے بعد پشیمان ہوا ہوں مگر دیر لیکن اتنا اطمینان ہے کہ یہ سب کچھ سہی۔ میری پشیمانی بعد از وقت نہیں۔ میں اپنے میں عزم راسخ پاتا ہوں نفس لوامہ کی موجودگی کو محسوس کرتا ہوں۔ اب اگر کوئی کسر ہے تو ایک نظر کیمیا اثر کی سو اب وہ مجھے مل رہی ہے۔ پس اے میرے محمود! آج میں احمدی سلسلہ میں تیرے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربنا [illegible] ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آمین

میں اپنے تئیں خیال سے سلسلہ احمدیہ میں نہیں بلکہ حقیقتاً آج اصل اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ سید عبدالحمید از کیور تھلہ

مکرمی سید صاحب! السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ بوجہ علالت جلد جواب نہ دے سکا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ایک طویل عرصہ کے بعد حق کے قبول کرنے کے لئے شرح صدر عنایت فرمایا۔ ذالک فضل اللہ۔

احمدیت کے ساتھ بے شک ذمہ داریاں بھی ہیں اور اس کے ساتھ آسانیاں بھی ہیں۔ جب کوئی شخص حق کو قبول کرتا ہے فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد کی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے جیسے کہ نوزائیدہ بچے سے کہ اس کی ہر ایک حرکت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ہر حالت میں اس کی خبر گیری کی جاتی ہے۔ تب ایسا شخص رحمانیت کا لطف اٹھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر آگاہ ہوتا ہے۔ اور اس کی عنایتوں سے واقف ہوتا ہے۔ اور اسکو ان فضلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جو اسکو رحیمیت کے ماتحت ملسکتے ہیں جو اس کی اگلی منزل ہیں رحمانیت سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ گویا دوسری منزل میں رحمانیت پھر غالب آجاتی ہے۔ یہ وقت بہت نازک ہوتا ہے۔ اور بہت لوگ اس رحمانیت کے جلوے کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنا محتاج سمجھ کر آگے قدم اٹھانے سے رک جاتے ہیں۔ اور آخر ان کے منہ میں اس مٹھائی کا مزہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ جو صرف بطور نمونہ انکو چکھائی گئی تھی۔ اور آہستہ آہستہ وہ بھی جاتا رہتا ہے اور ایسا شخص محروم ہو جاتا ہے۔ پس شروع میں جو سہارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ اور جو امداد غیب سے آئے اسپر کبھی توکل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مرحلے سے سلامت گذارے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا بھی موجب بنائے۔

مرزا محمود احمد

اسلام نے دنیا کو کیا نفع پہنچایا

اسلام پر مخالفین کی طرف سے عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام نے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ یہ اعتراض پیش کرنے کی بڑی بھاری وجہ تو مسلمانوں کی گری ہوئی اور خراب حالت ہے۔ مخالفین اس سے اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کوئی نفع پہنچا سکتا۔ تو ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیوں ایسی حالت ہوتی۔ اور دوسری وجہ معترضین کی اسلام کے متعلق ناواقفیت اور بے علمی ہے۔ پہلی وجہ کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر مسلمان کہلانے والے اسلام کے پابند ہوتے۔ اور اسلام کے بتائے ہوئے احکام پر چلتے اور پھر ان کی ایسی بری حالت ہوتی۔ تو اسلام پر اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب مسلمان خود اقرار کر چکے ہیں۔ کہ انہیں اسلام نہیں رہا۔ اور ان کے اقوال اور افعال ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اسلام سے وہ بیگانہ ہو چکے ہیں۔ تو پھر ان کی ابتر حالت کا اسلام کس طرح ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

دوسری وجہ کے متعلق ذیل میں بعض ایسے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ جنہیں مسلمانوں نے نہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے اہل علم اصحاب نے ان فوائد کا کھلے طور پر اعتراف کیا ہے جو اسلام کے ذریعہ دنیا کو پہنچے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے اس شخص کی رائے پیش کی جاتی ہے جو اسلام کے خلاف لکھنے میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ یعنی سر ولیم میور صاحب۔ یہ شخص بھی حسب ذیل الفاظ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ:۔

"اسلام نے ہمیشہ کے واسطے اکثر توہمات باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے عرب کے جزیرہ نما (بلکہ تمام دنیا پر ناقل) پر چھا رہی تھی۔ کالعدم کر دیا۔ اسلام کی صدا کو جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہو گئی اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر جگہ محیط قدرت کا مسئلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معتقدین کے دلوں اور جانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہو گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دل میں تھا۔ مذہب اسلام میں سب سے پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی ہیں یہ ہے کہ اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے مطابق کرنا چاہیئے۔ بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں بہت کم قابل اعتراض چیزیں ہیں۔ چنانچہ پیغمبر اسلام کی یہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ محبت کریں۔ چھوٹوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ غلاموں کے ساتھ نہایت شفقت برتنی چاہیئے۔ نشہ کی چیزوں کی ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے۔ جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔" (لائف آف محمدؐ)

(۲) چیمبرز انسائیکلوپیڈیا میں ایک آرٹیکل لکھنے والا اسلام اور اسلامی تعلیم کی نسبت رقمطراز ہے:۔

"مذہب اسلام کا وہ حصہ کہ جس میں بہت کم تغیر و تبدل ہوا ہے۔ اور جس سے اس کے بانی کی طبیعت نہایت صاف صاف معلوم ہوتی ہے اس مذہب کا نہایت کامل اور روشن حصہ ہے۔ اس سے ہماری مراد قرآن کے علم اخلاق سے ہے۔ ناانصافی۔ کذب۔ غرور۔ انتقام۔ غیبت۔ استہزاء۔ حرص۔ اسراف۔ عیاشی۔ بے اعتباری۔ بدگمانی نہایت قابل ملامت قرار دی گئی ہیں۔ اور نیک نیتی۔ فیاضی۔ حیا۔ تحمل۔ صبر۔ بردباری۔ کفایت شعاری۔ سچائی۔ راست بازی۔ ادب۔ صلح۔ سچی محبت اور سب سے پہلے خدا پر ایمان لانا اور اسی کی مرضی پر توکل کرنا۔ سچی ایمانداری کا رکن اور سچے مسلمان کی نشانی قرار دی گئی ہے۔"

(۳) اسی مصنف نے یہ بھی لکھا ہے:۔

"ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے کیا کیا۔ لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک غور کیا جائے۔ تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسی (اسلام) کا حصہ تھا۔"

اسی پر بس نہیں اور بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

(۴) ایک اور بڑے فاضل مضمون نگار نے "اسلام ایک ملکی انتظام ہے۔ جو مشرق و مغرب میں جاری ہے" کے متعلق سند پیش کئے جانے کا اظہار کیا ہے:۔

"اسلام نے ہر شکل کا انسداد کیا۔ جو اس شادی بیاہ کے ملک میں جاری تھی۔ گو عیسائی مذہب بھی اس کو رد کرتا تھا۔ مگر اسلام کے برابر اس کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلام نے غلامی کو موقوف کر دیا۔ جو اس ملک کی پرانی جاہلیت کی رسم تھی۔ اسلام نے ملکی حقوق کو برابر کر دیا۔ اور صرف انہی لوگوں کے حق میں انصاف نہیں کیا۔ جو اس مذہب کے معتقد تھے بلکہ ان شخصوں کے ساتھ بھی برابر انصاف کیا۔ جو کہ اس کے ہتھیاروں (یعنی سچائی و صداقت کے ہتھیار) نے فتح کیا تھا۔ اسلام نے اس محصول کو جو سلطنت کو دیا جاتا تھا گھٹا کر صرف دسواں حصہ کر دیا۔ اسلام نے تجارت کو تمام محصولات اور مزاحمتوں سے آزاد کر دیا۔ اسلام نے مذہب کے معتقدوں کو اس بات سے کہ اپنے مذہبی سرگروہ کو پابندی کا م کا جبراً روپیہ دیں۔ اور تمام لوگوں کو اس بات سے کہ غالب مذہب کو ہر ایک قسم کا مذہبی چندہ (ٹیکس) دیں۔ بالکل بری کر دیا۔ اسلام نے فرقہ فتح مند کے تمام حقوق مفتوحہ لوگوں میں سے ان شخصوں کو دئے۔ جو اس مذہب کے پابند تھے۔ ان کو ہر ایک قسم کی پناہ دی۔ اسلام نے مال کی حفاظت کی۔ سود لینے کو اور خون کا بدلہ بغیر عدالت کے لینے کو موقوف کر دیا۔ صفائی اور پرہیزگاری کی حفاظت کی۔ اور ان باتوں کی صرف ہدایت ہی نہیں کی۔ بلکہ ان کو پیدا کیا اور قائم کر دیا۔ حرام کاری کو موقوف کر دیا۔ غریبوں کو خیرات دینے اور ہر ایک شخص کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی۔"

(مقتبس از الیسٹران دی لائف آف محمدؐ)

(۵) مشہور عالم لا مارٹن کا بیان بھی سن لیجئے:۔

"اسلام کا عرب کی قوم کے حق میں گویا تاریکی میں روشنی کا آنا تھا۔ عرب کا ملک پہلے ہی پہل اس کے ذریعہ زندہ ہوا۔ اہل عرب گڈریوں کی ایک قوم تھی۔ اور جب کہ دنیا بنی تھی۔ عرب کے چٹیل میدانوں میں پھرا کرتی تھی۔ اور کسی شخص کا ان کی طرف خیال بھی نہ تھا

اس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر ایسے کلام کے ساتھ جسے وہ خدا کا کلام یقین کرتے تھے بھیجا گیا۔ اب دیکھو جس چیز سے کوئی واقف بھی نہ تھا۔ وہ تمام دنیا میں مشہور و معروف ہو گئی۔ اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بن گئی۔ اس کے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہو گئی۔" (لیکچر آن ہیروز)

(۴) پھر یورپین محقق ریورینڈ ڈبلیو آر ڈبلیو سٹیفنسن کیا فرماتے ہیں:-

"محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مقصد یہ تھا کہ اپنے ہموطنوں یعنی عربوں میں اس خالص عقیدہ کو زندہ کیا جائے۔ جو ان کے جد اعلیٰ ابراہیم کا تھا جس طرح موسیٰ نے اپنے ہم وطنوں یعنی یہودیوں میں اسکو زندہ کیا تھا۔ اس مقصد میں آپ کو بہت بڑی حد تک کامیابی ہوئی۔ آپ نے بت پرستی کے ایک منتشر انبار کے عوض میں خالص توحید کا عقیدہ قائم کیا۔ اپنے ہم وطنوں کی بعض نہایت ہی بدعادتوں کو موقوف کرایا۔ اور بعض کو تبدیل کیا آپ نے لوگوں کے اخلاقی معیار کو بالعموم بلند کیا۔ اور انکی تمدنی حالت کو ترقی دی۔ اور ایک سنجیدہ اور معقول طریق عبادت جاری کیا۔ آخر کار آپ نے اس ذریعہ سے بہت سے وحشی اور آزاد قبیلوں کو جو منتشر ذروں کی طرح ادھر ادھر اڑتے پھرتے تھے۔ باہم ملا کر ایک ٹھوس ملکی جماعت کی شکل میں منتقل کر دیا ... قرآن بکرات و مرات اور بڑے زور دار الفاظ میں ان فرائض کی بھی تاکید کرتا ہے۔ کہ ابن السبیل (مسافر) اور یتیم پر مہربانی کریں۔ اور غلاموں کے ساتھ اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ اسی عزت اور لحاظ کا برتاؤ کریں۔ جو مسلمانوں کے لئے سزاوار ہے۔ نیز بیوگان پر رحم کرنے کا فرض بھی فراموش نہیں کیا گیا۔ اور یہ بات شکر گذاری سے قبول کر لینی چاہیئے۔ کہ دین محمدی (اسلام) اور بدھ مذہب بھی بیماروں اور دیوانوں کے دار الشفاء اور دار المجانین قائم کرنے کی عزت میں مذہب عیسوی کے ساتھ شریک ہیں۔

محمد صلعم کے زمانہ میں جو برائیاں عرب میں انتہائی کثرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ اور جن کو قرآن مجید نے نہایت ہی سختی سے قابل ملامت ٹھہرا کر ان کی ممانعت کی ہے۔ وہ یہ تھیں۔ شراب خوری۔ بے قید عورتیں گھر میں ڈال لینا اور کثرت ازدواج۔ دختر کشی بے باکانہ قمار بازی۔ ظالمانہ سود خوری۔ سحر و کہانت (جادو ٹونہ) کے فنون باطلہ۔ انمیں سے بعض بدرسموں کی موقوفی اور بعض کے اثر کی کمی عربوں کے اخلاق میں ایک بڑی ترقی تھی۔ اور مصلح (نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کے جوش لانے اثر کی ایک معزز و مفتخر شہادت ہے۔ دختر کشی اور شراب خوری کا کلی انسداد آپ کے کام کی سب سے نمایاں فتح ہے۔"

(۶) یہی معزز مصنف لکھتا ہے:-

"سب سے پہلے یہ بات آزادی کے ساتھ ضرور تسلیم کر لینی چاہیئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے بڑے محسن تھے۔ آپ ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ جہاں ملکی نظام معقول اعتقاد اور خالص اخلاق سے لوگ ناواقف تھے۔ آپ نے ان تینوں باتوں کو وہاں رواج دیا۔ اور اپنی عقل کامل کی ایسی ہی کوشش سے اپنے ہموطنوں کی ملکی حالت۔ مذہبی اعتقاد اور اخلاقی عادت کی اصلاح کر دی۔ بہت سے آزاد قبیلوں کی جگہ آپ نے ایک قوم چھوڑی۔ بہت سے معبودوں اور بہت سے خداوندوں کے باطل عقیدہ کی بجائے آپ نے ایک قادر مطلق مگر رحمان و رحیم خدا کا معقول عقیدہ قائم کیا۔ لوگوں کو تعلیم دی کہ وہ اس خیال کے ساتھ زندگی بسر کریں کہ وہ وجود مطلق ہر دم ہمارا حافظ و نگہبان ہے۔ اسی کو نیکوں کا جزا دینے والا سمجھیں اور اسی کو بدوں کا سزا دینے والا سمجھ کر اس سے ڈریں۔ بہت سی قابل نفرت اور وحشت انگیز رسمیں جو آپ سے زیادہ تر عرب میں رائج تھیں۔ ان پر آپ نے زبردست حملہ کیا۔ انکو تبدیل کیا۔ اور ان کا انسداد کیا۔ اوباشانہ بدکاری کی بجائے تعدد ازدواج کا ایک با احتیاط اور باضابطہ اصول منضبط کیا گیا۔ اور دختر کشی کی رسم کا کامل انسداد کیا۔ جب اسلام نے عرب کی حدود سے پرے رفتہ رفتہ اپنی فتوحات کو پھیلانا شروع کیا تو بہت سی وحشی قومیں بھی جن کو اسلام نے جذب کر لیا تھا۔ اسی طرح اس کی برکتوں میں شریک ہو گئیں۔

ترک۔ ہندوستانی۔ حبشی اور مور (افریقہ کے شمالی ساحل کے باشندے) اس بات پر مجبور ہو گئے۔ کہ اپنے بتوں کو اٹھا کر پھینک دیں۔ اپنے رندانہ رسم و رواج کو خیرباد کہدیں خدائے واحد کی پرستش شائستہ طرز عبادت اور ایک باقاعدہ طرز معاشرت کی طرف رجوع کریں۔ اہل فارس جو زیادہ تر مہذب و شائستہ تھے۔ ان کا عقیدہ بھی صاف اور خالص ہو گیا۔ اور انھوں نے اسلام سے یہ بات سیکھ لی کہ نیکی و بدی (یزدان و اہرمن) دو ہمسر قوتیں نہیں ہیں۔ بلکہ حق و ناحق دونوں اسی علیم اور قدوس کے یکساں زیر فرمان ہیں۔ جو آسمان و زمین کی تمام چیزوں پر حکمرانی کرتا ہے۔"

(مسیحیت اور اسلام بائبل اور قرآن صفحہ ۹۳-۱۰۴)

ہم اسی قسم کی اور بھی شہادتیں پیش کر سکتے ہیں۔ مگر اس جگہ انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

امیروں کا تقرر

ذیل کی جماعتہائے احمدیہ کیلئے مندرجہ ذیل اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح نے امیر مقرر فرمایا ہے:-

(۱) تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ - منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری (۲) کوہاٹ - سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب امیر - مولوی صدر الدین صاحب قائمقام امیر ڈاکٹر صاحب کی غیر حاضری میں (۳) [illegible] ضلع ہوشیارپور - چوہدری محمد علی صاحب (۴) کریام ضلع جالندھر - حاجی غلام احمد صاحب (۵) خوشحال گڑھ ریاست پٹیالہ - چوہدری نور محمد صاحب (۶) ونجواں ضلع گورداسپور - میاں علی محمد صاحب -

ناظر اعلیٰ قادیان

فہرست نومبائعین

جو نمبر ۹ جنوری ۱۹۲۱ء سے شروع ہے

بقیہ ماہ مارچ ۱۹۲۱ء

۳۹۴ رحمت خاں دلیر دا (؟) ۔ ۲۱۰ محمود خان صاحب ضلع گجرات
۳۹۵ ... ۔ ۔ ضلع لائل پور
۳۹۶ پھجا ۔ ۔ ۔ ۲۱۱ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ
۳۹۷ محمد بخش ۔ ۔ ۔ ۲۱۲ سردار بی ۔ ۔
۳۹۸ کرم الٰہی ۔ ۔ ۔ ۲۱۳ زینب بی بی ۔ ۔
۳۹۹ محمد دین ۔ ۔ ۔ ۲۱۴ سراج دین صاحب ۔
۴۰۰ رمضان ۔ ۔ ۔ ۲۱۵ نور دین ۔ ۔ گجرات
۴۰۱ اللہ دتا ولد کرم الٰہی ۔ ۔ ۲۱۶ زینب ۔ ۔
۴۰۲ کرم الٰہی بی بی ۔ ۔ ۲۱۷ جنت ۔ ۔
۴۰۳ زوجہ بابو برکت علی ۔ ۔ ۲۱۸ حکیم قطب الدین صاحب ۔ ۔
۴۰۴ زوجہ احمد صاحب ۔ ۔ ۲۱۹ اللہ رکھا ۔ سیالکوٹ
۴۰۵ شاہ محمد ۔ شاہ پور ۲۲۰ بوٹا صاحب ۔ ۔
۴۰۶ کامل صاحب ۔ ۔ ۲۲۱ عبد اللہ بی بی ۔ ۔
۴۰۷ محمد دین صاحب ۔ ۔ ۲۲۲ حسین بی بی ۔ ۔
۴۰۸ رحمت خاں ۔ گجرات ۲۲۳ محمد دین صاحب ۔ گجرات
۴۰۹ بوٹا صاحب ۔ گورداسپور ۲۲۴ احمد دین ۔ ۔
۴۱۰ سید برکت علی شاہ صاحب ۲۲۵ اللہ دتا ۔ ۔
ضلع فتح پور ۲۲۶ حسین محمد ۔ ۔
۴۱۱ سیاست بی بی ۔ شاہ پور ۲۲۷ اللہ جوائی ۔ ۔
۴۱۲ غلام محی الدین صاحب ۔ ہزارہ ۲۲۸ عمر بی بی ۔ ۔
۴۱۳ کرم بی بی ۔ گورداسپور ۲۲۹ محمد دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۴۱۴ نور محمد خاں صاحب ذیلدار ۲۳۰ شیخ نعمت اللہ ۔ راولپنڈی
بہاولپور ۲۳۱ نور بیگم ۔ ملتان

ماہ اپریل ۱۹۲۱ء

۱ ... رحمت بی بی ضلع شاہ پور ۔ ... بی بی ضلع گجرات
۲ ... رسول بی بی ۔ ... محمد صاحب ۔ پٹیالہ

۴۳ محمد صاحب ضلع ملابار
۴۴ عباس خاں ۔ ...
۴۵ عبد الرحیم ۔
۴۶ مسماۃ کلی ۔
۴۷ ... ۔ ...
۴۸ رحمت بی بی ضلع گوجرانوالہ
۴۹ احمدی بیگم ۔ پسرور
۵۰ میر محمد ۔ شاہ پور
۵۱ غلام حسین صاحب کشمیری ضلع سیالکوٹ
۵۲ چوہدری عبد اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۳ عبد الکریم صاحب ۔ ۔
۵۴ سید واحد علی صاحب ۔
۵۵ اللہ دتا صاحب درزی قادیان
۵۶ محمد شفیع الحسن صاحب پنجاب ۔ کیری
۵۷ نواب دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۸ کریم خاں صاحب کال گڑھ
۵۹ احمدی بیگم ۔
۶۰ اصغر خاں صاحب ۔
۶۱ اکبر خاں ۔ ۔
۶۲ مسماۃ بختاور بی بی ضلع ملتان
۶۳ عبد الغنی صاحب ۔ گجرات
۶۴ نصر اللہ خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۵ شاہ محمد صاحب ۔ گجرات
۶۶ محمد حیات ۔ ۔
۶۷ فتح دین ۔ گجرات
۶۸ عمر داد ۔ ہوشیار پور

۷۴ رمضان خاں صاحب بمبئی
۷۵ جعفر علی صاحب ۔
۷۶ شیخ محمد صاحب فلسطین
۷۷ وصیہ آ شاہ جہانپور
۷۸ چراغ دین صاحب ضلع گورداسپور
۷۹ غلام محمد صاحب ۔ سرگودھا
۸۰ جلال دین ۔ سیالکوٹ
۸۱ غلام حیدر ۔
۸۲ ست نواز خاں صاحب بلوچستان
۸۳ احمد دین صاحب منٹگمری
۸۴ محمد یعقوب صاحب لائل پور
۸۵ عبد الغفور صاحب ضلع میرٹھ
۸۶ محمد یعقوب صاحب سندھ
۸۷ ولاور علی خاں صاحب سندھ
۸۸ برکت علی صاحب ضلع گورداسپور
۸۹ اب کمی ۔ ۔
۹۰ نذر محمد صاحب ۔ آگرہ
۹۱ سوہا صاحب ولد احمد صاحب شیخوپورہ
۹۲ محمد بخش صاحب ۔ ۔
۹۳ اللہ دتا صاحب ۔ ۔
۹۴ کرم بی بی ۔ ۔
۹۵ ... بی بی ۔ ۔
۹۶ کرم دین صاحب ۔ ۔
۹۷ محمد دین صاحب ۔ ۔
۹۸ بڈھا صاحب ۔ ۔
۹۹ رحمت اللہ صاحب ۔ ۔
۱۰۰ رحمت صاحب ۔ ۔

۴۹۴ حیات محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۹۵ مولوی عتیق احمد قادیان (؟)
ضلع شیخوپورہ
۴۹۶ عمر الدین صاحب ضلع ...
۴۹۷ احمد دین صاحب درزی سرگودھا
۴۹۸ رحمت بی بی ۔
۴۹۹ سردار بی بی ۔
۵۰۰ اللہ بخش صاحب ضلع شاہ پور
۵۰۱ احمد دین صاحب ۔ ۔
۵۰۲ محمد الدین ۔ ۔
۵۰۳ فقیر محمد صاحب جودھ پور ضلع گورداسپور
۵۰۴ عمر صاحب ۔ جہلم
۵۰۵ اللہ دتا صاحب کشمیری
۵۰۶ ... صاحب ... [illegible]
۵۰۷ غلام محی الدین صاحب ...
۵۰۸ محمد الدین ۔ سید پور
۵۰۸ اہلیہ نواب دین صاحب ضلع لاہور
۵۰۹ حسن محمد صاحب ۔ لائل پور
۵۱۰ مسماۃ سندال ۔ ملتان
۵۱۱ بڈھا ۔ ۔
۵۱۲ محمد حسین صاحب ۔ سیالکوٹ
۵۱۳ اللہ بخش صاحب ولد کرم الٰہی صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۱۴ محمد مراد ۔ جھنگ
۵۱۵ فتح بی بی ۔ لائل پور
۵۱۶ بخت بھری ۔ شاہ پور
۵۱۷ عبد الحکیم صاحب ۔ جالندھر
۵۱۸ ستار محمد صاحب ۔ ۔

۵۱۹ سید محمد جعفر صاحب کشمیر
۵۲۰ عبد اللہ محمد اسماعیل صاحب ضلع گجرات
۵۲۱ شاہ محمد صاحب ۔ گوجرانوالہ
۵۲۲ غلام نبی ۔ جہلم
۵۲۳ مستری خواجہ حبیب ... صاحبان ضلع لائل پور
۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب ۔ گجرات
۵۲۵ شاہ محمد ۔ گوجرانوالہ
۵۲۶ غلام قادر ۔ سیالکوٹ
۵۲۷ اہلیہ صاحب عبد الغفور صاحب ضلع راولپنڈی
۵۲۹ محمد الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۳۰ اے جی کھاں صاحب سیلون
۵۳۱ دستان صاحب ضلع ...
۵۳۲ ابو صالح صاحب ۔
۵۳۳ سید محمد صاحب ۔
۵۳۴ اکمل ۔ ۔
۵۳۵ سید عباس ۔ ۔
۵۳۶ غلام محمد ۔ ضلع جہلم
۵۳۷ اہلیہ ۔ ۔
۵۳۸ لال بی ۔ ۔
۵۳۹ راج ولی صاحب ۔ ۔
۵۴۰ اہلیہ ۔ ۔
۵۴۱ چراغ بی بی ۔ ۔
۵۴۲ شہاب الدین صاحب ۔ گورداسپور
۵۴۳ بابو صاحب ۔ ۔
۵۴۴ شاہ محمد حسین ۔ ۔

ماہ مئی ۱۹۲۱ء

۵۴۵ سلطان محمد صاحب ضلع شیخوپورہ ۔ ۵۴۶ غلام ... محمد صاحب ضلع جالندھر

ہندوستان کی خبریں

مغلیہ خاندان کے شہزادے کا انتقال

رنگون ۲۲ جون۔ شہزادہ جمشید بخت جو آخری بادشاہ دہلی کے خاندان سے تھے۔ ۶۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ جب جنازہ جا رہا تھا تو مسٹر اشنا انجمنہ میونسپلٹی موٹر میں سوار پاس سے گذرے۔ ان کو سخت زدوکوب کیا۔ اور ان کے منہ میں کیچڑ بھر دیا۔ حملہ کرنیوالے خلافت کا نشان پہنے ہوئے تھے ۔

سکھوں کو گاندھی کی پیروی نہ کرنیکا مشورہ

سردار سیل راہم سنگھ صاحب سکھوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سودائی دماغ کے سیاسی لیڈر یعنی مسٹر گاندھی کی پیروی نہ کریں ۔

پریس ایکٹ کمیٹی کی رپورٹ

الہ آباد۔ ۲۲ جون۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ پریس ایکٹ اور دیگر ایسے

ہندوستانی فوجیوں کی تعلیم کا سکول

شملہ ۱۸ جون ہندوستانی فوجیوں کے لئے تعلیم کا جو سکول بلگام (بمبئی) میں قائم کیا گیا ہے۔ وہ پہلی جولائی سے کھلیگا۔ اسکول کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کی تعلیمی کور کے آدمیوں کو تربیت دی جائے ۔

ایک یورپین زمیندار کا

کلکتہ ۱۸ جون۔ ایک یورپین زمیندار مسٹر گرانٹ بیس مزارعان پر مقدمہ کے بیس مزارعان کے خلاف بلوہ مجمع ناجائز کے ممبر ہونے اور ضرب شدید لگانے کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا سشن جج بھاگلپور نے اس کی سماعت ختم کر دی ہے اسیسرز نے ملزمان کو بے قصور ٹھیرایا ہے۔ فیصلہ محفوظ۔

مسٹر گاندھی کا فوجی ضروریات کی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے سے انکار

مسٹر گاندھی نے فوجی ضروریات کمیٹی کو جو حال ہی میں اپنا اجلاس کرنے والی تھی۔ اور جس نے مسٹر گاندھی کو اپنے سامنے شہادت دینے کے لئے مدعو کیا تھا لکھ بھیجا ہے کہ بطور ایک حامی عدم تعاون وہ کمیٹی کے روبرو شہادت دینے اور اس کی کارروائی میں حصہ لینے سے معذور ہیں ۔

ہندو مسلمانوں کا فساد

ارگام۔ ۲۰ جون۔ چنتامنی متصل کورستے ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس میں پولیس کو فائر کرنا پڑا۔ ایک مسلمان مارا گیا۔ اور طرفین سے کئی زخمی ہوئے۔ جھگڑے کا باعث یہ تھا۔ ہندوؤں کی ایک برات مسجد کے پاس سے باجا بجاتی ہوئی گذری۔ ان کو ایسا کرنے سے روکا گیا۔ لیکن وہ نہ رکے۔ آخر دونوں پارٹیوں نے ہتھیار نکال لئے۔ جس سے پولیس کو مداخلت کرنے کا موقعہ مل گیا ۔

شہزادہ ویلز ہندوستان ضرور آئینگے

شملہ۔ ۲۰ جون۔ اس خبر میں کوئی سچائی نہیں کہ شہزادہ ویلز کا دورہ ہندوستان ملتوی ہو گیا ہے۔ اعلان ہوا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز لنکے موسم سرما میں تشریف لائینگے۔ اور نومبر کی کسی تاریخ کو بمبئی اترینگے ۔

ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان

بمبئی ۲۰ جون۔ بلگام کی ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس نے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ گورنمنٹ انگورہ سے جنگ کریگا۔ یا قوم پرست ترکوں کے خلاف یونانیوں کو مدد دیگا۔ تو ہم کو کانگریس کے مشورہ سے ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان کر دینا پڑیگا ۔

مسٹر پال فوجی کمیٹی میں شہادت دینگے

کلکتہ ۱۲ جون۔ بپن چندر پال نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں فوجی ضروریات کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے جاؤں گا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ مندرجہ ذیل تین وجوہات سے کیا ہے (۱) بیرونی حملہ کا معقول اندیشہ ہے (۲) جو لوگ گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں۔ وہ بھی غیر ملکی حملہ کے حق میں نہیں ہیں (۳) جن لوگوں کو اس کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کی دعوت دی گئی ہے۔ انکی نسبت فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ موجودہ بے چینی کو دور کرنے کے وسائل گورنمنٹ کو بتا سکتے ہیں ۔

بمبئی میں چار روز سے بارش

۲۰ جون۔ بمبئی میں تکرار دو ہفتے سے مسلسل برسات کا موسم ہے۔ بارش لگاتار اور زور سے برس رہی ہے۔ خصوصاً اتوار کے روز بہت زور کی بارش ہوئی۔ خالی جگہیں چھوٹی چھوٹی جھیلوں کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ عام گذرگاہوں پر گھٹنے گھٹنے پانی کھڑا ہے اتوار کے روز کئی جگہوں پر آمد و رفت بند رہی ۔

روپیہ مہاجرین کو نہیں پہونچا

الہ آباد۔ ۱۲ جون۔ پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحد پار سے جو مہاجرین واپس آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہمیں امداد کے لئے جو روپیہ بھیجا گیا تھا ہمیں نہیں پہنچا۔ ان میں سے بعض کا خیال ہے۔ کہ یہ روپیہ ہندوستان کی عارضی گورنمنٹ کو پہنچ گیا ہو جو سرحد کے پار کسی جگہ رہتی ہے ۔

واپس آمدہ قلیوں کو وطن میں مشکلات

سوامی درشنانند سیکرٹری لیبر ایسوسی ایشن راجی گنج جو جانڈپور سے واپس آمدہ قلیوں کے ساتھ ان کے وطن میں گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ واپسی قلیوں کے لئے موت کا پیغام ہے۔ میں نے ضلع جبلپور کے دیہات کا دورہ کیا ہے۔ دیہات کے لوگ ان واپس آمدہ قلیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ اسلئے ان قلیوں کو اسوقت تک واپس نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب تک ان کے لئے کام مہیا نہ کر لیا جاتا ۔

دن دہاڑے ڈاکہ

الہ آباد۔ ۱۸ جون۔ آج ۳ بجے دن کو ایلجن روڈ پر چار ڈاکو ایک چپراسی سے دس ہزار روپے کے نوٹ چھین کر لے گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے ۔

مسٹر گڈوانی کے خلاف مقدمہ واپس

بمبئی ۱۸ جون۔ الہ آباد کا ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ مدراس نے مسٹر گڈوانی پرنسپل نیشنل یونیورسٹی احمد آباد

ممالک غیر کی خبریں

مشرق وسطیٰ میں امن کیلئے ٹرکی کے ساتھ صلح لازمی ہے۔ لندن ۱۴ر جون۔ ہوس آف کامنز میں مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنی تقریر میں مسٹر چرچل نے اس بات پر زور دیا کہ شروع سے میری پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ عربوں اور برطانیہ کلاں اور اتحادیوں کے درمیان ٹھوس اشتراک مفاد قائم کیا جائے۔ لیکن ہماری یہ تمام کوششیں رائیگان جائینگی جب تک ہم ٹرکی کے ساتھ ایک پرامن اور پائدار تصفیہ نہیں کرسکتے۔

سمرنا اور قسطنطنیہ پر قوم پرست ترکوں کی پیشقدمی ترکوں اور یونانیوں کی جنگ اب شروع ہونیوالی ہے۔ زمانہ خاموشی میں فریقین نے خوب تیاریاں کرلی ہیں۔ اور اپنی فوجوں کی تعداد دوچند کرلی ہے روما پایہ تخت اٹلی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ بولشویک فوجیں اناطولیہ میں پہونچ گئی ہیں۔ اور اب ترکی اور روسی فوجوں نے پیشقدمی شروع کردی ہے۔ ان کی پیشقدمی کا مقصد سمرنا اور قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا ہے۔

عادلیہ سے اطالوی فوج کی واپسی پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ اٹلی نے عادلیہ سے اپنی فوج ہٹالی ہے۔ سردست برٹش فوج کو باسفورس سے پار کے علاقہ سے ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ نہ کوئی فوجی مہم اختیار کرنے کا ارادہ ہے ✤

برطانیہ میں صنعت و حرفت پر تاریک بادل لندن ۱۵ر جون۔ کل جب انجنیر کام چھوڑدینگے۔ ۵۵ لاکھ کاریگر بیکار ہوجائینگے۔ کپڑے کے مزدوروں کے ساتھ بھی گفت وشنید کچھ تسلی بخش نہیں ہے۔ حالانکہ فی پونڈ ۱ پنس کا فرق ہے ✤

کونٹ ٹالسٹائی کے مُرید مسٹر گاندھی لندن ۱۵ر جون۔ ایک مضمون کے دوران میں جو مسٹر شاستری نے

بتحریک ترک موالات کے متعلق برمنگھن ہوس میں پڑھا تھا۔ انہیں مسٹر موصوف نے مسٹر گاندھی کو کونٹ ٹالسٹائی کا مرید بیان کیا جس کا ایمان تھا۔ کہ ولایتی دنیائی مشینوں کی ایجاد ہے۔ کہ مغربی تہذیب انسانوں کو غلام بنا نے کے لئے شیطان کی ایجاد ہے ✤

مسٹر چرچل گھوڑوں کی ہلاکت پر لندن ۱۵ر جون۔ مشرق وسطیٰ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے بیان کیا۔ کہ عراق عرب میں جنگی گھوڑے ہلاک ہوکر ۵۷ ہزار سے ۱۷ ہزار رہ گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا واپس انگلستان لانا یا ہندوستان بھیجنا جہاں سے خرید سے گئے تھے۔ کوئی ایسا نفع رساں نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ انہیں ہلاک کردیا جائے۔ بجائے اس کے کہ انہیں ولیسیوں (عربوں) کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے ✤

انگلستان میں پانی کی قلت لندن ۱۴ر جون۔ پانچ ماہ سے انگلستان میں امساک باران ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی قلت محسوس ہورہی ہے۔ سفلک میں پانی ۱۰ پنس فی کٹھیا فروخت ہو رہا ہے ✤

عراق عرب کی حکومت کیلئے امیر فیصل کی امیدواری لندن ۱۳ر جون۔ عراق عرب میں عنقریب ایک خاص کانگرس ہونیوالی ہے۔ تاکہ لوگوں کے نمائندے کامل تحقیق و بحث کے بعد حکومت کی نوعیت کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرسکیں۔ حکمرانی کے لئے امیر فیصل کی امیدواری میں برطانی حکومت حائل نہ ہوگی۔ اور اگر وہ عراق کے لئے منتخب ہوگئے۔ تو انگریز انہیں مدد دینگے چنانچہ امیر فیصل عراق کو روانہ ہوگئے ہیں ✤

فلسطین کا سوال مسٹر چرچل نے کہا کہ فلسطین کا سوال عراق سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے گذشتہ سال ۷ ہزار یہودی یورپ سے فلسطین گئے تھے۔ اس سے فلسطین کے عرب بھڑک اٹھے ہیں انکا یہ خیال ہے کہ یہ سب تارکین وطن کا ایک سیلاب فلسطین میں لایا جائیگا۔ لیکن یورپ سے صرف اسی قدر یہودی فلسطین میں جانے دئے جائینگے۔ جس قدر کے لئے وہاں گنجائش ہوگی ✤

شاہ یونان سمرنا پہنچ گیا لندن ۱۴ر جون۔ ایتھنز کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ شاہ قسطنطین کی تقریب آمد پر سمرنا میں عظیم جشن منائے گئے۔ اور بندرگاہ یونانی جنگی جہازوں سے بھرگئی ✤

وزارت ٹرکی لندن ۱۳ر جون قسطنطنیہ کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ وزارت کے تغیر و تبدل میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ مکرر عزت پاشا کو وزیر امور خارجہ اور صالح پاشا کو وزیر بحریات مقرر کیا جائے۔ رضا پاشا صفا بے کو وزیر زراعت۔ علی رضا پاشا کو وزیر محکمہ تعمیر و امور داخلہ بنایا گیا ہے ✤

انگورا پارلیمنٹ میں جبری شادی کا قانون اخبار ڈیلی میل کا نامہ نگار قسطنطنیہ اس خبر کا راوی ہے کہ حکومت انگورا ایک خاص قانون نافذ کرنا چاہتی ہے جس کی رو سے ۲۵ سال سے زیادہ عمر کے آدمی شادی کرنے پر مجبور ہونگے۔ جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرینگے۔ ان سے ان کی آمدنی کا چہارم حصہ بطور جرمانہ وصول کیا جائیگا۔ یہ رقم ان کسانوں کی امداد کے لئے ایک فنڈ میں جمع کیجائیگی۔ جو شادی کرنے پر آمادہ ہیں۔ کسی کنوارے شخص کو سرکاری ملازمت نہیں دی جائیگی۔ شادی کرنیوالے لوگوں کو نہ صرف حکومت کی طرف سے زمین اور قرضہ دیا جائیگا بلکہ حکومت ان کے بچوں کی تعلیم کا بار بھی خود اٹھائیگی۔ جن ترکوں کی عمر پچاس سال سے کم ہے۔ وہ صاحب استطاعت ہیں۔ انہیں دو بیویاں رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تاکہ اس طریق سے آبادی کی کمی پوری کی جائے ✤

افغانی وفد پیرس پہونچ گیا پیرس ۱۶ر جون۔ صبح موسیو بریانڈ نے افغانی وفد کو باریاب کیا موسیو بریانڈ کو آج بعد دوپہر امیر افغانستان کا ایک خط ملنے والا ہے۔ جوان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ✤

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر الفضل کمیٹی شائع ہوا)

نمبر ۹۹ جلد ۸ ۱۹۲۱ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✤ اسسٹنٹ. مہر محمد خان

نمبر ۹۹ | مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۳ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست

مدینۃ المسیح
احمدی
اخبار
خواجہ
مولوی
فلسطین میں یہودی حکومت مسلمان کیا کرینگے
خطبہ . مدرسہ احمدیہ کا جلسہ
حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر
اشتہارات

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی بخیر و عافیت ۲۶ر کی صبح کو ۱۱ بجے راولپنڈی پہنچنے کی اطلاع موصول ہوگئی ہے آج (۲۸ر) انشاء اللہ حضور کشمیر پہنچ جائینگے. جہاں حضور کو خط لکھنے کا پتہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب سرینگر ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنے بعد جماعت قادیان کا امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا

۲۷ر کو کسی قدر بارش ہوئی جس سے آیندہ کے متعلق خوشگوار امید باندھی جاسکتی ہے.

گذشتہ پرچہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق اطلاع نہیں دی جاسکی. وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں ✤

نومسلموں کے خطوط احمدی مبلغ کے نام

ذیل میں چند نومسلموں کے خطوط کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ احمدیت کو ملے ہوئے ہیں ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے مغربی نومسلم بھائیوں اور بہنوں میں اسلام سے کس قدر اخلاص اور محبت ہے. احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی دے اور دوسروں کے لئے موجب ہدایت بنائے (ایڈیٹر)

حمیدہ مسٹر ... لکھتی ہیں:-

دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں

کو جو اسلام اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ... کی طرف ... مردوں کی طرح نہ متوجہ ہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائے. ... انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گلہ میں واپس لائے ... اور یہ آپ کے توسط سے عمل میں آئے ... آپ کے ... جنہیں اللہ نے ... مغربی افریقہ میں آنحضرت کی مقدس بشریٰ کی اشاعت کے منصب پر ممتاز فرمایا ہے.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرونگی. کہ میں پھر بھی آپکو دیکھوں. مجھے یقین ہے کہ ... مبارک میں ان لوگوں کی کثیر تعداد جو اسلام کی تعلیم میں دلچسپی لینے لگے ہیں. آپ کی عدم موجودگی کا احساس کریگی. دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کا دس گنا اجر دے. جو آپ نے انگریز احمدیوں اور خواہ ... ب ... کی ہے

(۲) مسز ... مس صالحہ ایلین لکھتی ہیں:- آپ ایسا ...

کی تبلیغ کو اپنے کام کے نتائج کی نسبت انہوں نے اظہار علوم ہوتے تھے۔ لیکن اگر لوگوں نے آپ کی تعلیم قبول نہ کی ہوتا ہم وہ اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ اگر میں پبلک میں آپ کی تقریریں سننے سے آگے قدم نہ اٹھاتی۔ تو بھی جو کچھ میں نے سنا تھا میں اسے کبھی نہ بھولتی۔ پھر اس کے سوا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی روحانی حالت کے متعلق گفتگو کرنے کے بہت خلاف ہیں۔ اس لئے غالباً میری طرح بہت سے لوگ ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا نیکی کی ہے۔ مگر اپنے اعتراف خوبی کا اظہار کرنے کے قابل نہیں۔

(۳) مس گورڈن تحریر فرماتی ہیں:-

اے ہندوستانی بھائی! تم میرے لئے اور بہت دوسرے لوگوں کے لئے لنڈن میں روحانی مدد کا کام کرتے رہے ہو۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہارے کام کو بابرکت کرے۔

اے پیارے بھائی نیر! افریقہ میں اپنی صحت کا بہت خیال رکھیں۔ اور پبلک میں ہمارے پاس ضرور واپس آئیں میں خدا سے دعا کرتی رہونگی کہ وہ تمہاری مدد کرے اور تمہیں برکت دے ÷

(۴) جہاز ایس ایس برد ٹو کے افسر اعلیٰ عزیزی اخویم احمد فرینک سی اوان جہاز پر سے لکھتے ہیں:-

عبداللہ! اگر مجھے ہے ہم صرف دو روز جہاز پر اکٹھے رہے۔ کاش! ہم کچھ دن اور جہاز پر اکٹھے رہتے۔

میں اپنا قرآن ہر روز پڑھتا رہا ہوں۔ اور جس قدر زیادہ پڑھتا ہوں۔ اسی قدر زیادہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔ یہ لاریب الہام ربانی کی ایک عجیب کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے شناخت پر بہت رحم کیا میں دیکھتا ہوں کہ قرآن درحقیقت ایک عجیب الہام ہے اور میں بہت خوش ہوں اے عبداللہ کہ میری تم سے ملاقات ہوئی۔ اب کیا یہ عجیب امر نہیں کہ ہم کس طرح کسی پوشیدہ طاقت کے کام سے ایک دوسرے سے ملائے گئے عبداللہ! اگر تم مجھ سے کوئی خدمت لینا چاہو۔ تو ذرا مجھ سے کہنے میں تامل نہ کرنا۔ جب سے تم گئے ہو میں تمہاری جدائی کا بہت احساس کرتا ہوں۔

(۵) مسٹر لے زین الدین سیرالیون سے لکھتے ہیں:-

آپ ہم یہاں بھی نہیں بتا سکتے۔ کہ آپ کے بعد عیسائیوں نے کس طرح آپ کی تلاش کی۔ جن سیحوں سے میں ملا ہوں وہ شوق سے یہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کب یہاں واپس آئینگے۔ اور انہوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ اگر آپ واپس آئیں۔ تو ان میں سے بہت سے مسیحی مقدس دین اسلام قبول کر لینگے۔

اے بھائی نیر! واپس آؤ اور لوگوں کو کفر و شقاوت سے بچاؤ۔

کیا آپ یقین کرینگے کہ آپ کے باعث نور اسلام کی ... میں ایک جلسہ ہوا۔ بہت سے مسیحی افسوس کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

اخویم نیر! واپس آئیے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمان آپ ان کو چھوڑ جانے پر روتے ہیں۔ اور بہت سے نوجوان آپ کے لئے اپنا خون بہانے پر تیار ہیں ÷

(۶) اخویم موسیٰ گمارہ فری ٹاؤن سے تحریر فرماتے ہیں:-

ہم کب تک آپ کا انتظار کریں۔ اے اللہ کے نوجوان! اگر خدا نے دستگیری نہ کی۔ اور اگر آپ نے دیر کی یا ہمارے پاس واپس ہی نہ آئے۔ تو یہاں کے پودے گل جائینگے۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو یا آپ جیسے کسی اور کو جلدی یہاں لائے ÷

اخبار احمدیہ

احمدی عازمان حج کو اطلاع

۵ر جولائی اور ۱۲ر جولائی کو حاجیوں کے جہاز روانہ ہونگے۔ اور ان تاریخوں کے بعد پھر پانچ پانچ روز کے بعد جہاز جدہ جائیگا۔ جو جانیوالے صاحب ہوں مقررہ تاریخوں سے چار پانچ روز پہلے ان کو بمبئی پہنچ جانا چاہئیے اور پاسپورٹ کے لئے اپنے ہاں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ہم بڑی آسانی سے پاسپورٹ دلا سکتے ہیں۔

خاکسار چودھری سردار علی سکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن سیمن بلڈنگ بمبئی۔

چودھری ظفراللہ خان صاحب کا نیا مکان۔

جناب چودھری صاحب نے اپنا مکان تبدیل کر لیا ہے۔ نئے مکان کا پتہ یہ ہے:-

"جمشید ہاؤس۔ ۲۳ لٹن روڈ۔ لاہور"۔ یہ مکان دیال سنگھ کالج اور احمدیہ ہوسٹل کے نزدیک ہے۔ جناب چودھری صاحب موصوف سے ملنے والے احباب نئے مکان پر تشریف لے جائیں ÷

الأ... س

اسلام اور گرنتھ صاحب

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب نو مسلم بی اے نے حال میں اس نام کا ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں صرف گرنتھ صاحب کے حوالوں اور شبدوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ از روئے گرنتھ گرو نانک صاحب کا نماز روزہ کا پابند ہونا۔ آنحضرت کی پیروی کو مدار نجات ٹھہرانا۔ شفاعت انبیاء پر تکیہ کرنا ہندوؤں کی مشرکانہ رسومات اور تناسخ کی تردید کرنا ارواح اور مادہ کا حادث ہونا اور وید کو گمراہ کرنیوالی کتاب قرار دینا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر گورو نانک کا دوسری شادی کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ آخری عمر میں مسلمان ہو گئے تھے۔ دائمی الہام پر گورو صاحب کا اعتقاد تھا جو اسلام کی جان ہے۔ جب جپ جی صاحب کے ورد کا حکم گرنتھ صاحب میں موجود نہیں۔ بلکہ اسلامی نماز پنجوقتہ کا تاکیدی حکم موجود ہے۔ جسپر چولا صاحب گواہ ناطق ہے۔ اور جسپر ساری نماز درج ہے۔ خالصہ صاحبان پر دس زبردست اعتراضات جن کا بیس سال سے جواب ندارد۔ جگت کا عیسیٰ و مسیحا (فانی) کا ثبوت۔ بحوالہ گرنتھ صاحب دکھایا گیا ہے۔

اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ اس ثبوت پر کہ گرنتھ صاحب کوئی نیا مذہب یا نئی شریعت قائم نہیں کرتا۔ بلکہ گورو صاحب نے قرآن و اسلام کو کافی سمجھا ہے۔

یہ رسالہ سکھ صاحبان میں تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ احباب خصوصاً تبلیغی سکرٹری صاحبان ماسٹر صاحب موصوف سے متعدد کاپیاں منگوا کر تقسیم کریں۔ قیمت ۲ر۔ ایک آدھ کاپی منگوانے والے ...

اگر اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ [illegible] مقامات کی حفاظت نہیں ہو سکتی ۔ ہم سمجھتے ہیں ایسے کی حالات میں [illegible] اور ترقی ہونے چاہیئں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فلسطین کی [illegible] اصلاح بھی کر سکتی تھی ۔ لیکن اس کی اصلاح نہیں کر گئی ۔ حالانکہ اس کے بعد کا زمانہ اچھا نہیں ہو چکا ہے ۔ پھر آپ لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب سے [illegible] سکتے ہیں ۔ [illegible] تسلیم کر لیتے کہ وہ بات قابل افسوس ہے ۔ وہ حرکت جس کی تا حال اصلاح نہیں کی گئی ۔ اور اب لگا [illegible] اپنے پیچھے چھوڑ جائیگی ۔ یعنی قابل افسوس نہیں ہے ۔

ہمیں اس قسم کی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہر ایک وہ شخص جو کتابت اور زبان سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے ۔ جانتا ہے کہ تحریر میں کس طرح غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں ۔ لیکن ہمارے مخالف جو اس قسم کی باتوں کو لیکر ہم پر اعتراض کرتے ہیں ۔ ان کے جواب میں ہمیں بھی بولنا پڑتا ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ جس امر کو وہ نہایت بدزبانی کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں ۔ اس کے وہ خود بھی مرتکب ہوتے ہیں ۔

فلسطین میں یہودی عورتوں کی سرگرمیاں

علاقہ فلسطین میں فرزندان اسرائیل کے گھرانوں کو آباد کرنے کی تجویز پر جو زبردست کوششیں کی جا رہی ہیں ۔ دنیا کے ہر گوشہ سے یہودی اپنے قدیمی وطن کی طرف واپس اور عشق کے ساتھ کھنچے چلے آ رہے ہیں ۔ اور اس علاقہ کو یہ بدقسمت قوم جہاں [illegible] اس جو کر اپنے مخالفوں کی [illegible] کے لئے دنیا میں زندہ تھی ۔ اور جس کی ثروت اس کے لئے ایک آفت تھی ۔ آباد کرنے کے لئے [illegible] ہے ۔ اس کے مرد ہی اپنے قدیمی مقدس وطن کے لئے کوشش نہیں کر رہے ۔ بلکہ عورتیں بھی [illegible] میں مشغول ہیں ۔ یہودی عورتیں جس جوش اور عقیدت کا ثبوت دے رہی ہیں ۔ اس کا اندازہ لنڈن ٹائمز کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جس کا ترجمہ "فلسطین کی موجودہ حالت" کے عنوان سے ۱۸ رجولائی کے سیاست میں شائع ہوا ہے ۔ مضمون نگار لکھتا ہے :-

"موسم بہار کی ایک صبح کو میں اپنی جائے رہائش سے کوہ کارمل پر گیا ۔ تو میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ۔ ایک چٹانی میدان کے وسط میں ایک نوجوان عورت پوسیدہ کپڑے پہنے بیٹھی تھی ۔ وہ ایک خاکی کرتہ اور گھٹنہ پہنے تھی ۔ پیروں میں موزے اور کھلے جوتے تھے ۔ اس کی سیاہ زلفیں لہرا رہی تھیں ۔ وہ ہتھوڑا لئے ایک ہتھوڑا تھا جس سے محنت کے ساتھ وہ پتھر توڑ رہی تھی ۔ اس کی شکل ایک مزدور جیسی عورت جیسی نہیں تھی ۔ کسی قدر تامل کے ساتھ میں نے اس سے دریافت حال کیا ۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ دارالعلوم گلینیا کی گریجوایٹ ہے ۔ اور زمانہ حرب میں بطور یہودی سفر مینا کے کام کرنے کے لئے آئی ہے ۔ اس کو یہاں مستقل قیام کی امید تھی ۔ اور پولینڈ اور امریکہ سے تعلیم اور سفر کے بعد وہ اس کو بہترین راحت سمجھتی تھی ۔

بدمہری کے علاوہ اس کی اختصار طلبی کی وجہ سے میں نے اس سے کوئی اور بات دریافت نہیں کی ۔ اور اس کے ہتھوڑے نے بھی میرے محشر کی یاد تازہ کر دی ۔ میں اس سے رخصت ہو کر چلا آیا ۔ اس کے بعد حیفا میں بھی میں نے اسی طرح عورتوں کو دیکھا ۔ جن کو بعض باغبانی میں مصروف تھیں بعض سڑکوں پر کام کر رہی تھیں ۔ اور باستثنائے معدودے چند سب تعلیم یافتہ تھیں ۔ سب تندرست اور ہشاش بشاش نظر آتی تھیں ۔ اکثر عورتیں یہودی زبان بولتی تھیں ۔ اور جوش کے ساتھ کام کرتی تھیں ۔"

یہود کون ہیں ؟ وہ جو خدا کی کتاب میں مغضوب قرار دئیے گئے ۔ یہ ان کی عورتوں کا حال ہے کہ وہ اپنے اس آبائی وطن کے آباد کرنے میں جس کے ساتھ ان کی مذہبی روایات وابستہ ہیں باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اس قدر محنت اور مشقت برداشت کر رہی ہیں لیکن مثال پیش کرکے کیا خدا کی منعم جماعت کی عورتوں پر یہ سوال بھی کیا نہیں کہ وہ اپنے گھروں میں بھی اپنے مقدس دین کے لئے کیا کر رہی ہیں ۔ عورتوں کو احمدیت سے آگاہ کرنے کے لئے کس قدر محنت اور مشقت برداشت کرتی ہیں ۔ کس قدر اپنا اوقات واحمدیت کا نام کو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف کرتی ہیں ۔ اور کس قدر مال خدا کی راہ میں دیتی ہیں ۔

اس کا جواب عملی طور پر ملنا چاہیئے ۔ اور ہماری مستورات کو دین کے متعلق کچھ کر کے دکھانا چاہیئے ۔

مسلمان کیا کرینگے ؟

اس وقت تک مسلمانوں نے جن حرکات سے اپنا بھرم گنوا لیا ہو گزری کرائی ہے ۔ انہیں سوا ایک یہ ہے کہ وہ مخالفین کو مرعوب کرنے کیلئے ایسی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں ۔ جنپر عمل کر کے نہیں دکھا سکتے ۔ معاہدہ ترکی کے خلاف اظہار ناراضی کے طور پر "ہجرت" کو کتنے جوش سے جاری کیا گیا ۔ پھر عدم تعاون کے سلسلہ میں کالجوں سے لڑکوں کو نکال لینے کے لئے کس قدر طوفان مچایا گیا اسی طرح سرکاری ملازمتوں کو ترک کر دینے پر کتنا زور دیا گیا ۔ لیکن عملی طور پر جو کچھ کیا گیا وہ سب کو معلوم ہے اور اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کی جاتی ہے ۔ اب کمال پاشا کے یونانیوں اور گورنمنٹ برطانیہ کے تعلقات کشیدہ ہونے کی خبروں پر مسلمانوں کے لیڈر مولوی ابوالکلام صاحب اور مولوی عبدالباری صاحب گورنمنٹ کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر ترکوں سے جنگ کی گئی ۔ تو یہ اسلام کے ساتھ جنگ ہوگی ۔ اور ہم عدم تعاون پر کاربند نہ رہینگے ۔ بلکہ کچھ اور کر کے دکھائینگے یعنی جنگ کرینگے ۔ اس بارہ میں مولوی ثناء اللہ نے بھی مولوی ابوالکلام صاحب کے خیالات کی تائید کرنا ضروری سمجھا ہے ۔ اور حکومت برطانیہ کو جنگ کے خطرہ سے ڈرایا ہے ۔

ہمارے نزدیک اگر کوئی موقعہ آیا تو مسلمانوں کی اس دھمکی کا بھی وہی انجام ہوگا جو ان کی پہلی دھمکیوں کا ہو چکا ہے ۔ بہتر ہو کہ وہ اس قسم کی باتیں کر کے اپنی ہنسی کا موجب آپ نہ بنیں ۔ اور ہری ہی وقعت کو ضائع نہ کریں کیونکہ جس بات کا دعویٰ کیا جائے اسکو عملی طور پر پایہ ثبوت تک نہ پہنچانیوالا سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کی ہر ایک بات کو بڑ سمجھ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے ۔

اسکو تیع پر

طلباء مدرسہ احمدیہ کا سپاسنامہ
جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں

طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل سپاسنامہ جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر بزرگوں کی موجودگی میں پیش ہوا۔

جناب قاضی صاحب آپ کے فیوض سے طلبہ اب براہ راست ہم مستفیض نہیں ہو سکیں گے۔ اس بات کا ہمیں بہت صدمہ ہے لیکن جب یہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا حلقہ تعلیم اب اور وسیع ہو گیا ہے۔ اور آپ کے فیوضات سے اب صرف احمدی جماعت کے بچے نہیں بلکہ [illegible] بھی متمتع ہوا کریں گے۔ تو اس سے ایک خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خداوند جل علا آپ کا دائرہ فیض رسانی اس سے بھی زیادہ وسیع کرے۔ اور لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ اس فیض سے مستفیض ہوں۔

جناب قاضی صاحب آپ کا ذاتی ایثار کہ دس روپیہ ماہوار پر بخوشی قبول کیا۔ پھر آپ کی محنت اور دیانتداری سے فرض منصبی کی ادائیگی مسلمہ ہے۔ اور اگرچہ آپ کی ذات ستودہ صفات اس قسم کے اظہار [illegible] سے بے پرواہ ہے۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کا اعتراف اس بھری مجلس میں کریں۔ اور رب السماوات والارض سے یہ دعا مانگیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ہمت عطا کرے۔

جناب قاضی صاحب آپ نے اپنے شاگردوں کو [illegible] محبت اور ہمدردی اور جانفشانی سے پڑھایا۔ اس کا نقش لوح دل پر ایسے طور پر مرتسم ہے کہ ہرگز مٹ نہیں سکتا۔ آپکی صاف گوئی آپ کی کھلی کھلی تشریح متعلق [illegible] مسئلہ اور مسئلہ سے متعلق سوال کر دیں جن کو [illegible] کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہتا۔ پھر اس کے ساتھ ہر دم ہمارے [illegible] خیال [illegible] تکلیف پر [illegible]

آپ کو ہوشیار و عمدہ [illegible] کی دلیل ہے۔

جناب قاضی صاحب آپ [illegible] بہت مدرسہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلاتی ہے۔ اور اب آپ [illegible] اس جگہ تعلیم نہیں دیں گے لیکن [illegible] سے [illegible] ہماری [illegible] ہے کہ [illegible] ہو گا۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت اور صحت [illegible] میں ترقی بخشے۔

بالآخر ہم [illegible] جانشین مسیح موعود رسول ہم اس بھری مجلس میں جناب قاضی صاحب کی ہمدردی [illegible] اعتراف کرتے کے جدا آپ سے [illegible] کرتے ہیں کہ ہم جیسے طلباء [illegible] اپنے دلوں میں [illegible] مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جو مسیح موعود کو اس کے [illegible] وقت مد نظر تھی۔ اور جس کی تلقین [illegible] ان بزرگوں سے کی [illegible] دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس غرض کے پورا کرنے کی توفیق بخشے اور جو نقص ابھی ہماری جماعت اندر ہیں۔ انکو دور کر کے اور ان بزرگوں کی سی [illegible] اور علمیت کا نمونہ بنا وے۔

طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

مذکورہ بالا ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

ولایت میں قاعدہ ہے۔ کہ کسی جدا ہونے والے کو الوداع کہتے ہوئے اس سے تعلق رکھنے والے [illegible] واقعات کو بیان کرتے ہیں۔ اس وقت میں بھی قاضی صاحب کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

میں نے ان سے مدرسہ احمدیہ میں [illegible] نہیں۔ البتہ ہائی سکول میں تعلیم پائی ہے۔ اس زمانہ کے متعلق میں ایک بات بتاتا ہوں۔ جو بچپن [illegible] اور جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

شروع شروع میں جب مدرسہ [illegible]

[illegible] ہوتے تھے۔ وہ تو یاد رہتے۔ اور جو دوسرے [illegible] ہو جاتے تھے۔ وہ بھول جاتے تھے۔ میں نہیں سمجھتا تھا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کو جوش اور خواہش ہوتی تھی کہ طلباء کو جو کچھ پڑھائیں۔ وہ یاد کرا دیں۔ اس کا اثر ہوتا تھا کہ ان کا پڑھایا ہوا یاد رہتا تھا۔

ہر ایک آدمی کے بولنے کا طرز الگ ہوتا ہے بعض اپنی تقریر کو بہت سجا کر اور فصاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور بعض سادہ طرز سے سادہ الفاظ میں قاضی صاحب بھی بہت سادہ طور پر بولتے ہیں۔ اور ان کے جو شاگرد ہیں۔ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔ مگر میں نے یہ بات محسوس کی ہے۔ اور [illegible] لوگوں نے بھی [illegible] انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے کہ قاضی صاحب کا پڑھایا ہوا سبق خوب یاد رہتا ہے۔

یہ میں نے اپنے تجربہ کی بات [illegible] بیان کی ہے۔ اور اسلئے بھی کہ دوسرے استاد جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ بعض اساتذہ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا [illegible] ہوتا ہے۔ یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ [illegible] تعلیم کا اثر چھوڑ دیں۔ [illegible] وہ [illegible] اور محنت سے پڑھائیں [illegible] تقریر [illegible] کے دل پر ایسا اثر نہیں ہوتا۔ جیسا ہونا چاہیئے۔

قاضی صاحب اب [illegible] سکول سے [illegible]

سے بڑھتے اور وہ یہ کہ بچہ یاد ہے کہ طالب علموں میں قاضی صاحب کا رعب بہت سمجھا جاتا تھا۔ یعنی طلباء سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب بڑا سختی کرتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے لڑکوں کو ان سے محبت تھی۔ اور یہ ثبوت تھا اس بات کا کہ طالب علم سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب کی سختی کسی بغض کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خیر خواہی کی وجہ سے ہوتی تھی۔ یہ بات بھی جو قاضی صاحب کو حاصل تھی۔ بہت کم استادوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ لڑکے قاضی صاحب کی سختی کو اپنی مجلسوں میں یاد کر کے ہنسا کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے۔

یہ وہ اثرات ہیں۔ جو اسوقت جب میں پڑھا کرتا تھا مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر ہوا کرتے تھے۔ اور اس وقت میں نے ان کو اس لئے دہرایا ہے کہ یہاں استاد بھی بیٹھے ہیں۔ جو فائدہ اٹھا سکتے ہیں استادوں کو اپنے شاگردوں سے ایسا سلوک کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے ان کے دل میں محبت پیدا ہو۔ نہ یہ ہو کہ نفرت کرنے لگ جائیں۔ اور نہ یہ ہو کہ خراب ہی ہو جائیں۔ اسوقت بھی شکایتیں آتی تھیں۔ اور اب بھی آتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ استاد طلباء کے دل میں محبت پیدا نہیں کرتے۔ اگر ایسا کریں۔ تو طلباء ان کی سختی کو بھی خوشی سے برداشت کریں۔

اسی طرح وہ اثر جو پڑھانے کے وقت ہوتا ہے اسی طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ استاد کی خواہش ہو کہ طلباء کو میں یہ سکھا دوں۔ نہ یہ کہ اپنا وقت پورا کر کے چلا جاؤں۔ میں کبھی کبھی چھوٹی عمر کے پہلے سبق پڑھا کرتا تھا۔ مجھے قاضی صاحب کے پڑھائے ہوئے اسباق کے الفاظ تک یاد ہیں۔ اسی طرح ایک اور استاد کی بات مجھے یاد ہے۔ انہوں نے مجھے ایک موقع پر نصیحت کی تھی۔ میں ایک لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا انہوں نے علیحدہ لے جا کر کہا کہ ایسی بے تکلفی اچھی نہیں

ہوتی۔ اسوقت جو جس جگہ بیٹھے تھے۔ وہ جگہ۔ وہ حالت کہ ہم نقشہ دیکھ رہے تھے۔ جس طرف منہ تھا جس طرح مخاطب کیا گیا۔ یہ سب باتیں مجھے یاد ہیں۔ اسی طرح اور کئی باتیں اسوقت کی ایسی ہیں۔ جو اب تک یاد ہیں۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے ذرائع ہو سکتے ہیں۔ جن سے اگر کام لیا جائے۔ تو باتیں یاد رہتی ہیں۔ اور یاد کرانے کا یہی طریق نہیں ہے۔ کہ رٹایا پڑھائی جائیں۔

تاریخ کے متعلق ہی میں نے دیکھا ہے کہ میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے خود نہیں پڑھ سکتا تھا ماسٹر عبدالرحمن صاحب مجھے سناتے جاتے تھے۔ اور میں سنتا تھا۔ اس بات کو سترہ سال کے قریب ہو گئے ہیں۔ مگر اسوقت کے بعض فقرے نے نقرے ابھی تک یاد ہیں۔

یہ باتیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہیں کہ استاد اگر توجہ اور کوشش سے کام لے۔ تو طلباء کے بہت زیادہ اوقات کو بچا سکتا ہے۔ اور تھوڑے وقت میں بہت کچھ سکھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ طلباء کی زندگی آئینہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو نقش چاہیں اس پر جما سکتے ہیں۔ اگر استاد یہ سمجھ کر پڑھائے۔ کہ طلباء کو فلاں بات سکھا دینی ہے تو چاہے وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتا ہو۔ اور خواہ کتنی ہی سادہ زندگی بسر کرتا ہو۔ اس کا پڑھانا بہت زیادہ مفید اور با اثر ہو گا۔

یہ باتیں میں نے قاضی صاحب کے متعلق خود تجربہ کی ہیں۔ اسلئے بتا دی ہیں۔

نمبر ۹۹ کے ساتھ جلد ہشتم کا اختتام

اس پرچہ کے ساتھ خدا کے فضل و رحم سے الفضل کی آٹھویں جلد ختم ہوتی ہے۔ نویں جلد کا پہلا یا دوسرا پرچہ ان خریداران الفضل کے نام وی پی ہو گا۔ جن کی قیمت سالانہ یا ششماہی اس جلد کو ختم ہوتی ہے (اور ایسے احباب کی تعداد کئی سو ہے) میں ... کر دی جائے ... بہت ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ سرمہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بتایا ہوا

سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی سرمہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک بچے کے سامنے مسجد مبارک میں سرمہ پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ نیز حضور علیہ السلام کی اجازت سے بواسطہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور سرمہ کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ سیاہ قسم اول باوجود گرانی کے تین روپیہ کے دو روپیہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا ... فی تولہ۔ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ مسہل البول و سیلان منی و جریان و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

قیمت قسم اول ... فی تولہ

المشتہر
احمد نور۔ تاجر مہاجر قادیان ...

نو ایجاد اکسیر اودھم

ہر قسم کا درد چنبل اور زخم کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب نادر دوا اور روغنی اکسیر صفت دوائی۔ جو وقت کی کھجلی بے چینی اور مسلسل تکلیف سے منٹوں میں نجات دیگی قیمت ایک تولہ دو روپیہ کی شیشی ۔ مع نصف تولہ ۔ ملنے کا پتہ ۔ حکیم اسماعیل محمد قریشی قادیان ضلع گورداسپور

دار الامان میں مکان بنانے والوں کو مژدہ

ہم نے قادیان میں بجنسہ کا کام شروع کیا ہے ۔ پائپ تیار ہیں ۔ نرخ مذکورہ فہرست یا المشتہر بارعایت ملے گا ۔ اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہوں تو اس کا بھی تصفیہ کر لیں

المشتہر ۔ عبد الحمید محمد فضل ٹھیکیدار جنبہ قادیان

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اعلیٰ منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور عجیب نما نگینہ خاص چین کا ہے ۔ جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ اور ایک خوشنما نگینہ اور پائیدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے نمونہ نایاب اور عجیب تحفہ ہے ۔ قیمت ۱۲ فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوانا ہو تو ... انگوٹھی ... قل ہو اللہ تحریر ہے ... ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

ہاضم

میرٹھ کی مشہور قینچیاں ۔ چاقو ۔ ڈولی وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں ۔ تمام احمدی دوست ضرور آزما کر ... سے ایک مرتبہ معاملہ کر کے امتحان کریں ۔

سینیٹر احمدی گرفنس ... میرٹھ یو پی

بنارسی کپڑے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے ۔ کمخواب ۔ شال ۔ اطلس ۔ مخمل ۔ صافے ... کرتے ۔ چادریں بنارسی ازار ۔ نفیس چادریں ۔ ٹوپیاں اور نہایت ہی عمدہ نئے ڈیزائن کا کام ... ہیں ۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے ۔ فہرست کارڈ طلب فرمائیے ۔ ... الفضل کا حوالہ ضرور دیں

احباب اینڈ کمپنی بنارس سٹی یو پی

بھاگلپوری ٹسری کپڑا

یہ پائیدار اور سستا بھاگلپوری کپڑا ... بہت کم تیار نہیں ہوتا ... ہم خود تیار کرتے اور کرواتے ہیں ... سے ہر قسم کے کپڑے ... لنگیوں اور صافوں نیز کپڑوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے ۔ مال عمدہ بھیجا جاتا ہے ۔ جو نا پسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس لیتے ہیں ۔ جس کا محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے ۔ اشتہاری مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا ۔ صحیح اور پکے واقعات کی اطلاع ہے ۔ جو ایک مسلمان کا کام ہے ۔ فقط

المشتہر ۔ عبد الحکیم احمدی نائی ... بھاگلپور

پونز میں سیالکوٹ

چونکہ ہم نے اپنا مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ شہر ... ہے ... جاری کر دیا ہے ... احباب ... ہیں ... کرکٹ ... فٹ بال ... شوق رکھتے ہیں ... سیالکوٹ ... قیمت ... ہو گا ... فہرست اشیاء ... مفت ارسال ...

نظام اینڈ کو سیالکوٹ شہر

Nizam & Co. Sialkot City

پیتل کے منقش برتن

جگر جگر ... منقش پیتل کے ... پیتل کے منقش برتن ... اپنی ... صنعت کا بہترین نمونہ ہے ۔ اپنی عمدگی دلفریبی ۔ خوبصورتی ۔ پائیداری اور نہایت کم قیمت ... اور ہر ... سے زیادہ ... ہیں ... اور اعلیٰ درجہ کے نقش و نگار ... خوشنما ... نفیس اور ... قیمت ... ہے ... اعلیٰ قسم ... محصول ... اگر ... مطابق ... واپس ... چاندی کے ... ملنے کا پتہ ۔ شیخ محمد ... الدین ۔ پانی پت ۔ محلہ انصار

عشق زو جام

اس کا نام ... ہے جو ... نوجوانوں ... ثابت ہوا ہے ۔ علاوہ مردوں کے عورت کے لئے بھی مفید ہے ۔ ... نسخہ موجود ہے ... قیمت ...

المشتہر ۔ سید عزیز الرحمن قادیان ضلع گورداسپور

الخطبہ

سید قوم کی ... لڑکیوں کے رشتہ کے لئے ... خاندان ... تعلیم ... قوم سے سید ہوں ۔ ... پٹھان ۔ قریشی ... ہوں ۔ بہت جلد ...

ناظر امور عامہ قادیان

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ ۳۰ جون ۱۹۲۱ء

خواجہ پیغام کا حملہ ناکام

اس ہفتہ الفضل کے خطبے میں خواجہ کمال الدین صاحب کے پچھلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا خوب موقعہ ملا ہے آپ نے مرکز سلسلہ احمدیہ کے متعلق نفرت و حقارت کے جذبات پھیلانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنی سعی نافرجام میں کیسے ناکام رہے ہیں۔

میں جب اس تقریر کو پڑھتا ہوں۔ اور اسے واقعات سے مطابق کرنا چاہتا ہوں۔ تو مجھے کہنا پڑتا ہے کہ یا تو صد درجہ کی ڈھٹائی و بےشرمی ہے کہ باوجود ناکامی و نامرادی کے کامیاب ہونے کی رونق لی جارہی ہے۔ یا غالباً اس دماغی بیماری کا نتیجہ ہے جس سے مجبور ہو کر خواجہ صاحب کو یکایک ووکنگ انگلستان سے روانہ ہونا پڑا۔ اس بیماری کا بھی عجیب قصہ ہے۔ خواجہ صاحب امن و امان و عیش فراوان ووکنگ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام گذار رہے تھے۔ جو ناگاہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جا پہنچے۔ مفتی صاحب مکرم نے اپنا کام شروع کیا۔ اور نومسلموں کی فہرستیں ہر ہفتے الفضل میں شائع ہونے لگیں یا تو احمدیت کی فرقہ بندی کو سم قاتل بتایا جاتا تھا یا یہی آب حیات ثابت ہونے لگا۔ اور ووکنگ کی عروس شہرت بے نقاب ہو چلی۔ خواجہ صاحب جب ہفتوں گذر جانے پر ایک بھی نومسلم پیش نہ کر سکے تو اپنی پردہ دری سے گھبرا کر انگلستان سے بھاگے۔ اور ایسے بدحواس ہوئے کہ بمبئی کے ساحل پر پہنچ کر بھی ان کی دماغی کیفیت ایسی ہی رہی۔ اور پھر بیٹھے آپ اس قابل نہ ہوئے کہ کسی سے ملاقات کریں۔ اب اتنی مدت گذرنے پر بات پیدا ہوئی۔ اور مفتی صاحب امریکہ تشریف لے گئے۔ تو آپ بھی کچھ باتیں بنانے لگے ہیں۔ مگر مذکورانہ پیرایہ میں شرم و حیا بالائے طاق رکھ کر فرماتے ہیں:۔

"گدی پرست آثار پرست اسی طرح قادیان میں ہیں جس طرح مکہ مدینہ میں۔"

حضرت صاحب نے آقا و مرشد و ہادی کے مقدس مقام پر حملہ کیا۔ بلکہ پاک محمد مصطفیٰ اکمل نبیوں کے سردار کی قبر مقدسہ پر بھی الزام لگانے سے باز نہیں آئے۔ حالانکہ جہاں تک میں نے سنا ہے۔ گنبد خضرا کی پرستش قطعاً نہیں ہوتی اور مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ اس قسم کی پرستش سے برابر محفوظ ہے۔ اور ہزاروں حاجی اسکے شاہد ہیں۔ اور قادیان تو پنجاب ہی میں موجود ہے۔ اور لاہور سے چند گھنٹوں کا رستہ ہے۔ یہاں آکر دیکھا جاسکتا ہے کہ گور پرستی آثار پرستی میں کون مبتلا ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح تو گذشتہ چھ سال میں چند مرتبہ روضہ اقدس پر تشریف لے گئے ہونگے۔ اور یہاں تو کوئی احمدی ایسی بات نہیں کرتا جسے بدعت بھی کہا جاسکے۔ چہ جائیکہ شرک۔ البتہ خود خواجہ صاحب کے متعلق بعض روایات ہمارے کانوں تک پہنچی ہیں۔ جو وقت پر بیان ہونگی۔ خواجہ صاحب اپنے مصدقہ خاندانی جرم کے الزام سے بچنے کے لئے فرماتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے خادم اسلام کی تاریخ دیکھو تو اس کے متبعین دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کے قدم پر چلکر اس کے کام کو پورا کرتے ہیں وہی اس کے خلیفے ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو آثار پرست ہوتے ہیں۔ وہ اس کی خانقاہ کو اس کی قبر کو اس کی اولاد کو پوجتے ہیں۔ اس کا مقام ایک گدی پرستی کا مقام ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنیوالے کہیں اور چلے جاتے ہیں۔

مطلب جناب کا یہ ہے کہ قادیان والے مسیح موعود کی قبر کو پوج رہے ہیں۔ اور اس کی اولاد پرستی سے نذر و نیاز و چڑھاوا بٹور رہے ہیں۔ اور ہم لوگ باہر نکلکر اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ چہ خوش۔

عجب ہے یہ دیکھو کہ اک جڑی گئی
حضور طبل البستاں کہے تو استیغی

خواجہ صاحب! ہم مسیح کی قبر پر غلاف چڑھا کر چڑھاوا بٹورنے میں مشغول ہیں۔ تو فرمایئے۔ گذشتہ چھ سال میں جو چودہ پندرہ ہزار انسان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہے کیا یہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر ہوا ہے یا آپ کی مبلغانہ کوششوں کا نتیجہ ہے؟ انگلستان میں دو سو مرد و عورت جو حلقہ بگوش احمدیت و اسلام ہوئے ہیں۔ تو کیا یہ مولوی صدر الدین صاحب کی کارگذاری ہے؟ امریکہ میں ایک سو تک جو نومسلموں کی تعداد پہنچی ہے تو یہ کون مبلغ ہے۔ جو وہاں کام کر رہا ہے۔ کیا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وہاں جا پہنچے ہیں۔ یا ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ماریشس میں کس کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور کس کی طفیل وہاں کئی سو احمدی ہو گئے! سیلون میں کس کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ مغربی افریقہ میں چار ہزار اور پھر اب دس ہزار احمدی کس نے بنائے۔ میرے بھول جانیوالے خواجہ! یہ انہی لوگوں کا کام ہے۔ جنہیں تم گدی پرست، آثار پرست، اولاد پرست اور قبر پر غلاف چڑھانیوالے بتاکر پبلک کی بینا آنکھ میں خاک جھونکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس قدر دیدہ دلیری کیا ہو۔ کہ دن دہاڑے لوگوں کو یوں دھوکہ دیا جائے۔ ہمارے کام کچھ مخفی نہیں ظاہر ہیں۔ آپ کو تو پیسے پیسے کے لئے دربدر خاک چھاننی پڑی۔ مگر ہماری تبلیغی ضروریات تو وہی جماعت پوری کر رہی ہے۔ جس کی نذر پانے سے تم ابھی تک مرہون منت ہو۔ اور جس نے تمہیں جو کچھ دیا کہ اس سے فائدہ اٹھا کر اب بھی پہلا اور اپنے متعلقین کو پال رہے ہو۔ اور کچھ نہ کہو کہ تم ہم پر یہ کہتے ہو۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے قرآن کے ترجمہ کی توفیق ان لوگوں کو بخشی۔ اور اس سجادہ نشین قادیان اور اس کے حواریوں سے دریافت کرو کہ آج سلطان القلم کا وارث کون ہے۔ تم یا ہم؟ تو سجادہ نشینوں کی طرح بنو اسے یا ہم۔ وہ لنڈن کی مسجد کیا ہوئی۔ جس کیلئے ایک لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ اور یہ رقم کہاں گئی؟"

خواجہ صاحب! سنئے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کو جو ابھی سلطان القلم کے وارث ہو رہے ہیں ... بلکہ یہ دنیا

لکھدیا ہے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ مگر کیا یہ صداقت نظر نہیں آتی۔ یا اپنی آنکھوں کا علاج کرائیے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ترجمۃ القرآن کو آپ کس منہ سے پیش کرتے ہیں۔ بہتر تھا کہ آپ اس کا نام نہ لیتے۔ یہاں ایک شخص ستار گاؤں کا رہنے والا صوفی نام رہتا تھا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کا باتنخواہ ملازم تھا۔ اس کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ حضرت خلیفہ اول مولانا نور الدین کے فیوضات قدسیہ کو انگریزی کا لباس پہنائے۔ اور یہ کام وہ کئی سال تک کرتا رہا اور جیسا کہ پیغام صلح میں اعلان کیا گیا۔ حضرت خلیفہ اول کی وفات سے پہلے یہ ترجمہ مع نوٹوں کے ختم ہو چکا تھا۔ نہایت بد عہدی سے کام لے کر یہ شخص تمام بنا بنایا مسودہ اور کتابیں جو اسی ترجمہ و تفسیر کے لئے منگوا کر دی گئی تھیں۔ اور جو انجمن کی جائیداد تھیں۔ لاہور لے گیا۔ اور وہاں سے حضرت امیر ایدہ اللہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اب یہ حرکت ایک شریف سے اول سرزد ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہو جائے۔ تو پھر اس کا نام نہیں لیا جا سکتا لیکن دنیائے پیغام بھی ساری دنیاؤں سے جدا ہے۔ کہ وہاں دوسروں کا مال چھیننے والے اور اس پر ناجائز تصرف کرنے والے امام اور پیشوا بنائے جاتے ہیں۔ ہمارا مقابلہ تم لوگوں سے ۱۹۱۴ء کے بعد شروع ہوا ہے۔ پس تم اپنا وہ کارنامہ پیش کرو۔ جو اسکے بعد کیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ تو پہلے کا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہماری چیز۔ اسے اپنی طرف منسوب کس منہ سے کرتے ہو۔ کسی کا قیمتی مال ناجائز طور پر اپنے قبضے میں لا کے اس کی شکل بگاڑ دینے یا چند جواہرات نکال کر اس کی بجائے جھوٹے موتی لگا دینے سے اپنا نہیں ہو جاتا۔ نہ اصل مالک کی حقیقی ملکیت سے نکل جاتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ موجودہ مباحثات سے متاثر ہو کر بعض آیات کا ترجمہ اور تفسیر بگاڑ دی گئی۔ لیکن اس سے ہمارا وہ حق ملکیت باطل نہیں ہو گیا۔ جو از روئے شریعت اسلام و قانون حکام ہمیں حاصل ہے۔ ہاں ایک یہ جدت جو دکھائی ہے۔ اس کا مجھے اعتراف ہے۔ کہ آپ ہی لوگوں سے مخصوص ہے۔ یعنی اسے جنتری کی بجائے (The Coin) دی کوئن اور الانجمہ کی بجائے ([illegible]) دی [illegible]۔ شاید یہی وہ جدت طرازی ہے۔ جس کی نسبت خواجہ صاحب اپنی تعلّی کرتے ہیں۔

اس کتاب کا حصہ یا اسکے مثل دوسری تصنیف کو لیکن شوق ہے کہ حضرت اقدس کی تحریرات آنے پائے جن میں حضرت مرزا صاحب بہ حیثیت طرزی تھی۔ مگر اب دو تحریر یہاں نہیں ہونا چاہیئے۔ ان چھ سالوں میں جو کچھ ہماری طرف سے لکھا گیا اسمیں وہ باتیں لاکھ ملیں گی۔ جو حضرت صاحب کی تصانیف میں نہیں۔

اسکے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ آنچہ خوب است آں نکو است

خواجہ صاحب!

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ وہ بات ہی کفر ہے فسق ہے ضلالت ہے۔ جسکے ذریعہ ذرہ۔ جو قرآن مجید حضرت نبی کریم و مسیح موعود سے باہر کبھی جائے۔ یہی وہ اعتقاد ہے جو آپ کی تباہی کی بنیاد ہے۔ آپ چند بوسیدہ اوراق پر ایسے نازاں ہوئے۔ کہ حضرت مسیح موعود سے جدت طرازی میں مقابلہ کرنے لگے۔ اور حال یہ ہے کہ انکو غلام سے بھی عہدہ بڑا نہیں ہو سکتا۔ کہاں مسیح موعود ایک اولو العزم رسول۔ جس کا کلام سمجھنے کیلئے بھی خاص دل و دماغ کی ضرورت ہے۔ اور کہاں وہ قطعی نابلد انسان۔ جس کی ذہنی بیقینی کا یہ حال ہے۔ کہ صلیب پرستی کا جوا اپنی گردن پر رکھنے لگا تھا۔ اور جس کا شغل کسی زمانے میں تاش اور ایک پیالہ سبزرنگ رہ چکا ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی وہ کونسی علمی تصانیف ہیں۔ جو آپ لوگوں نے کیں۔ ترجمۃ القرآن کی حقیقت تو آشکارا کر چکا ہوں۔ نیز اگر ترجمہ و تفسیر شائع کرنا برتری کا نشان ہے۔ تو ڈاکٹر عبد الحکیم کو اپنا پیشوا تسلیم کرو کیونکہ اس معیار سے تو خود مسیح موعود اور وہ بھی اچھے تم بھی میرے مطابق اور ابو بکر صدیق کہلاتے تھے اور اپنے بچے ثابت نہیں ہوتے۔ اس پر کے بعد اور کچھ نہیں لیا۔ پس قرآن اور مقام حدیث کے متعلق تجویز (جو لوگوں) کو کچھ صرف کر دیکھتے ہو۔ لیکن کتابچے سے تحسین ملا کر دیکھو۔ کیا یہ وہی مضمون نہیں۔ جو قادیان میں لکھے گئے۔ اور لکھائے حضرت مولانا نور الدین کے جس قادیان کی [illegible] ہے۔ جو کہ [illegible] ابھی تک وہ مسجد وہ مسجد مبارک کے ساتھ لگا ہوا شرقی نشست ہوا ہے۔ جہاں کہ مولوی محمد علی صاحب کو اور مجھ کو حضرت خلیفہ اول نے بٹھایا۔ اور اس مضمون کے نوٹ جناب خلافت مآب نے نہایت مہربانی سے لکھائے۔

میں ابھی تک حیران تھا کہ اس روز خاکسار کو مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے کیوں طلب فرمایا تھا۔ جب کہ نوٹ مولوی محمد علی صاحب کو لکھانے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ یہ الٰہی فعل تھا۔ اور خدا نے مجھ سے شہادت دلوانی تھی پس یہ مجمع قرآن اور مقام حدیث کا مضمون بھی آپ کے امیر کے ذہن رسا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خلیفہ اول کے فیوض قدسیہ سے ہے۔ اور صرف ان کو مرتب مولوی محمد علی صاحب نے کیا۔ اسی طرح عصمت انبیاء اور غلامی کے مضامین حضرت مسیح موعود کے ہیں۔ اور فرمائیے کونسی کتاب ہے۔ جو آپ کو سلطان القلم کا وارث بناتی ہے۔ اگر نکات القرآن کے پانچ چھ پارے شائع کئے۔ تو ادھر سے معارف القرآن کے نام سے دس گیارہ پاروں کے نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک حمائل مترجم شائع ہوئی۔ جس کے حواشی ایسے تحقیقی ہیں۔ کہ آپ سے نہ اس وقت تک یہ کام نہ ہو سکا ایک قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر حیدر آباد سے نکل چکا ہے پھر اگر مولوی محمد علی صاحب نے حقیقۃ المسیح نام ایک چھوٹا سا رسالہ کسی عیسائی کے جواب میں لکھا۔ تو اسی مضمون کا جواب خود بائبل کے حوالوں کی بناء پر اس سے زیادہ مستحکم تفصیل تشحیذ میں شائع ہو چکا ہے۔ چند روز ہوئے رسالہ آیۃ اللہ دو پیشگوئیوں کے متعلق پیغام بلڈنگس سے شائع ہوا تو اس سے زیادہ مفصل تردیدی رسالے انہی پیشگوئیوں کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ اور جو کچھ آپ کے امیر نے لکھا ہے۔ وہ بھی انہی کی نذر بانی ہے۔ مرقع ثنائی مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی۔ ملہم ربانی سے

بڑھکر نسی باتیں ہیں۔ جو مولوی محمد علی کے ذہن رسا کو بھی بلکہ پھیلا دی ہیں دکھائی ہے۔ جس کی وجہ سے دشمن کو ہم پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ ایک اور رسالہ مسیح موعود کے نام سے شائع ہوا۔ مگر تحفۃ الملوک اس سے پہلے چھپ چکا ہے۔ جو ہر طرح اس سے بالا و برتر ہے۔ پھر حضرت میرزا بشیر احمد صاحب نے الحجۃ البالغہ اور تصدیق المسیح لکھکر نہ صرف غیر احمدیوں کے قلع توڑ دئیے۔ بلکہ آپ لوگوں کو بھی ہلا دیا۔ کہ کتاب یوں لکھا کرتے ہیں۔ اگر کچھ زعم ہے تو ملت سرور کے پردہ کا فیصلہ کر لو۔ میں انعام مقرر کرتا ہوں۔ اگر سیرت خیر البشر پر آپ کو ناز ہے۔ تو سیرت خاتم النبیین کے مقابل میں اس کا نام لینے کا بھی حق آپ کو حاصل نہیں۔ سیرت خاتم النبیین کا ایک ایک صفحہ علمی و تاریخی نکتہ نوازی سے پُر ہے۔ اور یورپ کے معترضین کا جواب اپنے اندر رکھتا ہے۔ سیرت خیر البشر میں تاریخی واقعات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اخلاق پر بحث ہے۔ اس سے ہزار گنا اچھا وہ سلسلہ مضامین ہے۔ جو صرف بخاری شریف سے حضرت خلیفۃ ثانی نے لکھا تھا۔ یہ تو ہوئی آپ کے امیر کی تصانیف کی حقیقت۔ اب آپ کی باری ہے۔

آپ نے کیا لکھا؟ براہین نیرہ۔ فرمائیے اسمیں کونسی نئی بات ہے۔ میں حیران ہوں۔ اس بے بضاعتی علم و کم مائگی معلومات کی موجودگی میں آپ کس منہ سے یہ دعویٰ فرماتے ہیں کہ سلطان القلم کے وارث ہم ہیں۔

آپ ہماری براہین العقائد کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جسمیں ہستی باری تعالےٰ۔ ملائکہ۔ قرآن شریف کی حقانیت۔ اس کے بعد سلسلہ الہام کے اجرا۔ قیامت کے دلائل مرقوم ہیں۔ اور دلائل تمام قرآن مجید سے دئے گئے ہیں۔

دوسری کتاب آمد [redacted] ہے۔ اس کا نام لینے سے بھی آپ کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمٰن (جو ابھی شائع نہیں ہوئی) کا سرقہ ہے۔ اور اس سے بڑھکر ایک بات بھی نہیں لکھ سکے۔ بلکہ بعض باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے بگاڑ دیا ہے اور

اپنی جہالت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ ایک فہرست اسکے ساتھ لگائی ہے۔ جو اُن چند عربی ہم معنے ہم صنف الفاظ کی ہے۔ وہ جن کتابوں سے نقل ہوئی ہے اس کا ثبوت ہم مہیا کر سکتے ہیں اور وہ قادیان ہی میں تیار ہوئی تھیں۔

اس کے بعد اسلام اور علوم جدیدہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ مگر ایسے ایسے بیسیوں رسالے حضرت خلیفہ موعود سیدنا محمود کے ایک ایک درس قرآن سے تیار ہو سکتے ہیں۔ بادرۂ ہو تو آکر استفاضہ و استفادہ کر لو۔

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ آپ کی یہ باحق زندگی پھیلانے والی تحریر ملحدین زمانہ حال کے لئے باعث اتقتی یا موجب تقویت ہو سکتی ہے۔ اسلام کے لئے مفید نہیں۔

پس یہ ہے سب آپکی کائنات۔ میں پوچھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل کتابوں کے مقابل میں آپ اپنی کونسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں۔

حقیقۃ الرؤیا۔ جسمیں فلسفۂ یورپ کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقت رؤیا بتائی گئی ہے۔ معترضین کا جواب دیا ہے۔ اور یورپ کے مائہ ناز علوم کی اصلیت دکھائی ہے۔

ذکر الٰہی۔ جسمیں ذکر الٰہی کے متعدد طریقے سکھائے ہیں۔ اور اس کی نسبت دعویٰ ہے۔ کہ اُمت محمدیہ کے اولیاء صلحاء نے صراحت کے ساتھ ان تمام کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ یہ سب قرآن مجید و نبی کریم و مسیح موعود کے کلام سے مستنبط ہیں۔

عرفان الٰہی۔ اسمیں عرفان کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر وہ معارف و حقائق رکھتی ہے کہ میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کو اور آپکے امیر کو کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھے۔ اور آپ کا طائر فکر یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ روحانیات کے علوم صرف انہی کے لئے کھلے ہیں نہ کہ عجل جسد لہٗ خوار کے۔

تقدیر الٰہی۔ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس پر قلم اُٹھاتے بدن کو لرزہ آجاتا ہے۔ ہمارے امام نے اسے

ایسے طرز پر حل کیا ہے کہ باید و شاید۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک سال تک یہ کتاب سبقاً پڑہیں۔ تب سمجھنے کے قابل ہوں۔

ملائکہ کی حقیقت:۔ یہ جو کتاب اب شائع ہونے والی ہے۔ یہ سب قرآن مجید کی آیات سے مستنبط ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ تقریر جلسہ سالانہ پر ہوئی۔ آپ ایسے بیان نہیں کر سکتے۔ یہ صرف حضرت فضل عمر سے خاص ہے۔ پس آپ اس خصوص میں بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکینگے۔ اگر کچھ ہمت ہے تو ان کتابوں کے مقابل میں اپنی تصانیف پیش کرو۔ تم سب کے سب جمع ہو کر بھی ان کتابوں کی مثل نہیں لا سکتے۔ اور میں تمہیں ایک سال کی مہلت دیتا ہوں اور یہ چیلنج کرتا ہوں کہ سلطان القلم کی وراثت پر اپنا حق ثابت کرو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ واقع میں بڑے بڑے علوم کا انکشاف حضرت مسیح موعود پر ہو رہا ہے۔ آپ تقریر میں تحریر میں جس طرح چاہتے ہیں۔ مقابلہ کر لیں۔ قرآن شریف کی بالمقابل تفسیر کا چیلنج پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور آپ لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب اس نوجوان قادیان کے اس مطالبہ پر نہیں نکلے"

گویا تسلیم کر لیا۔ کہ اس مقابلہ کی ہمت نہیں۔ اب میں یہ کتابیں پیش کر دیں۔ اور آپ کی کتابوں کی حقیقت بھی کھول کر رکھ دی۔ اگر آپ نے اس قول کا پاس ہے

تو قلم اٹھاؤ۔ اور ان معارف و حقائق کو
دُنیا کے آگے پیش کرو۔ اور پھر مولوی
محمد علی صاحب سے مطالبہ کرو۔ اس کا جواب
لکھو یا اسکے مثل دوسری تصنیف کرو؟

تو ان کتابوں کی مثل لاؤ۔ جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے؟ ابھی خطبات جمعہ و عیدین کا ایک بیش بہا مجموعہ اور مختلف تقریریں جو حضرت خلیفہ موعود نے حقانیت اسلام پر فرمائیں۔ اور اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ ان کا ذکر میں نے نہیں کیا۔ اور وہ کتاب بھی غیر مذکور ہے جو اسلام میں اختلافات کا آغاز چھپی ہے۔ جس کا خوب تحسین اس بہت بڑی شخصیت نے دیا ہے۔ جسے اپنی تاریخ دانی پر ناز تھا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ

مسجد لندن کا ایک واقعہ بڑے فخر سے لکھا ہوا ہے۔ جب روپیہ آپ
نے اور آپ کے ہم خیالوں نے نہیں دیا۔ تو آپ کو
ان کے پوچھنے کا کیا حق ہے۔ اور اگر یہ طریق [illegible]
نفس کی مثال کون تازہ کرتے ہیں۔ وہ ایک کالج
کہیں نہیں گیا۔ مکان خریدا جا چکا ہے۔ مسجد بننے
والی ہے۔ تجارتی ایجنسی پر کیوں کھٹکتے ہو۔ کیا
تجارت گناہ ہے۔ یہ تو الوصیت کی تعمیل ہے۔ اور
اگر اس طرح پر لنڈن مشن کے اخراجات چلیں۔ تو آپ
کے سینے پر کیوں سانپ لوٹتے ہیں۔ جب حضرت [illegible]
کے صحابہ کرام تجارت پیشہ تھے۔ اور ساتھ ساتھ
تبلیغ کرتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود کے پیرو کیوں
اسی لائن پر نہ چلیں۔

خواجہ صاحب! اس طرح پر زبان درازی سے
کچھ نہیں بن سکتا۔ خدا نے ہمارے مقابل پر آپ کو
ہر میدان میں شکست دی۔ آپ کو اپنی سیاست دانی
پر ناز تھا۔ مگر بہت جلد آپ کو اپنی حقیقت معلوم
ہو گئی۔ گذشتہ چند سالوں میں واقعات کے انقلاب نے
آپ کو کس قدر [illegible] دلائیں۔ اور آپ کو کتنی بار
جلد جلد اپنی پالیسی تبدیل کرنی پڑی۔ مگر بعد از ہزار
رسوائی و بجز گرفتاری [illegible] امام نے
قبل از وقت ایک پالیسی کا اعلان کیا۔ اور دنیا کے [illegible]
اس پر کاربند ہو کر بالکل امن و امان میں رہی۔ اور بالآخر آپ
کو بھی نادم ہو کر تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کا امام سچ کہتا
تھا۔ آپ نے ہر مرحلہ پر منہ کی کھائی۔ گورنمنٹ کے
معاملہ میں۔ ہجرت کے معاملہ میں۔ خلافت کے معاملہ
میں۔ اگر یاد نہ ہو تو حوالے دیدوں۔ اور آپ ہی
کے اخبار پیغام سے دوں تاکہ انکار بھی نہ ہو سکے۔

بالآخر خواجہ صاحب! میں آپ کی خدمت میں
نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ دین زبان کی
چالاکی کا نام نہیں۔ اور دنیا ایسی احمق نہیں کہ حق کو
باطل سے۔ سونے کو پیتل سے شناخت نہ کر سکے۔
خصوصاً واقعات کو مسخ نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی وہ قدسی
نفوس موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی ان آنکھوں سے
وہ جمال ابراہیمی دیکھا۔ جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم
کی یاد تازہ کرنیوالا تھا۔ وہ [illegible] جنہوں نے
[illegible] باتیں انہیں سنائیں
[illegible] نہیں بھول سکتی۔ جو ان سے
[illegible] حضرت کی۔ وہ کتابیں ابھی
[illegible] اسلام کا مفہوم بتلانے کے لئے
لکھیں۔ [illegible] نہیں ہو سکتیں جو
اس نے اپنی زبان مبارک سے آپ کو سنائیں۔ وہ
نشانات [illegible] جو اس نے شناخت موعود
کے لئے مقرر کئے۔ پس آپ مہربانی کر کے خلق خدا پر
نہیں تو اپنی جان پر ہی رحم کریں کہ آخر خدا کے حضور
جانا ہے۔ یہ لسانی دھری کی دھری رہ جائیگی
اور [illegible] تو یہ حال ہو گا۔ وخشعت الاصوات للرحمن
فلا تسمع الا ھمسا۔ خدا کی بادشاہت میں
داخل ہونے کے لئے حتی یلج الجمل فی
سم الخیاط آیا ہے۔ آپ ہمیں ترجمۃ القرآن کا طعنہ
دیتے ہیں۔ حالانکہ جو ترجمہ آپ نے شائع کیا۔ وہ بھی
ہمارا ہی ہے۔ جس میں کچھ تحریف و تبدیل کر کے آپ نے
اسے قابل اعتراض بنا دیا ہے۔ پھر ہم بھی ترجمۃ القرآن
شائع کر رہے ہیں۔ پہلا پارہ آپ کے سامنے
آچکا ہے۔ اس کا مقابلہ آپ کے تمام ترجمۃ القرآن
سے بڑھ کر ہے۔ باقی آپ سے بھی نکل جائینگے۔ قرآن کریم
کی اشاعت کے متعلق جو سنت ہے۔ یکبارگی
آگے نہیں ہو سکتے۔ وقرآنا فرقناہ لتقراہ
علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا۔ اور
دوسری جگہ لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ
کے جواب میں فرمایا۔ کذالک لنثبت بہ فوادک
ورتلناہ ترتیلا۔ الکل قادیان

مولوی ثناء اللہ آیۃ بنانے لگے

۱۷ جون کے اہلحدیث میں مولوی
ثناء اللہ نے ایک مضمون درج کرتے ہوئے اس
کے شروع میں اس طرح ایک آیت شائع کی ہے کہ:
"مثل الذین اتخذوا من دون اللہ (؟)
کمثل العنکبوت اتخذت بیتا و (؟)
ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو
کانوا یعلمون ان اللہ لا یستحیٖ ان
یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقہا"

لیکن یہ قرآن کریم کی کسی سورہ میں کسی جگہ اور کہیں بھی یہ
کی آیت نہیں ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ اور ان کے دوست
مولوی ابراہیم سیالکوٹی بتائیں گے کہ قرآن کریم میں یہ
آیت کہاں ہے۔

ہم نے یہ مطالبہ اسلئے کیا ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا
غیر احمدیوں کے جلسہ پر جو قادیان میں ہوا۔ مولوی ابراہیم
نے بڑے زور شور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ
والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ انہوں نے نیا قرآن
بنالیا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ تھا کہ مرزا صاحب نے
آئینہ کمالات اسلام میں یہ آیت لکھی ہے۔ یا ایھا الذین
امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل
لکم نورا تمشون بہ۔ یہ آیت مجھے قرآن سے
نکالکر دکھائی جائے۔ اور اس پر بہت تمسخر اڑایا تھا۔ حالانکہ
اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ دو آیتیں ایک جگہ لکھی گئی ہیں
اور اسی آئینہ کمالات اسلام میں یوں تصریح کر دی گئی ہے
کہ یہ ان دونوں کا ترجمہ بطور حاصل مطلب لکھا گیا ہے۔
لیکن باوجود اس کے اس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور
تصریح کو نظر انداز کر کے نہایت بد دیانتی اور بے ایمانی
سے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہاں کیا جاتا ہے کہ
مرزا صاحب نے اپنے پاس سے آیتیں بنالی ہیں۔

چونکہ ہمارے مخالفین کو صداقت اور حقانیت سے
کچھ غرض نہیں۔ اسلئے وہ ہمارے خلاف ہر قسم کی حرکات
کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور جب تک انہیں وہ بات جس پر
بد دیانتی سے اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے گھر سے ہی
نکالکر دکھائی جائے۔ اس وقت تک خاموش نہیں ہوتے
اسوجہ سے ہم نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا ہے
کہ اس نے اپنے ۱۷ جون ۲۷ء کے اخبار کے صفحہ ۱۱
کالم ۳ پر جو آیت درج کی ہے۔ اور جسے ہم اوپر نقل
کر آئے ہیں۔ بتائے قرآن کریم میں کہاں درج ہے۔
اگر کہیں نہیں۔ تو کیا یہ اس کے قرآن سے ناواقف
اور جاہل ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔

ہندوستان کی خبریں

مکان پر بجلی گری ـ بمبئی کے ایک گاؤں جربی میں ایک گھر پر بجلی گری ۱۰ پارسیوں کا پورا خاندان جو اس میں سکونت پذیر تھا ۔ یکایک ہلاک ہو گیا ۔ اس مکان کے قریب ایک درخت کے نیچے ۴ ہندو پناہ گزین تھے وہ بھی بجلی کے صدمہ سے ضائع ہو گئے ۔

ایک ساتھ تین لڑکیاں ـ بدایوں سے بعد اسم کا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ محلہ کھند سار میں ایک قصاب کے یہاں بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کو ایک ہی حمل سے تین اولادیں یعنی ایک لڑکا دو لڑکیاں پیدا ہوئیں ۔ ہر تین بچے معہ والدہ مولود زندہ سلامت ہیں ۔

دیسی عیسائیوں کے مطالبات ـ آنریبل مسٹر فضل حسین منسٹر تعلیم پنجاب نے پنجاب کے دیسی عیسائیوں کے وفد کی عرضداشت کا جواب دیتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ مقامی جماعتوں میں ان کی نمائندگی کے متعلق جو شکایات ہیں ان کا تدارک کیا جائیگا ۔ چنانچہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے قوانین میں جدید ترمیمات قانونی کونسل میں پیش ہونگی ۔ یہ قوانین جلد ترمیم ہو رہے ہیں ۔

ایک کانگریس کمیٹی کے دفتر کی تلاشی ـ پولیس نے کانگریس کمیٹی بیدوگڈہ کے دفتر کی تلاشی لی ۔ اور کمیٹی کے کاغذات اٹھا کر لے گئی ۔

مسٹر انز کی نازک حالت ـ رنگون ۲۳ جون ۔ مسٹر انز ڈپٹی میونسپل انجینئر جن کو شہزادہ حبشہ کے جنازہ کے آگے سے موٹر پر گذرتے دیکھ کر جنازہ کے ساتھ والوں نے زدوکوب کیا ۔ ان کی حالت نازک ہو گئی ہے ۔ کل وہ نہ تو پولیس والوں سے بات چیت کر سکے ۔ اور نہ کسی اور شخص کے ساتھ ۔ جن لوگوں نے مسٹر انز کو زدوکوب کیا تھا وہ ممبرا ن خلافت تھے بلکہ مولوی عبد اللہ کے پیرو تھے ۔

سکھ قیدی کی موت کا مقدمہ ۔ بورسٹل جیل لاہور میں ۲۳ مئی کو نند سنگھ نامی سکھ قیدی اچانک مر گیا ۔ یہ مقدمہ ۲۳ تاریخ کو عدالت میں پیش ہوا ۔ ڈاکٹر نے دوران شہادت میں بیان کیا کہ ۲۲ مئی کو قیدی کو شفاخانہ میں داخل کیا گیا ۔ میں نے دوائی پلائی ۔ ۲۳ مئی کو وہ مر گیا ۔ اس کے ایک زخم بھی تھا جو آب اپنے گھر آیا تھا ۔ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۱ء کو بطور سزا کے کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے مار پڑی تھی جس سے اس کی ایک پسلی ٹوٹ گئی تھی ۔ اس شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی کر دیا گیا ۔

گوردواروں کے مقدمات کی سماعت میں تاخیر نہیں کیجائیگی ـ گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے ججوں سے پنجاب کے ڈسٹرکٹ و سیشن ججوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ گوردواروں اور مقدس عبادت گاہوں کے مقدمات کی سماعت کو مقدم درجہ دیا جائے اور عدالتہا متعلقہ میں ایسے مقدمات کی سماعت میں دیر نہ ہونے پائے ۔

کابل میں گفت و شنید کا نتیجہ ـ یہ یقین عام ہوتا جاتا ہے کہ کابل کی گفت و شنید میں کامیابی قریب ہے ۔ اس قسم کے نتیجہ کا نیز مقدمہ آزاد قبائل اور نیز ہندوستان و افغانستان کے سرحدی قبائل بخوشی کرینگے ۔

انسداد شراب نوشی ـ حکومت پنجاب نے لالہ ہرکشن لال کی زیر صدارت فروخت شراب سے متعلق سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک مقامی اختیار کی کمیٹی قائم کی ہے ۔

گورنمنٹ کا زر قرض ـ ۱۴ جون تک حکومت ہند کے زر قرض کے متعلق چندوں کی کل رقم ۰۰۰ ، ۴۳ ، ۸۵ ، ۱۳ روپے تک پہونچ گئی ہے ۔

ڈاکٹری کا اعلیٰ امتحان پاس کرنیوالی پہلی ہندوستانی عورت ـ معلوم ہوتا ہے کہ مس سلیتہ گھوش ایم ۔ بی کلکتہ نے ڈپلومہ آف فیلو شپ آف رائل کالج آف انگلینڈ (ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس) کا امتحان پاس کر لیا ہے ۔ مس گھوش پہلی ہندوستانی خاتون ہے جس نے یہ اعلیٰ امتحان پاس کیا ہے ۔

عورتیں بھی کونسل کی ممبر بن سکیں ـ بمبئی لیجس لیٹو کونسل کے جولائی کے اجلاس میں مسٹر ہاسیر ولال ڈیسائی یہ ریزولیوشن پیش کرینگے ۔ کہ عورتوں کے لیجس لیٹو کونسل کے ممبر بننے میں جو روک ہے وہ دور کی جائے ۔

ایک اخبار نویس کی وفات ـ افسوس ہے کہ مولوی محمد شجاع اللہ ایڈیٹر المنیر لکھنو کا ۲۰ ، ۲۱ جون کی درمیانی شب میں تپ محرقہ میں انتقال ہو گیا ۔ جو مولوی انشاء اللہ خان ایڈیٹر وطن کے بھائی تھے ۔

ممبر تعلیم کا ڈنر دیا گیا ـ آنریبل محمد شفیع اور انکی بیگم صاحبہ نے ہز ایکسیلنسی لارڈ و لیڈی ریڈنگ کو ۲۲ جون کی شب میں ایک شاندار ڈنر دیا ۔

مغل اور مرہٹہ حکومتیں ـ مسٹر گاندھی " ینگ انڈیا " میں ایک صاحب کے سوال برطانوی حکومت ہند کے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا ۔ کہ مغل اور مرہٹہ حکومتیں برطانوی حکومت سے بہتر تھیں ۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں قوم مجموعی طور پر اسقدر بزدل اور مفلس نہیں تھی ۔ اور ہم اس زمانہ کی طرح اچھوت نہیں سمجھے جاتے تھے ۔

کرسچین ایسوسی ایشن میں ڈاکہ ـ کوئٹہ کی اطلاع مظہر ہے کہ فوجی ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن کے دفتر میں مسلح چور داخل ہوئے ۔ اور پندرہ ہزار قیمت کا سامان لے گئے ۔ ایک آدمی نے ۸ سولہ جو کیداروں کو ایک پستول کے ذریعہ سے قابو میں کیا تھا ۔ اور اس کے بقیہ ساتھیوں نے مال پر قبضہ کیا ۔ وہاں گارڈن میں اس قسم کا یہ تیسرا واقعہ ہے ۔ اس سے قبل دو دکانوں میں اسی طرح ڈاکہ ڈالا گیا تھا جن کا کوئی سراغ نہ ملا ۔

ضبطی ـ چیف کمشنر دہلی نے اشتہار موسومہ ویسٹرن منیکسر (مغلی بندر) جو مسٹر محمد نعیم خان آنریری جائنٹ سکریٹری کانگریس کمیٹی ہردوئی نے مرتب کیا ہے زیر قانون مطابع ضبط شدہ قرار دیا ہے ۔

ممالک غیر کی خبریں

شہنشاہ جہانی کے دو موتیوں کی واپسی لنڈن ۱۷ر جون۔ گورنمنٹ ہند نے انگلستان کے مشہور جوہری شاہی قدیمہ و عجائبات کو ایک معقول رقم ادا کر کے دو نادر موتی حاصل کر لیے ہیں۔ جنہیں سے ہر ایک زیور شاہجہان شہنشاہ دہلی کے لئے ایک ہی جوہر کو تراش کر تیار کیا گیا تھا۔ یہ پہلے شاہی خزانہ لاہور کا ایک حصہ تھے۔ اور لارڈ ڈلہوزی نے اس کو خرید لیا تھا۔ زمانہ جنگ میں بعض خلاف توقع صورتیں پیش آنے کے اندیشہ سے ان کو زمین میں دفن کر دیا گیا تھا۔ اب بغرض فروخت کرسٹی کے ہاں بھیجے گئے تو گورنمنٹ ہند نے ... کو ... لائے جائیں۔ ایسے نفیس ... کا یہ متاع نادر عنقریب اپنے وطن ہندوستان واپس آنیوالا ہے۔

پنجاب کے سابق حکام کی پنشنیں دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں بتلایا گیا ہے کہ سر مائیکل اوڈوائر کو ایک ہزار پونڈ سالانہ سروس درجہ اسمتھ کو ۹۰۰ پونڈ سالانہ اور جنرل ڈائر کو ۹۰۰ پونڈ سالانہ پنشن ملتی ہے۔

سنگر کا کارخانہ لنڈن ۱۵ جون۔ کلائیڈ بنک کا سنگر سیونگ مشین کارخانہ ۲۴ر جون کو بند کر دیا جائیگا۔ وجہ کوئلہ کی کمی بتائی جاتی ہے دس ہزار مزدور بیکار ہو جائینگے۔

سن فینوں کا حکم سن فین پارلیمنٹ نے برطانیہ عظمیٰ کر آئرش باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مردم شماری میں اپنا نام نہ لکھائیں۔

یونانیوں کی جنگی تیاریاں سمرنا کا ایک تار مظہر ہے کہ یونان کی جنگی تیاریوں کا سلسلہ بڑی سرگرمی سے جاری ہے۔

[illegible] چل گئیں انگورا کا ایک تار مظہر ہے کہ انگورا

کی مجلس عالیہ میں مباحثہ کا رنگ اس قدر تیز ہو گیا کہ اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں میں جھڑپ ہو گئی اور دونوں نے ایک دوسرے پر فائر کئے۔

افغانی مشن کا مکالمہ ایم برائنڈ کے ساتھ پیرس ۱۷ر جون۔ ایم برائنڈ سے گفتگو کرتے ہوئے افغانی مشن کے سردار نے کہا کہ امیر کابل ایشیا کے اسلامی ممالک سے فرانس کی ہمدردی کو نہایت اہم سمجھتے ہیں جو وہ افغانستان و فرانس کے درمیان رابطہ اتحاد قائم کرنے کی غرض سے ظاہر کر رہا ہے۔

ایم برائنڈ نے کہا۔ انہیں شبہ نہیں ہے کہ یہ ہمدردی فرانس و افغانستان کے مابین تازہ ... تعلقات کے آغاز میں بہت مدد دیگی۔

رجعہ فلسطین لنڈن ۱۷ر جون۔ بیروت کا ایک تار مظہر ہے کہ ... کی ملاقات کے نتیجے کے طور پر فلسطین و شام کی سرحد کی تعیین کیلئے ایک انگریزی و فرانسیسی کمیشن مقرر کیا جائیگا جس کی صدارت فرانس و برطانیہ کے کونسل کرینگے۔

شاہ ایران انگریزی ایرانی تعلقات پر طہران ۳۰ر جون۔ کل شاہ ایران نے بہارستان میں جو ... کا افتتاح کیا۔ ڈپلومیٹک کور بالشویکی اور امریکن منسٹر موجود تھے۔ شاہ نے اپنی تقریر میں تمام خارجی مسائل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انگریزی ایرانی معاہدہ کی شکست سے انگریزی و ایرانی تعلقات میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ افغانستان و روس کی بھی تعریف کی گئی۔

روسی افواج ایران سے چلی گئیں طہران ۲۳ر جون۔ روسی افواج نے شمالی ایران کو خالی کر دیا ہے۔ دو سو تاتاری باقی رہ گئے تھے۔ جو گیلان اور مازندران میں ایرانی باغیوں کر ل گئے۔ جس سے گورنمنٹ اب نامہ و پیام کی تیاریاں ہے۔ باغیوں کو یونین میں گورنمنٹ کی ... دی۔

بحیرہ اسود میں تاریکی لنڈن ۱۷ر جون۔ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی علاقوں پر گو ہے کہ بحیرہ اسود میں جتنے لائٹ ہاؤس ہیں گل کر دئے گئے۔

رابندر ناتھ ٹیگور کا ورود دانمیا لنڈن ۱۷ر جون۔ مظہر ہے ... پہنچ گئے ہیں۔ ... میں لیکچر دینگے۔ اور اس کے بعد برگیو روانہ ہو جائینگے۔

ممالک متحدہ امریکہ اور لیگ اقوام لنڈن ۱۴ر جون۔ مظہر ہے کہ گورنمنٹ ... لیگ اقوام کی کو اجلاس جنیوا میں ہوگا شرکت

لارڈ کرزن فرانس پیرس ۱۷ر جون۔ ... خیال ... کیول سے گئے ہیں ... کرزن وہاں مشورہ کرنے گئے ہیں۔ کہ ترکوں اور یونانیوں کے درمیان صلح کرا دی جائے۔ اگر یونانی ان ... نہ کریں۔ تو ان کو ان کی قسمت پر چھوڑ دیا جائے اگر ان شرائط کو نہ مانیں۔ تو یونانیوں کو ... پہنچائی جاوے۔ اس مشاورت میں اٹلی بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سمرنا کا ایک پیغام کہ یونانی نہایت سرعت سے تیاری کر رہے ہیں۔

لنکا شائر کا قضیہ طے ہو گیا لنڈن ۱۷ر ... لنکا شائر کا جھگڑا طے ہو گیا ہے۔

بے روزگاروں کی کثرت لنڈن ۱۷ر جون۔ طور پر اعلان ... کہ ممالک متحدہ برطانیہ میں ۱۰ر جون کو ۲۱ لاکھ بے روزگاروں کی تعداد تھی۔

ہندوستان اپنا بحری بیڑا بنائے پارلیمنٹ کانفرنس ... ایک سرگرم بحث ہوئی۔ سرجان رس نے اس امر پر ... امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کو حق نیابت ...

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)